

چندین سال و مکاتیب فضل و خلا از دوران
آن پیر معجزین و اول قسین

مفضلہ تعالیٰ کتاب فیض انتساب شرح معانی نظم و شعر کتاب شہستان العرف

حیران
۶۰
معجزین
شہستان

بابہام بابونو ہر لال جبار گو سپر نمند منت

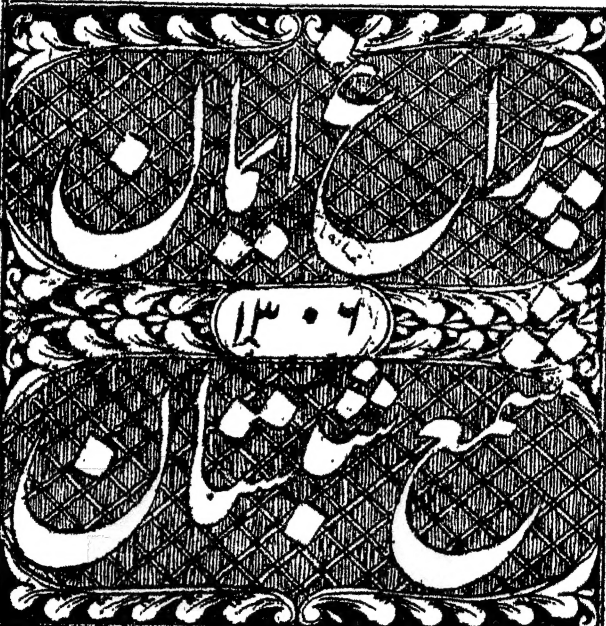
مطبع فشتی نو کشور لکھنؤ مریخ طبع

اطلاہ - اس سطح میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیے لئے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شاکن کو مچایا یہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شاغلان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان رہا اور کتاب کے ٹیکس بھی کے من صفحہ سوا سو ہیں انہیں بعض کتب خلاق و تصوف آرد کی دیج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر مالون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	کی پیک و فصل اول و آخر کا ترجمہ		کتب خلاق و تصوف آرد
۹۷	تذریع خلاق میں غلال لالہ صاحب		آرد و ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی
۴۲	رقعات عزیز - اسید غلام علی		ہم سہرہ تصنیف غوث الاعظم حضرت
	ترجمہ عوارف المعارف - کان		شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمہ کا حال و ملکہ
	دو جلد میں مترجمہ مولانا ابوالحسن		ترجمہ عربی کی کتب تصنیف میں
۴۲	فرید آبادی مرحوم -		تذکرہ ایک مین حوی عبارت اسبقہ
	تخریثہ دانش - ہوشمند کی تعلیم		ترجمہ آرد و سرے کالم میں آرد و ترجمہ
۹۷	از مولوی کریم بخش -		جدید ترجمہ و اس قدر قبول ہوا
	معدن تہذیب مصنفہ مرزا		ترجمہ و اس قدر ازمانہ ہوا اور پیش
	حبیب حسین صاحب بی - اے جلد		ترجمہ کا غزوہ و کل امور
	خوشنما جلد پارچہ -	۹۷	تذکرہ اول سے برتیا ہامدہ ہیں
	مخزن الفضا حبث - معروف	۹۷	ایضاً کا غزوہ -
	سددس آخر -	۹۷	ایضاً کا غزوہ دوم -
	بستان تہذیب - جامع اخلاق	۹۷	سیرت محمدیہ - مطبوعہ غیر
	اداد مرثیہ نواب حاجی محمد علی	۹۷	جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی
	خان بہادر فیروز جنگ مطبوعہ غازی	۹۷	دانش مولانا مولوی محمد کریم بخش
	انجیات - اخلاق و معظمت میں	۹۷	ذخیرہ سعادت - ترجمہ بھامنی

چنانچه بکسب و سکا و فضل خلا از وزان
پن پنج مین ن و ن ق مین

بفضله تعالی کتاب فیض انتساب بشر معانی نظم و شعر کتاب شمس الدین



باب تمام باب و منوهر لال بهار کو سپر مند منط

مطبع منشی نوکشور کیهن مین به طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رکھ خامہ سجدے میں سر اپنا
جان و زبان و کان و لب
کیسا ہی قدوس و منترہ
عالم ظاہر و غیب وہی ہی
دونوں عالم کی پھلکاری
ہر سے اُسکے گلشن گلشن
عرش برین سے فرش زمین تک
وہ بھی قدر و وزن سوزن
دو عالم کے ہیں جو بانی
آئینہ رحمت شانِ رافت
ہر سلیمان زیرِ نگین تھی
کسکے ہو سے ہیں تابع فرمان

کہہ سبحان رب الاعلیٰ
حمد اُسکی جسکی نہو مطلب
اللہ اللہ اللہ اللہ
ارض و سما و نجم و ستارے
اُسکے قلم کی ہی گلکاری
دیکھو تو نمرود کی آتش
ساری خلقت اُن دایں تک
نور کو اپنے اُسے بانٹا
ثانی اول خود لا ثانی
حضرت احمد سرور عالم
اُنکی ہر وہ بات کہیں تھی
کسکو خلد سے مرکب آیا

حمد کر اُسکی حمد ادب سے
مطلع مقطع سب ہوا قطع
بے نقص و بے عیب وہی ہی
دو حرفون سے ہو گئے سارے
قہر سے اُسکے گلشن گلشن
بلغ ارم شداد کی نازش
ہی اُسکے ہی نور سے روشن
اُسکے قابل اُنکو چھانٹا
حسن مطلع مطلع وحدت
صلی اللہ علیہ وسلم
جو روح جنت غلمان و منوان
کسکو فروغ رفیع لایا

کسکی بکشت سے عرش کے گہر پر آدن صفا آدن صفا شور اٹھا بس چارون تین آپ کے چار اصحاب جندب چار فضائل چار مفضل آب و گل کیا جان ددل میں پایہ انھوں نے اُسے پایا اللہ اللہ فی اصحابی سایہ سے انکے سایہ پایے ہر اعلیٰ سے اعلیٰ اعلیٰ حق کا سلام و درود و تحوت رضی اللہ عنہم جمع	تھے دم کس سے بکس میہ کسکو نذا تھی یہ بے نتی کسکو جمال پاک دکھایا جیسے چار ملک میں مقرب حیدر صفدر شیر نردان ایک تھے باہم آب گل میں کیسے عالی پایہ تھے یہ فرماتے ہا صد خوشحالی دامن تر کا پھر کیا جھگڑا وہ حضرت حسنین و زہرا اور حسنین آنکھوں کی تکی اور تواضع اشرف و ارفع	کسکے رکاب میں روح اعظم بارکھا تھا منت رکھ کر کسکو کلام خاص سنایا میں یہ فضل احمد کی بدین صدیق و فاروق و عثمان ہر اک میں ایک ایک سے فضل سائے حق کے سایہ تھے یہ جنگانہ تھا کوئی ہم پایہ آل کا جسے دامن پیکر ا سایہ سایہ جنت جائے زہرا پارہ اُنکے جگر کی پونچے او نیز تابقیامت
---	---	--

اب بعد اسکے کہتا رہی یہ ناچیز تیر ذرہ نشان عبد الحمید خان ولد عبد الرحیم خان سالک ماضی
عرف ملی بھیت کہ یہ کتاب عالی نصاب فیہ شبستان نکات جو آئندہ شروع ہوتی ہو مع متن
شرح کے ایسی عجیب و غریب کتاب قابل پسند مشکل پسندوں کے ہر جسکی تعریف و توصیف
حد بیان سے باہر رہی بس جو کوئی اسکو نظر غور و شوق دیکھے گا وہی دیکھگا جو کچھ دیکھگا لیکن
سبب نزاکت نکتوں اور باریکی محوں کے ہر کسی کی سمجھ سے دور تھی بقول حضرت نظامی رح
شعر اگر نخل خزانہ باشد بلند بد ز تاراج ہر طفل یا بدگزند اکثر لوگ اسکی حسن و خوبی کیا مغض
نام سے بھی واقف نہیں اور یہ مثل مشک خطاے بظنا اور نافرمان چہن عزیز آگین کے نام کتاب
میں ہزاران اہد پیمان آئندہ میں نے چاہا کہ بولے خوش اسکی منتشر ہووے اور مشام جہان کا مطر
بس ۳۶ ہجری مقدسہ میں شیخ اسکی اُردو میں لکھی اور حتی الامکان نکات اور نعمات
اسکے آسان کیے بعد ختم حسب الطلب مطبع فنی نو کشور صاحب اودعہ اخبار لکھنؤ بھیجی
اس سبب سے کہ وہاں دو کتا میں میری اور بھی پختہ شرح سکندر نامہ اُردو اور شرح تہذیب

اُردو چپ چکی تھیں چنانچہ نومبر ۱۹۶۹ء کو بعد جسطری بسبیل ڈاک میں نے ابلاغ کی اور ۲۵
نومبر ۱۹۶۹ء کو رسید کتاب کی مطبع موصوفہ سے میرے پاس آئی کہ معہ رسید رجسٹری میرے
پاس موجود ہے انتظار مطبع میں اتنا عرصہ گزرا مطبع ہوئی ہی نہ مطبع سے کچھ جواب آتا ہی بارہا خط بھیجے
منکوم ہوتا ہی کہ یا تو کسی نے چورالی یا اور کسی صورت سے تلف ہو گئی غرض میری اس
اقطویل الاطیل سے ایک انتباہ یہ کہ مبادا اُس کتاب کو میری کسی زمانہ میں کوئی اپنے
نام سے جاری کرے کہ وہ میری ہی ہوگی اور وہ شخص میرا سارق چاہے پیرایہ فارسی میں
کیون نہ بدل دے القصبہ پھر میں نے اسکو تازہ کیا اور دوبارہ لکھا تا با وصف ایسی خوبون
بے اندازہ کے پردہ خفا میں مخفی و متواری نہ رہے اور مشہور و پراوارہ ہو جائے اگرچہ میری
یہ خیال نہیں کہ دعویٰ اسکی شرح نویسی کا زبانی لادین ع بال خفاش کجا چشمہ خورشید کجا
تاہم حکم کا پیکار دے سکا کہ لا یتزلزل کے لفظ طبع یا بس جو کچھ ممکن ہوا اسی کو اچھا جانا
کہ جہل شو کے علم شے اچھا ہوتا ہی اور جو یہ کتاب فیض النعاب اسرار دین و ایمان اور پند و
نصائح میں زیادہ ہی اور مستلزم میں ختم ہو گئی تھی لہذا تاریخ اسکی اور نیز نام اسکا وہی پہلا
چراغ ایمان مقرر کیا گیا رہا ہی ہوں خاک ہوا ہے سر نشینی کیسی + نقش کف پا کو اوج بینی
کیسی + خود خامہ ہی میرا حسن اصلاح طلب + پھر کیسی کسی کی خورده چینی کیسی + بعد اصلاح
اصلاح غیر و صلاح اسلایہ فلاح و نجاح کی اس ترتیب و تہذیب پر سمجھی کہ اول نکتہ متن کا ہو
پھر لغات متن بعد معنی ترکیبی شرح و نظم بعد اسکے معنی مہملے شرح و نظم پھر محسنات کلام پھر اختلا
ر اسے جو میرا اور شایع سابق کا ہی واللہ المستعان و علیہ التمسک کان شمس

سبق غیر خواندہ میخوانم

عون حق را معین میبدرا نم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکتہ حمد خدا اُنرا کہ چشمہ میم حمدش دریائیت در حد کمال کرم و دائرہ میم نعمتش سفرہ الیست
درخت نوال قدم شعر عین نعم چشمہ الیست دریم دریائے اوہ میم درم حلقہ الیست بردہ آلے اوہ
اللغات حمد ستودن و ستایش اصطلاحاً تعریف خاص خداے تعالیٰ کی تعریف حمد کے معنی نعمت
مین یہ کہ شکر ناک کسی کی سبکی خوبیوں اختیاری پر اسکی تعظیم جتنا نیکو جیسے کہین نیکو شنوین
ہی اور تعظیم مین وہ فعل کہ خبر دے تعظیم منہ سے خواہ زبان ہو خواہ بدل خواہ بدست
اور مع شکر کرنا اُس خوبی کے ساتھ جو اختیاری نہو جیسے کہین زید حسین ہی اور نہایت
نہو بہن بعض کے نزدیک دو نون مراد ہین بلا شرط اختیاری وغیرہ اختیاری کے خدا بفتح
والتشدید حائل میان دو چیز و نہایت و کنارہ ہر چیز کمال تمام اور تمام نہونا کرم بفتحین جو انوری
و مردی و عزیز و بزرگواری اور بخشندہ نہونا داسرہ بکسر ہمزہ خط گرد و گردش زمانہ و نام ساز و
حلقہ مجلس نعمت و سترس و مال و روزی و ناز و آسائش نعمت بفتح تعریف اور وصف کرنا
لیکن استعمال اسکا مطلق شکر سے قبول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مین ہو اور اسے فعل
اور اسم مفعول کے معنی مین اور نیز صرفت مشبہ کے بھی آتا ہو آلاء بالہ نعمت جامع آل بالفتوح

معنی ترکیبی شریف ہے جس خاص اس خداوند تبارک و تعالیٰ کو سراوار ہو جسکی میم حمد کا چشمہ ایک دریا ہو کہ حد کمال کرم میں واقع ہو ایسے جو شخص اسکی حمد و ثنا سے سز زبان ہوتا ہو کمال کرم کی حد کو پہونچتا ہو یہ تم کہ چشمہ بنظر مدور چشمہ وار لکھے جانے کے کہا ہو جیسا کہ خط نسخ میں لکھتے ہیں اور وہ خدا ایسا نعم حقیقی ہو کہ ادنیٰ دائرہ اسکی میم نعمت کا ایک سفرہ ہی جو نعمت نوال قدم میں بچھا ہوا ہو یہی نعمتیں اسکی صفت بخشش قدم کے ساتھ موصوف ہیں کہ ظاہر و باطن ہمیشہ ہمیشہ سب پر جاری و ساری ہیں شعر ادیم زمین سفرہ عام اوست + برین خوان یغا چہ دشمن چہ دوست معنی ترکیبی شریف ہے عین نعم کا ایک چشمہ ہی اسکے دریا کی نم میں اور میم درم کا ایک حلقہ ہی اسکی نعمتوں کے دروازے پر ایسے جتنی نعمتیں جو سمجھی جاتی ہیں ایسی دریاے نعمت کے نم کے مقابل میں سب ایک ادنیٰ چشمہ ہیں اور درم و دینار کہ یہ بھی منجملہ نعم کے ہیں ایسکے نعمت خانہ کے دروازہ کے ایک حلقہ ہیں جنکے مثل حلقہ در کی کچھ پرکشش ہی نہیں معنی معامے شریف کا اول آخر حد ہی اور کرم کی حد میم جب یہ میم حد میں چشمہ بنے گا جو بجا یگا نعمت کا اول آخر نعمت ہی میم نوال قدم کا ایسے نعمت حاصل ہوگا معنی معامے شریف کے نون میم لینے سے نم ہوتا ہو اور نم میں عین لانے سے نم درم کا جز اول در ہی اور در کا حلقہ جب میم بینگا درم ہو بجا یگا محسنات کلام حرف میم کیا ہی خوب واقع ہو کہ لفظ تم آئین موجود ہی اور بجا کو اوپر کی میم کے ساتھ قلب کرین تب بھی میم ہی مناسب چشمہ اور دریا کے ایسی ہی کمال میں لفظ ما یعنی آب عین کے لفظ میں ابہام عین چشمہ نم دریا سب مناسب یک دیکر۔

نکتہ کاف شکرش بندہ راجع ہے ست درمیان شروان دیشہ شکرش راسے باطلیست در قلب شک شعر تا عدم با عین صنع رحمت اودم زده + شکر انعامش بناے شرک را بر ہم زده اللغات شکر یا لفظ سپاس و ثنا کرنا منعم کا بسبب حصول نعمت کے چنانچہ تعریف لشکر کی یہ ہو کہ وہ ایک فعل ہو کہ ولالت کر کے تعظیم منعم پر بسبب اسکے انعام کے چاہے وہ فعل زبان سے ہو چاہے دل سے چاہے ہاتھ پاؤں سے حاجب بکشم میم دربان و پردہ دار و چوہدار قلب بالفتح اٹھا اور ٹوٹا ہوا اور بدل اور میان ہر چیز بشعرا

پیدا کرنا اور کام کرنا اور نیکی کرنا کسی پر دم زدن سخن گفتن معنی ترکیبی نہ شرعاً کہتے ہیں شکر
میں جو کاف ہی نہ بندہ کے اور شر کے درمیان میں ایک حاجب ہی یعنی دربان کہ اسکو ہر شر
و بدی سے بچائے رہتا ہی اور جو اسکے ساتھ شر کرتا ہی اور کسی کو اسکا شریک ٹھہرتا ہی
یہ رائے اور اندیشہ اسکا محض باطل ہی جو اسکے شک کے قلب میں پیدا ہوا ہی کہ اسکی
وحدانیت اور مالک مطلق ہونیکا خاص الخاص یقین نہیں رکھتا معنی ترکیبی شعر
یعنی جب سے وہ اپنی رحمت عام سے عدم کو اس میں صنع کے ساتھ جیسے کہ ظاہر میں ظہور
میں لایا ہی اور نیستی نے اس خوبی کے ساتھ ہستی سے دم مارا ہی اسیوقت سے اسکے شکر
نے بنائے شرک کو لوٹ پوٹ کر دیا ہی اور وہی قابل اس شکر گزار ہی کے ہی کہ ہمکو اور
ہر شے کو اسنے ہمارے واسطے پیدا کیا جیسے کہ فوائد انکے ظاہر ہادی ذات پر مرتب ہوئے
ہیں دوسرے کو یہ قدرت کہان شعر بآزان منت ہستی نہ آمد کہ ہست او نیست را
ہستی وہ آمد معنی معمارے شرف شر کے درمیان میں اگر کاف حاجب بنے گا شکر ہو جائیگا
شرک کے اول آخر سے شک حاصل ہوتا ہی اور جب رائے باطل شک اسکا قلب بنے گی
شرک ہو جائیگا معنی معمارے شعر عدم میں لفظ دم کا موجود جب عین اسکے ساتھ لگائی جائیگی
عدم ہوگا شرک کہ شتین را کاف سے بنا ہی جب یہ بنا اسکے برہم ہوگی شکر ہو جائے گا
محسنات کلام شکر میں کاف کو حاجب کہنا کیسا لطف ہی کہ دو آدمیوں کے درمیان
میں ہوتا ہی ایسے ہی عدم اور دم زدہ کہ دونین میں لفظ دم کا ہی اور عین صنع کہ عین استمین
ہی بھی اور نیز وہ معنی جو مقصود ہیں اور سوائے فاعل۔

نکستہ آئے ہوئے ہویت لاہوتش در دل لات ہو افگندہ و جیم جلو ہائے چال و جلال جبر و
از دیون جیت رونمودہ قطعہ ہر کہ در تشنگی مزع آمال نیافت از غم کہ مش آب عنایت
غم دیدہ شین شمن شمن از رحمت عاشق من بردہ صا و چشم صنم از گریہ خوش نم دیدہ
اللغات نکتہ سخن پاکیزہ کہ پوشیدہ ہو جو ہر کوئی اسکو بخانے اور نقطہ کے معنی میں بھی
ہی ہو بوا و معروف خوف و اسمذات باری تعالی ہویت بضم اول و کسر دا و دیاے مشدود
مفتوح مرتبہ وحدت و ذات باری تعالی و لاہوت لاہوت عالم ذات الہی کہ سالک کو

اس مقام میں فنا فی اللہ حاصل ہوتی ہے بقول بعض لامہوت اصل میں لاہوا لاہو
ہی اور حرف تازائد موافق قاعدہ عرب کے ہے کہ جو کلمات متعلق بولتے ہیں کچھ حذف کرتے ہیں
کچھ بڑھا دیتے ہیں تو ناظم اُسکی حقیقت سے محروم رہیں بس لاہوتی ہے یعنی طالبہ افراد سے
کسی کو کلی صفات کی نہیں ہے مگر یہی ذات حق بس ہوا اسم ذات ہے اور صحیح یہ ہے کہ لاہوت اصل
نعت میں مصدر ہے فعلوت کے وزن پر لاء سے کہ اصل لفظ اللہ کی ہے یا خذ لید سے بھی پوشیدن
و در پر زدن رفتن جیسے رعبوت و مہوت لات بت کہ حضرت شعیب کی قوم اُسکو پوجتی تھی جبروت
بفتح تین عظمت و بزرگی و کبر اور عالم عظمت و جلال اسمائے صفات الہی و مرتبہ وحدت کہ حقیقت
محمدی ہے متعلق برتبہ صفات اور ملکوت بفتح تین پادشاہی و پروردگاری و لقرف و عالم
فرشتگان و عالم معنی یعنی عالم ارواح بقول بعض ملکوت عالم عبادت فرشتگان کہ بے تصور
و بے فتور حاصل ہونا سوت عالم اجسام جو دنیا ہی مجازا شریعت و عبادت ظاہری ہی حجت
بالکسب و کاہن و ساحر و سحر اور سوا خدا کے جسکی پوجا کہ بن آمال جمع اہل امید عام بفتح ابو
سحاب شین بفتح زشتی و عیب مذہب شمن بفتح تین بت پرست من بفتح و تشدید نون
نعت دنیا و ترنجبین و کز انگبین اور جو بطوبت شیرین کہ بعض و خنومہ سجائی ہے مثل بیگینہ
اور شیرخشت اور وہ ترنجبین جو قوم موسیٰ پر برسی تھی معنی ترکیبی تشریف ذات اُسکی کہ لاہوت
ہی اور ہویت اُسکی ظاہر کہ سوا اُسکے کوئی نہیں ہے اس ہو کی ہائے لات کے دل میں کہ
اہرا و غیر خلد سے ہے ہو رکھا ہے کہ جب لاہوت کو دیکھے تو جانے اور ڈرے کہ اُسکے سوا کوئی
نہیں ہے وہی وہی ہی غیر کوئی چیز نہیں اور جیم جلو و ن اُسکے صفات جلال و جمال جبروت
کا کہ عالم عظمت و جلال اسمائے صفات الہی اور حقیقت محمدی کا ہی درون جیت سے رونما ہو
رہا ہے کہ جیت کوئی شے نہیں ہے سارے جلوے جلانی و جمالی اُسی کی ذات پاک صفات
کے ہیں معنی ترکیبی قطعہ جسے مرزہ آمال کا بویا اور امیدین لگا نہیں اگر اُسکی بے پرواہی
نے اُسکی تشکی و آرزو مندی پر نظر نہ کرے غلام کرم یعنی ابر کرم کی آب عنایت سے
آبیاری نہ کی تو اُسے محروم ہو کر غم دیکھا جو محرومی کو لازم ہے اور رحمت عام ایسی کہ شین
شمن یعنی بت پرست با و صنف شین و رشتی کے سن و احبابان لے گیا اور صاحب چشم منہ لے گیا

ہر سکہ گریہ خوف سے غم دیکھا اس شعر میں یہ دونوں مضمون بنظر من شمن اور غم صنم کے بظاہر لکھے ہیں اور بحقیقت یہ ہے کہ مقبول مرد و کردار اسی کے اختیار میں ہے فی فعل اللہ ما یشاء و یختار معنی معماے نظر لاہوت کے اول آخر لات ہے اور لات کے دل میں ہو ڈالنے سے لاہوت ہو جائیگا ایسے ہی جبروت میں لفظ جبت کا ہے جب جبت کے درون سے لفظ روحا ہر ہوگا جبروت حاصل ہوگا معنی معماے قطعہ غم میں لفظ ما یعنی آب کے ہے اگر یہ ہوگا غم رہیگا شبن کے ساتھ شمن میں من موجود صنم میں صا و چشم ہے اور اس چشم سے غم لگا ہوا ہر محسبات کلام ہاے ہو ہویت لاہوت لات ایسے ہی جیم جلوہ جمال جبروت جبت اور شبن میں شمن اور صا و صنم غم سب لفظ ایسے ہیں سر سر یکا ایک ہی سے حرف ہن شبن شبن تبیین نام اور سوانکے۔

نکتہ۔ از عین عقل تا نون نفس پہاچہ آیت عنایت اوست و از پشت افلاک تا زوے تختہ خاک شطری از حد و مملکت او قطعہ چرخ را بر خاک رخ در ساحت اوج جلالت ۴ ماہ را بر چہرہ آب از چشمہ ہاے بہاش ۵ بیند از زوے ریائش کاف و باے سرگون ۶ ہر کہ آرد کبر ہر حرف ندائے کبر یا ش ۷ اللغات عقل بالفتح و الش امدوہ ایک قوت ہے جس سے انسان تمیز و تقابل اشیا کا کرتا ہے حکما کے اصطلاح میں ایک فرشتہ ہے دس فرشتوں سے جو انکے نزدیک معین ہیں نفس بالفتح جان و روح و حقیقہ شو اور ہستی اہل نقون کے نزدیک وہ تین قسم ہیں ایک مآرہ بدی کا حکم کرنے والا دوسرا الوامہ کہ بدی کر کے آپکو نہایت ملامت بھی کرے تیسرے منطکہ کہ صفات ذمینیہ سے پاک ہو کے قرب الہی سے الطینان پایا ہوا ہے بعض کے نزدیک چار ہیں ایک ملہمہ اور ہے جس سے ارادت مخلوقہ دل میں گذرے ہیں دیا چہ بیاسے مجول و جیم فارسی ایک قسم کپڑا ریشمین اور خطبہ کتاب بعض کے نزدیک بیاسے معروف و جیم عربی عربی لفظ ہے بمعنی چہرہ و روئے و رخسار خطبہ کتاب کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ بمنزلہ رو کا کتاب کے ہے شطر بالفتح نصف ہر شی و پارہ چپے و جانب و طرف جلا بالفتح وطن سے نکال لینا و بالکسر میرہ اور ایک سرمہ مخصوص اور رنگ پاک کرنا اور روشن کرنا ہما بالفتح روشنے کبریا بالکسر بزرگی کب بالفتح خوا کرنا ہلاک کرنا صنم کے بل گردانا معنی تر تپنی شرمہ رح

کہتے ہیں کہ حیوانات میں بین عقل سے نون نفس تک یعنی ذوی العقول وغیر ذوی العقول یہ سب اسکی آیت عنایت کے ایک دیباچہ ہیں یعنی ادنیٰ جزا اور پشت افلاک سے روئے تختہ خاک تک کہ تمامی ماسوا الہمین ہی یہ جملہ اسکی مملکت عظمیٰ کے ایک جانب اور ایک گوشہ ہی ہے قلیل و اندک معنی ترکیبی قطعہ یعنی چرخ جو خمیدہ ہو رہا ہی اس کے میدان جلای خاک پر اپنا رخ رکھے ہوئے اور کیسا جلایا کے محلا و مصفا ہوا ہی کہ آٹھون آسمان کے تارے دکھاتا ہی اور ماہ کے چہرہ پر جو آب ہی اور نور و تاب اسی کے چشمہ ہا سے ہی اور اسی کی روشنی سے روشن اور جو کوئی اسکی ندائے کبریائی پر کبر لائے گا تو کان و با سے جو کب بھنے سرنگون کے ہی اور روئے ریاسے کبر دیکھا گئے معنی محامے شرمین عقل اور نون نفس اور آیت عنایت تینوں کے جمع ہونے سے عنایت ہوتا ہی پشت افلاک کے تا ہی اور روئے خاک خا اور حد مملکت کی تہ کہ مجموع سب کا تختہ ہوا معنی محامے قطعہ چرخ کے لفظ میں لفظ رخ موجود جسکے اوج پر جیم ہلا کا جو حرف جیم فارسی ہی رکھا ہوا ہی اور ماہ کے چہرہ پر جو آب ہی مدور لفظ مار رکھا ہوا ہی کہ بمعنی آب کے ہی کبر یا میں حرف یا موجود اور کان و با سے کب ہوا اور کب سے جب را یا کی لگائی جائیگی کبر ہوگا اور یہ کبر جب ندائے کبر یا پر لایا جائیگا کبر یا ہوگا۔

نکتہ حشر را بنیاد بر آب از انست کہ چشم پرش میں خطائے او نہادہ و کرسی راستی پایا زان دست وادہ کہ سایہ کرم بے پایان او بر سرش افتادہ مشغولی حشر را را نیست از نورش مجیب بعش ازینہ و عظیم ست و عیدہ داغ شوقش واد و کرسی رانسق ذات او سرگشتہ بین در داغ حق اللغات عرش بالفتح عرش حق تعالی کہتے ہیں کہ یا قوت سرخ سے ہی کہ نور خداے تعالیٰ سے روشن ہی و تخت و سقف خانہ رش بالفتح فارسی میں ایک قسم جامہ ابریشمی و بازو و تشدید شین ٹیکنا آب و اشک کا اور چہر کا واد اور باران اندک میں بالفتح آفتاب و چشمہ و ابر و دینار سرخ و زر و مہر و برگزیدہ و ذات شکر سی بالفہم تخت کو چک و فلک ہشتم و کرسی خط برابر ہونا خط کا و کرسی مکان بلندی مکان و دست دادن میسر ہونا بیعت کرنا خمیدہ بزرگوار و گرامی عش بالفتح شیانہ مرغ جو شاخ درخت پر کھڑے یوں کا ہوا اور جو دیوار میں ہوا سکود کہ کہتے ہیں اور جو زمین میں ہوا سکوا فحوص و

اوجی رغید بفتح خوش عیش و نعت نسق بفتح تین روش اور دستور و ترتیب دینا معنی ترکیبی شری
 مهم فرماتے ہیں کہ عرش اعظم کی بنیاد پانے پر بیسا کہ فرمایا ہو گا گن عرشہ علی العالم اس بنا پر
 ہی کہ عرش نے آنکھ اپنی اسکے باران ابر عین عطا پر لگائی ہی اور کرسی کو جو فلک ہشتم ہی
 سارے ثابت و اشکال اسی پر واقع ہوتی پانے جو ہاتھ آئے یہ سبب ہی کہ اسکے کرم بے پایاں
 نے سایہ اپنا اسکے سر پر ڈالا ہی اس سبب سے اسکو یہ فضل ہوا اور نہ تخت و کرسی کے
 چار پائے ہوتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ عرش کی رائے جو اسکے نور پاک سے بزرگ و گرا
 ہو رہی ہو یعنی اسی کی مہر و محبت میں مشغوف ہو اسی سبب سے عرش اسکے اپنے آشیانہ بزرگ
 و عظیم ہی اور خاطر خواہ حسب مرضی اور حسب خوشی رکھا ہوا اور کرسی نے جو اسکے عشق میں داغ
 شوق لگا کھایا ہی اس داغ نے اسکی ترتیب و روش کو درست کر دیا اور اپنے داغ میں سرگشتہ
 فرمایا معنی معمار نے عرش میں ظاہر عین عطا کی رش پر رکھے ہوئے ہی کرسی میں لفظ سی
 موجود اور کرم بے پایاں کہ جب کرسی پر سایہ ڈالے گا کرسی حاصل ہو گا معنی معمار نے قطعہ
 عرش کا اول آخر عرش ہی جب رائے نور الہی کی اس میں داخل ہو کے عرش ہو جائیگا کرسی کے اول آخر
 کیے ہی جیسے داغ رہا رہے اور سین یہ مقلوب کرنے سے سر ہوتا ہی جو اسی کی میں کشتہ ہو رہا ہی
 بس کرسی میں کے اور سر دو معنی نکالے ہیں اور سر کے ساتھ کشتہ کہ رے و شین کشتہ یعنی
 مقلوب ہوتا ہی محسنات کلام اب رش عین عطا کرم اور اسکے ساتھ بے پایاں اور کرسی
 اور سی اور سوائے اسکے اور سب صنایع سے خالی نہیں ہیں۔

نکتہ برقی قریش لامعیت کہ عالمی ہم برزہ اوست و جبل المتین طاعتش رشتہ ایست کہ
 فرشتہ سرافکنندہ اوست قطعہ ہر کو بزر قواف بلا شد اسیر قمر + کرہ بردی جانب انعام او
 رہا ست بدنام فرشتہ از تہ فرش عبادتش + چون آفتاب بر سر ماہم سر سما ست +
 اللغات لامع روشن و درخشان جبل المتین بجئے رسن استوار و اکثر مراد قرآن مجید
 سے ہوتی ہی رشتہ تار و سلک مراد پر در سن فرشتہ بکسر تین اصل میں فرستہ تھان
 حملہ مفعول فرستادن سے پھر سین حملہ کو شین مجھے سے بدل کیا اور یہ ترجمہ ملک کا ہو لو کہ
 سے بجئے فرستادن انعام بالکسر نعت دینا اور نازک کرنا اور زیادہ ہونا بافتح جمع فہم

رہا نفع خلاص یافتہ فرش یافتہ بساط گردن افگندن انداختن کشیدن کے ساتھ مستعمل ہوتا رہا
 بجھے آب سما بجھے آسمان اور سما ماخوذ سمو سے ہی کہ بجھنے بلند کیے ہی علم نجوم میں علامت
 آفتاب کی سین ہی کہ حرف آخر اسکا ہی معنی ترکیبی شرم فرماتے ہیں کہ برقی اسکے قمر
 کی ایک روشنی اور لامع ہی جسکا ایک عالم برہم اور لوٹ پوٹ کیا ہوا ہی اور رسی مضبوط
 ایسکی بندگی و طاعت کی ایک رشتہ ہی کہ فرشتہ جس سے سرفگندہ ہی یعنی گردن تھادہ یا حلال شرم
 یا بسبب قصور کو تار ہی کے پیشانی معنی ترکیبی قطعہ جو کوئی قاف بلا کے نیچے دب کر اسیر
 اسکے قمر کا ہوا یعنی اسکے قمر و غضب کے سبب سے کسی بلا میں پڑ گیا اگر اُس حال میں اسکے
 انعام و احسان کی طرف راہ لے گیا اور شاکی نہوا اور یہ خیال کیا کہ کیسی کیسی اور نعمتیں عطا کی ہیں
 اگر ایک بلا ہی تو ہی بس فوراً اس بلا سے وہ رہا ہی کچھ قمر اس پر نہیں رہتا ایسا حلیم و رحیم ہی
 اور فرشتہ کا نام اگرچہ فرش عبادت کی تہ میں چھپا ہوا تھا اور وہ عبادت ہی کے واسطے
 مخلوق ہوا ہی لیکن آفتاب کی طرح ہمارے سر پر بھی ہی اور سما کے سر پر بھی ایسا اسق فرش
 کی پڑی چیز کو نئے علو و عروج بخشا ہی معنی معمارے شریاع کو برہم کرنے سے عالم ہوتا ہی
 فرشتہ کا سرفا ہی افگندہ کرنے سے رشتہ رہیگا معنی معمارے قطعہ ہر کے لفظ پر جو قاف ایگا
 قمر ہوگا رہ کا لفظ جو انعام کی طرف راہ لیجائے گا الف ضم ہونے سے رہا ہو جائے گا فرشتہ میں
 فرش اور تہ دونوں معبود آفتاب سرک پر ظاہر کہ جزا خیر اسکا ہی اور اول آخر آفتاب سے
 بھی آب حاصل ہوتا ہی سما میں سین علامت آفتاب کی ہی اور وہ لفظ پر وقع محسنات
 کلام سوالے صنایع دیگر کے برسر وادہم سر سیا کیسا اللطف باریک ہو کہ آفتاب ہمارے
 سر پر بھی ہی اور آسمان کے سر پر بھی اور دونوں میں برسر آب ہی جو لفظ ماہی۔

نکتہ بنایہ دلکشائے سما اب حروف اسم اور فیج سید و فضائے ارض از ترکیب رضائے
 او وسیع شنوی الف اسم اوست بر سر سم + تیغ افسونگر سموم ستم + شرف سین اسم اووالا
 و شرف آفتاب در دل ماست + الف آذربان و دندان سین + ہم نیز از زبان نمونہ بین +
 چون بود اسم اوقات بیان + سخن جز با سم او نتوان + اللغات رفیع شریف و بلند بلند
 آواز لقا بکسر خوشنودی و نفع و مدح و شہود ہونا اور راضی قضائے الہی پر ہونا وسیع فراخ

فنام آب شرفہ بالفہم نگرہ شرفہ بفتحین بزرگی و شرف آفتاب ادا ت کہ حصول کسی چیز کا اور
 استیاء کار گیروں کے اور اصطلاح علمی میں حروف کہ اسم و فعل کے مقابلہ میں ہی معنی
 ترکیبی شرفہ یعنی یہ کہ بنا دلکشا سما یعنی آسمان کے جو پیش نظر ہی اُسکے نام پاک کی بدولت
 رشیع و بلند ہی اس واسطے کہ حروف اُسکے اسم کے سما میں شامل ہیں اور فضا زمین کا جو
 اس قدر وسیع و وسیع ہو جیسا کہ دیکھتے ہو اسی کی ترکیب رضاءے وسیع ہو رہا ہی چنانچہ ارض
 میں اُسکے رضاء داخل معنی ترکیبی شرفہ یعنی الف اُسکے نام کا ستم ستم پر واقع
 ہو گیا ایک اشارہ اس بات کا ہی کہ یہ الف تنہا ہی واسطے قطع فضا نگری سموم ستم
 کے یعنی ستم کا محافظ اور رکھنے والا ہی اور جو اسمین سین ہی یہ ایک بڑا شرفہ بلند ہی اور محل شرف
 آفتاب ہمارے دل کا کہ اس شرفہ میں اُسکو شرف ہوتا ہی اور مخفی نہ رہے کہ لفظ اسم میں الف
 تو مثل زبان کے ہی اور سین ایسا جیسے دندان اور میم جو اسم میں ہی وہ نمونہ وہاں کا بس ہر گاہ
 کہ ثابت ہو اسم اُسکا ادا ت یعنی آ کہ بیان سے ہی تو ضرور ہی کہ سو اُسکے نام کے کوئی سخن ہی
 مجھ سے نہ نکالے ورنہ وضع شئی کی غیر محل میں ہوگی معنی معماے شرفہ کی بنا یعنی آخر میں
 الف واقع ہوا ہی جب اسکو ر فیج کرینگے اسم ہوگا اور ارض کی ترکیب میں رضاء موجود مرکب
 ہی معنی معماے شرفہ ستم پر تیغ الف کے آنے سے اسم حاصل ہوتا ہی سین اسم کو
 شرفہ بلحاظ دندانہ دار ہونے کے کہا ہی اسم کا سین آفتاب ہی اسلئے کہ علامات تنجیم میں
 سین علامت آفتاب کی ہی اور سین کے ادھر الف ہی ادھر ستم جب کا دل یعنی قلب ما ہوا
 موافق اُسل یا کے جو دل ما کہا ہی الف زبان اور سین دندان اور میم وہاں کے جمع کیسے
 بھی اسم حاصل ہوتا ہی محسنات کلام سما سموم ستم اور نیز اسم سب میں سین شرفہ
 شرف آفتاب اور بنا و فضا وسیع و رفیع مناسب یکدیگر۔

نکتہ خیاط منشا اطلس فلک را اس ورجیب و دامن گرفتہ تا ظل بیکہ انش را نوشیدہ
 و فیاض ہر ش چشمہ آفتاب را آب از پیرامن نمودہ تا تف دلش را پوشیدہ رہا ہی تا یافتہ
 شوق شوقش از پیرامن + شوق کردہ شوق بہر جیب و دامن + خم شد سر و پایے خاتم خنجر کن
 تا گشت نگین او ز ہر ش روشن + اللغات خیاط بفتح و تشدید یا درزی و بکفر تخفیف

سوزن و نیز رشتہ تنگ کا ریگڑی اور پید کرنا اور کسی سے نیکی کرنا اطللس بالفتح درم بے سکہ اور
بے نقش اور جامہ ابریشمی سادہ اور سطح مقعر فلک نہم یعنی اُسکی گہرائیکی جگہ جسکی سطح مجرب
کو عرش کہتے ہیں کہ مثل درم بے نقش کے کو اکب سے سادہ ہی فلک بفتحین آسمان و چرخ
رسمان و منظم و گرداڑ ہر چیز و موج بحر و ریگ تودہ گرد و مادہ زمین گرد و بلند برآمدہ و آب
متموج اس بہرہ حرکت و مشورہ و نعم و تشدید بنیاد و اصل ہر چیز حبیب بالفتح سینہ و دل
و گریبان پیراہن و بانگ سر نام شام کے دو قلعون کا طل بفتح و تشدید لام باران نرم و تری
شبنم رطل بالفتح آدم سیر و بکسیر و مردوست و جوان نحیف و پیمانہ شراب بقدر آدم سیر
و مطلق پیمانہ شراب عقل بفتح و فتنین مرد بے زر و بے مال و بے ادب و مکان پیرہ و مرد
بے سلاح وزن بے پیراہ و اسلح و شتر بیدار بفتحین بزرگ جثم ہونا اور بنیرار ہونا
عورت کا شخص و قامت و گردن اور خوشہ خرم کران بفتح کنار و انتہا سے ہر چیز فیاض
جو بے پرکب و جوانمرد و بسیار بخشش و آب بسیار جو اطراف سے بہ چلے تہر بالکسر محبت
و آفتاب و نام ماہ کا تک جو شمسی ہی آفتاب معروف اور دھوپ اور شراب اور حلقہ تار
و قرص خورشید پیراہن بیاضے مجہول و ضمیم مخفف و بالفتح بر وزن پیراہن گرداگرد کسی چیز
تف بالفتح بخار و گرمی و بالفہم آب دہن دل معروف و مجازاً قلب یعنی ٹوٹنا شق بالکسر تشق
گرداگرد کسی چیز کا اور کرانہ کوہ و ہر اور دودوست و بالفتح شگاف و شگافتن اور کسی پر کام مشکل
پڑ جانا شفق معروف سہنجی صبح و شام خاتم بفتح تا و کسرتیز انگشتہ مگر فتح مختار ہی اور یہ وزن فاعل
بمعنی ما یفعل کہے ہی جیسے خاتم بمعنی ما یختم بہ یعنی جس سے تمکی جاتی ہی خدیج ہر گول چیز
اور کھارون کا چاک اور چرخ چاہ اور آسمان اور ہر گھومنے والی شی و دامن قبا وغیرہ اور چرخ
ابریشمی جسکو اطللس چرخ کہتے ہیں اور مکان سخت و رقص و گریبان پیراہن بمعنی ترکیبی شراب
یعنی خیار صنعت الہی نے اطللس فلک کے جیب و دامن میں کہ مراد اُسکے سراپا سے ہی
ایک ٹاکا اور گایا جو عبارت اُسکی شدت استحکام سے ہی بموجب و یکتا فوقکم سبعا
مشیداً اذ اتول بیکران بے نہایت اُسکا پیا اور سیراب ہوا یعنی کمال عزت و عظمت پاک
اور چشمہ آفتاب جو کمال تف و حرارت عشق کی اپنے دل میں رکھتا تھا اس سبب سے

اسکی فیاض ہرنے گرد آفتاب کے اب ظاہر کیا تو تن دل کو چھپایا اور بچھایا مغنے ترکیبی رباعی
جب سے شفق نے شق اپنے ٹکڑا جو مراد اقل سے ہی اس کے شوق کا اپنے گرد دین پایا ہی بسبب
استیلا سے شوق و بیہوشی کے جیب و دامن کو چاک کیا جیسے کہ عادت عشاق شوریدہ سر
کی ہی اور جب خاتم چرخ کمین کا سرو پایا اسکی طاحت میں خم ہوا جیسی کہ صورت خاتم
کی ہوتی ہی اور حال کمین سالون کا تب اسکی ہر سے نگینہ اسکا روشن ہوا اور نگین خاتم
چرخ کا آفتاب جس سے سارے نگین عالم کے پر آب و رنگ ہیں مغنے معما کے شر
اطلس کے جیب و دامن اپنے اول آخر سے اس حاصل ہوتا ہی اور جو اطلس کو بیکر ان گرد
کہ وہ کنارے الف اور سین ہیں تو طل نکلتا ہی آفتاب کے گرد اب ہی یعنی اول الف
اور آخر با جس سے آب پیدا ہوتا ہی تن کا دل یعنی قلب فت جب فت کو آب میں
لائیگے آفتاب ہو جائیگا مغنے معما کے رباعی شفق کے گرد سے شق حاصل ہوتا ہی
اور ایسے ہی شوق سے سرا پا خاتم کا خاومیم جس سے خم ہوا اور جو تاکشت کہا ہی اس
سے ایما قلب تا کا ہی جوات ہو اجبات کو خم میں لائیگے خاتم ہو جائیگا تحسنا سے شعریا
و اطلس اور جیب و دامن اور فلک و نیز خیاط بکسر و تخفیف بعضی رشتہ و سوزن و تھر و چشمہ
و آفتاب و آب و فیاض و تن باہم مناسبات اور شق بکسر و شق بالفتح تجنیس تام ایسے ہی
حر اور تھر و اور شوق اور شق اور شق اور شق کے اول آخر میں و قواف ایسے ہی خم و خاتم
سکر خا اور خا اور تا کہ حروف تہجی سے بھی ہیں اور نگین و روشن سب حسن کلام سے
ہیں اور تاکشت کس خوبی کے ساتھ ہی الاختلاف شرح میں بجائے طل کے رطل و عطل
بھی دو سننے لگے ہیں کہ بیکر ان کرنے سے طل رہتے ہیں ظاہر کہ مصرع بنے ایک لفظ تجوید
کیا ہوگا پھر خاص وہ لفظ مصرع کا یعنی اطلس جسمین سے طل کا لای چھوڑ کے اور لفظون
کی طرف جانا خلافت راہ مصرع کے ہی اور یوں تو اکثر لفظ ایسے ملینگے جو بیکر ان کرنے
سے طل رہ جائینگے جیسے سطل اور بطال و رطل ہذا اور جب ہر طرح لفظ طل مقصود ہی
اور وہ مصرع کے لفظ میں موجود تھا اس تحصیل حاصل لطایل سے کیا نتیجہ دوسرے
شارح نے لکھا ہی کہ آفتاب میں ایک آب نصف ہی یعنی لفظ الف اول کا اور دوسرا

آب پورا جو بعد تاکہ ہی اور اسکی تاویل یہ کہ کرہ آب کا اوپر کی کل زمین پر محیط نہیں ہے
 ربع مسکون کھلی ہی اور نیچے کی کل زمین پر محیط ہو وہ پورا آب ہی اول تو صرف الف بمغنی
 آب کے کیسے سمجھا جائے دوسرے مصنف نے آب از پیرامن کہا ہی جس سے وہی اول
 کا الف اور آخر کی با سمجھی جاتی ہی ورنہ دو آب کہتے بلکہ اس معلوم ہوتا ہی کہ آخر آفتاب
 میں جو آب حاصل ہوتا ہی اشارات معما کی رو سے اُس پر مصر کی نظر نہیں ہی اگرچہ صنعت
 سے خالی نہیں اور لفظ پیرامن پر اکتفا کیا کہ ادھر ادھر سے گھیرے ہوئے ہی اور موافق
 ایما مصر کے بھی بس بہتر ہی ع قدم در حد خویش بایدر نہاد +

نکتہ فلک دوار اجاذبہ ہر النور اور چرخ آورده دریاب کہ چون فلک را در چرخ آورند
 کلف شود یعنی دلوغ و شغف ہو دو کوکب سیار چون سپر کوکب پر قہ زرنگار ہدف آثار
 اقدار اوست ہنگر کہ چون نجم را بگردانند سخن شود قطعہ کو نیست دل کوکب گردیدہ نہان
 در کب + تا ساختہ گردانش چو گان قضاے او + شد دامن اختر تر بر روئے سما چون دید
 دندانہ سین سبزہ بر آب عطاے او + اللغات دوار بر وزن غفار بہت پھر نیوالا
 اور گھومنے والا اجاذبہ تاثیر و کشش اور ایک قوت ہی اعضا میں کہ مفید و مناسب
 کو جذب کرتی ہی در چرخ آوردن رقص میں لانا اور گھومانا کلف بالفتح حلیص شفیقہ ہونا
 و بفتحین چھانن و آلودہ حلیص اور حلیص ہونا شغف بالفتح شدت محبت و بفتحین پر وہ دل
 تک پہنچنا محبت کا اور لپٹنا کسی چیز کا کسی چیز کو اور شفیقہ کرنا کوکب ستارہ روشن
 و بزرگ ہر چیز کوکب بضم میم و پر دوکان عربی ستارہ دار کی ہوئی کوئی چیز اور زمین
 چاندی سونے کی کیلین لگی ہوئی قہ بنائے کر دجیسے گنبد و ر مثل اسکے جیسے قہ سپر
 اور قہ عماری کبھی اس سے مراد ہوتی ہی چیز اور خیمہ اور گنگرہ اور کلس سے و قہ سپر عرب
 کبہ قباب اسکی جمع آثار جمع اثر بفتحین نشان و نشان زخم و سنت رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم اور کوئی کام شروع کرنا اور ارادہ کرنا اقدار جمع قدر بالفتح و بفتحین اندازہ
 خدا و حق پر بندہ مراد حق تقدیر و حکم الہی کلی محل تجن بکسر میم و فتح جیم و تشدید نون
 سپر کوکب بالفتح و تشدید متھ کے بل کرنا اور گولہ رسیمان کا بنانا تر حرف التفضیل بمعنی مضاف

وابدار و تازہ و پاکیزہ جیسے گوہر تر و اختر تر و دوسرے تر و اس کے سما آسمان و ستیق خانہ و صائبان
 و ابر و باران سبزہ اسب و گیاه و نام اسپے منہ ترکیبی شریفی فلک دوار کہ ہر وقت گردش
 اور چکر میں ہو اسی کی تاثیر و کشش ہر و محبت الہی اس کے اس کو اس چرخ میں ڈالا ہو قد قاسم کا یہ
 کہ جب فلک کو چرخ میں لیتے ہیں اپنے گھاتے ہیں تو کلف ہوتا ہے جس کے منہ شدت محبت کے
 ہیں اور شغف کے جو محبت پر وہ دل تک پہنچی ہوئی کو کہتے ہیں جیسا کہ زلیخا کی صفت
 محبت میں آیا ہو قد شغفہا کجما اور کوکب سیار جن کو نجومی باعث خیر و شر اور خوش و
 سعادت کا جانتے ہیں ان کا یہ حال کہ فلک پر جو بصورت قبہ زرنگار اپنے خیمہ اور گنبر کے ہو
 سر کوکب کی طرح خود نشانہ اسکے تیر آثار اقدار اپنے نشانوں تقدیر و قدر کے ہو رہے ہیں
 دیکھو کسی سچی بات ہو کہ جب نجم کو گردش میں لیتے ہیں تو مجن ہوتا ہے جو ہمیں سیر کے ہو جیسے
 تیغ و تیر و گتے ہیں کما قال اللہ تعالیٰ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مَسْتَقِيمٌ اِنَّ بِالْقَمَرِ
 منہ ترکیبی قطعہ پھر مصرع کہتے ہیں کہ کوکب کا تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں یہ حال
 کہ دل ان کا ایک گیند ہو کہ چوگان قضا سے سرنگون سلطان ہو اور ایسا سرنگون کہ سرنگونی میں چپ
 گیا ہو اپنے حد و سیر سرنگون اور جیسا اسکے حکم نے سرگردان کیا ہو ویسا ہی سرگردان کیا مقدر
 کہ سر و تصور کے چنانچہ فرمایا وَسَخَّ لَكُمْ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ حَائِبَيْنِ اور اختر کی کیفیت
 کہ جب سے انھوں نے دنیا نے سین سبزہ کے روئے سما پر یہ آپ عطا کیے ہیں مطلب یہ کہ سما
 پر نمود ہوے اور اس کو اس صورت سے دیکھا ہو تب ہی سے ان کا دامن بھی اس آب
 عطا سے تر ہوا ہو یعنی صاف و ابدار و تازہ و پاکیزہ جیسا کہ ظاہر ہو چنانچہ فرمایا وَجَعَلْنَا
 سَبَاطَ الْقَمَرِ مُنْقَلَبًا اَمِنْ اَخْتِرَاتِ سَبَاطِ سَبَاطِ سَبَاطِ سَبَاطِ سَبَاطِ سَبَاطِ سَبَاطِ سَبَاطِ
 لکھو نگا منہ معمارے شرفلک کو چرخ میں لائے کلف ہوتا ہے دھار کا الف حذف ہو جانے
 سے دور ہوتا ہے سب میں جب الف کہ بصورت تیر کے ہو لگایا جائے گا سپار ہوگا اور چون پے
 او بیے معما میں ایک ہیں بشر صورت کے نجم کو گردش دینے سے مجن ہوتا ہے منہ معمارے
 قطعہ کوکب کا دل و او اور کاف ہی جب قلب گرینے کو ہوگا کس واسطے دل کوکب سے
 ایما قلب کا ہو اور کاف فارسی و عربی معما میں یکساں کب رہ جائے گا جسمین گوہان میں

اگرچہ لفظ کوکب کے اول میں بھی ہی لیکن معامین مقصود نہیں اسلئے کہ نہ دل کوکب ہی نہ
نہان و رکب دامن اختر کا ظاہر تر سما میں سین سبزہ کا لفظ ماہر جو بمضی آب کے ہی موجود
سین سبزہ سے فقط سین مقصود ہی جو عربی میں رسم خط اسکا دندانوں کے ساتھ مخصوص
ہو اور سما لفظ عربی جیسے وَالسَّمَاءُ ذَاتِ الْكُوفِ ایسے ہی ہر جگہ بدندانہ لکھا جاتا ہے
محسّنات کلام فلک ہر انوار چرخ کوکب کوکب قہر ہفت تیر نجم سپر جن زر نگار گوے
چو گان اختر تر آب یہ سب مناسب یکدگر دواریاں انوار وغیرہ ہوزن سیار و سپر
دونوں کا سر کلہ سین علی ہذا سما و سین و سبزہ و دندانہ ہر وقبہ میں ایہام بھی ہی اور
اخیر شعر میں جو ہی بروے سما چون دید دندانہ سین سبزہ ہر عایت ظاہر سبزہ کہ اسپ کے
منے میں بھی ہی جیسے خنک و ابلق وغیرہ مراد آسمان سے ہوتی ہی اس سے بھی بس اس صورت
میں چون دید دندانہ کہ اکثر گھوڑے کے دانت بھی دیکھتے ہیں اور اختر اسکے سوار جیسے ترقی انسانی
نے لکھا ہی چون انجم سوار نیلہ و کیودان افلاک یہ رعایت بھی سمجھی جاتی ہی لیکن معنی میں کچھ
دخل نہیں الاختلاف شارح نے کوکب سیار میں بڑی بحث کی ہی اور تاویلین لکھی
ہیں اول یہ کہ کوکب سیار سیارہ سبعہ مگر بطور تخفیف نہ تخصیص دوم یہ کہ مطلق کوکب اسلئے
کہ اگرچہ سوا سے سبعہ سیارات کے سب ثابتات کہلاتے ہیں لیکن حکمانے انہیں بھی حرکت
بطی ثابت کی ہی اور بسبب بطی حرکتی کے ثابتات کہلاتے ہیں تیسرے مجموع کو سیار کہنا باعتبار
بعض کے ہو کہ یہ شارح ہی چوتھے سیار صفت کوکب کی نہو بلکہ سیار سے مراد آسمان بس کوکب
سیار کہنا ایسا ہی جیسے کوکب آسمان کہا اب شارح کہتے ہیں کہ ان ملاحظات میں دو وجہ
تخصیص کی بھی بیان کرنا لازم ہیں ایک یہ کہ کوکب کو آسمان سے کیون نسبت دی دوم
آسمان کو سیار سے کیون تعبیر کی پہلی وجہ یہ کہ تصریح کرنا عزت و بزرگی کوکب کا ہی جو آسمان
سے نسبت دی کہ نہایت بزرگ ہی دوسرے آسمان کو سیار کہنا اس واسطے ہی کہ آسمان
ہدف ہی اور متحرک اور ہدف جب تک کہ ہدف ہی متحرک ہی بعد اسکے فرمایا ہر تقدیر مراد یہ ہی
کہ حکیم کو تہ اندیش خیر و شر عالم کو سیار کوکب سے نسبت دیتے ہیں اور یہ غلط ہی انتہی آب میں
اس ساری ترکی کو دو باتوں میں حکم کروں کہ جب خود شارح لکھتے ہیں کہ حکما خیر و شر

کو سیر کو اکب سے منسوب کرتے ہیں کہ غلط ہی کہیں بتائیں کہ سوائے سببہ سیارہ کے کون سے ستارے ہیں جنکی سیر سے خیر و شر پہنچاتی رہی چاہے بطی الحکرت ہوں چاہے سرج الحکرت ہو اگرین کچھ کسی سے عرض نہیں اور یہ ساتون بالاتفاق سیار پھر کیا و اہیات اور جھگڑا ہی تمام نجوم میں ہی ساتون ملا خیر و شر کے ٹھہرا رکھے ہیں اور بس پھر شارح نے لکھا ہی کوکب میں حروف میم کو یا ایک تیر ہی کوکب میں چھپا ہوا یہ تو کوئی تشبیہ ٹھیک نہیں میم و تیر کی کیا مشابہت یہ تو ایسا ہی جیسے کہا ہی این ہم بچ شیر ست تیر تو وہی الف تھا جو سپر میں لگانے سے سیارہ ہوا ہی اور لکھتے ہیں کہ اختر سیار کہ چراگاہ اُسکی آسمان ہی دامن اُسکا اس سبب سے تر ہوا کہ دندانے سین سبزہ کے اُسکی آب عطا پر دیکھے ہیں اور دامن ترکہ بنا ہوا ہونا آب عطاے حق سے کہ چشم اُسکی آب عطاے حق پر پڑی ہی پھر خود لکھتے ہیں کہ یہ احتمال مستبعد ہی اس واسطے کہ یہ جب ہو کہ اضافت سین کی سبزہ کی طرف ہو جسکی گنجائش نہیں تین کہتا ہوں کہ اکثر کی طرف نسبت چراگی کیسے شاید شارح کو یہ سبز باغ سبز نہ دیکھایا اور اسکے سوا مضے بھی جو کچھ ہیں وہ ہیں احتمال خود دلیل عجز و عدم صحت کی ہی جیسا کہ لکھا یہ احتمال مستبعد ہی اور سین سبزہ میں فک اضافت جائز اس واسطے کہ اس میں مدہ کے بدنون ہی جیسا کہ حضرت جامی نے فرمایا ع ز شیرینی دہان شان در شکر خند و نیر غنیمت ع کنیزان کا فری آمادہ کار و دوسرا احتمال انکا سنیہ کہ دامن اختر تر ہوا ہی جسے بے لفظ سما پر دندانہ سین کو سبز دیکھا ہی بروے آب عطا کہ وہ کلمہ کا ہی سما میں تیسرا احتمال سیماے سما میں سبزہ دندانے سین کے دیکھے ہیں جو سبزہ نو و میدہ کو دندانہ سین سے مناسبت ہی ہر ایک کو ایک دوسرے سے نسبت دے سکتے ہو پھر کہتے ہیں کہ اندرون احتمالون میں وہ وجہ جس سے دامن اختر کا تر ہونا اور دندانہ سین کو سبزہ دیکھنا یا عکس سکایا جائے خاطر میں نہیں گذرتے سوا اُسی علت کے ہوا اول احتمال میں مذکور ہوئی ای حضرت گستاخی معاف ع خورشید چہ تہ کرد کہ نہ خواہد کرد۔

مکتبہ پردہ گلگون شفق از تازگی رنگ ہر او گوی شفقینے پردہ تنگیست بر قلعہ قاف کشیدہ و اطللس سبز رنگ فلک از تازگی آب فیض او پنداری طلینے شبنمیست در میان

درخت اس چکیدہ بیت ز آرزوے آس آسمان عالیت از احسان او بہ کز سرورے
اسم او آنیست در بیان اود اللغات پردہ حجاب و پردہ سرور وغیرہ جسکی ہندی شری
ہی و مقامی از دوازدہ مقام موسیقی جیسے پردہ عشاق و پردہ خراسان وغیرہم مگر تحقیق
یہ ہے کہ مقامات دوازدہ گانہ جدا ہیں اور پردہ اور شعبہ جدا لگولن سخن رنگ و نام اس
شیرین مجاز اس پر اس پر ہتر کوئی مجاز اپنے تشبیہ و تشک شرف کی تفسیر خود موصوح نے
کردی ہے تنک لفتنین و کاف عربی باریک و کم و اندک و لطیف قلم بالفہم و تشدید لام
سر کوہ اور بالائے سر ہر چیز و خم و سبوعے بزرگ اور خم و خمین تین سومن پانی سماے
قاف نام کوہ کہ گرد عالم کے ہے کہتے ہیں زمرہ کا ہی آس بالہ ایک درخت ہے جسکی فارسی
مورو ہے آس بالفہم و تشدید بنیاد و اصل شریوے بوا و معروف چہرہ و سبب و طاقت
و امید اور گانے آسمان مرکب آس بجئے چکی اور مان مرخم مانند ہے مانتد چکی اس واسطے
کہ بلاد شمالی میں گردش اسکی بلحاظ گردش آفتاب کے مثل چکی کے ہے نہ دولابی یا یہ کہ
مثل چکی کے نصف معلوم ہوتا ہے ان طرز و ادا اور وہ کیفیت جو حسن معشوق میں ہوتی
ہی میناں بالفہم ہنایے خانہ معنی ترکیبی شریعت پردہ سر خرنک شفق کا اسکی ہر و
محبت کے رنگ میں ڈوبا ہوا نازک و لطیف کہ گویا شرف یعنی تنک اور سبک اسکو کہیں
کیسا چوٹی قاف پر تہا ہوا ہے اور اطلس سنب فلک اسکے آب فیض سے تازگی پائی ہوئی
ایسی جانی جاتی ہے کہ ایک ظل ہے یعنی شبنم جو تازگی و رونق بخشنے والی اور ونکی ہے درخت
آس میں ٹپکی ہے جس سے یہ سنب ہو رہی ہے معنی ترکیبی شعر یعنی اصل و بنسید
آسمان کی اس کے احسان سے اس سبب سے عالی و بلند ہے کہ اس کے اسم کی سوری
سے ایک آن واد اسکی بنیاد میں موجود ہے معنی معمارے شرف شفق کو جب
قاف کے سر پر لائینگے شفق حاصل ہوگا اطلس کے اول آخر سے اس حاصل ہوگی
اور اس کے بیچ میں ظل ہے جس سے اس کا سنب ہوا چکیدہ ہے یہ اشارہ کہ آس چکیدہ
نکلتا ہے یعنی بدون مدد آس میں بالہ ہی اور مدد بعض درختوں سے ٹپکتا ہے
معنی معمارے شعر آس شعر میں لفظ آسمان مادہ معمار کا ہے مع اشارات چنانچہ

ہوے آسمان اس ظاہر اور عالمی رنگے یہ جتایا کہ آسمان کا اس عالمی ہی یعنی یا لہ بڑھا ہوا اور
 یہ بالقصر اور سروری اسم سے یہ مراد کہ آسمان کا سرفہرہ ہی اور اللہ کے اول بھی اللہ جس کا
 ایک عدد ہی ترجمہ احد کا اور لفظ اسم بھی موجود اور آخر میں جو بنیاد آسمان کی ہو لفظ آن
 لکھا جس کو آن نیست کہ یہ جتایا ہی کہ وہ محدود نہیں لگتا ہی بلکہ مقصورہ جس کو نقش کہتے
 ہیں یعنی صورت کہ معامین صورت ہی کافی ہوتی ہی پس اس اور اسم اور آن تینوں نقش
 ہیں اس لیے کہ معامین ضیق کلام ہوتی ہی نہ گنجائش محسنات کلام گلگون سبب شفق ہر مع
 ایہام بخنے آفتاب تازگی نازکی نوے تجنیس رنگ قلعہ قاف کہ دونوں میں سرگھڑ قاف ہی
 اطلس شبنم آب ظل اور شبنم مع ایہام کہ کپڑا بھی ہوتا ہی باعتبار اطلس اس اس اس
 نوے از تجنیس احسان بنیان کہ دونوں سے لفظ آن لگتا ہی بلکہ احسان سے اس
 بھی اسم و عالی برعایت معنوی کہ اسم مشتق سمو سے ہی معنی علو الاختلاف
 بجائے بنیان کے پیران بھی نسخہ ہی لیکن بنظر اس کے ٹھیک نہیں اور شارح نے اس
 اس کو اس بھی گمان کیا ہی نہ معلوم ان کے حصہ میں یقین بھی ہی یا نہیں۔

انگشتہ دوریم شمس در میان سی صد و شصت و درجہ فلک حلقہ کند مشیب اوست
 کہ از یک جانب شمس حیات بذرات کائنات میرساند و از دیگر جانب مس جسود و
 ترابحات می افکند و با عی در قطع امید بندہ از غیر خدا + کہ دارہ صفت سین سما بر سوا
 در قلب سما دورہ نور ساخت چویم + پس رو بیکر نہ برد و نہ دمسال اللغات دور
 بالفتح گھومنا و دوریم حلقہ میم کہ رسم خط عربی میں گول لکھا جاتا ہی درجہ بفتح اول و دوم و
 سوم رتبہ اور تین سو ساٹھواں حصہ فلک کا جانتا چاہیے کہ آسمان کے بارہ حصے
 کیے ہیں جو بارہ چہنے سال کے ہیں انھیں کو برج کہتے ہیں اور ہر برج کے تیس تیس
 حصے ہر حصے کو درجہ کہتے ہیں اور یہ تیس تیس دن ہر چہنے کے ہیں اور ہر درجہ کے
 ساٹھ ساٹھ درجے ہر گڑے کا نام دقیقہ کہ یہ ساٹھ ساٹھ گھڑیان رات دن کی ہیں
 اور ہر دقیقہ کے ساٹھ ساٹھ حصے جنگوٹا نہ کہتے ہیں جو پل اور منٹ کہلاتے ہیں علی ہذا
 مثالے رابعہ حلقہ دائرہ مشیت بروزن طبیعت خواہش مگر وہ خواہش جو شخص برضی

حق تعالیٰ ہی اُس مین مستعمل ہو اور ارادہ الہی بعض کے نزدیک مشیت خاص ہی ارادہ سے کہ انبیاء اولیاء کو بعض ارادوں سے اُسکی خبر ہوتی ہو اور مشیت سے نہیں ہوتی شمع بالفتح و تشدید سو گھنا اور بوے خوش مس بالفتح و تشدید ملنا اور چھونا یا تم سے اور جماع کرنا جلود پوشتہ سے حیوانات تراب بالضم خاک خشک حات بفتح مرگ بندہ مرکب ہی بندہ یا نسبت سے بے منسوب بہ بندس اصل وضع اسکے واسطے غلام چھو کرے کی ہی کہ بندہ میں ملاتے ہیں اور بیچتے ہیں پھر تمام نوع انسان پر اسکا اطلاق ہو گیا اس صورت میں مضاف طرف حق تعالیٰ کے ہو گا اُمس بالفتح دیر و زمنا شام کرانہ بفتح اول و لون کنارہ ہر چیز معنی ترکہ بی شمر صرح کہتے ہیں شمس جو تین سو ساٹھ درجوں میں فلک کے دور کرتا ہے کچھ اسکی عادت و خلقت سے نہیں ہی بلکہ اسکی کم میں جو حلقہ میم کا ہی یہ حلقہ کند مشیت حضرت خالق برحق کا ہی کہ اسکو اندرجون میں کھینچے کھینچے پھر تار ہی اور فائدہ اسکا یہ کہ ایک جانب سے تو بحیات کی تمامی ذرات کائنات کو پہنچاتا ہے کہ وہ جانب دن ہی اسواسطے کہ بموجب التَّوْمِ اٰخِرُ الْمَوْتِ کے رات کے مرے ہوے صبح ہوتے ہی زندہ ہو جاتے ہیں اور دوسری جانب سے مس و حس کو جو حیوانات کی جلد و غنیم ہی خاک مرگ پر ڈال دیتا ہی جیسا کہ رات کو جملہ حیوانات بے حس و حس ہو کر خاک مرگ پر پڑ رہتے ہیں کَمَا قَالَ اللّٰهُ مَتَّوَجَّلٌ وَجَلَّ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا چنانچہ تصدیق اسکی منہ معامے سے حاصل ہوگی معنی ترکہ بی رباعی یعنی خالق مطلق نے جو سین سما کا ارہ کی طرح دندانہ دار یا اگر موافق رسم خط فارسی کے سین کشش کا ہو تب بھی خود صورت ارہ کی ظاہر ہمارے سر پر رکھا ہی مشعر اس بات پر ہی کہ بندہ کو سولے مالک حقیقی کے سب سے قطع امید کرنا چاہیے ورنہ یہ ارہ ہی اور اُسکا سر ہی اور اُسی خالق ارض و سما نے دن بھر دورہ آفتاب کا سیم کی طرح قلب سما میں رکھا ہی کہ روز روشن رہتا ہی اور وہی پھر کنارہ کی طرف لیجاتا ہی جس سے مسایفہ شام ہو جاتی ہی معنی معامے شر شمس میں شین و میم لینے سے شمع ہوتا ہی اور نیم و سین سے مس اور شین کے تین سو عدد ہیں اور سین کے ساٹھ انھیں سے تین سو ساٹھ درجے مراد ہیں اور میم کہ اندرون

کے درمیان میں ہی دور اسکا آفتاب کہ عربی میں مہم مدور لکھا جاتا ہے بصورت حلقہ کے معنی
 معمارے رباعی میں سما کا دندانہ دار ہو خواہ کشش والا بصورت ارہ کے ظاہر اور یہ سین
 ما کے سر پہ ہی بر سر اس لطف و خوبی کے ساتھ ہی جسکے معنی ہمارے سر پر اور نیز سما میں
 جو رہا ہے اُسکے سر پر سما کا قلب مہم ہی اور اس بعضی روز اور جب یہ سجایا اس اپنا موعظ
 جو سین ہی یا الف ہی کنارہ کی طرف ایجا لینگا مسا ہو جائیگا محسنات کلام دور مہم شمس
 فلک درجہ حلقہ کند مہم شمس حیات ذرات مس مات بندہ خدا قطع ارہ قلب رو وغیرہم
 اور اکثر اس نکتہ میں لفظ مہم دار ہیں الاختلاف شارح نے اگر چہ اس نکتہ کے معنی لکھے
 ہیں جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ظاہر میں ہر چند حرکات احرام علویہ کو بقا و فنا ذرات کائنات
 میں موثر جانتے ہیں اور اُسی سے نسبت دیدیتے لیکن اہل باطن جو کچھ کہ عالم سفلی میں
 گذرتا ہے خواہ خیر و شر خواہ بقا و فنا سب کو اُسی کے قبضہ تصرف میں سمجھتے ہیں اور اُسی
 سے منسوب کرتے ہیں ایسی ہی رباعی کے معنی خیر و شر نکالی ہی میری دانست میں یہ
 معنی عبارت مصرع سے ایسے دور ہیں جیسے عالم سفلی سے عالم علوی مقہور ح نے
 صرف شمس کو لکھا ہے کہ اسکا دورہ اور گردش اسکی مشیت سے ہی نہ بذات خود نہ
 باختیار خود جسکا نتیجہ رات و دن ہے کہ نہ حیات و ممات کے ہیں روزمرہ مرنے جینے سے
 متنبہ کرتے ہیں نہ رباعی میں کچھ خیر و شر سے مطلب ہی اس واسطے کہ آفتاب کی گردش خیر و شر
 سے خالی ہی اسلئے کہ آفتاب نہ سعد ہی نہ نحس بخلاف اور سیاروں کے کہ کوئی سعد ہی
 کوئی نحس اور معنی وہی ہونا چاہیہ جو متن چاہے بہت سی بے میل باتوں سے سوائے
 فضولی کے اور کیا حاصل و موصول جسکا جی چاہے شرح دیے۔

نکتہ اگر عناصر دراصل ناصحون و عنایت اونداشتی سرایہ ایشان عین عنا بودی و
 موالید را اگر در میان والی ولایت اوندودی اول و آخر ایشان را از محال اہمال نمودی
 قطعہ بردہ راے کج از قلب عناصر بکشا + تادر آئینہ او جلوہ صانع بینی + وزرہ لفظ
 موالید یعنی برادر + ناموالی قضا جملہ متلج بینی + اللغات عناصر جمع عنصر بضم عین و
 صادر اصل اور بنیاد اور طباع کے نزدیک منجملہ آب و آتش باد و خاک کی ایک شے کوئی ہو

عون بالغت یاری و مددگاری عنایت بفتح و بکسر قصد کرنا اور اتہام رکھنا کسی چیز کا اور بفتح
اٹھانا دوسرے کے واسطے سرمایہ میں سرزائد ہی مایہ اصل و مادہ و مقدار نیز وضد نثر
و نام کا وجسے فریدون کو دو دم پلایا تھا عین ذات شی و چشمہ و آفتاب و حرف عنایت بفتح
موالید بفتح فرزندان جمع مولود اور نباتات و حیوانات جمادات کہ بچے عناصر افلاک کے ہیں
و آبی دوست محاکم و مالک و خویش و قریب و ولایت بکسر ایک ملک پادشاہ کا ہفت
ولایت سے وزمین آباد اور تکفل کسی کے کام کا ہونا اور دوستی و تقرب و حکومت
و امارت سلطان اور تقرب بندہ نیک کا خدای تعالیٰ سے و بفتح مدد دینا و صداقت مدد
بفتح گشتش و افزونی و درازی اور نظر کرنا کسی چیز کی طرف اور مدالاف اور مدح حساب بحال
بضم امرنا بونی جسکا ہونا ممکن ہو و بفتح جاہای فرود آمدن و جاہای کشادن و مطلق جا و بکسر
مکرو حیلہ بحال چھوڑ دینا کسی چیز کو جو در تک دلیل و دال بچنے راہ پر تلے فکر و حرف
معروف کہ عربی میں بیڑھی لکھی جاتی ہے قلب دل و میانہ ہر چیز اور لوٹنا ہر چیز کا اور یہ دو
شتم ہونا ہے مستوی و غیر مستوی جلوہ بالکسر ایک خاص طور سے آپ کو ظاہر کرنا موائے
یاران و خدادادان و حق مولیٰ یعنی غلام متابع بضم اول و کسر یا پیروی کرنے والا و یہ بھیجے
چاہئے واللہ معنی ترکیبی نشر مہم رحم فرماتے ہیں کہ عناصر جو حکما کے نزدیک آب و آتش و خاک
و باد ہیں اور ہر شے کی اصل و بنیاد اگر عناصر اس کے عون و عنایت کا ان عناصر کی اصل ہیں
نہو تا تو سرمایہ انکا عین عناصر ہوں چہ تن ریخ و تعب بذات خود ان سے کیا ہو سکتا گو کیسی
ہی جان ماریتے اور ریخ اٹھاتے اور موائید جو نباتات و حیوانات و جمادات ہیں اگر ان
موائید کے درمیان میں وانی اسکی ولایت کا لینے مددگار اسکی مدد کا نہ پڑتا اس کے
اول آخرت مدد بحال اہل کی صورت ظاہر نہوتی یعنی انکا اپنے حال پر رہ جانا اور
بیکار رہنا بحال نہوتنا شے ترکیبی قطعہ تیرے تیرے کچ کا پردہ تیرے اور عناصر کے
قلب میں جو میانہ شے ہی پڑا ہی اس سبب سے تو عناصر کو اصل و بنیاد اشیاء کی
جانتا ہی اگر اس پردہ کو کھول دے اور دور کر دے تو اسی عناصر کے آئینہ سے بطور خاص
جلوہ صانع کا دیکھے جیسے آئینہ کا پردہ ہٹانے سے صورت نظر آتی ہے اور موالید کی راہ

میں جو دلیل حکما کی ہو کہ آباء بنی علوی اور اجماع سفلی کی حرکت و آمیزش سے وجود موالید کا
 ہو گیا یا انکے بچے ہیں اسی سبب سے انکو موالید کہتے ہیں یعنی موالید جمع مفلود کی اور مفلود
 بمعنی بچہ کے اس دلیل کو انکی راہ سے دور کرنا یہ دلیل حرف دال ہی موالید کا ہم معنی
 دلیل اسلئے کہ دونوں اسم فاعل ہیں بمعنی راہ پر ہنما کے جب اس دلیل کو دور کر کے گا
 تب دیکھیں گے کہ یہ سب موالی و متابع حکم قضا کے ہیں نہ غیر کے وہ جس راہ چلاتا ہی اسی راہ
 چلتے ہیں معنی معمارے شرعنا مرکی اصل میں ناصر موجود اور اول میں عین عنا کہ جز سے
 ارادہ کل کا ہی جیسے کاف کن وقاف قلم یعنی خود عنا موالید کے درمیان میں والی اور
 اول آخر سے مد حاصل ہوتا ہی معنی معمارے قطعہ عنام کی راہ دور کرنے اور اس کے قلب
 کرنے سے صانع ظاہر ہوتا ہی اور موالید کی دال اٹھا لینے سے موالی رہتا ہی محسنات کلام
 عناصر ناصر دراصل کس لطف کے ساتھ ہی کہ ناصر اس کلمہ کی جڑ ہی اسلئے کہ آخر میں ہی ایسے
 ہی عناصر کے اول بھی اور عون اور عنایت کے اول بھی عین بلکہ عنایت میں پورا لفظ عنا کا
 موجود کہ آتا ہی عین عنا کس خوبی کے ساتھ ہی کہ عنا میں عین ہی بھی اور ذات عنا بھی کہ
 سکتے ہیں ایسے ہی سرماہ عین عنا کہ عنا کی ماہ کا سر عین ہی موالید میان مد محال سب کا
 سر کلمہ میں سر اور عین بمعنی چشم اور با ہم مناسب والی ولایت دونوں کا سر کلمہ واو
 محال اہمال دونوں ہوزن لائے میں ایہام ہی جو بمعنی فکر اور حرف را کے ہی اور سچ
 جو اسکی صفت واقع ہوا کس ادا کے ساتھ ہی کہ فکر اور حرف را دونوں کے مناسب جو
 عربی میں ٹیڑھی لکھی جاتی ہی بدنی صورت سر قلب و کج با ہم مناسب ایسے ہی آئینہ
 اور جلوہ کہ عروس و داماد میں بھی ہوتا ہی اور راہ اور دلیل و دال مناسب یکدیگر اہل
 علی ہذا موالی و متابع لفظ موالید کو خیال کرنے سے ایسی ہی صورت سمجھ میں آتی ہی جیسی
 مصرع نے ٹھرائی ہی یعنی حرف دال آگے آگے گویا سر ہی اور موالی مثل مردم کے اس کے
 سمجھے الاختلاف اس مد میں کیا لکھوں شایع کی شرح دیکھ کر یہ مصرعہ یاد آیا بلسی
 پر پس کروں ع سمجھا ہوں میں کچھ اور وہ سمجھائے ہی کچھ اور +
 نکتہ نون نارو ہائے ہوا ویم ما و تائے تراب رونماے ثمت یعنی حرص و ہمت درناؤ و نعمت

اوست و جیم جاوون نبات و حاسے حیوانات نشان سرفرازی جنج یعنی کثرت لطف و احاطت
اوست ششوی ز نورش صورت انس از ندیدی + کے آتش در سناے دل رسیدی +
دلیلش گرنہ بخشند از دم خویش + نیارد پانہادن باد و پیش + ز آب رحمتش تا جستم مرعی +
ہی ہی ز سرعت آب را با + شراب آغشته بین از فیض وہاب + وجود او بین تیر بر سر آب +
اللغات نارا آتش ہو آباد آ آب تر آب خاک کہ اربع عناصر ہیں نہمت کے شے خود مہر
نے لکھایے مانکہ خوان پر طعام و نعمت جنج با کسر اسکی تفسیر بھی مہر مے کر دی ہی کثرت
بقیمتین پناہ و جانب و بال مرغ احاطت گھیرا اور جاننا انس خوب پلانا اور آرام پلانا سی
چیز سے سنا بالقصر و فتح روشنی و بال بلندی و بلند قدم بالفتح نفس و جرباب اور لوہارون
کی دھونکنی اور یونیا و مضارح یا رستن سے یعنی تو استن مرعی بفتح چہ گاہ و گیارہ سہر
آغشته آغشتن سے بفتح غین ملا تا کرنا آلودہ کرنا و آب بروزن قہار رب یا بخش زہ
معنی ترکیبی شرمصرح فرماتے ہیں کہ یہ عناصر اربع جنگو مایہ اور مادہ جلالہ شیا کا سمجھ
رہے ہیں چارون کی صورت سے ظاہر ہو رہا ہی کہ انکو نہایت ہی نہمت یعنی حرص
و خواہش دلی اسکے مانکہ پر فائدہ نعمت بے حد و پایان میں ہی کہ مثل حرص کے سیر
نہیں ہوتے اور بس نہیں کرتے جب تو کارخانہ انگاہانے کب سے جاری چلا آتا ہی و
کب تک جاری رہیگا پس اسی کے خوان احسان سے حاصل کر کے اپنا نام جاری کر رہے
ہیں ایسے ہی موالید ثلاثہ کہ انکو سرفرازی اور نشانمندی اسکے نشان جنج پہننے ہی یعنی
پناہ لطف و احاطت سے کہ سب کو گھیرے ہوئے ہی اور سب کی پناہ اور سب کا محافظ
جیسا کہ فرمایا **اللہ یصلیٰ علیٰ محمد و علیٰ آلہ** اسکے احاطہ میں ہی اس پر کس کا احاطہ
ہو سکتا ہی اور وہ کسکے احاطہ اور پناہ کا محتاج ہی معنی ترکیبی ششوی یعنی یہ کہ آتش
اگر اسکے نور سے صورت انس کی نہ کہتی اور خور پلانے کی اس سے ہوتی تو سناے
دل یعنی روشنی دل کو کب پہونچتی اور روشن دل کیسے ہوتی اور اگر باد کو اپنے دم پاک
سے دلیل نہ بخشا تھا کہ اب دم بھر میں کمین سے کمین پہونچتی ہی ذرا بھی پاؤن کہ گئے
نہ بڑھا سکتی ٹھہری رہتی جیسے وہ ہوا کہ جوف فلک میں نیچے کرہ ناز کے ہی اور آب جس سے

دہر گیا ترو تازہ ہوتی ہی جب سے اسے اپنا مرغی یعنی چراگاہ ڈھونڈ لیا ہی کہ وہ اسے
 اب مرحمت ہی تنب سے بے اختیار برابر دھری کو دوڑا چلا جاتا ہی ایسا کہ مارے سرعت
 کے پا پیچ کھاتے ہیں اور گڈ بڑھوے جاتے ہیں جیسا کہ صورت رفتار آب سے ظاہر
 تراب بھی اسی وہاب بخشنہ کے فیض سے آلودہ اور تر تر ہی دیکھو وجود اسکا جو تراب
 ہی ہر وقت تراور بر سراب ہی ایسا فیض اسکا اسپر جاری ہی معنی معانی شہر
 نون نار اور ہائے ہوا اور میم ما اور تائے تراب جمع ہونے سے نعمت حاصل ہوتا ہی اور
 جیم جادا اور نون نبات اور حائے حیوانات کا مجموعہ جنح جنکے معنی لغات میں تحریر ہو
 معنی معانی شہر آتش آتش تھیف یکد یکر سنا کا دل ہے قلب انس دلیل سے
 ارادہ دال کا ہی اسیلے کہ ہم معنی ہیں دم کا اول دال اور باد کا پانوں دال باد میں جو
 با ہی تھیف پاکہ معامین با اور با ایک ہیں پا کو پیچ دینے سے آب ہوتا ہی تراب میں تراب
 کے سر پٹا ہر وہاب محسنات کلام اول فقرہ میں رونما کیا ہی خوب واقع ہوا کہ نار و
 ہوا اور ما و تراب چاروں کار و نون و ما اور میم و تا ہی ایسے ہی دوسرے فقرہ میں سرمدی
 کہ جاد و نباتات و حیوانات تینوں جیم و نون و حائے سرفراز باقی الفاظ دو نون فقرہ
 کے مناسب یکد یکر علی ہذا نور آتش سنا صورت دل دلیل دم در پیش تینوں میں
 سر کلہ دال باد در پیش میں کیا ہی خوبی ہی کہ باد کا پانوں دال ہی اور در پیش میں دال
 آگے یعنی پیش میں پانوں نہ کہ سکے اب رحمت اے باران اسکو مرغی اب کا کہنا کیسا
 لطف ہی کہ اب آب رحمت سے قوت دے دیتا ہی گویا اسکی قوت کا ٹھکانا ہی ایسے ہی
 ہی پیچ کہ جلدی میں روندہ کا پانوں پانوں میں کبھی الجھ بھی جاتا ہی اور پانیکا پانوں
 تو الجھنا ہر دم ظاہر تراب آغوشہ گیر خوب کہا ہی کہ سر سے پانوں تک تراور ہم ہی
 اس واسطے ہیں کہ اسکو جتا یا ہی تراب اور وہاب اور بر سراب سب میں لفظ آب
 موجود اور انکے سوا قائل الاختلاف شایع لکھتے ہیں کہ یہ فقرہ قطع نظر معنی معانی
 کے معنی ترکیبی سے بالکل خالی ہی اور اہل معانی خواہ یہ کتاب ہو خود دیگر کتب خالی ہونا
 عبارت کا معنی ترکیبی سے عند الفرض جائز رکھا ہی اور اس جواز کے قائل ہیں کہ میں معا

میں جائز ہوا تھی اول تو شارح نے این فقرہ لکھ کے وہ فقرہ نہیں لکھا جو معنی ترکیبی سے
خالی ہی میری سمجھ میں تو دونوں فقرے معنی ترکیبی سے لہالب ہیں سمجھ میں نہ آنا دوسری
بیات مقرر ایسے شخص عاجز معلوم نہیں ہوتے کہ یہ نقص چھوڑتے بلکہ استاد کامل کہ
مساری کتاب معانی و محسنات سے بھری ہی اور شارح کی سمجھ تو انکی معانی سے جو اس
نکتہ کے لئے ہیں ظاہر خصوص تیسرے شعر کے معنی جو بوجہ لکھے ہیں جسکا ترجمہ بجنسہ
لکھنا ہوں اول یہ کہ طلب کرنا آب کا چراگاہ کو اس سبب سے ہی کہ قدر و قیمت چراگاہ
میں بہت ظاہر ہوتی ہی اور ہر کوئی طالب عزت کا ہی اور یہی موقع ہی کہ معشوق طالب
عاشق کا ہوتا ہی دوسرے یہ کہ آب طالب مرعی باین معنی کہ اپنے مرعی کا طالب ہے
اسوقت میں مرعی آب اس جگہ سے اشارہ ہی جہاں جریان آب کا بہت ہو تیسرے
لکھتے ہیں ہو سکتا ہی کہ مصداق اس معنی کا بھی وہی مرعی مطلق ہو یا سوا اسکے تم کلام
اللہ اللہ کیا خوب کسی نے کہا ہی خوشن خشین دو لڑکیاں معاویہ کی تھیں فقط اور یہ
جو شارح نے لکھا ہی کہ بعض شارح نے اس نکتہ کی ثنبوی سے اِنِّیْ اَنْتَ نَارٌ اَوْ
یہ معما بھی نکالا ہی اور اسکے نکالنے کی صورت لکھی ہی مین اسکو کا لعدم جانتا ہوں چاہے
خود انھیں شارح نے نکالا ہو چاہے اور وں نے مین اپنی کتاب میں وہ بھرتی نہیں
بھرتا جو خلاف مقرر کے ہی اس آیت کریمہ کے نکالنے کی کونسی صورت بیان کی ہی
اور کونسی اشارے ہیں جنکے ہیں وہ موجود باقی سب خلاف مقصود ایک لفظ نار اور
انت سے لفظ النس پر لحاظ کرنے سے انت نار تو پیدا کر لیا آب و باد و خاک جنکا
ذکر بیات میں ہی یہ کہ ان جائینگے انت نار ان سب پر کب حاوی ہو گا میرا
عمل مقرر کی عبارت و اشارات پر ہی نہ باد ہوا ئی باتون پر جو مفت کی خاک
اڑائی ہی اور آگ لگا کے شارح پانی کو دوڑے ہیں کہ آخر میں خود لکھا کہ استخراج اس
معما کا مقارن بعض خلاف ہی اور یہ جب کہ پانچویں مصرعہ میں بجائے نامرعی بتا کے
نامرعی ہوں کہا جائے کہ اسی پر بنا اس معما کی ہی والا فلا اور نامرعی سے معنی ترکیبی
بگڑے جاتے ہیں شاید اسی معما کی خاطر اوپر بندش باندھی ہی کہ معنی ترکیبی سے

عبارت کا خانی ہونا ارباب معانی جان کر رکھا ہی القصہ میں نے تو اسکو ترک کر کے قول
حضرت نظامی زح کا اختیار کیا شعر مشونایسندیدہ را پیش باز کہ در پردہ کا کج
نیا بند ساند

نکتہ از کاف کا لبتا نون جان عنایتش از دو حرف کن پیدا کردہ و آفاق قول
تالام مقول ہدایتش بدو حرف قل گویا ساختہ قطعہ دل دہ ہالک کہ کلامش شفا لے
جانست + تابردو حرف او بنہادہ بناے گل + میم دہان و در قلم زان سخنورست +
کاوردہ بر سر از خط فرمائش امر قل + اللغات از ابتدائیہ ہی اولتا انتہائیہ کا لبتا لام
موقوف و با مضموم و مفتوح نیز قالب ہر چیز اور بدن آدمی و حیوانات عنایت قصد
واہتمام کن امر ہی کان کیون سے جسکے معنی ہو جا قول بالفتح گفتار مقول بصیغہ کثر زبان
و بفتح صیغہ مفعول بمعنی گفتہ شدہ قل بصیغہ امر بمعنی بگو اور ترکی میں بمعنی غلام شفا بکسر
اول و ہمزہ صحت و تندرستی بعد از مرض و بفتح و ہمزہ آخر و کنارہ عمر تائیہ تا غلت کا ہی گل
بضم و تشدید لام بمعنی ہمہ و جمیع اور یہ لفظ مفرد ہی بمعنی جمع کے معنی ترکیبی نشر
مصرح کہتے ہیں کہ کا لبت سے جان تک نہ یہ کہ فقط کا لبت یا فقط جان کہ کسی کو اُس نے
پیدا کیا ہو کسی کو اُورنے بلکہ سب کو اُسی کے قصد نے پیدا کیا اور ظاہر کہ تمامی موجودات
میں کوئی شی ایسی نہیں کہ بے قالب ہو یا بیجان لیکن اُسکے قصد کو انکے موجود کرنے
میں کچھ ایسا بڑا اہتمام بھی نہیں کرنا پڑا صرف دو حرف کن کے ساتھ امر فرمایا کہ سب
کچھ موجود ہو گیا ایسے ہی اس موجودات میں جننے کہ گویا ہیں اور ناطق ان سب کو قول
سے مقول یعنی کلام سے زبان تک اُسی کی ہدایت نے دو حرف قبل سے گویا کیا نہ کلام
کسی کا پیدا کیا ہوا ہی نہ زبان کسی کی گویا کی ہوئی معنی ترکیبی قطعہ مصرح فرماتے ہیں
کہ ہر شی سے اپنے دل کو چھڑا کے اُس مالک کی ملک کر دے بس کا کلام شفا لے جان ہی
جیسا کہ فرمایا اِنَّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ كُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَ شَقَاؤُكُمْ اِنَّمَا فِي الصَّحُوفِ
اور وہ مالک جسے بنا کل کی اپنے دو حرف امر یعنی کن پر رکھی ہی پھر کیا سبب جو کل کا جز
ہو کے اُس مالک سے تو الگ ہوے اور وہ مالک کہ جس سے میم دہن اور دو قلم کا

اپنے سر پر اسکے خط فرمان سے امر قل کا لائے ہیں یعنی وہی حکم قل کا انکے پاس موجود ہی
جو بولتے ہیں اور گویا ہیں اگر اس حکم کو انکے سر سے اٹھالے کیا مقدور جو بول نسکین معنی
معجائے شکر کا لبد کے کا ف اور جان کا فون جمع کرنے سے کن پیدا ہوتا ہی اور قل کے
قاف اور مقول کے لام سے قل حاصل ہوتا ہی معنی معجائے قطعہ مالک کا دل
یعنی قلب کلام ہی اور اسی کی بنا میں کل رکھا ہوا ہی یعنی بنا لفظ مالک کے لام و کا ف
ہیں جنکا قلب کل قلم کے سر پر قل موجود اور نیز دہن کی جو میم ہی دور قلم کا قاف جو مردہ
لکھا جاتا ہی اور دہن کو یکم کہنا شروع اور ذلک ہی محسنات کلام کا فون قاف لام حروف
کا لبد جان قول مقول قل گویا کہ مقول میں بھی قول موجود ہی سب باہم مناسب یکدیگر
پتے فقرے میں عنایت دوسرے میں ہدایت کیسے موافق مضامین فقر وں کے ہیں مالک
کلام کل تینوں لفظوں میں کا ف کیسا خوب واقع ہوا اور وہ بر سر کس خوبی کے سیا تھ ہی
کہ سوائے معنی معجائے کے تعظیم خط فرمان کے ہی جاتا ہی اور سوا اسکے فافم الاختلاف
شرح میں بجائے قول کے قلب بھی نسخہ ہی لیکن ٹھیک نہیں اسلیئے کہ قول سے تو مراد
کلام ہی قلب سے کیسے ہو سکیگی اور شارح نے ایک نسخہ اور لکھا ہی یعنی عقل بجائے قول
کے میری دانست میں اگر عقل کو کام فرماتے تو نا کام ہونا عقل کا معلوم ہو جاتا بس اتنا
ہو تو کہ عقل کے آخر لام ہی لیکن مقول تو بصیغہ الذبان کے معنی میں ہی مناسب بکلام جو
مفہوم قول کا ہی ایسے ہی شارح نے لفظ کن اور کلام نفسی و لفظی کی بہت سی بحث
و تقریر لکھ کے میری دانست میں ناحق ریشم کی گرہ پر پانی ڈالا ہی اسلیئے کہ ایک تو خود یہ
کتاب از بس دقیق و ادق دوسرے خارجی بحث غیر ضروری اس میں شامل کرنا
طالب معنی کو چکر میں ڈالنا اور نفس مطلب بگاڑنا کیا فائدہ شرح تو عام فہم
ہونا چاہیئے نہ کہ خاص مطلب کی تو خبر نہیں خارج کی باتیں بھر دیں اس سے کیا ہوتا ہی
مگر بیرون کی بڑی بات کون کہے میں تو نفس عبارت اور نفس مطلب سے مطلب کہتا ہوں
تایہ نہو جائے شعر گئے دونوں جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے +
نہ خدا ہی ملائے وصال منم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے + والفاظتہ بالفاظتہ۔

کلمہ حکمت اور ہر یہ در کتاب مبین رقم حرمت بر آن کشیدہ در طے آن آیت رحمت نمودہ
 و در منت او ہر نعمت کہ در ضیافت خانہ قسمت شمرہ در نشر آن مائدہ عصمت کشودہ در یاب کہ
 در کتاب حرمت او منشور رحمت است و در حساب قسمت او قسم عصمت قطعہ زلفہ ہستی خود
 میرسد ترافت + اگر نہ روے دہرے رافت عا مش + انا م را کر مش عین زان عطا فرمود +
 کزان کنند تا شاہ جال انعامش + اللغات حکمت بالکسر و انش اور جانا حقیقت ہر چیز کا
 عدل و علم و نبوت و قرآن و انجیل و راست گفتاری و درست کرداری کتاب مبین
 قرآن مجید حرمت بالفہم و متعین وہ چیز ہکا کرنا ناروا ہو اور ناشایستگی مکی بالفہم و تشدید
 پانوں پینڈا اور لپیٹ رحمت ہر بانی کرنا منت بالکسر و تشدید لون مفتوح نیکی اور احسان کرنا
 کسی سے اور نعمت دینا اور اپنی نیکی بیان کرنا کسی پر نعمت بالکسر ناز و آسائش ضیافت
 بالکسر کسی کا مکان بننا قسمت بالکسر بخش نشر بالفہم بوی خوش گیاد خشک بفتحتین پر آگندہ
 و پر آگندگان مفرد و جمع ہر دو عصمت بالکسر باز رکھنا گناہ سے کتاب بکسر نوشتہ و نامہ و حکم و
 اندازہ و فرض کردہ و تہذیر نمودن اور آزاد کرنا غلام کا عوض مال کے منشور پر آگندہ کردہ
 شدہ و فرمان قسم بالکسر بہرہ و بخش چیزے نقد بالفہم دینا اور کرنا درم و دینار کا ہستی
 وجود و ذات آفت آسیب و رحمت رد کردن سامنے آنا رافت ہر بانی انا م بالفہم جمع
 آفریدگان جن و انس و بالہ و غیر عین بالفہم چشمہ تا شایا ہم پیادہ چلنا و عرف میں بمعنی سیر
 اس واسطے کہ سیر کو اکثر با ہم پیادہ جاتے ہیں معنی ترکیبی نشر مضر رحمت کہتے ہیں کہ حکمت حکیم
 برحق نے جو ہر شی کی حقیقت و ماہیت سے ماہر ہو اور ہر چیز کا نفع و مضر اس پر ظاہر اپنی
 کتاب مبین میں جس شی پر رقم حرمت کی چھٹی ہو اور حرام ٹھہرایا ہو اسکے طے لینے اس
 راہ پر چلنے میں آیت رحمت کی بھی ظاہر کی ہو اور اسکے میزبان منت و احسان نے جو
 منت کہ ضیافت خانہ قسمت میں کہ اسکا ہر کوئی چھان ہو جسکو واسطے کہتے ہیں کہ یہ یہ ملنا چاہیے اسکے چیلان میں
 خوان عصمت کا بھی کھلا ہو کہ بیکم و کاست مٹی ہو کیا ممکن کہ نہ ہو تجاوز ہو اور نقدیق اس دعویٰ کو چاہیے
 تو انھیں دونوں فقرہ میں پالے گا کہ کتاب حرمت میں منشور رحمت کا ہو اور حساب
 قسمت میں حصہ عصمت کا کہ یہ بات معنی معامے میں کھل جائیگی معنی ترکیبی قطعہ

مہاجر فرماتے ہیں تو جو اپنی نقد ہستی کو کامل اور جید سمجھ رہا ہے محض خیال فاسد ہی یہ تو
 اسی کی رائے رافت عام سے رو یا فتنہ ہی جسکی مدد سے توروان ہورہا ہے اگر اُسکی رافت
 نہ تو ابھی تک خود اسی نقد سے آنا فائنا میں آفت پہونچے ذرا بھی دیر نہ لگے اور آنکھیں
 کھول کے دیکھ کہ انام یعنی مخلوق کو جو اُس نے اپنے کرم سے عین عطا کی ہے جسکی مدد سے ہر شے کو
 دیکھتے ہیں محض اسی واسطے کہ اسنے تماشائے سکے جمال انعام کا کربن جو ہر وقت انہی جاری ہے
 معنے معمارے شہر حرمت کو طے کرنے سے رحمت ہوتا ہے دوسرے فقرہ میں یہ کہ قسمت
 و عصمت دونوں ایک حساب میں ہیں یعنی ہم عدد کہ دونوں کے چار سو ساٹھ عدد ہیں
 معنے معمارے قطعہ رافت کارورہا ہے اگر یہ رارودہ اسکی نہوگی آفت رہ جائیگا انام میں
 عین لائے سے انعام حاصل ہوگا محسنات کلام حکمت حرمت آیت رحمت منت
 نعمت منیا فت قسمت عصمت رافت آفت سب ہوزن کتاب رقم آیت حکمت
 نعمت منیا فت خانہ قسمت ماندہ نشر منشور حساب قسم سب مناسب یکدیگر رارے
 رافت رو دہد کس خوبی کے ساتھ ہے کہ سبکارورہا ہے اور دونوں میں پورا لفظ راعام میں
 عطا تینوں میں سرکہ عین راہ میں ایہام بھی ہے اور علاوہ اسکے غور و تعمق کے جنادیشے
 کو اتنا بھی ہے کہ سوچے سمجھے الاختلاف بعض کتب متن میں آیت رحمت و ماندہ عصمت بیا
 لکھا ہے میری دانست میں بیا غلط ہے بے یا کے صحیح اسواسطے کہ اس یا کے ہونے سے
 معنے ترکیبی میں تو غلط نہیں اور معنے معمارے کی رو سے خلل معنے اسلئے کہ رحمت صرف
 حرمت کا طے ہے اور عصمت فقط حساب قسمت میں پھر یا محض فضول و زیادہ چنانچہ ظاہر ہے

فی نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

مکتہ سین سنت حضرت نبوی دندانه ایست کہ از عظمیٰ اعلیٰ بے بالتوا احد سخن میگوید
 ہر کہ اسے فرازی آن سین نباشد جز تن سرنگون نہ بیند و القہارے او امر مصطفوے
 مرقایست کہ اندر وہ معانی الامور و اشارت افہام نشان میدہد ہر کہ اسے بلندی آن
 القہا نباشد چون مور پریشان و پاکال و زبون شود شنوی ہر کہ اقرب از دی طلعت
 سنت خواہ صورت سبب ست ۱۰۱۰ شش شد ربع در قیمت ۴ جمع بین در حروف امت مت

کہ شہید بنے۔ تیسرا یہ کہ عین لفظ تابع ہیں + در امور و نواہی آنکہ کشیدہ سرازو
 تن مجبور و نواہی دیدہ + اللغات سنت با نعم و تشدید نون مفتوح راہ و روش و عادت
 اور جسم پیغمبر اور صحابہ نے عمل کیا ہوا اور وہ امر جو پیغمبر نے ہمیشہ کیا ہو مع ترک دو ایک بار کہ
 حضرت کا یہ تعظیم کا ہی اوامر جمع امور مرقات بالکسر زربان وزینہ در وہ بالفم و بالکسری
 کوہ و بالائے سر کوہ اور کسی چیز کا اونچے سے اونچا ٹھکانا بفتح وہاے ہوز خطا معالی
 بفتح بلند یا جمع معالی بفتح مصدر میسی بمعنی علو اشرف بالکسر بلند ہونا اور بلندی پر
 جانا اور کسی چیز کے سر پر کھڑا ہونا اور واقف ہونا کسی چیز سے اور کسی چیز پر کامدہ ہونا
 اور اوپر دیکھنا خواجہ خداوند القاب سادات و مالک و وزیر و خواجہ سرکہ ہندوستان
 عین الف حذف کر کے خواجہ کہتے ہیں تا عذر لوگون سے تیز ہو جائے امت با نعم اولی تشدید
 میم مفتوح کردہ انسان اور پیر و انبیا کی تاب طاقت و توانائی و رونق و روشنی امور جمع امر
 نواہی جمع نہی و آہی بفتح و اوسست و از ہم افتادہ و گمراہ معنی ترکیبی شریعہ سیدین
 جو سنت میں رسول مقبول کے واقع ہوا اور وہ ایسا ہی جیسے دندانے کہ حدیث
 عضو اعلیہ بالذو اجذ سے سخن کہتا ہی اور یہ حکم کر رہا ہو کہ فرمایا آنحضرت نے پکڑو
 میری سنت کو و انتون کی جڑ سے یعنی بر خبت تمام اور خواہش مالا کلام بس جس تن
 کو سرفرازی اس سیدین کی نہوگی اسکا تن سوائے سرنگونی کے اور کچھ نہیں دیکھیں گے
 جیسا کہ سعدی رحمن نے لہا ہی شعر کسانیکہ زمین راہ برگشتہ اند + برفقند و بسیار گشتہ اند
 ایسے ہی الف اوامر مصطفیٰ کے ایک مرقات یعنی سیڑھی ہیں کہ بلندی اعلیٰ علو اور
 بلندی بالاتر سے جو قرب الہی اور وصول الے اللہ ہی نشان دیتے ہیں جو کوئی
 اس اوامر کی سیڑھی پر چڑھا نور عظیم کو فائز ہوا اور جسکو سر بلندی ان الفون کی
 نصیب نہوئی موزنا چیر کی طرح پریشان اور پامال و ناچیز ہی رہا جیسا کہ فرمایا شعر
 محالست سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز بر پے مصطفیٰ + معنی ترکیبی شندوی
 یعنی جسکو طلب اس بات کی ہی کہ محکو قرب الہی حاصل ہو تو اس حصول کیواسطے
 سنت آنحضرت کی سبب ہی اگر اس سبب کو اختیار کرے گا ضرور مسبب تک پہنچے گا

اور وہ خواجہ ایسے ہیں کہ انکے طفیل اُمت انکی سب نبیوں کی اُمت میں رفیع القدر
 ہی اور بہترین کہا قال اللہ عزاسمہ **مَنْ خَلَقَ لَمْ يَسْجُدْ** جیسی قدر و قیمت اس اُمت
 نے پائی کسی نے نہیں پائی اسی سبب سے قیمت کا جزا خیر مت ہی اور یہ اُمت
 بھی سب اُمتوں میں اخیر لفظ مت اسمین جمع ہی اور جسکو خدا تعالیٰ نے نور یقین کا
 بخشا اور اس یقین کے ساتھ انکا تابع اور پیرو ہوا اسکی عین و ذات خود نور قیاب
 ہو گئی مثل آفتاب کے اسواسطے کہ عین بمعنی آفتاب کے بھی ہی اور جس نے انکے امور
 و نواہی سے سرکشی کی اور انکی قید سے سر نکال لیا اپنے تن و شخص کو مور کی طرح سست
 و ناپختہ دیکھا معنی معمار کے نثر اگر سنت کے سر پر سین ہو گا تن سرنگون جونت
 ہی رہیگا اوامر کے الف دور ہونے سے مور پریشان نکلیگا یعنی کہین میم کہین واو کہین
 را معنی معمار قنوی سنت و سبب تصحیف یکدیگر قیمت میں مت ہی اُمت
 میں بھی مت تابع میں لفظ تاب عین پر ظاہر امور و نواہی کا سر الف اور فون ہی
 اگر یہ سر کھینچا جائے تو مور و واہی باقی رہ جائے گا محسنات کلام سنت سخن سرفراز
 سرنگون سر بلند جسکا سر کلمہ سین اور نیز سرفراز و سرنگون متفاد لفظ دندانہ مناسب
 سین اور عضو اور نواجذ جنکے معنی کاٹنے اور بن دندان کے ہیں علی ہذا تن و سر اوامر
 کے الفون سے کیسی صورت سیڑھی کی نکالی ہو اوامر کے آخر مر اور مرقات کے اول کیا ہی
 خوب واقع ہوا کہ جب اوامر پوری کرے گا مرقات سامنے موجود ہی الفوا اور اوامر
 اور اشرفیات فون میں دو دوالف موجود اور سر بلندی الف کی عیان ذرہ معالی الشرائع
 ہم معنی امور میں بھی لفظ مور موجود پریشان پامال زبون مناسب مور خواجہ بمعنی وزیر
 کے بھی ہی پس مناسب بایز کہ سلطان السلاطین ہی سنت کا سبب ٹھہرنا کیسا
 اللطف ہی کہ عالم اسباب میں ہر شے کے واسطے سبب ہی تابع میں لفظ تاب عین پر
 کیا ہی خوب ہی کہ عین پر بھی ہی اور عین بمعنی آفتاب بھی جس میں تاب ہی غرض غور کرو
 تو کوئی لفظ بکار نہیں الاختلاف شارح نے مت کے معنی رفیع کے لئے ہیں اگر چہ
 مناسب ہیں لیکن میں نے مت اور نت دونو کو منتخب اور غیاث میں دیکھا مجھ کو

نہیں ملے شاید شراح نے لفظ رفیع پر قیاس کر لیا ہو و اما علم بالصواب :-
 نکتہ رائے رسول اندیشہ ایست کہ چون عقل کل بر سر رسول یعنی ملتئم بکھنان ہمالیہ نہایت
 و ازین روے ہر شک ملائت کہ برائے متین اور سیدہ شکر یقین شدہ و تون بنی ماہی
 ست بلکہ کشتی ست کہ پے بدریاے حقیقت بردہ ازین راہ خل یعنی طریق ملائت
 کہ بدال دین او پیوستہ خلد برین گشتہ قطعہ زروح بوسے او موجود شد روح + زروحی
 او شد منتشر روح + شیخ رادل بعیش جان وسیع ست کہ ذیل لطف وے دروی شفیق ست
 اللغات رائے فکر و اندیشہ و حرف معروف رسول کوئی پیغمبر پیغمبرون سے اور پیغمبرون کا
 پیغمبر اور قاصد مقرر بھی ہی جمع بھی عقل کل حضرت جبریل و نور محمدی و عرش اعظم محل بالضم
 و فتح و او خواستہ شدہ و سوال بمعنی خواستن ملتئم درخواستہ آریں روازین سبب
 ملائت بفتح اند و ہناک ہونا اور کسی چیز سے عاجز آنا متین محکم و استوار تون ماہی
 و دوات و تیزی تیغ و شب و چاہ و حرف معروف بنی خبر دہندہ و پیغمبر و مشرف بر خلق
 ازین راہ ازین سبب پے نشان قدم و دنبال و عقب و کرت و طاقت و پے بردن
 کسی کا کھوج لگا نا خل راہ میان ریگ ملائت بفتح کما ہی دال بالفتح رہ نما و حرف
 معلوم خلد ہمیشگی و نام بہشت روح بالفتح آسائش و نسیم و رحمت و بوسے خوش و
 بالضم جان و قرآن و وحی و جبریل و عیسیٰ اور ایک فرشتہ ہی بصورت انسان و مجسم
 ہوچو فرشتہ و حکم خدا و وحی کوئی چیز دل میں ڈالنا اور پیغام کسی کا کسی کے پاس پہنچانا اور
 پیغام خدا اور کتاب اور سخن نہان منتشر پر اگندہ یوح بالضم آفتاب شیخ بالکسر و فتح
 ابتلع و انصار و گروہ عیش بالفتح زندگانی و وسیع بفتح فراخ شیخ سفارشی ذیل بالفتح
 دامن چڑھانا اور آخر ہر چیز اور زمین پر دامن کڈھیرنا معنی تر کبھی تر رائے رسول
 ایسا ایک عالی اندیشہ ہی جسے عقل کل کی طرح سب کے سول یعنی ملتئم پر سایہ ڈالنا ہی
 اور سب پر محیط جیسے عقل کل کا فیض سب پر سایہ گستر و محیط ہی اسی سبب سے
 جو شک ملائت کا کہ تکلیفات شرعی میں تھا جب وہ آنکی رائے متین کو پہنچا یقین
 ہو جانا کیا معنی شکر یقین ہو گیا کہ خود یقین اسکا شکر گزار ہی حاصل یہ کہ نہ کوئی شک

تکلیف مالا یطاق جیسا کہ فرمایا کہ **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** یعنی رہبانیت اسلام میں نہیں ہی
 اسلئے کہ رہبان سخت مصیبتیں اٹھاتے تھے اور انکے مذہب میں بڑی سختیاں تھیں اور جو تشبیہ
 راے رسول کی عقل کل سے کی ہی حال یہ ہے کہ عقل کل تین چیزوں سے مراد لیتے ہیں اور چوتھی
 جس سے سب کچھ پیدا ہوا عرش اعظم کہ فلک الافلاک ہی جسکی گردش سے آسمان اور سیار
 و ثوابت کو گردش اور شب و روز اور زمانہ موجود ہوتا ہی اور اپنے زمانہ پر ہر شے وجود پاتی ہی
 اور حضرت جبریل جو واسطہ بواسطہ موافق قول حکما کے خالق عقول تسعہ کے کہ وہ خالق افلاک
 اور جمہ موجودات عالم کے ہیں انکی سایہ گسری و فیض رسانی بھی عیان اور نون نبی کا
 ایک ہی عظیم بلکہ ایک کشتی بزرگ ہی جو دریائے حقیقت کی پی بردہ ہی اور قدم نہادہ
 بس اسی راہ سے جوئل کہ وہ طریق گمراہی ہی انکے دین کی دال سے ملا خود خلد پرین ہو گیا
 نہ واسطہ خلد کے پہونچنے کا کہ وہ اسکے مقابل کیا چیز ہی معنی ترکیبی قطعہ یعنی انھین کی
 روح و بوسے روح موجود ہوئی دراصل جان جان اور جان جہان وہی ہیں اور وہ وحی و
 کتاب روشن اور نورانی انکو عطا ہوئی ہی جسکی ضو اور ضیا سے روح یعنی آفتاب بھی شہر
 اور پریشان ہی اور جو انکی شمع اور گروہ پرنی کا دل عیش جاودان سے وسیع ہی اسلئے کہ
 دامن انکے لطف کا انکا شفیع ہی کہ انکی شفاعت سے بخشے جائینگے اور نہایت عیش و عشرت
 کو فائز ہونگے معنی معاملے شرار کو لفظ سول بالفہم پر جو نقش سول بضم اول و فتح ثانی کا
 ہی لانے سے رسول ہوتا ہی عقل اور رادونون ہمدیغے دونوں کے دو دوسد کہ ایک
 وجہ یہ بھی تشبیہ راے رسول کی عقل کل سے ہی شک جب راے متین کو پہونچ گیا شکر ہو گا
 دوسرے فقرہ میں نون نبی تو از روئے نعت ظاہر ماہی ہی اور پے اس ماہی کا بے بھوہ
 وہاے معروف مصحف بے لفتح ہاے فارسی کا اسوا سطرے کہ معما میں بے اور پے اور تے
 جو کشتی میں ہی اور معروف و مجہول یکساں ہوتے ہیں اور جو بد ریا کہا ہی احترام ہی
 اس سے کہ یہ تینوں حروف بے تے پے کہلاتے بھی ہیں اور یہی انکا نام ہی بس بد ریا
 کہے جتایا کہ وہ بے اور پے اور تے جو یا میں ہیں یعنی ب پ ت کہ انکے ساتھ یا ہی اور
 لفظ ظل کو جب دال دین سے ملائیگے خلد اور جب دال نکل جائے گی باقی ماندہ پر

کہ یا نون ہی بدین شکل بن جو بر لائیگے خلد برین ہو جائیگا اور بر لائے کا یا لفظ بردہ میں
 جسکو بردہ بفتح اول بھی حسب طریق تفسیر کہہ سکتے ہیں جسکا ترجمہ ہو افس پر اور وہ
 دس عدد والی یا ہی جو بعد حذف دال دین سرکلمہ باقی ماندہ کی ہی معنی معما کے
 قطعہ روح و روح تصحیف یکد گیر یوح پر لگندہ وحی ہی جسکے وا و کمین یا کمین حاکمین
 ہی شیعہ کو لوٹنے سے عیش ہوتا ہی جسکا اشارہ دل ہو اور جب شیعہ میں دامن لطف
 کالایا جائیگا شفیع ہوگا اور دامن لطف کا فہم محسنات کلام رائے رسول رو سیار
 سب میں سرکلمہ را ایسے ہی سر رسول سایہ شک یقین اور ضلالت اور دین متضاد
 رائے عقل اندیشہ راہ طریق حل رسول نبی عقل کل روح و بودل اور جان ماہی
 کشتی مادر یا روح بوسب مناسب یکد گیر ایسی ہی مناسبت حروف تہجی میں جیسے را
 نون نبی میں بے کشتی میں تے اور پے ماہی میں ہے اور دال کہ یہ سب معنی معما کے
 میں بیائے جمول ٹھہرے ہیں وسیع میں بھی صورت شیعہ کی موجود رائے رسول
 کی اصناف کیسی لطف ہی کہ فکر کے معنی بھی اور رسول میں را ہی بھی دال میں امام
 ہی بنظر معنی رہنما لفظ منتشر میں بلحاظ انتشار دھوپ کے جو جگہ جگہ ہوتی ہی اور اصلی
 معنی بھی آفتاب کے دھوپ کیا ہی خوبی ہی سوا انکے اور بہت لطائف میں نے یہ بنظر
 ترغیب پر غور کے لکھائے ہیں آئندہ سر خود و سوداے خود الاختلاف اصل کتاب
 میں کسی نے قطعہ کے دوسرے شعر میں لفظ جان مٹا کے او بنا دیا ہی نہ معلوم مروج
 او کا کون ہی اگر آنحضرت تو معنی عیش او کے کیا ہے معنی ترکیبی اچھے نہیں ہوتے
 اور عیش جان سے مراد عیش جاودان اس واسطے کہ جان کو فنا نہیں ہی یا عیش جان
 وہ عیش جس سے جان کو لطف و آرام ملے متعذرا مناسب دل کے آب کیفیت
 شرح اور شارح کی لکھوں کہ اس نکتہ میں حکمت کی بحث اور احتمال و خدشے اور
 اصناف کے جھگڑے اور سوا انکے ایسی باتیں تو بہت لکھی ہیں اور بہت سے روکے
 خلد برین کے معامین لیکن نہ صاف صاف معنی ترکیبی معلوم ہوتے ہیں نہ خلد برین
 کا معما نہ کوئی احتمال و خدشہ صحیح اور قطع نظر اسکے شرح عام فہم ہونا چاہیے نہ کہ

متن سے بھی مشکل تر تانہ کہ میں رع دل کو روؤں ویا جگر کو میں ۔

نکتہ میم اول محمد لو اے حمد ست مرا مت را و جائے او مطلع حیات ست حمد ملت را و میم
ثانی او و اسطہ ایست صورت مجد و عظمت را و دال راہ نمائندہ است متقرب نعمت
و راحت را و نظم چار رکن محمد بر آسمان سر سود + ز چار حرف محمد کز و نقاب کشود + بنور آئندہ
مصطفیٰ مصفا دال آن + کہ روے طاہر طہ در و جمال نمود + یگانہ کہ در بہشت خلد در چل سال +
پیار حد جهان باز کرد احمد بود + اللغات لو اے حمد ہ وہ نشان جو آپ کے سر پہوگا اور نیک
لوگ اُمت کے اسکے سایہ میں ہونگے مطلع بالفتح و کسر لام جگہ ستاروں کے نکلنے کی اور پہلی
بیت غزل اور قصیدہ کی حمد و کفندہ ملت بکسر میم و فتح لام مشدد دین و گروہ و مذہب شریعت
و اسطہ در میانی محمد بالفتح بزرگی اور بزرگوار شدن عظمت بہر سہ حرف مفتوح بزرگی و قدر و بسکون
فائے مجمعہ و ضم خطا چار رکن چار ارکان کہیہ کہ منار شامی و یامنی و عراقی و حجر اسود ہیں
محمد بالفتح اول و کسر میم ثانی جمع محبت لایق چیزیں اور نیک عادتیں سر بر آسمان سودن کنایہ
فخر و علو جتانے سے ہی نقاب بکسر پردہ جو مونہ سر یا کسی نفیس چیز پر ڈالین بفتح ذن خطا
طہ نام سورہ قرآن و نام آنحضرت جس سے اشارہ ہی یا طاہر ایسے ہی ہیں سے
اشارہ یا سید بہشت خلد و السلام دارالقرار عدن جنت المادئی نعیم علیین فردوس خلد
چار حد شرق غرب جنوب شمال احمد ستودہ ترجمہ ستودہ شدہ ہر دو نام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم داکما ابداء معنی ترکیبی نشر مقام فرماتے ہیں کہ محمد میں جو چار حرف ہیں چارونہیں
ایک خوبی جدا گانہ ہی پہلا میم تو لو اے حمد ہی کہ حشر کے دن آپ کے سر پہوگا اور اس آفتاب
محشر میں اُمتی اسکے سایہ میں امن و آسائش پائینگے لو ا میم کو اس سبب سے کہا کہ سر پر
ہام محمد کے ہی اولواہی سر پہوتا ہی اور میم کو قدرے کھینچ بھی لیتے ہیں کہ گو نہ صورت لو ا
کے ہو جاتا ہی بعد میم کے حاشل مطلع کے ہی کہ مطلع حیات آن لوگون کی ہی جو حمد ملت و دین
کے ہیں کہ دین کی راہ میں اپنی جانیں فدا کر کے حیات جاودان کو فائز ہوئے ہیں جیسا کہ
فرمایا بَلِّغُوا رِسَالَاتِیَ دِیْنِیَ دوسرا میم صورت مجد و عظمت کا درمیانی ہی کہ طالب مجد کو
صورت حصول مجد کے بتاتا ہی رہی دال وہ رہنما ہی اسکی جو تقرب نعمت و راحت کا ڈھونڈنا

کہ وہ بہشت کی نعمتیں اور سب سے بڑھ کے دیدار الہی ہی باقی خوبیاں ہیں اسکے معنی
معنا میں کھلم کھلی فاصدہ معنی ترکیبی نظم یعنی کعبہ کے جو چار ارکان محمدا و ر
خوبی والون کا سر آسمان سے جا لگا اور سر فرازی پہوئی یہ محمد ہی کے چار حرف کا
طفیل ہی کہ ان کے نام نے ان چاروں محامد کے نقاب سے منہ دکھایا اور چہرہ کشائی
کی ہو اور واقعی پہلے قبلہ بیت المقدس تھا آپ کے وقت سے کعبہ قبلہ ہوا مصفا صفت
اے کینہ مصطفیٰ اے آن متعلق مصرعہ دوم کا ف حبس کا بیان یعنی برگزیدگی کا جو آئینہ
برگزیدہ اور مصفا ہی اسکے نور سے جان لے کہ اے سین رو طاطر کا جلوہ نما ہی خلاصہ یہ کہ
وہ سب میں برگزیدہ اور چھٹے ہوئے ہیں اور وہ یگانہ بے مثل سوائے احمد کے کون
ہی کہ جس نے چالیس برس میں جو مدت نبوت کی ہی بہشت بہشت کا دروازہ
چار درجہاں پر کھول دیا ہو ان اشعار کی خوبیاں بھی قریب کھل جائیں گی معنی
معنا کے شرمندگی پہلی میم کو لو اکھا ہی جسکی وجہ معنی ترکیبی میں تحریر ہوئی تو اب
حمد را جس سے لوے حمد حاصل حمد کا مطلع حاحیات کا مطلع بھی حامد کے دو لون
میم مشد بھی جتا دیے میم ثانی واسطہ صورت حمد کا بدین صورت کہ اگر یہ بیچ میں
نہو تو صورت حمد کی ظاہر اور صورت باعتبار نقش کے کہا ہی جو حمد ہی جائے جطی
وال رہنا تقرب نعمت و راحت کی جو ہر نعمت سے بڑھ کے دیدار ہی معنی معانی نظم
ان تینوں شعروں میں بھی نام آپ کے نکلے ہیں پہلے سے محمد یعنی محامد نے جو سر آسمان
پر لگایا کہ محامد میں بھی سر الف ہی اور سر آسمان بھی الف اگر الف محامد کا سر سودہ ہو
باشعارہ سر سودہ کے محمد باقی رہیگا دوسرے شعر میں مطلق طہ کا رو طاطر ہی جب طا
مصطفیٰ میں جمال اپنا دکھائیگی مصطفیٰ ہوگا تیسرے شعر میں احمد اور کس خوبی و ترتیب
کے ساتھ کہ اللہ و اللہ ہی یعنی یگانہ لکے الف ارادہ کیا ہی حبس کا عدد ایک ہی بہشت
خلد سے حاجو آٹھ عدد رکھتی ہی چل سال سے میم جسکے چالیس عدد ہیں چار عدد سے
دال جو چار عدد والی ہی اور ان سب حرفوں کے مجموع سے احمد حاصل محسنات کلام
محمد میم مطلع حمد مدت حمد متقرب محامد مصطفیٰ مصفا سب کا سر کلمہ میم ایسے ہی حامد حمد

و جاسے حیات و طاعے طاہر و طے امت ملت علمیت نعمت راحت ہموزی نور آئینہ مصفا
 روحال نقاب مناسب یکدیگر و دال مراد و دلیل و راہ ثنائیت برآسمان سر سودین
 کیسا لطف ہا کہ برابری کرنا رزخو ہو جانا دولون مضمے ہیں محمد میں الف کو نقاب
 کہا ہی اس نفا سے کہ لفظ محمد چھپا ہی تفسیر کے شعر میں سیاقۃ الاعداد کہ یگانہ یک ہے
 اور ہشت اور چل اور چار اور تینون شعرون میں محمد اور مصطفیٰ اور احمد نام بھی لے دئے
 ہیں کہ از بس بلاغت ہی اور نیز طہ اور طاہر کہ یہ بھی آپ کے نام ہیں اور چار رکن کعبہ اور
 چار حرف محمد ص ہر نکتہ صنائع بدائع سے بھرا ہی ایسے ہی کلام کو کلام کہتے ہیں لاجرم
 بقول حافظ شعر گریہ خواہی جہان چلہ ادائے دارند بندہ طلعت آن باش کہ
 آئے دارد + الف اختلاف شائع نے دال محمد کے بیان میں لکھا ہی کہ بعد دال کے
 محمد رہتا ہی بعد دال کے تو کچھ بھی نہیں رہتا البتہ قبل دال کے محمد ہی مگر کچھ اسکے مضمے
 نہیں لکھے اور جو چار رکن محمد کے حامد محمود محمود علیہ محمود بہ ٹھہرائے ہیں یہ رکن کب
 ہوتے ہیں جو ستون کے مضمے میں ہی علاوہ اسکے محمود علیہ محمود بہ خود محمود ہی ہی
 نہ کوئی جبرائی تو کسی وجہ سے محمود ہو چکر لکھتے ہیں کہ احتمال ہی چاہے کن محمد کے چار حرف
 محمد کے ہوں سوائے الف کے کہ چاروں حرفوں نے آسمان پر جا کے سر آسمان کا
 کہا اور الف حاصل کر لیا یہ بھی ظاہر کہ الف جو سر آسمان کا ہی آسمان میں موجود بلکہ اپنا
 سر کیا تو لفظ محمد اس سے پیدا ہوا دوسری بیت کے مضمے لکھے کہ نور آئینہ مصطفیٰ کو مصفا
 جان لینے اگر نکا نور عالم میں نہ تو کوئی کسی کو مصفا نہ دیکھتا اور بہت باتیں ہیں بارخدا
 شعر سپردم بتو مایہ خویش را بہ تو دانی حساب کم و بیش را +

نکتہ زمین عیان عرفات از قدم شکرش چشمہ حیات ست کہ رفات عظام را احیا میکند
 و قہر گنبد میزاد میلے ست بر سر الف ایضاً زوار و دال دیدہ نظار افوار کہ در دال را
 می پوشد شعر شد سپر و نیمہ منظرین دظور + دور میم کہ جری بر کہ رحمت ز نور +
 الفات عین بالفتح ذات و نفس و چشمہ و چاہ و آفتاب و چشم و ابر و نام شہر در
 میں وجاسے روان شدن آب عرفات بفتحات ایک محرابے فراخ ہی کہ مغطہ سے لو کو س

کہ وہاں حاجی لوگ حج کے دن کھڑے ہوتے ہیں اور لہیک و دعا پڑھتے ہیں اور نماز پڑھتے
 عصر کی شرع راہ راست اور گھر کا دروازہ راہ پر کھولنا اور وہ راہ جو خداے تعالیٰ نے
 بندوں کے واسطے مقرر کی ہے جیسے حکم کئے جاتے ہیں رفات بالفم ریزہ ریزہ عظام
 بالکسر استخوان عظم جمع و نیز جمع عظیم اور ایک موضع ہے شام میں احیا بالکسر زندہ کرنا اور
 فراخ نعمتی میں ہونا اور بارش میں ہونا قنبہ بالفم و تشدید یا تباے مدور مثل گنبد کے
 اور پیش گنبد جیسے قنبہ سیر قنبہ عماری وغیرہ و کلس گنبد میلاد بالکسر مکان و زمان ولادت
 میل بالکسر قدر مد نظر جانتیک زمین پر پہنچنے اور سلائی سرمہ کی اور جراحون اور گناہوں کی
 البصار جمع بصرو بالکسر دیکھنا دکھانا اور آنکھیں اور بینائیاں زوار بالفتح زیارت کنندہ و بالفم
 جمع اسے زیارت کنندگان نظار بالفم جمع ناظر دادرماہ مخفف اسکا مہ چاند اور مینہ شہر
 ظاہر کرنا اور تلوار میان سے نکالنا اور لہال و قمر جو قریب بکمال ہو مدینہ ہر شہر و شہر خاص
 آنحضرت اور مدینہ مکہ نام شہر بہ کہ بالکسر حوض آب و بالفم مرغابی بزرگ سفید رنگ
 و بالفتح درون سینہ و نیز بالکسر سینہ و بیرون سینہ کہ مخفف کوہ معنی ترکیبی شہر
 مصر رح فرماتے ہیں کہ عین عرفات کی زمین جو گذر گاہ مشرکون کی تھی جب سے انکی
 شرع نے قدم اپنا اسپر رکھا ہی چشمہ حیات کی بہور ہی ہی کہ رفات عظام یعنی بوسیدہ
 ہڈیوں کو زندہ کرتی ہے جیسے آب حیات زندہ کرتا ہے کہ مراد فراخ نعمتی اور بارانِ حمت
 میں ہوتا ہے اور کلس گنبد میلاد شریف کا جہین میل آنہی ضرور ہوتی ہے وہ الف
 میلاد کا ہے جو میل سرمہ کی طرح زوار یعنی زیارت کنندہ کی البصار و بینائیوں پر
 رکھا ہے جس سے آنکی آنکھیں روشن ہوتی ہیں ابدال رہنما ہی ناظرین انوار کی جو درد
 دل کو چھپاتی ہے یعنی تسکین بخشی بتایا عاشق اور شائق اسکے درد دل سے شور و فغان
 میں آگین اسلیے کہ آداب عشق کے خلاف ہی معنی ترکیبی شہر یعنی آنحضرت شہر مدینہ
 کے ماہ ہیں جنکا ظہور مظهر دین آئی ہے اور اسی ماہ سے دین الہی نے ظہور کیا ہے یہاں
 فرمایا ہو اللہ ہی اَرْسَلْ رَسُولَهُ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَ عَلٰی الدِّیْنِ کُلِّیْ
 اور اسی ماہ مدینہ کے نور سے دور میم مکہ کا کہ مدور بصورت آفتاب کے ہی مہر کوہ حمت

بنائے کوہِ رحمت پر چکا اور کوہِ رحمت مکہ میں ایک پہاڑ ہی جسکو جبل الرحمت کہتے ہیں باقی
 اور خوبیاں اسکی قریب معنی معامے و محسنات کلام میں لکھوں گا معنی معامے شر
 قدم شرع کا عین ہی کہ عرفات میں ظاہر اور عرفات میں عین کے بعد رفات کہ عین رفات
 کے واسطے چشمہ حیات کا میلاد کا الف بصورت میل سرمد کے ابصار پر حیان بعد الف
 کے دال بس میل اور الف اور دال ملنے سے میلاد ہوگا اور الف و دال سے اد حاصل
 ہوتا ہی جسکا دل یعنی قلب دا ہی یعنی در و جو اسمین چھپا ہوا ہی ان دونوں نقرون
 میں دو دو صورت پر معانکا لا ہی معنی معامے شعر مدینہ کے اول آخر سے مر
 حاصل اور پچھن اسکے دین موجود مکہ کے دور یعنی ادھر ادھر سے بھی ہر نکلتا ہی
 اور مکہ کوہِ رحمت پہلے جانے سے کہ وہ رہے ہی حرم حاصل ہوتا ہی جیسا کہ ایما ہی حرم
 پر کہ رحمت یعنی مرہ ہی اور رے کوہِ رحمت پر دوسری صورت یہ کہ میم کہ پر لانے سے مکہ
 حاصل ہوتا ہی محسنات کلام عین عرفات عظام میں سر مکہ عین ایسے ہی میلاد
 میل میم مدینہ مرہ منظر مکہ ہر کا سر مکہ میم عین و عظام کہ نام شہروں کے بھی ہیں ایہام
 ہی اور یہی مناسب شہر و مدینہ مکہ اور ماہ و شہران میں بھی ایہام باعتبار معنی مدینہ
 کے ہی حیا و حیات باہر گر مراد کوہِ رحمت مناسب بلکہ ابصار و ارفار نظار انوار ہوزن
 لفظ نور مر و ماہ دونوں کے مناسب حرم میں کیسا لطیف ایما ہی اوپر بھی میں نے
 لکھ دیا ہی اب پھر جتاؤں کہ ہرے میں دو جز ہیں ایک مرہ دوسرا رے کہ حرف ہی کہ رحمت
 کس خوبی کے ساتھ ہی کہ جسکے اوپر رے ہوا ور علیٰ ہذا القیاس بہت خوبیاں کہ خواہان
 غور و تامل کی ہیں فتا مل الاختلاف شرح نے رفات عظام را احیا میکند اسکی وجہ
 میں لکھا کہ اہل غفلت جو مردوں کی طرح عمر غفلت میں بسر کرتے ہیں اور اکثر یہی ہیں
 کہ جسم الکامشت استخوان معلوم ہوتا ہی باوجود اسحال کے زیارت حرمین شریفین
 اور وقوف عرفات سے وہ بیوقوف زندگی جاوید حاصل کرتے ہیں اور تانگی پاتے ہیں
 اس سبب سے اس موضع کو بدین صفت موصوف کیا ہی یہ بات تو دل کی بنائی ہوئی
 سی معلوم ہوتی ہوا ور میں نے جو معنی ترکیبی میں وجہ اسکی لکھی ہو وہ موافق معنی حیا کے ہو

جولفت سے ثابت ہوا اسکے غفلت و پیری و بوقوفی و بالفاظ بھی ٹھیک اور مناسب نہیں دوسرے
مصرعہ میں شعر کی شرح اور متن میں ہر ہر کہ رحمت زور لکھا ہو یعنی ہر کہ بالکسر مجھے حوض
آب اسکے معنی تو مطلق راست درست نہیں ہوتے نہ ترکیبی نہ معانی اور شارح
نے ہر کہ رحمت بھی لکھا کہ مخفف کو یہ بالکل غلط بدینو جہ کہ بحر حرف استقلال ہے جو
مضاف الیہ ہو نہیں سکتا اور ہر کہ مخفف کا ہ بمعنی وقت السکین بھی وہی ہر مضاف
حرف کی طرف ہو گا کہ مخفف ہی اور بے معنی بھی تیسری دانست میں رع دوریم مکہ ہر
ہر کہ رحمت زور یون صحیح معلوم ہوتا ہے کہ دوریم مکہ باضافت بیانی خود مکہ ہر جہین منہ
ہوے اسکی کہ رحمت پر جیسا کہ عبارت مہر رح کی صاف بتا رہی ہے۔

نکتہ از کثرت نشر نفحات اخلاقیہ اجزائے طیب بر اوے ہواے طیبہ میتوان یافت
و از نفاہیت صفاے عین شریعتش جمال ملائکہ از ہر لائے کہ درون مکہ باشد میتوان
مشغولی تا سپاہش در تہامہ زدلو + شد دل ماہ از تہ اور و نما + کردہ تا جاوید خلیش
در حجاز + خود قطع کافران ز اطراف ساز + یافتہ از نو لگان شیخ حسب + روشنی قرب رب
عین عرب + اللغات نشر بالفتح بوئے خوش اور بچھانا اور فاش کرنا بفتحین پراگندہ
ہونا اور پراگندگان اور پراگندہ جمع واحد کیسان نفحات بفتح بوئے خوش طیب
بالکسر بوئے خوش و خوشی و خوش طبعی اور پاک ہونا طیبہ بفتح اول و سکون یا و فتح بادینہ
منورہ شریعت جوے بزرگ اور پانی کا کنارہ جہان سے مخلوق پانی پین اور راہ
پیدا کی ہوئی خداے تعالیٰ کے بندوں میں اور دین محمدی عبادات و معاملات میں
لگے کل تیرہ تہ حوض و جوے آب اور کا دشراب کی و تاے جامہ تہا مہک معظمہ
تھا از نام ایک ملک کا عرب سے کہ مکہ و مدینہ و طائف وغیرہ وہ شہر کہ غور و خجڑ کے
در میان میں ہیں ماخوذ حجز سے جسکے معنی دو چیز کے در میان میں ہونا اور یہ ملک بھی
ما بین نجد و خود کے ہی و نام مقام موسیقی حزقبشید بریدن ساز سامان اور با جہ
مثل دف و چنگ وغیرہ و ترکیب و سلاح جنگ و اسباب و جہانی و موافق
و چاق و توانا و ساز و اور و مکرو و حیلہ و مانند و نفع و رسن باز حسب بفتحین اندازہ اور

شمار کسی چیز کا و شرف و بزرگی مال و جاہ و دین کی و بمعنی موافق اور یہ لفظ کبھی نسب کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے جو بالفتح شمر دن اور موافق اور مثل اور بسند اور مقدار کے معنی میں بھی معنی ترکیبی شکر اکثر اخلاق کو خوشبو سے تعبیر کرتے ہیں اس واسطے کہ دونوں چیزیں منفرج اور مقوی دل و دماغ کے ہیں بس مضر رحم بھی آنحضرت کے اخلاق عظیم کی صفت میں کہتے ہیں کہ ایسی خوشبوئیں آپ کے خلق کی بکثرت پھیلی ہوئی ہیں کہ طیبہ طیبین روئے ہوا پر جو مراد جانب بالا سے ہی ہر جو نیدہ اجزائے طیب کے پاس سکتا ہے اس قدر چھارہ ہیں اور ثبوت اس دعویٰ کا معنی معنائی میں ڈھونڈنا چاہیے اور ایسا چشمہ صاف و روشن عین شریعت کا اسمین بہایا ہے کہ جولائے اور کیچڑ کے اندر ہی باوجود تیرہ و تار یک ہونے کے ایسی مصفا اور مجلا ہو رہی ہے کہ جال ملا لگہ کا اسمین دیکھ سکتے ہیں اور ظاہر کہ جہان چشمہ بہتا ہے وہاں کیچڑ بھی ہوتی ہے حاصل یہ کہ چشمہ شریعت کو ایسا صاف کیا ہے جسکی کیچڑ اس رتبہ کو پہنچی ہے کہ ملا لگہ جنکو کوئی نہیں دیکھ سکتا ان کا جال اسمین مرنی ہوتا ہے اسکا لطف بھی معنی معنائی میں حاصل ہوگا معنی ترکیبی مثنوی یعنی جب انکی سپاہ نے تہامہ یعنی زمین مکہ میں اپنا نشان نصب کیا تب دل ماہ کا اسی تہامہ کی تہ سے رونما ہوا یعنی ماہ تہامہ سے کہ ذات آنسور کی ہی تہامہ روشن ہوا اور جب سے انکے لشکر نے حجاز میں اپنی جا اور جگہ دیکھی قطع برید کا فروں کا ادھر ادھر حجاز سے ساز کیا ای درست و آراستہ اور آنحضرت یہ ایک عالی ذات پاک صفات شمع حسب کے ہیں جس سے مراد شرف اور بزرگی مال و جاہ اور دین کی ہے کہ اسی شمع کے نور سے عین عرب کو خواہ ملک عرب ہو خواہ مشرق سے عرب سب کو قرب رب کا حاصل ہوا ہے معنی معنائی شریعت کی ہے ہوا پر اجزائے طیب کہ حروف اس کے ہیں موجود جسکا اشارہ بر روئے ہوا تھا مکہ کے اندر لائے آنے سے ملا لگہ مرنی ہوتا ہے جو بالائے درون مکہ سے فرمایا ہے معنی معنائی مثنوی تہامہ کا لوائف ہی راست بصورت نشان اول جز تہامہ کا تہ دوسرا تہامہ جب کا دل ماہ بس رونما ہے ماہ کی تہ تہامہ سے روشن حجاز کے درمیان میں لفظ جام وجود اور ادھر ادھر سے اسکے جز حاصل ہوتا ہے جس کا مجموع

حجاز لفظ رب سے جو قرب عین کا ہو گا عرب ہو جائے گا محسنات کلام طیبہ مکہ تمامہ حجاز
عرب باہم مناسب ساز و خوار و لون میں ایرام و تناسب ایسے ہی شریعت اور
عین صفا اور لائے متفاد ایسے ہی روا اور درون سپاہ اور خیل اور لوا باہم مناسب
عنے ہذا شمع اور نور اور روشنی حسب رب عرب تینوں ہموزن اور بہت باتیں ہیں کما
ہو الظاهر الاختلاف شارج نے قطع نظر تعلق معنی ترکیبی شروثنوی کے ایک معما
اپنا ایسا لکھا ہی تمامہ کا کہ مصرح کا معما تو حل ہو گیا انکا معما کہ دریا کا سپا پھیر ہی کچھ سمجھیں
نہیں آتا کہتے ہیں کہ لفظ تاسپا ہش تین جز سے تحلیل ہوا تاس و پا و ہش لفظ تاس
کو کہ اسکا پانوں سپین سمائے ہی لفظ باپیش ہوا اور حرف شین لفظ ہش میں شین
ضمیر راجع بحرف با کہ کلمہ تمامہ میں ہی رد لوا سے اشارہ اسکے استقرار و استحکام کا ہی یعنی
ہا کا بس معنی یہ ہوے کہ حرف ہائے تمامہ میں مستقر ہوے دل کا لفظ ما کا ام ہی کہ تمامہ
سے زونا ہوا بس لفظ ام نظروف لفظ تہ اور ہائے سمائے کا ہو گا تمامہ موجود ہو جائیگا
انتہی یہ ترکی تو انھیں نے سمجھی ہوگی جنھوں نے ماہ کے لفظ سے جو عبارت شرح میں ل
اخلاص سرشت کے بعد تھا با اور نسبت کے بعد سے باب کے باد و لون کو مٹا کے ما
اور بار کھا ہی اسلئے کہ آخر کل ہی سمجھا ہو گا جب توجہ میں تصرف کیا اور میں تو سوا
عبارت اور اشارات مصرحہ اسد علیہ کے نہ اور کو سمجھوں نہ ما لون مصرحہ نے
تمامہ میں جو معما نکالا ہی اسکے اشارات شعر میں صاف صاف موجود و هو
الکافی۔

نکتہ زیر سنائے سنان سپا ہش قامت گردون لون گشتہ و در سائے عباس عبادش
قد ابدال دال شد و قطعہ پیش پیش تنغ خیل آسری + مازہ اندازہ بیسے کفار فار +
ہچو رخ یارخ از اشتقاق او + گشتہ باہم زمرہ اخبار یار + ہر کہ برستہ بکین او میان +
دید چون پیش از تہ زار تارہ اللغات سنا بفتح روشنی سنان بالکسر فسان و سرترہ
و عصا و تیزی کسی چنبر کی لون گشتہ اسے خمیدہ عبا با فتح کلیم و پوشش لپٹی عرب
تھا دبا الفم و موحده مشدہ یہ مستدرگان خدا ابدال با فتح ایک گروہ ہی اولیائے

کہ حق تعالیٰ زمین کو انکی برکت سے قائم رکھتا ہی اور یہ شکر آدمی بہن چالیس شام
 میں نفیس اور جگہوں میں اور جو مہر جاتا ہی دوسرا سکی جگہ قائم ہوتا ہی دال شدہ
 یعنی کچھ ترے سردار و سرداری فارحہ فارہ یعنی موشان اور ایک مرض ہی
 جس سے شکر لنگڑا ہو جاتا ہی آخر بالفقہ برادر یار مدگار اشتقاق بالکسر حر بانی کرنا
 اور ڈرانا بالفقہ جمع شفقت اختیار نیکوان و نیکو کاران زنا ر بالفقہ و تشدید نون وہ
 دورا جو جوس وغیرہ کم پر رکھتے ہیں خیل بالفقہ سواران و اسبان زمرہ بالفقہ گروہ
 معنی ترکیبی شکر پہلے فقرہ میں مقصود شکر سناے سنان یعنی چمک دمک نیز و ان لشکر
 آنحضرت کی فرماتے ہیں کہ گردون ہر حید بڑا متحمل بار گران بلکہ معنای خود آگہ جہر ثقیل کا
 ہی کہ ہر ماہ اور سیار و ثابت بشمار اٹھائے پھر تا ہی تا ہم جب شعاع و روشنی ان
 زیور کی اسکے پار ہوئی اور انکی سنا کے نیچے دبا تو قامت اسکا آخر نون کی طرح خم گشتہ کیانی
 خود نون ہی ہو گیا اور پار ہونا و روشنی کا اجرام مصفا سے ظاہر اور روشن دوسرے فقرہ
 میں صفت آپکے امت کی عابدون کی ہی کہ اپنی عبا یعنی کل کے سایہ میں ایسے عظمت
 و اجلال کے ساتھ بیٹھے ہیں کہ اس عبا کے سایہ کے نیچے قدابدال کا جو اخص بندگان
 خدا سے ہیں اور انکی برکت سے زمین قائم دال ہوا ای دو تا و کج خواہ بوجہ تعظیم خواہ
 بار عظمت سایہ سے حال آنکہ سایہ ہر شی کا کیسی ہی گران ہو گران نہیں ہوتا معنی
 ترکیبی قطعہ یعنی پیش پیش تنغ زہر آلود غازیان شکر آسنہ و رکے کفار ناہنجار ہستی ہو کے
 فارہ گئے یعنی موشون کی طرح بھاگتے اور سوراخون میں گھستے پھرتے تھے اور ایسی
 شفقت پداری آپکی اس پر تھی کہ جملہ اختیار لشکر باہم ایسے یار و مددگار ایک دوسرے
 کے تھے جیسے ارخ یا رارخ کا یعنی بھائی کا بھائی کہ بھائی کے بدلے اپنی جان دیدیتا ہی اور
 جسے ہنکی جنگ و کینہ پر کمر باندھی اور مطیع فرمان نہوان اپنے کفر سے باز آیا اس کا فر
 ناری کی شمع کی طرح اپنے زنا رہی کی تہ سے نار اٹھی کہ اس نار میں جل کے روسیہ
 ہوا معنی معماے شکر سنان میں سنا کے نیچے نون موجود ایسے ہی عبا دین عبا کے
 سایہ میں دال ہی معنی معماے قطعہ کفار کو ہستی کرنے سے فارہ ہوتا ہی ارخ یا رارخ

اول جز کو دوسرے جز کے ملانے سے اختیار حاصل ہوتا ہی اور دوسرے کو تیسرے سے ملاؤ تو
یا بلخ ہو اور جو یا بلخ کو قلب کے طور پر ملاؤ تب بھی اختیار ہی زنا رکھتی تہ میں نار موجود
محسنات کلام مصرعہ نے اس نکتہ میں کیسی خوبیاں بھری ہیں سنا سنان سپاہ
سایہ سرے سب کا سر کلمہ سین ایسے ہی عباد عباد کا عین نون سنا و سنان مناسب
نون گردون ایسے ہی دال عباد و قد و ابدال بلکہ ابدال میں پوری دال ہی پیش نش
تجنیس تمام سرری بیری متفاد اور بیری میں یہ لطف بھی کہ وہ بے سرو پا تھے ای
بے اصل و بنیاد کفار کا کاف تیغ کی صورت اور اسکے آگے فار کس خوبی کے ساتھ
ہی اور نیز نیش کے لفظ سے زہر بھی مفوم ہوتا ہی جس سے چوہے بھاگتے ہیں کفار
فار اور اختیار یا زنا زنا نار نوعی تجنیس مطرف برا و میان باہم مناسب تہ زنا کیسا
لطیف ہی کہ زنا تہ دار ہوتا ہی لینے بٹا ہوا گویا اپنی تہ میں اُسے نار انکے لیے چھوڑ رکھی
ہی اور تشبیہ شمع سے کیا ہی خوب ہی کہ اپنے زنا ہی سے جلتی ہی اور اس سارے
نکتہ میں رعایت تجنیس مطرف کی مرعی ہی الاحتمال و شارح نے معنی ترکیبی جو اس
نکتہ میں لکھے وہ لکھے طرہ یہ کہ تیسرے مصرعہ میں اختیار کی جگہ اختیار بھی لگا دیا باوجود
موجود ہونے لخ یا بلخ کے اور اسکے ساتھ یہ بھی کہ حرف خا و غین قریب الخج ہیں معما
میں ایسا فرق کم ہی شعر چشم باز و گوش باز و این ذکا + خیرہ ام در چشم بندے خدا +
نکتہ شب معراج با سب فلک پا در آورده و اسباب قرب را حیا ساختہ و در شام
دعوت بکا سمہ دست آورده و ماندہ معجزے انداختہ بنوئی رہنما دید شکل نون
بایا + قاب تو سین یافتہ زدنے + ماندہ زو باز جبریل برہ + سدرہ دید پیش از سدرہ
کردہ صمصام ساعدش ز جہاد + میم ماہ از الف دو چشم صباد + بر رخ بدر صورت یادداشت
گر صفارے + و تمام نکوست + اللغات معراج آلہ عروج کہ نردبان ہی دعوت بالفتح
کسی کو کھانا کھانے کو بلانا تجز بالضم و کسر جیم عاجز کرنے والا و رخرقی عادت اور کلمات
سے قاب تو سین مقدار و کمان ایک لغت میں کہ موسوم بہ شمس اللغات تھا لکھا تھا
کہ یہ لفظ مقلوب اصل میں قامین قوس ہی یعنی دو گوشے ایک کمان کے دہانے لفظ

بجئے نزدیک سد بفتح و دال مشدود مانع و حائل میان دو چیز سدرہ درخت کنار آسمان
 ہنقم پر کہ حد رسائی جبریلؑ کی ہی مصمصام بالفتح شمشیر بران ساعد بکسر عین بازو اور
 ہو چکا جہاد بکسر اول جنگ با کفار بید بالفتح ماہ تمام اور وہ جگہ جہان آنحضرت کے زمانہ میں
 لڑائی ہوئی تھی اور ماہ تمام کو اس سبب سے یاد رکھتے ہیں کہ بعد غروب آفتاب کے
 سب اشکال و کواکب سے پہلے طلوع کرتا ہی بید بالفتح و تحفیف دال دست و نعمت
 و دولت و نیکی و ملک و منت و قوت و قدرت و خواری معنی ترکیبی شریعہ فقہ
 میں بیان شب معراج کا ہی معنی یہ کہ شب معراج آنحضرت نے اسب فلک پر جو براق تھا
 پائے مبارک رکھا اور معاً اسباب قرب الہی کا مہیا کر لیا یعنی پاؤں رکھتے ہی قرب الہی میں
 فائز ہو گئے دوسرے فقرہ میں ذکر معجزہ شق القمر کا ہی یعنی شام دعوت اسلام میں
 کا سہ ماہ میں ہاتھ لیجاتے ہی مائدہ معجزہ کا معاً لگا دیا یعنی قمر کو دو ٹکڑے کر دیا نہ وہ ٹوٹ
 مسافت ہا سچ ہوئے نہ یہ دوری ماہ کی مانع دونوں فقرہ میں واو معیت کی ہے
 معنی ترکیبی تنویری پہلا شعر مقتبس ہی آیت کریمہ تَحَرَّكَ دَنِي فَتَدَا لِي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
 اَوْ اَدْنٰی سے لیئے جب حضرت مقام دنی میں جو مراد قرب الہی سے ہی ہو چکے رحمت الہی نے
 لطف خاص سے رہنمائی کر کے قاب قوسین میں پہونچایا یعنی ایسا قرب حاصل ہوا
 کہ انہیں اور خدا تعالیٰ میں فرق ایک مکان کے دو گوشوں کا رہا یا اس سے بھی بہت
 کم دوسرے شعر کے یہ منے کہ حضرت جبریلؑ جو اس راہ میں انکے ہمراہ تھے باوصف
 اس قرب و منزلت کے ان سے پہچھے رہ گئے سدرہ جو انکی حد ہی انکا سدرہ ہوا
 کہ مجال انکے بڑھنے کی نہ تھی تیسرے شعر میں پھر معجزہ شق القمر کا ذکر ہی یعنی وقت
 جنگ کفار کے کہ خدا بان معجزہ کے تھے انکی مصمصام ساعد نے ماہ کے بیچ میں پڑ کے
 میم ماہ کو دو چشمہ صا د اے صا د و چشمہ بنا دیا جیسا کہ خوشنویس ہنگام اصلاح حروف
 بنا دیتے ہیں کہ سب نے اسکو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور یہ خط نسخ میں جمال
 سب خطوں کی ہی مدور لکھا جاتا ہی چوتھے شعر کے یہ منے کہ وہ بدر جسکو آپ نے شق
 کیا تھا ہمیشہ اسکے رخ زیبیا پر نور پرا نکا بدر رحمت رہتا ہی جسکے سبب سے اسکی راہ سے

صاف ہمہ تن اور بالتمام نیک ہی تیرگی اور تاریکی سے دور معنی معانی شر اسب میں
 جو بالائیکہ اسباب حاصل ہوگا اور ماہ جو در بصورت کا سم کے ہی جب آسمین پر جو پہنچنے
 دست کے ہی لیجائیے مائدہ موجود ہوگا اور فن معامین باد پاکسیان ہیں معنی معانی
 منوی رہ نما سے مراد ادا ہو اور یہ جب شکل نون کی یا کے ساتھ دیکھے گا دنی ہو جائے گا
 اور نون بابا سے شکل لفظ نبی کی بھی مراد ہوتی ہو کہ کے سامنے سدا کرنے سے سدا رہ
 ہو جاتا ہی ہم کے دور میں الف تیغ کا ہونے سے صا دو چشمہ حاصل ہوتا ہی ہدایہ کے رخ
 پر صورت ید کی ظاہر جب اسے صفا اس سے منظم ہوگی بدر ہو جائیگا محسنات کلام
 شب شام معراج دعوت پادست کا سم ماہ مائدہ معجزہ سب با ہم مناسب سدا رہ سدا رہ
 تجنیس تمام ایسے ہی مائدہ مائدہ شکل رخ صورت با ہم مراد دست ید سا عدم مراد و
 یکدگیر اور جو حروف بھی ہیں اور سوا ان کے کہ لا ینفی الاحتمال و شارح نے کہا اس
 فلک خواہ براق خواہ فلک میں کتاب ہوں بلاق کا آتا تو ثابت و مروی ہی بروایات
 صحیحہ اور اسب فلک تو ایک مجاز دوسرے فن والوں کا ٹھہرایا ہوا پھر اس اصل حقیقی
 کے سامنے اس مجازی مستعار کی کیا حقیقت جو یہ بھی شمار کیا جائے اور جو کچھ تقریر ہی
 اسکو وہی جانیں۔

نکستہ عین نفل براق در زیر پائے براق اور براق جمال افلاک طے کردہ و عکس آن
 در دیدہ کج نظر ان عقارب گشتہ و الف انگشت مبارکش ترکیب مراد و نیمہ کدہ و از
 میان خاتم جلالت بخت ختم رسالت انگشت نما شدہ شعر ملک النبوة میم کا خاتم
 لک ختمہ یا افتخار العالم باللغات براق بفتح و تشدید اسے حملہ جو چیز کہ نفل ابرک
 اور سنگ سرمہ کے چمکتی ہوئی ہو براق جمع برقعہ پردہ منہم اور کل جسم کا عکس یا بفتح
 اٹھا کرنا اور وہ جو آب و آئینہ اور انکی امثال میں پیدا ہوتا ہی عقارب جمع عقرب
 بجھے گزدم خاتم بفتح و کسرتاے فوقانی ہر و انگشتی اور سوا اسکے جس سے ہر گزین
 بمعنی یا ختم بہ جلالت بزرگ ہونا اور بزرگی انگشت نما کامل و مشہور تر و سوا
 نبوت بضمین و تشدید و اخبر وینا اور پیغمبری لک اسے برابرے تو افتخار بالکسر فخر کرنا

و ما بالفتح عالم بفتح لام ما یعلم بہ الصنائع معنی ترکیبی شریک فقرہ میں صفت اُنکے براق
 براق رفتاری کی ہی نیسے براق کے پائون کے نیچے جو نقل شفاف و براق تھا اُسکی عین نے
 بلقہ یعنی برقعے جمال افلاک کے طے کیے اور سب کا جمال تمام و کمال دکھایا اور سب
 کی سیر کی اور پھرا اور حال یہ کہ عکس اُسکے یعنی براق کا نہ کھولنا کج نظروں کی آنکھوں میں
 عقارب ہو گیا یعنی سخت دشوار و ناگوار دوسرے فقرہ میں دوسری صورت پر
 پھر بیان شوق القمر کا ہے کہ اُنکی انگشت الف نے ترکیب ماہ کو دو نیمہ کیا اے دو ٹکڑے
 اور یہی الف خاتم جلالت میں سے ختم رسالت کو انگشت سے بتانے لگا کہ بیشک
 خاتم ختم رسالت کی اُنکی انگشت میں ہی زیادہ توضیح صحابین ہوگی معنی ترکیبی
 شعر عربی یعنی ملک نبوت کہ اُسکا میم جو مثل خاتم کے ہی جسکے زیر نگین ملک اور جملہ
 اشیا اُسکی ہوتی ہی اے افتخار عالم خاص تمھارے ہی واسطے ختم خاتم نبوت کا ہی
 کہ تمھیں پر نبوت ختم ہوئی جیسا کہ فرمایا کا نبیؐ بکنی جی معنی معارفے شریعت میں
 حرف عین جو عین نقل ہی براق کے زیر پا موجود اور عکس مستوی اُسکا عقارب
 مسکے پیچ میں الف انگشت لےنے سے ماہ ہوتا ہوا اور مسکے دو ٹکڑے الف کے
 ادھر ادھر موجود کہ دستور مہ ہی چنانچہ عیان معنی معارفے شعر لک کے اول
 میم لےنے سے ملک ہوتا ہوا و ختم میں انگشت الف کے داخل ہونے سے خاتم
 محسنات شعر و شریعت براق براق تینوں میں لفظ متجانس موجود ہیں ایسے ہی
 برعایت الف انگشت کے مبارک خاتم جلالت رسالت افتخار عالم سب ایسے لفظ
 مذکور فرمائے ہیں جنکے درمیان الف ہی مثل ماہ کے نیمہ بجائے دو نیم کے اسواسطے کہا ہی
 کہ اس میں بھی مہ موجود ہی اور سوا اُنکے۔

نکتہ ہر کہ صا د چشم بر حب صحب او نہادہ صورت صحت اموزا اعتقاد یہ یافتہ و تہرک ولای
 اولاد او در دل نہفتہ اڈے نیسے داہیم فساد از روئے کنارہ گرفتہ قطعہ سین در آخر اصحاب
 خواجہ بے وبران کہ عاقبت بد و کون از بدی اصحاب اند و لیل آخر اولاد ہم بدین کا ایشان
 بر پیشوائی دال دیانت اولاد اللغات حب بالضم والتشدید و ستمی و خم معحب بالفتح

جمع اصحاب بمعنی یاران صحب بالکسر تندرستی بے عیبی و لا بالکسر دوستی رکھنا اور دوستی و اہمیت
 سختی و بلا اصحاب جمع صحیح اولاً بالفتح صواب ترو سزا و ارتد و نیز بمعنی والی معنی ترکیبی
 شر اس نکتہ میں صفت اصحاب و اولاد کی ہی چنانچہ فرمایا کہ جس نے اپنی صا د چشم کو
 انکی صحب کی حب و محبت پر رکھا اور محب انکا بنا اُس نے صورتِ صحت امور اعتقاد
 دین کی پائی اُسی کا اعتقاد صحیح و بے عیب ہوا اور جس نے دوستی انکی اولاد کی
 دل میں چھپائی اُس سے کُنا رہ بکڑا یعنی د اہمیت فساد سے جو بلا و سختی رہی ہو گیا
 اور محفوظ رہا معنی ترکیبی قطع یعنی دیکھ کہ آخر اصحاب کے بے ہی بس جان کے
 کہ آخر کار دونوں جہان میں ہر بدی و بُرائی سے ہی اصحاب میں یعنی ہر بدی و بُرائی
 سے صحیح و بے عیب اور اولاد کے آخر کی دال کو دیکھ اور سمجھ لے جو لوگ رہنما دینداری
 کے ہیں انکی پیشوائی کو یہی اولاد میں یعنی پیشواؤں کے پیشوا یہی ہیں معنی
 معمارے شر صا د چشم کو جب حب پر رکھینگے صحب ہوگا اور اس سے صورتِ صحت
 کی بھی ہویدا ہی اولاد کا دل ولا ہی اور کُنا روں سے اسکے ادا حاصل ہوتا ہی معنی
 معمارے قطع اصحاب کے آخر بے لانے سے اصحاب اور اولاد کے آخر دال لانے سے
 اولاد ہوتا ہی محسنات کلام صا د صحب صورتِ صحت سب کا سر کلمہ صا د ایسے ہی
 بے بدان بد و بدی آورہ کلمات جن میں حروف ایک جنس کے جمع ہیں جیسے اد
 د اہمیت فساد دال دلیل دیانت اولاد خالی صنائع سے نہیں بد و کون مشعر اس اشارہ
 کے ساتھ ہی کہ اصحاب میں بے کے دو عدد ہیں اور نیز اولاد میں دال کے چار جو چار صد
 عالم ہی اور سوا انکے دیکھو غور کرو کہ مَجَّجَ و جَدَّ و جَدَّ فرمایا ہی اختلاف حاشیہ پر شرح
 کے بجائے دیانت نسخہ دلالت کا لکھا ہی میری دانست میں دیانت بہتر ہی اسلئے کہ پہلی
 دینداری کی ٹھیک و بے تکلف ہی اور رہنمائے رہ نمائی بکلف -

فی المناجات

نکستہ الی خط عفو تو رو پوش خطائے ماست و آہ ما د اُنکلیہ گناہ ما در معصیت چون نیم و عین
 دل و دیدہ بر مصیت رحمت تو کشا دہ ایم و در عنققت قاف قلب بر منعت قبول تو نادیدہ

شعر بسیار گشت گرچہ سراپاے جرم + در دل زراے رحمت آمد و صد صد اللغات
 انہی بخت حرف نہا ندا دی کہ مضاف بیایے متکلم یعنی اے مسعود من عفو بالفتح گناہ
 معاف کرنا اور عذاب نہ کرنا اور کسی چیز کا نشان مٹانا اور عطا خط بفتح و تشدید ط
 نوشتہ نوشتن اور خط کھینچنا واسطے فال کے معصیت گناہ نصیت آوازہ و ذکر خبر
 منصت بفتح و تشدید صا و جملہ عروس و بالکسر کوئی بلند چیز جیسے عروس کو بٹھائیں قبول
 بالفتح پذیرفتن جم بالفتح و تشدید میم چیز بسیار اور پانی جمع شدہ دریاہ و بالکسر شیطان
 و بالفتح صدق جرم بالضم گناہ صد البفتحتین آواز کوہ و گنبد رحمت ہر بانی کرنا معنی
 ترکیبی نشرینے اے معبود میرے تیرا خط عفو ہا ری خطا کا رو پوش ہی یعنی خطا کا
 مجھ چھپائے ہوئے جیسا کہ خطا کے منہ پر ظاہر ہی اور ہا ری آہ گناہ کی دامنگیر یعنی
 اسکے ساتھ ہے لگی کہ یہ بھی حیاں اگرچہ معصیت کا رہیں لیکن دل و دیدہ کو تیری
 رحمت کی نصیت و آوازہ پر لگائے ہوئے تک رہے ہیں اور ہر چند منقصت شوائین
 مگر قاف قلب کو تیری ہی منصت قبول پر رکھے ہوئے ہیں معنی ترکیبی شعر یعنی
 اگرچہ سراپا جرم ہا ری کا بسیار ہوا یعنی جرم ہمارے بہت ہی بہت ہیں لیکن اسی
 جرم میں سے تیری راے رحمت سے دوسے صدائیں بھی میرے دل میں آ رہی ہیں
 کہ سیکڑوں امیدیں دلاتی ہیں معنی معماے نثر خطا کے منہ پر لفظ خط کا موجود
 گناہ کے لفظ میں لفظ آہ کا لگا ہوا ہی نصیت پر میم و عین لگانے سے جو مشارب دل و چشم
 کے ہیں معصیت ہو جاتا ہی اور منصت میں قاف قلب کا رکھنے سے منقصت ہو جاتا
 معنی معماے شعر جرم کا سراپا جم ہی معنی بسیار اور دل جرم کا راجسکے عدد دوسے
 ہیں اور راے رحمت سے ادعا کیا ہی محسنات کلام رو پوشی خطا کی خط سے اور خط سے
 رو کی کیسی الطف ہی آورد امن گیری آہ گناہ سے اور گناہ میں دامنگیر ہونا بھی عادت
 ہی تشبیہ میم کی دل سے اور عین کی دیدہ سے کہ یعنی دیدہ کے ہی بھی کیسی بانگ ہے
 علی ہذا قاف قلب اور مثل اسکے صد صد تجنیس زائد مع ہر زیر برگے شائبہ است
 الاختلاف کسی نے بسیار گشت اگرچہ کا بسیار اگرچہ گشت اصل کتاب میں بنا دیا ہی

میری دانست میں تو اس تقدیم اگرچہ سے تو وہی تاخیر اچھی تھی آئندہ اپنی رائے
 نکاتہ الہی اگر مغفرت و زین ستر تو نباشد تا و لون تن ما از برہنگی محشر نگون
 و رسوا ماند و اگر حفظ و من من تو نباشد تا و لون تن ما در میزان قیامت بے بہرہ
 و بے وزن باشد شعر زاشتگی جرم گرچہ تو شد حاصل چون رجم ترا صورت رحمت شرم خود دل
 اللغات مغفرت بالکسر خود آہنی مغفرت چھپانا بخشنا زنی بالکسر جانہ زین بالکسر آراستہ
 کرنا ستر بالفتح پوشیدن بالکسر پردہ و پوشش بفتحین سپر من بفتح و تشدید لون و زن
 معروف و ترنجبین اور نعمت دینا اور احسان رکھنا فن بفتح و تشدید لون حال و گونہ و نوع
 از چیزی رجم سنگسار کرنا اور نفرین اور عیب و قمت کرنا رجم بفتح و الفتح بخشنا و ہر بانی کلام
 معنی ترکیبی شریف الہی اگر ہنگامہ محشر میں مغفرت تیری مغفرت کا ہمارے سر پر
 اور زین ستر یعنی لباس آراستہ تیری پردہ پوشی کا ہمارے تن میں نہ تو اس مجمع
 میں شرم برہنگی سے تا و لون ہمارے تن کو سوائے ستر گونی کے کیا حاصل ہو آخر شرمندہ
 اور رسوا ہی رہے اور اگر تیری حفظ اور من من سے خط و حصہ نہائیں تو فا و لون ہمارے
 فن یعنی حال و اعمال کی میزان قیامت میں بے بہرہ اور بے وزن ہو جائے کوئی نتیجہ
 اس پر ترتیب نہ ہو معنی ترکیبی شعر مصرع فرماتے ہیں کہ بر تقدیر میرے جرم کی آشتی
 سے اگر تیرا رجم حاصل ہوا یعنی تعذیب و سنگساری تب بھی میں خوشدل ہوں نہ
 بیدل اس واسطے کہ رجم و رجم کی ایک صورت ہی پس امید کہ رجم نہ رجم ہی ہو معنی
 معامے شرف مغفرت سے مغفرت اور زین سے زنی حاصل ہونے کے بعد مغفرت کی تے
 اور زین کا لون رہا جسکا مجموع تن اور اسکا سر نگون ہونے سے نت جو مصحف نث
 کا ہی بمعنی فاش جس سے مراد رسوا ہی ایسے ہی حفظ کے اول آخر سے جب خط لے لیا
 تو فی رہی اور من سے جو من اخذ کر لیا تو لون رہا انکے جمع ہونے سے فن حاصل ہو گا
 معنی معامے شرف جرم کے آشتی ہونے سے رجم ہوتا ہی اور رجم و رجم تصحیف
 یکدیگر محسنات کلام مغفرت و مغفرت تجنیس زائد زنی میں ایہام ہی یعنی حرف
 زنی و لباس مغفرت زنی ستر مناسب یکدیگر کہ سب اشیاء پوشش سے ہیں

اور ستر کی رعایت سے برہنگی خط حفظ من منن ما و میزان سب کا سر کلمہ ایک جہنس کے
حروف ہیں ایسے حروف تہجی باہم مناسب من منن فن میزان وزن ان میں کیسے نون
جمع کیے ہیں سوا اسکے اور جو قابل غور ہیں الاختلاف شارح نے لکھا کہ تا و نون سے
یہ مطلب کہ تا سے مراد جو انی ہی اور نون سے پیری اور یہی دو وقت آدمی کے ہیں
میں تو اسکو جب معتبر جانتا کہ دوسرے فقرہ میں فا و نون سے بھی کوئی ایسی بات
پیدا کی ہوتی واذلیس فلیس مقررہ نے دونوں فقرے نکتہ کے تولے ہوئے رکھے ہیں
اگر یہ مطلب تا و نون سے ہوتا تو فا و نون میں بھی کوئی بات ضرور ہوتی اور منے ترکی
و معاً نکتہ کے جیسے ہیں ویسے ہیں -

نکتہ آگے اگرچہ نقد طاعت ماکم ست اماراے کرم تو در دل بازار امید ما گرم میدارد
ولاف عفاف ماین یعنی دروغ ست امار عین میانہ عفو تو معین ماست فتنوی
عمر شرفوت در جہل وجفا + عین عفو می فتن بر فوٹ + ما لے بباد از قمر تو عین بباد
چشم مارا سر بہویت گشتہ شراد + بوسے لطفت تاب چشم جان رسید + ہچو شمعش روشنی شد
بر مرید چشم تا دید ست از تو نقش خشم + می سزد کرد رخ خون آید چشم + عین انعام تو
در قلب انام + می نماید بحر دل از رجب و کام + عین مالا بر سر مالک ز غماست + در غماست
تو دیدہ غماست + عین مال از روے عفت پاک ساز + تا قرار از لقت دل یا بیم باز +
اللغات عفاف بفتح پار سائی و پرہیز گاری بین بالفتح دروغ و دروغ گفتن معین بفتح و
کسین جاری و دروان و بضم میم و کسین باریک اندہ و بفتح و تشدید مخصوص مقرر کیا ہوا قوت بالفتح گذر جانا اور یہ کہ اجوت
ہوتا اسکی اصلی اور اگرچہ مہدر ہی لیکن فائت کے منے میں مستعمل ہی جفا بالفتح و بے ہمزہ
ستم دمع بالفتح اشک اور وہ بیماری جس سے پانی آنکھوں سے نکلتا ہی و بفتح تین نیز
رجب فراخ ہونا عافیت و تخفیف گمراہی و کوری و ابر سطر و غلیظ و ابر تنک و رقیق مانند
دو دلف بالفتح بخار و گرمی و بالفہم آب دہن منے ترکیبی شرمہ راج فرمائے ہیں
بار خدا یا اگرچہ نقد بیماری طاعت و بندگی کا بہت ہی کم ہی بلکہ کچھ ہی نہیں جو خریداری
متاع ثواب اخروی کی کر سکیں لیکن راے تیرے کرم کی دل میں بازار امید کا گرم کیے ہو ہی

لینے دل ہی کہہ رہا ہے کہ گو کم ہی گزروہ ضروری کرم کر گیا اور اسی معبود میرے ہر چند لاف
 غفاف کا ہمارا محض مین اور بالکل دروغ ہی لیکن عین عفو تیری کا جو درمیان مین پڑ جاتا ہے
 تو وہ البتہ معین یا متعین لینے مددگار ہو جاتا ہے جسے تیرے کیسی شنوئی لینے عمر ہماری
 بالکل جہل و جفا میں فوت ہوئی اور گزری لینے ہمیشہ زادان ہی بنے رہے اور اپنے
 اوپر جو رجوع جفا ہی کرتے رہے جیسا کہ تو ہی نے ہنگو طلوم و جہول فرمایا ہے لیکن کیا عجب
 کہ تو اپنے فضل سے عین عفو کی ہماری فوت پر ڈالے رہے دوسرا شعر اپنے مابعد سے
 مربوط معلوم ہوتا ہے بخد منادی لینے اسی معبود میرے اگر تو قمر کرے تو عین عباد
 جو ذات عباد کی ہی برباد ہو کے باد ہی رہ جائے اسی بے مزہ افسانہ اور ہمارا چشم
 کا سر تیرے ہی لطف کی بو سے شاد ہی لینے تیری ہی امید و بویہ ہم نے آنکھ کھولی ہے
 جیسے تیرے لطف کی بوجھم جان میں پہنچی ہے شیخ کی طرح روشنی اسکی دو ہالہ ہو گئی
 اس دو ہالہ ہونے کی کیفیت لینے مجھ سے روشن ہو جائیگی تجھ پر دیا چشم نے
 جیسے منہ تیرے نقش کے نقش خشم کو دیکھا ہے زار و گریان ہی اور یہ بات ہی بھی
 سنرا اور لائق کس واسطے کہ خشم تیرا ایسا نہیں کہ اسکو دیکھے اور اشک خونی چشم میں
 نہ کہیں اور یہ جو انعام میں تیری عین انعام کی ہی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری
 مخلوق پر تیرا انعام عام جاری ہے یہ ضرور میرے بحر دل کو رعب و فراخی بخشتا ہے و رسول
 مقصد کہ بتا رہا ہے اور ہماری عین کو جو آنکھ ہی اور وہ عمارت ہمارے سر پر ہے کہ غما کے
 سبب سے جو کوری و گمراہی ہی تیری نعمتیں اسکو نہیں سوچتیں تو انکو خود غما کے
 اس واسطے کہ نام میں تیرے نفا دیدہ نامہ ہیں لینے تو چاہتا ہے تو اپنی نعمتوں کو آپ خود
 و غما کر دیتا ہے اور سوچا دیتا ہے اور کبھی ہماری عین کو دوسرے عفت پر نہ پڑنے دے
 اس سے دور و پاک رکھتا ہے زعم نہ کہ ہم اپنی عفت سے پاک ہو گئے کہ یہ بالکل تفت
 ہی لینے گرمی دل کی بس اگر یہ گرمی دل کی جاتی رہیگی تو دل کو قرار ہو جائیگا جسے
 معما کے شر کم کا دل اگر لے کر کم کی بنکے کریم ہو جائیگا اور مین کے بیچ مین حسین
 عفو کی پڑگی معین ہو جائیگا جسے معما سے شنوئی لفظ فوت پر جو عین ڈالی جائیگی

عفت حاصل ہوگا عباد سے جو عین بباد کی جائیگی باور ہیگا سر چشم کا جیم ہی جب اسکو
 شمع پر جو ایا بوسے ہی لائیگی چشم ہو جائیگا بومرادن شمع اور چشم مراد ف عین جب شمع
 عین پر پوچھیگی شمع حاصل ہوگا شمع نقش چشم مع میں دم بجئے خون و عین بجئے
 چشم بس دم کو عین پر لانے سے مع ہوتا ہی انام کا قلب اگر عین ہوگا انعام
 یہ جائے گا اور بحر کے دل یعنی لوتے سے رجب حاصل ہوتا ہی ماکے سر پر
 عین ہونے سے عا اور نما میں عین داخل ہونے سے نما ہو جاتا ہی عفت کا رو عین
 ہی جب اس سے عین اٹھا لینگے فت رہیگا جسکا دل تف ہی محسنات کلام کرم
 اور گرم نوعی تجنیس رائے کرم کیسا خوب واقع ہوا ہی کہ حرف اور فکر دونوں کو
 شامل ملا ف میں دفع باہم مناسب ایسے ہی نقد و بازار عین اور معین وعا کہ عین
 یعنی چشمہ اور معین آب روان اودما یعنی آب کے ہی کیسے الطف ہیں اور سوا انکے
 سارے نکتہ میں صنائع اور خوبیاں بھری ہیں متفطن پر خود پوشیدہ نہیں جو میں
 ظاہر کروں الاختلاف شائع نے دوسرے فقرہ میں جو معین ماست ہی اسکو مر
 معین بالفم یاری دہندہ کے ہفتے میں لکھا ہی اور میں نے اگر چہ ما و معین بالفتح اور
 معین بضم دونوں لکھے ہیں مگر میرے نزدیک پہلا مرج ہی اسوا سطرے کہ عین وعا ہی
 اسکے مناسب ایراد کیے ہیں اور معین بضم کے مناسب کوئی اور لفظ نہیں سوا اسکے
 یہ مناسب بھی ہی کہ پانی دھونے والا ہر شے کا ہی اور عفو مٹا نیوالی گناہ کی اور جو مع
 شارح کے بعض بعض اشعار کے ہیں یہ انکی رائے ہی محکو اسکے حسن وقع سے کیا عرض
 عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔

نکتہ آتی اگر چہ قاف قبر کو ہیست در پیش بر قیامت اگر پریشانی قبر مارا بقرب خود
 رسائی چون برق ازان توان گذشت و ہر چند حلقہ میم مرگ داغیست بر سر مرگ
 زندگانی اگر نشان مرگ مارا بکرم منقلب گردانی از تفرقہ مگر شیطان توان رست
 شوی از کف تودل اگر دم زند + تن کفن از شوق تو بہم زند + و بود از گردہت
 چندی + خاک شود کرخ دل از خرمی + **الفاظ قاف** کوہ گرداگر دزمین قبر گور

اور گور میں گزنا سبب الفتح بیا بان منقلب بالفم و کسر لام پھر نیوالا الفتح لام پھر اہوا اور جبکہ پھر نیکی
کشف بفتح تین کنارہ وجانب و پناہ و حمایت اور بال مرغ معنی ترکیبی نشر مصرح کہتے ہیں کہ
ای معبود میرے اگر چہ قاف ہماری قبر کا خود ایک ہمارے ہمارے سر پر اور سامنے اُسکے بیا بان
ہو لٹاک قیامت پھر کیسی پریشانی کی یہ بات ہو لیکن اگر اس پریشانی قبر کو اپنے فضل و کرم
سے اپنے قرب کو پہنچائے تو ہم برق کی طرح اُس سے گذر سکتے ہیں اور ہر خیز حلقہ ہم مرگ کا
مدور بصورت درخ رک زندگی کے سر پر رکھا ہو مگر تو اس نشان مرگ کو ہمارے اپنے اہم
سے اگر منقلب کر دے تو بیشک تفرقہ مکر شیطان سے ہم نجات پاسکتے ہیں معنی ترکیبی تنویدی
نیرے کشف و پناہ سے اگر دل دم مارے بیٹے دعوے یا بیان کرے تو تن ہمارا تیرے شوق
سے کفن کو درہم و درہم کر ڈالے اور اگر تیری راہ کی گرد کہ افتادہ ہوتی ہو میری ہمدی
کرے تو کلخ بلند میرے دل کا سکی خاک ہو جائے بیٹے نہایت ہی مطیع و منقاد معنی
معاملی نشر قبر میں لفظ برکات پیش قاف ظاہر پریشانی قبر سے قرب حاصل ہوتا ہو اور
قرب میں قاف لفظ رب سے لگا ہوا ہو جسکا اشارہ قرب خود ہو اور یہی قرب برق
بھی ہو سکتا ہو جسکا اشارہ چون برق ہی لفظ مرگ میں ہم مرگ پر بر ملا رکھا ہو اگر اس
مرگ کو منقلب کرینگے کرم ہو جائے گا نشان اس واسطے کہا کہ معامین کا بت تازی و
فارسی ایک ہیں اور کرم میں تفرقہ ہونے سے مکر ہوگا معنی معاملی تنویدی کفر کے
درہم ہونے سے کشف ہوتا ہو خاک کا دل کلخ اور کلخ کا خاک ہی محسنات کلام ہم مرگ
کو داغ رک زندگی کہنا کیسا خوب ہو کہ یہ داغ اس کے ساتھ لگا ہوا ہو قبر کی پریشانی کیسی
الطف ہو کہ وہ ہوتی ہی ہی ایسے بکرم منقلب گردانی قرب خود کہ قرب میں لفظ رب
موجود ہو عجب لطف رکھتا ہو غرض کہ تنگ خوبیان کلام مصرح کی بیان کی جائیں اہل فہم
و ذکا خود دریافت کر لینگے تین نے شے نمونہ واسطے توجہ خاطر شائقین کے لکھ رکھے
تاخو فرمائیں اور دریافت کریں الاحتمال و تارخ نے معارب کا نہیں لکھا اور
بقرب خود خود رسائی پر لحاظ نہ فرمایا شاید اُنکے نزدیک نہو یا خیال ہی نہ کیا خیر
اور اندو کا لاو۔

لکھ آئی در اساعت کہ چون الف عریان و بے بضاعت سر از میان طین بر آریم و طیان
 خوان احسان تو باشیم دندان امید مارا چون سین بر سر سفرہ مرحمت نعمت فرہ روزی بران
 و در آئند کہ صدائے چشمہ صا در صور بر عین سمع سم ریزد و مارا از عین عطش چشم طین
 یعنی باران فیض ندائے ندائے تو باشد از سج آب سحاب غفران دل ناکر مارا ریان
 گردان قطعہ گرہ بے آبی آمد بطش قہر و دلیل + نیستم نو مید کا خردار دار باران نشان
 و چہ تہدید عذابت ز آتش آمد ہم خوشم + کاول او چشمہ و آخر آب آمد در بیان اللغات
 ساحت نجومیوں کے نزدیک دھائی گھڑی و بمعنی قیامت و اندک وزمان حال طین لکھ
 گل اور خاک نناک طیان بالفتح و تشدید یا گر سنہ اور پیچیدہ اور کھار قرہ بر وزن کرہ
 زیادتی و غلبہ و سبقت و فخر و زیادہ و افزون عطش بفتحین تشنگی ندا بکسر آواز کرنا و بفتح تری
 و خم غفران بالفخم بخش ناکر سوزندہ ریان بفتح و یاے مشد سیراب و تروتازہ سج بفتح
 و حائے مشد آب روان و ریختن آب بلبش بالفتح سخت پکڑنا اور حملہ کرنا تہدید دھکانا
 ڈرانا معنی ترکیبی شرمصرح فرماتے ہیں کہ ای معبود میرے اس ساحت میں کہ
 ہم الف کی طرح عریان و بے بضاعت کہ نہ احباب رکھتا ہی نہ کوئی نقطہ طین یعنی
 خاک سے سرنگا لیں جیسا کہ قیامت کے دن ہوگا کہ سب دوبارہ زندہ ہوں گے
 خاک گور سے ننگے بھوکے سرنگا لینگے اور طیان ابی گر سنہ تیرے خوان احسان کے
 ہوں گے اسوقت میں تو ہمارے دندان امید کو مانند سین کے جو تیرے سفرہ مرحمت
 نعمت پروانہ جمائے ہوئے ہی فرہ اور افزونی روزی کی پہونچا کیو اور اسوقت
 میں کہ صدائے چشمہ صوری جو قیامت کے دن پھونکا جائیگا عین سمع پر جو سم ہی ہی
 سم ہولے یعنی جسکے کان میں پہونچے وہ مر جائے اور اس شدت عطش و تشنگی
 میں ہماری چشم تیری طش یعنی باران فیض ندائے ندا جو ہم ہی اُسپر ہو تو ہمارے
 دل ناکر سوزان کو یعنی ریزش آب سحاب اور ابر غفران و بخشش سے ریان اور
 سیراب کھینچو معنی ترکیبی قطعہ یعنی روز قیامت اگر چہ تیرے قہر و غضب
 اور عواخذہ محاسبہ کا دن ہی اور بطش و سخت گیری تیرے قہر کی جاتی ہی کہ ہم

بے آب و تشنہ ہی رہیں لیکن ہم نومید نہیں ہیں کہ آخر طش میں بھی نشان تیرے باران کا
 موجود ہو کہ وہ طش ہی بمعنی باران پھر بے آبی کا کیا غم اور ہر چند تہدید تیرے عذاب کی
 آتش سے ہی یعنی نار جہنم سے مگر ہم پھر بھی خوش ہیں کہ خود عذاب کے اول چشمہ ہی
 اور آخر آب کہ دونوں کشدہ آتش کے ہیں لہذا کچھ پروا نہیں معنی معافی تشریف
 طین سے جو الف سر نکال لگا طیان ہوگا اور فرہ پر سین لگنے سے سفرہ سمیع میں عین بر لفظ
 سم موجود طش پر عین رکھنے سے عطش ہوتا ہی ترکیب سم اور آب سے سحاب حاصل
 ہوتا ہی نائر کا دل ریان ظاہر معنی معافی قطعہ طش کے آخر میں طش جو نشان
 طش کا ہی بجھے باران موجود عذاب کے اول عین بجھے چشمہ اور آخر آب ظاہر
 محسنات کلام یہ نکتہ بھی سراسر خوبیوں سے بھرا ہی پہلے فقرہ میں ساعت
 دوسرے میں دم کہ پہلے کے معنی قیامت اور دوسرے کے پھولنے کے بھی ہیں
 دونوں میں ایہام ہی الف کی عریانی و بے بضاحتی جس کا بیان گذرا کیا ہی خوب ہی
 اور نیز الف کے ساتھ بے بضاحتی کی بے اور طین و طیان میں سر کلمہ طایسے ہی سین
 و سر و سفرہ اور صدا صا دصور اور سم اور سوا انکی نذا و نذا جنیس تام چون سین
 بر سر سفرہ اور عین سمع اور عین عطش اور سمع آب اور دل نائر وغیرہم غرض اہانتک
 خور کر کوئی لفظ بیکار نہیں ہی طبع نفیم خود سمجھ لیگی الاختلاف شارح نے لکھا کہ اگر
 دندان امید کی جگہ مصدنان طع کہتے تو البق تھا طع کے معنی زیادہ حرص کے ہیں
 پس اس موقع پر امید و طع کے معنوں کا فرق ذہن مستقیم پر پوشیدہ نہیں ہی
 لفظ کی نشست بھی کوئی چیز کے مقرر نہ ہو سمجھ لیا ہوگا کسی کی اسطلاح کی حاجت
 نہیں ہی اور خود ذاب کے معنی آب خوشگوار کے لکھے ہیں حالانکہ غیاث اللغات
 میں ذاب کے معنی بجا الہ منتخب اور لطائف کے عیب اور سخت تشنہ جسکے پیاس
 کے مارے لب خشک ہو گئے ہوں اور بجھے گداختہ کے لکھا ہی انھوں نے لفظ
 عذاب کے معنی میں عین کو چشمہ ٹھہرانے سے جو ذاب بچتا ہی اسی کو آب خوشگوار
 لکھ دیا اور مصرعہ کے مصرعہ کو خیال نہ کیا جو فرمایا ہی کہ اول اس کے چشمہ ہی اور آخر

اسکے آب ذال سے کچھ فرض نہیں اول آخر سے مطلب ہی حسب تصریح مصرح ہے چنانکہ
 طبع کو کیسے البقی سمجھا جائے ع تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی +
 نکتہ آگہی از تشنگی عین حقوت چون الف نخیف و عریانیم مارا از میان عذاب برون
 آورتا آتش عذاب بشریت عذب مبدل شود و در ثوب مغفرت جائے دفنا جملت
 ثواب مشرف شویم قطعہ عین العذاب بنور العفو اذ طلعت + فی الخلد یکشف
 الواجبین اسبابا + قد ذاب جرم الجرم تحت سنا + ان العذاب للعین تھم ذابہ
 اللغات نخیف لا غرور از عذب بالفتح آب شیرین و خوشگوار و خوش فرہ و خور دنی و
 نوشیدنی خوشگوار ثوب بالفتح جامہ و لباس ثواب بالفتح فرد و اجر و جزائے خیر جو آخرت
 میں ملے مشرف بضم میم و تشدید رائے مفتوح بزرگی یافتہ و خلعت یافتہ راجی بکسر
 جیم امیدوار اجین جمع ذاب گداختہ شدہ جرم بالضم گزادہ و بالکسر جثہ و تن اور
 اطلاق اسکا اکثر فلکیات و سفلیات و معدنیات پر کرتے ہیں جیسے جرم کوہ اور جرم قمر
 اور جرم گوہر سنا بالفتح روشنی تحت عذ فوق بمعنی زیر و پست معنی تریب کی شہر
 المعنی یعنی اسی معبود میرے تیرے عین عفو یعنی چستہ عفو کی تشنگی و شوق کے سبب سے
 ہم مثل الف کے جو جمیع حروف علت میں اخف والین ہی نخیف و عریان ہو رہے ہیں
 ہکو میانہ عذاب سے نکال تو آتش عذاب کی شربت عذاب ای شیرین و خوشگوار سے
 بدل جائے اور اپنے ثوب مغفرت میں جو پوشش کے معنی میں بھی ہی جگہ دے تا
 خلعت ثواب سے ہم مشرف ہوئیں معنی تریب کی قطعہ عین عذاب یعنی آفتاب
 عذاب کا جب نور عفو کے ساتھ طلوع کرتا ہی تو خلد کے امیدواروں کو خلد میں اسباب
 نجات کے کھل جاتے ہیں کہ یہ اسباب نجات سے ہکو حاصل ہوئے اور تحقیق کل
 جاتے ہیں جرم جرموں کے اسکی روشنی کے نیچے جیسے برف وغیرہ گل جاتا ہے
 اور کچھ شک نہیں کہ عذاب بدین عین کے نیچے ذاب ہی معنی معسانی نثر
 عذاب میں سے جب الف کو نکال کے ثوب میں داخل کریں گے تو عذاب عذب
 یعنی آب خوشگوار رہ جائیگا اور ثوب ثواب ہو جائیگا معنی معانی قطعہ

دوسرے شعر میں بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ عین کے تحت میں جو یعنی آفتاب کے ہو کلمہ
ذائب کا لگا ہوا ہے کہ بجے گداختہ کے ہر محسنات کلام ثوب مغفرت کیسا لطیف ہے
کہ مغفرت یعنی پوشیدن کے بھی یہی اور اسی کی رعایت سے خلعت اور مشرف یعنی
خلعت یافتہ جرم و جرم تجنیس تام وغیرہ ذلک الاختلاف شارح نے عذاب کے معنی
آب خوش کے لکھے ہیں اور ذاب کے معنی یہاں کیسے گداخت کے لیے بخلاف نکتہ صدر

فی سبب تالیف الکتاب و تعریف کافی الایواب

نکتہ بندہ فتاحی کہ پیش ہر زندہ دے از نام خود صورت فنا نموده در حضرت اکابر کہ
صدراے دل پاک می نمایند می نماید کہ درین دور کہ ہلال زرین علم علم لام فلک و
میم آسمان را ر بوده و اجزائے ایشان را فک و آسان نموده قامت الف اشعار
شعار رفعت در برگرفته و بجا ذہب گذر کیسے خوانی معانی سر شعر از زیر بالاشدہ یعنی
از وقت موی گشتہ و عین او چون چشم فتان بتان از میان شر سر بر آورده کوی
قیام قیامت حانیست کہ صورت شعر را چون اہل کذب دیدہ در میان سرست
نہ سنے کہ عین شعر آفتاب نیست کہ از قلب رش علیہ من نودہ طالع و منور ست
قطرہ بحر شعر از آب رخ ابیات آن سحر ست کہ طرب آورده بر سر عین طبع از و
بساحلہا رباعی صورت با غیبت در سیرانی ہر گل بقاف قافیہ سنجان قصائد
صائد راہا اللغات فتاحی تخلص مصرع فنا گذر جانا اور نیست ہونا صوفیون کی
اصطلاح میں حدوث و قدم کی تمیز و تفرقہ کا زائل ہو جانا حتی بالفتح زندہ و نام حقیق
اور جمع کرنا اور گھیر لینا اکابر جمع اکبر بزرگان کے عقل و فکر و حرف و معرفت را
می نمایند نمودن سے ظاہر کرنا و در بالفتح گھومنا ہلال بکسر ماہ و تواسہ شب پھر قمر
کہلاتا ہے و سر نیزہ و دوشاخہ علم بفتحین نشان شکر اور بوٹہ کپڑے کا کوہ و نشان
و بالکسر آگاہ ہونا و دانش فک بالفتح و تشدید کا فجد اکرناد و چنہم در شہ کا
اور قیدی کا چھوڑنا اشعار بالفتح جمع شعر بالکسر و موہاج شعر بالفتح شعرا بالکسر و
کپڑا جو نیچے ہوا و اوپر کا دثار اور نشان اہل حرب بچمت شناخت یکدیگر رفعت

بالکسر بلندی قدر اور بلند قدر ہونا دربر گرفتہ پہننا پہنا ناخوانی جمع غانیہ وہ عورت
 کہ حسن و جمال میں اپنے شوہر کے سوا اور مردوں سے بے نیاز ہوا وزن جوان
 حقیقہ و مستورہ جسکو خواہش مرد کی نہ خواہ اسکا مرد ہو یا نہو شعر بالفتح مو و بالکسر
 شعر دقت بالکسر و تشدید قاف باریکی اور باریک ہونا فغان بالفتح و تشدید تا چور
 اور شیطان اور فتنہ انگیز قیام کھڑا ہونا ریش بالفتح و تشدید پانی ٹپکنا یا خون یا مثل
 اسکے اور باران اندک طالع بالکسر لام برآمدہ و صبح کاذب و ماہ نوا اور وہ برج کہ
 کنارہ افق کے ہو ہنگام تولد مولود یا سوال سائل کے جس سے حساب شروع ہو
 بحر بالفتح سمندر و جوے بزرگ و وزن شعر بلحاظ تشبیہ سخن با انواع جو اہر و نباتات
 مثل دریا یا جیسے دریا میں پٹے کے حیران و سرگردان ہوتے ہیں ایسے ہی انہیں پٹے کے
 آدمی سرگردان ہوتا ہی اور یہ انہیں بحرین میں طویل مدید بسید وافر کامل پنج رجز
 اصل منسرج مہنارے مقتضب محنت سرخ جدید قریب خفیف مشاغل متقارب
 متدارک طب بہرہ کت بخشی و نرمی و سحر و جادوگری قصائد جمع قصیدہ صبا
 شکار گندہ معنی ترکیبی شرمصرح آپکو غائب کر کے کہتے ہیں کہ بندہ فتاحی
 جسے ہر بندہ کے سامنے اپنے نام سے صورت فنا کی ظاہر کی ہی زندہ سے مراد
 سخنوران متقدمین و زمانہ خود اپنے زمانہ والوں کا زندہ ہونا تو مخفی نہیں مگر متقدمین
 کا اس نظر سے کہ انکا نام انکے کلام سے چلا جاتا ہی گویا وہ زندہ ہیں نہ مردہ اور
 صورت فنا کی ظاہر کرنے سے یہ مراد کہ ان سخنورون کے مقابل آپکو بے بود و بے نمود
 جانتا ہی کہ یہ امر ہستی برعجز و کسر نفسی ہی جو اکابر و بزرگوار ایسے ہیں کہ جنکے
 دل راسے روشن پر نور سے انکا دل پاک نمایان ہی تھینے انکی رائے دیکھنے سے
 انکے دل پاک کی پاکیزگی و لطافت ظاہر ہوتی ہی غرض سخن انکا آئینہ انکے باطن
 کا ہی وہ فتاحی ان اکابر کے حضور میں ظاہر کرتا ہی کہ اس دور میں ایسا ہلال زرین
 علم علم کا نمود ہوا جسے لام فلک اور میم آسمان کا چھین کے دونوں کو فک و آسمان
 کر دیا ہلال کا زرین ہونا خود روشن اور عربی میں سرعین کا جو یہاں مقصود ہی ہے

ہلالی لکھا جاتا ہی یہاں سرعین علم کا ہلال ٹھہرایا ہی اور جزو سے ارادہ کل کا حاصل یہ کہ اس ہلال نے ایسا اوج و عروج پایا ہی کہ فلک و آسمان دونوں کی رفعت و بلندی چھین لی اور ان کے اجزا کو فلک و آسمان بنا دیا اب یہ حال ہی کہ الف اشعار کا جو بصورت قامت ہی شعار رفعت کا بغل میں دبائے اور پہنٹے ہوئے ہی اور سر شعر کا جو بموجب الشَّعْر اسفل العُلُوْم کے نیچا ہو رہا تھا بعدد جاذبہ کندگیسویٰ خوانی یعنی حسنینون عقیفہ مستورہ معانی کے زیر سے بالا ہوا اور باریکی و باریک بینی سے بال بن گیا عین اسکی گویا چشم فتنہ انگیز معشوقوں کی ہی جس نے شعر میں سے سر نکالا ہی یہ حال دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قیامت معانی کی برپا ہوئی جب تو صورت شعر کی آنکھ اہل کذب کی طرح سر میں نکالے ہی جیسے کا ذبول کی آنکھیں اُس روز سر میں ہونگی اور شعر بھی اہل کذب سے ہی جیسا کہ کہا ہی اَلْكَذِبُ مَا أَحْسَنُ مَا جَوَّكَ اَسْمِیْن نوعی مذمت شعر کی تھی لہذا اُسکے تدارک میں بتا کہ و تکرار فرمایا کہ نہیں یہ بات نہیں ہی بلکہ عین شعر کا ایک آفتاب ہی کہ دُش عَلَیْکُمْ مِیْنِ نُحُورِہ کے قلب سے طالع اور منور ہی یعنی ٹپکا اُنپر اُسکے نور سے معنی تر گئی قطعہ بحر و کو آب رخ ابیات سے وہ سحر و جادو حاصل ہوا ہی کہ عین طبع کی کہ یہ عین بمعنی چشمہ کے ہی طب کو جو سحر و ساحری ہی ان بحر سے نکلا کر اور سر پر لا کر کناروں پر لائی ہی اور ڈھیر لگا دئے ہیں رباعی کو رباعی کیسے کہوں وہ تو صورت ایک بلغ کی ہی جس میں اقسام گل سیراب وریان ہو رہے ہیں اور قافیہ سونچے قصائد کا کیا بیان کہ اُنکا قاف کیسا صائد دلون کا ہو رہا ہی اور شکار کرتا ہی قاف کی صورت پھندے کی سی ہی بھی چنانچہ ظاہر معنی محسوس کی تر فتاحی میں صورت فنا کی حتیٰ کے سامنے ظاہر اور دونوں نصیحت ایک دوسرے کی اسی لیے صورت کہا ہی را کا دل آہی پاک کا دل کا ب جب کا ب دل را کا بنے گا اکا بر ہوگا سرعین علم کا ہلال جب یہ ہلال لام فلک اور میم آسمان کو یوں لگا علم ہوگا اور فلک و آسمان فلک و آسمان رہ جائینگے اور لام و میم طے سے لم بھی

ہونا ہے چونکہ کے ایما سے سمجھا جاتا ہے مرادوں لم کا ہی بمعنی نفی الف اشعار کے بغل میں
 شمار موجود شعر کا شین ہی اور مکسور بمعنی کلام موزون جب زیر سے بالا ہو گا یعنی
 مکسور سے مفتوح شعر یعنی مو کے ہو جائیگا جسکا اشارہ موکشتہ سے کیا ہے اور شعر
 کا اول آخر شری اور شر کے درمیان میں عین کہ اس شریں سز کال کے شعر ہو ا ہے
 شعر کے اول آخر بطور تصحیف کے سر بھی ہے اور عین اس سر میں مثل دیدہ کے قلب رس
 کا شر اور جب آفتاب عین کا اسمین سے طلوع کرے گا شعر حاصل ہو گا معنی معانی +
 قطعہ ابیات کے رخ پر آب ظاہر موجود طب کو عین پر لانے سے طبع ہو جائیگا رباعی
 میں باعی تصحیف باغی کے رہی ہے اسکا ایما سیرابی سے کیا ہے کہ رے بمعنی سیراب
 وریان کے ہی قصاید میں قاف کے بعد صاید لگا ہوا ہے محسنات کلام می نمایند
 می نمایند مرادوں یکدیگر و تجنیس زائد علم علم تجنیس تمام دربر گرفته کیا ہے خوب ہے
 کہ شعرا الف کے بغل میں ہی ایسے ہی زیر بالا جسے کسر اور فتح بھی مراد ہے قیام و
 قیامت صفت اشتقاق دیدہ و سر کیسا الطف ہے کہ سر میں ہوتے ہی ہین بحر ابیات
 طبع طب بحر ساحل شعر کذب سب با ہم مناسب رباعی کی رے کو سیرابی سے
 کیا ہے بتایا ہے قافیہ سے پورا حرف قاف نکلتا ہے اور بہت سوا اسکے کہ ذہن
 سلیم پر مخفی ترینے کے الاختلاف شارح نے اس نکتہ کی شرح میں ایسی طول طویل
 تقریر رنگ برنگ لکھی ہے اور تاویلین تسو لین گوناگون کی ہین کہ شاید طالب
 و شائق کو نفس مطلب کے بھی لالے پڑ جائیں اور ہر خدیاے فکر میں آئے آئے
 آئے ہو جائیں تب بھی خار خلجان کا خاطر سے نہ نکلے لہذا میں تو یہی کہوں گے
 کس کام کا وہ گل ہے کہ جس گل میں بو نہیں +

فی ذکر شعراء الماضیہ

نکتہ فردوسی از فردوسی ست در میدان فرسی و دودلا و رست کہ اولاد در نظر
 فروجی آید و سی در آخری نماید شعر فردوسی از شعر بسی سال فردزیست +
 چون رفت فرد عاقبت نام او دوسی ست + اللغات قریب الفتح و تخفیف

نشان و شوکت و نور و پرتو و زیبا فرسی منسوب بفرس بالضم فایس کے لوگ فرزند ہوا
 و شہنشاہ ہندی تیس دوسری ساٹھ عاقبت فرزند و آخر و انجام کار معنی ترکیبی نشر
 بخشی نہ ہے کہ مصرح لے بیان سبب تالیف کتاب کا شروع کیا ہی اسی سبب سے
 نکتہ صدر میں جملہ کچھ صفت سخن اور مخنور و نکی کی آب یہاں سے بفرس اسما ہر ایک
 کے پھر ذکر انکا چھیڑا بس یہ تذکرہ شعر اکا بطور جملہ معترضہ کے ہی بعد ان فراغ اسکے پھر
 اصل مقصود کی طرف رجوع کی ہی کیا سیجی چنانچہ پہلے ذکر فردوسی سے شروع
 کر کے فرمایا کہ فردوسی ایسی فرا و نشان و شوکت سخن کی رکھتا ہی کہ میدان فرسی
 میں اور فرسی تو ایک سی رکھتے ہیں یہ دوسری والا ہی یعنی سب سے دونا اور المضاعف
 اور نیز و دل والا کہ اول نظر میں تو فرد معلوم ہوتا ہی اور آخر میں شہی ظاہر کرتا ہی گویا
 معرکہ سخن کا یکہ تاز بھی ہی اور نیز اکیلا برابر تیش کے معنی ترکیبی شعر مصرح کہتے ہیں
 کہ فردوسی اس عالم فانی میں تیس برس فرو ہو کے جیا فرد خواہ اسوجہ سے کہ اپنا مثل
 نہیں رکھتا تھا خواہ بدین لحاظ کہ بے تعلق و بے فرزند تھا اور جب پیمانہ اسکی عمر کا پڑ
 ہوا تو فرد ہی عالم باقی کو گیا لیکن کچھ مضائقہ نہیں اسواسطے کہ دوسری اسنے نام
 و یادگار کے واسطے چھوڑ گیا کہ وہ کتاب شاہنامہ ہی جسکے ساٹھ ہزار شعر بتاتے ہیں
 اور کہتے ہیں کہ تیس برس میں لکھے ہیں اور دوسری کے ساٹھ ہوئے میں نے فرزند
 عاقبت کے معنی سے اخذ کیا ہی اور بعض قرینے بھی جیسے فرد و ست و نام اور کچھ مضائقہ
 نہیں یہ جزا ہی محذوف چون رفت کی معنی معامے نشر فردوسی کا اول جز فرد و سہرا
 دوسری ظاہر اور اول آخر کے جز لے لینے سے فرسی حاصل ہوتا ہی اور فرسی کے
 میدان میں دو گودل کرنے سے فردوسی ہو جاتا ہی اور فردوسی کا پہلا جز فرد ہی دوسرا
 دوسری کہ انکے امتزاج سے بھی فردوسی ہو جاتا ہی گو دوسری میں معنی کی رو سے وا و حرف
 عطف کا ہی اور سی بمعنی تیس علیہ معنی معامے شعر فردوسی کے نام کا ظاہر
 آغاز لفظ فردوسی اور انجام اسکا دوسری پر چنانچہ مصرح نے عاقبت نام سے ایسا کیا ہی
 بس ہو سکتا ہی کہ آغاز کی رو سے فرد کو لے گیا اور عاقبت کی رو سے پھر وال کو ملا کہ

دوسری کر لیا اور ایک حرف دو دفعہ لے لینا متنع نہیں ہے محسنات کلام فردوسی
 قمری فردسب کا سر کلمہ فا اور فردو شعر مناسب یکدیگر و من و دای خلک الاختلا
 شایح نے معاف فرسی کا نہیں لکھا اور اسکے بدلہ میں بڑی بڑی تقریریں کہ ہم جیسے نام
 اسکو لائیں وہ معنی جانتے ہیں لکھی ہیں ہم تو ایسی عبارت معنی میں فی بعض قائل
 کے قائل نہیں ع نگہ دار مارا زراہ خطا +

نکتہ آن سخن از الف و نون انوری آفتاب وار بر سروری دلیل روشن سبت
 کہے الف دیارے او قمر سبت کہ در حسن مطلع و منزل نور سلامت سخن سبت شعر
 اطراف لفظ انوری از معنی نوشد غسل + نو در میان آری بین از نام شیرینش مثل +
 اللغات انوری نام شاعر آن طور و انداز اور وہ اداجو حسن معشوق میں ہوتی ہی
 در ایک کلمہ ہی کہ معنی فاعلیت کے دیتا ہی جیسے کہ سروری میں ہی اور
 یا مفید معنی مہدوی اور سین علامت آفتاب کہ اہل تنجیم کے نزدیک
 آخر حرف سبع سیارات کا علامت اس سیارہ کی ہی اور شمس کا آخر
 حرف سین ہو اسی تر کی میں ماہ کو کہتے ہیں سلاست نرم و ہموار
 ہونا و روانی اور اصطلاحاً دادے کلمات بسہولت و آسانی کہ الفاظ ثقیل نون
 بفتح کہینہ و را و شہد کہ ناز نور کا اور شہداری السحاب باران مثل بفتح تین مانند
 و صفت حال و داستان و قصہ مشہور شدہ معنی ترکیبی نشر اس نکتہ میں صفت
 انوری کی فرمائی ہی کہتے ہیں کہ آن واد سخن کی الف و نون انوری سے آفتاب
 کی طرح سروری پر دلیل روشن ہی کہنے انوری کے سخن میں وہ آن واد ہی کہ آفتاب
 کی طرح وری سخن کی اس سے ظاہر و باہر ہی اور الف وری انوری کی گویا ایک
 قمر ہی کہ حسن و خوبی میں مطلع اور منزل نور سلاست سخن کا ہی کہنے نور سلاست سخن
 کا اسی قمر سے طلوع کرتا ہی اور اسمیں اسکی منزل ہی معنی ترکیبی شعر مصرع کہتے ہیں
 کہ انوری وہ شیرین کلام ہی جسکے نام کا لفظ معنی نو کی کمال شیرینی سے ادھر ادھر
 کے شہد ہو رہا ہی تو لفظ اری میں لفظ نو کو لکے دیکھ تو اسکے نام شیرین سے یہ

مثال ہی کہ نہیں اور انوری شیرین کلام اسمین ہی کہ نہیں ہی معنی معانی سے نشر
الف ونون سے آن حاصل ہوتا ہی اور اس آن کو جو وری کی سر پر لائینگے انوری
ہو جائیگا اول و آخر انوری سے آی حاصل ہوتا ہی بجئے ماہ جب یہ ماہ مطلع اور
منزل نور کا ہوگا انوری بن جائیگا محدودہ مقصورہ کا لحاظ معامین نہیں ہوتا تا نکلا جا
کہ آن و آے کا الف محدودہ ہی اور انوری کا مقصورہ معنی معانی سے شعر اطراف
لفظ انوری سے اری حاصل ہوتا ہی بجئے شہد جب اری میں لفظ نو داخل ہوگا
انوری حاصل ہوگا محسنات کلام لفظ سروردی کیا ہی خوب واقع ہو اسروردی
اور سر اور وری سب کو شامل اور سر میں سین کہ علامت شمس کی ہی حسن کے
قریب مطلع کا لفظ جس سے حسن مطلع بھی سمجھا جاتا ہی منزل اور مطلع اور آفتاب
وماہ نور اور غسل اور شیر اور شہد سب مناسب یکدیگر الغرض کہ ان تک کہون غ
حاجت مشاطہ نیست رومی دلا رام را + الاختلاف شارج نے ایک بھرتی سوا
اپنی بھرتی کے اور نا حق کی بھری ہی کہ بعض نے یہ توجیہ کی ہی الف حساب میں
یکلی ہی اور یکی کے چالیس عدد اور نون کے پاس بس یہ سب نوے ہوئے
اور نوہ سے حرف ماد ارادہ کیا اور ماد سے چشم اور چشم سے عین اور عین سے
آفتاب انتہی یہ تو لڑے لڑ خوب ملائی ہی لیکن کیا کیجئے مصرعہ کا کلام و عبارت
اپنی آن واد میں اس سے جدا اور نرالا ہی اور کہتا ہی غ پیش کسے رو کہ طلبگار
نست + شارج کا قول ہی بر سر وری را ہونا چاہئے تا معنی معانی سے درست ہوں میری
دانست میں تو را ایسا ہی جیسے اور معنی انکے اضافت جو ہی وہی کافی ہی۔
نکتہ بلبیل طبع سنائے در حدیقہ سخن آراے نقش ستائی می نماید کہ کوی سینای
در درون دارد عطارد عین عرفان از طارم بیکران دقایق چنان نور افشان است
کہ پر توے عطاے او بروے قمر تابان میرسد قطعہ لفظ سنا نیست نہی در سنی
رای + کاندہ میان لفظ سنے آمدست آے + وز بسکہ یافت پایہ طیب بیان بلند
عطارد بین بہ فرق عطارد نہادہ پایے + اللغات ستائی نام ایک ولی کا حکمت

و شاعری میں بڑے عالی رتبہ تھے حدیقہ سنائی انکی کتاب ہی فی جسکو بجاتے ہیں و گلو
 حلقوم حدیقہ وہ بلخ جسکے گرد و یوار خواہ لکڑی خواہ خار سے احاطہ ہو ستانام ایک
 لحن کا ہی موسیقی سے اور مہنورہ سہ تارہ و مخفف ستار اور تین پیالہ شراب کے
 جو نہار پیتے ہیں اور ایک قسم چادر کہ اُسکو شامیانہ بھی کہتے ہیں عطار خوشبو فروش
 مشہور دوا فروش مگر اسمین کراہت ہی اور نام ایک ولی کا کہ شاعر بھی تھے طارم بہرہ
 حرکت رہا لافانہ اور خانہ بلند اور خانہ چوہین و قایق جمع دقیقہ و آرد باریک اور چنر
 باریک و اندک حرف را اہل تنجیم کے نزدیک علامت قمر کی ہی ایسے ہی دال علامت عطار
 کی سنتی ہر وزن فعیل رفیع و بلند و روشن و تابان نیز اسے معنی ماہ طیب بالکسر
 بومے خوش و خوشی اور پاک ہونا اور خوش طبعی معنی ترکیبی شراش نکتہ میں دو
 شاعروں کی صفت ہی حکیم سنائی اور فرید الدین عطار چنانچہ فرمایا کہ طبیعت حکیم سنائی
 کی کہ ایک بلبل خوش الحان ہی سخن آرائی کے حدیقہ میں اور نقش ستاکا دکھاتی
 ہی جو ایک لحن ہی موسیقی لحنوں سے اور ستا کیا گویا سینا اسکے گلوے درون میں ہیں
 یعنی قسم قسم کے الحان اور عطار غفران شعار وہ شخص ہی کہ اسکے عرفان کے عین
 طارم بیکران دقیقون اور باریکون سے ایسا نور پور رہی ہی کہ اُسکی عطا کا پرتو
 قمر تابان کے منہ پر چوہی ہی جیسے آفتاب سے نور قمر کو پہنچتا ہی اور اوپر عین کہا بھی
 ہی جو آفتاب کے منے میں ہی معنی ترکیبی قطعہ لفظ سنائی اپنے سننے یعنی روشنی
 و بلندی رائی میں ایک ماہ ہی کہ وہ آ سی ہی معنی ماہ جو سنائی میں موجود اور عطار
 نے جو نہایت علوم مرتبہ طیب کا بیان میں پایا ہی اور بڑے اوج کو پہنچا رہا لکھو
 تو کیسا پائون عطار دے سر پر رکھا ہی حالانکہ وہ منشی و دبیر فلک کہلاتا ہے
 معنی معمارے شرسنائی و ستائی تصحیف یکدیگر سنائی کے اول آخر سے سی
 حاصل ہوتا ہی اور دل اسکانای ظاہر ایسے ہی سینا کا اول جز سے اور دوسرائی ہی طارم
 کا کتا رہیم ہی بیکران ہونیسے طارم تھا ہی عین عرفان کا آئیے عطار ہو جائیگا اور جب عطار کو قمر
 کہ لایا ہی عطا ہوئیگا تب ہی عطار ہو جائیگا معنی معمارے قطعہ سنی کے درمیان میں آ سی آئیے سنائی

حاصل ہوتا ہی علامت عطار دکی دال ہی جب عطار اسکے سر پر پاؤں رکھے گا کہ عطار کا پاؤں سے ہی عطار د ہو جائیگا محسنات کلام سنائی ستائی سینائی تینوں ہوزن اور تینوں کا سر کلمہ سین اور نیز تجنیس تام وزائد ایسے ہی عطار عین عرفان عطا عطار کا سر کلمہ عین نور پر توتا بان سنے ماہ قمر اور بلبل حدیقہ طبع نقش روپا و فرق طیب و عطا سب باہم مناسب یکدگر الحاصل کوئی نکتہ نکتہ کا نکتہ سے خالی نہیں و ہوا الظاہر علی المتفطن الاختلاف شایع نے قمر کی سے کو جو علامت اسکی ہی نہیں لکھا شاید تحریر تقریر میں اپنی نحو ہو کے بھول گئے یا خیال ہی نہ کیا۔

نکتہ نقطہ ہائے حروف خاقانی خال بیکران ست بروی سرخ گلرویان بیان چشمہ پاک ظہیر ویدہ اطفال بدایع مقال ست در آغوش ظہیر یعنی دایہ فضل و افضال قطعہ خوشید خاقانی نکتہ تابندہ الاناج ہنر + از خافقان آوردہ ہر بام شرف پاوہ اثر + جان ظہیر ارشد زن زدہ ست جانی ہر سخن + گر نخت از ظاہر کی در لفظا و بین دہ دگر + اللغات نقطہ بالفہم معروف اور اہل حکمت کی اصطلاح میں مہتابے خط قانی مبنی سرخ خال وہ نشان سیاہ جو چہرہ و بدن پر انسان کے ہوتے ہیں ہندی تل بیان بفتح روشن و ظاہر بات کہنا اور روشن اور ظاہر بات خاقانی نام شاعر کہ حکیم بھی تھا ظہیر نام شاعر جسکو ظہیر فارابی کہتے ہیں اطفال جمع طفل بالکسر خرد اور ہر چیز نو زادہ و بالفتح نازک و تازہ از ہر چیز بدایع جمع بدیع کوئی چیز نو پیدا شدہ مجازاً عجائبات مقال بفتح گفتگو ظہیر بالکسر دایہ یہ لفظ مہوز عین ہی لیکن ایسی ہمزہ کا ابدال یا سے بھی جائزہ ہی خافقان مشرق و مغرب شرف بزرگی اور وہ بزرگی جو سیاروں کو برج معین میں ہوتی ہی چنانچہ شرف آفتاب کا محل میں اور ماہ کا ثور عطار کا سنبلہ زہرہ کا حوت قمریخ کا جدی مشتری کا سرطان زحل کا میزان میں ہوتا ہی اور بعض کے لیے دود و برج بھی مقرر ہیں معنی ترکیبی نشر اس نکتہ میں بھی دو شاعروں کے کلام کی صفت ہی چنانچہ فرمایا کہ نقطہ جو حروف خاقانی کے ہیں گویا یہ خیال بیکران ہیں روئے سرخ گلرویان بیان پر یعنی جیسے خوبی و خوشنمائی چہرہ خوبون کی خال سے ہوتی ہی اسکے نقطوں سے

گلو یوں بیان کی ہی اور چشمہ ہی ظہیر کے آنکھیں ہیں اطفال بدیع مقال کے جو مراد ہی
 نوزادوں تازہ سے کہ وہ مضامین تازہ غیر دست سودہ ہیں کہ آغوش ظہیر یعنی دایہ
 فضل و افضال میں اپنی عجیب اور مزہ دار باتوں سے ہر ایک کا دل خوش کرتے
 ہیں۔ معنی ترکیبی قطعہ یعنی خورشید خاقانی کو کہ وہ خود خاقانی ہی ہی ذرا دیکھ تو
 کیسا اوج بہر سے تابان اور رختان ہو رہا ہی جسے خافقان یعنی مشرق مغرب سے
 بام شرف پر پائون رکھا ہی اور مشرق مغرب میں اس کے شرف کا کوئی مقابل نہیں
 اور کیسا پائون شرف پر رکھا ہی جہیں دس اتر ہیں جو مراد کثرت سے ہی تقدیم میں ہے
 آفتاب کے شرف میں اس کے اثر سے بہار ہوتی ہی اسمین ایسے اثر بکثرت ہیں اور
 ظہیر اگرچہ جان اس کے تن سے لگی لیکن ہر سخن میں اس کی جوجان اس نے ڈال دی ہی
 بدستور بانی ہی وہ معدوم نہیں ہوئی بس اگرچہ ظاہر کی روش سے تو ایک کیا لیکن
 اس کے لفظ میں تو دس اور موجود ہیں اس دس سے بھی کثرت مراد ہی یعنی بکثرت
 سخن جاندار اس کا موجود جس سے نام اس کا زندہ ہی پھر کیسے اس کو مردہ کہا جائے
 معنی معما کے شرفاں بیکران خا ہوا و خاقانی بمعنی شرح جب یہ خاقانی پر واقع ہوگا
 خود خاقانی ظاہر ہو جائیگا اور جب ظہیر کے آغوش میں ہا ہو گئے ظہیر حاصل ہو گا۔
 معنی معما کے قطعہ خافقان میں علامت شرف کی فا ہی جب اس فا پر پائون
 رکھ کر یا مال کر دینگے خاقان رہ جائیگا اور موافق اشارہ پادہ اثر کے چو یا کہ یا و یا معما
 میں ایک ہی یا کو خاقان کا پائون بنا لینگے خاقانی ہو جائیگا اور ظاہر سے جو ایک
 جائیگا کہ وہ الف ہی اور اسمین جب وہ دیکھینگے کہ وہ یا ہی دس عدد والے ظہیر
 ہو جائیگا محسنات کلام خال بیکران کیسا خوب ہی دو معنی والا اور برعایت
 خانی سرخ و گلو بیان کہ رو کی مناسب خال ایسے ہی چشم و چشمہ ویدہ خال اطفال
 مقال افضال سب ہوزن از ظاہر یکے کا لطف بھی ظاہر اور علیٰ ہذا القیاس ہر
 لفظ قابل غور و لحاظ کے ہی الا اختلاف شارح نے خافقان کو مولد حکیم خاقانی
 کا لکھا ہی کہ ایک موضع ہی شروان سے میں نے تو لغت میں سوائے مشرق مغرب کے

اور کوئی معنی اسکے نہیں پائے اور ایسا بھی معلوم ہوتا ہی کہ بجائے بام کے نام اختیار کیا ہی
ظاہر تو قرینے بام ہی کے ہیں جیسے اوج و شرف اور دوسرا معا جو شعر ثانی میں لفظ ظاہر
سے ظاہر ہی اسکو چھوڑ دیا اُنکی رائے لیکن توقع بکار خوشنیتن ہشیار میباش + اور وہ
فقہ بین میری سمجھ میں چشمہ ہائے نیکیر مقابل نقطہ ہائے خاقانی کے بہتری نہ چشم ہائے
ظہیر اور جو ایک معاشارق کا شایع نے لکھا ہی اور خود ہی اسکو معجروح کہا اُس سے
کیا سر و کار۔

نکتہ سین سعدی ارہ ایست بر سر عدی یعنی دشمنان سخن را نی و عین او دیدہ
استاد حاذق ست در سدی یعنی تار دیباہی معانی و دال اور اہ نامیست در سعی
کعبہ تحقیق و یائے توسیست در تدقیق یعنی محل سعدا کبر توفیق و گوہر نظم نظامی
در مخزن شیرین کلامی نقش نظامی دارد کہ کوئے در میان ہر نظم الف الف الماس والہ
سورخ کردہ بلکہ از گوہری کہ مکنون بحر ضمیر اوست در ہر نظم کئی ظاہر کردہ رہا بھی
دور اہ سخن کردہاں شدی ہے + سعدی کہ باندہ دیدہ حیران دروے + تشبہ ہر نے
کلاک نظامیست فرق + بنگر نظامی متفرق در نے + اللغات تعدی بضم و کسر
و شمنان حاذق زیرک و استاد کار سعدی بالضم والفتح تار جامہ علاف سخی دوڑنا اور
کوشش کرنا تحقیق راست درست کرنا قوس بالفتح کمان و گز و نام ہر برج خانہ
مشتی تدقیق باریک کرنا اور اچھا کہنا سعدا کبر مشتری کہ علامت اسکی پیچہ میں باری
توفیق مدد کرنا کسی کی کسی کام میں نظم بالفتح اسپین مل جانا اور جوا ہر پروانا اور
وزن و ترتیب سخن کی اور شعرا و رشتہ امرا و پادشاہ و وہ بین ستارے جو جوارے ہیں
سعدی بضم و تشدید دال نام ایک دانشمند کا کہ کوفہ کی مسجد کے قریب حجرہ بیتا تھا
فرق بکسر و فتح راجع فرقہ گروہ مردم تپے پیٹھ کہ کمان وغیرہ پر بیٹھتے ہیں و بعضی رکے
و پا و نشان قدم و عقب و کرت و مروت و تاب و طاقت نظامی بفتح تین تشبہ ہونا اور
بکسر تشنگان متفرق پریشان و جدا کردہ معنی ترکیبی نشر اس نکتہ میں سعدی نظامی
و کا ذکر ہی اور سعدی کے ہر حرف سے ایک صفت عمدہ نکالی ہی چنانچہ فرمایا کہ

سین سعدی کا ایک اڑہ ہی سرپردی یعنی دشمنوں سخن رانی کے کیا مجال جو اسکا سین اور عین اسکی دیدہ ہی سعدی بیٹے دیباے سانی کا کہ تار تار موٹا مہین خوب دیکھا سمجھا اور دال اسکی بڑی رہ گا ہی سعی کعبہ تحقیق کی بیٹے تحقیق میں انکی بڑی سعی اور کوشش کو بتاتی ہی اور یا اسکی ایک قوس ہی ترقیق کی کہ خانہ ہی سعدا کبر کے مشتری جسکی تنجیم میں یا ہی علامت بھی ہی اور یا سے ترکی میں کمان کو بھی کہتے ہیں اور خوشنویسوں کی اصطلاح میں بھی ایک یا قوسی ہوتی ہی جسکو کھینچ کے لکھتے ہیں اور خواجہ نظامی اپنے گوہر نظم کے مخزن شیرین کلامی میں ایسا نقش و نظام رکھتے ہیں چنانچہ انکے کلام میں پیوستگی اور نظم ظاہر ہی اس نظم و پیوستگی سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ الف الف الف کے الماس سے سوراخ کیا ہی اور ہر گوہر نظم میں الف و پیوستگی کر دی ہی بلکہ ہر گوہر سے جو انکی بحر ضمیر میں مکنون تھا ہر ایک نظم میں ایک نم ظاہر کر دی ہی بیٹے سیرابی و شادابی اس سے ظاہر و باہر ہی معنی ترکیبی رباعی یعنی راہ سخن میں ایسی ایک دیوار و سد جہان نے بنادی ہی کہ دیکھنے والوںکی آنکھیں اسکو دیکھ کے حیران ہیں کہ سعدی کے سخن سے سخن کی حد ہی اور سخن سعدی کے واسطے ہی اور فرقہ کے فرقہ تشبہ فی کلک نظامی کے ہیں دیکھ تو اس کلک میں کیسا نظم پھیلا ہوا ہی کہ دلیل ثبوت دعوی تشنگی عام کی ہی معنی معانی سے نشر سعدی میں سین عدی پر اور عین سعدی میں اور دال سعی میں لانے سے سعد ہوتا ہی اور سعد کا قوس میں غل چونے سے جو یا ہی خواہ علامت مشتری کہ خود اسی سے مراد ہی پایاے بمعنی کمان سعدی ہوتا ہی اور جو سین عین دال یا کو جو جدا جدا کیے ہیں جمع کرین تب بھی سعدی ہی اگر لفظ نظم میں الف الف الف کا سوراخ کرے گا نظام ہو گا نظامی بیابے معروف کا نقش نظامے بیابے مجہول ہی اور نظامی کے اول آخر سے نم بھی ظاہر اور ظاہر کردہ سے یہ اشارہ کہ نے بیابے مجہول حاصل ہوتا ہی نہ فقط نم اور یا مفید ہی معنی ترکیبی میں لیکن یہ بھی صورت نظامی کی نمی کی ہی اور معانی میں صورت کا اعتبار ہی معنی معانی سے رباعی سعدی میں دیدہ بیٹے عین لانے سے سعدی ہوتا ہی

نظم کو متفرق کرنے سے نظام ہوتا ہی اور نے میں پھیلائے سے نظامی محسنات کلام
 سنہ ہی کے حرفوں کو متفرق اور جمع کر کے کیا ہی لطف سے سعدی نکالا ہی مخزن
 کہ لفظ کہ نظامی کی تصنیف ہی اور نیز برعایت نگہ کہ الفا مسکن ہی کیسا خوب ہے
 قوس اور بیا سے سعد اکبر مناسب یکدیگر الٹ الٹ الماس سبب میں سر کلمہ
 معروف واہر ہی کو ہر بحر مکنون نظم بھی برعایت یکدیگر تحقیق تدقیق توفیق تیتون کے
 ایک وزن سے ہیں اور علی ہذا الاختلاف شایع لکھتے ہیں کہ سعد اکبر توفیق راہ
 ساختہ یہ مصرع کی عبارت میں کہان ہی شایع نے لکھ دیا انکی خوشی اقدیں یہ ہی
 کہ کوئی مانے گا نہیں بلکہ محل سعد اکبر کہا ہی کہ فی الواقع اسکا خانہ ہی ہر نقش نظامی
 دارو اسعین کچھ جھگڑا حضرت نظام الدین اولیا کا لکھ کر آپ ہی طے کیا ہی اکھردر
 رسیدہ بود بالائے ولی بخیر گذشت ہجائے ایسے لکھنے سے کیا فائدہ اور نقش کو نفس
 معنی دم کے بھی ٹھہرایا ہی اور اعراض کیا ہی تمہارے نے تو نقش واسطے بجا و لفظ نظامی
 بیا سے معروف کے اور نظامی بیا سے مجہول کے کہا ہی نہ نظام الدین اولیا جیسے در
 ہر نظم ہی ظاہر کردہ فرمایا ہی کہ اسمین بھی معروف و مجہول کا لحاظ کر کے ظاہر کردہ
 کہا ہی واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

نظم غنہ بہت سخن کمال آہست کہ در دل ہمہ جا دارد و عکسلین آب در ہر کلین
 آفتادہ کاٹے سر بر آوردہ شعر بوستانہ خیال از سخن عذب کمال + دہم
 آب روانست از انست کم آل + اللغات غزوت خوش مرہ ہونا پانی کا اور
 شیرینی اور چیزوں کے سوائے پانی کی مجاز ہی کمال تخلص شاعر ہمہ ترجمہ کل کا عذب
 بافتج آب شیرین و خوشگوار و نیز خوردنی و نوشیدنی خوشگوار اہل فارس میں جمنے
 رنگ شیرخ واسپ اور ایک قسم سراب و چوب و خیمہ اور ایک پنچ ہو کہ اس سے
 کپڑے نکلتے ہیں معنی ترکیبی شریف کمال کا سخن ایسا ایک آب شیرین اور
 خوشگوار ہی کہ جسکی سب کے دلون میں جگہ ہی اور یہ وصف رکھتا ہی کہ جس
 کلزمین پر اسکا عکس پڑ گیا وہاں سے ایک کامل نے طور کیا ایسا اثر و فیض

اس آب کا ہی معنی ترکیبی شعر یعنی جتنے بوستان خیال کے ہیں سب میں سخن شیریں کمال سے آب روان روان ہی اور اس کے فیض سے سرسبز وریان اسی سبب سے اس کے سخن میں سراپ یعنی دھوکا آب کا مطلق نہیں ہی آب ہی آب ہی معنی معمار کے شکر کمال کے اول آخر سے کل ہوتا ہی لفظ واجب اس کا مل لینے کمال حاصل ہوگا اور اس کے عکس غیر مستوی سے کامل نکلتا ہی معنی معمار کے شعر اس میں بس یہی کہ کم اور ال کی ترکیب سے کمال حاصل ہوتا ہی محسنات کلام کلزمین کیسا خوب ہی کہ کل و گل دو فون ہمدرد ہیں در دل ہمہ جادار دیکھا ہی زمینیں واقع ہوا کہ سب مخلوق اور دل کل دو ٹوکوں شامل ہی اُنقادہ اور سربراہ وردہ متضاد غدوبت اور آب اور عکس و روان سب مناسب یکدگر خیال کمال ال تینوں ہوتے ہیں اور کہ صاحب غور پر پوشیدہ نہیں الا شتلا و شراح یہ کم و ال کے معنی میں لکھا ہی کہ لغت ترکی میں اس کے معنی کم گیر کے ہیں اور مطلب یہ لکھا کہ تمام زمینیں روان کی آب سخن کمال سے بہرہ ور ہیں بس ہر صاحب حال کو چاہیے کہ اس آب سے ٹھوڑا سا سب کو فیض ہو بیٹھے اور کسی چیز کے منہ کو لینے میں لفظ ترکی بہت مزید ہے اس سے مراد ہے کہ کم و ال ترکی کے الفاظ میں لکھتے بہت آب لینے سے منع فرمایا ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے بھی ایک فرشتہ نے چھدیک لفظ ترکی کی کہ جب خطاب کیا فوراً جنت سے نکل کھڑے ہوئے ورنہ نکلتے نہیں تھے شراح کو یہ تحقیق معنی لغت ترکی کی اور ایسا موثر و مفید ہونا انکا منہ کرنے کے معاملہ میں اور سمجھنا اور جاننا زبان ترکی حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتوں کا کہیں ثابت ہوا ہوگا جب تو لکھا ہم تو ظاہر یہ جانتے ہیں کہ مصر رحلے غدوبت و روانی آب سخن کمال سے نکتہ کو بھر دیا ہی بلکہ خود شراح اپنے معنی کو دیکھیں پھر کم گیری کیسی و علی ہذا باقی تقریر الحاصل ہر کس بہ خیال خویش خبطے دارد و انھوں نے اپنے معنی لکھے میں نے اپنے لکھے و لا الخیار۔

نکتہ الف خواجہ نے نخلہ از غدوبت الفاظ و روانی معانی در میان نقش دو چہ

نخل گفتگو انگینہ و عین عمارت سے دام دل از سلسل بیان آب روان در شمر آورده
 قطعہ از رشک سروستان بچون ہزارستان + دارد نخل خواجو سر جوش آفرخ
 دل + وز خامہ عمارت برابر چہ کشتہ دایم + بر روے دیدہ بنگر ستر عمارت حاصل +
 اللغات خواجہ نام شاعر غلبند باغبان نخل دخت خرم عمارت نام شاعر سلسل آب شہرین
 خوشگوار و صاف عمارت کسہ چاہ قدیم اور چشمہ کسہ آب روان منقطع نہواہ کثرت اور بسیاری کسی تہی
 و بالفح گفتی اور گشتا شمر شہرین جوش و تالاب و سر شہر جوش اول جسمین روغن و غیرہ ہوتا
 آفرخ بفتح و او آہ و افسوس و کلمہ تعبیر نام آئندہ ہا نیوالاعمال بفتح تین اندھا ہونا اور گراہی و غلبہ
 و ابرتک رقیق مانند دو دے معنی ترکیبی شریفہ خواجو غلبند سخن کے الف نے نہایت شیرینی الفا
 و روانی معانی سے در میان نقش دو جو کے نخل گفتگو کا بلند کیا ہی پسے جیسے نخل خر
 رطب بار و پر برگ و شاخ اور بلند ہوتا ہی ایسے ہی نخل اسکی گفتگو کا بلند و پر بار ہی
 اور عمارت کے عین کہ ذات اسکی ہی واسطے دل دام کے سلسل بیان کے آب روان
 سے آب شہرین واسطے تالاب و حوض کے آب میں اسکی سلسل بیان سے
 آب ہو گئے معنی ترکیبی قطعہ یعنی رشک نخل خواجو سے سروستان مثل
 بلبل ہزارستان کے سر جوش آفرخ یعنی آہ و افسوس دل کا رکھتا ہی کہ ایسی بات
 و درستی افسوس مجھ میں نہیں ہی اور عمارت کے قلم کا باران دیکھ کر ابراگر چہ واقع ہوا
 یعنی شرم و حسرت سے رونے لگا لیکن عمارت کے روے دیدہ پر ستر عمارت حاصل ہی
 اچھ مٹر شہر ہی کہ عمارت بنا ہی اور کور معنی معمارے شر خواجو میں پہلا خوتو
 نقش جو ہی دوسرا خود جو اور دونوں کے بیچ میں الف آنے سے خواجو حاصل
 ہوگا دام دل مادہ واجب مادہ پر عین عمارت یگانہ عمارت ہو جائیگا عمارت کے اول آخر
 سے عمارت کتا ہی اور ماسمین لانے سے بھی جو بعضی آب کے ہی عمارت ہو جاتا ہے
 معنی معمارے قطعہ آفرخ کا دل خواہاں عین سر جوش کا جو جو ہی ترکیب
 دینے سے خواجو ہو جاتا ہی اور ہر گاہ لفظ عمارت کا روے دیدہ پر جو دال ہی لائینگے
 عمارت ہوگا عمارت کے کشتہ ہونے سے دایم ہوتا ہی عمارت کا معما نظم و نثر دونوں میں

دو دفعہ پیدا کیا ہو اور خواجہ کا ایک ایک صورت پر محسنات کلام عدد کا لفظ جو
 عہد سے نکلتا ہو کیسا لطف رکھتا ہو کہ اگر بالکسر کہیں تو مناسب ما و شمر کے ہوگا
 جو بمعنی آب اور حشیمہ اور تالاب کے ہو جیسا کہ عدد کے معنی میں لکھی گئی اور اگر بفتح
 کہیں تو بمعنی کنتی کے مناسب شمر کہ امر شمر دن کا ہو سکتا ہو ایسے ہی سرچوش جو
 دو معنی دیتا ہو اور روے دیدہ سوا ان کے اور رعایات و مناسبات دیگر کہا ہو اظہار
 علی فہم الفہم الاختلاف شارح نے تین قسم کے معنی آب روان در شمر آوردہ
 کے لکھے تینوں میں لفظ شمار کا بجائے شمر کے اخذ کیا ہو بلکہ لغات کے معنی جو لکھے ہیں
 انہیں بھی لکھا ہو شمر بمعنی عدد و شمارہ اور لغت میں جو معنی شمر کے ہیں میں نے لکھ دیے
 شارح کا یہ حال رع در میکدہ زینفنے اصلا خبری نیست + ایسے ستر عماش حاصل
 میں بڑی توجہ میں اور نقش دو جو میں کافیہ اور عبد الغفور سب کو جمع کیا ہو اور
 طول طویل تسویلین خارج از ماخن فیہ بھر کے کاغذ سیاہ کیا ہو اور سرچوش میں
 بجلا خطہ معنہ معماے شین ضعیف کا ٹھہرایا ہو اچھی شرح لکھی طالب معنی جو رجوع کرے
 کہ معنی متن کے معلوم کروں کہ صحیح کیا ہیں تو بے ساختہ کہ اٹھے روزے بخشوائے
 آئے تھے اٹے نماز گئے پڑی۔

نکتہ سرسبزی حرف اول خسرو طوطی شکر خاے ہند ست کہ بر سر سرور استی طبع بلند
 آشیان دارد و شیرینی مطلع حسن علاوہ حلاوت سخن کہ بدندان فی قلم پیوستہ شدہ
 قطع شد نظم خسرو بحر ہند آب و سوادا و نگار + طوطی کلک اوزنی آوردہ خسرو
 نگار از حسن شعر تر حسن آوردہ رکف بحر با + حسن بر سر نون قلم ز اواز موج او نگار
 اللغات خسرو نام شاعر طوطی ہند لقب انکا حسن نام شاعر مطلع انکا مشہور ہے
 علاوہ بکسر وہ بارہ جو کسی بار پر رکھیں اور جو چیز کہ کسی چیز پر بڑھائیں فارسی میں
 اسکو سربار کہتے ہیں بفتح خطا ہو حلاوت شیرینی سنن بالکسر و تشدید نون دندان
 سواد بفتح سیاہی رنگ و حوالی شہر و نواحی و ملکہ و ذہن حسن بفتح خاشاک
 و کاہ و پینہاے باریک اور ایک گیارہو شہودار و تخم کا ہو و بخیل و ناکس کف بفتح

و تشدید پنچہ دست و کف دست و کف پا اور جھاک جیسے کف دریا اور کف صابون و ختم
 ختماق حسن با کسر و تشدید نون جاننا اور آگاہ ہونا اور معلوم کر لینا و آواز نرم
 نون ماہی و شمشیر و دوات و سیاہی و شب و چاہ و زخدان معنی تم کیسی شہر حضرت
 خسرو کہ طوطی شکر خاں ہندوستان کے ہیں انکا حرف اول جو خاہی سرور استی
 طبع بلند کے سر پر آشیان رکھتی ہی اسی سبب سے ہمیشہ ہمارا اور مثل سرو کے
 خزان سے بے آزار ہی اور مطلع حسن کی شیرینی علاوہ تلاوت سخن کے ہی کہ انکی
 فی قلم کے دندان سے گھلی ملی ہوئی ہی اسوجہ سے گو سخن انکا شیرینی سے پر بار ہی
 لیکن شیرینی مطلع کی اس بار پر علاوہ اور زیادہ ہی معنی تم کیسی قطعہ مقرر
 کہتے ہیں کہ نظم خسرو کی ایک بحر بند ہی ذرا اُسکے آب و سواد کو دیکھ کیسا طوان عرض
 اور قعر و عمق رکھتا ہی اور اسکی طوطی کلک کو دیکھ کیسی نے سے خسرو پر لائی ہی
 لینے با وصف اسکے کہ کلک اسکی نو سے ہی جو خشک ہوتی ہی لیکن یہ خسرو لینے
 گیاہ سبز و خوشبو بطور مین لائی ہی اور حسن اپنے شعر تر کے حسن سے ہر بحر کو اپنے
 کف مین لایا ہی لینے قبضہ قدرت مین اور اسکے نون قلم کے سر پر حسن لگا پھر آواز
 اسکے موج کی دیکھ کہ وہ صریر کلک ہی جو اس سے موج مار رہی ہی بحر و کف
 و نون مین ابیہام ہی بمعنی دریا و بحر شعر ایسے ہی کف بمعنی ہاتھ اور جھاک اور نون
 کے موافق معنی ہو سکتے ہیں لینے دریا جوش حسرت سے جھاک منہ مین بھرے
 ہوئے ہی معنی معامے نشر سرو کے سر پر آگاہی سے خسرو حاصل ہوتا ہی
 علاوہ کا علاوہ ماہی اور دندان مراد سن جب جا علاوہ سن کے ہوگی حسن ہو جائیگا
 معنی معامے قطعہ لفظ خس جب لفظ رو پر آئیگا خسرو ہو جائیگا اور لفظ حسن
 نون پر آنے سے حسن ہو جائیگا محسنات کلام سر سبز ہی طوطی شکر خاں ہند سر سرو
 راستی بلند آشیان شیرینی حلاوت بحر آب تر کف موج سبب باہر گیر مینا سبب
 حسن حسن تجنیس تمام خس حسن تصحیف آورده در کف بحر با کیسا الطف ہی
 لینے دریا کف مین لایا جو مراد قبضہ مین لائے سے ہی پر عایت دریا کف بمعنی جھاک

یاشعہ کی بحرین کف میں لایا اسکی رعایت سے کف جو ایک قسم زحاف سے ہو یا دریا
کو جوش مسرت سے کف میں لایا سواد کیسا خوب ہی کہ نجر اسود بحر ہند ہی باقی اور
جو ہیں تامل متامل پہ چھوڑتا ہوں الاختلاف شارح لکھتے ہیں کہ خسرو کا سر کلمہ
نما ہی اور خضر کا بھی اور خضر یعنی رنگ سبز اس واسطے سر سبزی حروف اول خسرو
نے کہا ہی یا نا لیکن سوادے سر سبزی کے کہ وہ مناسب طوطی کے بھی ہی اور بڑے
لطف کے ساتھ کہ اسکا سر سبز ہونا بھی ہی اور کوئی اشارہ مصرح کیطرون سے خضر
کا نہیں ہی پھر کیسے یقین کیا جائے شعر دیا کوہ درہ و من خستہ و غریب + ای خضر
بے چشمہ مرد کن بہتم +

انکشم سواد ترکیب جلال در دیدہ نغم جلاے مردم ست و آوحدن طوطی بلاغت
بیان اوحدی ست کہ شمع الف قلمش کبر سواد وحی دلیلے دار در باغی در باغ سخن
بلبل بستان بمقال + لال ست بہ پیش غنچہ جیم جلال + اوجیست مصور اوحد
را کہ گرفت + در سایہ او چتر و برجیس مال + اللغات سواد سیاہی و ملکہ و
وہن و مسودہ ترکیب ایک چیز کو دوسری چیز میں ملانا اور رکھنا ایسا کہ وصل ہو جا
جیسے نگین و خاتم نغم سخن کہنا جلا بفتح در آخر ہمزہ اور محاورہ فارسی میں بے ہمزہ
خانمان سے کسی کو نکال دینا یا خود ترک وطن کرنا بالکسر سہ یا بفتح مخصوص اور رنگ سے
صاف کرنا کہ روشن ہو جائے جلال و آوحدی ہر دو نام شاعر بلاغت جوان ہونا
اور پونچھا کمال اور فنہا کو اور لانا کلام نہایت مقتضائے مقام کے وحی بالفتح انفا
الہام و کتاب و پیغام خدا اور سخن پہنان کہنا اور سخن پہنان اور رکھنا دلیل دال
ہر دو بمعنی راہنما بمقال کی باتوقیت کی ہی لال سرخ و گنگ آوج بلندی ضد حفیض
تیر خطار د کہ علامت اسکی نجوم میں دال ہی برجیس مشتری جسکی علامت یا ہی
مال بد ہمزہ بروزن مقال جائے رجوع و بازگشت و انجام کار معنی ترکیبی شر
مصرح کہتے ہیں وہ سواد یعنی تحریر جسکو جلال نے دیدہ نغم میں ترکیب کیا ہی
ایک جلا ہی چشم مردم کے واسطے کہ چاہے اسکو سرمہ عام سمجھو چاہے سرمہ مخصوص

چاہے صفا اوحدی اُسکے بلاغت بیان کی طوطی اُس حد ہی کہ شمع جو اسکے الف قلم کی ہو
 یعنی الف قلم سے جو شمع روشن کرتا ہی سوادوحی پر ایک دال و دلیل رکھتا ہو گویا
 کلام اسکا القاد الہام ہی ہی کہ عالم غیب سے اسکے دل میں گذرتا پڑتا ہی
 معنی ترکیبی رباعی جلال جسوقت کہ باغ سخن میں گفتگو و مقال کرتا ہی اسل
 اسکے جیم کے سامنے کہ گل کی کلی کی طرح ہی لال و گنگ ہو جاتی ہی مجال مقال
 کی نہیں رکھتی اور اوحدی ایسا مصور با اوج ہی جسکے سایہ میں تیرے عطار کہ شہ
 فلک ہی اور مشتری قاضی فلک دونوں اپنی بازگشت اور جہے رہے رکھتے ہیں
 اسقدر بلند اور روشن کلام ہی معنی محالے سے نظر جلا کو جب قلم کے دیدہ میں
 لائینگے جو لام ہی جلال حاصل ہوگا اوحدیت سے خود پورا اوحدی اُکلتا ہی اور
 الف جسکے اشارہ شمع الف قلم کے ساتھ ہی سوادوحی پر لائینگے اور دلیل اسکی دال
 ہوگی تب بھی اوحدی ہو جائیگا معنی محالے رباعی جیم کے سامنے لال ہوگا
 سے جلال بجاتا ہی اوج و اوج با ہم تصحیف جب اوج کے سایہ میں دال عطار
 اور مشتری کی آئینگی اوحدی ہوگا محسنات کلام اوحدیت کیا الطف ہی
 جو ضمیر اور حدی کو بھی شامل ہی اور پورے نام شاعر کو غنی جیم کیا خوب کہا ہے کہ
 خوشنویس بصورت غنیہ کے لکھتے ہیں اور نسبت خوشی کے اسکی یعنی غنیہ کی طرف
 کرتے ہیں اور برعایت اسکے لفظ لال ایسے ہی دلیلہ دارد کہ وہ دال ہی مرادف
 دلیل اور سایہ اور مال کہ اوحدی میں گویا دال عطار اور مشتری کی اسکے سایہ
 میں ہی اور سواد اور ترکیب اور دیدہ اور جلال اور مردم وغیرہ سب برعایت یکدیگر
 اور علاوہ انکے کیسے رعایات و مناسبات بھرے ہیں کہ ذہن و سا پر سب عیان
 ہیں و عیان راہ بیان الاختلاف شارح کی فکر متفرعہ کو اس نکتہ میں بھی احتمال
 شاخ در شاخ ہیں اور جکو تو پند سعدی رح کی یاد ہی شعر ثباتے بدست آرا سے
 بے ثبات کہ بر سنگ گردان نر وید نبات + سوائے احتمال دیگر کے کہتے ہیں
 کہ دیدہ قلم مقدر ہا نہیں ہی نہ معنی ترکیبی میں نہ معنی محالے میں میری دانست میں

دیرہ تکلام ہی حسب اصطلاح اہل معما کہ کاغذ چشمہ دار بھی سمجھیں لگا ہوا ہو بس مضمون
میں کیا خلل ہو اور مضمون ترکیبی تو بایر و شاید موجود چنانچہ لکھے گئے ہاں شارح نے جو
معما نکالا ہو اور مردم کے لفظ سے مرکوز لام ٹھہرایا ہو اور لفظ دم کو دم نام جلال کی کہ وہ
لام ہی قرار دیا ہو یہ بیشک خلل سے پاک اور موافق مضمون ترکیبی و معما کے ہو
مرلام کے مضمون کمان ہو البتہ لام کے انواع اختصا ص و تعلیک وغیرہ سے ہی نہ خود
بمعنی لام اور مہرح ایسے شخص نہیں ہیں کہ جلال کے نام میں دم لگا کے مہرح و جرح
اور قرح کے ہوتے برج جلال کی کہتے ہیں نہ عادت و قرح اور بہت باتیں ہیں جسکا
جی چاہے انکی شرح دیکھے میں کیون کاغذ سیاہ اور اپنی اوقات تباہ کروں اپنی ہی
تحریر کی خیر مانگوں خدا نہ کرے مَنجِ ضَعْفِکَ ضَعْفِکَ مین داخل ہوں اَللّٰهُمَّ
اَحْفَظْکَ۔

نکتہ نامہ در آتش بیان از چشمہ صاد میں حیوان ظاہر کردہ و بیک نقطہ کہ از رشحات
اقلام برچہن حروف نامے ریختہ نافر شدہ شعر بنار عشق سراپا سے یافتہ ناصر
بافتہ اول سامع ازان بود ناصر اللغات ناصر نام شاعر آتش بیان شاعر فیض بیان
علین حیوان چشمہ حیوان رشحات جمع رشوم یعنی قطرات و چکیدگی نقطہ ریختن کنایہ
خال رمل سے دیکھنا سر اپا خلعت و تمام اندام و تمام ہر چیز اول سے آخر تک
و وصف تمام اندام معشوق ناصر تازہ و نہایت سبز و نہایت سرخ و نہایت زرد
و جامہ خوک مضمون ترکیبی شاعر کیسا عجوبہ کار ہو جسے بیان کی آگ میں صاد کے
چشمہ سے چشمہ حیوان کا ظاہر کیا ہی یعنی جتا تا ہی کہ میں آگ میں چشمہ بہا تا ہوں
اور وہ بھی چشمہ حیوان ورنہ آگ میں چشمہ کمان یہ اسی کا حق و حصہ ہی اور جس
نام کے چمن حروف میں ایک نقطہ بھی اسکی قلموں کی چکیدگی کا ٹپک گیا وہ سر اپا
ناصر ہو گیا اسے تازہ و تر اور سر سر سبز ایسا فیض اسکی قلموں کا ہی یعنی
ترکیبی شعر یعنی ناصر نے آتش عشق سے سر اپا خلعت پایا ہی یعنی عشق سے
معزز و ممتاز ہوا ہی اسی سبب سے دل سامع کا اس سے ایک نقطہ میں تازہ

اور ناضر ہو جاتا ہی یعنی نہایت ہی تازہ اور سبز یا سرخ و پر فرغ مثل آتش کے یا زرد
 بزرنگ عاشقان اسلئے کہ وہ خود بھی عاشق ہی معنی معامے نثر نار میں چشمہ صا کا ظاہر
 ہونے سے ناضر ہوتا ہی اور ناضر پر ایک نقطہ ٹپکا دینے سے ناضر ہو جاتا ہی اور محل نقطہ کا
 سوائے صا کے اور کوئی نہیں ہی معنی معامے شعر ناضر کا سراپا نار ہی اور اس پر
 نقطہ ہونے سے ناضر محسنات کلام آتش اور چشمہ صا دینے نقطہ قلم جن حروف
 وغیرہ سب مراعات یکدگر اختلاف اصل کتاب میں اگر چہ بلفظ اول الخ
 لکھا ہی لیکن میری دانشت میں شاید بلفظ کی جگہ بنقطہ او ہو۔

نکتہ چشمہ میم سلمان بالف مای محیط معانی ست تہی بینی کہ سل کہ کشتی ست بزر باراد
 ونون کہ ماہست دزیر شعر حروف اول سلمان سل ست و آخر مان کہ فن شعر
 از و پرس دیگر یلمان + اللغات سلمان نام شاعر محیط سمندر و کتاب فقہ سل کہ معنی
 مہم رح نے خود لکھ دیے اور نیز بعضی پرس کہ امر ہی سال لسیال سے تون کی تفسیر بھی
 مہم رح نے کر دی مان بھی امر ہی ماندن سے جسکے معنی چھوڑنا ہیں اور رہنا معنی
 ترکیبی شرمیم سلمان کا چشمہ مع الف کے ایک مائی محیط یعنی سمندر معانی کا ہی
 تو کیا خیال نہیں کرتا کہ سل جو کشتی ہی اپنے اوپر رکھے ہوئے ہی اور نون کہ چھلی ہی اپنے
 نیچے رکھتا ہی پھر سمندر میں اور اس میں کیا فرق ہی یعنی اسکے نام سے ظاہر ہی کہ یہ شخص
 بھی اسباب و متاع گرانمایہ سخن کے کشتی کی طرح لادے ہوئے ہی اور غور معانی کو بھی
 بخوبی مثل ماہی کے پہونچا ہو ہی معنی ترکیبی شعر حروف اول سلمان کے سل
 ہیں اور آخر کے مان پس ای مخاطب خود انھیں لفظون سے یہ اشارہ ہی کہ فن شعر
 میں جو کچھ پوچھے تو سلمان سے پوچھ اور سب کو چھوڑ دے کوئی اس قابل نہیں ہی
 معنی معامے نثر سلمان میں اول سل از بیچ میں ما اور آخر میں نون خود
 اسکے نام سے ظاہر معنی معامے شعر سل مراد پرس اور مان دونوں کی
 ترکیب سے بھی سلمان حاصل ہوتا ہی محسنات کلام برعایت لفظ ما سلمان کے
 معانی اور ما ہی اور مان سب ما والے لفظ لائے ہیں ایسے ہی ما اور محیط و کشتی

وہوں سب مناسب یکدیگر زیر و زبر متضاد و قس علیٰ ہذا ما محیط معانی تینوں کا سر کلمہ
سین الاختلاف شارح نے مصرع کے چشمہ میم بالف کہنے میں کچھ سوال و جواب
کلمے ہیں تیری سمجھ میں یہ ہے کہ اگر پورا لفظ ماکتے لفظ چشمہ کا جو میم کے لیے ضرور تھا
رہ جاتا اور جو چشمہ میم ہی کہہ کے چھوڑ دیتے تو ما حاصل نہیں ہوتا اور یہ کچھ ضرور نہیں
کہ میم کو چشمہ کہا تھا الف کو بھی خواہی خواہی کچھ کہتے مقصود سے مقصود ہوتا ہی اور سے
کیا غرض۔

نکتہ اگرچہ الف وفاء حافظ از ملامت و طعن کلمہ ملال ست در خط اہل طرب
اما در نظر تیز بینان حائے او شکل پیکان ست بر الف تیر پیکر فشانند تاہر فط غلیظ طبع
را در پائے افکند شعر طبع حافظ ہست حالا لافطے مانند تیغ + بر طرافت حاف رافت
ریختہ او بید تیغ + اللغات آف بالضم ملامت و طعن خط بالفتح و تشدید بہرہ نصیب
و در فارسی خوشی و خرمی فط بالفتح و تشدید بدخو و سخت دل و درشت سخن غلیظ سبط و
درشت ضد رقیق و ناپاک اس معنی میں بہت مشہور ہے حافظ معروف فارسی والے
قوال و مطرب کے معنی میں لاتے ہیں لافط مرد لفاظ طرافت خوش طبعی والا حاف گھیر لاف
اور مہربان رافت مہربانی معنی ترکیبی نہر حافظ جو قوال کو بھی کہتے ہیں برعایت اسکے
مصرع کہتے ہیں کہ حافظ کے نام میں الف وفا کہ مجموعہ اسکا الف ہی ہے طعن و ملامت
اگرچہ اہل طرب کے خط و حصہ خوشی میں پڑی ہی لیکن کیا ہوا جو تیر بین ہیں وہ خوب
سمجھ رہے ہیں کہ حافظ کے نام میں ایک پیکان ہی الف تیر پیکر پر چڑھے ہوئے
تاہر فط غلیظ طبع کو کرا کے اپنے پائون پر ڈالے اور سرزنش سے آپکو بجالے چنانچہ
ظاہر نام حافظ سے یہ بات ظاہر معنی ترکیبی شعر یعنی حالا طبیعت حافظ کی ایسی
لاقط اور پائون ہی مثل تیغ کے جسے طرافت پر حاف رافت کا بید تیغ ہو یا ہی ہے
بڑی طرافت و رافت والی طبیعت ہی معنی معما سے نہر حافظ میں الف وفاء سے
اف اور اسکے اول و آخر سے خطا حاصل ہوتا ہی جب خط کے درمیان میں اف آئیگا
حافظ ہو جائیگا صانع الف بصورت تیر مع پیکان کے ہی اور پائون کا الف بصورت

منصوبہ کوئی چیز قائم کی ہوئی و تدبیر کاروباری شطرنج قلب بالفتح دل و میانہ ہر چیز و
 لشکر قائم باصطلاح شطرنج بازوں کی بازی برابر تخیل خیال کرنا طے بالفتح نام قبیلہ
 و گرسنگی اور لپیٹنا اور لپیٹ کسی چیز کا علامت مرتع خاہی ترک تاز لوٹ و تاخت ترکانہ
 جند بالفہم لشکر معنی ترکینی شریعہ خجندی وہ شخص ہی جسکے عرو سین نفیسہ انفاس
 کلام کے ایسے خذ و خسار تباہان اور پرفروغ رکھتی ہیں کہ پری جو حسن و خوبی میں
 اور وکی حیران کرنے والی ہی خود حیران ہو رہی ہی اور بساطی کا بساط انبساط سخن
 ایسی بسط و فراخی رکھنا ہی کہ منصوبہ قلب معانی کا اسمین بسط معانی سے کبھی خالی نہیں
 اور اسے اسب تخیل کا جس گنبد کی طرف پھیرا فوراً طے اسکے سامنے آیا اپنے اسکو
 لپیٹ گیا اگر یقین نہ تو دیکھ لو اسکے نام ہی سے یہ بات ظاہر ہی معنی ترکینی قطعہ
 جب قلم مرتع صفت سے خا جندی کی کہ خود خجندی مراد ہی لکھی گئی تو ترک تاز معانی کے
 واسطے لشکر کے لشکر اسکی تحت میں پائے گئے اور ایسے کہ مرتع صفت خوزیر کہ دشمن
 سخن کا دم نہ مار سکے اور بساطی کا وہ کلام ہی کہ اسکی طبع نے جہان کہیں اپنے
 قلم سے نقش نشاطی لکھا طاس فلک گردان کا مہرہ کی طرح شوق و وجد سے گھومتا
 ہوا دیپے ہوا کہ جہان کہیں کلام اسکا پڑھا جائے میں سنون معنی محالے شر
 خجند کے اول آخر سے خذ و جند یعنی خسار کے ہی حاصل اور درمیان میں اسکے
 جن کہ پری کے معنی میں ہی موجود بسطے میں قلب معانی کو جو الف ہی قائم کرنے
 سے بساطی ہوتا ہی اسب کو پھیرنے سے بسا ہوتا ہی جب بسا کے سامنے طے آئیگا
 بساطی حاصل ہوگا معنی محالے قطعہ خجند کی خاک کے نیچے جند موجود طاس کو
 قلب کرنے سے ساط ہوتا ہی اور ساط کو پے میں گردان کرنے سے بساطی ہو جاتا ہی
 یے اور بے معانی کیساں بہن بساطے نشاطے تصعیف و نقش بیکہ گیر محسنات
 کلام عرائس نفائس ہوزن انفاس بھی نفائس کا ہم مادہ بساطے بسط انبساط
 سب میں صفت اشتقاق منصوبہ قلم قائم اسب کو طے مراعات شطرنج و
 گوے بازی باز گردانیدہ کیسا خوب ہی کہ کوے بازی کی لوٹانے اور قلب و نوکو

شامل ہی ایسے ہی طے پیش آبدہ کہ بساطی کے سامنے بھی موجود اور دوسرے معنی میں بھی اور سعادت چوگان بازی کی بھی کہ اُس میں طے وہ ہوتا ہی کہ گیند لینے میں سبقت کر کے میدان چوگان بازی کو طے کر جاتا ہی طاس فلک گردان کہ گردان اُسکی صفت بھی ہی اور نیز اشارہ بہ قلب اور طاس کی مناسبت سے مہرہ آور خوبیان بہت ہیں کہ غور فکر پاسکتا ہی اختلاف شائع کی وہی احتمال و طول تقریر ہی میں تو مطلب سے مطلب رکھتا ہوں۔

نکتہ عین عصمت چشمہ السیت از سلاست زبان و عذوبت بیان کہ در عقبش اہل خبرت راجز صمت حاصل نیست و کاف کلک کا تبہ بر آیت یعنی برد معانی نقشے آورد کہ مشتری چنگ متابعت در دامن او میزند قطعہ عصمت دلش از نور ذکا بود منور + تا آمدہ از مصدق دلش چہ در افشان + وز کا تبہ آنرا کہ شدہ نور بیان جمع + کے در دلش از نور و کتاب پریشان + اللغات عصمت بالکسر پاکد امنی سلاست بفتح نرم و آسان و ہوا و عذوبت شیرینی عقب بفتح رفتار اور کسی کے پیچھے آنا خبرت بالکسر آزمایش و دانستگی صمت بفتح خاموش ہونا آیت علامت و نشان آید بالکسر و ہا مکسور یعنی زیادہ کن برد بالضم ایک قسم جامہ مخطوط اور نوعی بازی شطرنج مشتری ستارہ معروف جسکی علامت نجوم میں یا ہر ذکا بضم اول آفتاب و بفتح دانش و تیزی و طبع و زیرکی و شعلہ مصدق بفتح درخشیدن برق معنی ترکیبی نشر عصمت نام شاعر اور وہ ایسا سخنور پاکد امن عیب و نقص سے ہی اور اسم بامسمیٰ جسکی عین کہ فوات اُسکی ہی ایک چشمہ سلاست زبان اور عذوبت بیان کا ہی کہ اُسکے پیچھے اہل خبرت کو سوائے صمت اور خاموشی کے کچھ حاصل نہیں رہی یعنی رو برو تو کسی کو مجال گفتگو کی کب ہی پیچھے بھی سوائے خاموشی کے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا ورنہ پیچھے ہوئے نہ ہوئے ہر کسی کے غیب بیان کرتے ہیں اور کا تبی کہ یہ بھی ایک شاعر ہی اُسکی کلک کا کاف اتب یعنی برد معانی پر ایسا نقش طور میں لایا ہی کہ مشتری جو سعد اکبر ہی چنگ متابعت و پیروی کا لے سکے دامن میں مارتا ہی تا سعادت

حاصل کرے اور وہ مشتری یا کاتبی کی ہی دامن اسکا پکڑے ہوئے معنی معامے نثر عین کے پیچھے صمت آنے سے عصمت ہوتا ہی اور حرف کا ف جب اتب پر آئے گا اور یا جو علامت مشتری کی ہی اسکا دامن پکڑے گی کاتبی ہو جائیگا معنی معامے قطعہ تصع کا مقلوب عصم ہوا اور جب تاجسکا ایما تا آمدہ ہی عصم کے آخر آئیگی عصمت ہو جائیگا اور کے مین جب تاب پریشان ہوگی کاتبی حاصل ہوگا محسنات کلام عصمت سلاست عذوبت خیر صمت سب ہوزن کا ف کاک کاتبی تینون کا سرکمر کا ف برد نقش مشتری نورڈ کا منور مصع مہر تاب شمع جمع پریشان سب مناسب یکدگریتا آمدہ کیسا خوب ہی کہ علت اور حرف تا دونو نکو شامل ہی اور علی ہذا القیاس اور بھی۔

نکتہ القصہ شہسواران میدان بیان چندان تباہی تخیل خیل معانی راجولان دادہ کہ سم سمند افہام خوردہ بینان سودہ تانہ یعنی ہمتاے ایشان یافتہ اندو آشتیا عمارت معا چنان بسہ موی چشمہ آیدار کشادہ اند کہ کف کفایت او ہام فرسودہ تا بایت بحار ضمیر ایشان رسیدہ نظم بمیدان نظم از کلام تخیل + ز سرخ مضی بر آوردہ ہریل + زحل معا و شرح سخن + بنماے بید رسیدہ دہن + اللغات القصہ کلمہ حصہ کا ہی تخیل بر وزن تامل خیال مین لانا تخیل بالفتح سوار و گروہ مردم و گلہ اسپان و بعضی بسیار و کم افہام جمع فہم خوردہ بالضم ریزہ ہر چیز و نکتہ و عیب و اغروا و اور لے و او دونوں طرح اسکا لکھنا جائز ہی ندبا لکس و تشدید مانند و ہمتا و نظیر نام ثبت آشتا شتا و روشنا وری عثمان ایک شہر ہی مین مین کنارے بحر اعظم کے اسی واسطے اس بحر کو بحر عمان کہتے ہین کف بالفتح پنجہ و کف دست اور بند کرنا کسی کو کسی کام سے اور جھاگ دریا کی کفایت بکسر کافی ہونا اور بس ہونا اور سود حاصل کرنا او ہام بالفتح جمع و ہم تجار بکسر جمع بحر تخیل خیال کردہ شدت جمع بالضم و التشدید مغر سر و مغر استخوان مجاز اخلاصہ یل بفتح پہلوان نعمتا بالفتح در آخر ہمزہ نعمت اور یہ اسم جنس ہی و بقول بعض اسم جمع اور اسم جمع وہ کہ معنی جمع کے ہون لیکن وزن جمع کا نہو

معنی ترکیبی نشر اس نکتہ میں بطور حصر بیان اہل سخن کا ہی جو مذکور ہوے چنانچہ فرمایا کہ ان تک تعریف و توصیف ان لوگوں کی کروں مختصر یہ ہی کہ یہ سب شہسوار میدان سخن کے گذرے ہیں سب نے تاخیل یعنی معانی ان کے خیال میں لا کر جو تلاش اسے افضل اور فائق کی کی ہو اور یہاں تک کہ سم سمند فہم باریک بینیوں کی اس تلاش میں گھس گئی جب بھی اگر پایا ہو تو انکا ندینے ہٹا و نظیر ہی پایا ہی نہ بہتر و فائق اور جو پیر نیوالے عمان معما کے تھے ایسے کہ ہر سرو سے انھوں نے چشمے آبدار کھولے ہیں ہر حید کہ ان کے اوہام کی کف انائیت یعنی جہاں تک انکا بس چلا گھس گئیں پھر بھی ان دریا دلوں کی آیت یعنی ایک نشان خمیر منبر کو پہونچے ہیں پورے پورے نہیں پہونچے کف گھسنا اس سبب سے کہ انکا اکثر مطالعہ کیوقت کتاب دیکھنے والے ہتھیلیاں بھی ٹپک دیتے ہیں معنی ترکیبی نظم یہ لوگ ایسے یل اور پہلو ان میدان نظم کے تھے جنھوں نے اپنے سروں سے مغز و مخ کلایا مخیل یعنی پر خیال کا نکالا ہو اور ایسے معاملہ کیے ہیں اور ہر سخن کی شرح اور بسط کی ہی جس سے جملہ دہن نغمے بید کو پہونچے ہیں یعنی بید و حساب لطف و مزے اسے پائے ہیں معنی معما کے نشر کلمہ خیل کو جو حرف تا سے جولان کرینگے خیل حاصل ہوگا اور جولان سے اشارہ تحرک یا ی خیل کا بھی ہی ورنہ خیل کی یا ساکن ہی کلمہ سمند میں لفظ سم کا موجود جب یہ گھس جائیگا ندباتی رہیگا سرو سے ارادہ میم کا ہو اور چشمہ مرادف عین کا اور آبدار سے اشارہ بلفظ ماکہ انکے مجموع سے بھی معما حاصل ہوتا ہی کفایت میں لفظ کف ظاہر جب کف گھس جائیگا آیت رہیگا معنی معما کے نظم بل کا لفظ جب مخ ظاہر کریگا مخیل ہوگا نحا کی حدوں ہی جب بید ہوگا عمار رہیگا اور ادہن کہ ثعلب تشبیہ میم ہی عما کو جو نغمے بید ہی ہو چکا معما ہو جائیگا محسنات کلام شہسوار میدان خیل جولان خیل کہ اسمین بھی لفظ خیل موجود ہی سم سمند آشناء عمان چشمہ آبدار کف بجاریل سر مخ حل شرح معما سخن سب مناسب یکدیگر ایسے ہی افہام اوہام کف کفایت میں سر کلمہ کاف ایسے ہی سراور مواور بہت ناظرین خیال فرمائیں

الاختلاف شارح نے لکھا کہ بعض دہنہا سے دو میم ارادہ کرتے ہیں تا معاً ٹھیک ہو
ورنہ عا میں میم مشدد نہیں ہی اور اسکی بعض نے تردید کی ہے کہ دو میم نکالنا دہنہا
سے کچھ ضرور نہیں ہی ایک میم عا پر آنے سے معاً ہو جائیگا پھر شارح کہتے ہیں یہی ضعیف
ہی عا میں تین میم ہیں تعجب ہے کہ میم میں تو شارح یا اوروں نے جھگڑا ڈالا خیل اور
خیل اور یل اور خیل کے پانوں میں جھگڑا نہ کیا کہ کو تھیں اور کی ہو گئیں بس مل
یہ ہے کہ عا میں صورت معتبر ہے۔

نکتہ این ضعیف باوجود آنکہ چون مو در میان غوم مغموم ست و در زیر دندان افعی
سموم ہوم موم شعر بطنہ خاوی و فلس تھتہ + یدعی صد لاکیم المفلس الفلفا
غوم جمع غم مغموم بالفتح اندو گین اور چھپا یا ہوا افعی ایک قسم مار کہ نہایت زہرناک
ہوتا ہے جسکے دیکھنے سے آدمی مر جاتا ہے اور یہ زمر سے اندھا ہو جاتا ہے سموم بالفتح
بالکیم کشندہ و بالفم زہر ہا و سوراجا ہوم بالفم جمع ہم و بالفتح چاہ آب خاوی یعنی خالی
فلس پشیر درم زبون تحت بالفتح صد فوق یدعی صیفہ مضاع اے دعوے میکند
صدر بالانشین و اول ہر چیز و سینہ و بالائے ہر چیز معنی ترکیبی شرمہ رحم بعد
تعریف و توصیف شعراے ماضیہ کے مفصل و مجمل آپ استینا فار جوع طرن تصنیف
کتاب کے کر کے اپنا حال بیان کرتے ہیں کہ میں غوم میں ایسا جلتا ہوں کہ گل
گل کے مو کی طرح زار و خیف ہو گیا ہوں اور مجھے دندان افعی زہرناک سموم ہوم
کے موم کہ جسکا زہر مشہور و معروف ہے معنی ترکیبی شرمہ اور یہ حال کہ پیٹ خالی ہے
اور تحت میں ایک پیسہ پشیر بالین ہمہ مثل میم مفلس کے دعوی صدارت و
بالانشینی کا معنی معاً ہے شرمہ کا لفظ کلیمہ غوم و مغموم دونوں میں موجود دندان
سے ارادہ سین کے ہی سموم میں سین کے بعد موم ہی اور ہوم سے بھی موم نکلتا
لیکن اسکا کوئی اشارہ معاً نہیں ہے معنی معاً ہے شعر مفلس میں میم صدر
کلمہ ظاہر اور اسکے تحت میں فلس موجود اور بطن مفلس کا لام اور وہ خالی ہے
یعنی بے نقطہ محسنات کلام سموم غوم ہوم مغموم موم سموم سب کے آخر

میم اور ہوزن۔

نکتہ پیوستہ از غایت ہم حلقہ کند میم ہم بدوہ عالم علوی پیوستہ تا عالم ابداع بر
 طباع جلوہ نماید و اختر اختراع بر افق سماء اسماع بر آید نظم جلوہ ہائے فیض نور از راس
 من + نور خورشید ست براوج سخن + ہر کہ زین خورشید گشتش نور و شید + ہجو مہ بر
 ہر راس اور سید **اللغات** ہم بکسر با و فتح میم ہتا و قصد جامع ہمت عالم علوی
 عالم بالا عالم بفتح میم و کسر لام عالم و جان اسوا سطر کہ جمع معلوم صیغہ الہ کی ہی بمعنی علامت
 اور یہ جہان علامت اپنے صنایع کا ہی اسوا سطر عالم جہان کو کہتے ہیں ابداع بالکسر
 کوئی نئی چیز پیدا کرنا اور ایک قسم صنایع شعرا سے طباع بکسر اول سرشت و خوی
 مردم کہ زایل نہیں ہوتی وہ تشدید با صاحب طبیعت ذکی و گوزہ گرا اختراع بالکسر
 ایسی چیز پیدا کرنا کہ اُس سے پہلے مثل اُسکے نہوئی ہوا اسماع بالکسر سنوانا اور گانا
 و بالفتح گوشہا محور بالفہم آفتاب شید بکسر و یائے محمول بمعنی روشنی و آفتاب
 و بکسر و یائے معروف گچ وغیرہ جس سے دیوار لیسین مگر خورشید میں یائے معروف
 کے ساتھ فصح لکھا ہی **مغنی ترکیبی** شرح کہتے ہیں کہ ہر خند ہم و غم مغنی میں
 جیسا کہ شعر عربی کا مفہوم ہی مبتلا ہوں لیکن ہمیشہ نہایت ہم سے حلقہ میم کند کا
 فروہ عالم علوی پر لگائے ہی رہا سواے بلندی کے ہمت اپنی کسی طرف مصروف
 نہ کی نہ مائل پستی کا ہوا اس خیال سے کہ عالم ابداع کے طباع پر جلوہ نما ہو میں
 یعنی جہان کے جہان تھے اور تازہ باتوں کے میری طبع پر جلوہ نما ہوں اور یہ اختر
 اختراع کے افق سماء اسماع سے نکلیں یعنی یہ نئی نئی باتیں اختر میری سماء مردم
 میں جو پہلے ایسی دیکھی سنی ہوں پوچھیں **مغنی ترکیبی** نظر اب مصرع موافق
 سنت شعرا کے فخر یہ کہتے ہیں کہ میری وہ راسے روشن ہی کہ نور اوج جلوے فیض
 کے دکھا رہا ہی اسی کے فیض سے ہیں اور اوج سخن پر راسے میری ایسی ہے
 جیسے اوج فلک پر خورشید منور کہ سب اُسکو جانتے ہیں اور جسکو میری
 راسے سے خورشید حاصل رہوا ای روشنی بر روشنی اُسکی راسے ماہ کی طرح ہر کو

پہنچی یعنی مقابل اور طرف ہر کے ہوئی معنی معامے نشر حلقہ میم کا جو غایت ہم سے
 پیوستہ ہوگا ہم ہو جائیگا اختراع میں آخر موجود اور اسماع میں سماطا ہر ہی جب سما
 کے دونوں افق کہ الف اور عین ہی یہ اختر چمکے گا اختراع حاصل ہوگا معنی معامے
 نظم پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ میں سخن کے لفظ میں یہ معلوم ہوتا ہی با یاے نور
 خورشید کے کہ سخن میں سین علامت شمس کی ہو اور خورشید کی اور نور کا
 جس سے سخن حاصل ہوتا ہی اور لفظ مہ کا جب را کو پہنچیا مہ ہو جائیگا محسنات
 کلام پیوستہ پیوستہ دونوں تجنیس تمام ابداع طباع اختراع اسماع ایسے ہی
 ہم ہم عالم عالم کیسے سنجیدہ اور لطف ہیں اختراع سما جلوہ نور خورشید اور
 خورشید و ماہ و لہر حلقہ کند میم سب مناسب یکدیگر اور بہت شایقین ناظرین
 خورفر مائیں خطا ٹھائیں اختلاف شارح نے احتمال و دغوغی تو لکھے لیکن معام سخن کا
 نہیں لکھا شاید انکی رائے میں نہ وہ اللہ اعلم۔

نکتہ گا ہی کلک پاکشیدہ گل رخسارم از رشحات عین معانی چشمہ در قلب مانی
 چنان مینماید کہ پلوے دفتر تر میشود و گاہ از الف خامہ سر بریدہ مہ فرسایم از تصویر
 بتان بیان چہرہ از برد انگونہ میکشاید کہ طبق ازرق فلک را درون پر ز می گردد
 شعر چون ز نور سر کشد طارد کلک تیر من + عین عطار د آرد از فلک صنم من +
اللغات کلک بالکسر ہر نمونہ و قلم خصوصاً عین چشمہ اور آفتاب اور زرافات
 مانی نام مصور جسے دعوی نبوت کا کیا تھا اور اپنی نقاشی کو معجزہ ٹھہرایا تھا دفتر
 بالفتح مجموعہ حساب یہ لفظ فارسی ہی تر شدن شرمندہ اور منفصل ہونا تصویر
 صورت بنانا اور نام حضرت ابراہیم کے باپ یا چچا کا جو بت تراش تھے چہرہ کشا
 تصویر بنانا اور شگفتہ کرنا ازرق بتقدیم ز ابراہیم کے حملہ کیود و نیلگون و آب صاف
 طارد کسر اشکار کنندہ تیر معروف و عطار د کہ دبیر فلک ہی معنی ترکیبی نشر
 پاکشیدہ گل رخسار صفت کلک کی ہی یعنی ناف غرور سے پاؤں پھیلائے ہوئے ہی
 اور گل رخسار با اعتبار سرخ رنگی قلم یا سرخ روشنائی کے بس مہم رحم کہتے ہیں

کہ کبھی یہ کلک موصوف بہ صفات مذکورہ میری رشحات عین اپنے چشمہ معانی سے
ایسا چشمہ قلب مانی میں نمایان کرتی ہو کہ پہلو اسکے دفتر کا تر ہو جاتا ہو اور شرمندہ
و منفعل اپنے مانی میرے معانی کی حسن و نزاکت دیکھ کر شرم سے یانی پانی ہوتا
ہو کہ میری از رنگ میں اس آب و رنگ کا کوئی نقش و نگار نہیں اور مثل اسی فقرہ
کے دوسرے فقرہ میں سر بریدہ مہ فرسا صفت خامہ کی سر بریدہ ہونا خامہ
کا قطرنی سے ظاہر اور مہ فرسائے باعتبار بلند ربتگی کے اپنے کبھی تو میری کلک کا
وہ حال ہی جو مذکور ہوا اور کبھی یہ حال کہ خامہ سر بریدہ مہ فرسا میرا جب بتان بیان
کی صورت بناتا ہو تو آرزیت تراش کو ایسا شگفتہ اور مثل زند کے تازہ رو کر دیتا ہو
کہ اسکی تازہ روئی کی زد سے طبق ارق فلک کا درون زر سے بھر جاتا ہو یہ نکتہ
بھی اپنے کلام کے حسن و خوبی میں لکھا ہو اور باقی معنی اسکے معنی معانی میں
ظاہر ہونگے معنی ترکیبی شعر مہر کہتے ہیں کہ میری کلک تیر صفات کا طارد
ای شکاری جب زر خور بجائے سیاہی کے اپنے سر پر رکھے اور زر خور مبالغہ ہو کہ خود
اسکو جس سے زربیدا ہوتا ہو مخلول کر کے اُسکے زر سے لکھے و مراد از حرف عین تو میں
عطار د جو ذات عطار د ہی خاص اپنے فلک ضمیر سے جسمین وہ عروج پار ہا ہو نکلے
تحریر اور انشا اسکی کیا چیز ہی مطلب یہ کہ جو لکھون وہ عطار د ہی ہو جو دیر فلک
کہلاتا ہو معنی معانی شکر کلک میں کاف جو بصورت پاکشیدہ کے ہی کشیدہ
یعنی سا قطر کرنے سے کل باقی رہتا ہو جسکو رخسار اور پاکلک کا کہا ہو مانی کے
قلب میں عین لاسنے سے جو یعنی چشمہ کے ہی معانی حاصل ہوتا ہو دفتر کے پہلو میں
لفظ تر ظاہر موجود خامہ کا سرخابے الف ہو جب یہ سر کاٹا جائیگا امہ رہیگا اور جب
مہ الف باقی ماندہ خامہ کو گسید گامہ رہ جائیگا بتان بیان مصحف یکدیگر چہرہ آزر کا
الف ہو جب چہرہ اسکا کھولا جائیگا یعنی الف سا قط ہو گا زرباقی رہیگا ایسے ہی
ارزق ظاہر ہو کہ اسکے درون میں زر موجود ہو معنی معانی شعر طارد جب
عین جو یعنی زند کے ہی سر پر لائیگا عطار د ہو جائیگا محسبات کلام کلک پاکشیدہ

گل خسار اور پرہلو سے فخر اور خامہ سر بریدہ فرسا گیا ہی خوب واقع ہوئے کہ معنی ترکیبی و معانی دونوں اچھی صورت سے حاصل ہوتے ہیں جو مذکور ہوئے یا خسار رشحات عین چشمہ تر سر تصویر بیت چہرہ مانی آرزو رطب اذرق فلک خور کلک خامہ تیر عطار دمنیر سب مناسب یکدگر اور علی ہذا القیاس اور لطائف الاختلا شایع لکھتے ہیں کہ کلک تو بدرون پاکشیدہ کہنے کے بھی گل خسار ہی اگر پاکشیدہ نہ تو بہتر ہی اس واسطے آخر ساقط کرنے سے کل رہتا ہی انتہی اگر پاکشیدہ نہ کہتے تو معنی معانی میں کاف نکال دینے کا ایما ہی کیا ہوتا یا یہ کہ ہر کوئی جو چاہے نکال دے جو چاہے بڑھالے محکوم ایک شبہ ہوتا ہی کہ کتاب میں پہلے فقرہ میں گاہے کلک پاکشیدہ ہی صرف اور دوسرے فقرہ میں ازالہ خامہ سر بریدہ بس بنظر مطابقت وہاں کاف کلک پاکشیدہ کہا ہو تو عجب نہیں لیکن کتاب میں نہیں تو لہذا بدستور رہتے دیا۔

نکتہ دور یا بود کہ ازل شکستہ آفتاب و اراہین ہر سر بریزد کہ از نظم و نثر نسخہ نویم کہ انشاء و آشنائے دل دوستان و خطا و نقش خط ہکمان با شد قطعہ چین دل نذیرہ و رصف او + قصد فہم کسے چو پائے صفا + فکر بیدل ز فر اور روشن + طیب بید ز طے او پیدا + اللغات دور گردگو مناسر برزدن ظاہر ہونا نظم جو اہر پر ونا اور طانا اور سخن کو وزن و ترتیب دینا نثر پر لگن و ہونا اور لگنہ کرنا نسخہ بالفہم نوشتہ شدہ انشاء پیدا کرنا شروع کرنا اور آپسے کوئی چیز کہنا خط بالفہم و تشدید طاکھنا و نوشتہ خط بالفہم بہرہ و نخت و بہرہ مند شدن طیب بالفہم لذیذ و پاک ہونا کسی چیز کا و بالکسر خوشبو معنی ترکیبی نثر بہت دور ہو گئے اور مدت گزری جب سے میرے دل شکستہ آفتاب و اراہین کہ شکستگی اسکی بسبب غم و ہم مفلسی کے ہی جیسے کہ اگلے نکتوں سے ظاہر ہو گئی اور آفتاب بسبب نورانیت کے یہ تھرو آرزو اٹھتی رہی ہی کہ کوئی نسخہ نظم و نثر سے ایسا لکھوں کہ انشاء اسکی آشنادان و سخون کی اور خط اسکا خط سب کے دلوں کا ہوئے یعنی اسکے معنی اور لفظ سے ہر کوئی حسب

حیثیت واستعداد بہرہ یاب ہوئے جیسا کہ اس کتاب میں ظاہر منئے ترکیبی بھی عمدہ
ہیں اور خفیہ منئے معانی بھی موجود منئے ترکیبی قطعہ مصرع اسی نسخہ کو ایک چمن
کہ جس میں اقسام انواع گل رنگین مضامین و معانی کے شگفتہ ہوں ٹھہرا کر کہتے ہیں
کہ اس چمن نے کسی کے فہم کے قصد کا پائون اپنی صف میں نہ دیکھا ہو مثل صفا کے اگر
ہو تو اسکی صف میں صفا کا پائون ہو والا اور کا مقدور زمین جو اسمین قدم رکھ سکے
اور ایسا چمن کہ فکر کیسی ہی بیدل اور گھبرائی ہوئی ہو اسکے فروزیائی سے روشن
ہو جائے اور اسکے طے کرنے اور لپٹنے ایسی طیب بیدار یعنی خوشی و پاکیزگی و خوشبو
پیدا ہوئے یعنی لطافت ہی لطافت کہ جسکے لوٹ پوٹ کرنے سے نہایت ہی خوش ہو
منئے معانی نثر انشا کا دل آشنا ہوتا ہی خط و خط با ہم نقش منئے معانی
قطعہ صف میں پائون صفا کا جو الف ہی آئے سے صفا حاصل ہو گا فکر کا دل کا
ہی بیدل ہونے سے فرہنگ طیب کی دربار ہی بید کرنے سے طے رہیگا محسنات کلام
دور آفتاب ہر نظم نثر نسخہ انشا خط نقش خط قناسب ہیں۔

نکتہ درہنگام اختتام کتاب حسن اول کہ مطلع و مقطع حل دقایق عشق بازی
و غایت فحوی آن حاوی لغت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بود جسے دل را کہ از
غایت شگاف کا ف می نمود برائے عرض استکانت دران آستانہ اعتکاف و دادم
دیدم کہ از ان غلبہ خانہ چشم بنیاد تہ را راہ نمائے نوردل از اجزائے درون
روشن شد چشم ہائے ہجوم معانی با انقلاب موج چندان در منظوم بر کنار سینہ مکرر
ریخت کہ آنرا از کثرت دل رد کم توانستی کرد در مطلع شب بی پایان سوداے آن از
سواد الفاظ و معانی معاشبتانی دیدم پر ایکا بدایع کہ چون پری بر روی چنان آن
حسن می نمود و چون پردہ از روی آن شبستان برداشتم بستانی دیدم کہ دروش در
محبت یعنی درود روی روح نمود و یگان گلستان را ہم بر زدہ حیران می ساخت تا دل
متفکر سرافندہ گفتم بیت عربی اللیل جلی یا لخطوہ و لیلنا + یا لخص
حاملتہ لیحصل لیلنا + فیض را در یاب و از بن دریا ورے بر سر آب آر

قطعہ کہشتی دامن آخر زمان + زما یادگاری بود در جهان + وزین آسمان آفتابے
 برآرد کہ ماند بسنی اسم تو در امان + قطعہ روضہ نور دلش از رہ عیان + گشتہ برگ کرب
 دل زوہر گران + مینی اندر تن ز عکس او توان + یابی از مغیش از جا نہا جهان +
 اللغات فحاشی بفتح اول جمع فحوی کی کو مضامین حاوی احاطہ کنندہ استکانت
 فروتنی و عجز و حقارت کاٹ مخفف شگاف کا احتکاف گوشہ نشینی عتبہ بضم عین ہملہ
 دلہیز سودا سیاہ و خال سودا سیاہی ابکار بفتح اول جمع بکر کی زن و مرد نار سیدہ
 ورد بفتح گل و د بضم وا و دال مشدّد محبت و داد جہان بفتح دل و بکسر جمع جنت کی
 معنی ترکیبی نشر مصنف رح فرماتے ہیں کہ وقت اختتام کتاب حسن و دل کے
 جسکا مطلع اور مقطع حل و قلیق عشق بازی کا تھا اور غرض و غایت اُسکے مضامین
 کی حاوی لغت سید عالم مسلم کی تھی ایک رات میں نے دل کو کہ نہایت شگاف و کاوش
 سے کاف و زنجی معلوم ہوتا تھا اظہار فروتنی اور عجز کے واسطے اُس کتابستانہ رسالتاب
 میں مراتب اور گوشہ گیر کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُس عتبہ سے خانہ چشم بید و تبہ میر کو
 ایک راہ نماینے نور دل اجزائے درون سے روشن ہوا پھر تو چشمہ ہائے ہجوم معانی
 نے بوجہ انقلاب و تلامم موج کے استقدردر منظوم سینہ مکر پر ٹپوئے کہ اُنکو بسبب
 کثرت کے دل زد نہ کر سکا اور مطلع شب بے پایاں خیال اُسکی میں سیاہی الفاظ
 اور معانی معاسے میں نے ایک شبستان دیکھا ایسے صنایع بدایع ابکار اور
 اچھوتوں سے پراور آگندہ کہ جنیر دست فہم کسی ذی فہم کا نہیں پہونچا تھا اور پری کے
 مانند میرے روئے دل پر دا اپنے حسن کی ظاہر کرتے تھے پھر جب اُس شبستان کے
 شمع سے پردہ اٹھایا تو ایک بستان نظر آیا کہ جسکا وردائے گل و د محبت میں رخ
 روض اور تازگی کا دکھاتا تھا حاصل یہ کہ اُن گلوں کے دیکھنے سے محبت تازہ ہوتی تھی اور
 ہول کو طرحت و تازگی پہونچتی تھی۔ اور حال یہ تھا کہ ریحان گلستان کو درہم برہم کر کے
 حیران کرتا تھا۔ اُسوقت دل متفکر سے سراقندہ ہو کر میں نے کہا معنی ترکیبی بیت
 عمریم رات حاملہ ہی عموماً محفوظ کے ساتھ اور چاری رات خصوصاً حامل ہر اُس محبت کی

کہ حاصل کرے ہمارا مقصد معنی ترکیبی جملہ ابتواؤں شہستان فیضان حضرت سے جو
تو نے دیکھا ہے فیض حاصل کر پھر اس فیض سے ایک در نکال معنی ترکیبی قطعہ
کہ یہی در زیب سفینہ و اماں آخر زمان کا ہو گا یعنی لوگ زمانہ مابعد کے اپنے فیض
و امن میں یہ در رکھیں گے اور ہم سے جہان میں ایک یادگار رہیگا۔ اب اسی دریائے
فیض کو آسمان قرار دیکر فرماتے ہیں کہ اس آسمان سے ایک آفتاب برلا کہ بہت
مدت تک تیرا نام امن و اماں میں رہے۔ یہاں در اور آفتاب دونوں سے مراد
سخن ہے اور ظاہر ہو کہ آفتاب سخن اپنی منیاے معانی سے سخندان منی سخن کے
دلون کو تاقیامت منور اور روشن رکھیگا اور نام اہل سخن کا اپنے در سخن کی بدولت
صفحہ ہستی پر نیستی و فنا سے تالا بدل دہر محفوظ و مامون رہیگا۔ پھر جبکہ مرکوز فیض
کا جسکا ذکر نکتہ بالا میں فرمایا ہے برکت فیض توجہ روح پاک حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان غیب سے لوح خاطر پر منقوش ہوا اور وہ تردد و
تفکر جو باعث خلیان خاطر اور کرب دل کا تھا دور ہوا تو اب فرماتے ہیں معنی
ترکیبی قطعہ دیگر کہ وہ در اور آفتاب جسکے نکالنے کو کہتا ہوں ایک ایسا روضہ
ہے کہ رہ و روش اسکی پر وضو و منیا سے ہے اور اسکی رہ سے روشنی قلب عیان
ہوتی ہے اور اسی کی لطافت و نفارت کے سبب سے سامان کرب دل کا بظرف
ہو گیا۔ وہ ایسا مقوی اور جان بخش ہے کہ محض عکس الفاظ سے اپنے تن میں تولد
تو دیکھتا ہے اور جب اسکے معنی اور حقیقت کو غور کرتا ہے تو جانوں کی جہان پاتا ہے
معنی معانی شریح حسن و دل کا مطلع یعنی پہلا حرف ح اور مقطع یعنی اخیر حرف
ل دونوں کا مجموعہ حل ہوا فحی آوی کی غایت حاوی شگاف کی نہایت کاف اور
اعتکاف کی انتہا بھی کاف ہے حشیم کی مراد وین حرنی کو تہہ پر رکھنے سے عتبہ ہوتا ہے
اجزائے درون سے دال حرنی نکال کر باقی کو لوٹو تو نور ہوگا۔ تجویم کی ہائے حرنی کو
جدا کر کے منقلب کرو تو موج ہوگا مگر کے آخر در اور در کو لوٹو تو در ہوگا شہستان میں
بستان شبنم کے پردہ میں روپوش ہے ترح روح کا و دین لانے سے در در ہوگا

ایرجان کے درہم برہم کرنے سے چیران ہوتا ہی درباب میں ایک دربر سر آب ہی اور لفظ دریا میں بھی در ہی معنی معمارے قطعہ کشتی کا مراد سفینہ اور سفینہ کا مراد بیاض کتاب ہی اور آسمان سے حرف سین حسب قاعدہ رموز شمس جو مراد آفتاب کا ہی نکالنے سے امان ہوگا اور آسمان میں اسم کے ساتھ امان موجود ہی روضہ میں لفظ منقلب مراد نور کا ہی جو رہ کے اندر ہی برگ کا منقلب کرب ہی اور تن میں او کا عکس واللنے سے توان ہوگا محسنات کلام کتاب مطلع مقطع فحوی و حاوی + اعتکاف کاف عقبہ تہہ آستانہ خانہ بنیاد + چشمہ موج در شب سودا سواد + شبستان پری جنان + بستان گلستان + فیض دریا آب در کشتی + آسمان آفتاب + روضہ رہ برگ یہ سب باہم متناسبت اور محسوس و حسن میں تجنیس ہی واضح ہو کہ مصنف رحمہ مجملہ کا ملین سے ہیں اور محب صادق و واثق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کچھ انکو فیضان ہوا ہی وہ بطفیل روح مبارک نبی علیہ السلام کے ہی جیسا کہ نکتہ ہذا و آئندہ میں ذکر فرمایا ہی۔

نکتہ آرزو مات نبوی بوی بدرون دل از یافتادہ رسید و قبول طرح این نسخہ بر آیت روایت رونود و طرنا میں تحفہ بطور جدید و بخت سعید بدست آورد و این سوادرا شبستان نکات و گلستان لغات نام نہاد قطعہ گلستانی از جہر ش دیدہ را بہر + شبستان از روح دل حور راجان + جمال معانی نہان زیر حروف + چو لفظ بتان در میان شبستان + اللغات روغات بالفتح جمع روح کی بمعنی بوہائے خوش و بادہائے خنک آسایہ شاہ و خوشہای روح بالفہم جان رحمت و فرمان و نام حضرت عیسیٰ و نام جبرئیل علیہما السلام قبول بالفتح اول پذیرفتن و بضم تین پیش آمدن طرح بالفتح انداختن و درو ساقفتن و قایم کردن بنائے مکان و نمونہ عمارت نو و نقاشی و کنارہ گرفتن از کارے آیت نشان و علامت روایت بکسر نقل کردن سخن جد بالکسر نوی و تازگی و بفتح بخت جہر نرگس معنی ترکیبی نشر فرماتے ہیں کہ جو شبگون روح نبوی صلعم سے

ایک بومیر سے دل ازیا فتادہ و در ماندہ میں پہونچی اور قبول بنیاد اس نسخہ کی نقل
 سخن کی علامت پر منہ دکھایا یعنی نقل سخن اور بیان کتاب نے بنیاد قبول کی اور محکو
 متوجہ نقل و بیان سخن پر کیا۔ اور طرز اس تحفہ کا نئی انداز اور مبارک نصیب سے
 ہاتھ آیا اور نام اس مسودہ کا شبستان نکات اور گلستان لغات رکھا معنی
 ترکیبی قطعہ یہ نسخہ ایک گلستان ہی جسکی عبرت آنکھ کو بہرہ بخشی ہی اور ایک
 شبستان ہی جسکی آسائش و فرحت اور تازگی و ٹھنڈک اور خوشبو کے سبب سے
 حور و جان ملتی ہی اور جمال معانی کا حرفون کی تحت میں ایسا پوشیدہ ہی جسے
 بتان کا لفظ شبستان میں معنی معمارے نشر و دل ازیا فتادہ میں دل کا مراد
 قلب ہی اور قلب کو ازیا فتادہ کیا یعنی گرائی تو قل ہوا اسکے اندر پہونچنے
 سے قبول ہوتا ہی روایت کی آیت پر رد موجود ہی عبرت کا عین مراد و دیدہ کا
 ہی جدید میں بخت کا مراد و جدا و دست کا مراد و ید ہی جد کو ید پر لانے سے
 جدید ہوگا روح کے قلب سے حور ہوگا شبستان میں بتان کا لفظ روپوش
 ہی محسنات کلام روحت و روح میں صنعت اشتقاق ہی عبرت اور
 دیدہ میں مشابہت مغوی ہی اور جان میں ابہام ہی حور و جان کیا خوب
 مناسب ہیں۔

نکتہ ابواب حدود حریم این شبستان چون لفظ حریم ہشت ہشت افتادہ
 و راے صافی بردریاے معانی کشاد تا ازین ہشت باب چون حباب
 صورت جناب عرضہ دید و الف کلک انتساخ احباب بر سروی سبایہ اندازد
 اللغات حریم احاطہ گرداگر دخانہ حباب بالفتح گنبد آب ہندی بیولہ و کبیر
 دوستی کردن و بالضم دوستی و مار و دیو جناب بالفتح در گاہ و آستانہ و گرداگرد
 سرے عرضہ بالفتح یکبارہ ظاہر کردن چیزی را بر کسی و آشکار کردن و عرض نمودن
 و بالضم ہمت و حیلہ و در میان انداختہ شدہ و پیش آورده شدہ و انچیکہ پیش
 کشیدہ شود و سپر انتساخ بالکسر نسخہ گرفتن معنی ترکیبی شرف مانتے ہیں کہ

ابواب حدود حریم اس شبستان کے مثل لفظ حریم بہشت کے کہ آٹھویں بہشت
 پر واقع ہوئے جیسے بہشت میں بہشت کا لفظ ہی اور بہشت کے دروازے بھی
 آٹھویں ہیں ایسے ہی اس شبستان کے باب بھی آٹھ رکھے تماشہ اور مشبہ بہ
 میں مناسبت تمام رہے اور رائے صافی کو دریاے معانی پر کشادہ کیا یعنی
 تیرا یا تو کہ اس بہشت باب چون حباب سے کہ پیشتر سے اپنی معدومیت اور ہر
 دفعہ ایک صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ موجود ہونے میں مثل حباب کے تھے
 صورت حباب کی پیدا اور ظاہر کرے اور الف قلم نسخہ گیری احباب کو اسی حباب
 کے سر پر سایہ انداز کرے۔ مشابہت بہشت باب کی حباب سے یہ کہ ح کے
 آٹھ عدد ہیں جو ہر سر باب ہی پس بہشت باب اور حباب بجنس اور ہم معنی ٹھہرے
 اور چونکہ حباب کو فنا بھی بہت جلد ہوتی ہی تو شبہ ہوتا تھا کہ کہیں یہ باب بھی حباب
 کی طرح جلد فنا ہو جائیں تو اسی کے دفع دخل میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی
 رائے صاف کو جب دریاے معانی پر تیرا یا تو بہشت باب چون حباب کو حباب
 کی صورت یعنی ایک درگاہ پایدار پایا۔ اس واسطے کہ الف کلمک انتساخ احباب
 کو اسی حباب کے سر پر سایہ انداز کیا ہی جس سے اسکا سکون و استحکام کامل
 متصور ہی پس اب یہ بہشت باب بچون حباب جناب ہو گئے اور بنا بھی انکی بوجہ
 قلم نسخہ گیری احباب کے پائدار و مستحکم نہو گئی اور جو خدشہ کہ انکی معدومیت کا تھا
 وہ بھی مٹ گیا تو اب آگے تفصیل ابواب و نقل سخن میں مصروف ہو تو احباب
 بھی بلا وسواس نقل پرداز ہوں اور یہی صورت اسکی پائدار کی ہی ہے
 صحابے شرف بہشت میں بہشت اور حباب میں باب کے سر پر ح
 جسکے آٹھ عدد ہیں پس معنی یہ بہشت باب بہشت ہی ہیں حباب کے سر پر
 الف لانے سے احباب ہوگا اور دریا میں رائے موجود ہی محسنات کلام
 شبستان ابواب حدود حریم بہت مناسب ہیں بہشت بہشت میں بجنس
 خطی بہشت باب اور حباب غمنا مراد جناب اور حباب اور احباب میں

تجنیس زائد۔

باب اول ازالہ تالیف اسلام سلام می گوید و بر نون ایمان کہ ہلال فلک اول امن و امان ست ایمانی نماید اللغات تالیف دو چیز یا چند چیز کو جمع کرنا اور باہم ربط دینا ترتیب و ارا و اس جگہ استعارۃ لفظ اسلام اور معنی اجتماع حروف اسلام سے مراد ہی سلام بفتح اول گردن نہادن و بے گزندگی و بے عیبی و سلام گفتن ایمان ہا لفتح قوت و تدبیر و دست ہائے راست و سونگندہا و بالکسر گردیدن و امان دادن ایما بالکسر اشارہ معنی ترکیبی فقرہ اولے فرماتے ہیں کہ یہ پہلا باب الف تالیف اسلام کی طرف سے مسلمانان کو سلام کہتا ہی اور کہتا ہی کہ ای مسلمانو لفظ سلام کے معنی اگرچہ سلامتی اور بے گزندگی کے ہیں مگر واقع میں اطلاق اور حصول و وصول اس معنی کا بدون اسلام کے محال ہی جب ہم سلام پر الف لاؤ تو تمہارا اسلام پورا ہووے اس لیے تم پر واجب اور لازم ہو کہ اسلام کے جملہ ارکان و احکام بہ ترتیب اپنی ذات میں جمع کرو اور اپنے جان و دل سے کار بند ہو تو اعمال شرع میں بے عیب اور عذاب آخرت سے سلامت اور بے گزند رہو گے اور مصداق سلام علیکم صلبتم فادخلوہا خالداً دین کے بنجاؤ گے معنی آیت سلامتی ہو تم کو اور خوشخبری پس رہو تم ہمیشہ بہشت میں۔ معنی ترکیبی فقرہ ثانی اور وہی الف نون ایمان پر کہ ہم شکل ہلال فلک اول کے ہی ایما و اشارہ کرتا ہی کہ ای مومنو خدا اور رسول پر صدق ہل سے ایمان لاؤ اور مومن کامل بنجاؤ کیونکہ اسمین تم کو امن و امان کے فلک کا ہلال دکھائی دے گا جس کو روز بروز ترقی ہی مثل ہلال فلک کے یعنی ایما نذر کو روز افزون امن و امان ہی معنی معامے بہر دو فقرہ تالیف سے الف ظاہر ہی اور سلام پر الف لانے سے اسلام ہوتا ہی اور اسلام کا پہلا الف دور کرنے سے سلام ہوگا۔ نون خط نسخ میں مشابہ ہلال کے ہی ایمان میں امن و امان دونوں موجود ہیں۔ ایمان کا نون دور کرنے سے ایما ہوتا ہی اور تحتانی و الف ثانی

دور کرو تو امان اور فقط تحتانی دور کرو تو امان اور الف ثانی دور کرو تو امین یعنی بگڑ
محسنات کلام الف اسلام اور ایمان کا باعتبار اپنے عدد کے مناسب باب اول
کے ہی اور تالیف والف اور اسلام و سلام اور ایمان و امان و امان میں صنعت
اشتقاق ہی اور ہلال و فلک اول و ایما بہت مناسب ہیں۔

باب دوم بارگاہ ملوکیت کی ست کہ در دولت راجون والی مسند دوم از عطاے
عدل روسیاست دولت میگردد اند اللغات فالی مسند دوم حضرت عمر عادل
کہ خلیفہ دوم ہیں و عدل روسیاست تبرکیب مقلوب اسے سیاست روزہ عدل
تخت یعنی پارہ و جز معنی ترکیبی یہ باب دوسرا بارگاہ ایسے بادشاہوں کی ہے
کہ جو اپنے در دولت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح بسبب عطا ہونے سیاست
عدل روکے جو انکو بادشاہ حقیقی کی جانب سے ملی ہی دو ٹکڑے کرتے ہیں
اور اصلاً جادہ عدل سے قدم باہر نہیں رکھتے یعنی نہ تو کسی غیر نفس پر ظلم کرتے
ہیں نہ اپنی ذات کو بغیر سزا کیے چھوڑتے ہیں حتیٰ کہ اگر اُسے کوئی حرکت ایسی
سرزد ہو جو قانون عدل میں قابل استیصال مکان ہو تو اپنے آپ ہی اپنے
ہاتھ سے اپنے در دولت کی بچ کنی کر ڈالیں گے جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے فرزند
ابو شحمہ کو بھرم شراب خواری و زنا اپنے ہی ہاتھ سے حد شرع جاری کی کہ شربت
مرگ پلا دیا معنی معامے دیکھو در دولت کے در اور دولت دو ٹکڑے ہیں
محسنات کلام دوم اور دو برعایت باب دوم ہی بارگاہ ملوک در دولت
والی مسند عدل سیاست مناسب باب کے ہیں اس باب کو بارگاہ سلطانی
اس واسطے فرمایا ہے کہ اسمین ذکر سلاطین ہی اور نیز باہم متناسب۔

باب سوم از مثلث طیب اخلاق علما کہ بواسطہ سنہ انگشت قلم جیم جدال
از روی دلیل کمال چون مثلث زہرہ بر فلک سوم چنگ می کشاید اللغات
مثلث نام خوشبوی کہ قرص اس کے سب کو شہ بناتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ
مشک وزعفران اور کا فور کے ہوتے ہیں ترکیب بالکسر بوعے خوش و خوشی و

و پاک شدن و خوش طبعی و واسطہ ذریعہ و وسیلہ زہرہ بالفہم نام ستارہ معروف کہ فلک سوم پر ہی اور نام ایک عورت کا جس پر ہاروت و ماروت فرشتے فریختہ ہو کر چاہ بابل میں مقید ہیں جدال بالکسب جنگ خصوصیت کردن جنگ بالفتح پنجہ دست و نام ساز و ہر چیز خمیدہ دال پرند شکاری جس کو عقاب کہتے ہیں مثلث زہرہ ستار یا جنگ اُسکا واضح ہو کہ اخلاق علمائین قسم کے ہیں ایک خاص خدا کے ساتھ یعنی عبادت برباد و دوسرے عام مخلوق کے ساتھ یعنی معاملات و مقالات و ملاقات وغیرہ تیسرے مشترک ساتھ خالق و مخلوق کے مثل درس و تدریس و عطا و پذیرشاد و ہدایت وغیرہ کے اور یہ مشتمل ہی عبادت خالق و نفع خلق پر اسی واسطے اخلاق علمائین کو مثلث فرمایا ہی جدال علمائین اور مباحثہ اور یہ اکثر تحریری بھی ہوتا ہی ہے انگشت قلم وہ انگشت جس سے قلم پکڑتے ہیں لکھنے کے وقت معنی ترکیبی یہ تیسرا باب اُن علمائین کے اخلاق خوشبو میں سے ایک خوشبو ہی جبکہ وہ انگشت قلم کے وسیلہ سے جیم جدال جو وقت مباحثہ تحریری کے بچو اب حریف و مقابل چیز تحریر میں آیا ہی از دوسرے دلیل کمال و تمام کے کہ وہی وسیلہ سے انگشت علمائین کا ہی مثلث یعنی جنگ زہرہ کے فلک سوم پر اپنا جنگ کھولتا ہی یعنی کسی عالم نے اپنے حریف کی تحریری مجادلہ کا جواب لکھا تو اس حسن اخلاق سے لکھا کہ اُسکے مضامین دلائل و بر خلق کمین سے طرف ثانی تو نرم و ملایم ہو ہی گیا جیم جدال بھی جو جنگ و جدل میں سراپا جنگ عقاب تھا ایسا نرم ہو گیا کہ مثل زہرہ مطربہ رقاصہ فلک کے فلک سوم پر خوشی کے مارے جنگ نوازی کرنے لگا اور زبان حال سے گویا ہوا کہ گو میں سر جنگ و جدال ہوں لیکن مجھ کو تو علمائین انگلیوں سے پکڑے ہوئے قلم نے بنایا ہی جو ہمہ تن اخلاق ہیں اب میرا رتبہ فلک سوم تک پہنچ گیا اور زہرہ کا ہمسرہ ہو گیا ہوں اب میں اس مناظرہ اور مباحثہ کی جنگ قبل سے باز آیا ہوں اپنا جنگ بجاؤں گا اور خوشی کی گیت گاؤں گا میرے جنگ کو

چنگ جدال نہ سمجھو چنگ ساز تصور کرو فلک سوم پر جیم جدال کا ہونا اس تقریر سے بھی ثابت ہے کہ دال حرفی اصطلاح تقدیم میں علامت برج اسد اور عطارد کی ہی ہر حال دحرفی سے مطلق فلک مفوم ہوا اور چونکہ دال اسمی میں تین حرف ہیں پس بادنی ملا بہت لفظ دال سہ فلک ہو گیا پھر حسب قاعدے عمل انتقاد کے فلک سوم الف حرفی فلک دوم ل حرفی فلک اول ہو گیا اب دال اسمی پر جیم حرفی لگائیں تو وہی جیم جدال فلک سوم پر ہو جائیگا جیم کا چنگ باعتبار خمیدگی سر اور تین عدد کے ہے۔ زوی دلیل سے جب دحرفی کو اسمی لکھیں اور اس پر جیم حرفی لگائیں تو جدال ہوگا محسنات کلام مثلث طیب باہم مناسب علما قلم جیم دلیل کمال جدال چنگ زہرہ فلک سوم چنگ متناسب اور چنگ میں ایہام ہی مثلث سہ جیم باعتبار سہ عدد کے فلک سوم ہر عایت باب سوم کے ہے۔

باب چہارم بر رباع مشائخ و عباد کہ عباے بروی چار حد جاریہ دنیا را رابعہ و آراز خانہ انداختہ اند و بہ پیشواے دال و رایت رایت مہر حق بر فلک رابع افراختہ اللغات عباد بالکسر بندہ ہاے خدا جمع عبد کی وبالضم اول و تشدید موصدہ جمع عابد کی عبا فتح کلیم و نام پوششی جاریہ حرف چہارم تحتانی کشتی و سفینہ و آفتاب و کینک و دختر و آب روان رابعہ بکسر موصدہ و فتح عین محلہ خبر چہارم و نام زنے زائدہ کہ پدر خود را دختر چہارم بود در بھرہ و رایت بکسر اول عقل و دانستن و دانش رایت علم لشکر و بکسر محبت و آفتاب و رابعہ بالفتح رائے سکون موصدہ منزل و سرے و رباع جمع اسکی رباع مشائخ منازل رابعہ صوفیہ کہ شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت ہیں یا وہ طریقہ کہ چار زانو بیٹھکر یاد الہی کرتے ہیں معنی تمکیمی یہ باب چہارم اُن مشائخ اور عباد کے منازل اور مراتب پر شامل ہے جنہوں نے چار اطراف کنیز دنیا پر اپنی ملکی یا عبادت ال اور اسکی گھڑی باندھکر مانند رابعہ بھری کے گھر سے باہر اٹھکو پھینک دیا ہے اور اسکی محبت کو ناچیز جان کر ہے۔

اپنے سینے سے باہر کر دیا ہوا اور پہ پیشوائی اور رہنمائی عقل و فراست کے جھنڈا محبت الہی کا فلک چارم پر بلند کیا ہی نقل ہی کہ حضرت رابعہ موصوفہ کو ایک بار ایام سرزمینِ مکمل کی ضرورت ہوئی فوراً حکم خدا ایک فرشتہ بصورت انسان کچھ روپے لیکر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جیسا پسند ہو مکمل لے لیجئے پس روپے تو لے لیے پھر خیال کیا کہ مکمل کیسا خریدون سیہ یا سفید یا کبراجب و سواس زیادہ پیدا ہوئے تو وہ روپے دریا میں پھینک دیے جو پیش حجرہ بنتا تھا اور فرمایا کہ اگر بھیجتا تھا تو مکمل ہی کیوں نہ بھیجا جیسا ہوتا ویسا اوڑھ لیتی جو اس روپے کی بدولت یہ خلیجان پیدا ہوا اس سے لو میں یونہی خوش ہوں **معنی معمارے** روئے دنیا پر عبلا لانے سے عباد ہوا اور دنیا کی ایک حد یعنی کنارہ ہی جسکے عدد چار ہیں پس چار حد ہو گئی اور دو کو رایت کا پیشوا یعنی مقدم کر دو درایت ہوگا محسنات کلام رباع مشایخ عباد عبا رابعہ پیشوا ہر حق متناسب ہیں عباد اور عبا میں صنعت الشقاق ببا عبا رابعہ فلک رابع برعایت باب چارم ہی اور ہر میں ایہام۔

باب پنجم نیچے ایست کہ درزاویہ ہدایت پنج حسن را زیر ہائے ہیبت حسن اخلاق چون نیچہ شیر ایشیہ پنجم بت بدی اخلاق شکند اللغات را ویہ کج و گوشہ ہر چہ حسن کج حلی و تشدید سکین محلہ قوت عضوی کہ پانچ ہیں سامعہ بامرہ شامہ ذائقہ لامعہ ہیبت بالکسر ہائے ہوز و فتح موجدہ بخشش و بخشیدن اخلاق بالکسر و بین معجم غرق کردن و کمان سخت کشیدن شیریشہ پنجم مجازاً سیارہ مرتج کہ وہ جلا د فلک ہی اور فلک پنجم برشمیر بکف معنی ترکیبی یہ کہ باب پنجم ایک نیچہ مشدہو شمشیر ہدایت بکف مرتج کے مانند ڈرائیو الابت پرستان جو اس خمسہ کا گوشہ ہدایت اور رہنمائی میں نیچے ہائے ہیبت حسن اخلاق کے اپنی سیر اور غور کر نیوالون کے پنج حسن بت بدی اخلاق کو توڑتا ہی اور انکے اوصاف ذمیمہ کی اصلاح کرتا ہی ظاہر ہی کہ شکستگی جو اس خمسہ کی جوہت کے مانند ہیں اہل اسلام پر واسطے اثبات ذات واحد مطلق اور حصول اسکی قربت کی شل شکستگی احصاء مباطلہ

کے واجب و لازم ہی اور یہ بدون توجہ اور ہیبت کسی ہادی کامل کے کہ وہ جتک
حسن اغراق نہ بخشے غیر ممکن ہی۔ جب کوئی مرشد گوشہ ہدایت میں بیٹھ کر ہدایت کرنے
اور یہ خود بھی اسکی ہدایت بموجب بوقت خاص دریاے تامل و تفکر میں تہ دل
سے غوطہ زن ہو تو اس شخص کے حق میں وہ ہدایت اُن اوصاف و ذیلہ کے
قطع و قیام میں ایک پنچہ ہوگی مثل پنچہ مرتخ کے کہ وہ بھی فلک پنچہ پر سے اپنی
شمشیر دکھا کر جلا دی و خونریزی جتا تا ہی اور کہتا ہی کہ جس کسی نے اطیعوا اللہ و
اطیعوا الرسول سے قدم باہر رکھا اسی کا سر اڑا دیا جائیگا۔ چونکہ یہ باب اپنے مضامین
مفردہ کی ناظرین سے صفات ذمیمہ دور کرنے اور اخلاق حمیدہ پیدا کرنے میں خاصہ
پنچہ مرشد کا رکھتا ہی تو بمنزلہ مرشد ہی کے ہو کہ وہ بھی اپنے مریدوں کے سر پر پشت
یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تلقین و اصلاح نفس کرتا ہی معنی معامے ہدایت کا زاویہ ہ
جسکے پانچ عدد ہیں پنچ حس پر دلالت ہی اور ہ ہیبت کی جو بت پر ہی وہی ایک پنچہ
مرشد کا ہی جو بت کے سر کو پکڑے اور دبائے ہوئے ہی کہ اُٹھانے نہیں دیتا محسنات
کلام زاویہ ہدایت پنچ حس اغراق متناسب اور حسن و بدی متضاد۔ شیر و بیشہ
متناسب ہیں۔

باب ششم منصوبہ ہیبت کہ از جہات ستہ فاردان خانہ گیر حرفت را کہ از سعادت
مشتری بر بساط ششم دہ ہزار بردارند از قید ششدر حریف اعلیٰ طویل کشاد
می بخشند اللغات منصوبہ چیری بر پا کردہ شدہ و تدبیر کار و بازی شطرنج و نام
بازی ہفتم از ہفت بازی نزد فاردان جمع فارد کی بمعنی یگانہ زمانہ وجد خانہ گیر
نام بازی چہارم از ہفت بازی نزد کہ فارد زیاد ستارہ خانہ گیر طویل ہزاران
منصوبہ حرفت بالکسر کسب و پیشہ مشتری بائع و خریدار و نام سیارہ فلک ششم
کہ سعد اکبری اور اسی کو قاضی سپہر کہتے ہیں بساط بکسر فرس و عرصہ شطرنج و
فراخی میدان نزد بالفہم نام بازی شطرنج کہ سب ہرے حریف کے کٹ
جائیں اور بادشاہ رہ جائے تو یہ نصف مات حریف پر ہوتا ہی ششدر وہ

مقام ہی کہ رہائی اُس سے دشوار ہو اور عاجز و تھیر و حیران اور شش خانہ کہ بازی میں
نزدکے ہوتے ہیں حریف ہم پیشہ بھکار اہل امید کو اہل دراز کشاد فراخی و فراخ اور
تیرکمان سے چھوڑنا و ناخوشی معنی تیرکمانی باب ششم ایک منصوبہ ہی کہ یکتا یا ان زمانہ
خانہ گیر حرفہ کو کہ مشتری بساط فلک ششم کی طرف سے ہزاروں بردہ رکھتے ہیں قید شدہ
حریف امید کی سے بڑی کشاد اور خوشی بختا ہی اور ایک تدبیر کا یہی کہ شش جہت
عالم میں انکو ناامیدی و مایوسی کی فکر سے آزاد کرتی ہی اور جو اپنے پیشہ اور حرفہ میں
یکتاے زمانہ اور فرد ہیں کہ گھر بیٹھے اپنے کسب و ہنر کی بدولت بامداد مشتری کہ
وہاں بیٹھا ہوا اپنی سعادت سے انکی مدد کر رہا ہی بہ نسبت بے ہنرون اور غیر پیشہ
کے بہت سی جیت میں ہیں مصنف رحمن نے جو کہ مضمون اس باب کا اہل حرفہ
کے بیان میں بتلازمہ شطرنج اور نزدکے لکھا ہی ایذا اسکو ایک منصوبہ اور تیرکمان
قرار دیا جسکے معنی بازی قائم کی گئی کے ہیں اور اہل حرفہ کو شطرنج باز اور نزدک باز کہ
فاردان سے تعبیر کیا ہی یعنی بازی کھیلنے والے اور حرفہ کو فارد اور خانہ گیر اور ہزاروں
کہ یہ بازی میں نزدکی ہیں اندامید کو حریف اسواسطے کہ مشکل سے بر آتی ہی اور اُسی کی
تردد و فکر کو ششدر پھر جو کہ اہل حرفہ کی کوئی امید اپنے پیشہ کی بدولت بستر
نہیں رہتی بدین وجہ انکے حصول امید و مقصود کو برد و کشاد فرمایا کہ یہ الفاظ
وقت مات کے حریف پر بولے جاتے ہیں علی ہذا مشتری کو بھی ایک شطرنج باز
مقرر کیا اور اُسکے فلک کو بساط چونکہ یہ سیارہ سعد اکبر اور اُسکا حریف زحل
خس اکبر ہی اور بازیان انکی تاثیرات جو زمین اور اہل زمین پر سعد و نحس
واقع ہوتی ہیں سعادت کا اثر فراخی و کشاد و نحوست کی تاثیر خرابی و بربادی
مخلوق متذکرہ بالا اُسکی بیان و دل طلبگار اور اُسکے نام سے گریزان و نیزار
ہوتی ہی پس وہ پہلے اس مخلوق کے حق میں برد اور وہ دوسری اسپرمات ہی
المختصر اہل حرفہ کی فراخی و کشاد مشتری کی سعادت سے بخوبی ظاہر ہی معنی
معماے ندارد محسنات کلام جہات ستہ فلک ششم ششدر بر عایت باب

و دیگر الفاظ ہر عبارت شطرنج۔

باب ہفتم درگہ ایست از درگاہ سببہ ابواب صفات سباعی شہوات کہ ہفت
عضو را چون ہفت از رنگ از تفرقہ زائے زلت بلیت علت میرساند و چون
خارس زندان ہفتم سیارہ روئی نخست میدہد اللغات درگہ بفتح اول
و ثانی و ثالث طبقہ و دوزخ و پایہ زبرین سببہ ابواب سعادت دروازے مجازاً ہفت
و دوزخ سباع بالکسر جمع یعنی درندگان شہوات بالفتح جمع شہوت کی بمعنی آرزو و اوثوق
نفس کا طرف حصول لذت و منفعت کے ہفت عضو چشم گوش زبان بطن فرج
دست یا ہفت اور نگ ہفت ستارے بنات النعش کہ ہمیشہ گرد قطب کے
گوش کرتے ہیں زلت بالفتح و تشدید لام و بالکسر لغزش و لغزیدن کت بالفتح زدن
و کوفتن و پارہ علت بکسر و تشدید ثانی بیماری و وجہ و سبب چیزی خارس زندان
ہفتم نگہبان و دار و نہ ہفتم فلک کا مجازاً سیارہ زحل کہ خمس الکبرای معنی ترکیبی
یہ باب ایک طبقہ ہی ہفت طبقات دوزخ صفات سباعی شہوات میں سے کہ
ہفت عضو کو مانند بنات النعش کے جدا کرنے سے زائے زلت کے لت و کوب
علت پر پہنچاتے ہیں اور دار و نہ فلک ہفتم یعنی زحل کی طرح رو سیارہ ہی نخست
کی دیتے ہیں حاصل یہ کہ شہوات و لذات نفسانی کہ دیکھنے سے نے ذائقہ شکم پر
مباشرت پکڑنے چھوٹے چھوٹے پھرنے سے حاصل ہوتے ہیں درحقیقت صفات حیوانی
ہیں سب ذات انسان میں یہ غالب ہو جاتے ہیں تو جانوروں کے مانند ہیں
و ایمان خوف و رجا عبادت و ریاضت وغیرہ سے بے بہرہ اور بے خبر اور نیک و بد
سے بے تمیز کر دیتے ہیں تو ان ساتوں عضو کو زلت و لغزش یعنی طغیان و
عصیان میں مبتلا کرتے ہیں پھر زلت سے جدا کر کے کسی علت و مہر میں پھنساتے
ہیں یعنی انسانی فطرت تو وقتاً فوقتاً غلبہ شہوت کے سبب سے اپنی ذات پر صادر ہوتی
جدا ہو جاتی ہے مگر انکی شامت سے علتیں لاحق ہو جاتی ہیں مثل بنات النعش
سے کہ کسی زلت کی علت سے ایسی مصیبت میں مبتلا ہوئی ہے کہ ایک

جنازہ اپنے سر پر رکھے ہوئے ہمیشہ گرد قطب کے گھومتی ہو اور تاقیامت یہ علت
 اس کے سر سے دور نہوگی اور زلت سے علت اپنے مرض سوزاک و آشک وغیرہ ضرور
 ہو جاتے ہیں اور بالفرض اگر کوئی مبتلاے ہلاے جسمانی نہ بھی ہو تو کبھی یہ علت آخرت
 میں بیشک کسی طبقہ دوزخ میں لیجائیگی اور کالائمنہم کریمکی لغو ذبا اللہ منہا
 پرانے شہوات نفسانی کو جو سباع یعنی درندوں سے تشبیہ دی ہی وہ اس واسطے
 کہ جیسے درندے انسان کو چیرھاڑ کر ہلاکت کو پہنچاتے ہیں اسی طرح یہ شہوات
 بھی آدمی کو ہلاک کرتی ہیں بلکہ اُسے بڑھکر بہن کیونکہ درندوں کی گرفت سے
 اول تو چھوٹ بھی سکتا ہو اور بر تقدیر نہ بھی چھوٹا تو یہ تکلیف یہیں تک تھی۔ اور
 سباع نفسانی کی ایسی ہلاکت ہو کہ اس کے عذاب سے تاقیامت رہائی نہیں بلکہ
 ابد الابد تک دوزخ میں رہنا پڑیگا اور چونکہ شہوات نفسانی علت اور سبب
 دوزخ میں جانے کا ہیں لہذا انھیں کو سباع ابواب اور دوزخ فرمایا پس قبیل تشبیہ
 مسبب بر سبب ہوا اور باب کو دوزخ سے اس واسطے تعبیر کیا کہ اس میں ذکر شہوات
 ہی اور شہوتیان نفس کا مقام دوزخ ہی۔ مولانا نے مہر غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 کہ دوزخ اور بہشت کیا ہی لینے اعمال حسنہ و سیئہ انسان کے ہیں جو قیامت
 میں دوزخ اور بہشت کی صورت ہو کر ہر ایک کو گھیر لینگے معنی معامے زلت
 سے جدا کی تولد ہوا اور علت میں بھی لت ہی محسنات کلام درگاہ سباع ابواب
 ہفت عضو ہفت اور نگ زندان ہفتم بر عایت باب ہیں زلت و لت صفت
 اشتقاق و جنیس زائد ہو۔

باب ہشتم چون فلک ثامن باجماع ثوابت فوائد متفرقہ در کشائندہ خلد ثمن
 ست و از ختم ابواب این شبستان کہ بر حرف حاست امید حیات برہائے صبح
 نواح و فلاح باشند بیت در کشادین شبستانم امید خلد گشت + ختم ابوابش از ان
 ہجوں بہشت آمد بہشت + اللغات فلک ثامن آٹھوان آسمان کہ محل ثوابت
 کا ہو ثوابت بفتح اول و بابے موصدہ مکسور جمع ثابت کی بعضی ستارے غیر متحرک خلد ثمن

آٹھواں ہشت جبکہ فردوس کتے ہیں صبح بفتح صبح و خوب و جیل و بہ تشدید و حو
 صاحب حسن و شعلہ و قندیل و نام مردے و زور بخاج بفتح رستگاری و فیروزی و والی
 حاجت فلاح بفتح رستگاری و فیروزی و بقا و ماندن و دیر و نیکی و بفتح و تشدید لام
 کشا و زور و بزرگتر معنی ترکیبی فرماتے ہیں کہ یہ باب ہشتم مثل فلک ہشتم کے جمع
 ثوابت نواید متفرقہ کا ہی اور درکشائے ہشت ہشتم کا اور بسبب ختم ہونے ابواب
 اس شبستان کے کہ شمار میں مطابق اعداد حرف حاکے ہیں مجلو امید اپنی
 حیات کی حائے صبح یعنی خوبی بخاج و فلاح و بہبود پر ہی معنی ترکیبی بیت
 اس شبستان کی کشادگی میں مجلو امید خدا کی ہوئی اس سبب سے کہ اسکے
 ابواب کا ختم ہشت کی طرح ہشت پر ہوا کیونکہ نواید متفرقہ اسکے بحیثیت
 تفرق اور انوار معانی کے مثل ثوابت فلک ہشتم کے پر انوار ہیں فلک توقفہ
 محل انوار ثوابت ہی رہی مگر یہ باب بوجہ اندراج انھیں اپنے نواید متفرقہ کے
 کشائیدہ در ہشت ہشتم ہی کسوا سٹے کہ پابندی و کار بندی اسکے مضامین کی
 مومن کامل و صالح بنانے والی ہی بخلاف فلک ہشتم کے اور مومنین صالحین
 ہی کے واسطے اندر پاک نے فرمایا ہر ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات
 کانت لہم وجنات الفردوس نہ کا خالدین فیہا یعنی جو لوگ ایمان
 لائے اور انھوں نے کام کیے نیک انھیں کے واسطے جنت فردوس ہی پہنچے
 وہ احسین ہمیشہ۔ اب بطور خاتمہ ابواب و کتاب کے فرماتے ہیں کہ ختم اس
 شبستان کا مطابق عدد حاکے آٹھ باب پر ہوا اس سبب سے مجلو امید ہی
 کہ میری حیات حائے فلاح و بخاج پر ہوا و جب حیات فلاح و بخاج پر ہوئی
 تو ضرور ہی کہ خاتمہ حیات کا اسی پر ہوگا پس نتیجہ امید یہ ہی کہ میری حیات اور
 خاتمہ حیات کا دونوں فلاح و بخاج پر ہونگے اور یہی بہودی دارین ہی اور
 اسی کا نام خاتمہ بالخیر ہی لطف یہ کہ یہ دونوں لفظ خود مختتم حرف حا پر ہیں جبکہ
 عدد آٹھ ہیں اور انحصار ہشت کا بھی آٹھ ہی پر ہی پس یہ سب مطابق ہیں

اور یہ مطابقت مصنف کے واسطے ایک فال مبارک ہی بنا بر حصول بہشت کے جسکی اُمید رکھتے تھے حاصل معنی بہت یہ کہ تصنیف و تحریر میں اس شبستان کے محکوم اُمید خلد کی ہوئی اس واسطے کہ اصول اسکے مبنی احکام شریعہ اور مسائل فقہیہ اور اُمور دینیہ اور کار صوفیہ اور فوائد بہیمہ پر ہیں اور اس قسم کی تصنیفات موجب رضا مندی خدا و رسول کے ہوتی ہیں جو ذریعہ حصول بہشت کی ہیں معنی معانی بہشت کی ب اگر دور کرو تو بہشت ہو گا یعنی بہشت بہشت باب ہی کی ہی جو بہشت میں ہی جس سے کچھ مغایرت بہشت اور بہشت باب میں نہیں ہی محسنات کلام ثامن ثامن اور حرف ما اور بہشت بہ مناسبت باب ہشتم کے ہیں اور فلک ثامن اور ثوابت و درکشایں رہ شبستان و بہشت متناسب اور بہشت و بہشت میں تصحیف اور بہشت و بہشت میں صنعت اشتقاق ہی۔

لکھتے اُمید بہ فضل و کرم و کرم اکرام آنکہ از عین رضا چشم بریم مکارم دارند تا عزم کارم نیکو شود و از بیم جرم این شبستان عین عفو دور دارند تا حرم و مغفور گردد و قلم سیاح را الف و ا و بر سر صلح بکشند تا اصلاح یا بد فتنوی در غم کلکم جو کشند آن الف + بخت مرا نام شود و متلف + چشم کشادہ دلم از قلب و ا + تار سداش از دل پاکان دعا + از پے جذب و کشش مرج بال + نقش خیال بغم بین حبال + بہشت درین ماے گداز اقرار + تا ز دلش خلق بر دیا دگار اللغات رضا با کسر خوشنودی و بفتح و مد خوشنود شدن مکارم بالفح میم و کسر راے محلہ نواز شہا و بزرگوار یہا جمع مکرمیت کی ہی عظیم تمام و ہمہ را فر اگر زندہ جبر بالفح و تشدید از اذض غلام سیاح بالفح و تشدید بسیار سیر کنندہ صلاح بالفح نیکی کند فساد و بکسر آشتی و مصالحہ متلف خوگر فتنہ شونہ و ساز دارا زندہ دا بمعنی درد مرج بفتحیتین و جیم تازی آشفگی و تباہی و فساد بال بمعنی دل خیال بفتح پندار و صورتیکہ در خواب دیدہ شود یا در بیداری تصور کردہ آید

یاد رکھو کہ آئینہ دیدہ شود حبال بالکسر جمع جبل کی بمنی رسن و مجازاً استحکام و مستحکم معنی ترکیبی فرماتے ہیں کہ محکوم فاضلون اور بزرگوں کے فضل و کرم سے پیرا امید ہو کہ عین رضا اور خوشی سے نظر و چشم میم مکارم اور نوازشات اپنی پر رکھیں تو عام و تمام کام میرے نیک اور بہتر ہو جائیں اور میم جرم اس شبستان کی سے عین عفو کو دور تر رکھیں تو یہ شبستان اپنے نقص و قصور سے آزاد اور معاف کی گئی ہو یعنی جو جرم و خطا اور سہو کہ مجھ سے اس شبستان میں واقع ہوئی ہو اُس سے وہ پاک و صاف ہو جائے اور وہی بزرگ اپنے قلم سیاح و روان ترکو سر پر صلاح کے الف کے مانند لائیں تو وہ اصلاح پائے معنی ترکیبی قنوی نم یعنی میرے قلم کے نوشتہ میں وہ بزرگ اگر ایک حرف الف ہی اپنی صلاح و سداد کی رو سے کھینچیں یعنی اُس سے قباحت و فحش دہین تو وہی الف اصلاح کا ہو جائیگا میرے نوشتہ کی خوبی و صلاح پر۔ اور میرے بخت و نصیب کا نام مولف ہو جائیگا اور میں جاؤنگا کہ میرا بخت میرا کس قدر ہوگا اور ساز دار اور الفت پذیر ہو گیا۔ تیرا دل بسبب درد و پریشانی اپنی کے چشم کشادہ اور منظر اس بات کا ہو کہ یا کون کے دل سے اُسکو دعا ہوئے واسطے جذب و کشش منافع اور دفعہ آشفنگی و تباہی دل کے نقش خیال سخن میرے کو حبال دیکھ اے مخاطب یعنی سخن میرا جو مثل خیال و خواب کے ہی بے اصل و بے بنیاد۔ اے حیران تو اپنی نظر عنایت سے اُسکو حبال یعنی مضبوط اور محکم جان اور دیکھ اور کوئی چیز سمجھنا کہ اُسکی بے بنیادی و بے اصلی کے باعث سے جو میرے دل میں ایک آشفنگی و پریشانی ہی وہ سب جاتی رہے اور اطمینان و تسکین خاطر ہو چوتھے بیت اخیر میں ایک مدعاے خاص کا اظہار ہے کہ مصنف رح عجز و انکساری رو سے اپنے آپکو گدا قرار دیکر فرماتے ہیں کہ اب اس گدا کو سکون و قرار اس راے میں ہو کہ اپنے دل سے مخلوق کی یادگار فراموش اور محو کرے اور اس کے ذکر کو اُس میں جبکہ دے

معنی معامے نہ شرمشیم کی مراد ف بین حرفی کو میم اول مکارم اسمی سے ملائین تو
 میم ہوگا اور اسمی میم کے جدا کرنے سے کارم ہوگا اور عفو کو حرم کی میم سے ملائین تو معفو
 ہوگا اور باقی نقش جاریہ جائیگا اور الف حرفی کو سر پہ اصلاح کے لانے سے اصلاح
 ہوگا معنی معامے شرمی نم کے اندر الف حرفی لاؤ تو نام ہوگا اور چشم کے
 مراد ف بین حرفی کو در کے مراد د امین لانے سے دعا ہوتا ہی اور خیال و حبال
 ہم نقش ہیں یادگار کو معکوس کر کے دیکھو تو ر اے میں گدا کو قرار گیر پاؤ گے محنت
 کلام امید و فضل و کرم متناسب ہیں بین و چشم مراد ف حرم اور شبستان
 اور حر اور معفو متناسب اور عفو و معفو اور صلاح و اصلاح اور بال و حبال
 میں اشتقاق اور خیال و حبال میں تجنیس خطی اور تصحیف ہی نم اور نام میں
 اشتقاق اور د ا اور د ا میں اشتقاق۔

الباب الاول فی الایمان والاسلام وفیہ فصول

فصل فی میا من الایمان وسلامت الاسلام

نکتہ الف اول ایمان تیر کشتی نجات ست بر سر بیان یعنی دو دریائے غیب و شہادت و الف ثانی
 توحید ست دروادی ایمن سعادت فرد بر سر ایمان الف زان میکشد تیغ ایمان
 تاکند زین دار قطع ماسوا از مین آن + اللغات ایمان بالفتح سو گند بادستہا
 راست و قوتہا و بکسر گردیدن و امان دادن تیر بالکسر چوب راست سقف و
 کشتی و طاقت و قوت و عطار در و معنی معروف و خیب بالفتح پوشیدہ شہادت
 ظاہر ہونا اور گواہی دینا و حدانیت خداے تعالیٰ پر اور رسالت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر شجرہ بالفتح درخت و نسب نامہ مشایخ ان شعبہ بالضم
 طائفہ از ہر جنس و شاخ درخت اور وہ نغمہ جوار نغمون سے نکال گیا ہو وادی
 ایمن عبارت ہو اس جنگل سے کہ حضرت موسیٰ کو اول معراج وہاں ہوئی اور تجلی

نور الہی کی ایک درخت پر دیکھی اور یہ وادی کوہ طور سے جانب دست راست کے واقع ہوا سیوا سطرے وادی امین کہتے ہیں یا ان ایک ملک ہی مشہور داہنی طرف کعبہ کے تیغ وہاں کی مشہور ہی ماسوا ایکسین حملہ جو کچھ سوا ذات حق تعالیٰ کے ہی کہ وہ سب مخلوقات و موجودات ہی بین بالغم خجستہ و مبارک معنی ترکیبی شعر مقررہ لئے یہ نکتہ صفت ایمان میں لکھا ہی چنانچہ فرمایا کہ پہلا الف جو لفظ ایمان کا ہی گویا تیسرے کشتی نجات کا ہی جس سے مضبوطی اور استحکام کشتی کا ہوتا ہی اور یہ الف سرور ایمان یعنی دودریا کے واقع ہوا اور وہ دودریا خیب و شہادت ہیں مطلب یہ کہ جو امور غیب میں ہیں اور پوشیدہ انکو بھی بدل مانے اور جو شہادت میں ہیں اور ظاہر انکو بھی حق جانے مثلاً غیب میں ذات پاک خداے تعالیٰ کی ہی اور فرشتے اور قیامت اور دوزخ بہشت وغیرہم اور انبیاء سابق اور انکی کتب جو اپنے نازل ہوئیں اور شہادت میں جو اپنے زمانہ کا بنی ہو اور انکی کتاب اور احکام شریعت اور سوا انکے چنانچہ سورہ بقرہ کے آغاز میں یومنون بالغیب سے یہ قنون تک یہ سب مراتب مذکور ہیں اور انکے ساتھ ہی بشارت ہدایت و فلاح کی ہی یعنی اولئک علی ہدی من ربہم والئک ہم المفلحون اور اسی کے مطابق مقرر فرماتے ہیں کہ دوسرا الف جو لفظ ایمان کا ہی وہ ایک درخت و شاخ ہی وادی امین میں جسپر انوار تجلیات الہی جلوہ فرماتے اور حضرت موسیٰ نے سعادت دیدار الہی اور انکی برکت سے مشرف ہو کر جیسا کہ رتبہ پایا سب جانتے ہیں اور غیب و شہادت کے ضمن میں اشارہ اقرار الہی اور تصدیق قلب کا بھی ہی معنی ترکیبی شعر مقرر فرماتے ہیں کچھ جانتے ہو ایمان کے اول جو الف ہی یہ کیا بات ہی یہ ایک تیغ یا فانی کشیدہ ہی تا اس تیغ یا فانی سے اس دارنا پائدار میں قطع تعلق ماسوا کا کرے جو حملہ موجودات و مخلوقات ہی اور یکسوئی کے ساتھ اسکی طرف رجوع لائے تب ایمان کامل ہوئے اور جب یہ اسکا یعنی خدا کا ہو جائیگا تو پھر ماسوا کیا چیز ہی جیسا کہ فرمایا ہی

ع چون از کشتی ہمہ چیز از تو گشت معنی معانی نثر جب الف یان کے سر پر کیا گیا
ایمان ہو جائیگا اور ایمین کے درمیان مین الف آنے سے بھی ایمان حاصل ہوتا ہے
معنی معانی شعر مین مین ان کا لفظ ملائے اور مین کا نون قطع کرنے سے
جو اشارہ قطع ماسوا کا ہے یان حاصل ہوتا ہے اور پھر یان کے سر پر الف آنے سے
وہی ایمان حاصل ہو جائیگا اور منائر ت دونوں مین یہ ہوگی کہ پہلا یان بمعنی دیم
کے ہے اور دوسرا یان بمعنی ایک ملک کے جو مین مین ہی بس دونوں مین
فرق مین ہی اور معاً جدا محسنات کلام تیر مین ایہام ہے کہ بمعنی کشتی کے
بھی ہے یان یان ایمین مین سب مین اشتقاق یان اول اور یان مصرعہ ثانی
مین تجنیس شعبہ مناسب شجرہ اور شجرہ بر عایت وادی ایمین غیب و شہادت
متضاد تیغ و دار و قطع سب مناسب یکدیگر و قس علی ہذا الاختلاف شارح نے
اول تو وادی ایمین اور حضرت موسیٰ کے قصہ سے ایک ورق سیاہ کیا ہے بعد کو
شعر کے معنی مین لکھا کہ یان مین احتمال ہے کہ ترکی ہو بمعنی بد کے کہ مصر رح بھی
لفظ ترکی بھی لاتے ہیں اور صفت تیغ کی بدی کے ساتھ کنایہ اسکی خوبی سے
ہی جیسا کہ یہ طریقہ مشہور ہے اور کہتے ہیں کہ فلان بد کیست یا آنکہ بدست بطوریکہ
جو کچھ اسکے مشرب مین بد ہے ہمارے مذاق مین خوب ہے اور شعر کے معنی مین صرف
اسی قدر کہ مین مین اجزا ایمان سے ہیں فقط کیا کہنا ہے ان قیاسوں کا اور ان احتمالوں
اور ان اختصاروں کی عینک گرچہ شدید پیر تاہم ندیدہ

نکتمہ حروف خمسہ اسلام کہ نبی اکا سلام علی خمس مبین آشت الف اول
اشارات ست بانگشت شہادت کہ از الف اشہدان کا الہ الا اللہ خبر میدہد
وسین کہ مقدمہ سلام ست از ادائے صلوة سلامین زد ولام کہ جامع و مقلوب
مال ست در بیان زکوٰۃ لن تنالوا البر میخواند و الف ثانی از سر استطاعت طریقی
چراہ راست میناید و دائرہ میم دہن بستہ و در سپر الصوم جنتہ می آید
مشنوی جزو مومن بہ ست نشش در دین + حرف او نیز نشش نون بہین

میم مالک ملک تعالیٰ دان + مبدع مامین منان + واد و وحی کتب زواہب گیر
 بازیم از ملک نشان و نظیر + نون نشان از نبوت رسل ست + بے زبعت
 حساب جزو کل ست + ہے ہمہ چیز وانی از تقدیر + خیمہ شہباز بن بزمیر +
اللغات خمسہ پنج مرد اور خمس پنج زن و پنج انگشت بنی الاسلام علی
 خمس بنا کیا گیا اسلام پانچ بنا پر مبین ظاہر کرنے والا اور بیان کرنے والا انگشت
 شہادت سبابہ اشہد ان لا الہ الا اللہ گواہی دیتا ہوں میں کہ سوائے اللہ
 کے کوئی معبود نہیں ہے مقدمہ پیش روزہ یا کوئی مطلب جو پہلے کہیں واسطے
 سہل سمجھ میں آ جانے دوسرے مطلب کے سلام بفتح مطیع ہونا سلام کرنا اور
 تحیت و گزیدگی و پاکی از عینہا صلوة دعا و رحمت و آمرزش خواستن و نماز صلوة
 جمع صلا و از طعام و انعام زکوٰۃ ایک حصہ مال سے جو راہ خداے تعالیٰ میں دین
 لیں تھنا لوالہد ہرگز پناہ نہ پاؤ گے تم نیکی و خوبی کو لام زرہ ہالامہ واحد جامع اسکو
 اس سبب سے کہا کہ اس میں منی جمع کے ہیں استطاعت قدرت و مقدور و دسترس
 آج بالفتح و تشدید جیم کسی چیز کا قصد کرنا اور قصد طواف کعبہ بہ نیت عبادت اور
 بجالانا اسکا الصوم جنتہ روزہ ڈھال ہی آتش دوزخ کا مومن بہ یعنی جو ایمان لانے
 کی چیزیں ہیں اور اپرا ایمان لانا فرض ہی مبدع نئی طرح شعر کہنے والا اور نئی بات
 پیدا کرنے والا خمین گواہ و رقیب و نگہبان و حریبان منان بفتح و تشدید نون بصیغہ
 مبالغہ انعام کنندہ و منت نندہ و آہب بخشنده بعت بالفتح بر انگشتن اور پیدا کرنا
 اور لشکر خیرہ و شرہ یعنی خیر بھی اسی کی ہی اور شر بھی اسی کی ہی جس سے مراد تقدیر
 الہی ہے معنی ترکیبی شریعہ نکتہ مہرح نے تعریف اسلام میں لکھا ہے چنانچہ فرمایا کہ
 حروف خمسہ اسلام کے جیسے کہ لفظ اسلام سے ظاہر ہے کہ پانچ حرف رکھتا ہے
 موافق نبی الاسلام علی خمس کے اس بات کے مبین ہیں کہ جیسے لفظ اسلام
 کے پانچ حرف ہیں ایسے ہی پانچ بنا بھی اسلام کی ہیں کہ وہ کلمہ شہادت ہی
 اور نماز و زکوٰۃ اور حج اور روزہ اور ہر حرف اسلام سے مہرح نے ہر پنج بنا کو

پیدا کیا ہی چنانچہ فرمایا کہ پہلا الف جو اسلام کا ہی یہ اشارت ہی طرف انگشت شہادت کے کہ الف اشہدان لا الہ الا اللہ سے خبر دیتا ہی جیسا کہ معمول ہی کہ وقت تشریف کے ہاں میں انگشت شہادت اٹھاتے ہیں اور اشارت کرتے ہیں دوسری بنا اسلام کی صلوٰۃ ہی اور اسلام کا دوسرا حرف سین کہ مقدمہ سلام کا ہی کہ یہ اداسے صلوٰۃ کی صلا کرتا ہی کہ آؤ اور برگزیدگی و پاک کی حاصل کرو اور خلوص و حضور قلب نماز ادا کرو اس واسطے کہ سلام ختم نماز کے وقت ہوتا ہی جیسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تیسری بنا اسلام کی زکوٰۃ ہی اور اسلام کا تیسرا حرف لام کہ جامع ہی اور مقلوب مال کا جو بیان زکوٰۃ میں لن تنالوا البر پڑھتا ہی کہ در صورت جمع ہونے مال کے اگر زکوٰۃ نہ دو گے تو ہرگز نیکی نہ پاؤ گے چوتھی بنا اسلام کی حج ہی اور اسلام کا چوتھا حرف الف ثانی کہ یہ الف سر استطاعت سے یعنی مقدور والیکو مسیدھی راہ حج کی بتاتا ہی کہ اگر مقدور راہ کا رکھتا ہی تو حج کرے پانچویں بنا اسلام کی روزہ ہی اور پانچواں حرف میم کہ دائرہ دہن بستہ روزہ دار سے دور سپر الصوم جنت کو آراستہ کرتا ہی اور سنوارتا ہی دہن کی تشبیہ اکثر میم سے کرتے ہیں اور کبھی میم دہن بستہ بھی لکھا جاتا ہی اور دور سپر بھی مشابہ بدور میم یعنی دہن بستہ روزہ دار کا ہی سپر آتش دوزخ کی ہی کہ روزہ سے اپنے بچاؤ کے لیے درست کرے معنی ترکیبی تنوی اب مہر حر ان چیزوں کا بیان فرماتے ہیں جو دین میں مومن بہ ہیں یعنی جنہا کا ان لانا واجب و لازم ہی اور وہ چھ چیزیں ہیں اور چھ حرف مومن بہ کے بھی ہیں کہ یہ نمونہ اُسکے ہیں اور چھون حرفون میں جز ان اشیا مومن بہ کا موجود اول میم سے تو مالک ملک تعالیٰ کہ جان اور اُس پر ایمان لاکہ وہ مبدع ہمارا ہی اور ہمیں و منان ہی یعنی پیدا کرنے والا ہمارا اور بڑا ہمارا اور احسان کر نیوالا ہی دوسرا حرف واو ہی اس سے اُسکی وحی اور کتابوں کو جو نبیوں پر نازل کی ہیں مان اور گردیدہ ہو کہ اُسی و اہب کی عطا کی ہوئی ہیں دوسرا میم جو ہی اُس سے نشان ملک کا اور نظیر اُنکی جو کروبی اور

حورو علمان ہیں قبول کر اور انکو بھی مان اور حق جان اور نون جو اسمین ہی یہ نشان
 نبوت رسولوں کا ہی اور بے علامت بعث کی کہ بعد مر جانے کے قیامت کے دن
 پھر اٹھائے جائینگے اور حساب جزو کل کا ہو گا یہ دونوں چیزیں ہیں انپر بھی ایمان
 لانا ضرور و واجب اب رہی ہے اس سے اشارہ یہ ہی کہ ہر جز کو تقدیر سے جانے
 اور اپنے دل میں یقین کامل سمجھے رہے کہ غیر و شر و دونوں آسمانی تقدیر سے
 ہیں ان سب باتوں پر ایمان لانا بقصد یق قلبی و اقرار لسانی فرض و واجب
 ہی گویا یہ مراتب مستنبط امنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و الیوم الاخر
 و القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ و البعث بعد الموت سے ہیں
 معنی معانی نثر اس نثر میں معانی کہ الف اشہد اور سین سلام اور لام
 لن تنالوا اور الف ثانی استطاعت اور میم صوم سب سے ملکر اسلام حاصل
 ہوتا ہے معنی معانی شہنوی میم مالک او و وحی میم ملک نون نبوت بے
 بعث ہے ہمہ چیز سب کے جمع ہونے سے مومن بہ ہو جائیگا محسنات کلام
 حروف خمسہ اسلام اور بنائے خمس اسلام میں مصرح نے کیا ہی عمدہ بات
 نکالی ہے ایسے ہی تشبیہ الف کی انگشت شہادت سے جو بصورت الف کے ہی
 اور اسکے ساتھ اشارت اور الف اشہد کیا ہی خوب ہی اور سلام جس پر
 خاتمہ نماز کا بھی ہے اور بعد نماز سلام رخصت بھی ہوتا ہے لام کے واسطے اختیار
 آہے لن تنالوا کہ دونوں لفظوں میں لام ہی اور پھر الف ثانی کہ استطاعت کے
 سر پر ہی الف ہی راہ راست بننا سبب الف کے کیسا اللطف ہی کہ خود بھی الف
 رکھتی ہے اور دہن صایم کی تشبیہ میم دہن بستہ سے کہ اکثر بے چشمہ بھی لکھا جاتا ہے
 صلوٰۃ و صلا میں تجنیس زائد اور سر کلمہ صا د ایسے ہی مبدع مامین منان میں میم
 وحی و اہب میں فا و اور ہے ہمہ اور خیرہ شرہ کی ہاضمہ کی رعایت سے لفظ
 ضمیر کیسا اللطف ہی الاختلاف شایع نے لکھا ہے کہ مصرح سے یہ بیتین جو اس
 نکتہ میں مذکور ہوئیں اگر ذکر ایمان کے ذیل میں ہوتیں تو بہتر ہوتا انتہی میری

والت میں ہیں بہترین اس واسطے کہ اس نکتہ میں ذکر اسلام کا ہی اور اسلام بدوں ایمان ان امور مومن بہ کے صحیح نہیں ہوتا صرف اسلام کی تعریف سے کیا ہوتا بیان ملزومات کا بھی ضرور لازم تھا متن مطبوعہ میں مقدمہ سلام کو مقدمہ اسلام لکھا ہی اور صلوة کے بعد صلا نہیں لکھا اور میزندی جگہ میزدند سپر کو سر بے کو بے غلط لکھا ہی۔

نکتہ ہائے دو چشمہ شہادت دودیدہ ایست کہ بدان دو عالم را مشاہدہ نمایند و الف صورت زبانی کہ راستی توحید بکشاید ہر گراہا و الف شہادت بدرستی و راستی گواہی نذہر بواسطہ آنکہ ہا و الف برائے گرفتاری موضوع ست در میان شدت گرفتار ماند شعر صدق الشہادت قد یدعی الی الجمع + لو کا توسطہا فمنہا الشہدۃ + اللغات شہادت خبر درست و گواہی راست مشاہدہ دیکھنا اور کسی کے ساتھ کہیں حاضر ہونا توحید ایک جاننا خدائے عزوجل کا ہا بے ہمزہ بمعنی گیر شدت بالکسر و تشدید دال سختی اور ایک بار حملہ یحیٰنا صدق بالکسر راستی خلاف کذب جمع بالفتح ہمہ و گروہ مردم و نخل بسیار بار توسط میاخی گری ہا و ہدایت کنندہ شدت بالفتح و تشدید پر آگندہ ہونا معنی ترکیبی نشر مفرح کہتے ہیں شہادت میں جو ہا ہی یا نہیں ہی بلکہ دودیدے ہیں اور ایسے دیدے جسے دو عالم کا مشاہدہ کریں یہ جو دیدے ہیں ان سے تو پورا پورا ایک عالم بھی نہیں دیکھ سکتے اور الف جو شہادت میں صورت زبان کے ہی جائے کہ اسکو راستی توحید کے ساتھ کھولیں اور سچا سچا اقرار خدا عزوجل کے واقعہ مطلق ہونیکا کریں پس ہا و الف اگر راستی و درستی کی شہادت ندین تو اس سبب سے کہ ہا واسطے گرفتاری کے بھی موضوع ہی شدت ہی میں گرفتار رہیگا نجات نہیں پائیگا معنی ترکیبی شعر یعنی جو شخص صدق کے ساتھ شہادت بجالائے گا صدق ہی اسکا ہادیئے رہنا ہوگا طرف حق کے جو بمعنی نخل بسیار بار کے ہی یعنی بہت ہی بہت بیشمار اسکا پھل پائیگا اور اگر اس کے توسط میں یہ رہنا ہوگا تو اسے

شہادت سے مثبت و پریشانی پیدا نہائیگا اور جمعیت کو نہ پہونچیکا معنی معنائی
 شعر مصرع نے لفظ شہادت میں دو صورت پر تصرف کیا ہی ایک یہ کہ ہا کو دیدہ
 الف کو زبان ٹھہرایا بس اگر یہ ہا مع الف اس میں براستی و درستی نہ تو شدت رہیگا
 دوسرے یہ کہ شہادت کا اول آخر شدت ہی اور میان میں اسکے ہا جو بمعنی گیر کے
 ہی یعنی شہادت میں در صورت ناراستی ناراستی شدت کے سوا گرفتاری بھی
 جبری ہی معنی معنائی شعر شہادت میں شین و تا سے شدت حاصل ہوتا ہی
 اور بیچ میں اسکے ہا وہی بمعنی رہنا محسنات کلام دو چشمہ دو عالم دو دیدہ کیسا
 خوب ہو اور دیدہ کے واسطے چشمہ شدت و جمع متضاد دیدہ ہی سے اشارہ ہا دکا کیا
 ہی لطیف ہی الاختلاف دوسرا مصرعہ شعر کا اصل کتاب میں یون لکھا ہی
 لو کہ توسطہا فمہا شدۃ اور لو کہ و جمعہا المشدت بہ نسخہ جاشیہ پر ہی میری
 و اسنت میں یہ نسخہ ہی صحیح ہی مگر بجائے جمعہا فمہا ہونا چاہیے اس واسطے کہ جب
 شہادت سے ہا ذکل جائیگا تو شدت باقی رہیگا نہ شدۃ اور شدۃ کا معانی میں نکال
 چکے ہیں پھر مکر کیوں لاتے کہ شان مصرع سے بعید ہی شائع نے لکھا ہی کہ مصرع
 سے جو ہا دو چشمہ کہا ہی یہ ایک امر مبتذل ہی سب ایسے ہی کہتے آئے ہیں کوئی
 نئی بات کہنا چاہیے تھی اور لکھا کہ مصرع کا یہ کلام کہ بواسطہ آنکہ ہا والف کہ برائے
 گرفتاری موضوعی ست معلوم نہیں ہوتا اس سے کیا قصہ کیا ہی اس سے یہی
 قصہ کہ الف اور ہا جبراً مقصود ہی جسکا مجموعہ ہی بمعنی بگیر یعنی الف جو مراد
 زبان سے ہی اور ہا دو چشمی اگر گواہی ناراست دینگے تو وہ ہا ہی جو بگیر کے معنی میں ہی
 خارج سے لانا نہیں ٹہری ورنہ ہا تو شہادت میں بھی موجود ہی جبراً لانے کی کیا ضرورت
 ہوتی اور پہلی بات کہ ہا کو دو چشمی کہنا مبتذل بتاتے ہیں کوئی لفظ اپنا بھی اسکی
 جگہ نہیں لکھ دیا تا محترم مبتذل سے معلوم ہو جاتا اور ہا کو دو چشمہ ٹھہرانا تو کوئی
 مبتذل بات نہیں اسکے سوا اور کچھ اپنی منطق صرف کر کے لکھا ہی کہ یون کہتا
 چاہیے تھا بجائے گرفتاری موضوعی ست کے سبب خلاصی از شدت شدہ است

اسکو آپ ہی سمجھیں ہم بخانین نہ مانیں اور متن مطبوعہ میں جو بجائے دو چشمہ کے دو چشم اور گواہی نذہد کے نذیدہ لکھا ہی غلط معلوم ہوتا ہے۔

نکتہ اے درویش ہر چہ راے ترا از آخرت منع کند کفرست در لفظ کفر بنگر کہ کف منع است بر روی رای آخرت و ہر چہ دست دلت را بہ تیغ تجرید از علایق کوتاہ کند دین الہ در کلمہ دین بنگر کہ دست دلت بنون یعنی تیغ منقطع یافتہ رباعی در مذہب عاشقان غم جان کفرست + وز نعمت وصل دوست کفران کفرست + از تفرقہ فکر خوشتر را باز آرا + کز روی لغت فکر پریشان کفرست + اللغات منع بالفتح باز رکھنا کفر بالضم ناگزیدن و ناسپاسی و بالفتح پوشیدگی و کوزہ و بزرگ تجرید بہنہ کرنا کسی چیز کو زوائد سے جو اسمیں ہوں اور آراستہ کرنا کفران بالضم ناسپاسی معنی ترکیبی نشر مصرح کہتے ہیں اے درویش جو چیز تیری راے کو فکر آخرت سے روکے جان لے کہ یہی کفر ہی دیکھ تو کفر میں لفظ کف جو بمعنی منع کے ہی راے آخرت رو پر ہی یا نہیں اور جو چیز تیرے دل کے ہاتھ کو علایق دنیا کے فضول وزوائد سے بہ تیغ تجرید کوتاہ کرے اسی کو جان لے کہ یہی دین خدا کا ہی غور کر کلمہ دین کو کیسے تیرے دست دل نے نون سے تیغ منقطع پائی ہی اور نون بمعنی تیغ کے ہے معنی ترکیبی رباعی عاشقون کا مذہب تو یہ ہی کہ جو کوئی غم اپنی جان کا کرے اور جان بچائے وہ کافر ہی اس واسطے کہ جان جانے میں تو بڑی نعمت عظمیٰ وصل دوست کی حاصل ہوتی ہی بس اسکو چھوڑ کے جان کا خیال کرنا کفران نعمت ہی اور یہ کفر تو دنیا کے علایق سے اور اُنکے تفرقون اور پریشانیوں سے آپ کو بچا کے یکسوئی حاصل کر دیکھ تو ازروے اصل کے کہ اگر فکر کو پریشان کریگا کفر پائیگا معنی معافی نشر را پر لفظ کف آنے سے کفر ہو جاتا ہی اور لفظ دین میں جو دی ہی اسکا دل ید اور یہ ید ظاہر نون پر جو بمعنی تیغ کے ہی رکھا ہوا ہی بس لفظ دین حاصل معنی معافی رباعی رباعی میں صرف ایک ہی معافی یعنی فکر کو پریشان کرنے سے کفر ہو جاتا ہی محسنات کلام

فکر پریشان کیا خوب واقع ہوا کہ صفت کی صفت اور معما کا معما ایسے ہی دستِ دل کہ مضامین مضامین الیہ بھی اور معما بھی اور سوال کے الاختلاف شائع نے اس نکتہ میں کفر حقیقی و اصطلاحی کی بہت بحث لکھی ہے ہو میری دانست میں تو یہ نکتہ معما نے موافق مذاق عاشقوں کے لکھا ہے اسی واسطے لفظ درویش سے مصدر رکب اور اسی کے مناسب الفاظ جیسے تجریدِ علایق اور مذہبِ عاشقان اور وصل اور دوست و غیر ہم ایراد فرمائے اور ان لوگوں کا مذاق اور مشرب اور ہی اہل شریعت کا مذہب اور چنانچہ سعدی رح نے فرمایا شعر اگر یار سے از خوشنیتن دمِ فرن + کہ کفرست بایار و باخوشنیتن + شریعت والے بھلا خدا تعالیٰ کو یار کہہ سکتے ہیں۔

نکتہ اے درویش کیتاے کلمہ توحید از الف زبان و پنج نوبت نماز بخونج و ہن جہان و سی روزہ ماہ رمضان باتلاوت سی سپارہ قرآن مفتیم وان تا در زمرہ اہل اللہ داخل گردی در حروف اہل اللہ بچشم انتباہ نگاہ کن تا در عدد یکی و پنج و سی مشتمل رہا بی قطعہ یک شہادت با صلوة خمس و سی روز صیام + در زمرہ زرارہ نیست مثقال نصاب + ہر کرا جمع این عدد ہا نیست گرفتار زند نفع + ہا نہ آید در خطابش لیس من اہلک خطاب + اللغات حضور انجمن میں ہوا مگر ہونا عند غیبت کی اور نیز کلمہ تعظیم کہ ذاتِ محذومینہ اطلاق کرتے ہیں جناب بفتح بمعنی دل و بکسر جمع جنت زمرہ بالضم گروہ مردم و انتباہ آگاہ کرنا اور خبردار ہونا اور آگاہی مثقال بالکسر نام وزن کہ ہا ہے مائے ہوتا ہے نصاب بکسر وزن اس قدر مال جیسے زکوۃ واجب ہو کہ اقل سکا چاندی سے دو سو درم ہو اور سونے سے بیس مثقال اور اکثر کی کچھ حد مقرر نہیں ہے عرض چالیس و ان حصہ مال کا زکوۃ ہی بعد سال بھر کے اور مال و زر اور سرمایہ کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے لیس من اہلک یعنی نہیں ہے وہ تیرے اہل و اولاد سے خطاب بکسر کسی سے روبرو بات کہنا اور لقب جہنم میں ہے

اور ضد غیبت اور بعضی عتاب نیز معنی ترکیبی نشر معنی کہتے ہیں یہ امور جو ذیل میں ہیں ان
 کرتا ہوں انکے بجالانے کو غنیمت جان اور کما حقہ بجا لاتے تو اہل اہل مدین داخل
 ہوگا اور جب اس گروہ باشکوہ میں داخل ہوا تو کچھ خوف و خطر تیرے واسطے نہیں
 رہی چنانچہ انہیں سے کلمہ توحید ہی یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ اسکو الف
 زبان سے ادا کرے مع تصدیق اسکی یکتائی و وحدانیت کے اور نماز پنجگانہ ہی
 کہ وہ بھی بحضور قلب و خلوص دل یا بخون حواس دل کے جمع کر کے بجالائے اور
 تیس روزے ماہ رمضان کے مع تلاوت سی سی بارہ قرآن کے بس اس صورت
 میں تو اہل اللہ سے شمار کیا جائیگا اور ان میں داخل ہوگا ذرا چشم آگاہی سے
 نظر کرتا جو معلوم ہو کہ خود لفظ اہل اللہ ایک اور پانچ اور تیس عدد کو مشتمل ہی
 بس ہی اسکی تصدیق ہی ہے معنی ترکیبی قطعہ پھر تائید و تائید کلام صدر کے
 فرماتے ہیں کہ ایک شہادت اور پانچ وقت کی نماز اور تیس روزے ماہ رمضان
 کے اور بیس مثقال زر سے زکوٰۃ اگر آتش شہادت کے ساتھ یہ سب عدد جمع ہیں
 ہیں تو بالفرض گو فرزند حضرت نوح کا ہی اور پیغمبر زادہ اس کے خطاب میں بھی ایسے
 من اہلک کا خطاب آئیگا اور اس اہل سے خارج کیا جائیگا ایسے ہی یہ زمرہ اہل اللہ
 سے خارج کیا جائیگا مخفی نہ ہے جب کنگان میں حضرت نوح کا ٹوٹنے لگا آپ نے
 اسکی نجات چاہی اور کہا رب ان ابنی من اہلی خطاب ہوا ایسے من اہلک
 اند عمل غیر صالح معنی معامے نشر الف اور ہے اور لام سے اہل ہوتا ہی
 جسکا اشارہ مصرح نے ایک اور پانچ اور تیس کے ساتھ کیا ہی کہ یہی انکے عدد ہیں
 معنی معامے قطعہ اسمین مادہ تھا کا اہلک موافق شر کے کہ الف اور ہا
 اور لام اور کاف جمع ہونے سے اہلک ہوتا ہی جیسا کہ ایک اور خمس اور سی
 بست کے ساتھ اشارت کی کہ انکے ہی عدد ہیں اور جو اس قطعہ میں نشر سے زیادہ
 زکوٰۃ اور بڑھائی ہی اسوا سطر ایسا لفظ مذکور کیا جس میں کاف بھی بیس عدد والا
 شامل ہو محسنات کلام لفظ اہل اللہ کے ساتھ اللہ کا لفظ کیسا پاکیزہ لائے ہیں

کہ لفظ اہل جسمین موجود ہی قلب ایسے ہی اہلک کا لفظ کہ کیسے تلاش عالی مصرح
 ساوی ہی اور شرو قطعہ دونوں مشتمل سیاقہ الاعداد اور جو کچھ خوبیان عبارت کی ہیں خوا
 ظاہر مع حاجت مشاطہ نیست روی دلا رام را + الاختلاف شارح نے اللہ کے
 لفظ میں بھی قلب بعض کر کے اہل کا لفظ نکالا ہے اور ایک لام کو جو الہ قاعدہ معما
 کے معتر نہیں رکھا پھر لکھا رمضان کے تیس روزے اُسکے ساتھ تلاوت تیس
 سیپاروں کی تو دوسرے ہونا چاہیں اس صورت میں دونوں لام محسوب ہونگے
 پھر بھی ایک الف اللہ کا اور ہا کہ اہل میں ایک ہی درکارا اور اللہ میں دوا سکی
 نسبت لکھا کہ صورت کتابی اللہ کی ایک الف کے ساتھ ہی ایسے ہی اہلک سے
 ہلاک بطریقہ قلب بعض جو کہ مصرح کی جانب سے ان باتوں کا کوئی ایما و اشارہ نہیں
 ہے میرے نزدیک سب پایہ اعتبار سے ساقط ہیں اور مصرح کے معما کی رو سے نیز نظر
 نہیں ہاں خوبی ایراد ایسے الفاظ میں کلام نہیں گویا القاعے غیبی ہی اسکے سوا شارح
 نے اتنی کتاب لکھی یہ اب تک نہ جانا کہ مصرح شرو نظم دونوں میں ملحوظ رکھتے ہیں
 کہ جن قاعدوں سے ایک فقرہ میں معما نکالتے ہیں اُسی قاعدہ سے دوسرے
 فقرہ میں ایسے ہی نظم کی ابیات میں نہ یہ کہ یک اور پنج اور سی کے ساتھ قلب
 بعض اور قلب کل اور کسی حرف سے اعراض اور کسی کا اختیار ایسے شش پنج
 میں ٹپن طریق استادوں کامل کا نہیں البتہ ہم سے کچے لکے لوگ ضرور شکے ہکتے
 پھرتے ہیں اس سے اُنکو کیا غرض اگر اُنکی راہ پر نہ چلے تو وہ کیا کریں وہی مثل ہی
 ع چشمہ آفتاب را چہ گناہ +

نکتہ ایدرویش حرف نفی در اسم خود کش کہ اسلام حقیقی آست و بناے امانی را
 بر ہم زن کہ ایمان را این نشان ست منوی پایہ در عدت راہ فنا + از عبادت
 گر ہی جوئی سنا + چشم بر پایے اخلائی الہ + دارا گر میخا ہی از اخلاص جاہ +
 اللغات حرف نفی حرف لا امانی بفتح اول و کسر نون و تشدید تحتانی یعنی آرزو
 جمع انہیہ بالضم یعنی آرزو عدت بروزن مدت طیاری و آمادگی کسی چیز کی اور

ساخت اور ساز رفح حاجات سنا بفتح روشنی اخلا بفتح اور کسر خاے معجمہ و لام مشدود جمع
 خلیل بمعنی دوست صادق معنی ترکیبی بشر مہر حر فرماتے ہیں ایدر ویش اپنے
 نام میں حرف نفی کا لگا دے اور آپکو ذات مطلق میں فنا کر دے کہ اسلام حقیقی ہی
 ہی نہ یہ اسلام ظاہری اور بنیاد امانی کو لوٹ پوٹ کر دے کہ نشان ایمان کا یہ ہو
 یعنی ہواے نفسانی اور مستلذات جسمانی سب کی بنیاد خراب و تباہ کر دے۔ معنی
 ترکیبی مثنوی یعنی راہ فنا کا جو ساز و سامان ہی اسکی طیاری و آمادگی کی راہ میں
 چل یعنی قبل فنا ہونے کے آپکو فنا کرتے اپنی عبادت سے سنا و بہا ڈھونڈھ
 بدون اسکے اُسمین سنا و روشنی نہ پائے گا دوسری بات یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے
 خلیل و دوست صادق ہیں انکے قدموں پر آنکھیں رکھے رہ تو تجھ کو جاہ اخلاص کا
 حاصل ہو جس اخلاص کی صفت میں کہا ہے شعر عبادت با اخلاص نیت نکو ست
 و گر نہ چہ آید ز بے مغز پوست + معنی معامے شرف لفظ اسم میں حرف لا لانے سے
 اسلام ہو جاتا ہے اور امانی کو برہم کرنے سے ایمان کا نشان ملتا ہے معنی معامے
 مثنوی عدت میں پار کھنے سے جو باہی اور قاعدہ معامے میں پایا و با ایک بین
 عبادت حاصل ہوتا ہے چشم سے ارادہ صادق اخلاص کا ہے جب صادق کو اخلاص
 کے پانوں پر رکھینگے اخلاص ہو جائے گا محسنات کلام اسم و اسلام
 امانی ایمان آن این سب کا سر کلمہ الف ایسے ہی اخلا الہ اگر اخلاص
 اور سوا انکے۔

نکتہ اے درویش الف اسلام اشارت ست بذات حضرت احدی و سین
 عبارت ست از سیادت سرمدی سیدہ محمدی و لام کہ از روے لغت جامع ست
 دلیل ست بر جبرئیل کہ رسانندہ جامع کلم فیض وحی خدا نیست بہ میم دہان مبارک
 مصطفیٰ و الف و میم آخر بر معنی ہر دو شعر ست میم متابعت حضرت محمدی را سلمان
 صفت تلج فرق سرفرازی را دان تا سلمان باشی رباعی چون عزو و کون میں
 پیغمبر راست + کار ہمہ شد ز دین پیغمبر راست + پیدا شدہ روی راستی از قدش +

دینِ ربوی قدم در اسمِ پیغمبر راست + اللغات سیادت بکسر بزرگی و سرداری
 سرمدی ہمیشہ و دایم شدہ بغم و تشدید ال آستانہ جوامع الکلم بفتح کاف و کسر لام
 قرآن مجید و چند احادیث کہ ہر ایک عبارت و الفاظ مختصر میں مطالب کثیر کو شامل
 ہیں سلمان نام ایک صحابی کا کہ انکو سلمان فارسی کہتے ہیں اور نیز نام شاعر لکھو
 سلمان ساوجی کہتے ہیں معنی ترکیبی نشر مفرح لفظ اسلام میں دوسری طرح
 تفہیم کر کے فرماتے ہیں ایدرویش لفظ اسلام کی یہ کیفیت ہے کہ پہلا الف جو اسلام
 کا ہے اس سے تو اشارہ ہے طرف ذات پاک احدی کے بدین مناسبت کہ الف
 خود بھی فرد ہے نہ نقطہ رکھتا ہے نہ اعراب اور اسکا عدد بھی ایک اور خداے تعالیٰ
 کی ذات بھی واحد اور سین سے ایما ہے جانب سرداری و بزرگی آستانہ محمدی
 کے جسکی سیادت دایم و سرمدی ہے یعنی اس آستانہ پر سر رکھے رہے اور اطاعت
 کرے اور لام کہ یہ جامع ہے یعنی زرہ ہا کے دلیل ہے حضرت جبرئیل پر کہ جوامع الکلم
 جو قرآن مجید ہے کہ تھوڑی لفظوں عبارت میں بہت سے معنی بھرے ہیں بقول شاعر
 شعر جمیع العلم فی القرآن لکن + تقاصر عنہم افہام الرجال +
 کے اس جوامع الکلم کو میم دہن مصطفیٰ میں پہنچانے والے ہیں اور وہ بھی فیض
 وحی سے جیسے کچھ خداے تعالیٰ کی طرف سے ہوئے تانہ گمان ہو کہ اپنی طرف سے انکے
 منہ میں پہنچائے اب رہا الف و میم تانہ شبہ ہو کہ لام کے ذکر میں پورا لام لے لیا تھا
 بس الف شعر اسی معنی پر ہے کہ وہ جوامع الکلم خداے تعالیٰ کی طرف سے تھے
 اور میم دہن آنحضرت میں پہنچائے گئے یا میم سے میم متابعت آنحضرت
 مقصود ہے کہ سلمان کی طرح اسکو تاج سرفرازی کا جانے رہ تب تو مسلمان ہوگا
 معنی ترکیبی رباعی پہلا را بھنے برای کے ہے یعنی دونوں جہان کی عزت و
 بزرگی خاص واسطے دین پیغمبر کے ہے کہ دین راست و حق ہی ہے موافق الکملت
 لکم دینکم کے اور اسی دین پیغمبر سے سب کے کام راست و درست
 ہو گئے اور سابق جو کج روی و گمراہی پھیلی ہوئی تھی سب نیست و نابود ہو گئی

اور انکے قدم مبارک سے صورت راستی کی پیدا ہوئی اسی سبب سے اسم پیغمبر کا قدم
 راہی یعنی راست و سیدھا ہے کہ راستی انکے قدم پر منہ رکھے ہوئے ہے اور انکے
 قدموں سے لگی ہے یعنی معمارے شر اس نکتہ میں بھی الف احد اور سین سدہ
 اور لام دلیل اور میم دہن سے اسلام کا لفظ حاصل ہوتا ہے اور میم متابعت تلج
 سرسلمان ہونے سے مسلمان ہو جاتا ہے یعنی معمارے رباعی اس رباعی میں تین
 جگہ لفظ راست آیا ہے جنکار و جو راہی پیغمبر کا قدم ہے کہ وہ بھی راہی ایسے ہی راستی
 کا روا اور پیغمبر کا قدم را محسنات کلام الف اسلام اشارت امدی اور سین
 سیادت سرمدی سدہ اور لام دلیل جبریل اور میم مبارک مصطفیٰ معنی مشعر
 متابعت محمدی سب میں حرف مناسب یکدگر اور سرکہ سلمان مسلمان تجنیس نہ اند
 راست راست جو تین جگہ ہے تجنیس نام لیکن پچھلے مصرعہ میں کیسی خوبی کے ساتھ
 ہے غور کرنا چاہیے الاختلاف شارح کی تقریر خوب صاف صاف نہیں سمجھ میں آتی
 نکتہ تلج میخو اہد کہ بکک شرک رقم نفی در کلام حضرت احدی کشد بنگر کہ در الحاد
 حرف نفی یعنی لا در کہلہ احد کشیدہ و فلسفی میکوشد کہ بہ قلب عقل خود رخنہ در حد و د
 دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سیف الہدست آورد بنین کہ در لفظ فلسفہ فل
 کہ رخنہ کردنت بر سقم نہادہ است قطعہ تلج آوردہ است مل در پیش از
 مست وجہل + حی نہ بنید حدت حد شریعت از قفا + فلسفہ را فلسفہ از عقل ست
 پس بر حرف ظرف + خلق را را ندید ان از گنج شرع مصطفیٰ اللغات تلج ہنم
 میم و کسر خا راہ حق سے پھر نیوالا اور فاسق و بیدین الحاد بالکسر اسکا مصدر فلسفی
 حکیم فلاسفہ جمع اسکی حد بالفتح والتشدید منراے شرعی جیسے جلد و قطع وغیرہ حدود
 جمع سیف بالفتح شمشیر بر ان فل کے معنی خود مصدر رح نے لکھ دیے سقمہ بفتحین وہاں
 مافوظ سبکی عقل و نادانی مل بضم میم شراب حدت بکسر اول و فتح ثانی تیزی و
 تندہی اور تنہا ہونا فلسفہ بالفتح ہندی پس یہ حرف ظرف ہے اور معنی اسکے سوائے
 ظرفیت کے سایہ بعد از وال اور زوال یعنی دوپہر سے قبل ظل اور خاج و غنیمت

و باز گزشتن و جماع مگر ظرفیت کے معنے میں بکسر ہوا اور معنے میں بفتح یہاں نے سے طرف
 ہی مقصود ہے معنے ترکیبی شریک چاہتا ہے کہ کلک شرک سے رقم نفی کی جولا ہی کلام
 احدیت میں کہنے اور الحاد و بیدینی سے اُسکو نیست و باطل کرے اسلئے کہ صفت الحاد
 کی جو رکھتا ہے وہ خود مقتضی اسی بات کی ہے دیکھ لو الحاد میں حرف نفی یعنی لاکلمہ احد
 میں کھنپا ہوا ہے اور فلسفی کو شش کرتا ہے کہ اپنی عقل کی کھوٹائی و نقص سے دین
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدود میں کہ وہ دین بجا خود ایک ننگی شمشیر قاطع اور بران
 ہے جسکے سامنے اسکی عقل ناقص ٹھہر نہیں سکتی رخنے لاوے اور پیدا کرے اسواسطے
 کہ اُسکی سفاہت و حماقت اصلی اسی بات پر آمادہ کرتی ہے چنانچہ ذرا غور تو کر کے دیکھو
 کیسا لفظ فل جو مفید معنے رخنے کا ہے لفظ سفہ پر رکھا ہوا ہے جسکے معنے بیوقوفی و نادانی
 ہیں معنے ترکیبی قطعہ مہرح کہتے ہیں ذرا فہم کو تو دیکھو کیسا مستی و جہالت کے
 سبب سے مل اپنے سامنے رکھے ہوئے ہے اور ہر وقت اُسکے نشہ اور مستی میں ہزار
 اور یہ اُسکو نہیں سوچتا کہ کیسی تیزی و تندی حدت حد شریعت کی اُسکے پیچھے ہر وقت
 لگی ہوئی ہے اور فلسفی کہ ایک فلس یعنی پیسہ بھر عقل رکھتا ہے سو بھی نہایت اقل طرف
 پر جوئے سے ارادہ کیا ہے پس حاصل یہ کہ عقل و ظرف دونوں اُسکی نہایت ہی اقل
 و کمتر ہیں اور اس عقل و ظرف سے چاہتا ہے کہ خلق کو کج شریعت مصطفیٰ سے بہکا دوں
 بہرہ یاب بنولے دون بھلا کہاں کج شرع اور کہاں اسکے پیسہ بھر عقل کیسا بیوقوف
 و کم ظرف ہے کہ پیسہ بھر عقل کے بھی سمائی ہوئی جو کج بے پایاں سے بھڑتا ہے معنے معماے
 شر احد کے درمیان میں لالانے سے الحاد ہوتا ہے اور فل کو سفہ پر رکھنے سے فلسفہ
 ہوتا ہے جو بمعنی حکیم و دانشمند کے ہے معنے معماے قطعہ طر کے سامنے مل موجود
 اور پیچھے اُسکے حد لگی ہوئی ظاہر فلسفے کا پہلا جز فلس ہے اور دوسرے حرف ظرف
 محسنات کلام لفظ کلام کیسا خوب ہے کہ اسمیں بھی لا موجود کلک رقم کلام حرف
 نفی کلمہ سب مناسب با ہم حدت میں حد نفی میں بھی فی موجود اور علیٰ نذر القیاس
 الاختلاف شارح نے بڑی بڑی توجہ میں نکالی ہیں امنوس اُنکو صفائی کے ساتھ

لکھ بھی دیتے کہ قریب الفہم کسی کے ہوتین۔

نکتہ گہرا خاصیت اعتقاد ثنویہ چنان در ظاہر اثر کردہ کہ اثینیت در مراتب حروف
نامش ظاہرست شعر شد از توحید حق غافل مجوسی + چو داری یک خدا ایدل مجوسی +
اللغات گہرا بالفتح آتش پرست ثنویہ دو ہونا علی ہذا اثینیت مراتب اعداد کے
چار ہین انا عشرات مات الوون توحید ایک جاننا خداے عزوجل کا مجوسی منسوب
بہ مجوس یعنی آتش پرست کہ آتش اور ماہ اور آفتاب کو پوجتے ہین اور نیز مجوسی
مغرب منجوش یعنی خورد گوش جو واسطہ دین مجوس کا مرد خود گوش تھا اس واسطے
یہ کہا ہی معنی ترکیبی شریفنے کبر کو جو اعتقاد دو خدا ہونیکا ہی ایک یزدان فاعل
خیر ایک اہرمن فاعل شر اس دو ہونے کی خاصیت اسکے نام کے جو حروف
ہین انکے مراتب تک پہنچی ہی اُنسے بھی اثینیت ظاہر ہی چنانچہ معامین یہ بات
کھل جائیگی معنی ترکیبی شعر توحید حق سے مجوسی غافل ہو ابھی ماہ و آفتاب
کو معبود ٹھہرایا کہین آتش کو اور سوا انکے کہ سب کفر و شرک ہی لہذا اپنے دل سے
مخاطب ہو کے کہتے ہین کہ ایدل تو ایک ہی خدا رکھتا ہی تو بہت سے خدا مت
ڈھونڈھ کہ سرمایہ کفر و ضلالت ہی معنی معماے شرکبر میں کان کے بیس عدد
ہین کہ عشرات میں دو ہین اور باکے دو کہ درجہ احاد کا ہی اور را کے دو سو کہ مرتبہ
مات کا ہی جسکے از روے ہندسہ کے یہ صورت ہی ۲۲۲ معنی معماے شعر حفظ
سی پر جب لفظ مجو آئیگا مجوسی ہو جائیگا محسنات کلام مجوسی مجوسی تجنیس نام
اور کس ادا کے ساتھ الاختلاف شائع ہے ایک راہ یہ پیدا کی ہی کہ کمال لفظ
اسکویون کہین کہ کان بارا یعنی کان کو را سے مقارن کرین تو کا فر حاصل
ہوتا ہی لیکن مصرع سے اسکا کچھ اشارہ نہیں سوا اسکے کہ فر ایک لفظ عام
ہی اور کبر خاص کہ جسکی ثنویت کا بیان فرمایا ہی یہ عبارت کسکی گریبان گیر ہوگی
حکایت والی بود کہ براہل ذمہ چون میم ذمہ بہ تشدید و زجر دہان کشادی و
اہل کتاب را چون حروف کتاب زیر شکنجہ کان خطاب تاب دادی گفتندش

ایہین ملائین کہ در عین مذلت مدام چشم بر قدم ملائ ملت اسلام دارند چه حاجت کہ جزیرہ ہر برب حربہ بتانی گفت معین ست کہ تا جو دراد و چشم از سر بر نہ کنی صورت چو نہ نمایند و ترسا تا حدیکہ تیغ از قفانہ بید ترسان نشود قطعہ بیگانہ را چو خانہ تیر ست با چشم + پیکان تو نیز از رخ بیگانہ و اگلیہ + ترسا سپر بر و کشد از ترس پیش تیغ + بر ہم کشد جو طرح از سہم پیش تیر + اللغات والی حاکم اہل ذمہ اہل کتاب جیسے یود نصاری کہ عہد امان کے ساتھ دارا اسلام میں داخل ہوں ذمہ بکسر و تشدید میم عہد و امان تشدید استوار کرنا اور حرف کو مشد و کرنا اور کسی پر سختی کرنا زجر بالفتح باز رکھنا کتاب بکسر نوشتہ و نامہ اور آزاد کرنا غلام و کینرک کا عوض مال کے شکنجہ عذاب و نوعی از تعذیب و آلہ جلد گران تاب دادن ایٹھنا ملائین بفتح میم و کسر عین جمع ملعون ملا بفتح میم و در آخر الف آشکارا و عبارت از انجن و در آخر ہزہ گروہ مردم اشرف و بزرگ جزیرہ بالکسر جو کچھ ذمی کفار کے ذمہ سال بھر میں مقرر کرین حربہ بالفتح آلہ حرب و چو بدستی معین بضم میم و تشدید یا مخصوص و مقرر کیا ہوا ترسا بالفتح نصاری و آتش پرست بیگانہ غیر و نا آشنا و نادانیر ترس بالضم سہ سہم تیر کمان سے چھوٹا ہوا فارسی میں بمعنی بیم و خوف جوہ بمعنی یود بمعنی ترکیبی نثر ایک حاکم تھا کہ اہل ذمہ پر یعنی جو کافر ذمی جزیرہ گذارتھے مثل میم ذمہ کے تشدید و زجر کے ساتھ دہن کھولتا تھا مطلب یہ کہ بڑی سختی کرتا تھا اور جب منہ کھولتا تھا گھر کی چھڑکی کرتا تھا اور اہل کتاب کو کہ وہ بھی یود و نصاری تھے مثل حروف کتاب کے شکنجہ عذاب کے نیچے کاف خطاب کی طرح کہ اکثر معکوس ایٹھا ہوا بھی لکھا جاتا ہی تاب دیتا تھا اور ایٹھتا تھا عرض جزیرہ کے وقت بڑی ایذا و تکلیف دیتا تھا لوگوں نے اس سے کہا کہ یہ ملائین تو عین ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ چشم شرفا اور ملائ ملت اسلام کے پائون پر رکھی رہتی ہیں اور نہایت عجز و اطاعت بجالاتے ہیں پھر کیا حاجت ہی کہ تو جزیرہ لئے ضرب حرب سے لیتا ہی اور زو کو ب کرتا ہی کہا کہ معین اور معمولی بات ہی

کہ جہود کے سر سے جب تک دونوں آنکھیں نہیں نکالی جاتی ہیں صورت جود کی نظر نہیں آتی ہرگز بے تنبیہ سخت کے نہیں دیتا ایسے ہی ترسا جب تک اپنے پیچھے تیغ نہیں دیکھتا ترسان نہیں ہوتا معنی ترکیبی قطعہ ہاکی صورت آنکھ کی ہوا اور نیزہ ہاکی سنبھل کے جو خانہ عطار دکا ہی جسکو تیر کہتے ہیں پس مصرع کہتے ہیں کہ جب ہا خانہ تیر کا ہی اور بیگانہ جو اپنے دین سے غیر رہی اسکے ہی آنکھ کی بھی خانہ تیر ہی یعنی اپنے غیور کی طرف جب دیکھتا ہی تو ایسی نگاہ سے دیکھتا ہی گویا تیرہا را بس تو بھی اسکے منہ پر تیر برائے جارو کے مت وارندے کہ وہ تجھ پر لگا سکے اور ترسا تلوار کے سامنے خوف و ترس سے سپر منہ پر لگاتا ہی اور جہود تیر کے سامنے ڈرے منہ بگاڑتا ہی ورنہ دل سے یہ کیا مانتے ہیں اور کب سمجھتے ہیں معنی معامے نہ ذمہ ذمہ دونوں تجنیس تام اور کیسی تشبیہ کامل ہی لفظ کتاب میں بعد کاف کے لفظ تاب موجود حسب وقت ہیں زیر قلم ملا کے آئیگا ملا عین ہو جائیگا جود کی دو آنکھیں دو چشمے ہاے جب یہ آنکھیں اسکے سر سے نکال لینے جو درہ جائیگا ترسا کے پیچھے نون لگانے سے جو معنی تیغ کے ہی ترسان ہو جاتا ہی معنی معامے قطعہ لفظ خانہ سے اشارہ ہی کہ خانہ میں باقی ماندہ پر پیکان آنے سے پیکان نہ حاصل ہوگا ترسا میں الف بصورت تیغ کے ہی اور اسکے منہ پر ترس یعنی سپر جہود کا منہ بگڑنے سے وجہ حاصل ہوتا ہی اور اسکے سامنے تیر جو دال ہی رقم عطار کی موجود محسنات کلام میم کے لیے دہان کشادن کیسا خوب ایسے ہی میم ذمہ اور تشدید شکنجہ اور کاف خطاب کہ واقعی خطاب کیواسطے ہوتا ہی اور خطاب بمعنی عتاب کے بھی ہی اور شکنجہ کی رعایت سے وہ کاف جو معکوس اینٹھا ہوا لکھتے ہیں کیسا مناسب محل کے ہی جزیہ حربہ تصحیف ایسے ہی پیکان نہ پیکان مبہم میں ایہام ترس ترس تجنیس تام ترسا تجنیس زائد عین کہ بمعنی نہایت اور چشم کے ہی اور نیزہ لفظ چشم مراد اسکے کیسا خوب ہی اور سوا اسکے خوب بیان بہت کہیں میں نے اتنی بنظر اشتغالک جستجو شائقین کے لکھی ہیں الاختلاف شارح نے جانے یہ کیا لکھ دیا ہی کہ مذمت کے حاصل ہونے میں کلمہ ذمہ کا مشدد

در کار ہوتا تھا لفظ تشدید بھی معنی معماے میں مفید تھا لیکن وہ جو ضروری ہی ہم
 مخفف ہی انتہی اصل کتاب میں مذمت کو نسخہ کر کے لکھا ہی میری دانست میں
 بجائے مذمت کے ذمت صحیح ہی مشتمل تجنیس تمام متن مطبوعہ میں بجائے چہ حاجت
 کہ حاجت اور جو کی جگہ خود اور قفا کے بجائے قفات کیسی غلطیاں ہیں وائے بر طبع
 و مصحح۔

حکایت یکے از اہل تسلیم با جمیع از اہل اسلام احرام غزا بستہ بود و چون لفظ
 اسلام بذریعہ حسام سلام خود دانستہ از قضا چون فائے کفرہ در گہ کند ایشان
 اسیر گشت و چون قاف قید با صد سختی دستگیر و اسیر شد یکے از دونان تیغ چون الف
 اُس بر سر او بر افراشت و او چون سین اسلام در میان آلام دندان اہتسام
 کشادہ داشت یکے از سیلانیان ہرم چون الف دران سیلان دم زبان کشیدہ
 و خندہ را سبب پر سیدہ گفت ندانستہ کہ ثبات شہادت مومن آن باشد
 کہ چون شمع منیر پیش تیغ تقدیر خندان باشد و این معنی در لفظ مومن روشن افتادہ
 کہ شمعے ست در حد تیغ نہادہ قطعہ از سر شادی دل مشرک اگر خندان شود + ہچو
 شین بنید ز حرف مرگ در گردش نشان + در دل مومن ز حمل جو دہنی کشتہ مو +
 من حق بنید محیط خوشستن از ہر گران + اللغات تسلیم سپہ دکرنا و سلام کرنا
 اور گردن رکھنا احرام قصد و نیت اور احرام باندھنا غزائے فتح دشمن دین سے
 لڑنا حسام بضم شمشیر سلام گردن نہادن اور سلام گردن او بے عیبی اور بے گزندگی
 کفرہ بفتح تین جمع کا فرد سنگیہ بمعنی گرفتار آلام جمع الم و لکھ و رنج اہتسام اندک
 خندہ کرنا سیلان بالفتح تمام جزیرہ اور جاری ہونا آب و خون کا دم بالفتح خون
 فارسی میں بمعنی نفس و سخن و تیزی شمشیر و ہنگام و وقت من بہ تشدید و نون نہایت
 اور احسان کرنا اور ترغیبین معنی ترغیبی نشر مہر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہ
 اہل تسلیم سے تھا یعنی رضاے الہی پر گردن نہا دایک گروہ اہل اسلام کے ساتھ
 احرام غزا کا باندھا تھا مطلب یہ کہ قصد غزا کیا تھا اور الف اسلام کی طرح الف حسام

کے نیچے سلام اپنا جانا اور بے عیبی اور بے گزندگی کہ اگر شہید ہونگا ہر وبال و عذاب سے پاک ہو جائوں گا اتفاقاً فی کفرہ کی طرح مکذکفار کی گرہ میں اسیر ہو ایسے کفار نے اسکو گرفتار کر لیا اور مانند قاف قید کے سو سختی کے ساتھ دستگیر و مقید ہو گیا ایک نے دونوں یعنی کفار سے تیغ مثل الف اس کے سر پر اٹھائی اُسے سین اسلام کی طرح درمیان آلام کے دانت ابتسام کے کھولے یعنی مسکرایا ہر چند درجہ رنج و آلام کا وقت تھا کہ جان جاتی تھی ایک نے سایلون بھدم سے مثل الف کے اس سیلان دم میں زبان کھینچنے کے سبب خندہ کا پونچھا کہ اب کوئی دم میں خون بہایا جاتا ہی پھر تو ہنسنا کیون ہی کہتا تو نہیں جانتا کہ مومن کا شہادت میں ثبات و استقلال یہ ہی کہ سامنے تیغ تقدیر کے شمع روشن کی طرح خندان ہے چنانچہ یہ بات لفظ مومن سے روشن ہی کہ ایک شمع ہی حد تیغ میں رکھی ہوئی مطلب یہ کہ مومن مثل شمع خندان کے ہی اور تیغ اس کے ساتھ لگی ہوئی کہ تیغ سے زیادہ روشن ہوے جیسے شمع تیغ سے زیادہ روشن ہوتی ہی معنی ترکیبی قطعہ اگر سر شادی سے دل مشرک کا خندان ہوئے تو کیا ہوتا ہی کسو اسطے کہ یہ شین جو سر شادی کا دل میں مشرک کے ہی اسکو تو حرف مرگ کے ادھر ادھر سے گھیرے ہوئے اور اسکی مرگ کا نشان بتاتے ہیں پھر خوشی کیسی آوے اگر دل مومن کا جو اٹھاتے اٹھاتے زار و نحیف مثل مو کے ہو جائے تو کیا غم اس واسطے کہ یہ اپنے ہر کنارہ سے من حق کو محیط دیکھے گا بس اسکو کیا پروا معنی معجائے نثر اسلام کا الف بصورت تیغ ظاہر اور اس کے نیچے لفظ سلام موجود کفرہ کی فے ظاہر کرہ میں ہی کہ کرہ میں فے لانے سے کفرہ ہوتا ہی قید کی لفظ سے دو امر نکالے ہیں ایک قاف جسکے سو عدد ہیں دوسرے یہ بمعنی دست جبکہ اشارہ بعد سختی و دستگیری ہی سر پر تیغ الف کے لانے سے اسر حاصل ہوتا ہی جو جمع اسیر کی ہی اسلام میں سین بمنزلہ دندان کے ہی اور درمیان آلام کے واقع سیلان میں الف کھینچنے سے سایلان ہوتا ہی لفظ مومن کے اول موم جو بمعنی شمع کے ہی موجود اور اس کے

سائنے نون رکھا ہوا ہے اور نون بمعنی شمشیر معنی معامے قطعہ لفظ مشرک میں سرشاری کا شین ہی باقی حرفون سے لفظ مرگ کا حاصل ہوتا ہے جو اس شین کو گھیرے ہوئے لفظ مومن کا دل موہی بقلب یعنی دوسرا ایم اور واو اور اول آخر سے مومن کے من حاصل ہوتا ہے جو مومن پر محیط ہے محسنات کلام اسلام احرام حسام سلام آلام اقسام کیسے ہو وزن لفظ ہن اور منجملہ انھین کے تسلیم از قضا کا لفظ اس موقع موت پر کیسا بر محل ہے علی ہذا دستگیر بر عایت بد اور اسیر مناسبت قید سیلان ہدم میں ہدم کہ سب کے خون بہانے کا قصد تھا اور آپس میں دوست بھی تھے دم زبان شمع منیر تیغ خندان روشن موم سب مناسب یکدگر اور علی ہذا نشان اس سبب سے کہا ہے کہ مشرک سے لفظ مرگ بکاف عربی نکلتا ہے اور چاہیے بکاف فارسی الاختلاف اصل کتاب اور نیز شارح نے چون الف اسیر بر سر الخ لکھا ہے بلکہ شارح نے جو معنی لغت کے لکھے ہیں یہی اسیر بمعنی اسیر کردن کے لکھا ہے اور معاجو نکالا ہے اس میں بھی لکھا کہ لفظ اسیر کہ الف ہمزنگ شمشیر ست بر بالائے کلمہ سر واقع شدہ انتہی اب یہ بتائیں کہ بالائے سر واقع ہوا یا بالائے سیر پھر معاً کیسے ہوا میں نے تو اس اسیر کو اسیر بفتحین جمع اسیر کے بنا دیا جیسے رغف جمع رغیف کی اور نذر جمع نذیر کی اور قد جمع قدیر کی تا معاً سر کا بھی صحیح نکلے اور معنی میں بھی مناسب ہو کہ وہ اسیر بھی ایک جماعت تھی اور متن مطبوعہ میں بھی اسیر ہی لکھا ہے۔

فصل فی الصلوٰۃ و ما یناسبہا نکتہ۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز را بجوے آب تشبیه فرمودہ اند و فیض این معنی در لفظ نماز پیدا است کہ در لفظ اش ترو میانش ماست شعر نماز آتش حرص و ہوا نشانند بازو ازان نماز نم آمد بلفظ ہر سر آرزو اللغات ترو بالفتح و تشدید ز ترو تازگی و جوی آب تا بننے آب آرزو بالذو اے معنی ہنی حرص معنی تریبہ شریف حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو جوے آب سے تشبیه فرمایا ہے کیسا راست درست ہے کہ انکے فرمانے کے فیض نے لفظ نماز میں اثر کیا اور یہ فیض اس سے ظاہر ہے دیکھو لفظ نماز کو ترو

یعنی تروتازگی ادھر ادھر سے گھیرے ہو اور درمیان میں بھی اسکے مابہو معنی آب کے ہی
 معنی ترکیبی شعر نماز وہ چیز ہے کہ آتش حرص و ہوا کو بالکل دبا بجا دیتی ہے ویسے
 لفظ نماز کو کہ آنکے سر پر ہر وقت تم رکھا ہوا ہے جو اسکو گلالتا رہتا ہے معنی معامے
 نشر نماز کے اول آخر سے نہ حاصل ہوتا ہے اور درمیان میں اسکے مابہو موجود معنی
 معامے شعر نماز کے دو جز ہیں پہلا تم دوسرا آنر حسب کا مجموع نماز ہی متن مطبوعہ
 میں بجائے در اطر افش نثر کے ترا و شعر میں بلفظ و بر بطف غلط لکھا ہے۔
 نکتہ شستن و پاک کردن رو در وضو موجب دیدن نور و تازہ روی و عالم
 ست در باب کہ چون رواز وضو پاک کنی ضویابی و خلال لمحیہ را بتخلیل خالی رفتن
 سبب یافتن تراوت رش سحاب مغفرت ست بنگر کہ چون ریش را خالی سازی
 رش یا بی شعر معامی کرۃ الملتی سن مشطہ + ومن ثم تدعو الی بالی بالی
 اللغات وضو بضمین مصدر ہی منضم دھونا مجازاً منضم اور ہاتھ پانوں دھونا نماز
 کے واسطے بفتح اول وہ پانی جس سے وضو کرین وضو بالفتح روشنی آفتاب خلال
 بکسر درمیان و فاصلہ دو چیز اور وہ لکڑی جس سے دانٹ کریدتے ہیں دائرہ
 کا خلال انگلیاں کہ دائرہ میں وضو کے وقت کرتے ہیں رش بفتح و تشدید شین
 چکیدگی آب و اشک اور چھڑکنا اور باران اندک فاصلہ ماضی کا ہی تجامحہ سے
 نحو بفتح مٹا دینا کسی چیز کا اور چھیلڈ الناحیہ و نقش کا تختی وغیرہ سے کیت بالفہم
 از وہ ملتجی صاحب لمحیہ یعنی دائرہ ہی والا سن بکسر و تشدید یون دندان مشط بالفہم
 و بالکسر شانہ جبکو بالون وغیرہ میں کرتے ہیں من ثم بنا برین تدعو صیفہ مضارع کا
 و عاید عو سے بجنے میخانی لمحی بمعنی ریش و علی ہذا محاسن ریش مردان و بمعنی نکو بہا
 جمع حسن خلاف قیاس معنی ترکیبی نشر تمہ رح کہتے ہیں کہ وضو میں جو منضم
 دھوتے پاک کرتے ہیں اسکا نتیجہ نور و تازہ روی و نون عالم کا دیکھنا ہی ہے
 میں تجکو بتاؤں کہ جب رو وضو سے پاک کرے گا خود دیکھے گا کہ یہاں بھی روشن
 پائیگا اور وہاں بھی مثل آفتاب کے چمکتا نظر آئیگا اور خلال ریش کا تخلیل سے

خالی کنایہ سبب اس امر کا ہے کہ تجسوط اور تھکیدیگی ابرہہ مغفرت حاصل ہو یعنی مغفرت
تجسوط سے دیکھ لے اگر ریش کو خالی کرے گا ریش پانگہ مغفرت ترکیبی شعر مثلاً دیتی ہیں
داڑھی والے کے اندوہ کو اسکی گنگھی کی دانتی یعنی جیسے گنگھی سے داڑھی کھل جاتی ہے
اسی ہی اسکا دل کھل جاتا ہے اسی سبب سے داڑھی کو محاسن کہتے ہیں جو بمغنی
مکونیوں کے بھی ہے مغفرت معماے شر اس شرکی معما خود مصرعہ نے جنادی ہیں
کہ وضو کا منہ پاک کرنے سے جو اوہی منور ہوتا ہے اور ریش کو خالی کرنے سے ریش
رہتا ہے مغفرت معماے شعر محاسن کے دو جز ہیں ایک محاسن دوسرا سن دونوں
کے جمع ہونے سے محاسن ہوتا ہے محسنات کلام پاک کردن رود وضو کیسا
پاک و شستہ ہے کہ وضو کا رو اوہی تازہ روے دو عالم اگر بھی ظاہر کہ وضو سے
منہ تازہ ہو ہی جاتا ہے اور گویا خشک منہ لوٹ کے تازہ ہو جاتا ہے محاسن لہجی محاسن سبب
بین حائے خطی خلل تخیل خالی ان سبب میں خاسن و مشط و محاسن سبب مناسب
یکدیگر متن مطبوعہ میں محاکرت کی جگہ محاکرتہ اور من ثم کے بجائے من ثم ہی پھر پتہ
یعنی کا کیسے چلے۔

نکتہ سائنے بابلی از قبحمران ماورالنہر و اجہ اسکید کہ بروایت ینابیع و محیط چراغ
وہ دردہ کرگران دارد حکم آب دریا بران جریان دارد گفت غور این مغفرت آشنای
ہر چو یاب نیست کہ داند کہ وہ دردہ از روی شمر دریاست قطعہ بوزن دو صدد و
نچہ من آب استادہ + چو طرف جو شمر پاک شافعی دردہ + دلیل پاکی گفتار او بگو
و بیاب + شمار دو صدد و پنجاہ از کنارہ نہر + اللغات مہر و بسیار علم ماورالنہر
محقق ماورالنہر وہ چیز جو اس پار نہر کے ہو جو ملک توران کا ایران سے
اس پار نہر جیون کے ہے اس واسطے ملک توران کو ایرانی عربی دان ماورالنہر
کہتے ہیں ینابیع جمع ینبوع چشمہ ہائے بزرگ و فراخ محیط نام کتاب از امام محمد
در نقہ ہر کہ بانگس حوض آب کران نفع اول کنارہ چیز و انتہای چیز جریان بفتحتین
روان نشدن آب و غیرہ غور بالفتح عمق و قعر ہر چیز و نر و رفتن و فایدہ رسانیدن

شمر بفتحین حوض کوپک و تالاب و سر شیر آب استاده جو جاری نوز معنی ترکیبی نشر
ایک سایل مادر النہر کے علما سے ایک عالم قبھر سے کہتا تھا کہ بیابیع اور محیط کی روایت
میں کہ مراد اس سے بند پانی اور ہتھ پانی ہی اُس برکہ پر جو درہ درہ گز کنارہ رکھتا ہی
حکم آب دریا کا کیون جاری کیا ہی کہتا اُس بات میں غور و فکر اُس جو بندہ کی آشنا
ہی جو جانتا ہی کہ وہ درہ درہ اندوے تالاب کے دریا ہی دس عدد دیا کے ہیں جب
درہ درہ دریا کہا جائیگا یعنی درحرف یا خود دریا ہی ہوگا معنی ترکیبی قطعہ یعنی
دوسو پیاس من جو عربی میں سیر کو کہتے ہیں اگر بند پانی ہو تو اسکو شافعی مثل
کنارہ نہر جاری کے پاک کہتے ہیں جہاں کمین زمانہ میں ہوا اور اس گفتار پاکیزہ
کی دلیل میں تجھ کو بتاؤں تو اُسکو ڈھونڈا اور لے وہ یہ ہی کہ کنارہ نہر سے دوسو
پیاس گن لے موجود ہیں معنی معمار سے نشر تشرین وہی معاہدہ درہ کا ہی یعنی
وہ کو درہ کو مطلب یہ کہ یا کوہہ سمجھ اور جب درہ کہا جائیگا ای دریا خود دریا حاصل ہوگا
معنی معمار سے قطعہ نہر کا ایک کنارہ فون ہی جسکے پیاس عدد ہیں اور ایک
کنارہ راجسکے دوسو ہیں پس دوسو پیاس ہو گئے نہ ہی نہر کی اُس سے کچھ غرض
نہیں اسلیے کہ مہر رح نے کنارہ نہر کہا ہی نہ لفظ نہر محسنات کلام کہتے اس نکتہ
میں برہایت ذکر مسئلہ آب کے لطایف و منالیع بھرے ہیں اول سایل کہ بعض
جاری ہونے والے کے ہی قبھر قبھر جسمین لفظ بحر کا ہی اور ماور النہر کہ ما یعنی آب کے
بھی ہی اور نہر خود نہر لیسے ہی ماجر کہ آب اور جریان کے معنی میں بھی ہی اور بیابیع
و محیط اور برکہ اور درہ درہ اور کران اور دریا اور غورا اور آشنا جو یا میں لفظ جو
اور شمر اور پاک اور بچو میں جو اور دریا ب میں آب اور شمار و شمر کہ امر شمر دن کا بھی ہی
اور انکے سوا کہ کوئی لفظ بیکار نہیں ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں اجرا برکہ کہ
درہ درہ گز کران دار حکم اتنی عبارت نہیں ہی افسوس مصحح کیا ہوئے۔

نکتہ یعنی از دست نشینان چون بر غزم ابد ست سرید بشویند چار فز
وضو بر نیت بچویند این نکتہ را از دست مدہ کہ چون سرید بشوے دال ہا نذر کہ

دلیل چارست و بعضی کہ چون از سردست دست باز دارند فرايض وضو شش شمارند
 این دستاویز بدست آر کہ اگر سردست بشوی ست مانند شش در شمارست
 قطعہ گفت نمان فرض امر چار امر اند و وضو لاجرم ترکیب لفظ امر از امرست و چار
 شافعی شش فرض گفت و شش جهت را نور داد و در وضو یا شش حروف وضو
 تو بنگر آشکارا اللغات دست معروف و مسند و صدر آبدست بعضی وضو و استنجا
 از دست دادن چو دینا کسی چیز کا بدست آوردن حاصل کرنا کسی چیز کا دست بکسر
 سین و تا مشد و شش نمان بالتعم نام امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ امر دبا لفتح بے ریش
 و سادہ نرخ وضو بفتح اول روشنی آفتاب معنی ترکیبی نہر متصرف فرماتے ہیں کہ بعض
 صدر نشین یعنی علمائے ذیشان بقصد آبدست کے جو وضو ہی سرید کا دھونے ہیں
 وضو کہ چار فرض اپنے ارادہ اور نیت میں سمجھتے ہیں تو بھی اس نکتہ کو ترک مت کر
 کہ جب سرید کا دھونیکا دال رہیگی کہ دلیل در ہما چار کی ہی اور بعض جو سردست
 سے ہاتھ باز رکھتے ہیں وہ فرض وضو کے چھ گنتے ہیں تجکو بھی یہ دستاویز حاصل ہی
 کہ سردست دھونے سے دست رہتا ہی جو گنتی میں چھ ہی معنی ترکیبی قطعہ حضرت
 نعمان جہنے جو امام ابو حنیفہ رحمہ ہیں وضو میں بے ریش و امر کے واسطے چار فرض
 فرماتے ہیں اسی سبب سے امر کی ترکیب امر اور چار سے ہی یعنی دال جسکے چار عدد
 ہیں حضرت شافعی رحمہ نے چھ فرض بتائے اور شش جهت کو روشن کیا کہ وضو میں چھ
 کے ساتھ حروف وضو کے ظاہر ہیں اور لگے ہوئے معنی معماے شریک کا سردھونے
 سے دال رہتی ہی جسکے چار عدد ہیں اور دست کے سر سے دست باز نہ کہنے میں
 دست رہتا ہی جو چھ کے معنی میں ہی معنی معماے قطعہ امر کے اول لفظ امر کا
 ہی اور امر کے بعد دال جو چار عدد والی ہی وضو کے اول واو ہی جسکے چھ عدد ہیں اور
 اسکے ساتھ حروف وضو کے ملحق ہیں محسنات کلام اس نکتہ میں برعایت لفظ دست
 کے جو دست نشینان کہا ہی کیسے لفظ ایک قسم کے جمع کیے ہیں جیسے آبدست اور
 از دست مدہ سردست اور دست باز دارند دستاویز بدست آر کہ بدست میں اب

اور پچھنید میں جو اور انکے سوا بہت باتین ہیں **الاختلاف** اصل کتاب میں ہنرم
آبدست سردست بشویند لکھا ہے اور معایہ کا بیان کیا ہے لہذا بجائے دست کے یہ
صحیح معلوم ہوتا ہے۔

نکتہ عین پوشش است وغشیان ولام شخض انسان وسمین غسل اردو کہ پوشش و حجاب
جنابت از جناب مقدس حضرت رحمان بآن از بدن انسان منقطع و مرتفع می شود
قطعہ خواہی کہ جنبت از جنابت شود و عیان + ریز آب ہر غسل ہر اعضا سے خود روان +
ور آب بیست کا تش عصیان بدن کشی + در قلب بین رخاک تیمم میت آن +
اللغات عین بالفتح ابرہ وروہ ابرہ کہ آسمان کو چھپالے و تشنگی و تیرگی غشیان بالکسر
جماع کرنا اور بیہوشی اور بیہوش ہونا جنابت دوری مجازاً بمعنی حالت غسل کہ اسمین
بھی دوری طہارت سے ہوتی ہے منقطع بریدہ شدہ مرتفع برداشتہ شدہ میت برفقہ
مجیب کشندہ معنی ترکیبی شرائس نکتہ میں بیان غسل کا ہے چنانچہ فرمایا کہ عین غسل
کی ایک پوشش وغشیان ہے کہ اس سے بھی مراد پوشش ہی اس واسطے کہ بیہوشی
میں بھی آدمی پر پردہ پڑ جاتا ہے جملہ محسوسات غیر محسوس ہو جاتے ہیں اور
غسل والا بھی طاہر باتوں سے چھپتا اور پوشیدہ ہوتا ہے مثلاً نماز و مسجد کا جانا
اور طواف کعبہ وغیرہ اور لام غسل کا شخص انسان ہی یعنی وجود انسان کہ مشاء
بصورت لام کے ہے کہ جس پر پوشش وغشیان عارض ہوتا ہے اس واسطے لام
کو عین سے قریب کر دیا ہے اور ذکر سین کا بعد کو فرمایا ہے کہ سین غسل کا ایک آہ
ہو باعتبار وزن انون سین کے کہ اس پوشش و حجاب جنابت کو جو اسکو حضور بین
جناب مقدس حضرت رحمن کے عارض و مانع ہو رہا ہے بذریعہ اس آہ کے
بدن انسان سے بریدہ اور برداشتہ کر دے اور اسکو قابل حضور بارگاہ تقدس
کا بنادے معنی ترکیبی قطعہ اگر چاہتا ہے کہ جنابت سے جنت تھچہ ظاہر ہو جائے
تو آگے غسل کے واسطے فوراً اپنے اعضا پر ہا اور دھو کہ قابل پاک مقدس جگہوں کے
ہو جائیگا اور بر تقدیر اگر آب نہیں ہے کہ جس سے آگ عصیان کی بھائی بجائے جو نہ رہا ہے

لازم آئینی تو تیمم کر خاک سے کہ خاک بھی کشندہ اُس آتش کی ہو اور ضرور خاک سے بھی آگ بچھ جاتی ہو اور تیمم سے ہر ناجائز جائز ہو جاتا ہو دیکھ لے قلب تیمم کا محبت ہو یعنی کشندہ معنی معامے نشر اس نشر میں سوائے محسنات کلام کے کوئی معما معلوم نہیں ہوتا اور جو لفظ غسل کا غین اور لام اور سین سے حاصل ہوتا ہے خود عبارت سے ظاہر معنی معامے قطعہ جنابت میں لفظ آب کا موجود ہے جب یہ بہایا جائیگا جنت رہ جائیگا اور تیمم کا قلب محبت ظاہر محسنات کلام غین غشیان میں سرکہ غین اور نیز غشیان یعنی جماع جس سے جنابت عارض ہوتی ہے حجاب و جنابت جناب و جنت آب اور روان و آتش و خاک وغیرہم سب باہم مناسب الاختلاف شائع لکھتے ہیں کہ غشیان عطف تفسیری ہو اگر پوشش پر اسکا ذکر مصرعہ مقدم کرتے اور پوشش کو عطف تفسیری غشیان کا کرتے تو الیق ہو تا اس واسطے کہ معنی غشیان کے متعدد ہیں اور غیر مشہور اور معنی پوشش کے واحد اور مشہور انتہی یہ اصلاح شارح کی مصرعہ کے کلام میں ٹھیک نہیں ہے اس واسطے کہ پوشش کے دو معنی تو ویسے ہی ظاہر نہیں چھپانا اور انواع پوشش کے دونوں معنی کی رو سے بہت اور غشیان کے اول تو پوشش کے خاص معنی نہیں جماع اور بیہوش ہونے کے ہیں باعتبار بیہوشی مجازی معنی پوشش کے لیتے ہیں پھر تقدیم تاخیر کرنے کی کون سی بات ہے ایسے فضول کے بھروسہ مصرعہ کب ہیں متن مطبوعہ میں غین اور غسل دونوں بے نقط لکھے ہیں مصحح کی عین بے التفاتی ہے۔

نکتہ آید ویش تیمم معنوی آنست کہ عاشق وارد دست رد بر خاکدان دنی زدہ پنچہ اختیار از غبار ظلمت نفسانی افشاں زدہ پے بسر چشمہ محیط حقیقت بری دریاب کہ تیمم عاشق ست پی بلب محیط بردہ قطعہ کاغذ نقوش نقصان ماء الغسل فی البرق
اذ كنت فی سفر شقت مرآحله + فاختر صعبین او تمم فی تیمم + ان الیتم
یوم تم ساحله + اللغات دنی بفتح و تشدید یا ناکس و لست فطرت و غفلہ
تیمم بالفتح بندہ لاغش صیفہ نبی کا ہی خشیت سے برگ جمع برگ کہ شقت صیفہ مونث مشقت سے

مراحل بفتح میم و کسر حائزہ لہا جمع مرحلہ فآخر صیغہ امر کا ہی اختیار ہے صغیر خاک
 و روے زمین تیمم امر ہی تیمم سے تیمم بفتح دریا ساحل کنارہ معنی ترکیبی نشر
 مصرح نے تیمم کو دو قسم کیا ہے معنوی اور ظاہری معنوی کو اس شریعت میں ادا فرمایا ہے
 اور ظاہری کو قطعہ میں چنانچہ فرمایا کہ ایدرویش تیمم معنوی وہ ہے کہ عاشق کی طرح
 ہاتھ روکا اس خاکدان ناخیز سر مار کے اور پنجہ اختیار کا غبار ظلمت نفسانی سے جھاڑ
 کے طرف سر چشمہ محیط حقیقت کے سراغ لیجائے اور اُس کا کھوج لگائے چنانچہ یہ امور
 تیمم ظاہری میں بھی ہوتے ہیں کہ خاک پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو جھاڑتے بھی ہیں اور
 حکم شریعت کی طرف رجوع کرتے ہیں اب تو اس بات کو معلوم کر کہ تیمم عاشق ہی جو
 کنارہ محیط پر سراغ پہنچائے ہوئے ہے معنی ترکیبی قطعہ مت خوف کر اس بات
 کہ پانی غسل کے واسطے بر کون میں کم ہی حسب وقت کہ تو سفر میں ہو اور منزلوں کی
 مشقتیں تجھ کو گذرین اس صورت میں خاک کو اختیار کر اور اُس کو اپنے تیمم میں
 پورا سمجھ بیشک تیمم ہی اور تم اُس کا کنارہ ہی معنی معامے نشر تیمم میں لفظ تیمم
 کنارہ محیط پر جو تیمم ہی پے بردہ ہو رہا ہے اور قدم رکھے ہوئے معنی معامے قطعہ
 تیمم میں دونوں کناروں سے تم حاصل ہوتا ہے بیچ میں اسکے یہی محسنات کلام
 دست پنجہ پے سرب محیط ماہرک تیمم سب میں مراعات یکدہ گیر اور اور بھی ہیں خور
 فرمائیں مثلاً تیمم تیمم تیمم تیمم دیکھو کیسے لفظ جمع ہیں کہ صفحہ کی رونق ہو جاتی ہے
 الاختلاف شارح نے لکھا کہ اگر مسافر راہ میں بند پانی پائے اور مسافر حال جنب ہو
 اور ڈرے کہ تھوڑا پانی غسل میں صرف کرونگا تو برکہ کے پانی میں نقصان ہوگا پس وہ
 نہ ڈرے اور خاک سے تیمم کرے کہ ضرورت میں خاک خلف آب کی ہی انتہی شارح
 کے پہلے مصرعہ میں جو قول مصرح کا ہے نقصان ماہر الغسل اس نقصان آب کو
 اس پر حل کیا ہے کہ پانی خراج کرنے سے کم ہو جائیگا اور میں کہتا ہوں کہ پانی برکہ میں حد
 طہارت سے کم ہی ورنہ موافق قول شارح کے پانی کے ہوتے تیمم درست کب ہوگا
 اور صرف کرنا کیا معنی اگر حد طہارت کے موافق ہی تو اسمین گھٹس کے کیون نہ غسل کرے

کہ وہ حکم دریا کا رکھتا ہی جائے شارح نے یہ مسئلہ اسطور پر کیسے حل کر دیا متن مطبوعہ میں بجائے تیم عاشق ست کے نیم عاشق لکھا ہی مصحح کی بے توجہی سے یہ نیم رہ گیا ٹھیک نہوا۔

نکتہ رفع یدین بندہ در تکبیر اول نماز اشارت بدو الف اللہ و اکبر از دستبازی دو الف ایمان مؤید و مکبر قطعہ زان بندہ بر آوردہ تکبیر نماز + دست از تکبیر غفلت و شہوت و آزار + کنہ ہر دو جہان دست تہی آمدہ ام + دستم یا رب بندہ خود عالی ساز + اللغات رفع یدین اٹھانا دونوں ہاتھوں کا تکبیر اولے میں اور سوال کے دستبازی مردگاری و صلاح کاری مکبر بزرگی یافتہ شدہ تکبیر کا ف فارسی قمر و عقی پر بالکسر چاہ معنی ترکیبی قطعہ یعنی بندہ جو نماز میں تکبیر اولی کے وقت دونوں ہاتھ اٹھاتا ہی گو یا دونوں ہاتھوں سے اشارت طرف دو الف یعنی الف اللہ اور الف اکبر کے کرتا ہی تا آن دونوں الفون کی دستبازی سے دو الف ایمان کو مدد ملے اور بزرگی حاصل ہوئے معنی ترکیبی قطعہ یعنی بندہ تکبیر غفلت و شہوت و آزار سے اُس سبب سے تکبیر نماز میں ہاتھ اٹھاتا ہی کہ دونوں جہان سے میں ہاتھ خالی آیا ہوں ای رب میرے میرے ہاتھ کو اپنی یاد میں علو و بلندی عطا فرما معنی معامے نشر اس نشر میں صرف یہی معما کہ دست مراد فید کا ہی اور مؤید میں یہ موجود معنی معما کے قطعہ تکبیر کا اول جز تکبیر ہی اور دو سرا پر جسکے مجموع سے تکبیر حاصل ہوتا ہی محسنات کلام چھوٹا سا نکتہ جو کچھ خوب بیان ہیں ظاہر ہیں زیادہ تر مرعات بر عایت رفع یدین دست اور لفظ دو کے ہی۔

نکتہ صدا صلوة کہ مقدم آمدہ است مشعر بر آن ست کہ در نماز چشم صدق پیش پاے خود باید داشت و آلات خیالات فاسدہ را از قفا باید گذاشت و عین کوع نیز کہ در پایان واقع شدہ دلیل روشن ست کہ در حالت رکوع چشم بر قدم باید گاشت منوی ہر کہ آمد چون الف اندر قیام + شد ز دین قیامش عالی مقام + در رکوع آنگونہ بنید پشت پا + بستہ بر پیش رکوع جہل و غما + اللغات لات نام بت کا کہ حضرت تعجب

کی قوم اُسکو پوچھتی تھی قیام بکسر قاف کھڑا ہونا قیام بفتح قاف و تشدید یاء مکسور ہر پاد
 وارندہ جمل بالفتح نادانی عجا بفتح کوری و گمراہی معنی ترکیبی نشر لفظ صلوٰۃ میں صاد
 سب حرفون پر جو مقدم ہوا ہی اس بات کی خبر دیتا ہے کہ نماز میں چشم صدق کی پیش
 رکھنا چاہیے اور بعد صاد کے جولات ہی یعنی غیر خدا کا اُسکو بچھے چھوڑنا چاہیے جیسا کہ
 لفظ صلوٰۃ کا بتاتا ہے اور عین رکوع کی بھی جو اخیر میں واقع ہوئی دلیل روشن ہے کہ
 حالت رکوع میں چشم قدم پر جانا چاہیے کیونکہ رکوع کا پانوں عین ہی معنی ترکیبی منہوی
 جو کوئی قیام نماز میں الف کی طرح ماسوا سے مجرد ہو کے داخل نماز ہوا وہ دین قیام سے
 عالی مقام ہوا اور اس نے دین میں رتبہ عالی پایا اور جو کوئی رکوع میں اپنے پشت پا
 کو نہیں دیکھتا اُسکی آنکھوں کو رکوع سے جمل و عمائے باندھ دیا ہی گویا پٹی باندھ دی
 ہے اور رکوع کو رکوعہ رکوک بفتح تین لہ وجاہہ کہنہ و مطلق کر پاس اور چادر ایک پا
 کی معنی معماے نشر صلوٰۃ میں جو سر صاد کا ہی ہی سر صدق کا ہی اور اس سے بعد
 جو بصورت الف بابت کے ہی وہی اسکا پایا ہی جسکو مہر رح نے چشم پیش پایا بیدار
 کیا ہی پھر صاد کے بچھے لفظ لات کا ظاہر ہی رکوع کا قدم عین خود عیان معنی معماے
 قطعہ قیام میں الف داخل ہونے سے قیام ہو جائیگا رکوع پر باندھنے سے رکوع
 حاصل ہوتا ہی محسنات کلام صاد صلوٰۃ صدق سرکہ صاد خیالات میں بھی لفظ
 لات موجود قیام قیام مقام صنعت اشتقاق مقدم پیش پا قفا پایاں قدم پشت پا
 رکوع جمل و عماسب مناسب یکدیگر و نیز متضاد الاختلاف شارح نے اس نکتہ میں
 بھی بہت تاویلین کی ہیں لیکن رکوع کے معنی مرتج نہیں لکھے اور کچھ ضنائی لکھے ہیں
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حسب قیام قرینہ لگتے لگایے ہیں تحقیق لغت کے موافق
 نہیں ہیں متن مطبوعہ میں لکھا ہے (صاد صلوٰۃ کہ مقدم آمدہ مشعر برانت بدانکہ
 در نماز مشعر برانت اور بدانکہ یہ دونوں لفظ کیسے باہم ٹھیک پڑینگے یہ بات
 بیشک بے توجہی یا بے ملاحظگی مصحح پر مشعر ہے۔

نکتہ سراز سجدہ برداشتن و بہ قعود نشستن متضمن یافتن فیض نعمت جو حضرت

واجب الوجود دست بٹنگر کہ چون سر از سجود برداری جو دیابی و از قعود سر فرو آوردن و باز بسجود رفتن عود و رجوع ست محل قرب و رحمت معبود در یاب کہ چون از قعود سر بنہی عود بینی قطعہ بنہ چون سر بر آرد از سجدہ + جدہ خلعت سری یابد + باز چون سر نہاد از قعدہ + عدہ راہ سروری یابد + اللغات سجدہ بالفتح ایک بار سر زمین پر رکھنا سجود بختین جمع اور نیز سجدہ کرنا قعود بختین مطلق بیٹھنا اور بیٹھنا بعد خواب کے حضرت واجب الوجود خداے تعالیٰ عود بالفتح باز گشتن و شترن پیر جدہ بالکسر و تشدید ال نوشتن و نوی و تازگی قعدہ بالفتح ایک دفعہ بیٹھنا و کبہ نوع از شست عدہ بروزن مدت بمعنی تیار می و آمادگی کسی چیز کی و ساخت و ساز رفع حاجات معنی ترکیبی شرمصرح فرماتے ہیں کہ جو مصلیٰ سر سجود سے اٹھاتا ہی اور قعود میں بیٹھتا ہی جسکو جلسہ کہتے ہیں یہ سر اٹھانا اور بیٹھنا اسکا مقصد فیض پائے نعمت جو حضرت واجب الوجود کا ہی دیکھ بدیہی ہی کہ سجود سے سر اٹھانیکا جو دپائے گا اور قعود کے بعد سر جھکانا اور پھر سجدہ میں جانا عود و رجوع ہی طرف محل قربت و رحمت معبود کے دیکھ اگر قعود سے سر رکھیکا عود دیکھے گا معنی ترکیبی قطعہ بنہ جسوقت سجدہ سے سر اٹھائے جدت خلعت سرداری کی پائے یعنی اُسے جو کمال عجز سے سر اپنا مالک حقیقی کے سامنے رکھا ہی اسکے انعام میں اُسکو تازہ بہ تازہ نو بنو خلعت تازگی و نوی کا عطا ہوتا ہی کہ وہ سری و سرداری نو اور تازہ ہی اور پھر قعدہ کر کے دوبارہ جو سر رکھتا ہی تو عدت راہ سروری کی پاتا ہی یعنی سارے ساز و سامان راہ سروری کے اُسکو مل جاتے ہیں معنی معمارے شرمسجود سے سر اٹھانے کا جو اشارہ ہی سین دور کرنے کا ہی کہ سین دور کرنے سے جو درہتا ہی ایسے ہی قعود کے سر رکھ دینے سے عود حاصل ہوتا ہی معنی معمارے قطعہ سجدہ کا سر سین ہی اُسکے اٹھانے سے جدہ رہتا ہی اور قعدہ کا سرفاق اسکے رکھ دینے سے عدہ رہتا ہی رسم خط ان تا کا مدور بصورت ہا کے ہی البتہ جدت وعدت بتائے مستطیل بھی دیکھنے میں آئی محسنات کلام سر سجود سر فرو آوردن

سر نہادن سری سروری سب میں لفظ سر و سر کلمہ سین حضرت واجب الوجود میں جو دا اور معبود سے بھی خود نکلتا ہی اور اکثر اسمین الفاظ متضاد بھی ہیں کہ خور سے سب معلوم ہو سکتے ہیں **الاختلاف** شارح لکھتے ہیں مخفی نہ رہے کہ سجد سے سر اٹھانا بحسب ظاہری ترک سجد ہی پھر ترک سجد میں کیسے جو دکا پانا مرتب ہو سکتا ہی اور پھر اسکا جواب لکھا جاتے اسنے ان منہ کے واسطے کہ سجد سے سر اٹھانا ترک سجد کرنا ہی کہا ہی کسے ہی اور کون ان منہ کو سننے کا بیان اسنے غرض ہی کیلئے کس نشود یا نشود من گفتگوئے میکنم + متن مطبوعہ میں حدہ خلعت سرے یا بد لکھا ہی جانے کیا سمجھے۔

نکتہ ایدرویش مبداء احرام نماز کلمہ اللہ دست یعنی اللہ اکبر و لمجا و اختتام ہم لفظ اللہ دست یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ در ابتدا بعد از ذکر اللہ لفظ اکبر گوی و در انتہا پیش از کلمہ اللہ توسل برحمت جوی دریاب کہ چون از ابتداتا انتہای نماز دل را حاضر و ناظر حضرت بے نیازیہ نیاز گردانی و مبداء و معاد حضرت مقدس اورا دانی عاقبت از آنحضرت رحمتی استقبال تو نماید کہ در مقابلہ عظمت و کبریا لائق جلالت و بہامی او باشد فتویٰ نماز اول الف آخر بود ہا + الف یک ہا بود پنج از عدد دہا + بدان حد نماز ازوے در ایام + کہ بس یک قبلہ ات در پنج ہنگام + الف ہا ہا بود آہ اے نکو خواہ + منیدانی تو سر این بیان آہ + کہ ہر آہی کہ از صدق و نیاز ست + بدین درگاہ شامل بر نماز ست + سرانغ راہ پاکان آہ جانست + دل طاہر ہمہ بر آہ از انست + اللغات مبداء بالفتح صیغہ ظرف جگہ شروع کرنے کی اور جگہ آشکارا ہونے کی لمجا و بالفتح جاے پناہ ماخوذ لجا سے بمعنی پناہ گرفتن معاد بالفتح جاے عود و جاے بازگشت جلالت بفتح بزرگ ہونا معنی ترقیبی نشر مقرر رحمتے ہیں کہ ایدرویش مبداء احرام و قصد نماز کا کلمہ اللہ اکبر کا ہی جیسا کہ بعدنیت نماز کے اللہ اکبر کہتے ہیں اور لمجا و اختتام کا بھی لفظ اللہ ہی یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ اسواسطے کہ انتہا میں پہلے کلمہ اللہ سے توسل اسکی رحمت سے دھونڈی

بس جان لے کہ ابتداءے نماز سے انتہا تک دل کو حاضر ناظر حضرت بے نیاز کی طرف
 نہایت عجز و نیاز سے کرے اور مبداء و معاد اسی کی ذات مقدس کو جانے آخر
 اُسکی درگاہ پاک سے کیسی بڑی رحمت تیرا استقبال کرے گی جو مقابلہ میں اُسکی
 عظمت و بزرگی کے لائق اُسکی بزرگی اور ہمارے ہوگی معنی ترکیبی شنوی نماز
 کے اول الف ہی جسکا ایک عدد ہی جیسے الف اللہ اکبر کا اور آخر نماز کے ہا ہی جسکے
 پانچ عدد ہیں اور وہ ہا ورحمۃ اللہ کی ہی بس اس سے تو وحد نماز کی جان کہ پانچ
 وقت کی نماز میں ایک ہی ذات مطلق کو اپنا قبلہ جان اور اُسکی طرف رجوع ہو
 بموجب انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا پھر دوسری طرح
 مصروح اسی الف و ہا کو تعبیر کرتے ہیں کہ الف و ہا ملے آہ بھی ہوتا ہی اور تو ای
 مخاطب اس بیان کا بھید نہیں جانتا اور وہ بھید یہ ہی کہ جو آہ صدق و نیاز کے
 ساتھ کسی کے دل سے اُسکے شوق میں نکلتی ہی وہ اُسکی درگاہ والا میں شامل
 بہ نماز ہوتی ہی ظاہر ہی کہ نماز میں بھی خلوص اخلاص شرط ہی اور یہ آہ بھی خلوص
 سے ہی اور یہی آہ سرخ ہی پاکون کی راہ کی کہ اُنکا پتہ بتا دیتی ہی اور نیز اُنکی راہ
 کا کہ پاک لوگوں ہی کی جان سے آہ نکلتی ہی دیکھ لے جو دل ظاہر میں بالکل آہ
 سے بھرے ہوئے ہیں معنی معماے شرنشر میں جو کچھ معما تھے مصروح نے روشن
 کر دیے کچھ حاجت بیان کی نہیں ہی معنی معماے شنوی الف و ہا ملنے سے آہ
 ہوتا ہی ظاہر کے اول طا ہی اور آخر ا اور دل میں اسکے آہ بھری ہی محسنات کلام
 مبداء لجا اختتام ابتدا انتہا مبداء معاد با ہم متضاد ایسے ہی بے نیاز و بہ نیاز
 آہ نکو خواہ درگاہ و اہ سب میں ہا مدور۔

نکتہ قلب صلوة کلمہ لا واقع شدہ کہ علامت نیستی و فنا ست لاجرم مصلیٰ را باید
 کہ در میان صلوٰۃ فقر و فنا ہی خود را حاضر و حضرت لم یزل را ناظر داندا تا بخشنے لاصلوٰۃ
 الا یخسر القلب رسیدن تواند قطعہ لای صلوٰۃ را کہ بواو آمدت بخشیم + دانی
 چرا این شود اندر گہ بیان + یعنی نخست نفی کن از شش جهت نظر + و انگہ ذکر این دیکتا

کشایران + اللغات قلب بالفتح میانہ ہر حرف کا قفا بفتح نیست ہونا اور صوفیوں کے نزدیک جاتا رہنا تفرقہ اور تمیز کا حدوث و قدوم سے پہلے نازیلم نزل ہمیشہ و پائیدار معنی حدیث نہیں نیک ہی نماز مگر ساتھ حضور دل کے آئند ایک نام ہی خدای تعالیٰ کا اور جو اس نام میں چار حروف ہیں لہذا اسکی ترکیب کو ایسا کہا ہی کہ مدار عالم کا طالع اول اور عاشق اور سابع اور رابع پس یہ کہ انکو اوقاتا داربعہ کہتے ہیں بس یہ نام بلحاظ اعداد مذکور کے اسطور پر ترکیب کیا گیا کہ الف کا ایک عدد ہی اور یا کے دس اور زا کے سات دال کے چار کہ حاوی ہی مدار عالم کو معنی ترکیبی شریعت کے قلب میں کلمہ لا کا واقع ہو کہ علامت نیستی و فنا کی ہی بس مصلے کو ضرور چاہیے کہ نماز میں اپنی فقر و فنا کو محاصر اور حضرت لم نزل کو اپنے حال کا ناظر جانے تو لا صلوة الا بحضور ساقی قلب کے معنی کو پہنچ سکے اور پوری پوری نماز بجالائے معنی ترکیبی قطعہ یعنی صلوة کی لاواو کے ساتھ تو تیری آنکھ میں آتی ہی اور بیان کے وقت وہ الف ہو جاتی ہی کچھ جانتا ہی اسکا کیا سبب ہی یہ سبب ہی کہ پہلے توشش جہت سے کہ واو کے چھ عدد ہیں اپنی نظر کی نفی کرینے اس شش جہت سے نظر کو اٹھالے پھر ایزد بیکتا کے ذکر میں زبان کھول یہ اشارہ ہی معنی معامے شش میں بھی سوا اس کے جسکو مصرح نے واضح کر دیا اور کوئی معام معلوم نہیں ہوتا معنی معامے قطعہ صلوة کے الف کا رسم خط واو کے ساتھ ہی اور واو کے چھ عدد ہیں اور قلب صلوة میں لا اور الف کا ایک عدد ہی محسنات کلام اول تو واو میں قطعہ کے جو کہا ہی ہوا و آمدت بچشم کیسی خوبی پیدا کی ہی کہ للہ دد المصنف اور پھر لا و نیستی و فنا اور فقر اور لم نزل میں لم اور لاجرم میں لا اور لا صلوة میں لاے نفی یہ سبب مناسب یکدیگر متن مطبوعہ کے پہلے مصرعہ میں ہوا و آمدت بچشم لکھا ہی آمدت کا الف رہ گیا۔

نکتم ماموم کہ ابرہائے ابرو یا بمجور و چون ابرویش نمایند آتش ندامت و بخت موم شود و امام کہ طبع دنیا امامت کند چون جماعت پریشان شود و جماعت بینہ قطعہ گوشہ دیوار چو شد منہدم از حصص + نقش نماید خراب خانہ مکین + عاقبتہ

المقتدین حسبہ دین + حظہم المقت حیثما فسد الدین + شعر
 گوشہ محراب چودید انہدام + نقش خراب ست مقام امام + اللغات ماموم
 امام کردہ شدہ یعنی مقتدی امام بکسر پیشوا ورشتہ معماران جماعت گرسنگی منہدم
 ہنرمیم و کس دال ویران شونہ اور عمارت اُفتادہ اندہم رنجتہ انہدام مصدر اسکا
 تمکین جگہ دینا اور کسی جگہ قدم رکھنا و بمعنی قدر و وقہ مقتدین جمع مقتدی حسبہ
 مصدر بمعنی پیدا شستن و حساب و شمار خطا بالفتح و تشدید ظاہرہ و حصہ مقت بالفتح
 دشمنی حیثما بالفتح و ضم تاء مثلثہ بمعنی ہر کجا فسد بصیغہ ماضی ای فاسد شدہ بمعنی
 ترکیبی شریعتیہ وہ ماموم ای مقتدی کہ بنیال حصول آبرو اور ریا کے کہ لوگ محکو
 دیکھیں اور اچھا جانیں مسجد میں جاتا رہی اور حال یہ کہ ریا کا انجام بد آخر کھل جاتی ہی
 پس جب آبرو اُسکی نہیں رہتی تو آتش ندامت و خجالت میں موم ہو جاتا رہی اور
 پگھلتا رہتا رہی اور جو امام بطبع دنیا کے امامت کرتا رہی جب جماعت پریشان ہو جاتی
 ہی جماعت دیکھتا رہی اور فاقے مرتا رہی الحاصل ماموم و امام ریا کار اور طامع دونوں کا
 انجام یہاں بھی بد رہی وہاں بھی بد رہی معنی قطعہ جب گوشہ دیوار خانہ دل کا
 حصہ سے منہدم ہوا تو جو خانہ کہ عزت و تمکین کا ہی یعنی محراب مسجد تو پھر وہ خانہ خراب
 و ویران معلوم ہوتا ہی آخر ایسے مقتدی جو دین کو دنیا جانتے تھے اُنکے حصہ میں
 عداوت و دشمنی ہو جاتی ہی ہر جگہ فساد دین میں اُٹھاتے ہیں اگرچہ ان دونوں
 شعرون کے معنی میں نے لکھ دیے اور کتاب میں بھی رہنے دیے لیکن میرے نزدیک
 اچھے طور پر ٹھیک نہیں ہیں موصوح کا فقط یہی شعر معلوم ہوتا ہی گوشہ محراب چودید الخ
 اور قطعہ کے پہلے مصرعہ اور اس میں تھوڑا ہی فرق ہی اور شعر بھی با معنی و معما چنانچہ فرمایا
 کہ محراب مقام قیام امام کا ہی اور آکہ واسطے حرب شیطان کے جب اسکا گوشہ
 منہدم ہو جائیگا تو نقش مقام امام کا سواے خراب کے اور کیا رہیگا معنی معمارے
 شعر ماموم کے اول ما ہی بمعنی آب اور بعد اُسکے موم جسکا مجموع ماموم ہو اجماعت
 کے پریشان ہونے یعنی موم کو جیم پر لانے سے جماعت حاصل ہوتا ہی معنی معمارے شعر

گوشہ محراب کا میم ہی جب منہدم ہو جائیگا نقش خراب کا رہ جائیگا یعنی خراب بصورت
 خراب محسنات کا لام ماموم میں کہ ما یعنی آب کے ہی اور نیز روے کلمہ آب و اسکو
 ٹھہرانا کیسا لطف ہی ماموم اور آب و آتش اور موم اور امام امامت جماعت
 و پریشانی محراب مقام امام سب مناسب یکدگر اور انکے علاوہ اور شارح نے
 اور تو بڑے محلہ اور محلہ کے لوگوں کی باتیں لکھی ہیں لیکن قطعہ کی نسبت
 کوئی بات صفائی کی نہیں لکھی جس سے جانا جاتا کہ شارح ہیں۔

حکایت مؤذن بدآوازی بود کہ لام صلوٰۃ در میان صوتش چون زرہ مدہم پیری
 و ملائک آذانش چون تیر میان اذان نشستی در وقت بانگ نماز چون اجزائے او
 مکر رفتی در دل شب ہزار دیدہ از شغب نختی گفتندش تا کہ از بالائے منار میم دہان
 کشادہ سازی و آتش ہزار اندازی گفت نشنیدہ کہ چون بنیائے منار از نوں نغمہ
 اذان خالی مانداری باشد کہ جز بیچ از بیچ حاصل نشود قطعہ منار چون الف
 و حلقہ در مسجد چو میم و حلقہ نوں ست طاق در محراب + بود ز خیل بلا امن اہل یازار
 چوزین سہ حرف بود نشان امور دین بصواب + اللغات مؤذن بضم میم و فتح ہزہ
 بصورت واو و تشدید ذال مکسور اذان دہندہ اور بانگ نماز کہنے والا لام یعنی زرہ
 و حرف معروہ اذن یعنی گوش جمع اسکی اذان شغب بالفح و فتحین شور و
 خروش و فتنہ و فساد منارہ و منار نشان کہ راہ میں سنگ و خشت سے قائم
 کرتے ہیں و چراغ پایہ و چہ تسمیہ کی یہ کہ منارہ پر مسافروں کے راہ مل جانے کے
 خیال سے چراغ جلاتے تھے معنی ترکیبی نہرا یک مؤذن بدآواز تھا کہ لام صلوٰۃ
 کا اسکی صوت میں مثل زرہ کے بیچ پر بیچ کھاتا تھا اور اسکی اذان کے الف کا
 مد اذن یعنی گوش میں تیر کی طرح پٹپٹھاتا تھا وقت بانگ نماز کے جب اجزائے مکرر کہتا
 دل شب میں ہزار آنکھیں شغب سے نہ سوتیں کہ اب لوٹ کے پھر کہیگا لوگوں نے
 اس سے کہا کہ کب تک تو بالائے منار سے میم دہان کو کشادہ کریگا اور آتش
 نیچے پھیلائیگا کہا تو نے نہیں سنا ہی کہ جب بنا منار کی نوں نغمہ اذان سے خالی ہے

یعنی اذان اُس پر نہ تو منار ایک مار ہو کہ سو اسی بیچ کے اُس سے کچھ حاصل نہیں اور منار
میں بیچ بیچ ہوتے بھی ہیں معنی ترکیبی قطعہ منار راست تو ایسا ہی جیسے الف اور
مسیب کے دروازہ کا حلقہ مثل میم کے اور وہ طاق جو محراب میں ہوتا ہی حلقہ نوں کا ہی
جسکے ان تینوں حرف سے امور دین کے بصلاح و صواب ہوتے ہیں وہی اہل ایمان
سے ہو اور اُسی کو لشکرِ بلا سے امن و امان حاصل معنی معما کے نہ صوت میں لام
لانے سے صلوة حاصل ہوتا ہی اذان میں الف لانے سے اذان ہوتا ہی شعب میں
غین تصحیف عین جس سے ارادہ دیدہ کا کیا ہی جب یہ دیدہ دل شب میں نسوئیگا
شب رہیگا اور غین کے ہزار عدد ہیں اسی واسطے ہزار کہا ہی منار میں میم مشابہ
بدیان اور بعد میم کے لفظ نار بننے آتش لفظ منار کو جو نوں سے خالی کرینگے مار
رہ جائیگا معنی معما کے قطعہ مصرح نے منار کو الف ٹھہرایا ہی اور در مسجر کے حلقہ
کہ میم اور طاق محراب کو نوں کہ مجبور انکا امن ہوا جیسے کہا ہی امن اہل ایمان
محسنات کلام چون تیر در اذن نشستی کس خوبی کی ادا کے ساتھ ادا کیا بالا
وزیر یعنی بالائے منار سے نیچے والوں کو آگ بھوتا ہی کہ نازیر میم ہی بھی میم
دہن کشادہ کرنے سے اُس کا فتح بھی منظور ہی اور زیر برعایت اُسکے بیچ بیچ کا لفظ
مار و منار کی واسطے کیسا خوب ہی اور اسی کا ہوزن بیچ اور بہت خوبیان ہیں
الاختلاف مصرح نے صرف یہ کہا ہی در وقت بانگ نماز چون اجزائے او مکرر
گفتی اکثر شارج اس فقرہ کے معنی میں لکھتے ہیں چند نو بہت اذان کی تکرار کرتا تھا او
اذان سے پہلے آہنگ غزل خوانی کا کرتا تھا انتہی میں تو مصرح کے قول سے
زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا نہ بار بار اذان نہ غزل خوانی متن مطبوعہ میں و در دل شب
بعض غلط ہی اور بعد بیچ بیچ کے بصورت و ادا جانے کیا لکھ دیا ہی۔

فصل فی الزکوٰۃ و ما یناسبہا تکتہ در لفظ صدقہ اجزائے صدقہ بر حرف ہا
کہ بیچ ست واقع شدہ یعنی صدقہ دعویٰ ارکان خمسہ اسلام با د اے صدقہ مسلم است
شعر ما صدقہ بر سر وقت دگر است + چشمے کہ دقتہاے دین زان پدید است +

اللغات صدقہ نفعات جو کچھ راہ خدا میں فقیر و نکو دین بسکون دال خطا ہی صدق
بالکسر راستی خلاف کذب اور راستی و راست گفتن و نیزہ راست مسلم بضم میم فتح سین
و تشدید لام باورد آشتہ شدہ و سلامت داشتہ شدہ و سپردہ شدہ معنی ترکیبی شریفی لفظ صدقہ پر ظاہر
ہو کہ اجزاء صدق کے حرف ہے پر جسکے پانچ عدد ہیں واقع ہوئے ہیں اس سے
انتباہ یہ ہو کہ جو کوئی دعویٰ ارکان خمسہ اسلام کا کرے تو وہ ادائے صدقہ بھی
بجائے تو دعویٰ اسکا صدق کے ساتھ مسلم ٹھہرے والا فلا معنی ترکیبی شعر صداد
صدق کا جو سرفقت پر ہی دل کے واسطے ایک ایسی آنکھ ہو کہ جس سے دقیقہ دین
کے ظاہر میں مگر وقت بھی اختیار کرے معنی معمارے شر صدقہ میں پہلا جو صدق ہی
اور دوسرا جز ہا پانچ عدد والی جب ہا پر لفظ صدق کا لائینگے صدقہ ہو جائینگے معنی
معمارے شعر صدق میں دقت کے سر پر صداد ہی جسکو چشم قرار دیا ہو محسنات
کلام برعایت ہے کے ارکان خمسہ اسلام کیسا خوب واقع ہوا الاختلاف
نسخہ مطبوعہ میں کہ بر حرف ہے واقع ہوا یہ کاف فضول لکھا ہی۔

نکتہ نصاب زکوٰۃ زکہ کہ بر نسبت نہادہ انداز روی لفظ تبرک ست یعنی تبرک ست
و کاف بست ہر کہ درین تبرک قبلہ کند کہ بت بیند شعر التہرتب المرع لوکادع
رفد فی الاثاء والنصر لوکا و جہنجان لہ فی البد و ضرر اللغات نصاب
اُس قدر مال حبیر زکوٰۃ واجب ہوا قل درجہ اُسکا چاندی سے دو سو درم اور سونے
سے بیس مثقال ہی تبرک برکت سے رکھنا اور مبارک پکڑنا اور اسم مفعول کے
معنی میں بھی آتا ہی اے متبرک تبر بالکسر طلاق قلب بالفتح و اثر گون و برگردانیدہ
اور سیم وزر کھونٹا کہ بت بالضم اندوہ تب بالفتح و تشدید ہاکت و زیا لکری تر بالفتح مرو
زفد بالکسر و بالفتح کا سہ بزرگ و بخشش اثر بختین نشان پا و نشان زخم و مطلق
نشان و سنت رسول مقبول نصر بالفتح زرو تازہ روے بدو بالفتح ظاہر ہونا و بیان
وصحرا نصر بالفتح و الضم گزند و سختی و بدحالی و لاغری و زیان و نقصان معنی ترکیبی
نشر نصاب زکوٰۃ زکہ کی جو بیس پر یعنی بیس مثقال زہر پر مقرر کی ہی اندوے لفظ

تبرک کے ہی نیچے تیر زہی اور کان بیس ہی بیس جو کوئی اس تبرک میں قلب اور کھوٹائی
 کر لگا کر بت دیکھ گیا معنی ترکیبی شعر یعنی تیر جو زہی تب و ہلاکی آدمی کے واسطے ہی
 اگر ای ر فرد و بخشش کی اسکے اثر و نشان قدم بین نہیں ہی مطلب یہ کہ اگر بخشش
 و بذل کو اپنی رائے میں نہیں رکھتا ہی تو ہلاک ہوگا اور نظر بھی زہی ہی حال اُسکا ہی
 جو وجہ بخلان کی ابتدا میں اُسکے ساتھ نہیں ہی تو وہ زخاص ضرر ہی اور گزند و سختی
 معنی معامے شر تبرک میں تبر یعنی زہا اور کان جسکے بیس عدد ہیں موجود
 چنانچہ مہر رح نے بیان فرمادیا اور تبرک جو قلب کیا جائیگا تو کر بت ہو جائے گا
 معنی معامے شعر تیر جو یعنی زہ کے ہی اگر رائے فرد کی اسکے ساتھ نہوگی تب
 رہ جائیگا یعنی ہلاکی اور نظر بھی زہ ہی اگر اسکی وجہ اور روداری نون بخلان یعنی
 فراخ چشتی سے نہوگی ضرر جو یعنی ضرر کے ہی سہیگا محسنات کلام تبرک میں کیسا نکتہ پیدا
 کیا ہی اور نیز اُسکے قلب میں نصاب زکوٰۃ زہ تبر قلب وغیرہ سب با ہم مناسب
 از روی تبرک کیسا لطیف ہی کہ تبرک کا روی تیر ہی الاختلاف شائع نے تب
 جو بہا می موجدہ ہی یعنی ہلاکی کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسکو تب جو بخا رہے
 ارادہ کرتے ہیں ٹھہرایا ہی لغات کے جو معنی لکھے ہیں وہاں بھی اور معنی ترکیبی شعر کے جو
 لکھے ہیں اُس میں بھی مگر وہ شعر عربی کا ہی جس میں یہ لفظ واقع ہی اب آگے وہ جانین
 اور سمجھنے والے متن مطبوعہ میں بجائے تبر زہست تیر اور التبر تب الحمد کے الزیت
 غلط لکھا ہی میری غرض فقط اس سے یہ ہی کہ کوئی شائق پڑھنے والا بخان
 میں نہ پڑے متنبہ ہو جائے۔

نکتہ حد نصاب زکوٰۃ فقرہ کہ از دو صد یک پنجمت صدقہ است مقبول و
 موافق و لفظ صدقہ بران عدد دلیل ست صادق کہ صاد و دال مرکب صدست
 وقاف مفرد صد و پانچ در عدد قطعہ اگر نگاہ نداری دل فقیر بسیم + نگاہ کن کہ سر پیا
 سیم سم بنی + گذر کن از سر سیم ذخیرہ چون معدن + کہ بر اثر ز عطائے خدا یم بنی +
 اللغات فقرہ بالفم سیم گذاختہ فقیر در ویش کہ قوت چند روزہ عیال کا رکھتا ہو اور مسکین و

جو کچھ نہ رکھتا ہو ستم بالفتح وتشدید میم زہریم بالفتح وتشدید و تخفیف میم دریا معنی
 ترکیبی نشر مصرح فرماتے ہیں کہ چاندی کے نصاب کی حدود صد میں پنج ہی گویا ڈھائی
 روپے سیکڑا اور یہ صدقہ مقبول و موافق ہو اس واسطے کہ اس دو صد و پنج پر لفظ
 صدقہ ہی کا دلیل صادق ہی کہ صادر دال ملے صد ہوتا ہی یعنی صد تو صد ہی ہو
 اور قاف مفرد اصد اور ہے کے پانچ عدد ہیں بس دوسو کے ساتھ پنجہ زکوٰۃ کا لگا
 ہوا ہی معنی ترکیبی قطعہ یعنی اگر خدائے تجگو سیم عطا کی اور تو فقیر کے دل کا
 اُس سے خیال نہ ٹھیکا تو خوب غور کے ساتھ دیکھ لے کہ سراپاے سیم سیم ہی تجگو
 نظر آئیگا اور وہ سیم سیم ہو جائیگی بس لازم ہو کہ سیم سیم سے معدن کی طرح گزر جا
 جیسے معدن چھوڑ بیٹھتی ہی جب کاجی چاہتا ہو لے آتا ہی کسی کو مانع نہیں ہوتی
 تو بھی انھیں نشان قدموں پر اپنے قدم رکھ خدائے تعالیٰ کی عطا کا ایم دیکھے گا
 معنی معامے نشر اس نشر کے معا کو بھی مصرح نے خود بیان کر دیا ہے کہ صادر و
 دال مرکب صادر قاف کہ صد عدد رکھتا ہی مفرد صد بس دو صد ہوے اور ہے
 کے پانچ عدد جو مجموع صادر دال وقاف و ہا کا صدقہ ہوا معنی معامے قطعہ
 اول اخیر سیم کا سیم ہی جب دل فقیر کے جو حرف یا ہی اسمین نگہداشت کی جائیگی
 سیم ہوگا اور سیم کا سرلین جب اسکے سر سے گزر جائیگی یم رہ جائیگا جو اسکے پیچھے
 لگا ہوا ہی محسنات کلام فقیر کے دل کی یا جو سیم کا دل بھی یا ہی کیا الطف
 لطیفہ ہی گویا فقیر کا دل سیم میں گھسا ہوا ہی جیسا کہ ہوتا ہی اور فقیر کے دل کی خواہش
 پہلے ہی سے سیم میں رکھ دی ہو اور اسکے سوا جو اور ہیں ذہن سلیم پر پوشیدہ
 نہیں ہیں الاحتمالات شارح نے دل فقیر کا کچھ ذکر نہیں کیا فقط سیم و سیم پر معنی
 کو ختم کیا کیسی عمدہ بات چھوڑ دی حالانکہ داخل معاتھی متن مطبوعہ میں دو صد
 و پنج سکتا ہوا و عطف غلط لکھا ہی بلا عطف صحیح ہے۔

نکتہ عین عشر سپر زنیست در پیش لشکر شر و الف خراج تیر نیست در قلب خراج
 بہ دفع فتنہ و ضرر قطعہ پادشہ می برد از مال رعیت دہ یک دہ بودیا و الف

یک بعد نیک بدان + یا کمان ست الف تیر کہ از وی بکشد + تا کند شد ز سر خلق بدان دفع
 بدان + اللغات عشر بالفخ دسوان حصہ کسی سے لینا و بالفم دسوان حصہ کسی چیز کا
 بفختین عدد معروف شربخ و تشدید را بدی خراج بفخ اول محصول زمین و باغ اور
 جو کچھ پادشاہ و حاکم رعایا سے لے اس مضمین کسرہ کے ساتھ خطا ہی بقول بعض
 جو کچھ فروعات ملک سے حاصل ہو خراج ہی اور جو سود اگروں سے لیا جائے باج ہی
 خرج بالفخ و جیم عربی باہر آنا اور باہر جانا مندر دخل فارسی والے اُس مال کو کہتے ہیں
 جسکو خرج کہ سکے جیم فارسی غلطی ہی مگر کثرت استعمال سے چھپ گئی وہ یک ہی دسوان
 حصہ یا ہی کمان تیر اندازی یہ ترکی ہی معنی ترکیبی شریعہ عین عشر کا جو دہ یک ہی
 کہ پادشاہ رعایا سے لیتا ہی ایک سپر زین ہی سامنے لشکر شر کے جس سے شر دشمن
 کو اپنی ذات اور حال رعایا سے ملتا ہی اور الف خراج کا جو ملک سے پاتا ہی ایک
 تیر ہی قلب خرج مین واسطے دفع فتنہ اور ضرر کے کہ اُسی خراج کو خرج کر کے فتنہ اور
 فساد کا منہ پھیرے رہتا ہی معنی ترکیبی قطعہ بادشاہ جو مال رعیت سے دہ یک
 لیتا ہی در حقیقت حقیقت دہ یک کی یہ ہی کہ لفظ دہ جو دہ یک مین ہی وہ تو یا ہی اور
 یک الف ہی اس واسطے کہ یا کے دس عدد ہیں اور الف کا ایک بس اسکو خوب جان لے
 کہ وہ یا کمان ہی جیسا کہ ترکی مین کمان کو بھی کہتے ہیں اور الف تیر کہ پادشاہ اس کمان
 سے یہ تیر کھینچے اور سر مخلوق سے اس تیر و کمان کے ساتھ بدی والون کو دور و دفع
 کرتا رہے اور امن و آرام مین رکھے معنی معاشے شرعین جسکو سپر زین کہا ہی
 عشر مین اسکے سامنے لفظ شر کا موجود کہ دونوں کی ترکیب سے عشر حاصل ہوتا ہی
 لفظ خرج مین الف کو داخل کرنے سے خراج ہوتا ہی معنی معاشے قطعہ دہ یک
 مین دہ تو یا ہی جسکے دس عدد ہیں بمعنی کمان حسب لغات ترکی اور یک الف کہ ایک
 عدد والا ہی تیر کہ دونوں کمان و تیر کی ہم صورت ہیں جیسے کہ یا کے معکوس یا عربی کی یا
 کہ لون وغیرہ کی طرح کھینچ دیتے ہیں مصنف نے اُس سے کمان و تیر کا لانا ہے
 محسنات کلام لفظ بدان جو قطعہ مین تین جگہ واقع ہوا تجنیس نام ہی صورت

ایک معنی جدا جدا پہلا امر ہی دانستن سے دوسرا بمعنی بسبب کن تیسرا جمع بد لشکر کے لفظ سے بھی شر نکلتا ہی الاختلاف شائع نے دوسرے فقرہ میں جو لفظ خرج کا ہی بحیث تازی اُسکو بحیث فارسی ٹھہرا کے معنی میں چرخ کے لکھا ہی کہ در دل چرخ ستگر رسیدہ یہ تو معنی ترکیبی ہیں اور معنی معماے میں لکھا کہ قلب چرخ کا خرج ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلے ہی سے در قلب خرج کو در قلب چرخ جانا ہی میری دانست میں تو خرج ہی کہ جسکے قلب میں الف لانے سے سیدھا خرج حاصل ہوتا ہی نہ چرخ جسکو قلب کر کے خرج بنائیں اول تو خرج غلط دوسرے الف کا خرج میں ٹھکانا بتا نیوالا کون ہی جان الف کو خرج میں قائم کریں اپنا قرینہ اور ہی ایماے معما ہی اور ہی تیسرے خرج رعیت سے پادشاہ لیتا ہی اور نیک و بد اور نفع و ضرر رعیت میں خرج کرتا ہی پھر فلک کے دل پر تیر لگنے کی وجہ کیا اگر رعیت کے دل پر لگے تو مضائقہ نہیں کہ اُسے لیا اور خرج نہ کیا جو وہ فتنہ اور ضرر سے محفوظ رہتی کہاں معاملات فلکی کہاں محلات ملکی لیکن شائع کیا کریں جب انکی فکر فلک فرسا بھی مانے۔

حکایت گداے بود کہ در تعلق کردن چون کاف گردن کج کردی و چون دال قامت را خم دادی و بر عصا چون الف تکیہ زدی گاہ سوال دندان بر سر والی شهر فرو بردی و وقت التماس برای دیناری روی دنیا را بر ہم زدی زرا و از جیب عجیب بودی کہ بر کنار او فتادی و در نام او نادر بودی کہ درے خرج کردی قصار چون رای بد و شب شراب افتاد و زریکہ بصورت حضرت حاصل کردہ بود چون عین عشرت در سر شربت شرب کرد گفتندش چگونہ بود کہ اول از طعم بر زرم یعنی افزونی درم میخوابستی و اکنون از جود جود با سر دست پیوند نیکیہ گفت مگر این حرف نخواندہ آید کہ مستحق کہ حق خود بہر زہ باشد باید کہ جز مست نبودہ باشد قطعہ ذات مسکین چون کہ شد بے عاقبت + چون سگے افتادہ در می بنگرش + ارمل ارمل آشکارا می کشد + ارہ میباید کشیدن بر سرش + اللغات تعلق مکر و خوشامد دندان بچیزی فرو بردن در پے حصول کسی چیز

کے ہونا شب شراب وہ جسمین شراب پین عسرت بالضم و شکاری عسرت بالکسر
 بمعنی خوشحالی اور خوش زندگانی کرنا شرت بکسر و تشدید حرص التماس چاہنا
 برہم زدن لوٹ پوٹ کرنا ظلم بالفتح و تشدید میم بہت ہونا پانی کا اور بہت ہونا
 کسی چیز کا اور پس ہونا برتن کا ہرزہ بالفتح پوشیدہ ارمل بر وزن افضل بے توشہ و
 مسکین و مرد بے زن و سال کم باران دوسرا رمل ار مخفف اگر و مل بضم شراب
 معنی ترکیبی شریک گدا تھا کہ وقت سوال کے جو تعلق و چاہوسی کرتا تھا تو
 کاف کی طرح گردن کج اور مثل دال کے قامت خم کرتا تھا اور مثل عصار کے
 الف پر تکیہ لگاتا تھا یعنی گردن ٹیڑھی کر کے اور قامت جھکا کے اور لاٹھی ٹیک کے
 کھڑا ہوتا تھا اور اس ادا سے مانگتا تھا اور ایسا مانگنے والا کہ اگر والی شہر ہوتا تو
 اُسکے سر پر بھی دانت سوال کے جتنا غرض ایسا اڑ جاتا کہ بے لیے نہ ملتا اور
 وقت درخواست دینار کے روے دنیا کو پریشان کرتا کجوس منحوس ایسا کہ بڑی
 عجیب بات تھی کہ زر اُسکا جیب سے نکل کے کنار میں آئے پھر خرچ کرنا کیسا اور
 اُسکے نام میں نادربات تھی کہ کہیں ایک درم کا خرچ نکل آئے اتفاقاً مثل رلے
 بد کے شراب کی شب میں پڑا یعنی رات کو میخواری کرنے لگا اور اس اندیشہ بد
 سے جو زر کہ صورت عسرت و سختی سے حاصل کیا تھا عین عسرت سے خیال شرت
 شرب یعنی ہوس مینوشی میں لگایا لوگوں نے اُس سے کہا کہ وہ کیا بات تھی کہ تو
 ایسی طمع زر پر رکھتا تھا کہ ہر وقت اُسکا ظم ہی چاہتا تھا اور اب کیا حال ہی کہ شرت
 جو دسے ایک جو تیرے سر دست سے پیوند نہیں پکڑتا یعنی ہاتھ میں نہیں ٹھہرتا
 جو ہوتا ہی فوراً خرچ کر ڈالتا ہی کہا کیلئے یہ حرف نہیں پڑھا کہ مستحق جب اپنے
 حق یعنی جمع کردہ کو بیہودہ پریشان کرے تو سوا اسکے اور کچھ نہ کرے کہ ہمیشہ
 مست رہا کرے کہ اُسکے نام کے مقتضیات سے ہی بس اسم بامسمی ہو جائے
 معنی ترکیبی قطعہ یعنی ذات مسکین کی جب بے عاقبت ہوئی اور عاقبت کا
 اُسکو اندیشہ اور تردد نہ رہا تو اُسکو ایسا جان لے کہ ایک گتہ ہی شراب میں پڑا ہوا

ای جنس در جنس اور امل ای بے توشہ و محتاج اگر میکشی آشکارا کرتا ہی تو اسکے سر پر
 آ رہ رکھنا چاہیے کہ با وصف بے توشگی کے ایسی بیہودگی کرتا ہی **معنی معامے** شر
 کاف گردن دال قامت الف عصا تینون حرفون سے گدرا حاصل ہوتا ہی دالی کا
 مخفف وال بھی ہی کہ قرآن شریف میں آیا ہی مثل واق و باق و ہا دو تعال و
 تعال کے پس جب سین کہ مانند دندان کے ہی دال کے سر پر دانت جمائے گا
 سوال ہو جائیگا دنیا کا رودن ہی اسکو برہم کرنے سے دنیا حاصل ہوا اور جب
 با اشارہ برائے دینار سیکے را اسکے آخرین لائینگے دینار ہو جائیگا عین زر کو
 بھی کہتے ہیں جب لفظ عجیب سے عین کنارہ پر پڑے گا جیب رہ جائیگا لفظ نام
 میں جب ناکی جگہ در آئیگا درم ہو جائیگا جیسا کہ اشارہ ہی نادر سے یعنی نادر ہی
 شب میں جو حرف را واقع ہوگا شراب ہو جائیگا روے عسرت عین ہی اور جب
 عین لفظ شرت پر آئیگا عشرت حاصل ہوگا طمع میں زر عین جب عین کے واسطے
 طمچا ہینگے طم ہوگا سر دست دال ہی جو جو اس سے پیوند پکڑے گا جو ہو جائیگا
 مستحق کا دوسرا جز حق ہی اگر یہ پاشیدہ ہو جائیگا مست رہ جائیگا **معنی معامے**
 قطعہ مسکین بے عاقبت کہ عاقبت نون ہی مسکی ہی اور مسکی کے اول آخر
 مے اور بیچ میں اسکے سک افتادہ موجود کاف فارسی عزلی معامین ایک ہی
 کلمہ ارمل میں ار مخفف ارہ کامل بمعنی شراب جیب یہ ارہ سر پر مل کے آئے گا
 ارمل ہو جائیگا محسنات کلام گردن گردن جنینس تام گد گردن کاف گردن
 کج کردی سب میں سر کلمہ کاف کاف کی کجی دال کا خم الف اور عصا کی راستی
 اور عصا میں الف کا ہونا کیسا خوب ہی برائے دیناری کہ حرف را بھی مراد ہی اور اصل
 معنی بھی جیب و کنارہ با ہم مناسب نادر بودی یہ اشارہ کیسا اللطف کیا ہی
 کہ نام میں نادر ہی یعنی نا کو لفظ درجا نو شرت شرب تعجیف ارمل ارمل تجنیس اور
 علی ہذا القیاس کہ غور کر نیوالے پر مخفی نہ ہینگے **الاختلاف** شارح نے اس معام
 کو بر سر والی والی پر سین بڑھا کے سوالی کلا ہی میں نے دال کو مخفف والی ٹھہر کے

وال پر سین بڑھانے کے سوال نکالا ہی اور دیناری کو لکھا کہ خاکہ امالہ دینار کا ہی جب دینار کو ہر ہم کرینگے دیناری امالہ کے ساتھ ہوگا یہ دینار امین امالہ کر کے دیناری مع یا نکالتے ہیں میں نے دیناری کی یا کو یاے وحدت جانا ہی اور را کو علامت مفعول اور فقط دینار نکالا ہی برائے کے اشارہ سے رالیلی ہی جیسا کہ مرقوم ہوا نا امالہ کا ماصرح سے ہی نامین نے را کو معامین ملایا نا امالہ کیا شارح نے لکھا کہ در لفظ نام ہر گاہ کہ لفظ نا کہ اکثر اجزائے اوست متبدل بلفظ در شود درم ب حصول حی انجام انتہی میں نے حسب ایما اسکے کہ نا در ہی نا کو در ٹھرایا ہی اور سوا اسٹے اکثر معنی میں انکی تقریر جو ہی سو ہی متن مطبوعہ میں در شرت پر نسخہ بہشت کا اور جزیت کی جگہ جزیت متن میں اور جزیت حاشیہ پر نسخہ لکھا ہی۔

فصل فی الحج والعمرة وما یناسبہا

نکتہ سرو پاے حاجی بحیات طیبات آنگاہ زندہ شود کہ در دل جا را قلب سازد یعنی دل از مہر خان و مان بگرداند و چون حا و لام را حلہ در راہ حل نزول کند شعر من کان فی عطش الی المیقات ساق را حلہ + واللہ فی میقات یوم الحشر ساق را حلہ + اللغات حج بالفتح و تشدید جیم قصد طواف کعبہ کا بنیت عبادت اور بجا لانا اسکا اور کسی چیز کا قصد کرنا نحوہ بالفہم ایک عبادت ہی حاجیوں کے واسطے کہ احرام باندھنے کے موضع تنعیم کو کہ مکہ سے تین کو س ہی جاتے ہیں اور وہاں نفل ادا کر کے پھر آ کے طواف خانہ کعبہ کا کرتے ہیں خان و مان خان مخفف خانہ و مان بعضی رخت را حلہ ستور یا رکش و شتر سواری حل بالکسر و تشدید لام رواں ہونا احرام سے نکلنا و بالفتح کھولنا اترنا عطش بفتح تین تشنہ ہونا اور تشنگی میقات بالکسر وہ جگہ جہاں احرام حج کا باندھیں اور وقت اور ہنگام اور وعدہ گاہ اور وہ جگہ جہاں حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا اسی سے میقات موسیٰ مراد ہی اور احرام باندھنے کی پانچ جگہ ہیں ذوالخلفہ وذات عرق و جحفہ و قرن

و یلیم ساق بھیغہ ماضی سیاق سے بمعنی ہانکا چلا یا شاق اسم فاعل ہی سخت
 سختی اٹھائیو الا ساق یہ بھی اسم فاعل ہی ای ساقی آب و شراب پلانے والا
 راج شاد ہونا اور شراب معنی ترکیبی شرابی کو سراپا ہی ای زندہ مگر زندگی
 حیات طیبات سے اسوقت زندہ ہوگا بمقدار حیوۃ طیبہ کے کہ اپنے دل میں اپنی
 جگہ اور جا کو اٹک ڈالے یعنی محبت گھر بار سے دل کو پھیر دے اور اپنی راحلہ کی طرح
 راہ حلال میں حل کرے یعنی روان ہوئے اور نزول کرے مطلب یہ کہ جو امور
 حلال و غیر ممنوع ہیں انکو اختیار کرے اور حرام و ممنوع سے بچے معنی ترکیبی شر
 اب کو کوئی حالت تشنگی و عطش میں میقات کی طرف چلا اور اپنی راحلہ کو ہانکا اور سختیاں
 اٹھائیں تو خدا کی قسم ہی کہ میقات حشر میں حشر کے دن اس آفتاب محشر اور تشنگی
 کے حال میں اس کے واسطے ساقی ہی کہ اسکو سیراب کریگا یا شراب طور پلانے گا
 معنی معمارے شرابی کا سراپا ہی اور پانوں یا جسکا مرکب حی ہو اپنے زندہ
 اور جب جا کو قلب کر کے کہ آج ہوا دل میں جگہ دیگا حاجی ہوگا ایسے ہی راحلہ
 کے اول آخر سے راہ حاصل ہوتا ہی اور اسکے قلب میں حل کو لانے سے راحلہ
 ہو جاتا ہی کہ اسی سے اشارہ در راہ حل نزول کند ہی معنی معمارے شرع راحلہ
 جو پہلے مصرعہ میں ہی اسی کا محل راحلہ ہی محسنات کلام در دل قلب سازد
 کیسا جید فرمایا ہی کہ رعایت قلب کی دل کے ساتھ بھی ہی اور واژون کرنا بھی پہلے
 فقہ میں بر رعایت حیات زندہ شود دوسرے میں بر رعایت قلب بگرداند کیا ہی
 خوب ہی اگر پہلے ساق کی جگہ شاق بمعنی مشقت کے کہ میں محکم ہی اس صورت
 میں شاق و ساق تصحیف یکدیگر اور در صورت ساق ساق تجنیس تام کہ ایک
 ماضی ہی دوسرا اسم فاعل -

نکتہ حاجی کہ از روئے حاجت چون قاف بر سر قافلہ تمکین ممکن و رزد و بروح و راج
 راحلہ چون باد از سر باد یہ بگذرد و بحر حرم رسد شک نیست کہ از عظیم مقبول و
 از بحر حکماء و فضول و از صفای ملک رحمت و از منی من حق و نعمت و آاز

عمر فات عرف رافت و عطا و از مردلفہ مزدولف الفافے الفت پیشبازش آید قطع
 بر سر قافلہ و راحلہ و باد یہ بین + اثر قرب خداوند جہان روے نام + مطلع مسجرو طوفش
 نگرو من حجر + مطلع نور نظریائی آئی ز صفا + اللغات قافلہ بکسر فاوہ گروہ جو سفر سے لوین
 ماخوذ ہر قفول سے بمعنی از سفر بازگشتن اور قفول کی راہ سے جانوا لون کو بھی کہتے ہیں
 حکمین قائم کرنا کسی کو ممکن جا کر فتن رنج بالفتح آسائیش و نسیم و رحمت ریح شاد
 اور شراب باد یہ صحرا خیر بالفتح و تشدید گروہ و گرم وزمین سنگلاخ حطیم بروزن نسیم گست
 و سنگ کعبہ مابین رگن و زمرم و دیوار ایران خانہ کعبہ جانب مغرب کہ وہاں ناودان
 کعبہ کا ہی حجر بختین سنگ و دیوار شمالی خانہ کعبہ صفا پاک و سفیش اور نام کو چیم در
 مکہ معظمہ اور ایک اور کو چیم ہی کہ مروہ اسکو کہتے ہیں دونوں میں ٹھینا دوسو قدم
 کی مسافت ہی حاجی لوگ یہاں دوڑتے ہیں منی بکسر نام مقام در مکہ کہ وہاں بازار
 ہوتا ہی حاجی وہاں قربانی کرتے ہیں عرفات بختین نام ایک جگہ کہ حاجی وہاں
 کھڑے ہوتے ہیں بروز عرفہ کہ روز حج ہی اور وہ ایک صحرا فراخ ہی نو کوس پر مکہ
 سے کہ حاجی وہاں لبیک کہتے ہیں دعائیں پڑھتے ہیں اور نماز ظہر و عصر کی وہاں
 ادا کر کے مکہ کو لوٹتے ہیں عرف بالفتح بوی خوش و بالضم شناختگی و نکوئی و احسان
 مزدلفہ بالضم و بفتح دال و لام مفتوح نام جگہ مکہ معظمہ لطف بالفتح و تشدید فاوہ
 پیچیدین و مجتمع و فراہم آمدہ و جائے انبوه بسیا کے مردم آلفا بکسر وہ فایا فتن پیشان
 و پیشوا زہر دو بمعنی استقبال اور سامنے آنا مس بالفتح و تشدید ہا تھ سے ملنا
 اور چھونا کسی چیز کا مطلع جائے بلندداشتن نظر و جائے افتادن معنی ترکیبی
 شرمصرح فرماتے ہیں حاجی کہ از روے حاجت یعنی در حالت حاجت قاف
 کی طرح قافلہ ملکین کے سر پر قرار و ممکن پکڑے اور ڈگ مگن ہوئے نہ مانگے
 نہ سوال کرے اور روح و ریح اپنی راحلہ کے ساتھ مثل باد تیز و تند کے سر باد یہ
 سے گذر کے حرم میں پہنچنے یعنی خوش خوش بلا اضطراب و اضطراب و چلا
 سنگلاخ حرم میں فائز ہو مطلب یہ کہ جب ان صفات سے موصوف ہوگا تو

شک نہیں ہے کہ حلیم مقبول و حیر سے خط کہ مہنی صیقل اور صاف کرنے کے ہی گناہ و
 فضول کا اور صفا سے صفت ملک رحمت کے اور مہنی سے من حق و نعمت اور عرفات
 سے عرف یعنی خوشہورافت دعا کی اور مزدلفہ سے مزد اور لفن الفا الفت کا
 یعنی فراہم ہونا اور حصول ان فوائد کا اسکے سامنے آئے اور اسکی پیشوائی کرے
 ایسی حرمت و عزت پائے معنی ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہیں کہ قافلہ اور راحلہ
 اور بادیدہ ذرا انکی طرف غور تو کر کہ سب کے سر پر نشان قرب خداوند جہان کا رونما
 ہے اور راہ میں یہی تین چیزیں ہوتی ہیں جنسے حاجیوں کو کام پڑتا ہے پھر وہاں
 پہونچ کر مطلع مسجد اور اسکے طوف اور مس حجرا سود کو خیال کر کہ کیسی مطمح نور نظون
 آگہی کی ہو رہی ہیں بسبب صفا کے جنہیں وہ نور جھلک رہے ہیں معنی معما
 نشر اس تشرین مصرح نے برعایت حاجی اور از روے حاجت کے کہ دونوں کا
 روحا ہر دو سر کلمات سے معنی نکالے ہیں مثلاً قاف قافلہ سے اوطاح راحلہ اور
 باد بادیدہ و حریم اور خط حلیم اور صفا اور من منا اور عرف عرفات اور
 مزد مزدلفہ سے اور نیز الف الفت کہ یہ سب روا الفاظ مذکورہ کے ہیں معنی
 معما کے قطعہ قافلہ کے قاف راحلہ کی رابادیدہ کی باکہ تینوں سر کلمہ ہیں
 مرکب کرنے سے قرب حاصل ہوتا ہے ایسے ہی مسجد کا میم اور طوف کی طا
 اور مس کا میم اور حجر کی جامع کرنے سے مطمح ہو جاتا ہے محسنات کلام
 تمکین تمکن تجنیس زائد نعمت میں بھی من اور عرفات میں رافت اور مزدلفہ میں
 مزد اور لف اور لفن میں بھی لف موجود سرور و نور و صفا وغیرہم سب
 مناسب یکدیگر ایسے ہی رحمت کہ نام پہاڑ کا بھی ہے الاختلاف شائع نے
 صفت ملک رحمت کی جو بضم میم ہے ترجمہ میں صفت ملائکہ رحمت لکھا ہے شاید
 ملک بالضم کو ملک بفتحین سمجھے ہیں ملک کو ملائکہ کے معنی میں لینا کیسے
 صحیح ہوگا اگر مصرح کو یہ منظور ہوتا کہ ملائکہ ہی نہ کہتے نظم بھی تو نہیں جو ضرورت
 ہے جنس ہی تصور کر لین بس ملک ہی بالضم ٹھیک ہوتا ہے فافہم و الفص

مثن مطبوعہ میں بجائے روح راج کے اوج راج اور بجائے حر حریم کے بحر حریم اور خط گناہ کی جگہ خط گناہ اور صفا صفت کے ٹھکانے صفات صفت اور مثنیٰ کے بجائے منان اور الفا کے بجائے ایفا لکھا ہے کہ اکثر الفاظ غلط معلوم ہونے لگے ہیں۔

نکتہ ہر کہ خواہد کہ احرام گیر داول باید کہ چون الف مجرد و عریان از حرام کنارہ گرفتہ بر جرہ ہوائے حرم ثابت و صابر باشد و مس مسجد از روئے جد نماید و چون الف احرام بعد از بوسیدن سرو پائے حجر میم حلقہ کعبہ گیر و شعر الف ہائے احرام در دین ستونہا ست + وارکان حج جائے حجاج از وراست + اللغات احرام بالکسر حرام کر لینا اپنے اوپر بعض حلال و مباح چیزوں کا چند روز قبل زیارت خانہ کعبہ سے کہ اُسکی جگہ میں مقرر ہیں ان روزوں میں حاجی جامہ دوختہ اور استعمال خوشبو اور اصلاح ریش و بروت اور جماعت سب اپنے اوپر حرام جانتے ہیں بس دو چادر نا دوختہ سے ایک کو بجائے تہ بند کے باندھتے ہیں اور ایک اوڑھتے ہیں حر بالفتح و تشدید را گرمی و گرم شدن حرم احاطہ گرد اگر دکانہ کعبہ جسمین آدمی اور حیوانات کو قتل کرنا حرام ہے جد بالکسر و تشدید کم شش حج را ی حجر اسود و حجاج بعض ما و تشدید جیم جمع حاج یعنی حج کنند معنی ترکیبی نہ صرفہ کہتے ہیں جو کوئی احرام اختیار کرنا چاہے تو لازم ہے کہ اول تو مثل الف کے کہ نہ اعراب رکھتا ہے نہ نقطہ مجرد و عریان ہو کے حرام سے کنارہ اختیار کرے جیسا کہ الف نے کنارہ کیا ہے اور حرام کے حرفون سے علوہ ہے کسی کے ساتھ ملا نہیں ہے کتابت میں اور اس صفت کے ساتھ حر ہوائے حرم پر ثابت و صابر ہوئے اور مس مسجد کا از روئے جد و خلوص کے بجالائے اور پھر مانند الف احرام کے سرو پائے حجر کو چوم کے حلقہ در کعبہ کو جو بصورت میم کے ہی پکڑے اور یہ سب یعنی احرام باندھنا اور مس مسجد اور حجر کا چومنا اور حلقہ در خانہ کعبہ کا پکڑنا مناسک حج سے ہیں جب انکو اس طور سے

اذا کر لگا تب ج ہوگا الف لفظ حر کے پانوں پر کہ معنی گرمی کے ہو رو سے مسجد میں رہی
 اور بعد اسکے جدد و نوں کی ترکیب سے مسجد ہوتا ہو لفظ حجر کا سر جا ہو اور پانوں
 راجب الف اس حا اور را کا سر پانوں چو نے کا احرا ہوگا اور جب یہ میم حلقہ در
 کعبہ کو پکڑے گا احرام حاصل ہوگا معنی معاف سے شعر احرام میں دو نوں
 الف ایسے ہیں جیسے ستون اور انھیں دو ستون میں حرم ہی حجاج کے اول
 آخر سے ج حاصل ہوتا ہو اور ج کے بیچ میں جالانے سے جیسا کہ اشارہ ہی
 جہاں حجاج حجاج ہوتا ہو محسنات کلام الف کی تشبیہ احرام میں حرام
 سے کنارہ پکڑنے اور حر کے پانوں پر ہونے میں کیسی خوب ہو ایسے ہی از رو سے
 حجاز کان اور احرام کہ دو نوں میں دو و الف ہیں کیسے خوب الفاظ ہیں اور
 انکے علاوہ الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے میم حلقہ کعبہ کے حلقہ میم غلطو
 ہے معنی ہی۔

نکتہ میقات خمسہ کہ حروف میقات ہر ان دلیل ست حاجی باید کہ چون بوی
 رسد و اس خمسہ راجح آورد و از تفرقہ قیامت اندیشد شعر کہ میقات رسی
 و بودت آن یارا بہست میقات تو مرقات معالی یارا اللغات میقات
 کے معنی اور وہ پانچ جگہ ہیں جو میقات کی ہیں کہ حاجی وہاں سے احرام باندھتے
 ہیں اوپر لکھی گئیں اور جو اس خمسہ بھی پہلے مذکور ہو چکے ہیں ظاہری بھی باطنی بھی
 یہاں باطنی مقصود ہیں کہ وہ حس مشترک اور حافظہ اور متصرفہ اور خیال و وہم
 ہیں تفرقہ بروزان تذکرہ دو چیز میں فرق کرنا بفتح فا و سکون را خطا ہی مرقات
 بالکسر نردبان وزینہ اس لفظ کو تاہم دور سے بھی لکھتے ہیں معالی بفتح بلذریہ راجح معنی
 بفتح میم و سکون عین مصدر سے معنی ترکیب شریقات خمسہ جن پر حروف
 خمسہ میقات کے دلیل ہیں یعنی جیسے میقات کے پانچ مقام ہیں لفظ میقات
 کے بھی پانچ حروف ہیں پس حاجی کو بھی چاہیے کہ جب وہاں پہنچے جیسے انکے
 حروف و معانی میں اتحاد ہی حاجی بھی اپنی ذات و جو اس خمسہ میں اتحاد پیدا کرے

اور تین رکعے پریشان نہونے دے اور ڈرے کہ قیامت کے دن بخوبی ہر ایک ہد
میں جانی و تفرقہ ہو جائیگا گو دنیا میں جھالے تو کیا معنی ترکیبی شعر اگر میقات
میں تو پہونچے اور حال یہ کہ تجکو وہ قوت و قدرت جو بیان کی گئی یعنی یکسوئی دل
کی اور عدم پریشانی جو اس کی حاصل ہو تو وہ میقات تیرے حق میں اکیار مرقات
و زربان بڑے بڑے عالمی درجون کی ہی جانے کہاں تجکو پہونچائیگی معنی معمار نے شر
لفظ میقات میں تفرقہ ڈالنے سے قیامت اور قیامت کے تفرقہ سے میقات حاصل
ہوتا ہے معنی ترکیبی شعر میقات کی یا اگر حسب ایما سے یارا کے یعنی یارا ہی
راہ کی تو مرقات ہو جائیگا محسنات کلام میقات خمسہ اور حروف خمسیت
اور جو اس خمسہ کیسے مناسب یکدیگر ہیں اور جمع اور تفرقہ ایسے ہی یارا یا ر ا
کیسی الطیف تجنیس تام ہے کہ اول یعنی قوت و قدرت دوم موافق معنی
ترکیبی کے ای یارو با یماے معمارے یہ کہ یارا ہی الاختلاف متن مطبوعہ کے
پہلے مصرعہ میں بجائے یارا کے پارا اور بجائے مرقات کے مرقات غلط ہی
ایسے ہی عالمی کی جگہ معانی۔

نکلتہ ہر کہ در حرم احرام بست و بہ حرم محترم کعبہ پیوست اگر بوسیله قربان بقرب
حضرت رحمن نشا بد از ان حریم غیر از حرمان چیزی نیابد آین نکلتہ دریاب کہ حاصل
حریم نجسیت در حساب قطعہ ہر کہ قربان کرد از روی حساب + خوان جشن
خلد را بدین برار + و برین برہان طلب داری ببین + اینکہ قربان جشن باشد
در شمارہ المفاات محترم بالضم و فتح تا حرمت داشتہ شدہ قربان وہ چیز
کہ راہ خدا سے تعالیٰ میں نقد ق کی جائے اور اسکو وسیلہ نجات کا جانین اور
قرب خدا سے تعالیٰ کا ڈھونڈھین حرمان بالکسر نو میدی بحر بالفتح شتر کشتن جشن
بالفتح نوروز و مجلس شادی و خوشی و کامرانی معنی ترکیبی شر جس نے حرم
میں احرام باندھا اور حرم محترم کعبہ کو پہونچا اگر بوسیله جلیلہ قربان کی طرف قرب
حضرت رحمن کے ندوڑیگا در گاہ رحمن سے سوائے حرمان کے اور کیا پائے گا

اسمین ایک نکتہ ہی اُسکو سمجھ کہ حریم اور خر حساب جل میں ایک ہی ہیں یعنی دونوں کے عدد برابر معنی ترکیبی قطعہ جسے ازوے حساب کے جیسا کہ شرعاً مقرر ہے قربان کیا وہ اپنا دارخوان جشن خلد کو پاینگا یعنی جشن خلد گھوم گھا کے اسی کے پاس رہیگا الگ نہوگا اور جو تو اس بات پر طالب برہان و حجت کا ہی تو دیکھ لے قربان اور جشن دونوں ایک شمار میں ہیں ای سمعہ د معنی معامے شریعہ اور خر دونوں ہم عدد ہیں یعنی ہر ایک کے دو سو اٹھاون معنی معامے قطعہ قربان اور جشن ہم عدد ہیں یعنی تین سو تین محسنات کلام حریم احرام حرم محترم سب مناسب یکدیگر و نیز آخر حرف میم قربان میں قرب رحمن میں حرمان اور خر سب موجود شمار و حساب مراد و باہم الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے اگر بوسیلمہ کے ا بولیہ یہ شکل لکھ دی ہی گو خوبی کا تب کی ہو مگر تصحیح پر توبہ لگے گا اور رحمن کو اس صورت سے کہ رحمان کہ میسلمہ کذاب کا نام بھی رحمان تھا اُسکی صورت رسم خط میں ایسی مقرر کی ہی بس غلط اور خطا ہے۔

نکتہ اجزائے ترکیبیہ حاجی را دلیل بر آنست کہ چون بارائے نیکو کاری بسر برد و برگرد و قفائے رب بنید و ارکان حرم مشعر ست بد آنکہ چون حرم میم مطاف رساند و عود کند مرج عید یا بد قطعہ گرمی عشق بود در دل محرم کہ زراہ + باز چون گشت مرحم شد و مغفور بدان + هست از غیر حق آزاد دلش و رشد نشاد + از سر جبل بیک نقطہ تواس مجرم خوان اللغات بر بالفتح و تشدید بیابان و زمین خشک و نام حق تعالی و بالکسر و التشدید نیکو کاری لقابکسر دیدار مشعر بالضم خبر دہندہ و بالفتح جائے قربانی حج و جائے حجامت سر حاجیان مطاف بفتح میم طواف کرنا اور جگہ گرد گھومنے کی مرج بفتح تین سخت شاد ہونا اور تکبر کرنا عید بالکسر و جشن مسلمانان اس سبب سے کہ ہر سال لوٹ کے آئی ہی محرم بالفتح و اتفاقاً را اور وہ کہ حرم میں داخل ہو و بر حرم بروزن مکرم رحم کردہ شدہ مجرم بالضم گنہگار معنی ترکیبی شریعتی از اجزاء میں خشک اور بیابان کعبہ کے یہ بات حاجی کو بتاتے ہیں

اور دلیل ہیں اس بات پر کہ جب نیکو کاری کی راہ سے اسکو بسر لیجا ئیگا اور لوٹے گا لقا سے رہے گیگا
 اور ارکان حرم مشعر اسل مر کے ہیں کہ جب حرم کو میم مطاف تک پہنچائیگا اپنے حرو حرارت سے
 گوارا کرے مطاف کو پہنچائے اور عود کرے تو مرجعہ کی پائے ای نہایت شادان ہوئے معنی ترکیبی
 قطعہ یعنی جو حرم عشق الہی کا ہی اسکے دل میں گرمی عشق کی ہوتی ہی وہ گرمی ذوق
 شوق کے ساتھ اسکو لیجاتی ہی اور راہ کے صعوبات اٹھواتی ہی اور جب اُس
 راہ سے لوٹتا ہی تو ایسا ہی شخص محرم منفور ہو کے لوٹتا ہی اور یہ اُسی صورت
 میں ہی کہ غیر حق سے دل اسکا آزاد ہوا اور اگر جبل کی راہ سے شاد ہوا اور جبل و
 نادانی کی راہ میں چلا ہی اور حج کر لینے پر خوش ہی تو کس کام کا ایک ہی نقطہ میں ہی
 محرم مجرم ہوتا ہی وہی نقطہ جبل کا اسکو یہ کرشمہ دکھائے گا معنی معامے شر
 را کے سر پر با آنے سے بر ہوتا ہی جیسا کہ ایما بارے بسر برد کا ہی اور بر جب لوٹے گا
 رب ہوگا اور جب حرم مطاف کو پہنچے گا اور عود کرے گا مرجعہ ہوگا معنی معامے
 قطعہ محرم اگر لوٹے گا مرجعہ ہوگا اور اگر نقطہ جبل کا اسپر لگایا جائیگا تو مجرم مجرم ہو جائیگا
 اور حرم کا دل حر ہی یعنی آزاد یا حرم یعنی گرمی بر عایت عشق محسنات کلام بار
 نکو کاری بسر برد کیا ہی لطیف ہی کہ اُس بر کو نکو کاری سے بسر کرے اور اشارہ معامے
 کا یہ کہ با کورا کے سر پر لیجائے تا بر ہو جائے اور اس سے بڑھ کے برگرد دینے پھر جا
 اور بر ہو جائے مشعر بضم ہم صورت مشعر بفتح میم کا بھی ہی کہ ارکان حج سے ہی عود
 وحید با ہم مراد ہے بالفتح میں ایہام کہ بالکسر یعنی نکو کاری کے ہی اور اسکے سوا
 اطلب وادک متن مطبوعہ میں بجائے بارای نکو کاری بار نکو کاری اور ارکان حرم
 کی جگہ ازکان غلط ہی۔

نکتمہ ایدرویش مدرون بیت کعبہ ستون الف پیکر مکون ست کہ سطح مبارک
 آن بدان بر پاست ودر لفظ بیت نیز ستون الف مضمر و مخزون ست کہ الف
 یا یا تاست ودر اسم قلب کہ بیت اللہ است نیز ست الف مضنون ست
 کہ الف قاف ولام و با ست پس حکم الظاہر عنوان الباطن باید کہ قضای

قلب مومن نیز بسہ الف ایمان و اسلام و احسان مؤلف و مامور باشد تا با تباع
 سہ الف اقوال و افعال و احوال مقوم بنیان بیعت و استقامت دعائم شریعت
 و طریقت و حقیقت حاصل کند رہا عی و استنقاع علم دین شریعت باشد و در
 در عمل آوری طریقت باشد و در جمع کئی علم و عمل با اخلاص و در راہ رضاے حق
 حقیقت باشد و مثنوی بیت کل در کعبہ مثال دل سست و بت بود بیتے کہ از
 دل عاطل سست و یا بود حرف نذا از حق بدان و بیت دلہا را الزان معوردان و
 بیت دل زان یا اگر گرد تھی و تب بودینے ہلاک و گم رہی و سینہ ات کعبہ سست
 و دل از مین و شر و با سواد و سختی اندروی حجر و گرسد بر مین توزان یا ضیا و یا بد
 ان سنگ از مین اللہ صفا اللغات مکنون پوشیدہ و نہان سطح بالفتح بام خانہ
 و بالائے ہر چیز مقہم نہان کردہ شدہ مخزون در خزانہ نہادہ شدہ قلب بالفتح دل و
 میانہ ہر چیز قلب اس سبب سے کہ سینہ مین و اثرون لگا ہوا ہر مقہمون معانی
 و بجہائے شتران و اسپان اور سوا انکے جو پشت پدر مین ہون اور جب شکم مادر
 مین آجاتے ہین تو ملا قح کہتے ہین عنوان و عنیان بالضم و الکسر و بیایہ کتاب و
 نشان اور وہ چیز جس سے دوسری چیز سمجھی جائے جیسے سرنامہ خط کا جس سے
 مکتوب الیہ اور کتاب معلوم ہو جاتے ہین فضا بفتح فراخی مکان و زمین اور ایک
 موضع ہی مدینہ مین مؤلف الفت کردہ شدہ مجموعہ آباد مقوم بالفتح راست دارنہ
 و قیمت کنندہ و عالم ستونہا شریعت راہ ظاہر و راست اور راہ رکھی ہوئی خداست
 کی بندون مین طریقت روش و مذہب و نخل بسیار بلند حقیقت اصل شے مثال
 بالفتح مثال لانا و بکسر پیکر نگاشتہ تاشیل جمع عاطل خالی از پیرایہ تب بالفتح و التشدید
 ہلاکی و گمراہی مین بالفتح دروغ و دروغ گفتن مین دست راست و طرف راست
 و سوگند و منزلت و قوت و توانائی معنی ترکیبی شرمہ رح فرماتے ہین ایدریش
 اندرون بیت کعبہ کے تین ستون الف پیکر لیتے سیدھے پوشیدہ ہین حریر سیاہ
 سے منڈھے ہوئے کہ سطح مبارک لے بام بیت کعبہ کی اسپر قائم و برپا ہی ایسے ہی تین

ستون الف کے بیت میں پوشیدہ اور خزانہ کی طرح رکھے ہیں جیسے بایا تا اور قلب میں بھی کہ بموجب قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ کے بیت اللہ ہر تین الف پنهان ہیں کہ وہ الف قاف و لام اور یا کے ہیں پس بموجب الظاہر عنوان الباطن کے یعنی ظاہر سے حال باطن کا معلوم ہوتا ہے فضا قلب مومن کا بھی تین الف سے الفت یافتہ اور آباد ہوا اور وہ الف ایمان و اسلام و احسان کے ہیں تا ان تینوں الفوں کے اتباع سے اقوال و افعال و احوال اسکی راستی و قوت بنیان بیوت اور استقامت ستون شریعت و طریقت و حقیقت کی حاصل کرے **معنی ترکیبی رباعی و مثنوی** جاننا علم دین کا تو شریعت ہی اور علم کو عمل میں لانا طریقت ہی اور جب علم و عمل کو راہ رضا سے خدا میں اخلاص کے ساتھ جمع کیا تو حقیقت ہی معنی مثنوی کے یعنی وہ بیت کلی جو کعبہ میں ہی اسکی اور دل کی ایک مثال ہی پس جس بیت میں کہ دل نہو چاہے بیت دل چاہے بیت کعبہ وہ بیت ثبت ہی اور وہ دل یا ہی جسکے نہونے سے بت رہتا ہی اور یہ یا وہ یا ہی چوندا کے واسطے موضوع ہی بمعنی طلب یعنی اگر یا سے جو بمعنی طلب کے خدا کی جانب سے ہی تو ان بیت دلون کو معمور و آباد جان کہ جو چیز اس بیت میں مقصود تھی اس سے بھرا ہوا ہی اور اگر بیت دل کو اس یا سے خالی دیکھے تو جان لے کہ وہ بیت نہیں ہی ثبت و اثرگون ہی جو تب ہے بمعنی گمراہی و ہلاکی سینہ تیرا کعبہ اور دل اسہین اگر میں و دروغ اور شر و شرور سے ہی تو ایسا ہی جیسے کعبہ میں حجر اسود سیاہ و سخت جو صفت سنگ کی ہی پھر اگر اسی یا سے جسکو او پر ندا کا حرف ٹھرایا ہی اس پر ضیا پہنچ گئی تو یہ پھر بین اللہ سے صفا پا کر ایک لعل بے بہا پر ہوا ہو جائیگا **معنی معانی** نشر نثر میں مہر رح نے برعایت سہ ستون الف پیکر بیت کعبہ کے جو کچھ بطور معانی الفاظ لکھے ہیں خود ہی ظاہر و بیان کر دیے ہیں حاجت اعادہ کی نہیں ہی ایسے ہی رباعی میں بھی کوئی خفا نہیں صاف و ظاہر ہی نہ کوئی خفا اکتہ مثنوی میں ہی اسکو لکھتا ہوں **معنی معانی** مثنوی دل لفظ بیت کا

یا ہر اگر بیت یا سے خالی ہوگا بت رہیگا پھر یا کو حرف ندا ٹھہر کے اشارہ کیا کہ جس بیت
مین یا ہوگی وہ آباد و معمور ہوگا اب کہتے ہیں اگر بیت کو خالی کر دے گے بت رہیگا اور
بت کا قلب بت بمعنی ہلاکی پھر مین کے سر پر اگر یہی یا ضیا ہو جائے گی مین ہو جائیگا
محسناً کلام برعایت تین ستون بیت کعبہ کے جنکو الف پیکر کہا ہے ایسے الفاظ
جمع کیے ہیں کہ سب مین الف ہیں جیسے بیت مین بابا تا قلب مین قاف لام با
ایسے ہی ایمان اسلام احسانین اور اقوال افعال احوال اور مناسب اس کے
شریعت طریقت حقیقت کہ یہ بھی تین مراتب ہیں اور درون بیت کعبہ کی مراعات
سے مکنون مضمحل مخزون مضمون کہ سب پوشیدہ کے معنے مین ہی اور درونی چیز بھی
پوشیدہ ہوتی ہے بت اور تب تصحیف یکدگر تھے مائل معمور متضاد نور ضیا صفا
اور علیٰ نالقیاس الاختلاف متن مطبوعہ مین بجائے پیکر بکیر اور مضمحل کی جگہ محض
وتا با تباع بوا و عطف یہ سب غلط ہیں و نیز بت بجائے تب۔

نکتنہ ایدرویش الف و دلام اللہ بنود از سہ ستون کعبہ حاجات ست و حلقہ باہیت
حلقہ دو عندہ مفاتح الغیب لایعلمہا الا ہوشنوی بیت دلت اسے مقیم
درگاہ + معمور کن از حروف اللہ + تابرتو کشاید از نظربا + ہا سے بیت فتوح دیا + اللغات
بنود علامت و نشان کسی چیز کا اور ظاہر بمعنی رونق و خوبی ظاہری کی و بمعنی وجود
بہیئت صورت اور ساختہ ہونا مفاتح بفتح جمع مفتاح کلید باہیت بکسر با و فتح با
بخشنا فتوح بفتح تین کشایشہا معنی ترکیبی شریفے ایدرویش لفظ اللہ مین جو ایک
الف اور دلام ہیں یہ بنود و نشان تین ستون کعبہ حاجات کے ہیں راست و مستقیم
رہی ہو اللہ کی سویہ بہیت حلقہ و رکے ہو اور عندہ مفاتح الغیب لایعلمہا
الاہو یعنی اُسی کے پاس کنجیان چھ چیزوں کی ہیں کہ اُسکے سوا انکو کوئی نہیں
جانتا مطلب یہ کہ بست و کشاد جملہ حاجات کی اُسکے قبضہ قدرت مین ہی پھر
جو کچھ چاہے اُسی سے چاہ دوسرے کو اُس مین اصلاً اختیار نہیں اور اسیوا سئل
مصرح نے ہا کو بہیت حلقہ کے لئے آیت شریف کو چسپان کر دیا ہے یعنی کیفیت یہی

کہ اُس حلقہ در کی کنجیان بھی اُسی کے پاس ہیں جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا واللہ یقبض
ویدبسطہ والیہ ترجعون **معنی ترکیبی** **شعوی** مضر حر کہتے ہیں کہ ایدرویش
اگر تو مقیم در گاہ کا ہی لے بیت کعبہ کا تو اپنے بیت دل کو حروف اللہ سے معمور کر
کسو اسطے کہ وہ در گاہ بیت اللہ کہلاتی ہی تو بھی اپنے بیت دل کو بیت اللہ بنا تو وہ
اپنی ہر بانیوں اور نظروں سے ہلے ہبت کو جو ذات بخشش ہی تھپر کھول دے
جس سے فتوح در با تجکو حاصل ہو لینے ہر باب میں فتوح و کشود پائے اور کوئی
کام بند نہ رہے **معنی معما** **نشر اللہ** میں تین ستون اور ہے کا بصورت حلقہ در
کے ہونا ظاہر ہی **معنی معما** **شعوی** لفظ بیت کو جب اللہ سے آباد کرے گئے تو
قریب بیت کے ہوگا بیت اللہ ہو جائیگا بیت کا قلب بعض بیت ہی جب ہا اسپر
یعنی یا پر نظر کھولیگی ہبت حاصل ہوگا محسنات کلام بر عایت حرف ہا کے جسکو
حلقہ در کہا ہوا یاد آیت شریف جسمین عنذہ اور مفلح و یعلما اور ہو سب میں ہا
ہیں کیسا خوب ہوا ایسے ہی در گاہ اور حروف اور اللہ اور نظر ہا اور ہبت اور فتوح
اور در ہا کہ در جامع در اور بعضی ہا میں کیسا لطف ہوا **الاختلاف** شارح نے ہبت
کے **معنی** بیداری کے لکھے مجکو تولفت میں اس لفظ کے یہ **معنی** ملے نہیں شارح نے
کہ میں دیکھے ہوں اور کئی جگہ اپنے **معنی** میں عقدہ کا لفظ لائے ہیں مگر نکتہ میں کہیں
عقدہ کا لفظ نہیں ہی البتہ اصل کتاب میں وعقدہ مفاتح الغیب لکھا ہی جسکو میں نے
وعندہ مفاتح الغیب موافق قرآن شریف کے بنا دیا ہی اور غور کیا جاے تو وہ
عقدہ مفاتح الغیب کا کچھ پتہ سابق لائق سے بھی نہیں چلتا نہ کسی سے مربوط
ہوتا ہی آگے اپنی راے ہی متن مطبوعہ میں بجائے نمود از سہ ستون کے نمودہ وعندہ عقدہ
لا یعلما کی جگہ لا یعلیم و بجائے ہبت ہیئت غلط ہی۔

حکایت دو حاجی در اقصائے حرم میم محبت را بہ ہاے بغض بدل کر دے ہوئے
و حرب الیگختہ از سہم سر سنان بر روے ہم میکشیدند و از صدم صدقہ صد شت
بردہن ہم میزدند کا طے ازان فضیحت بر آشفت و از کمال نصیحت گفت الف نینو

در میان حرم کشید کہ حرام است یا از میقات بیرون روید کہ نہ محل مقت و انتقام است
 ثنوی مروہ دان نقش مروہ مردہ + در صفا سعی صفا چو در صفت آ + از تکبیر یا گو تکبیر +
 یا مکن صوت منی را در منی + اللغات اقضا بالفتح کنار با جمع قصوی بالفهم بمعنی
 طرف حرب بالفتح کارزار و دشمن جنگی ستم بالفتح تیر و حصہ و نصیب فارسی میں بمعنی
 ترس و خوف صدقم بالفتح کوفتن و زدن و چیزی سخت بہ چیزی رسیدن فضیلت رسولی
 مقت بالفتح دشمنی و بجائی انتقام کسی سے کینہ نکالنا اور بدلہ لینا مروہ اور صفا دو
 پہاڑ خورد ہیں مکہ میں حاجی لوگ وہاں دوڑتے ہیں صوت بالفتح آواز و آواز کرنا
 ثنا بالکسر ایک جگہ مکہ میں ہی حاجی وہاں قربانی کرتے ہیں اور سر مونڈتے ہیں
 و مخفف منازل اس صورت میں بفتح ہوگا معنی ترکیبی تشریح و حاجیوں نے
 اطراف حرم میں میم محبت کو باے بغض سے بدل کے حرب اٹھائے تھے اور
 بسبب ستم یعنی حصے بخرے صدقہ کے جیسا کہ دوسرے فقرہ میں ہی سرسنان کا
 ایک دوسرے پر تانتے تھے اور صدقہ کے صدقم و کوفتن سے سو مشقت باہدگر
 منہ پر مارتے تھے ایک کامل یہ رسوائی انکی دیکھ کر آشفہ ہوا اور کمال نصیحت
 سے کہا کہ آلف نیزہ کا حرم میں مسترانا کہ حرام ہی یا میقات سے نکل جاؤ کہ یہ
 محل مقت و انتقام کا نہیں ہے معنی ترکیبی ثنوی مروہ کہ مقام محبت ہی
 ہر مرد کو باہم مروہ کرنا لازم ہے اسلیے کہ مروہ اور مروہ دونوں ہم نقش ہیں اور
 ایک صورت اور جو صفا میں جائے تو صفا کی تلاش میں سعی کرے پھر اہل صفا
 کی صف میں داخل ہوئے اور اگر تکبیر دل میں بھرا ہو اور اپنی بزرگی جتاتا ہو تو اس
 حال میں تکبیر مست کہ بموجب مصرع نیکنی خداوند خدائے خودی + یا منا میں کہ محل
 تکبیر اور انہار بزرگی خدائے تعالیٰ کا ہی صوت و آواز منی کی منہ سے مت نکال دے
 بکمال خضوع و خشوع اللہ کی بزرگی و کبریائی کو یاد کرتے اللہ اکبر کہنے کا نتیجہ پائیگا
 معنی محامیے شراقتا کہ حرم کا میم ہی اور محبت کا سر میم اور بغض کا سر
 یا جب میم حرم کو باے بغض سے بدلینگے حرب ہوگا اور جب سرسنان کا کہ سین ہی

لفظ ہم پر کھینچنے کے سم ہوگا میم کو دہن سے تشبیہ کرتے ہیں جب میم پر لفظ صد کا آئیگا
 صدم حاصل ہوگا صدقہ کے لفظ میں صد موجود اور قاف مشابہہ مشمت دہن ہم کا
 یا ہی باعتبار تدویر بس صد اور قاف اور باجم ہونے سے صد قہ حاصل ہوتا ہی کامل
 کے آشفقت ہونے سے کمال ہوتا ہی اگر الف نیزہ کا حرم میں کھینچا جائیگا حرام ہوگا یہ قاف
 سے جب یا کو نکال لینے مفت رہ جائیگا **معنی معامے** منوخی مروہ مروۃ دونوں
 نقش یکدیکر صفا اور در صف تحلیل تکبیر میں اگر یا نکلی جائیگی جسکا اشارہ ہی یا
 گو تکبیر ہیگانا عند الامالہ منی ہم صورت منی کا بیابے معروف ہوگا اور عرب اکثر
 امالہ کہتے ہیں **محسنات** کلام حرم کی میم کو جو محبت کا سر ہی بابے بغض سے
 بدل کے عرب کرنا کیسا خوب ہی کہ یہی محبت بغض سے بدل کے منشاء فساد
 ہوئی سم سر زبان تینوں میں سر کلمہ سین صدم صدقہ صد تینوں میں لفظ صد
 اسکے سوا صدقہ کے قاف کے سوا صد صدم سوچ حصہ کو بھی کہتے ہیں جسکا ہم صوت
 صدم بالفتح ہی دہن ہم میر دند کیسا لطف رکھتا ہی کہ یکدیکر کے معنی میں بھی ہی
 اور نیز بابے اشارہ بدہن ایسے ہی مشمت کا لفظ برعایت دہن کہ میم کو تشبیہ
 دہن سے کرتے ہیں یا از میقات کیسا باریک اشارہ ہی کہ حرف تردید بھی اور
 یا نکالنے کا اشارہ بھی مروہ مروہ صدم صدم صدم تکبیر منی بیابے معروف و منی بیابے مہول
 امالہ مناسب یکدیکر اور سر کلمہ دہی حرف یا ہم مخرج صوت سے منے میں منکر کیا خوب
 ہی لینے مقام منابین خودی کی آواز مت ملاے اور بہت خوبیان ہیں کوئی لفظ
 خالی نہیں ہی الاختلاف شارح نے قطع نظر انہی تقریر غیر ضروری کے صفا مروہ
 کی نسبت جو پہلے شعر میں ہی معنی معانی میں کچھ نہیں لکھا اور جبکہ تو اس قسم کے
 معامہ لکھ دیئے ہیں متن ملبوعہ میں بیابے بغض کی جگہ بیابا اور بجائے صدم صدقت
 صدم صدقت اور حرام ست کے بجائے درمیان حرام ست بجائے مروہ مروہ اور
 صوت منے کو صوت منا۔

فصل فی الصوم و ہائے ناسبہ

نگشتہ اسم مبارک رمضان رمضان حق سیت با من او بر آ میختہ در روزہ روزی بیفایت سیت بہاے ہیبت او پیوستہ قطعہ باشد حرف روزہ مقطع زروی لفظ یعنی کہ روزہ قطع نظر شد زما سوا + آمد بہاے روزہ جملے ہیبت حق + زمین روی روزہ روزہ شود منتہی بہا + اللغات رمضان بفتحات ماخوذ رمضان سے ہی بجئے سوختن جو رمضان کننا ہوں کو جلاتا ہی اس واسطے یہ نام رکھا یا رمضان بمعنی سوختہ شدن پا از گرمی زمین اور ماہ صیام بھی موجب سوختگی و تکلیف کا ہوا اور رمضان بمعنی سنگ گرم کے بھی ہی اور سنگ گرم سے پا خون جلتا ہی شاید وقت وضع اس نام کے ایسا ہی موسم ہو من بالفتح و تشدید احسان و نکوئی ہیبت بکسر با و فتح بالجشیدن و بالفتح و التشدید روان ہونا شمشیر و نیزہ کا مضروب ہین اور ساعت اور بعض زمانہ سے و بکسر و فتح با و مشدہ پارہ جہم ہیبت آنا اور کسی کام پر کھڑا ہونا اور یہی معنی ہیوب بالضم کے ہین مع وزیدن باد و بفتح با و گرد انگیز ہا قیمت و روشنی و خوبی معنی ترکیبی انشائیے رمضان ایسا متبرک مہینہ ہی جسکے اسم مبارک ہی مین رمضان و زندقائے کی مع من و احسان کے آ میختہ اور سرشتہ ہوا اور روزہ کہ روزی بیفایت ہی اسکے ساتھ با ہیبت خداے تعالیٰ کی پیوستہ اور ملی ہوئی ہی یعنی رمضان اور روزہ دونوں کے ساتھ رضا و من اور ہیبت خدا و زندقیم کی آ میختہ اور پیوستہ ہین گویا لازم مانر و م معنی ترکیبی قطعہ خیال کر کہ حرف روزہ کے سب مقطع ہین ای جدا جدا کسی سے ملے نہیں جیسا کہ لفظ روزہ سے ظاہر اس سے یہ اشارہ ہی کہ روزہ مین سواے خدا کے جملہ ماسوا کو اپنے خیال و خیال سے الگ کر دے بمعنی تن اسی کے ساتھ مشغول رہے اور ہر عضو کو اسی کی طرف متوجہ رکھے تب روزہ ہوگا اور بہار روزہ کی خواہ قیمت خواہ خوبی و روشنی خوب جان لے کہ ہاے ہیبت

حق پر ہی بیٹے موافق حکم خدا کے اس کام پر کھڑا ہوئے اور مستعد ہوئے اس سبب سے کہ روزِ روزہ کا ہا پر تمام ہوتا ہی معنی معامے نے شہ ظاہر ہی کہ رمضان میں لفظ رضا کا اور من کا دونوں موجود ہیں جنکا مجموع رمضان ہی روزے کی غایت یا ہی بغایت کرنے سے روزہ ہوگا جب ہا ہیبت کی اس سے پیوستہ ہوگی روزہ ہو جائے گا معنی معامے قطعہ روزہ کے چار حرف ہیں چاروں الگ الگ روز میں جب ہا ہیبت لگا ئینگے روزہ ہو جائیگا محسنات کلام آمختہ پیوستہ دونوں فقرہ میں کیسے بر محل ہیں کہ دونوں میں دونوں صفتیں اپنی اپنی لفظوں کے ساتھ ظاہر روزی بغایت کیسا خوب کہا ہی کہ روزہ میں روزی وسیع اور نعمت فراہ ہو ہی جاتی ہی اور معنی معامی بھی اور ازین روے اور روز اور روزہ تینوں میں سر کلمہ رو بہا بہا تجنیس تام ایسے ہی مفتی بہا جسکے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ روزہ ایک امر مفتی بہا ہی جسکی بہا ہر ہی اور سو اسکے جد و جدالاختلاف اول تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ شارح نے بہاے ہیبت لکھا ہی یا کیا لکھا ہی اصل کتاب میں بصورت ہیبت کے لکھا ہی کہ اسکے معنی مناسب محل کے نہیں اور شارح نے معنی لکھے از گناہ گذشتن و روان شدن شمشیر و نیزہ از تن و راست شدن یہ معنی منتخب میں ہیبت کے لکھے ہیں مگر لفظ گناہ کا نہیں ہی فقط بخشیدن ہی میں اس لفظ کو ہیبت سمجھتا ہوں اور معنی بخشیدن کے بلا قید گناہ جو بہہ کر کے مشہور ہی مفتی بہا اس ہا کو لکھا کہ ہا اسم الہی ست جل ذکرہ انتہی ہوگا مصرح کا کلام وسیع شارح کا بیان وسیع میں نے تو لغت اور بعض کتب میں یہ پایا کہ اللہ اسم ذات ہی اور اپنی اصل پر ہی کوئی تغیر اسمین نہیں جیسے ۱ سکی ذات میں نہیں ہی یہ قول امام اعظم رحم کا ہی اور سیبویہ کے دو قول ہیں اللہ ہمزہ کو بقاعدہ لیستل کے حذف کیا اولام کو لام میں یا دغام کیا دوسرا قول یہ کہ در اصل اللہ تھا ہمزہ خلاف قیاس حذف کے باہر یا الف لام عوض میں لا کرا دغام کیا اللہ ہوا اور یہی سیبویہ کے نزدیک لا تھا الیہ بالفتح سے بخنے پوشیدن و در پردہ رفتن کے پھر لاہ پر الف لام

لازم غیر عوض داخل کر کے ادغام کیا اللہ ہو خاص ہا صرف کہیں نہیں معلوم ہوا البتہ
تو ہی مع معلوم نشد کہ یا مشغول بکلیست + متن مطبوعہ میں بھی بہاے ہیئت اور
لکھا ہی میں نے اسکو ہیئت لکھا ہی اور تسبیح مصرعہ میں بہاے ہیئت اور تسبیح
بہاے کہ ہیئت حق + اور میں نے اس موقع پر بہاے ہیئیب دیکھے کون صحیح
ٹھہرے۔

تکلیف صا د صیام صورت چشمست و آسم یا صورت پا و سماے او اول ید و آلف ہیئت
قامت و میم بہ شکل مداخل و مخارج بدن یعنی روزہ دار باید کہ تمامی اعضا روزہ دار
تا بصورت و معنی صیام رسیدہ باشد قطعہ جزو الی مساک من الشرب کا لفظ
زامساک روزہ گر بودت ابرو ہوا + کز حکم عید چون شود امساک منقلب + عین ملال
بر تو دہد عرض کا س + اللغات صیام بکسر اول جمع صوام یعنی روزہ ید دست
مداخل جمع مدخل گھسنا اور جگہ گھسنے کی مخارج جمع مخرج نکنا اور جگہ نکلنے کی جزو اصیغہ
جمع مذکر امر حاضر کا ہی جز بجائے حتی مفتوح وزائے معجم مشدد سے یعنی بریدن و
افزون شدن مساک بفتح نجیل ہونا اور جگہ پانی کے ٹھہرنے کی شرب ہر حرکت
خوردن آب و مانند آن و بالکسر آب بقول بعض بالفتح مصدر و بالفهم و الکسر اسم
مصدر یعنی خوردنی و آشامیدنی امساک ٹھہر جانا باز رکھنا نگاہ رکھنا چنگل مارنا
آبرو ہوا یعنی ہولے آبرو و منقلب بروزن منفعل پھرنے والا و بفتح لام پھرنے کی جگہ
اور پھرا ہوا کا س ہجرہ شراب و جام شراب و مطلق جام کو س جمع ما آب معنی
ترکیبی شرمصرح کہتے ہیں کہ لفظ صیام میں صا د بصورت چشم کے ہی آویا اسی پا
اور یہی یا سماے سرید یعنی دست اور پھر آلف ہیئت قامت اور میم بہ شکل
مداخل و مخارج بدن جو دہن و فرج ہیں بلکہ ناک زبان بھی داخل کہ روزہ میں انہیں
سب کی بندش ہی پس حاصل یہ کہ روزہ دار کو چاہئے کہ تمامی اعضا جو آنکھ اور
پا و دست اور قامت اور دہن و فرج ہیں ان سب اعضا کے ساتھ روزہ
رکھے تب معنًا اور صورۃ صیام کو پہونچے اور صورت صیام کی معنی بنجائے

معنی ترکیبی قطعہ پہلے شعر کا دوسرا مصرعہ شرطی پہلا جزا اپنے اگر اساک روزہ سے
 ہو اکپو خور دنی اور نوشیدنی وغیرہ سے باز رکھتا ہی ہوس آبرو کی ہی کہ میدان قیامت
 میں میری آبرو رہے تو ہر شرب سے طرف مساک کے جو بخیل ہوتا ہوا فزونی کرتا
 مثل الف کے تو ہو گا یعنی سر بلند ہو گا کس واسطے کہ جب حکم عید سے اساک منقلب
 ہو جائیگا تو عین ہلال عید تیرے سامنے کاس مایہ پیالے پانی کے عوض کرے گا
 اور تجکو سیرابی بخشیکا معنی معاملے نثر نثر میں جو امور بطور نما کے تھے مصرح
 نے خود بیان کر دیے حاجت دوبارہ لکھنے کی کیا ہی البتہ یا وپا میں تصحیف ہی
 معنی معاملے قطعہ مساک میں الف بڑھانے سے اساک حاصل ہوتا ہی
 اساک منقلب کاس مایہ محسنات کلام پہلا مصرعہ عربی کا محتوی بصنعت
 ملحق ہو صا و صیام صورت میں سر کلمہ صا و صورت ہیئت شکل سب مراد و
 مداخل خارج متضاد چشم دید پا قامت مداخل خارج اعضا بدن مراعات یکدیگر عید
 و منقلب کیسے اللف ہیں کہ عید کے معنی بھی پھرنے کے ہیں اور عین ہلال کہ عین کے
 اکثر معنی بیان ہیں الاختلاف شارح نے الفاظ مصرعہ عربی کی کچھ تصریح نہیں کی
 نگلیہ لکھا نہ معلوم پہلی لفظ مصرعہ کو کیا سمجھے ہیں بجا یا بجا اور بڑا یا بڑا معنی جو
 برہنہ کرنے کے لکھے ہیں کہ میں لغت میں نہیں ملے میں نے سب حلیوں کے ساتھ
 ڈھونڈھا مجبوجو بعض معنی کی رو سے مناسب معلوم ہوا وہ میں نے لکھا اور
 نہ معلوم معنی میں میل کا لفظ کس لفظ سے اخذ کیا ہی مساک کا لفظ تو بدستور
 موجود متن مطبوعہ میں صا و صیام کی جگہ صا و ویم و شکل بعطف اور خارج کی جگہ
 مدارج اور ابتدا مصرعہ میں حزوانی اور کہ حکم عید بجائے کنز حکم عید صحیح
 نہیں معلوم ہوتا۔

نکتہ صا و مانع ست و اکیم ماریے صایم آست کہ بہ صا و صبر مارشوت راس کو فتم
 و ممنوع دارد شعر یا صائغانی خوف القلب من د شش + الصوم فی القلب
 موس من د ذائکہ اللغات صا و اکیم کے معنی خود مصرح نے لکھ دیے

شہوت بالفتح آرزو و شوق نفس بطرف لذت و منفعت بقول بعض مطلق آرزو خواہ آرزو
 طعام خواہ آرزو سے جماع ممنوع بازداشتہ شدہ نق صیغہ امر حاضر واحد مذکر کا باب تفصیل
 سے پاک صاف کرنا اور پاکی جو ف بالفتح زمین پست و شکم اور اندرون کسی چیز کا
 دُش بالفتح دال و نون و سین مہملہ در آخر چرک اور چرکناک ہونا اور خُبس موص بالضم
 نصیحت و وصیت کنندہ رذائل جمع رذیلہ ناکس و فرومایہ و زبون و بد از بد معنی
 ترک کیسی شرمصرح کہتے ہیں صایم مین صا د بعضی مانع کے ہی اور آیم مار ہی پس صایم
 وہ ہی کہ صا د صبر سے سمر شہوت کا خواہ طعام کی ہو خواہ جماع کی چلتا رہے اور
 آیم سے اُسکو بجائے رہے ورنہ صایم کب ہوگا معنی ترک کیسی شعر یعنی اے صایم اپنے
 درون دل کو دُش سے کہہ بیٹھ چرک کے ہی پاک کر کسو اسطے کہ خود تیرا صوم ہی تیرے
 قلب مین موص یعنی ناصح اور واعظ ہی کہ تجکو رذائل سے بچائے رو معنی معامے
 شرم آیم کا الف مدودہ ہی جب صا د اسپر لائیگی اور اسکے سر کو جو مد ہی چل دیں گے
 صایم ہو جائیگا معنی معامے شعر لفظ صوم کو قلب کرنے سے موص حاصل
 ہوتا ہی محسنات کلام صا د صایم صبر صوم سب کا سرکہ صا د قلب قلب
 تجفیس تام وغیر ذلک الاختلاف شائع نے جھگڑا منادی کا جو یا صا لٹا
 ہی کچھ لکھا ہی سیدھی بات یہ ہی کہ جو منادی نکرہ ہوگا منصوب ہوگا جیسے
 یا رجا لختہ بیدای بعینہی کلام مصرح کا ہی یا صا لٹا نق جوف القلب پھر اسکے
 جھگڑے سے کیا حاصل متن مطبوعہ مین یا صا لٹا نق بچائے نق اور لسن بچائے
 دُش اور رذائلہ رذائلہ کی جگہ لکھا ہی حیف ہی صبح سے۔

نکلتے آئے درویش قلب یعنی کہ در شعبان شعبان نشیند از رمضان جز تفرق
 رمضان نہ بیند شعر ہر کہ در شعبان شبان شد چشم باز از شوق دوست + صوم اگر
 کو سہ بود در زیر چشمش کشتہ دوست + اللغات شعبان ماہ شب برات جو اس
 مہینہ مین خیر کثیر اور رزق بندون کے مشعب ہوتے ہیں اور تمام امور مقدورہ و عطا
 کیے جاتے ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا تبطلان بالفتح پر شکم رمضان مصدر ہی مر یعنی ہونا

جیسے نزوان ولیان شبان جمع شب جیسے روزان حضرت جامی رح ع بروزان و شبان
 این بود کارش + معنی ترکیبی شعر مقرر رکھتے ہیں اے درویش قلب بعض کا جو شعبان
 میں شعبان اور پر شکم ہوئے بیٹھتا ہی اور آمد رمضان کا خیال نہ کر کے عادت کم خور
 و نوشی کی زمین کرتا رمضان میں دفعۃً تفرقہ آب و طعام سے رمضان ای مریض ہوتا
 ہی معنی ترکیبی شعر جسے شبان شعبان میں شوق دوست سے چشم باز رکھی
 اور شب بیدار می صوم اگر چہ کیسا ہی بھاری مثل پہاڑ کے ہوا اسکی آنکھوں
 کے تل مثل موکے ہو گیا جسکا بوجھ آنکھوں پر کچھ نہیں ہی معنی معامے شعر
 شعبان کا قلب بعض شعبان ہی اور رمضان میں تفرقہ پڑنے سے رمضان
 ہوتا ہی معنی معامے شعر شبان شعبان میں موجود ہی جب عین جو بمعنی
 چشم کے ہی شبان میں آنکھ کھولیکا شعبان ہو جائیگا صوم میں وارد مشابہ چشم ہی
 اور صا د کے نیچے وا وا اور ہم جب ان دونوں کو قلب کرینگے مو حاصل ہوگا حسن
 کلام شعبان شعبان رمضان رمضان شبان یا بخون ہوزن ہیں دوسرے
 مصرعہ میں کشتہ مو کیسا خوب لائے ہیں کہ روزہ بال سا ہلکا ہو جاتا ہی اور نیز
 برگشتہ ہو کے مو بن جاتا ہی الاختلاف شارح نے رمضان تشبیہ مرض کا لکھا ہی
 اور یہ شعر اس دفعہ کی سند میں لائے ہیں شعر رمضان رمضان گویم اذان
 روز بیمارم و شب پایے گران + ایسے کلام زندانہ قابل و شوق نہیں ہوتے
 شاعر ہر قسم کی بات کہ گزرتے ہیں مقررہ کا یہ مقصود نہیں نہ آنکی طرف سے
 کوئی ایما و مہراحتہ نہ کوئی بیان اوند مرصون کا صرف رمضان کہا ہی جو مہرہ تشبیہ
 مرض اور یہ بھی نظر ہدایت کہ شعبان ہی سے عادت ڈالے تا یکبارگی عادت
 بدلنے سے رمضان میں مریض ہوگے روزہ رمضان کی برکتوں سے محروم نہ جائے
 کہ بعد میں پھر یہ حسن و ثواب کہاں -

نکتہ سحر خوردن در دنیا موجب شرف و آبرو سے و ذلالت و در آخرت
 وصال حرجان شعر یہ کہ اودندان کشاید در سحر + ح بود در روزہ و این زحر +

اللغات سحر بفتح وہ کھانا جو رمضان میں آخر شب کو کھاتے ہیں علیٰ ہذا سحر بھی
 حر بالفحم و تشدید را مرد آزاد و بندہ آزاد شدہ و برگزیدہ و بالفتح و التثنیہ گرمی اور
 گرم ہونا و زمین سنگلاخ معنی ترکیبی نشر سحر کھانا دنیا میں تو موجب شرف
 اور آبرو دندان کا ہی اور آخرت میں وصال جو زبان کا دندان تو بر عایت سین
 سحر کے کہا ہی غرض سحر کھانا ہی اور شرف و آبرو بدریہ وہ کہ سحر سنت ہی
 پھر بجا آوری سنت کی کیسے شرف ہوگی اور آبرو سے اسوجہ سے کہ آنحضرت اگر
 کچھ کھانا نہیں ہوتا تھا تو پانی ضروری لیتے تھے اسوقت کو خالی نہیں چھوڑتے تھے
 معنی ترکیبی شعر جو کوئی سحر میں دانت کشادہ کرے یعنی سحر کھائے تو وہ
 حر و برگزیدہ ہی ہی اور حر یعنی گرمی قیامت و روزخ سے ایمن بھی ہوا سحر
 کہ غرض سحر کھانے سے روزہ رکھنا ہی اور روزہ کی نسبت فرمایا جنتہ من النار
 یعنی سپر روزخ معنی معمارے نشر اول سحر کے سین ہی مشابہہ دندان اور
 آخر اسکے لفظ حور کہ دونوں مل کے سحر ہوتا ہی معنی معمارے شعر لفظ سحر
 میں بھی سین دندان ہی جب یہ کشادہ ہوں گے حر ہوگا کہ بالفحم اور بالفتح
 دونوں صورت پر ہو سکتا ہی اور اپنے اپنے معنی محسرات کلام حر
 تجنیس تام مقہر رح نے بر عایت دندان کے نشر میں شرف کہا ہی اور شعور
 کشادہ کہ دونوں میں حرف دندانہ دار ہیں اور دندان سے مشابہہ اور مناسب
 الاختلاف شارح لکھتے ہیں کہ قلیل طعام جو دانتوں کے نیچے اور دانتوں
 کی چڑ میں رہ جاتا ہی اسکی بوجہ سے تعالیٰ کے نزدیک مشک و زعفران سے
 بموجب حدیث کے بہتر افضل ہی اس سبب سے امام شافعی رحمہم و شافعی
 مکروہ جانتے ہیں انتہی میری دانست میں وہ بوجہ مشک و زعفران سے افضل
 فرمائی ہی وہ بو ہی جو روزہ میں گرمی خشکی سے ہو جاتی ہی نہ یہ کہ ریزہ طعام سحر کا
 زیر دندان اور بن دندان میں ہوا سکو تو خلال اور مضغہ غرغہ سے صاف
 کر دیکھا حکم ہی تا کوئی ریزہ ریشہ حلق سے نہ اتر جائے اور روزہ خراب ہو

اور شافعی رحم کے نزدیک تو مسواک بعد زوال کے ممنوع ہی نہ کلی دہن کی حکایت کو دیکھ کر دیکھو کہ روز عید چون عین عید چشم برید یعنی نعمت دیگران کشادہ و چون طاعے فطر در میان فرور فاہیت تو انگران شکم خالی ماندہ گاہ روے ملالت بر سر زانوے تحسیر نہادی و تلخ نشستی و گاہ پائے تالم در دامن فراخ تفرغ کشیدی و غمین ایستادی کسی گفتش تو باکی تاکے کہ دیگران بازی و بازی اند گفت ندانستم کہ جمیت عید آنکس بکف آرد کہ زر بردست دارد شعر عید اگر چه سراپای بود عد نعم + عی بود گر نبود دال دلایش بدرم + اللغات عید یا لکسر روز جشن مسلمانان اور عید اس سبب سے کہ اس عین فرح اور شادی ہر سال عود کرتی ہو اور جو چیز لوٹ لوٹ کے آئے یا بفتح و تخفیف دال ہاتھ اور نعمت و دولت و نیکی و ملک و قدرت و قوت و خواری فطر یا لکسر روزہ کشائی و روزہ کشائندگان مفرد و جمع ہر دو و بفتح روزہ کھولنا فطر بفتح شان و شوکت و نور و پروتو و زیبا رقاہیت بفتح تن آسانی اور فراخ عیش ہونا رقاہیت بہ تخفیف و تشدید آسانی بھی آیا ہو تحسیر حسرت کھانا تالم در دیا نا تفرع ڈرنا اور ونا باکی رونیوالا کی دلخ و کلمہ استفہام زمانہ بازی معروف و در عربی باز و فریب و دعا بازی بالکسر و التشدید لباس و جامہ عید بفتح و التشدید شمر دن عی بالکسر و تشدید یا در ماندگی کسی کام میں اور سخن میں در ماندہ ہونا معنی ترکیبی شرا یک ایک لڑکے کو دیکھا عید کے دن مثل عین عید کے حالت تہید سستی میں عین یعنی آنکھ اورون کی دید و نعمت پر کھولے مطلب یہ کہ اورون کے ناز و نعم کو دیکھا اور اپنا یہ حال پایا کہ ماندہ طاعے فطر کے خالی شکم تھا اور مقدور والے فرور فاہیت میں تھے غرض یہ طاعے فطر تھا اور وہ فطر اس علم سے کبھی منہ ملالت کا حسرت کے زانو پر رکھتا تھا اور تلخ بیٹھتا تھا یعنی ناخوش اور کبھی پانوں تالم کا تفرع کے دامن میں پھیلاتا تھا کہ دامن تفرع کاہت فراخ ہو رہا تھا یعنی نہایت روتا تھا اور غمگین کھڑا ہوتا تھا ایک شخص نے اس سے کہا کہ تو کب تک روتا رہیگا

یادِ غمِ حسرت کھا ئیگا عید کا دن ہو دیکھ تو اور لوگ کیسی بازی و خوشی میں ہیں اور لباس پہنے ہیں لڑکے نے کہا تو نے یہ بات نہیں جانی ہے کہ عید اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو زہد ہاتھ پر رکھتا ہے۔ معنی ترکیبی شعر عید کا اگرچہ سراپا بدوش و شمار غم تو کا ہے مگر جی بھی کہ دالِ درم کی اسکی دلیل ہو نہیں تو عی ہی لینے در ماندگی معنی معماے شمعین جب دید پر آئیگی عید ہوگا اور فر کے درمیان میں طائرے سے جو شکم خالی ہے فطر حاصل ہوتا ہے و طالت کا میم ہے اور سر زانو کا زے جب زے کے سر پر میم آئیگا مر ہوگا جسکا اشارہ لفظ تلخ ہے اسواسطے کہ زے اور الف معما میں ایک ہیں یا تو تا لم کا میم ہے اور دامن تفرع کا عین اور عین سے مقصود عین معما ہے جب عین میں میم کھینچا جائیگا عین ہوگا اور عین عین بھی معما میں ایک ہے باکی تا کی تفحیف یکدگر ایسے ہی بازی و بازی بجنیس با ہم عید میں عین بمعنی زر کے ہے جب عین دید پر آئیگا عید حاصل ہو جائیگا معنی معماے شعر اول آخر کلمہ عید کا عددی اور اگر عید میں دالِ درم کی نہ تو عی رہتا ہے محسنات کلام بر عایت دید کے ویدند میں بھی لفظ یہ موجود ہے طائے فطر کو خالی شکم کہنا کیا خوب ہے کہ خالی بھی ہوتی ہے صورت اور نقطہ بھی نہیں رکھتی باکی تا کی بازی بازی یہ چاروں لفظ کیسے لطف ذو الوجہ ہیں کہ دونوں سے بتغیر تبدیل چند صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں کف دید دست سراپا سب مناسب یکدگر اور سوال کے بہت صنائع بھرے ہیں اور قابلِ خور و قائل الاختلاف اصل کتاب میں دامن فراغ تفرع لکھا ہے اور شارح نے بھی لغت کے معنی اور نیز معنی ترکیبی میں فراغ ہی اخذ کیا ہے شاید معما غنیم کی غنیم کا لحاظ کیا لیکن مہر رح نے اوپر کے معما میں زانو کی زائے را ارادہ کر کے مر نکا لا ہے مطابق اسی کے تفرع کی عین سے عین ارادہ کر کے غنیم نکالا ہے سو اس کے فراغ کے معنی تو بختی و بیغی کے ہیں اس لڑکے کو روکنے سے بے غمی کب تھی جو فطر تفرع صحیح ہوگا بلکہ دامن فراغ تفرع ایسی جگہ نہایت مناسب ہے اور شارح نے معنی باکی تا کی بازی و بازی کو معنی معماے میں شامل نہیں کیا ہے باکی

بیابان معروف اور پانی بکاف مفتوح کے تصریح کی کہ مرجح کون ہی مگر میں تودونوں کی کو فتح کا مرجح ہوتا ہوں اور باحرف جار علیحدہ اور تازمانہ علیحدہ مع اور صورتوں کے قس مضبوط میں بجائے تفرغ تفرغ و بجائے غمین غمین شلٹ ہی ایسے ہی پانی کے بجائے پانی۔

الباب الثاني في ذكر الملوک واعوانهم وفيه فصول

فصل في العدل والرياسة والظلم والسياسة

نکتہ عدل پادشاہ آری بود کہ چشم بر دل درویشان دارد و ظلم او آنکہ سایہ
بیمیری بر سر مسکینان اندازد و نداند کہ چون حضور دل درویش رخت بریند
وریش از قوت غیب کشادہ بماند کہ دران درالف دارجنان را مشاہدہ نماید و
و مسکین چون ترک مسکین و قتش در میان بماند کہ بدان سر رشته علائق
قطع کن تا لایق حق شود و قطع شدہ بظلم از سر گرداید و حاصل ترک خویش و اسبند
وان غنی کر عنائش نبود و حال روی عنائیند **اللغات** باب دروازہ و
نام کتاب اخوان بالفتح یاران و مدد گاران فصول جمع فصل بالفتح ایک حصہ کلام
سے اور جدا کرنا عدل بالفتح داد دینا اور برابر کرنا و داد و انصاف و داد گیری
ظلم بالفتح شتم اور کسی چیز کو غیر حق رکھنا اور تاریکی اور تاریک ہونا رخت بستن
سفر کرنا دار چنجان خانہ جنت مسکین بکسر و کسراف مشدکارد و غنا بکسر تو انگری
و بے نیاز می و دو نعمتی غنا بالفتح رنج معنی ترکیبی شر عدل بادشاہ کا وہ ہی
کہ آنکہ درویشان کی دل پر رکھی ہو او ظلم آسکایہ ہی کہ مسکینوں کے سر پر
سایہ بیماری کا ڈالے اور اس بات کو نہ جانے کہ جب حضور دل درویش کا

سفر کرتا ہی یعنی بحضور قلب خداے تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہی تو اسکے ظلم سے کچھ نقصان
اپنا نہیں پاتا بلکہ نہایت فائدہ کہ ایک دروازہ فتوح غیب سے اسکے واسطے کھل
جاتا ہی کہ اس دروازہ سے الف دار جنان کو دیکھتا ہی اور مسکین جب سر سے درگزر تا
ہی سکین اسکے وقت کے درمیان میں رہ جاتی ہی جس سے قطع سرشتہ علایق کا کرتا ہی
تا لائق حق کے ہو جائے یعنی پادشاہ سے مایوس ہو کے اور قطع علایق کر کے حق کی طرف
متوجہ ہوتا ہی اور لائق حق کے ہو جاتا ہی اور بڑے فائدے اٹھاتا ہی معنی ترک دنیا و قطع
بادشاہ ظلم سے اگر سر فقیر کا کیا تو حاصل اس سپہگری کا داے دود دیکھا یعنی انجام کار
در درونج میں پڑیگا اور جس غنی کی روے فنا پر خال اسکی عنایت کا ہوگا عنایت ہی دیکھا
یعنی عنایت عنایت عنایت اور حکم البخیل عدو اللہ کے دشمنان خدا میں
داخل ہوگا معنی معنی معنی شرعین یعنی چشم کے ہو جب چشم دل پر رکھی جائیگی
عدل ہوگا سایہ نرجسہ ظل کا ہی اور سر مسکین کا سیم جب ظل سیم پر سایہ ڈالیا ظلم حاصل
ہوگا دل درویش کا وادہ ہی جب وادہ سفر کر جائیگی دریش رہیگا اور اس درمیان جب الف
جنان کا مشاہدہ کریگا دار ہوگا مسکین کا سر ترک کرنے سے سکین رہتا ہی اور یہ سکین
جب سرشتہ علایق کو کہ عین ہی قطع کریگی لائق رہیگا معنی معنی قطع کردہ کا سر
کاٹنے سے دار رہتا ہی یعنی در درخنا کا روغن ہو خال نقطہ جب یہ خال اسکے منہ پر ہوگا
عنایت ہو جائے گا محسنات کل اہم ظلم کے معنی تاریکی کے بھی ہیں پھر اسکے ساتھ بھری
کیا ہی خوب ہی کہ تاریکی بھری میں ہوتی ہی یعنی غیر موجودی میں عنایت میں
بھی لفظ عنایت کا موجود ہی غنی اور عنایت و عنایت مناسب یکدیگر اور انکے واسطے
کے غور پر چھوڑتا ہوں الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے دریش و ریش اور الف
جنان کی جگہ الف دار و از جنان اور بجائے سکین سکین اور از سرگذا اور ابیند کا
راہینہ اور وان کا دان لکھا ہی فافہم۔

نکتہ بادشاہ را کہ باد غرور بر سر باشد و آہ مظلوم در عقب او در میان پھوشین جز
سرشین نباشد قطعہ کشد چون خسروی درخوے بد سر + شکل آن خسروی نیست بر تو

کے آمد شہ اگر سوز دے را بخوان شاہش کہ باشد داغ آن کے + اللغات بآرمینی
 غور شین زشتی و عیب مندین سر کشیدن طور کرنا خسر بالغم زیان اور فارسی میں پدر
 زان و پدر شوہر ہندی سر کی شہنشاہ بلند قدر و معنی داغ و کلمہ استفہام زمانہ معنی
 ترکیبی شریعہ اگر ایسا بادشاہ ہو کہ باد غور کی اس کے سر پہر اور آہ مظلوم کی پیچھے
 تو وہ ان کے بیچ میں سوائے اسکے کہ مثل شین سر شین کے جو زشتی و عیب ہو اور کیا ہی
 یعنی ہم تن زشتی و بُرائی ہو اور بالکل عیب معنی ترکیبی قطعہ جب کوئی خسرو
 خود سے بد سے سر نکالے اور بد خوئی اس سے طور میں آئے تو وہ خسروی اس پر خسر نقصان
 ہو کہ بادشاہ کو کہتے ہیں اور داغ کو بھی اگر یہ بادشاہ لوگوں کے دل جلاتا ہی تو اس
 کے کو شاہ مت کہ بلکہ داغ کہ کہ یہ کے داغ ہو معنی معجائے شر بادشاہ کے تین جز
 ہیں اول باد و سر شین تیسرا آہ کہ سب کا مجموعہ بادشاہ ہوا معنی معجائے قطعہ
 خسرو کے اول آخر سے خواص حاصل ہوتا ہی جب لفظ سر کا اس محمول سے سر نکالے گا خسرو
 ہو گا خسروی میں لفظ خسرو کا اور بروے کا وہ جب خسرو سے ملے گا خسروی ہو گا کلمہ خود
 بیان کر دیا محسنات کلام باد و غور مراد و اور ان کے واسطے لفظ سر کیسا مناسب
 ہی خسروی کی وی کی واسطے بروے کیسا خوب ایراد فرمایا ہی اور علیٰ هذا القیاس
 عند التامی الاختلاف شارح نے اس نکتہ میں فقر کی نصیحت و تقید بادشاہ کو
 فرمائی ہی معنی ترکیبی میں مصرح کی جانب سے کوئی لفظ و فقرہ وغیرہ مشعر فقر و فنا
 نہیں ہی بادشاہ مغرور و ظالم کا بیان ہی متن مطبوعہ میں بجائے خسروست کے خسروست
 غلط ہو۔

نکتہ کے بادشاہ باشد و قلب او یک اشارتست بدانکہ بادشاہ باید کہ یک دل
 باشد تا عدوی و دول را با وی مجال دوچار شدن نباشد شعر نبود دل شاہ جزیکے
 وز پئے ماہ + چون شد دل شاہ دو شہمہ شاہ ست نہ شاہ + اللغات عدو و فتح و پیغیف
 و تشدید و دشمن دوچار شدن رو برو ہونا شہمہ بکسر اول و سکون موحده وزیر فتح موحده
 باد و نظیر معنی ترکیبی شر کے بادشاہ کو کہتے ہیں اور قلب کے کا یک اس سے

اشارہ یہ ہے کہ پادشاہ یک دل ہو تو عدد و دل والا اس سے مجال دوچار ہونے کی نہ پائے۔ **تسکینی** شعر ظاہر شاہ کا دل کہ الف ہی ایک ہی ہے اور اگر جاہ کے واسطے دو دل ہوا یعنی اپنے دل میں فرق ڈالا اور دو ہو گیا تو وہ شبہ شاہ کا ہی نہ شاہ یعنی مثل و نظیر شاہ کا نہ خاص شاہ **معنی** معامے شر پادشاہ کا دل الف ہی جس کا ایک عدد ہی عدد کے آخر سے لفظ دو حاصل ہوتا ہے اس واسطے اس کو دو دل کہا اور دل عدد کا دال ہی جس کے چار عدد ہیں بس اس دو کے جو عدد کے آخر میں لفظ اور ان چار کے ملنے سے جو دال سے حاصل ہوئے دو چار ہو جائیگا **معنی** معامے شعر شاہ کا دل الف ہی جس کا ایک عدد ہی اور جب یہ دو دل ہوگا تو الف کی جگہ با آئے گی جس کے دو عدد ہیں بس شاہ کا دل جو با کو کرینگے شبہ ہو جائیگا جس کا اول آخر شبہ ہی محسنات کلام یک دل اور دو دل اور دو چار ہونا اور لفظ عدد سے دو بھی اور چار بھی نکالنا مصرعہ کا حصہ ہے اور اسی پر کیا موقوف سارے نکتے اور ساری کتاب مخزن خوبیوں کی ہے اللھم اغفر لہ الاختلاف شارح لکھتے ہیں کہ دل کلمہ عدد کا دال ہے اور وہ کسی حساب سے دو نہیں ہے لیکن اضافہ کر کے عدد دو دل کہا ہے اس سے حرف یا آخر لفظ عدد و بین آجاتا ہے اب کہتے ہیں کہ عدد کے دو تخفف و مشدد مستعمل ہوتی ہے الغرض ایسے ہی طول مقال کیا ہے اور دال کے چار عدد کا کچھ ذکر نہیں نہ دو چار کا ٹھکانا و کی تشدید تخفیف کی بڑی فکر میں نے کچھ کچھ بیان لکھ دیا کہ اُنکی شرح موجود ہے۔

گنہگار امیر اکہ می در درون باشد شک نیست کہ راے اور ضبط اطراف و اثر گو نہ شود و ملک را کہ مل در سر باشد تین ست کہ دامن ملکش از کان کفایت محبوب شود و قطع سر نہ بیند عسکرش را پادشاہ + چون پیو شد دیدہ اش سکر شراب + و انکہ او مل خورد و برکت تکیہ کرد + بسکہ جوید ملک خود را بہ خواب + اللغات کفایت بکسر بس ہونا اور کافی ہونا اور فائدہ اٹھانا سکر بالضم مستی و نشہ مل بالضم شراب گت بالفتح ہندی ہے یعنی چار پائے اسمین تفریس کی ہے ملک بالضم پادشاہی

معنی ترکیبی شرجس امیر کے درون میں شراب ہوگی ذرا شک نہیں ہی ضرور ملے
 اسکی مضبوط اطراف ملک میں اٹلی ہوگی اور جس ملک کے سر میں مل ہوگی یقیناً ہی
 کہ دامن اسکے ملک کا کافی سے محبوب ہو جائے یعنی فائدہ جاتا رہے معنی
 ترکیبی قطعہ جب بادشاہ شراب میں مشغول ہوا اور سکرستی و نشہ سے نہ کہیں
 اسکی مح نگین تو اسکو عین مستی سے سرعسکر کا کیسے نظر آئیگا اور کب خیال ہوگا
 کہ لشکر کمان ہی اور جسے شراب پیگی گھاٹ پر جسکا مفرس کت ہی تکیہ لگایا اور غافل
 ہو کے سویا اکثر ایسا ہوگا کہ جنکیت اسکی جاتی رہی اور بیداری میں اسکو نہ پا کر
 خواب میں اسکا جو یا اور متلاشی ہوا اسلیے کہ گئی کمی باتوں کو بھی کبھی آدھی
 خواب میں دیکھ لیتا ہی معنی معانے شرفظ امیر کے درون میں لفظ می موجود اور
 اطراف سے رائے و اثر و حاصل ہوتا ہی جب اس رائے و اثر و بین نے
 داخل ہوگا امیر ہو جائیگا ملک کا سر مل ہی جب مل کے ساتھ کان کفایت کا لگائیگا
 ملک ہو جائیگا اور یہ کان جو محبوب ہو جائیگا مل رہیگا معنی معانے شعر عسکر میں بین
 نیدہ ہی جب یہ دیدہ مع جائیگا سکرہ جائیگا اور اسی سکر کے اول آخر سے سر بھی
 نکلتا ہی مل جب کت پر تکیہ کرے گا ملک ہوگا محسنات کلام درون رائے سر دیدہ
 خواب سب مناسب یکدیگر شک و یقین متضاد می مل شراب سکر مراد و الاحتیاج
 بجائے خواب کے خواب بھی قطعہ کے اخیر مصرعہ میں نسخہ پایا گیا اور متن مطبوعہ میں بھی ہی
 لیکن جوید کے ساتھ اچھے معنی ترکیبی نہیں ہو سکتے گو رعایت الفاظ شعر میں دونوں
 یکسان ہیں۔

نکستہ مردم بد خصال دوست و اوف و املوک تیغیست کہ میان دورا دو نیم میکند
 و تربیت ارذل ستم ست و تائے ستم رشتہ ایست یکتا کہ اجزائے سم را ہم می پیوندد
 قطعہ میان و اوف را در ہمت دان بہ بہشت + دو دال دولت و دین رہنماست
 از دو طرف + چو بے باغی را چ شود بگر از ہی + کسیکہ راستی این الف بباد از کف +
 اللغات و بفتح دال چار پایہ درندہ تربیت تعلیم و پرورش تا بعرنی خاک نرم

دعوتِ رحمت کیلئے یکتا و نواباغی نافرمان و بے اطاعت غی بفتح و تشدید یا گمراہی معنی ترکیبی
 شرمِ مصدقہ کہتے ہیں کہ مردم بذخصلت انسان زمین میں بلکہ حیوان وہ بھی درندے
 جیسے شیر و گرگ و غیرہ بس بادشاہ کے انصاف کا الف جو مثل تیغ کے ہو اس دو
 کے درمیان میں ضرور ہونا چاہیے کہ انکی کمزوری کو دیکھ کر اس کی پرورش
 ستم ہی ہی دیکھو ستم میں جو تا ہی یہ کیسا ایک رشتہ یکتا ہی کہ اجزائے سم کو ایک دوسرے
 سے پیوند کیے ہوئے ہی معنی ترکیبی قطعہ مصدقہ فرماتے ہیں خوب جان لے داد کا
 الف سیدھی راہ بہشت کی ہی اور ادھر ادھر جو دودال ہیں داد میں دونوں دولت
 و دین کے رہنما ہیں کہ دولت و دین کو پہنچاتے ہیں اور وہ ہائے باغی کی طرح رجوع
 بگمراہی رہا جسے اس داد کے الف کے راستے چھوڑ دیے الغرض داد گر تو سیدھا بہشت
 کو جائیگا اور باغی گمراہی میں رجوع رہیگا معنی معمارے شرفظ دو میں الف داخل ہونے
 سے داد ہوتا ہی کلمہ سم میں جب رشتہ تا کا درمیان میں آئیگا ستم ہو جائیگا معنی معمارے
 قطعہ داد میں الف راہ راست کا ہی اور ادھر ادھر اسکے دین دولت کی دودالین
 موجود باغی میں لفظ بامتنوعہ غی و گمراہی کا ہو ہی رہا ہی محسنات کلام بدرود داد
 دو نیم تیغ تا رشتہ یکتا پیوند ستم ستم اور انکے سوا سب محسنات سے ہیں الاختلاف
 اس نکتہ کے متن مطبوعہ میں دوست اور الف داد ملوک سب بصورت واو کے
 لکھے ہیں اور ہیں دال تنبیہ نگذارش کی۔

نکتہ بادشاہ را از خود حساب جمعیت اسباب پادشاہی وقتی مسلم میگردد کہ امر
 سپاہ مرتب و منظم دارد در باب کہ چون پادشاہ را بحساب داری حاصل اتمام
 حبش شماری قطعہ پادشاہ را آورد ملک سلیمانی بدست + بے سپہ چن مور
 گردد پائمال از دست زور + و ردیلی بایدت بنگر بلفظ پادشاہ + مکر ازوے شد
 سپہ باقی ماند غیر مور + اللغات جمعیت بفتح جیم و سکون و کسرین و تختانی مشد
 فراہم آنا اور گروہ مردم مسلم بضم میم و تشدید لام یقین کیا گیا اور سلامت داشتہ شد
 اور سپرد کیا ہوا حبش بالفتح لشکر و سپاہ معنی ترکیبی شرم مصدقہ کہتے ہیں کہ پادشاہ

کو چاہیے کہ اپنی ذات سے حساب جمعیت اسباب پادشاہی کا اُسوقت مسلم اور قینی
 جانے کہ امر اسکی سپاہ کا مرتب و منظم ہوا آخر شاہ و سپاہ دونوں ایک حساب
 میں ہوں یعنی سب کا ایک حال زرا اسپاہ اور پادشاہ کو خیال تو کر دو دونوں
 ایک ہی حساب میں ہیں یعنی حبش و پادشاہ ہم عدد ہیں ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰} ^{۱۰۰۱} ^{۱۰۰۲} ^{۱۰۰۳} ^{۱۰۰۴} ^{۱۰۰۵} ^{۱۰۰۶} ^{۱۰۰۷} ^{۱۰۰۸} ^{۱۰۰۹} ^{۱۰۱۰} ^{۱۰۱۱} ^{۱۰۱۲} ^{۱۰۱۳} ^{۱۰۱۴} ^{۱۰۱۵} ^{۱۰۱۶} ^{۱۰۱۷} ^{۱۰۱۸} ^{۱۰۱۹} ^{۱۰۲۰} ^{۱۰۲۱} ^{۱۰۲۲} ^{۱۰۲۳} ^{۱۰۲۴} ^{۱۰۲۵} ^{۱۰۲۶} ^{۱۰۲۷} ^{۱۰۲۸} ^{۱۰۲۹} ^{۱۰۳۰} ^{۱۰۳۱} ^{۱۰۳۲} ^{۱۰۳۳} ^{۱۰۳۴} ^{۱۰۳۵} ^{۱۰۳۶} ^{۱۰۳۷} ^{۱۰۳۸} ^{۱۰۳۹} ^{۱۰۴۰} ^{۱۰۴۱} ^{۱۰۴۲} ^{۱۰۴۳} ^{۱۰۴۴} ^{۱۰۴۵} ^{۱۰۴۶} ^{۱۰۴۷} ^{۱۰۴۸} ^{۱۰۴۹} ^{۱۰۵۰} ^{۱۰۵۱} ^{۱۰۵۲} ^{۱۰۵۳} ^{۱۰۵۴} ^{۱۰۵۵} ^{۱۰۵۶} ^{۱۰۵۷} ^{۱۰۵۸} ^{۱۰۵۹} ^{۱۰۶۰} ^{۱۰۶۱} ^{۱۰۶۲} ^{۱۰۶۳} ^{۱۰۶۴} ^{۱۰۶۵} ^{۱۰۶۶} ^{۱۰۶۷} ^{۱۰۶۸} ^{۱۰۶۹} ^{۱۰۷۰} ^{۱۰۷۱} ^{۱۰۷۲} ^{۱۰۷۳} ^{۱۰۷۴} ^{۱۰۷۵} ^{۱۰۷۶} ^{۱۰۷۷} ^{۱۰۷۸} ^{۱۰۷۹} ^{۱۰۸۰} ^{۱۰۸۱} ^{۱۰۸۲} ^{۱۰۸۳} ^{۱۰۸۴} ^{۱۰۸۵} ^{۱۰۸۶} ^{۱۰۸۷} ^{۱۰۸۸} ^{۱۰۸۹} ^{۱۰۹۰} ^{۱۰۹۱} ^{۱۰۹۲} ^{۱۰۹۳} ^{۱۰۹۴} ^{۱۰۹۵} ^{۱۰۹۶} ^{۱۰۹۷} ^{۱۰۹۸} ^{۱۰۹۹} ^{۱۱۰۰} ^{۱۱۰۱} ^{۱۱۰۲} ^{۱۱۰۳} ^{۱۱۰۴} ^{۱۱۰۵} ^{۱۱۰۶} ^{۱۱۰۷} ^{۱۱۰۸} ^{۱۱۰۹} ^{۱۱۱۰} ^{۱۱۱۱} ^{۱۱۱۲} ^{۱۱۱۳} ^{۱۱۱۴} ^{۱۱۱۵} ^{۱۱۱۶} ^{۱۱۱۷} ^{۱۱۱۸} ^{۱۱۱۹} ^{۱۱۲۰} ^{۱۱۲۱} ^{۱۱۲۲} ^{۱۱۲۳} ^{۱۱۲۴} ^{۱۱۲۵} ^{۱۱۲۶} ^{۱۱۲۷} ^{۱۱۲۸} ^{۱۱۲۹} ^{۱۱۳۰} ^{۱۱۳۱} ^{۱۱۳۲} ^{۱۱۳۳} ^{۱۱۳۴} ^{۱۱۳۵} ^{۱۱۳۶} ^{۱۱۳۷} ^{۱۱۳۸} ^{۱۱۳۹} ^{۱۱۴۰} ^{۱۱۴۱} ^{۱۱۴۲} ^{۱۱۴۳} ^{۱۱۴۴} ^{۱۱۴۵} ^{۱۱۴۶} ^{۱۱۴۷} ^{۱۱۴۸} ^{۱۱۴۹} ^{۱۱۵۰} ^{۱۱۵۱} ^{۱۱۵۲} ^{۱۱۵۳} ^{۱۱۵۴} ^{۱۱۵۵} ^{۱۱۵۶} ^{۱۱۵۷} ^{۱۱۵۸} ^{۱۱۵۹} ^{۱۱۶۰} ^{۱۱۶۱} ^{۱۱۶۲} ^{۱۱۶۳} ^{۱۱۶۴} ^{۱۱۶۵} ^{۱۱۶۶} ^{۱۱۶۷} ^{۱۱۶۸} ^{۱۱۶۹} ^{۱۱۷۰} ^{۱۱۷۱} ^{۱۱۷۲} ^{۱۱۷۳} ^{۱۱۷۴} ^{۱۱۷۵} ^{۱۱۷۶} ^{۱۱۷۷} ^{۱۱۷۸} ^{۱۱۷۹} ^{۱۱۸۰} ^{۱۱۸۱} ^{۱۱۸۲} ^{۱۱۸۳} ^{۱۱۸۴} ^{۱۱۸۵} ^{۱۱۸۶} ^{۱۱۸۷} ^{۱۱۸۸} ^{۱۱۸۹} ^{۱۱۹۰} ^{۱۱۹۱} ^{۱۱۹۲} ^{۱۱۹۳} ^{۱۱۹۴} ^{۱۱۹۵} ^{۱۱۹۶} ^{۱۱۹۷} ^{۱۱۹۸} ^{۱۱۹۹} ^{۱۲۰۰} ^{۱۲۰۱} ^{۱۲۰۲} ^{۱۲۰۳} ^{۱۲۰۴} ^{۱۲۰۵} ^۱

میں اسکی حکمت کے قصد کرنیوالے اس سے نوید ہو جائینگے اور کوئی ارادہ اس کے
 ملک کا نہ کریگا معنی ترکیبی شعر بدون کی شر سے کوئی شخص سر نہیں لیجاتا یعنی
 بچا نہیں سکنا سوائے تلوار پادشاہ کے در آنحالیکہ شر شر یرون میں آہستہ آہستہ
 چلتی ہی رہے معنی معامے شرفظ سیاست کے اول آخر سے ست جو بعضی
 شش کے ہی حاصل اور درمیان میں اس کے یاس ہی الف گویا یک جہت معنی معامے
 شعر شمشیر کے اول شین آخرے ہی کہ شر ہوا اور بیچ میں مشی جسکا مجموعہ شمشیر
 مکنتہ سخط پادشاہ گرم خواہ فتاہے ست برخا استوائے ملک کہ روز روشن
 راے عادل و شب ظالم تیرہ دل در پیش او یکسان ست شعر غضب الصلوک
 نظیر غضب الصادم + فی قلب بضع من جواہر حروفہ + اللغات سخط بالضم
 و بضمین و فختین غصہ اور ناخوش ہونا خط استوا بالکسر فوقانی نیز مکسور ایک
 خط ہی موہوم مشرق سے مغرب تک استوا اس سبب سے کہتے ہیں کہ جب سیر
 آفتاب کی اس کے محاذی ہوتی ہی رات دن برابر ہوتا ہی عادل برابر کرنے والا
 اور داد دینے والا اور ضد فاسق جسکی گواہی شرع میں معتبر نہو غضب بالفتح بمعنی
 قطع و بمعنی تیغ متارم برزہ و تیغ بضع بالکسر تین سے نو تک جو عدد ہو اسکو بضع کہتے
 ہیں معنی ترکیبی شر اس نکتہ میں صفت غضب پادشاہ کی ہی چنانچہ فرمایا بضع
 کہتے ہیں گر مخوکا ایک خط استوا ہی ملک کا کہ جب آفتاب محاذی اس خط کے
 آتا ہی رات دن برابر ہوتا ہی ایسے ہی اس گر مخوکے آگے روز روشن راے صلح
 کا اور شب تیرہ دل ظالم کے دونوں یکسان ہیں نہ اسمین کچھ بیشی نہ اسمین کچھ کمی
 نہ اسمین کچھ بیشی نہ اسمین کمی دونوں برابر معنی ترکیبی شعر غضب پادشاہوں
 کا ایسا ہی جیسے غضب یعنی کاٹ تیز تلوار کا کہ دو ٹکڑے کرتی ہی دیکھو لفظ بضع کے جواہر
 حروف کو کہ قلب کرنے سے کیا ہوتا ہی معنی معامے شرفظ میں اول سین ہی جو
 تخیم میں علامت آفتاب کی ہی اور لفظ خط کے مقابل بس ظاہر کہ جب سین خط
 کے محاذی ہوگا سخط ہو جائیگا معنی معامے شعر بضع کو قلب کرنے سے غضب ہوتا ہی

غضب غضب میں تھیجیف بھی ہی محسنات کلام آفتاب اور خط استوا اور گرہِ مہم
 کیا ہی خوب ہی غضب صارم یعنی مناسب یکدیگر بھی **الاختلاف** میں مطبوعہ میں شعر
 میں دونوں جگہ غضب غضب لکھا ہی بلکہ پہلا غضب دوسرا غضب ہو۔
 نکتہ دوالف پادشاہی اشارت ست بہ تیغ و قلم کہ آن تیغ بدرا بدونیم کند و آن قلم
 درمیان شہی یعنی آرزوی بروہ نعم تو وسط میں پید شاعر ہے ست کار پادشاہی زین الفہر تلفظ
 بدشہی باشد کہ شد محروم زین ہر دوالف + **اللغات** شہی فارسی پادشاہی و داد
 و ہر چیز شیرین و مرغوب اور عربی میں وہ چیز جو آرزو پیدا کرے ہاں بالمد بمعنی بخشش
 و بدہ تو وسط میانہ روی و اعتدال اور واسطہ کرنا متو تلف بروزن مختلف ہاں ہر گرہ کینہ
 معنی ترکیبی شہر مہر کہتے ہیں کہ پادشاہی جو یہ لفظ مشہور ہو اور اسمین دوالف ہیں
 ایک تو ایسا ہی جیسے تیغ اس سے تو پادشاہ کو چاہیے کہ بد و نکو بدونیم کرتا رہے یعنی
 دو ٹکڑے اور دوسرا وہ ایسا ہی جیسے قلم اور اسکو شہی کے درمیان میں تو وسط کرے
 جو آرزو کی پیدا کرنیوالی شہی ہی اور تو وسط بھی ایسا کہ دس نعمتوں پر جس سے مراد کثرت
 ہی مطلب یہ کہ تیغ تو بدون میں جاری رکھے اور قلم نیکون کے معاملہ میں کہ اچھی
 طرح اسنے احسان و نیکی سے پیش آئے تب پادشاہ ہی اور اسکی پادشاہی
 معنی ترکیبی شعر خوب جان لے کہ سارا کام پادشاہی کا انھیں دونوں الف
 کے ساتھ آمیزش یافتہ اور آمیزندہ ہو اور جو ان دوالف سے محروم ہو وہ پادشاہی
 نہیں ہی بدشہی ہی چنانچہ ظاہر معنی معماے شہر لفظ بد کو تیغ الف سے اگر دونیم کیلے
 باد حاصل ہوگا اور شہی میں جو الف قلم کا بیچ میں پڑے گا شا ہوگا اور یہ اور یہ
 دس نعمتوں پر استور سے کہ ہاں یعنی نعمت کے ہوا اور یا کے دس عدد حصہ میں ہاں تو وسط ہوگا
 بس باد اور شا اور ہا اور یا سب کے ملنے سے بادشاہی ہوگا معنی معماے شہر
 پادشاہی میں سے اگر دونوں الف نکال ڈالے جائینگے بدشہی رہ جائے گا محسنات
 کلام دوالف بد اور بدونیم کہ اسمین لفظ بد موجود ہی اور تیغ و قلم یہ سب اور
 سوال کے سب مراعات و مناسبات ہیں **الاختلاف** شاعر نے متن میں بھی لکھے

آزدوی پردہ نعم توسط مینا یدیرہ فقہ قائم تو کیا لیکن اسکی تشریح کچھ نہیں کی کہ پردہ نعم توسط اسکا مطلب کیا ہی حالانکہ لکھنے کی بات تھی متن مطبوعہ میں بجائے بدرآید ونیم کند کے بدرآید ونیم میکند غلط ہے۔

لمکنہ الف اول امر اشارت ست بہ تیغ سرکشی و جباری و تجبر ریاست و الف آخر بہ تیغ مراعات حدود سیاست اگر تیغ الف اول بیفکند مرأی نماند کہ بر مروت دلالت میکند و اگر الف آخر بنیزد امر ایشان را ہیج اصلی نماند و اگر ہر دو نباشد لفظ مکرہ بتلخی عیش دلیل ست بایشان باند **قنوی** تیغ شاہست بر سر امر + در عقب تیرہ از فقر + عیش مرشد نصیب آن معشر + کہ میان دو تیغ دارد مر + **اللغات** جباری عظمت و بزرگی تجبر بر وزن تکبر گذشتی کرنا مر + بالفتح مرد مجازاً مروت و مردمی مر + بالضم و تشدید راعی میں بخت تلخ کے ہی و بالفتح گذشتن و رفتن و لفظ حصہ حسین کلام معشر + بالفتح صیغہ ظرف از عشرت بر فرق زندگانی کرنا اسی سبب سے دوستوں اور خویشوں کو کہتے ہیں **معنی ترکیبی** شرمہ رحم فرماتے ہیں امر میں دو الف ہیں اول الف تو اشارہ ہی سرکشی اور جباری کا اور تجبر ریاست کا جیسے کہ امر میں ہوئی ہی اور آخر کا الف ایما ہی تیغ مراعات حدود اور سیاست کا کہ دونوں باتیں امر میں ہونا ضرور ہیں بس اگر پہلے الف کے تیغ کو گرا دین تو مرأر ہیگا جو مروت پر دلالت کرتا ہی یعنی مروت ہی مروت رہیگا اور اگر الف آخر کا گرا دینگے تو امر رہیگا اور اسکی کچھ اصل نہیں رہیگی بدون تجربے کون مانے گا اور اگر دونوں نہ ہونگے تو بس لفظ مر جو تلخی عیش پر دلیل ہی ہی انکے پاس رہیگا **معنی ترکیبی** شعر الف جو امر کے سر پر ہی پہلا تو تیغ بادشاہ کی ہی اور جو عقب میں اسکے ایک الف ہی یہ تیر آہ فقر کا ہی اسکے سجھے گویا سر سے پاتک معرض ہلاک میں ہی بس ایسے گروہ کو عیش مرا عی زندگی تلخ ہی نصیب ہی جو دو تیغوں کے درمیان میں گذر کرتے ہیں **معنی معما** شرمہ رحم نے شرمین امر کی لفظ کو معما ٹھہرایا ہی اور خود تشریح کر دی ہی کہ پہلا الف نہونے سے مرأر ہتا ہی دوسرا نہونے سے امر اور دونوں

نہونے سے مرعے معماے شعر امرابین لفظ مرہ تیغ الف کی اور آخرین الف
تیرا ہ فقر کے لانے سے امر ا حاصل ہوتا ہے محسنات کلام امرایشانرا اصلی نماذکیسا ناز
لطیف ہے ایک یہ کہ امر کی انکی اصل نہ ہے دوسرے یہ کہ امرابین اصل امر کے الف ہی
بھی جو گمراہا بجائے مراعات میں مرا اور مروت میں مرا اور معشر میں اول آخر سے مر
اور درمیان سے عیش جو صیغہ امر حاضر عیش کا ہو سکتا ہے سب موجود ہیں لفظ بیان
کا تیغ کے لیے کیسا خوب ہے اور انکے سوا قائل الاختلاف متن مطبوعہ میں اول
تو بیفگند کی جگہ بیفگند لکھا ہے کہ خلافت بنید ازند کے ہے کہ جمع ہی اور بجائے لفظ مر
کے مرگ خلافت معما۔

نکتمہ الف آہ تیرست و دائرہ ہا دور سپر آن تیر در مقابلہ سپر ہاے دل ہاے
ظالمان ست و این سپر در برابر تیر دیدہ سہمگین این کمان شعر آہ دلہا آمد و
برا خد ہا شد مشتمل + یعنی اہل ظلم را آخر بگیرد آہ دل + اللغات سہمگین ترسناک
کمان مراد ابرو سے اخذ بالفتح گرفتار ہاے ہمزہ اسم فعل ہی بمعنی بگیر اور کلمہ تنبیہ
و ہمزہ بکسر ہمزہ بمعنی بخش و بدہ معنی ترکیبی نشر مظلوم کی آہ کا الف تو تیر ہی اور
ہا مدور اسکی سپر گویا تیر و سپر دونوں موجود اور دونوں اسکے کام میں تیر تو وہ جو
مقابلہ میں سپر دل ظالموں کے ہے کہ اسکے پار ہوتا ہے اور سپر وہ جو برابر دیدہ ڈرونی
اس کمان کے ہے یعنی جو کوئی انکو ڈرونی دیدہ کے کمان سے دیکھے اور تیر نگاہ سہمگین
ڈالے اسکی سپر یہا مدور ہے بس مظلوم ہر طرح محفوظ ہے معنی ترکیبی شعر
مظلوموں کے دلونسے جو آہیں نکلتی ہیں وہ لفظ ہا کو اخذ کیے ہوئے ہیں جسکے
معنی بگیر ہیں بس جو اہل ظلم ہیں آخر انکے لیے بگیر ہی یعنی ضرور ہی پکڑے
جاوینگے معنی معماے نشر مقررہ نے تشرین لفظ آہ کو معما میں اخذ کیا ہے
اور خود اسکو بیان بھی کر دیا کہ الف تیر ہی اور ہا مدور سپر حناخم دونوں کی صورت
سے ظاہر اور کمان سے ارادہ مال الف آہ معنی معماے شعر آہ دل اسکا ہا ہوا ہے
خدا اور بگیر کے معنی میں محسنات کلام بہ اخذ ہا شد مشتمل کیسا برجستہ ہے

ایک تو اخذ جامع دوسرے اخذ کلمہ ہا اور مراعات و مناسبات قابل غور و انصاف
ہیں الاختلاف شارح نے سپرہائے دلہائے ظالمان کی جگہ ایک بدل اس
عبارت کا یہ لکھا ہے کہ نشرہائے دلہائے ثابت ہوا ہے اور اکثر شارح مدار سخن کا اسی
بدل پر لکھتے ہیں اور محاکمی یہ صورت کہ جب ہا نشر ہوگی آہ ہوگی انتہی شارح ایسی
ناحق و بجنون مین پڑیں سیدھی بات تو یہ ہے کہ آہ سپرہائے دلہا قلب کر نیکو کافی ہے
نشر کی کیا حاجت کل جمع مین دو تو حرف آہ یا ہا انہیں کیا نشر اور کیا جمع مین تو اس
بدل کو پسند نہیں کرتا۔

لنگنہ اے درویش الف آہ رنست و ہا حلقہ چیرتا بدان رسن و چنبر جانہائے
ظالمان را در چنبر حلق بستہ کنند و بایستوارہ گناہ فی جیدہا جہل من مسد از
رسن موے صراط در حلقہ چاہ ویل افگند قطعہ از الف یک بین وز ہی نقش صفہ
دہ ز قلب او پیانی در شمر + یعنی از یک آہ کان ظاہر شود + چون ز قلب آید نماید
دہ اثر + اللغات چنبر محیط و دائرہ دون و حلقہ و طوق و بمعنی کند پشتوارہ
اسقدر بوجہ جو آدمی پشت پر اٹھاسکے جیدہا بالکسر گردن جبل بالفتح رسن درک
جیسے جبل الورد گردن مسد بفتح تین رسی لیف خرما کی اور شتم شتر کی صراط راہ راست
اور نام ایک پل کا سروخ پر ہی بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز مفر
بالکسر تھے اور دائرہ چھوٹا اس صورت کا کہ اہل حساب واسطے حفظ مراتب
عدد کے لکھتے ہیں اب بجائے اسکے نقطہ مگر ہندوی مین بدستور ہی ویل بالفتح
عربی مین بمعنی وائے کہ کلمہ افسوس کا ہے و ہلاک و نام وادی و دوزخ بعض کا قول
ہے کہ اصل مین وائے تھا بمعنی حزن حرف لام کو زیادہ کر کے پھر اصل کلمہ جان لیا
معنی ترکیبی نشر اے درویش الف آہ کا ایک رسی ہی اور ہے اسکی حلقہ چنبر
یعنی کند کا اور یہ رسی و چنبر اس واسطے ہے کہ ظالمون کی جانین چنبر حلق مین باندھیں
اور مع پشتوارہ گناہ فی جیدہا جہل من مسد کے یعنی اسکی گردن مین رسی لیف
خرما سے ہی رسن پل صراط سے کہ مثل بال کے باریک ہی حلقہ چاہ ویل مین ڈالیں

فاعل دونوں کے قضا و قدر معنی ترکیبی قطعہ آہ مین جو الف ہی اسکو تو ایک کا
 عدد سمجھا رہے جو اسکے بعد ہی اسکو نقش صفر جان اور جو آہ قلب کے ساتھ ہوگی تو برابر
 اس الف اور صفر کو دس شمار کر لے اس سے یہ غرض ہے کہ ایک آہ جو ظاہر ہوگی اگر
 قلب سے ہی تو دس اثر دکھائیگی معنی معماے نشر اس نشر مین بھی آہ کے معما کا
 بیان تھا سو مہر رح نے خود بیان کر دیا معنی معماے قطعہ آہ کے الف کو ایک
 کا عدد ٹھہرایا اور با جو الف کے بعد ہی نقش صفر پر قلب او کیے ایسا اسکے قلب کا کیا ہی
 بعد قلب کے ہا مدور آہ کے جو الف کے با مین طرف تھی داہنی طرف گئی تو وہ الف
 آہ کا جو ایک تھا دل ہو گیا اس سبب سے کہ با بمنزلہ صفر کے ہو گئی ہکذا صورتہ ۱۰-
 محسنات کلام حلق کو جنبہ کرنا کیسا بدیع ہے کہ گویا صورت باندھی ہے اس سبب سے
 کہ حلق آدمی کا مدور مثل حلقہ کند کے ہے اور سانس مثل رسن کند کے اور ضرور ہے
 کہ مرنے کے وقت سانس گئے مین گھٹتی ہے جسکو کہا ہے بستہ کنند ایسے ہی قلب کہ
 دل اور واژگون کرنے دونوں کا فائدہ دیتا ہے الاختلاف شایع نے کچھ تصریح
 قلب ہا کی جسکو صفر ٹھہرایا ہے نہیں کی متن مطبوعہ مین بجائے بدان کے بدان غلط
 لکھا ہے اور افکنند کی جگہ افکنند۔

حکایت یکے از ملوک را عادت آن بود کہ چون از اغنیائی پیش او آمدی ہزار درم
 رعایت نمودی و این را بر تعاقب اعادہ فرمودی و اگر درویشی پیش وے آمدے
 چیزی ناقص در دامن او افشاندی یکے از ندما گفتش معدلت آن باشد کہ رو
 مسکینان را بر عین اعیان پیش دلت تقدیم در حجان باشد گفت نشناختہ کہ عادل
 آن بود کہ ضمیرش الف وار عمود میزان عدل و احسان باشد یعنی از یک جانب
 دل و حوصلہ ہر کس در کفہ امتحان می نہد و از دیگر جانب زور مقابلہ آن میدہد
 شعر عی العادل حد کل احاد + فاولم یصن حدۃ فھو عا د +
 اللغات تعاقب بھا گے ہوے کا پیچھا کرنا اعادہ بکسر لوٹانا اور لوٹ کی
 بات کہنا اعیان بالغت بزرگان و چشمہا و اشیا و ذوات موجودات در خارج

ریحان بالضم و ثانی حائے حملہ غالب ہونا ترازو کا اوٹل اُسکا کی طرف اور پڑھتے ہونا اول
 زیادتی و فوقیت نیز محمود فتح اول و ضم ثانی شاہین ترازو و خیمہ و چوب و گرز و سعی
 صیفہ ماضی کا ہی رعایت سے آحاد بالمدح جمع احد یعنی ایک لم یقین صیفہ مضارع
 کا صیانت سے بچنے لگا بد اشتتن عا دنام قوم ہو د علیہ السلام کہ طوفان باد سے
 ہلاک ہوئی عادی وہ چیز جو کسی کی عادت ہو اور دشمن اور حد سے گزرنے والا اور
 ظالم معنی ترکیبی شریادشاہوں سے ایک پادشاہ کی یہ عادت تھی کہ جب غنیا
 یعنی مالداروں سے جو کوئی شخص اُسکے سامنے آتا تھا ہزار درہم دیتا تھا اور اسکو
 بھی تعاقب پر عادی کرتا تھا کہ پھر آئیو پھر دینگے اور اگر کوئی درویش اُسکے سامنے
 آتا تھا ناقص شو اُسکے دامن میں ڈالتا تھا یہ حال دیکھکے اُسکے ایک مصاحب
 نے کہا کہ مدلت تو یہ ہے کہ مسکینوں کے رو کو عین اعیان یعنی بزرگوں کی ذات پر
 سامنے تیرے دل کے بیشی و فوقیت ہو کہا تو نے اس بات کو نہیں پہچانا ہے
 عادل وہ ہے کہ الف کی طرح شاہین میزان عدل و احسان کی ہو اس واسطے عادل
 ایک طرف سے دل اور حوصلہ ہر کسی کا پلہ امتحان میں رکھتا ہے اور دوسری طرف
 سے زراستی کے مقابلہ میں دیتا ہے معنی ترکیبی شعر نگاہ رکھتا ہے اور رعایت
 کرتا ہے عادل حد کل آحاد کی یعنی فرد فرد کی کہ اپنی حد سے متجاوز نہ ہو اور جو حد کی صیانت
 و نگہبانی نہیں کرتا وہی عادی ہے یعنی حد سے گذرا ہوا اور ظالم معنی معاماتے شر
 یکے سے قصد الف کا ہے کس واسطے کہ ایک عدد رکھتا ہے اور ہزار سے مقصود غنیں بس
 الف اور غنیں مل کے لغ اور این کے تعاقب سے مراد اُسکا قلب ہے جو دنیا ہو پھر
 لغ اور دنیا مل کے انضیا حاصل ہوا اور در کو سامنے دی کے کرنے سے دروی جیسا کہ
 ایما کیا ہے در پیش وے اور چیز ترجمہ شو کا ہے اور شو کو ناقص کرنے سے فقط ش رہیگا
 جب اس شین کو دامن دروی میں ڈالینگے درویش حاصل ہوگا و مسکین کا مسم
 عین اعیان پر لانے سے مع ہوا اور اس مع کو مدلت کے سامنے کرنے سے مدلت
 ہو عادل میں عمود میزان یعنی شاہین الف لانے سے عادل ہوتا ہے عادل کے

ووجانب ہیں ایک طرف دل ہی جسکا اشارہ دل و حوصلہ الخ ہر دوسرا کو جیسے باتا
یا عین جو بمعنی زرد کے ہیں جسکا ایما ہر ذرہ بقابلہ بس عا اور دل کا مجموع عادل ہوا معنی
معاملے شعر مدکل کی لام ہی اور عادل میں بھی لام بس عادل اگر رعایت اس حد
کی نہ کرے گا عاد ہو جائیگا حسنات کلام چیزے ناقص در دامن افشاندی کیسی
خوبی رکھتا ہی کہ چیز ناقص بمعنی شے ناقص کے ہی اول تو صفت شے کی بالین ہمہ خود بصورت
ناقص کے بھی اگرچہ دراصل ناقص نہیں ہی بلکہ اجوف و مہوز لام ہی لیکن شاعر ادنیٰ
مشابہت اور ملاہست دیکھتے ہیں اور بالفعل استعمال اسکا فارسی میں شے کے
ساتھ ہی بدون ہمزہ اور اسکے سوا بہت خوبیان الاختلاف شائع معادرویش
کے چکر میں ایسے پڑے کہ نہ کچھ اُسمیں حسن و خوبی نکالی نہ معما بلکہ سیدھی راہ چھوڑ کے
جیسے کہ میں نے لکھا ہی اور عبارت مصرح میں دیکھنے والے دیکھ ہی لینگے ناحق
ایچ بیچ میں پڑ گئے اور وہ ٹھیک نہ نکل سکا نہ اور جو تھی وہ انکو سو بھی جیسے معامت
کا اور عدل کا اور عادل کا جو میری تحریر میں موجود ہیں اور انکی تحریر میں بہت
نہیں ہی تن مطبوعہ میں بچا کے کفہ کف اور لم یصن لم یصن غلط ہی۔

فصل فی ذکر الوزرای والعمال

نکتہ وزیر آرزوی دل انداما بھنے کہ خیال زرد دل دارند وزیر بر سر قلم ایشان میرو
قطعه وزارت ست ترازوی قلب ازان معنی + کہ ہست مشرق دلا محمل رای وزیر
وزیر بارخ ورد از وجاہت ست ولیک + زینش نالہ مظلوم زیر پائیش زیر +
اللغات وزیر کسی کا بوجھ اٹھانے میں جو کوئی شریک ہو وزیر جمع وزارت مصداق
وزیر بالکسر گرائی و بار و پشتوارہ و گنا و سلاح جمع اسکی اوزار وجاہت روشناس ہونا
خوبصورت ہونا و خداوند و بزرگی زیر بیایے معروف آواز بار یک مقابل ہم معنی
ترکیبی نشر وزیر آرزو دل کی ہیں اسی نہایت عزیز لوگ لیکن بھنے کہ خیال زیر کا
دل میں رکھتے ہیں یہ وزیر انکے قلم کے سر پر ہی بھنے بار و گناہ معنی ترکیبی قطعہ

وزارت کیا ایک ترازوے قلب ہی یعنی وزارت کو لٹھنے سے ترازو ہوتا ہی اور اس بات سے ہی کہ لوگوں کے جو مشرقی دلوں کے ہیں محل رہے وزیر کے ہیں کہ وزارت کی ترازو سے نہی تولی باتیں دلوں میں اُنکے بھرتا رہتا ہی اور اُنکے نور کا ظہور اُنکے مشرقی دل سے ہوتا ہی یعنی اسپر کار بند ہوتے ہیں اور نیز وزیر کا وجاہت و خوبصورتی سے گونج و ردیعے گلاب کا سا پھول ہو رہا ہی لیکن اگر ظالم ہی تو نیش نالہ مظلوم سے ہو نہین خود اسی کے پانوں تلے زیر ہی یعنی ہر گھڑی مظلوم اسکی جان کو اگر روتے ہیں تو ضروریہ بھی زیر و زرا میں ٹپے گا معنی معامے شرفرا کا قلب آرزو ہی اور اسکے دل میں نہ بھی موجود چنانچہ ادھر وا ہو ادھر الف بیچ میں لفظ زرا اور زرا کے آخر الف بہنزلہ قلم ہی راست اور اسکے سر پر وزیر موجود معنی معامے قطعہ وزارت کا قلب ترازو ہی و رد و وجاہت کا رخ واو وزیر کا رخ بھی واو اور زیر اسکے زیر پا موجود کہ واو او وزیر مل کے وزیر ہوتا ہی محسنات کلام آرزوی دل اند کیا لطف سے ایراد فرمایا ہی قلم وزرا الف سے کیسا مناسب صا د کیا ہی زیر زیر وزیر وجاہت و رد سب میں سر کلمہ حرف واحد مناسب لفظ کے اور اُنکے سوا الاختلاف نتائج نے پھر معما زرا کا جسکا اشارہ خیال زرد دل دار نہ ہی نہین لکھا چاہیے تھا اور معما بھی کیسا کہ ضرورت پیا ہو اصرار کا۔

نکتہ الف صورت قلم دار و نوں دوات را گویند مردم دیوانے باید کہ با خلاق ملکی آراستہ باشد و گریہ دیوے باشد الف و نوں ہمکنار نہادہ مثنوی ہست دیوان دین و دانش در میان + ہر کہ دین بگذاشت بیند و اے زان + حرف علت در وزارت صدر بین + کا خراز علت کند زارت یقین + در وزارت از الف چون کلک راست + گریہ باشد آن الف و زرت بجاست + اللغات دیوان بالکسر عرب دیوان بیایے مجبول جسگہ لوگوں کی جمع ہونے کی مجازاً فقر محاسبہ و کچہری و دارالعدالت و مکان اجلاس ملوک و صاحب عدالت و صاحب مسند و اد فریاد و ماجرا دیوانی منسوب بدان حرف علت و اے زار ضعیف جیسا کہ زار و زرار کہتے ہیں وزارت و زرا کے معنی

اور پہلی کے نکتہ میں لکھے گئے معنی ترکیبی شمر مقرر کرتے ہیں دیوان میں الف تو مثل قلم کے ہوا و نون دوات کو کہتے ہیں پس چاہیے مردم دیوانی کو جو نون و قلم کہ سورت قرآنی بھی ہیں یہ بیٹھا ہو صفات ملکی سے آراستہ ہو زمین تو ایک دیو ہو جسکے الف و نون کنارہ پر رکھا ہوا ہو یعنی جب الف و نون سے جو مقصود ہو وہ بجا نہیں لاتا تو گویا انکو ایک کنارہ رکھے بیٹھا ہو جسے ترکیبی شمنوی دیوان کے درمیان میں واضح نے دین و وانش بھی رکھا ہو کہ موافق اس کے دیوانے کو بجا لائے پس جسے اس میں دین چھوڑا وہ اسی سے واسے دیکھنا وزارت کی لفظ میں حرف علت صدر میں واقع ہوا ہو اس سے معلوم ہوتا ہو کہ آخر کسی علت سے بجو زاز زار ضروری کریگا خوب یقین سے جان لے وزارت میں الف جو مثل ملک کے راست ہو اس کا راست ہی ہونا چاہئے اگر راست نہوگا تو ذرت یعنی گناہ تیرے ہی قائم و بر جا ہو اسکو بھی خوب سوچ لے معنی معالجے شمر دیوان میں الف کو قلم نون کو دوات ٹھہرایا ہو اور یہ قلم دوات ظاہر دیو کے سامنے رکھی ہوئی ہو پس مجبوراً دیو اور الف نون کا دیوان ہوتا ہو معنی معالجے شمنوی دیوان کے لفظ میں لفظ دین رکھا ہوا ہو اور ابھی موجود چنانچہ دال یے نون ملانے سے دین ہوتا ہو اور وائچ میں لانے سے دیوان وزارت کے صدر میں و ا و حرف علت کا ظاہر اور وزارت دوسرے مصرعہ کا جب و ا و اسکے صدر میں آئے گا وزارت ہو جائیگا وزارت میں اگر الف نہوگا ذرت رہیگا محسنات کلام دیوانی و ملکی میں تضاد ہو اور نیز دیکھا لفظ مناسب ملک کے نون و الف قلم ایک سورۃ قرآن مجید کی بھی ہے پس نون قلم دوات بھی اور وہ سورۃ بھی جسکے ساتھ نون کے پاس ہی قلم کا لفظ ہی نسخہ مطبوعہ کے دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ میں یقین کی جگہ ہیں پھر نسخہ نگار ہو محض ان کو قافیہ کیسے ہوگا۔

نکتہ کا کہ درجہ میں دست آری کہ ہفتا دست و عین نیز ہفتا اشارت دست بدانکہ محاسب یا نیکو چو نگر کسی دیدہ خوردہ بین بر ملک گمارد و بواسطہ او ذخیرہ حاصل کنی شمر کا کہ دست عین دیدہ و بین خلق از او روشن حساب عالم چون میں سیاهی

اللغات کلک بالکسر ہر فی میان خالی عموماً و فی قلم خصوصاً ذخیرہ وہ چیز کہ وقت
 یہ کام آنے کے واسطے بچائی جائے عین چشمہ وذات شی و آفتاب و ابر کہ قبلہ سے
 اٹھے و زر معنی ترکیبی شعر کلک کے حساب محل میں متعدد ہیں اور عین کے بھی ستر کو یا
 کلک حساب عین میں ہی اس سے یہ اشارہ ہی کہ محاسب کو چاہیے کہ نرس طرح
 دیدہ خوردہ بین کو کلک پر یقین کرے اور اسکے واسطہ سے ذخیرہ حاصل کرے
 اسیلے کہ کلک اور عین دونوں کا ایک حساب ہی اور عین بیان بمعنی زر کے ہی
 معنی ترکیبی شعر کلک عین دیدہ ہی ای خود ذات دیدہ جس سے مخلوق سارے
 عالم کا حساب عین کے مثل سیاہی میں روشن دیکھتی اور پاتی ہیں اس میں عین
 آنکھ کے سینے میں ہی کہ آنکھ کو بھی سارا جہان سیاہی میں روشن ہی اور دیکھتی ہی
 اور کلک کو بھی سیاہی میں اسکی سیاہی ہی حروف و نقوش معنی معانی شعر
 مہر رح نے خود توضیح کر دی ہی اور عین کو بمعنی زر کے ٹھرایا ہی معنی معانی شعر
 شعر کی طرح اسکو بھی واضح کر دیا ہی اور اسمیں عین دیدہ سے مقصود ہی محسنات
 کلام وہی ایک لفظ عین ہی اور کیسی دو خوبیان اور سیاہیاں ثابت کی ہیں
 نکتہ اصحاب دیوان اگر از مفرد سرکشند از عمل فرومانند بلکہ ہر کرت کہ ایشان را
 در محاسبہ مفرد کشند ایشان را در ان کشیدن کہ دست فری دیگر در دل پیدا میشود
 قطعہ اگر چہ شد از سم مفرد بہ چرخ + نہان تیرا فلک زیرہ مفرد + ولے آنکہ تشویش
 مفرد ندید + مفرد نشد نزد اہل نظر + اللغات مفرد بالضم بمعنی تنہا اور اہل دفتر
 کی اصطلاح میں جمع کو کہتے ہیں اس سبب سے کہ قرینہ نہیں رکھتی ہی طلب الفتح
 کشش و افزونی اور خط دراز جو حساب میں کھینچتے ہیں مفرد بالکسر کیسہ بزرگ
 و بخشش و بروزن مقدار نیز ہمیں معنی سم بمعنی ترس و خوف تیر معروف و عطارد
 مفرد اسم ظرف جائے گرفتار معنی ترکیبی شعر اصحاب دیوان اگر حساب مفرد
 سے کہ نہایت سخت و مشکل ہی سز کالین اور جان بچانین تو اپنے کام و عمل سے
 فرود ہو جائیں ای جدا و معزول بلکہ انکو ایسا ہونا چاہیے کہ جس دفعہ کہ انکو

محاسبہ مفرد میں ڈالین تو انکو یہ معلوم ہو کہ اس میں مدہ دوسری قسم کی فردل میں پیدا ہوتی ہے معنی ترکیبی قطعہ مقرر کرتے ہیں اگرچہ یہ مفرد ایسی مشکل چیز ہے کہ اس کے خوف سے عطار دوسرے فلک چنچ پر نیچے مفر کے بھاگ کے چھپا رہی لیکن یہی کہ جس نے تشویش مفرد کی ندیکھی اہل نظر و فکر کے نزدیک وہ مفرد ہرگز نہیں ہوا ای قابل عطا و بخشش معنی معامے شرح کلمہ مفرد کا سرکہ میم ہی کھینچ لینے فرد ہر گاہ مفرد کا اول آخر مدہ ہی ہر گاہ مد کے دل میں فرسید ہو گا مفرد حاصل ہو گا معنی معامے قطعہ علامت عطار کی دال ہی جب یہ مفر کے نیچے چھپکا مفرد ہو گا اور ہر گاہ لفظ مفرد مشوش ہو گا یعنی قلب غیر مستوی مفرد ہو جائیگا تحسینات کلام سہم میں ایہام ہے کہ معنی تیر کے ہوا اور مراد تیر مناسب اس کے چنچ و افلاک اور مفرد مفرد مفرد سب میں سرکہ میم الاحتلاف شارج نے مفرد کے معنی بہت تفصیل سے لکھے ہیں مگر میں نے تو جو لغت میں پائے وہ لکھ دیے انکو کسی لغت سے معلوم ہوے ہوں یا سینہ بسینہ گوش بگوش کا حساب ہو۔

تکثرت عمل اگر کہ از نام خود پند بردار کہ اولش عمل ست و آخرش دار قولہ تعالیٰ انی عامل فسوف تعلمون من تکون لہ عاقبت الدار + شعر عامل مسکین کہ دایم چشم دارد بر عمل + بنید اول زر و لے آخر ملول ست از عمل اللغات عمدتاً صاحب کام و صاحب عمدہ ایسے ہی عامل دار عربی میں خانہ محلہ و سراے اور فارسی میں مطلق چوب و درخت اور سولی پھانسی کی لکڑی ترجمہ آیت بیشک میں عامل ہوں پس جلدی جانو گے تم کون ہی جس کے واسطے دار آخرت ہے معنی ترکیبی شرح مقرر کرتے ہیں عمدتاً کہان ہی آئے اور اپنے نام سے اب بند حاصل کرے کہ اس کے اول میں عمل ہے اور آخر میں دار ہے کہ بیان سولی کے معنی میں ہی اور ایراد آیت شریف کا بنظر مناسبات لفظی کے ہے کہ آیت شریف فقرہ مقرر سے بہت مناسب ہے مثلاً عامل اور عاقبت اور دار معنی سے کچھ غرض نہیں تانہ کہا جائے کہ عربی میں دار بمعنی خانہ کے ہے نہ سولی کے

اور ایمان مقصود سولی سے ہی معنی ترکیبی شعر عامل مسکین کہ ہمیشہ چشم امل پر رکھتا ہے اور امید لگائے رہتا ہے اول تو زردی کھتا ہے لیکن آخر میں اسی عمل سے اپنے ملول ہوتا ہے اور رنج دیکھتا ہے کوئی نہ کوئی ایسی صورت ناگمانی آپڑتی ہے معنی معما کے شعر عمار میں ظاہر عمار کے اول عمل اور آخر میں دار ہے معنی معما کے شعر عامل میں اول عین ہی بغی زار اور عین کے بعد لفظ امل یعنی امید گویا امل پر یہ چشم رکے ہوئے ہی الاختلاف شاعر نے لکھا امل سیر ہونا کسی چیز سے اور اندوہ پانا کہ ملال سے ماخوذ ہے مجکو تو مل شراب کے معنی میں ملال نہ ملال سے ماخوذ اور جب مل فارسی ہی تو مشدد ہو نہیں سکتا پھر ملال کے دو لام کہاں سے آئینگے اور جو معما عامل کا نکال کے لکھ دیا ہے در آخر عامل مل واقع شد کہ مشتق ملال سے ہی انتہی شارح تو چاہتے ہیں کہ تا امکان مل کی لفظ سے ملال پیدا کروں اور معما ہی کے کام میں لاؤں کہ بار بار اسکی فکر ہی لیکن اگر ملال سے مل ماخوذ ہوتا اور مصرح کو یہ بات مد نظر ہوتی کہ دیکھو عین کے بعد مل ہی یعنی نہ کے بعد ملال تو مصرح مصرعہ میں ملول نہ کہتے ملال کہتے بلکہ صرف یہی غرض ہے کہ آخر میں وہ عمل سے ملول ہوگا چنانچہ اکثر عمدہ دار اور کام والے بلا میں پڑتے دیکھ گئے نہ یہ کہ اسکے آخر میں ملول ہے۔

نکات عمال چشم بر مال دار ندی بنید کہ اول ایشان عا و عاقبت نا دید نست و عاقبت لام کہ مبین علت است شعر قرب عمل اگر چه بود در نظر شگرف + در قلب لمع برق نماید بگاہ حرف + اللغات عمال بالفہم و تشدید میم جمع عامل عا بفتح و تخفیف کوری و گمراہی مبین بالفہم میم و کسر موحده ظاہر کر نیوالا او ظاہر شدہ شگرف بکسر شین و فتح کا و فارسی زیبا و فرخ کعب روشنی و درخشندگی و درخشیدن معنی ترکیبی شعر عمال مال پر تو چشم لگائے ہوئے ہیں مگر اینالذی این نہیں دیکھتے کہ اول انکا خود عا و کوری ہی اور انجام کار کو نہ دیکھنا اور آخر میں لام ہی علت ظاہر کر نیوالا کہ سبب و علت کے واسطے مستعمل ہوتا ہے معنی ترکیبی شعر

قرب عمل کا اگرچہ نظرمین زیبا و شگرف معلوم ہوتا ہی لیکن جب یہ عمل قرب لوٹتا اور بدلتا ہی تو بمع برق معلوم ہوتا ہی وقت حرف و تلفظ کے اور بمع برق کے خاصیت معلوم معنے معما کے شر مال پر جو آنکھ رکھی جائیگی کہ مراد عین سے ہی حال ہو جائیگا اور عمال کے اول عما اور آخدا میں لام بھی ظاہر معنے معما کے شعر قرب عمل کو اگر لوٹینگے بمع برق ہوگا یعنی عمل کا قلب بمع اور قرب کا برق اور بنظر حصول معنے ترکیبی کے دونوں میں تقدیم تاخیر کردی ہی محسنات کلام عمال عما عاقبتہ علت عمل سرکہ سب کا عین عاقبت عاقبت تجنیس تام چشم اور بیند اور عا اور نا دیدن سب باہم مراد و مناسب کیسے ہی نظر و نماید۔

نکتہ الف ساعی تیرہ خلقت برعین سستی اوتا عین اور ابر بایر و بیاس دلش مبتلا گردانہ شعر غماز کہ غم حسد آمد زبان دراز نہ بود عجب کہ پیشہ اواز غم ست و آرزو اللغات ساعی کو آشنہ و دوندہ و بدگوئی کنندہ سستی اسکا مصدر و اسم مصدر غماز بروزن تھار چنل خور معنے ترکیبی شر ساعی کہ بدگوئی دیکھو الف تیرہ مخلوق کا اسکی عین یعنی آنکھ پر رکھا ہوا ہی اور اس تاک میں ہی کہ اسکی عین کو تو لجاؤں اور اسکو ہمیشہ یاس دل میں چھوڑ دوں یعنی آنکھ میں بھڑکے نوید میں دالوں معنے ترکیبی شعر یعنی غماز کہ حسد کے غم میں مبتلا ہی جسکو دیکھتا ہی جلتا ہی اسی سبب نے زبان اسکی بڑھی ہوئی ہی تو یہ بات کچھ تعجب کی نہیں کہ سوا سٹہ کہ یہ پیشہ بدگوئی کا اس سے بسبب غم و آرزو کے ہی معنے معما کے شر ساعی میں الف جو بصورت تیرہ کے ہی عین پر رکھا ہی اور جب عین نہیں رہیگا یہ تیرہ اڑے گا تو ساری رہیگا جسکا دل یاس ہی معنے معما کے شعر غماز کا اول جز غم ہی دوسرا آرزو اور دونوں کا مجموعہ غماز محسنات کلام عین سستی کیا خوب لائے ہیں کہ سستی میں عین بھی ہی اور نیز ذات و نہایت سستی الیٰٰ شملہ و شاعر نے ایسے سیدھے صاف نکتہ عین جانے کیا کیا تراش تراش لکالے ہیں۔

نکستہ مقرر چاہ مگر میکند و خود می افتد و میم نامش حلقہ آخاہ است کہ راے او
در تہ چاہ مقرر دارد شعر مقرر میم و رایش قاف وری دہل عیان دارد کہ در تلخی لفظش
سردی عیش نہان دارد و اللغات مقرر بضم میم و کسر راے تقریر کرنے والا جسکو
عرض بیگی بھی کہتے ہیں جو سوال و حاجتیں لوگوں کی بادشاہ تک پہنچاتا ہی مقرر فتح
اسم طرف جائے قرار کرتے عیان ظاہر نہان پوشیدہ معنی ترکیبی شریعتی مقرر
کہ چاہ مگر کہو دتا ہی اور آپ ہی اس میں گزرتا ہی اسکے نام میں جو میم ہی وہی چاہ مگر
کا حلقہ ہی کہ راے مقرر کا اس چاہ کی تہ میں مقرر ہی اور ٹھکانا معنی ترکیبی شعر
مقرر کی میم ورے کہ مر ہی قاف ورے کو ظاہر کر رہی ہی جو اسکے دل میں ہی یعنی
قرعے سردی کہ یہ تلخ گوئی میں سردی غل کی نہان رکھتا ہی عرض تلخی و سردی
اسکے ظاہر و باطن میں بھری ہوئی ہی معنی معانی شریعتی میم کو چاہ کہا ہی
وہ مقرر میں موجود گویا مقرر بذات خود اس چاہ میں ہی اور راے مقرر کا تہ چاہ
میں مقرر ہونا یوں کہ پہلے را کو راے ٹھہرایا تو مقرر کے نیچے پہلے را ہیگی معنی معانی شعر
خلاصہ یہ کہ مقرر میں دو صورتیں ہیں اول تو میم ورے سے مر حاصل ہوتا ہی دوسرے
قاف ورے سے قرعہ بمعنی سردی کے ہی اور مر بمعنی تلخی کے محسنات کلام
عیان نہان سردی تلخی کہ اکثر زہر بھی سرد ہوتے ہیں اور سوال اسکے الاختلاف
جائے عیش بھی نسخہ ہی لیکن اس صورت میں عیش نہان صفت موصوف
تو ہوگا مگر معنی ترکیبی ٹھیک نہیں ہونگے متن مطبوعہ میں جائے مقرر کے مقصد نہ کہتہ
میں غلط ہی۔

نکستہ ہر کہ در فن رقوم رنج برد صفاے عیش مروق را بہر آورد و چون وقت قوم
بر گرداند مقرر کرد شعر غلجی کا دل نامش بت و آخر کی آید بسوے راستی
پیوندا و جستن خی شاید اللغات مروق بضم میم و تشدید و اوصاف کردہ شدہ
و مصفا و شراب مقرر تو قیر یافتہ شدہ بتلجی نویسنده ترکی ہی معنی ترکیبی شریعتی
جسے فن رقوم میں رنج اٹھایا اپنی زندگی صاف مروق کو گڈ بڈ کر دیا اور جو وقت

کو ٹوٹائے وہ موقر ہوئے معنی ترکیبی شعر تکی وہ شخص ہی جسکی بُرائی اُسکے نام سے ظاہر ہو کہ اول اُسکے بُت ہی سرمایہ کفر اور آخر اُسکے کچی بس ایسے شخص میں یہ دھوکہ دینا کہ کچھ اسکا راستی سے بھی پیوند ملاؤ وہی یا نہیں ہرگز نہیں چاہیے معنی معائنہ شر رقوم کے گڈ بڈ ہونے سے مروق بنجاتا ہی اور رقوم کو سیدھا پھرنے سے موقر بھی ہوتا ہی معنی معائنہ شعر اسکا معائنہ ہی سود و فون جز اُسکے بت اور کچی مصرعہ نے بیان کر دیئے محسنات کلام ہم مین لفظ ہم برعایت رنج کیسا اچھا ہی رقوم سے بھی ورق نکلتا ہی بقلب۔

حکایت یکے از اعمال را گفتند کہ تا چند بسودای تراش معاش با خلق چون قلمت تعلق دل نمائے و تا کے بجانہ سیاہ کردن دیوان دوات چون میم مرکب بجمع ورق پریشان کشائے و از خرج مفرد اندیشہ نمائے گفت مگر این دفتر نخواہد که سین مستوفی دندان طبع اوست کہ بدان زندگانی میکند چون آن دندان ازوے جدا گردد متوفی شود شعر مستوفیست از طبع خام سر نشین + سودای خامش از سرخامه نشان بین اللغات تراش بالفتح افتخار و آرایش و نفع و طمع و توقع و تعلق و چالپوسی و خوشامد مرکب بضم میم بر وزن منور سیاہی لکھنے کی ورق بفتح و کسر درم نقرہ و سیم مسکوک مستوفی بالضم و تاے فوقانی بکسر تمام را فرا گیرند و سر دفتر اہل دیوان کہ از دیگر محاسبان حساب گیر دستوفی وفات یافتہ شدہ معنی ترکیبی شریک کو عالمون سے کہا کہ کب تک اُمید و طمع معاش مین مخلوق کے ساتھ اپنے قلم کی طرح تعلق دل کا ظاہر کرے گا اور کب تک اپنا گھر کا لاکر نیکو دہن دوات کا جو مثل میم مرکب یعنی سیاہی کے تنگ و سیاہ ہی واسطے جمع کرنے ورق پریشان کے کھولے گا ورق درم مسکوک پریشان اس واسطے کہا کہ ورق کے حروف پریشان ہیں اور نیز درم بھی پریشان گھر گھر بس انکے حج کرنے مین کمال حرص بھی اُسکی نکلتی ہی اور کہا کہ خرج مفرد سے اندیشہ نہیں کرتا کہ تیرے سچے لگا ہی یعنی محاسبہ ایسی جمع کا کہ کہا ہے آیا کہاں خرج کیا کہا شاید یہ دفتر تم نے نہیں پڑھا کہ مستوفی مین جو سین ہی

یہ اُسکی طمع کے دانت ہیں انھیں سے وہ زندگی کرتا ہی جب یہ دندان اُس سے جدا ہونگے متوفی ہو جائیگا معنی ترکیبی شعر مستوفی جو خام طبعی سے چاہتا ہی کہ میں سر نشین و بالانشین ہوں اور یہ طمع اُسکو اپنے خامہ کے سبب سے ہی تو جان لے کہ یہ سودا اُسکا خام ہی اور نشان خام ہونیکا موجود کہ اُسکے خامہ کے سر پر لفظ خام رکھا ہوا ہی جس سے یہ طمع پیدا ہوئی ہی معنی معامے شریقت کا دل تعلق ہی ورق پریشان رتو جب یہ نیم مرکب سے مرکب ہوگا رتو م حاصل ہوگا مستوفی میں سین نہونے سے متوفی رہتا ہی معنی معامے شعر خامہ کے سر پر خام موجود محسنات کلام سودا سیاہ دوات مرکب باہم مناسب جمع اور شرح و پریشان متضاد ورق بھی برعایت اُسکے دل دہان دندان یہ بھی مناسب یکد گیر اور کچھ انھیں پر حصہ نہیں انکے سوا اور بھی۔

فصل سوم فی ذکر المجندۃ والاعونۃ

نکتہ لام لباس لشکر اسلام لا زال منصورا علی الخصام زہیست بر بالے پاس و شکر نعمت داوور راے رایت عالی او ما ہیست بر سر آیت فتح و ظفر شعر علماء امیر مسارع بالفتح من قلب الوفا فانظر الی علم لافی القلب اعیافا اللغات لام زہر با جمع لام لا زال منصورا الخ ہمیشہ منصور و مظفر ہیں دشمنوں مسارع شتاب کندی قلب میانہ لشکر و غایف جنگ و شور و غوغا فتا بفتح مرد جوان اور یعنی شجاع و سخی کے بھی آیا ہی معنی ترکیبی شرام لباس لشکر اسلام کا کہ ہمیشہ وہ دشمنوں پر منصور و مظفر ہے ایک زہر ہی کہ پاس و شکر نعمت داوور کے بالا اور سر پر اور را اُسکی رایت عالی کی ایک ماہ ہی اور ماہ اس سبب کہ علامت قمر کی ہی سر پر آیت فتح و ظفر کے معنی ترکیبی شعر علم امیر کا قلب لشکر جنگ گاہ سے شتابی فتح کی حار ہا ہی اب دیکھ تو ای جو انحر داسکے علم کی طرف کہ کیسایع اُسکے قلب میں ہی معنی معامے شرام لباس کے سر پر لام ہونے سے

لباس اور شکر کے سر پر لام ہونے سے لشکر ہوتا ہی آیت کے سر پر لانے سے رایت
بنجائیگا معنی معمارے شعر علم کا قلب بمع ظاہر ہی محسنات کلام لام لباس
لشکر اسلام لازال بالابر عایت لام کے سب میں لام اور اسے رایت نیز سر کلمہ
راقب قلب دونوں تجنیس تام۔

نکتہ سنان دشمنان بزر تیغ خونخوارہ پادشاہ زمان گوے نانیست درزینش
دندان آبدار کہ خوردہ میگردد وہاں پردلان پختہ کہ در جنگ نغزہ میزند گوے
دن یعنی خمیست کہ از میانش ناظر میشود شعر از تیغ شاہ حلقہ بخت ست گل
مثال ۱ اقبال را ازان سرو پایے قباست آل اللغات مجنہ بفهم میم و
فتح جیم و نون مشدد جمع کیا گیا اور جگہ جمع ہونے کی تجدید سے یعنی جگہ لشکر جمع
کرنیکی مجازا پامال آہونہ بالفتح و کسر و دیازی کنندگان جمع عائن خلاف قیاس نون
حرف معروف و تیغ خوردہ ریزہ ہر چیز و نکتہ و عیب پر دل بہا دو دلیر قلمہ بالفہم و
تشدید لام بمعنی بردینی جامہ و ازار و ردائے در فارسی رنگ سرخ معنی
ترکیبی شریعہ دشمنوں کی سنان پادشاہ زمان کی تیغ خونخوار کے نیچے لپی
ہی جیسے ایک نان کہ اس تیغ نیش دندان آبدار کے نیچے ریزہ ریزہ ہو جاتی ہی
اور تیغ دندان دار بھی ہوتی ہی اور وہاں پردلان پختہ کے کہ لڑائی میں نغزے
مارتے ہیں گویا ایک دن ہیں یعنی خم جن میں سے ناظر ہر ہونی ہی اور ہا و
نیز ہو یہ دو کلمے ہیں کہ وقت حملہ کے کہتے ہیں معنی ترکیبی شعر پادشاہ غازی
کی تیغ سے لباس بخت کا مثل کلک کے سرخ رنگ ہی اسی سبب سے سرو پا
اقبال کی قبا کا آل ہی اور پادشاہ سرخ کپڑے ہنگام قصد خونریزی کے پہنتے
ہیں بس پادشاہ کی تیغ خونریز دیکھ کر بخت بھی باتباع اس کے سرخ پوش ہوتا ہی
معنی معمارے شرف سنان میں سین دندان ہیں اور دندان کے نیچے
نان موجود وہاں کا اول آخر دن ہی اور ہا اس سے ظاہر ہو رہی ہی معنی
معمارے شعر اقبال کا سرو پا آل ہی اور اس آل میں قبا ہی محسنات کلام

سرو یا بمعنی خلعت اور قبا اور عمامہ اور بخت و اقبال اور کل و آل کیسے باہم دیگر
مناسب ہیں دشمنان میں بھی نان موجود نان اور دندان اور نیش و خونخوار و
آبدار اور علیٰ ہذا سب برعایت باہم کیسے خوب ہیں۔

شکستہ آلف صورت تیر دار و ونون ہیئت کمان پہلو ان آلفست کہ پہلو ازین الف
ونون باز نگیر و قطعہ صورت تیر و کمان در دل خود دار و نقش + ہر کہ چون ساحت
چرخش دل خرم باشد + آسمان کہ بود تیر و کمانی در زیر + اسم او بر سر آن ارفع و اعظم
باشد + الف و ونون کمان ہم صفت تیر و کمان + کانکہ یا این الف و ونون نبود کم باشد
اللغات پہلو باز گرفتار کنارہ کرنا پہلو مرد شجاع و دلاور و صاحب جاہ و ہر دو
طرف سینہ و شکم و نفع و فائدہ خرم تازہ و سیراب و مجازا شادان آرفع بلند تر
اعظم بزرگ تر معنی ترکیبی شرمہا رحمتے ہیں الف تیر کی صورت ہی اور ونون ہیئت
کمان کہیں پہلو ان وہ ہی کہ پہلو اس الف و ونون سے نہ پھیرے اور اپنے پہلو میں جگہ
دے معنی ترکیبی قطعہ صورت تیر و کمان کی اپنے دل میں وہ نقش کرتا ہی
جسکا دل مثل ساحت چرخ کے خرم و تازہ ہی یعنی جگہ بڑے بڑے دل وسیع ہیں
جیسے کہ شجاعوں کے ہوتے ہیں وہ تیر و کمان کو نقش خاطر کرتے ہیں دیکھو آسمان کو
اُسکے تحت میں بھی تیر و کمان ہی اس سبب سے اسم آسمان کا تیر و کمان پر
ارفع اور اعظم ہو رہا ہی یعنی بلند و بزرگ اور کمان میں جو الف و ونون ہی یہ بھی
ہم صفت تیر و کمان کا ہی پس جو کوئی یہ الف و ونون نہیں رکھتا وہ کم ہی یعنی
ناچیز و حقیر معنی معماے شرف بصورت تیر و کمان اور کمان ونون اس
اعتبار سے کہ عربی میں ونون قوسی بھی ہوتا ہی پہلو ان میں لفظ پہلو اور ان
موجود دو ونون کے ملنے سے پہلو ان حاصل ہوتا ہی معنی معماے شعر
لفظ آسمان میں اسم بالائے تیر و کمان جو الف و ونون میں بلند ہو رہا ہی کمان
سے جو الف و ونون ندارد ہوگا کم رہیگا محسنات کلام صورت نقش دل پہلو
پہلو ان اور برعایت آسمان تیر و کمان قوس و نیز لفظ چرخ اور اسم و آسمان

مین اشتقاق :-

نکتمہ کمان ہیئت نون و تیر نشان الف و زگیر صورت الف اشارت بدانکہ ہر کہ
 با ملازمت تیر و کمان ہدم ست نام پہلوانی و نشان امن و امانی زندگانی اورا
 مسلم ست قطعہ سین شست و ہے دودیدہ و قبضہ ست شکل میم + بر حرف لفظ او
 غرض معنیش کو است + یعنی بہ تیر سہم کے در دل افگند + کو را نظر میانہ شست ست
 و قبضہ راست + اللغات زگیر وہ چیز کہ بصورت انگوٹھی کے ہوتی ہی خواہ سینک
 کی ہو یا ہڈی کی اور تیر اندازی کے وقت انگوٹھے مین پہنتے ہین ملازمت بفتح زائے
 معجمہ ہمیشہ ہونا کہین یا کسی کے پاس بذال معجمہ غلط اور بجا ہی قبضہ بفتح وہ چیز
 جو ٹھہری مین لین اور موٹھ ہر شے کی جیسے تلوار اور کمان کی سہم تیر و ترس میانہ بجا بیج
 کسی چیز کا شست چٹکی جس سے سو فارتیر کا تیر اندازی کے وقت پکڑتے ہین و گرفت
 سو فارتیر اور پھلی کے شکار کا کاٹا و نشتر حجام راست سیدھی چیز اور ٹھیک
 معنی ترکیبی شتر مصر حرکت ہین کمان بہ ہیئت نون کے ہی اور تیر نشان الف
 کا اور میم صورت زگیر کے ان سب سے اشارت یہ ہی کہ جو کوئی ہمیشہ تیر و کمان سے
 ہدم ہی نام پہلوانی اور نشان امن و امانی زندگانی کا اُسی کو مسلم اور مانا ہوا ہی
 معنی ترکیبی قطعہ سین شست ہی اور ہے دو آنکھین اور قبضہ شکل میم
 جسکے لفظ کے حرف پر غرض و معنی گواہ ہین یعنی تیر سے وہ شخص دلون مین خوف
 و ترس ڈال سکتا ہی جسکی نظر در میان شست اور قبضہ کے سیدھی اور راست
 ہی یعنی شست باز اور تیر انداز کامل ہی معنی معمارے شتر نون کمان اور
 الف تیر اور میم زگیر سب کا مجموع نام ہوا معنی معمارے قطعہ سین شست
 اور ہے دودیدہ اور میم تینوں مل کے سہم ہوتا ہی محسنات کلام سے
 دودیدہ دو چشمی کہ لفظ سہم کے بیچ مین ہی اور تیر بھی لگاتے وقت دودیدہ کے
 در میان مین ہوتا ہی امن کی لفظ مین بھی نام کا لفظ نکلتا ہی۔
 نکتمہ لاف شجاعت آنرا مسلم ست کہ از سرزنش گر زگران رونہ پیچد

و از سم تیر در معرکہ دیدہ پنوشد این معنی در نام شجاع ظاہرست کہ شیخ یعنی شکست
 در روی دار و الف کہ بہیئت تیرست در پیش چشم قطعہ باسل آن باشد کہ بر رو
 زہ + پاس دارد باس را در روز کین + بال باشد در دل او نیش سیف + قلب
 باسل زان غسل لساب بین + اللغات شجاعت بفتح صحیح ہی یعنی غلط ایک
 قوت ہی در میان جبین و تہور کے سرزنش سر مار دنیا و ملامت رو پیچیدن لکھن پھینا
 باسل بکسر سین دلیر و بہادر باس خوف و عذاب و سختی و قوت جنگ بال شیبہ و
 دل و جان و بازوی مرغان اور ایک مچھلی لساب لیسندہ معنی ترکیبی شریخی شجاعت
 کی مارنا اسکا کام اور اسکو زیبا ہی کہ گزر گران کے سر جھاڑ دینے سے منہ نہ پھیرے
 اور تیر کے خوف سے معرکہ جنگ میں آنکھ نہ جھپکائے چنانچہ یہ معنی خود نام
 شجاع سے ظاہر ہی کہ شیخ جو بمعنی شکستگی کے ہی یہ تو اس کے منہ ہی پر رکھی ہوئی
 ہی اور الف جو بہیئت تیر کے ہی سامنے آنکھ کے موجود پس جو اس شکست
 و تیر کو ارا کرے وہ شجاعت میں دم مارے معنی ترکیبی قطعہ باسل یعنی
 بہادر و دلیر وہ شخص ہی کہ لڑائی کے دن روئے زہ پر ذرا بھی خوف و ترس کو نہ آنے
 دے خوب اسکا پاس و لحاظ رکھے گو باسل میں لفظ باس ہی یہ اسکو پاس
 جانے رہے جو کہ خوف و ترس صورت سے ظاہر ہوتا ہی اس واسطے روئے زہ
 کہا ہی اور نیش سیف کا اس کے دل میں بال یعنی شہر شیریں ہو جائے اسی
 سبب سے قلب باسل کا غسل لساب ہی یعنی چاٹنے والا شہد کا الغرض
 خوب مزے لے لے کے تلوار میں کھائے معنی معمائے شریخ کے اول میں
 شیخ ہی اور الف بصورت تیر عین کے سامنے جو بمعنی چشم کے ہی ظاہر رکھا ہو ہی
 معنی معمائے قطعہ زہ سے مراد لام ہی اسکی رو پر پاس کا لفظ آنے سے
 باسل ہوتا ہی بال کے درمیان میں نیش سیف کا جو باریک باریک دندانے
 سین کے بہن لانے سے باسل ہوتا ہی باسل کا قلب لساب بھی ہوتا ہی
 محسنات کلام سرزنش گزر کیسی خوب ہی کہ گزر میں صورت سر کی بھی عیان

اور سر پہ مارتے بھی ہیں اور سر گردینے کو بھی کہتے ہیں سر اور روئے اور دیدہ مراقات
یکدیگر پاس و پاس نصیحت اور علاوہ برین اور صنایع الاختلاف شائع نے
اس قطعہ میں فقط ایک لسان کو لکھا نہ معلوم اور کیوں چھوڑ دیے متن مطبوعہ
میں بجائے شجاع شجاعت غلط ہے۔

لکھنے دلیری نمودن بے پوشیدن روی رائے تجاہل میسر نہیں شود و در لفظ دلیری
بنگر کہ دل نیست رایش را پوشیده و بطولت یعنی شجاعت بے احتمال روی جرات
جمعیت راحت متصور نمیکرد و در لفظ بطل تامل کن کہ اول بطیعے شگافتن جرات
و آلام ست و آخر لام یعنی التیام منوی کسے تا نام یا بدر بسالت + بساید
خوردن شل اول بسالت + بطل را اگر رسم تیر در دل + خیالی را یا بدست باطل +
اللغات تجاہل جان کے انجان بننا احتمال با کسر و کسوف قافی اٹھانا اور کمان لیجانا
آلام جمع الم بمعنی دکھ و درد آلام زردہ یا و مشبہ بہ زلف و کلاہ ندین فقر التیام بالکسر
ایک دوسرے سے لیجانا اور جمع ہونا اور اچھا ہونا زخم کا بسالت بفتح شجاعت
و دلیری معنی ترکیبی شرجو کوئی دلیری دکھانا چاہے تو اسکو ضرور ہی کہ منہ
رائے تجاہل کا چھپائے بدون اسکے چھپائے دلیری میسر نہوگی اور رائے تجاہل کی
کیا ہی اندیشے اور وسوساں ہر قسم کے ہنگام حرب و ضرب تجاہل اس سبب سے کہا
کہ جان بوجھ کے اُسے انجان بنتا ہی یعنی خوب جانتا ہی کہ موت یا کوئی صدمہ زخم
و ضرب کا بدون تقدیر آگاہی پہنچ نہیں سکتا تاہم در تا بچتا ہی اور دلیری جب تک
دل ہلاک پر نہ رکھے گا کبھی ممکن نہیں دیکھ تو لفظ دلیری کو کہ ایک دل ہی اسکی رائے
کو چھپائے بطولت یعنی شجاعت کہ بدون تحمل ہونے روی جرات کے جمعیت راحت
کے خیال میں نہیں گذرتی نہ صورت پکڑتی ہی غور کرو لفظ بطل کو جسکے اول بطہر
یعنی شگافتن جرات اور آلام اور ثانی لام بمعنی التیام مطلب یہ کہ جب تک
روئے جرات کو نہ دیکھے گا جمعیت راحت کی نہ پائیگا معنی ترکیبی منوی
جو کوئی چاہے کہ بسالت میں نام حاصل کرے تو اسکو پہلے بہت سی لائق جاننا چاہیے

تازہ و ضرب سے خوب نچتہ اور مضبوط ہو جائے اور بطل کے دل میں اگر خوف تیر سے کچھ بھی خیال دخل پائے تو وہ بطل نہیں ہی بطل ہی ای بیہودہ معے معاملے تیر سے دلیری میں دے ست جو مصرح نے کہا ہی اسکے موافق دے جسے دلیری کی رسے کو چھپایا ہی رسے پر آنے سے دلیری ہوتا ہی رومی جراحۃ جیم ہی جب یہ روے راحت نیے گا جراحۃ حاصل ہوگا بطل کے اول ظاہر بطل ہو اور آخر لام مٹنے معامے مبنوی بسالت اور بسالت کہ دوسرا بسا اور لت ہی جمع ہو کر دونوں بنجیس تمام تیر سے الف مراد ہی اگر بطل کے دل میں الف آئے گا بطل ہوگا محسنات کلام نمودن پوشیدن متضا دروے جراحۃ جمعیت راحت کیسے مناسب لفظ ہیں ایسے ہی آلام و لام والقیام تیر در دل کی ترغیب سے جو الف کو ٹھہرانا ہی خیال راہ باطل سب کے درمیان میں الف اور قس علی ہذا الاختلاف شائع نے اس نکتہ میں بھی معامے لکھنے سے کوتاہی کی ہی متن مطبوعہ میں بے کی جگہ دونوں مقام پر بے لکھا ہی غلط۔

نکتہ روع مکر باشد و داروغہ کہ دلش بکرو فریقین رعایا داہی نباشد و اہی باشد وال عہد و صفار اگویند والی کہ عہد و صفاد دل ندارد و ی را جزوی تابع نباشد قطعہ چو باشد شخہ را پیشوا بخل + نہ بینی از قفا و را متابع + مگر والی ندارد لام اصلاح + شود در و ولایت والے واقع + اللغات روح کے معنے خود مصرح نے لکھ دیے داہی بدال دانا و بزرگ داہ کنیزک ال باکسہ عہد و پیمان و سو گند متابع پیروی کرنے والے خادم وغیرہ حج بالفہم والتشدید بخیلی و مسکے والی دوست و حاکم و مالک و خویش و قریب و آسے کلمہ افلوس و اشارت بلوا و یلا معنے ترکیبی شرمصرح کہتے ہیں جس داروغہ کا دل مکر اور فریقہ لے لینے رعایا میں داہی یعنی دانا اور چالاک نہیں ہی وہ ایک کنیز ناچنے پر تہیہ ہی اور جو والی کہ عہد و صفاد دل میں نہیں رکھتا بد عہد و بد قول ہی اُسکا سوا اُسکے کوئی تابع نہ ہوگا یعنی کوئی اسکی اطاعت نہیں کریگا معنے ترکیبی قطعہ اگر کسی شخہ نے بخل کو اپنا پیشوا بنایا

اور یہ اُسکا تابع ہو ا بس اسکا متابع کوئی نہیں ہوگا اسی مطیع و تابعدار اور اگر والی
 میں لام اصلاح کا ہوگا تو ساری ولایت میں اُس سے واے واے
 پڑ جائیگا معنی معامے شرداروغہ کے اول میں داہری اور آخر میں ہے اور
 ہے سے مکتوبی مقصود یہی نہ ملفوظی تابع یا کی ہو تو دونوں کا مجموعہ داہری ہوا
 اور داہری کے دل میں روح لانے سے داروغہ ہو جائیگا اور اگر داروغہ سے روح نکلی جائیگا
 داہرہ بجائے گا والی کے اول واو اور آخر یا ہی جبکہ مجموعہ وی اس وی میں
 ال کو لانے سے والی حاصل ہوتا ہے اور ال نہونے سے وی رہتا ہے جو ضمیمہ غائب کی
 ہی معنی معامے قطعہ جو موافق اشارہ پیشوا بخل کے جو شیخ ہی لفظ نہ کا جسکا
 ایمانہ بینی ہی شیخ کو پیشوا کر نیئے شخہ حاصل ہوگا اور والی سے اگر لام دور کر نیئے
 ولے رہیگا محسنات کلام وی راجز وی تابع نباشد کیسا خوب ہی کہ والی کے
 ال گر جانے سے سوائے وی کے کوئی حرف ہی نہیں رہتا بس آپ ہی آپ رہے
 شخہ میں نہ کا لفظ جو حرف نفی ہی یعنی کوئی تابع ہوگا اور لفظ میں بھی اسکے بعد کوئی حرف
 نہیں ایسے ہی نہ بینی یعنی نہ دیکھیگا جو حرف نفی ہی اور نیز کسی کو نہ دیکھے گا کہ پہلا مفید
 معنی معامے کا ہی دوسرا منے ترکیبی کا واے واقع یعنی بلا شک اور ٹھیک ٹھیک واقع
 بمعنی افتاد نیز اور پیشوا کی رعایت سے قفا و متابع اور لام کی مناسبت سے اصلاح
 و ولایت کہ انہیں بھی لام ہی اور ولایت میں بھی والی اور واقع میں بھی واموجود
 الاختلاف شارح نے واہی کو بدال محلہ والف و ہا اور یاے نسبت بمعنی
 ونا استواری کے لکھا ہے حالانکہ یہ معنی واہی ہواو کے ہیں نہ بہ دال کے اور
 دال کے ساتھ معنی دانا و بزرگ کے اور لکھا لام مرد صالح را گویند یہ معنی بھی
 لام کے لغت میں نہیں ملے اسکے سوا اور توجہ میں شارح نے لکھی ہیں کہ میں
 انکو نہیں سمجھا اور بڑی بڑی سمجھ والوں پر چھوڑ دیا انکی شرح میں دیکھیں اور
 سمجھیں میں تو سب تاویلوں تسویلوں سے نفس مطلب کو اصل مقصود جانتا ہوں
 متن مطبوعہ میں بھی واہی واہی دونوں ایک صورت لکھے ہیں اور بحقیقہ پہلا بدال

دوسرا ہوا وہی۔

نکستہ اے درویش مبارز آشت کہ میم دیان را از خشو باز نگاہدار و قائلانکہ الف
 زبان را در قید آر در باعی سرہنگ کہ نام او سرآمد باہنگ + وز بازوے زور
 رہ کند در دل سنگ + رہن ار نشود دلش بہر ضغفا + باشد سروپاے او سنگ
 از کینہ و چنگ + اللغات مبارز بغم و تقدیم را بر زاوہ سپاہی کہ لڑنیکو نکستہ
 مبارزت سے بمعنی جنگ کو نکستہ خشو بالفتح بمعنی آگندن اور بھرتی قسم پنہ اور
 پنہم سے باز ظاہر اور پیدا ہونیوالا اور آشکارا قائل کو رکش اور لشکر کش سرہنگ
 سردار و پیشرو لشکر و نقیب و چویدار و پہلوان و کوتوال وجہ تشبیہ کی یہ کہ سر پہنے
 سردار و ہنگ بمعنی سپاہ معنی ترکیبی تشریف مبارز اور مرد جنگی وہ شخص ہی کہ
 سیم دیان کو بھرتی یعنی کلمات بدولایعنی اور لاف و گزاف سے روکے رہے اور
 قائل وہ شخص ہی کہ الف زبان کو اپنی قید میں رکھے بیہودہ نہ پھرنے دے
 معنی ترکیبی رباعی سرہنگ جسکے نام کے دو جز ہیں سر اور ہنگ اور یہاں
 زور اور فرقہ ہی کہ اپنے زور بازو سے تپھر کے دل میں راہ بنائے اگر دل اسکا ضعیفون
 کی محبت میں رہن نہ تو سروپا اسکا بسبب محض کینہ و چنگ کے ایک سنگ
 ہی خنجر ناپاک معنی معامے شر مبارز کا دہن میم ہی اگر خشو سے کھلیگا باز
 رہیگا قائل میں الف مثل زبان کے ہی اور قید میں قید بھی ہی معنی معامے
 رباعی سرہنگ میں سر اور ہنگ جمع ہونے سے سرہنگ ہوتا ہی اور سرہنگ
 میں سین اور نون و کاف لینے سے سنگ ہوگا اور سنگ میں رہ داخل کرنے
 سے سرہنگ ہو جاتا ہی اور سرہنگ میں سے جو لفظ رہن کا کہ اسمین ہی نکال
 ڈالا جائے تو سنگ رہتا ہی محسنات کلام نگہداشت اور قید و رہن
 مرادف اور سرہنگ اور ہنگ سنگ جنگ سبب اخذ شدہ سرہنگ سے
 اور جنگ و کینہ برعایت نام سرہنگ۔

حکایت سردارے از رؤسائے لشکر دستار بے سروپاے بر بود و آن

سرگردان چون سردستار دست بدعاے بد و نفرین بکشد و یکے از اہل عمامہ بشنود
و گفت سپاہی کہ دستار سر بزرگی بستم بر سر آرد از آہ وہ دامگیر در عقب پاک
نہار و قطعہ لفظ سپاہ سب بود و آہ در پیش + یعنی ز خلق در پے دشنام دوست
آہ + از نقطہ زیادہ سپاہی سپاہی ست + کز یک زیادتی کند او عالمی سپاہ
المنجات رؤسا بضم اول و فتح ہمزہ جو بشکل واو کے ہی سرداران جمع رئیس
نفرین بالکسر دعاے بد عمامہ بفتح جمع عمامہ بکسر دستار عالم سپاہ کردن عالم خراب
کرنا اور اُچارنا مفہم ترکیبی شرایک سردار رؤساے لشکر سے دستار ایک بدویا
یعنی غریب محتاج کی پھین لے گیا اور اس سرگردان نے مانند سردستار کے
دست دعاے بد اور نفرین میں پھیلا یا ایک نے اہل عمامہ یعنی علمائے سنا
اور کراستیا ہی کہ دستار کسی سر بزرگ کی ظلم و ستم کے ساتھ سر پر لائے وہ دس
آہ دامگیر سے جو اسکے بچھے لگی ہیں ڈرتا نہیں معنی ترکیبی قطعہ یعنی لفظ سپاہ
سب ہی کہ بفتح و تشدید دشنام کے معنی میں ہی اور بچھے ہی اسکے آہ ہی یہ اسپر اشارہ
ہی کہ سپاہی کے حق میں مخلوق سے دشنام اور آہ ہی پہلے گالیان دیتے ہیں پھر آہیں
کہتے ہیں سپاہی سپاہی دونوں ایک صورت ہیں مگر سپاہی میں جو ایک نقطہ
زیادہ ہی اُسی زیادتی سے ایک عالم کو سپاہ و خراب کرتا ہی معنی معماے
نشر سردستار دست ہی سپاہی میں اول تو سب ہی بکسر جو بمعنی دستار کے ہی
سپاہی کے سر پر رکھی ہوئی پھر اسکے بعد لفظ آہ اور اسکے بعد دس عدد والی
جسکا اشارہ وہ دامگیر ہی بس سب اور آہ اور یا سب کا مجموعہ سپاہی ہوا معنی
معماے قطعہ لفظ سپاہ سب میں ہی اس لیے کہ معما میں پے اور بے یکساں ہیں
اور آہ اسکے سامنے بس سب و آہ مل کے سپاہ ہو گا یہ سب بکسر سین ہی
سپاہی سپاہی تصحیف یکدیگر فحسانات کلام برعایت ذکر دستار کے مصرع
نے اس نکتہ میں دستار اور سرد عمامہ سردار رؤسا بعبیر و پاسبان
سردستار سر بزرگی بر سر آرد سب اور سب اور آہ اور دشنام وغیرہ کے لفظ

ایراد فرمائے ہیں اور باقی ان سے قابل غور و تامل متامل الاختلاف متن مطبوعہ کے پہلے مصرعہ میں بجائے سب کے شب غلط ہے۔

الباب الثالث فی العلم وفیه فصول

فصل الاول فی تعلیم العلوم وتفضیل الفضائل

نکتہ اجزائے علم و عمل از سہ حرف عین و لام و میم مرکب ست علامت آنست کہ علم بے عمل وجود نڈارد و عمل بے علم سود نہ و علم دیدہ خوردہ بین در پائے عمل دارد و عمل سر بالا نشینی در پائے علم شعر علم و عمل کہ در قدم ہم نند سر و زایشان پائنداری و سرداری بشر + اللغات تعلیم سکھانا سکھانا علوم جمع علم سود فائدہ و نفع خوردہ بالضم نکتہ ورنہ ہر چیز و عیب ہم یعنی یکدیگر معنی ترکیبی نش مصرح کہتے ہیں کہ اجزائے علم و عمل کے کہ تین حرف عین و لام و میم سے مرکب ہیں گویا اصل میں دونوں متی ہیں اس بات پر علامت ہیں کہ علم بے عمل کے بے وجود ہی ہونا نہونا برابر اور عمل بے علم کے بے سود اسکا کرنا نہ کرنا یکسان اور دونوں کی کیفیت ہی کہ علم تو ختم خوردہ بین عمل کے پائون پر جو لام ہی رکھے ہی اور عمل سر بالا نشینی کا پائون علم میں کہ حصول فائدہ ایک دوسرے کا بے وجود ایک دوسرے کے کالعدم و مفقود معنی ترکیبی شعر علم و عمل کہ ایک دوسرے کے پائون پر سر رکھے ہیں انھیں سے پائنداری اور سرداری بشر کی ہی جیسا کہ کہا ہے سر بنی آدم از علم یا بد کمال معنی معماے نشر دیدہ کلمہ علم کا عین ہی اور پائون عمل کا لام بس دیدہ علم کا پائون عمل پر ہی اور سر کلمہ عمل کا عین اور پائون علم کا میم بس سر عمل کا پائون علم پر ہی معنی معماے شعر شعر میں سوال اسکے کچھ اور نہیں ہی کہ باعتبار اسکے کہ دونوں کا سر حرف واحد ہی سرداری کہا اور دونوں جو ایک دوسرے کے پائون پر سر رکھے ہیں پائنداری فرمایا ہے

محسّنات کلام اجزا و مرکب و وجود و دیدہ و سرو پا و قدم و پائنداری و سرداری
سب با ہر گہر مناسب اور کس خوبی کے ساتھ علم و عمل دونوں میں ایک دوسرے
کا سر ایک دوسرے کے پائون پر کھائی الاختلاف متن مطبوعہ میں ترسرفظ
تر زیادہ ہے۔

مکتبہ عین علم بر لام و میم کہ براصلاح دلیل ست واقع شدہ یعنی با یکہ در
علم چشم براصلاح عمل دارند و عین علم میم و لام کہ بر خیاطات شمل ست
پیوند یافتہ یعنی عین علم با یکہ بسر رشتہ علم از منہ ہی بردوختہ باشد شعر لام
مصلح بود اندر لغت ای معنی دان + عالمی کش دل مصلح نبود عامی خوان + الباقی
لم بالفتح و تشدید جمع کرنا اور نیک و اصلاح کرنا مل بالفتح و تشدید لام جامہ دوزن
تخیلات کہ برینا مصلح یعنی میم و سکون صدا و کسر لام صلاح و تنویدی بین لایو
اصلاح مصدر اسکا منہ ہی وہ افعال جو شرع میں ممنوع ہوں چھ منہ کی بازداشتہ شدہ
عامی اصل میں بہ تشدید میم ہی فارسی والے اکثر مشدود کو مخفف کر لیتے
ہیں معنی ترکیبی نشر علم و عمل دونوں میں عین ہی مگر علم کی عین تو لام و میم پر
ہی جو علم ہی کہ اصلاح کی طرف رہتا ہی یعنی کتا ہی کہ اگر علم حاصل ہو تو چشم اصلاح
عمل پر کھنا چاہیے کہ پورا پورا حاصل ہو اور عمل کی عین میم و لام پر کہ مل ہوا
جسکے معنی سینے کے ہیں یعنی عین ای چشم عمل کو چاہیے کہ سر رشتہ علم کے ساتھ
منہیات سے دوختہ اور سیار کھے معنی ترکیبی شعر مقہر رح کہتے ہیں ای معنی دان
لغت میں لام کے معنی مصلح کے لکھے ہیں بس جس عالم میں لام اصلاح کا ہوئے
تو اسکو تو عالم مت کہ بلکہ عامی کہ وہ عالم نہیں ہی معنی معالجے نشر لام و
میم سے علم ہو عالم پر عین لانے سے علم ہو گا ایسے ہی میم و لام کا مجموع مل ہی مل
پر عین آنے سے عمل ہو گا معنی معالجے شعر عالم میں لام ہونے سے
عامی رہتا ہی محسّنات کلام میں چشم بردوختہ مناسب خیاطت پیوند
رشتہ مراعات یکدگر الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے کہ براصلاح و کہ بر

غلط ہے۔

نکتہ پیکر علم لشکر اسلام ست وعین در شکل مثل ہلال علم دان و لام ہیئت
 ریح آن و میم صورت سنان ابیات عین ہلال علم علم بین + در تہ اوجہیت دادہ
 دین + کسر ہوا جو سر علم کار + تا دہد آن علم ترقی کا + اللغات عین ہلال خط
 نسخ میں عین کا سر ہلالی لکھا جاتا ہے جمیعت بافتح وعین مفتوح ویلے مخفف معروف
 کسر بافتح شکستن و شکستگی و حرکت زیر اس واسطے کہ لب زیرین کے انکسار
 سے اسکا تلفظ ہی معنی ترکیبی نہ پیکر علم کے علم لشکر اسلام کی ہی مثلاً عین کو تو
 شکل میں ہلال کی طرح جانو جیسا کہ ما ہی علم میں ہوتا ہے اور لام کو ہیئت ریح
 کی جو نیزہ ہے اور میم صورت سنان کی بس وہ علم تو جگر شکاف کفار ناہنجار کا ہے
 اور علم علم کا کافر نفس بدکیش کا سینہ گزار معنی ترکیبی ابیات عین ہلال
 علم علم کو تو دیکھ کہ اسکی تہ میں جمیعت داد و دین کی ہے کسر ہوا یعنی ہوا و ہوس
 کی شکست اول علم سے ڈھونڈتہ تفتح کار اور کشود ہر شکل کی جگو حاصل ہو
 معنی معالجے نہ علم علم تجنیس تام اور عین اور لام و میم سے علم حاصل ہوتا ہے
 معنی معالجے ابیات علم میں بعد عین کے لم ہے کہ جسکا اشارہ کیا ہے
 در تہ اوجہیت اور وہ لم بمعنی جمع کے ہے کسر ہوا جو سے اشارہ کسر عین علم کا ہے
 اور فتح کار سے ایما فتح کا جیسا کہ علم میں عین مکتور ہے اور علم میں مفتوح
 محسنات کلام علم علم لشکر اسلام شکل مثل ہلال لام یہ سب ایسے لفظ ذکر
 فرمائے ہیں کہ برعایت لام علم کے سب میں لام ہی کسر و فتح بھی مناسب یکدیگر
 الاختلاف متن مطبوعہ میں مصرعہ آخریوں ہی ع تا دہد آن عین علم فتح بار +
 اور ایک نسخہ یہ ہے۔ کسر ہوا جو سے ز علم کتاب + تا دہد آن عین علم فتح باب +
 انکسار عین چشمست و الف صورت قلم و لام و میم بر جمیعت علم عالم باید کہ ہر چہ در لفظ ملاحظہ
 دارد بواستہ قلم جمع آرد تا مضبوط ماند بر باعی در صورت فم لام قلم ہیست لسان + این
 لام بود جامع الاسباب بیان + کار قلم اثبات معانی آمد + مطلق آمد و محو از جو برگشت از ان

الفاظ لام و میم وہے لم ہی مجھے جمعیت علم ملاحظہ بضم میم و فتح حا گوشہ چشم سے
دیکھنا تم بالفتح دہان ملحق بالفتح محو کرنا دوست رکھنا معنی ترکیبی نشر عین چشم ہی اور
الف بصورت قلم اور لام و میم لم جمعیت علم بس عالم کو چاہئے کہ جو کچھ بذریعہ چشم
کے جمعیت علم سے ملاحظہ میں لائے بواسطہ الف قلم کے اسکو جمع کرے یہ سب
حروف مذکور اسی بات کو جتاتے ہیں تا وہ بخوبی ضبط میں رہیں معنی ترکیبی
رباعی لام قلم کا صورت فم میں ایک لسان ہی یعنی ایسا جیسے منہ میں زبان ہیں
یہ لام جامع اسباب بیان کا ہی یعنی جمع کرنے والا تا بیان کے وقت بیان کرے
اور قلم کا کام ثابت رکھنا معانی کا ہی جو کوئی اُس سے پھر بس سہو محو اُس سے ہی
یعنی بھول جانا مٹ جانا اور جسے لکھ لیا وہ محو و سہو سے محفوظ ہو گیا معنی
معہائے نشر عین والف اور لام میم جمع ہونے سے جیسا کہ لفظ جمع آرد سے
ایما ہی عالم ہوتا ہی معنی معہائے رباعی قلم کے اول آخر سے نقش فم کا
نکلتا ہی جب لام لسان کا فم میں لایا جائیگا قلم ہو جائیگا اور جب قلم کو پھیرا
جائیگا ملق ہوگا محسنات کلام کیسا عین چشم کی رعایت سے ملاحظہ کا لفظ
اور قلم کے لیے واسطہ کہ واسطی قلم ہوتا ہی اور لام کے واسطے جمعیت ایراد فرمائی
علیٰ ہذا صورت فم ورنہ فم نکلتا ہی اور لسان و بیان و معانی کہ دونوں علم بھی ہیں
اور ہم مناسب زبان اور لام قلم سے اور لسان سے کیسا مناسب کہ دونوں
میں موجود ہی اور ایسے ہی قابل غور الاختلاف متن کے پہلے مصرعہ میں صورت
فم بجائے فم کے لکھا ہی غلط ہی۔

نکتہ طالب علم را چون از حمار ست و مدار ست گونا گون است کنار فضل و فنون
باشد از ان بوبے غیر از وظیفہ وقف باقی نمی ماند و اگر تظیر مطالعہ و مناظرہ بہ
عین عبادت حضرت بیچون دارد بجزت روز افزون ملاقی گردد دریاں کہ از
فنون وقف حاصل ست و از عبادت عزت و اصل قطعہ جو در حفظ خواہی بقا
علوم و بتکرار اوسعی دایم نامے نہ بینی کہ از علم چون سعی را کنی ترک چیزی ماند بجا

اللغات مآرست بضم میم و فتح راے مطلقہ کو شش کرنا ڈھونڈنا تجربہ کرنا محنت
اٹھانا کسی کام میں مآرست باہم درس خواندن استکثار بسیار شدن وظیفہ وہ چیز
جو روز کسی کے واسطے مقرر ہوئی ہو وقف بالغت وہ چیز جو کسی کی ملک نہ ہو خدا کی راہ میں
چھوڑ دی ہو مطالعہ بضم میم و فتح لام کسی چیز کو دیکھنا تا اس پر قوت حاصل ہونا ملاحظہ
باہم نظر کرنا یعنی فکر کرنا کسی شے کی حقیقت و ماہیت میں اور باہم بحث کرنا
معنی ترکیبی بشرط الب علم کو جو بہت کوشش اور پڑھنے پڑھانے سے
فضل و فنون گوناگون حاصل ہو جائیں تو زیادہ اس سے نہیں ہے کہ وظیفہ مال
وقف سے اُسکے پاس باقی رہ جائے اور اگر نظر اور غور عین عبادت حضرت یحییٰ بن
رکھے تو غرت روز افزون اُسکے سامنے آئے اسکی دلیل ہے کہ فنون سے وقف
حاصل ہوا اور عبادت سے عزت یعنی دونوں ایک عدد ایک حساب میں ہیں خدا
فرق نہیں معنی ترکیبی قطعہ اگر کوچا ہوتا ہے کہ میرے حفظ اور قوت حافظہ میں علم
باقی رہے جانے نہ پائے تو اُسکی تکرار میں کوشش اور خوب سعی کرا اور بار بار
پڑھ کر کیا یہ نہیں جانتا کہ علم سے جب سعی جاتی رہتی ہی تو کچھ بھی نہیں رہتا اس
سبب سے کہ علم اور سعی ایک حساب میں ہیں بس جب علم میں سعی نہیں ہی
تو علم بھی نہیں ہی معنی معانی سے شرفون اور وقف دونوں عدد میں برابر ہیں
یعنی دونوں کے ایک سو چھپاسی عدد ہیں ایسی ہی عبادت اور عزت کہ دونوں کے چار سو ستتر
عدد ہیں معنی معانی سے قطعہ سعی اور علم عدد میں یکساں ہیں یعنی دونوں کے
ایک سو چالیس محسنات کلام عین عبادت کیسا لطیف ہے کہ عبادت میں
عین ہی ہی مصرعہ اخیر کیا ہی خوب ہے کہ علم و سعی کو ہم عدد کر کے دونوں کو لازم و
ملزوم کر دیا ہے کہ قیام ایک دوسرے کا ایک دوسرے پر ہر اختلاف
مقن مطبوعہ میان استکسار بجائے استکثار روز افزون کی جبکہ روز افزونی
ٹھیک نہیں ہے۔

نکتہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ خواب عالم عبادت است

دریاب در نقطہ ہیجرت کہ خواب ست چون یکی از عالم در عبادت باشد ہیجرت او
در حساب عبادت آید تمیم و تا بر کشیدن و توسل دلالت میکند یعنی متعلم باید کہ سر
از تمام علایق بکشد آنگاہ بعلم توسل جوید شعر متعلم امت اسماء جزو متعلم +
اعن من الہوی و رع متعلم + اللغات ہیجرت بالفتح و عین مفتوح خواب
و خفتن توسل وسیلہ ڈھونڈھنا متعلم بکسر لام مشدد تعلیم گیرندہ یعنی شاگرد مت
بصیغہ امر حاضرات بیوت موتا سے مثل قل کے بمعنی ہمیر اسم نام کا ف براے
خطاب آعن بھی امر ہی بمعنی توجہ کن ہوئی آرزو و اشتیاق نوع بھی امر ہی و رع یر
سے قلم علم بھی امر ہی علم تعلیم تعلیم سے معنی ترکیبی شریعت خواجہ عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب عالم کی عبادت ہی یعنی ہر گاہ کہ ایک شخص عالم سے عبادت
میں ہوگا ہیجرت اسکی حساب عبادت میں ہوگی تمیم و تا کشیدن اور توسل پر دلالت
کرتے ہیں یعنی متعلم کو چاہیے کہ پہلے توفیق جملہ علایق سے سر اپنا نکالے پھر علم کی طرف
وسیلہ ڈھونڈھے معنی ترکیبی شعر متعلم منادی ہی جذوف حرف ندا یعنی ای
متعلم مت جو بمعنی ہمیر کے ہی تیرے اسم و علم کا جز ہی ظاہر اسکو سیکھ لے یہ مت
یہ کہتا ہے کہ شوق و آرزو اور پرہیزگاری سے معلم کی طرف توجہ کر جب تک تو زندہ
رہے اس سے علیحدہ مت ہو کسی وقت معنی معمارے شر عبادت کے چار سو ستتر
عدد ہیں اور ہیجرت کے چار سو اٹھتر تو ایک عدد عبادت میں کم ہو الیکن وہ ایک
عالم ہی بس اس سبب سے دونوں ہمدرد ہیں جیسا کہ ایما مصرح کا ہی چون یکے
از عالم در عبادت باشد متعلم کا سر تمیم ہی اسکو پہنچ لینے سے تعلم رہیگا اور علم میں تاسے
توسل ڈھونڈھنے میں تعلم ہوگا معنی معمارے شعر متعلم کے دو جو ہیں مت اور
علم یعنی اسم جسکا اشارہ ہی مت اسماء جزو بس دونوں کی جمع ہونے سے
متعلم ہوتا ہی محسنات کلام چون یکے از عالم کہہ کر عالم کو بجائے ایک عدد کے
عبادت میں شامل کر کے کیسا دونوں کے عدد کو پورا کیا ہی الاختلاف
اصل کتاب میں مت اسمک حرف لکھا ہی اور شارح کا کچھ ٹھیک حال نہیں

حرف بھی اپنے معنی میں اخذ کیا جزو بھی قطعی ایک بات نہیں ایسے ہی مت کے معنی میں کبھی موت کبھی پیوند اور اسکے سوا کبھی موت حقیقی کبھی اختیاری ایسے ہی اضطراری باتیں اور تقریر غیر مستقل جیسے انکی ہی لکھی ہیں مگر مین نے تو حرف کی جگہ جزو اختیار کیا کہ معنی ترکیبی و معنائی دونوں سے رابطہ رکھتا ہو و لک الحیاء متن مطبوعہ مین بجائے جزو کے حرف و بجائے رع کے رع لکھا ہو قتل۔

نکتہ سبق را چون برگردانی قبس شود کہ شعله آتش است ہر کہ در سبق گرمی دل و روشنائی ادراک نیا بد از درس جزدل سر و حاصل نکند قطعہ دال درس است آبکش از چاہ فیض + یافتہ طالب ازوے طل داب + درس آن کش از طینت نیست صاف + کان دس الماء فی جوف التراب + اللغات سبق لفحتم کسی قدر کتاب جو روز پڑھیں ادراک بالکسر معلوم کرنا اشیاء غیر محسوس کا طالب بالضم و تشدید لام جمع طالب بمعنی جویندہ طینت بالکسر اندکے از کل و سرشت و خودس بمعنی ہلاکی اور ہلاک کرنا جوف بالفتح شکم و اندرون ہر چیز اور خالی جگہ جو کسی چیز میں ہو تراب بالضم خاک خشک معنی ترکیبی شری سبق کو لوٹانے سے قبس ہوتا ہے جو شعلہ آتش کو کہتے ہیں بس جو کوئی سبق مین گرمی دل کی جو مراد آتش شوق سے ہے اور روشنی ادراک کی نیائے درس سے سوائے دل سر دے کچھ حاصل نہ کرے معنی ترکیبی قطعہ درس کی دال ایک آبکش ہے کہ چاہ فیض سے پانی نکالتی ہے جس سے طالب اری طالب علم طل و آب پاتے ہیں اور سیراب و ریان ہوتے ہیں مگر جس شخص کی کہ راے طینت کی صاف نہیں ہے تیرہ اور آلودہ ہے اسکو درس ایسا ہے جیسے دس پانی کا جوف تراب مین تینے جیسے مٹی خشک پانی کو کھینچ کے نام و نشان نہیں چھوڑتی معنی معمارے شری سبق کا قلب قبس ظاہر درس کا دل سر دے معنی معمارے قطعہ طالب مین طل و آب موجود ہے درس مین سے جب را کو صاف کر دینگے دس رہ جائے گا محسوسات کلام سبق کے لیے برگردانی کا لفظ کیسا بر محل ہے کہ سبق کی بھی گردان کرے

قبض شعلہ آتش گرمی روشنائی اور گرمی کی ضد سرد سب سے مراعات ظاہر ایسے ہی آبکش چاہ فیض ظل آب صاف دس و تراب الاختلاف متن مطبوعہ میں لفظ چون گردانی کے قبل نہیں ہی تیسرے مصرعہ میں بجائے نیست نیت غلط ہے۔

تکتمہ میم مدرس بشکل دہانست و سین صورت دندان یعنی مدرس باید کہ از حسن بیان در درمیان لب و دندان دارد تا دامن صدر را چون کنارہ دریا پر کند و دل دریا بندہ باب آشنائی تازه گرداند و قطعہ ہست زیر دہان معلم عین علمی کہ گوہر اندازد و گردل مستفید در ماند و زودش از عین مستعد سازد و اللغات مدرس بفہم میم و تشدید مدرس گویندہ و درس دہندہ صدر بالفتح سینہ و اول و بالائے ہر چیز و پیش گاہ خانہ عین علم چشمہ علم مستفید بالضم فائدہ پانیو الاستعد ساختگی و آمادگی کسی چیز کی معنی ترکیبی نشر میم مدرس کا بشکل دہان کے ہو اور سین بصورت دندان کے بس مدرس ایسا چاہیے کہ اپنے حسن بیان سے لب و دہان میں در رکھتا ہو تو دامن صدر کو مانند کنارہ دریا لے پر در کرے یعنی اپنے بیان سے ایسی درافشانی کرے کہ دامن صدر کنارہ دریا کا ہو جائے جیسے موج سمندر سے درنگال کے کنارہ پر ڈال دیتی ہے اور اپنے بیان سے دل دریا بندہ کو آب سے آشنا تازہ کر دے یا شنا ورتازہ کر دے یعنی تاوقتہ فیض اسکو حاصل ہوئے ترکیبی قطعہ یعنی زیر دہن معلم کے وہ میم کہ اول ہی ایسا ایک عین یعنی چشمہ علم کا ہی جس سے وہ گوہر بکھر تا ہی اگر دل مستفید کا در ماندہ اور عاجز ہو جائے تو معلم جھٹ پٹ اس عین سے اسکو مستعد کرے اور استعداد بخشے معنی معما کے نشر مدرس کی میم کو دہان اور سین کو دندان کہا ہی اور انھیں دہان و دندان میں در بھرنے سے مدرس ہو تا ہی اور دامن صدر میں بھی دبہی اور کنارہ دریا پر بھی در معنی معما کے قطعہ معلم کا دہن میم اور اسکے نیچے عین چشمہ علم کا موجود کہ میم اور علم سے علم ہوتا ہی

مستفید کا دل فی ہی جس کا ترجمہ در ہی اگر فی اس سے رہ جائے اور فی کی جگہ عین لائی جائے مستعد ہو جائیگا محسنات کلام بر عایت در کے مدرس در میان صدر دریا پر در دریا بندہ ایسے لفظ ایراد کیے جسے در نکلتا ہی اور دہان دندان صورت میم سین شکل لب صدر کنارہ آب آشنا تازہ یہ سب مراعاة النظر الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے کر دل کردن غلط ہی مصرعہ سوم میں۔

نکتنہ مفتی کہ لب او دامنش ہی آلودہ شود در دلش جز آفت و تفرقہ نہا شد شعر گران خوش نہا شد سر مفتی از می + جو امر دشد کر گذشت از سر و اللغات فت بالفتح پریشانی تفرقہ جدا ہونا سر گران مست فتا بفتح مرد جان و بمعنی شجاع و سخا معنی ترکیبی شرحیں مفتی کے لب و دامن ہی آلودہ ہو بہن اسکے دل میں سوائے آفت و تفرقہ کے اور کچھ نہیں ہوتا معنی ترکیبی شعر مفتی کا سر گران یعنی شراب سے مست ہونا اچھا نہیں ہوتا مفتی جو امر دوہی ہی جو سر شراب سے گذرا اور کنارہ کیا معنی معامے شر مفتی کا لب میم اور دامن یا ہی جس کا مجموع ہے ہوا اورے کے دل میں فت لانے سے مفتی ہوتا ہی معنی معامے شعر مفتی کا سر میم اور میم کا سر بھی میم جب می کے سر سے گذر گیا فتی رہیگا جو بمعنی جو امر دے ہی محسنات کلام آفت فت تجنیس زائد مفتی کا سر میم اورے کا سر بھی میم اور اسکے لیے جو ضمیر وی کی مذکور فرمائی ہی کیسی ابلغ ہی اور گران کا لفظ مع سر بمعنی مست اور سرگرائی مفتی کی میم سے کیا ہی باریک ہی اور علی ہذا۔

حکایت مدرسے را دیدند کہ دلش بر حلقہ درس چون میم تنگ و آرزو مدرسے پائے سیرتش تنگ گفتند چرا چون میم مدرس بر در درس مسما زردہ و چون عین معجب چشم از میدان بجانم مدرسہ بر بسته گفت ندانستہ و نشنیدہ کہ عالم و سامع را چون جیب و دامن از وظیفہ خالی ماند عالم را جز الم و سامع را

جز سام یعنی مرگ از تحصیل علم حاصل نشود قطعہ کند مدرس ما عمر صرف بر تعطیل
 نہ از وظیفہ امید می نہ از کشش ترسیست + بگفتش کہ چرا در محبت یکدر سست
 بناؤ مدرسہ گفتا کہ در حق درسیست + اللغات شیر بالفتح رفتن سیرت بالکسر
 عادت و طریقہ شمار بالکسر میخ آہنی معید بضم و یاے معروف اعادہ کر بنوا
 اور بار بار لوٹنے والا تعطیل بیکاری وظیفہ وہ چیز کہ روز کسی کے واسطے مقرر
 ہوئے ترکیبی نشر ایک مدرس کو دیکھا کہ اسکا دل حلقہ درس پر چسبیا کہ سیرت
 طلبہ کا ہی کہ حلقہ باندھ کے پڑھتے ہیں مانند میم کے تنگ تھا اور سیر مدرسہ سے
 پانوں اسکی سیرت کا لنگڑا لوگوں نے کہا کیا سبب جو تو نے میم مدرس کے مانند
 دروازہ درس کو بند کر دیا ہی اور میخ مار دی ہی اور کیوں عین معید کے مانند چشم
 مید یعنی مدرسہ کی جانب جانے سے بند کر لی ہی اور مدرسہ کو بار بار آمد و رفت
 نہیں کرتا کہنا معلوم ہوتا ہی یہ بات ہرگز تم نے نہ جانی نہ سنی کہ عالم اور سامع
 دونوں کا جب جیب و دامن وظیفہ سے خالی رہتا ہی عالم کو سوائے الم کے اور
 سامع کو سوائے سام کے جو مرگ کے منے مین ہی اس تحصیل علم سے کچھ اور
 حاصل نہیں ہوتا معنی ترکیبی قطعہ کہ مدرس ہمارا ساری عمر صرف
 بیکاری مین اس واسطے کہ نہ وظیفہ کی امید ہی نہ کسی کا اسکو ڈر ہی مین نے جو پوچھا
 کہ کیا سبب ہی کہ ہمینہ مین تو ایک درس کرتا ہی تو کہا دیکھتے نہیں ہو خود بنا مدرسہ
 کی اسی بات پر ہی کہ ایک ہمینہ مین ایک درس اسلیے کہ مہ درس ہی اسکی بنیاد
 ہی معنی معماے نشر درس کے اول مین میم لانے سے مدرس ہو جائیگا
 سیرت کا پانوں تا ہی جب لنگڑا ہو جائیگا سیر رہیگا درس کے اول مین لفظ در
 موجود جب سمار میم کے اسپر لگائی جائیگی مدرس ہو جائیگا مید کے درمیان مین
 عین آنے سے معید ہوگا اور ظاہر عین معید کا بند ہوتا ہی چشمہ دار نہیں ہوتا
 عالم کی جیب عین ہی اور سامع کا دامن عین جب جیب و دامن انکے خالی
 ہونگے عالم سے الم اور سامع سے سام رہیگا معنی معماے قطعہ مدرسہ کے

اول و آخر سے مہ حاصل ہوتا ہے اور درمیان میں اسکے لفظ درس کا موجود ہے
 ہی درست است اسی سے اشارہ ہے محسنات کلام مدرس کی رعایت
 سے دیدند دلش درس سب میں دال حلقہ کے پاس ہی لفظ درس کا ہے جس میں
 لفظ درمنا سب حلقہ و نیز حلقہ طلبہ تا کی تشبیہ پائے کیا خوب ہی اول تو سیرت
 کا آخر حرف دوسرے مستطیل شکل پائے ہی ہمسار میں کو کنا اور درس میں
 لفظ در کا ہونا کیا ہی خوب ہی اور ہمہ میں قیاس الاختلاف شارح نے اس میں
 بھی اپنے احتمالات و خیالات لکھے ہیں شاید ضروری ہوں جس کا بھید وہی جانے
 متن مطبوعہ میں بجائے از تحصیل علم کے عالم غلط لکھا ہے۔

فصل دوم فی ذکر القضاۃ و ما یناسبھا

ثمّٰن سنین سبج قاضی اسلام شرفہ ثاجینت بر سر جل یعنی معظم امور دین
 و حاکم او طراز حیات ست بر سر آستین خلعت شریعت متین قطعہ
 بہست تاج سروری حکم قضا + کم شود ہر کس کہ ازوے سرکشد + شرع آمد
 نور چشم مکنان + ہر کہ پوشد چشم ازوے سرکشد اللغات قضاۃ بضم جج
 قاضی بیکسرتین و تشدید لام ایک با حرو نامہ کہ حرو دستخط قاضی سے درست
 ہوئے و حکنامہ قاضی شرفہ بالفم لنگرہ عمارت طراز بکسر نقش و نگار ہر جزو
 سنی و متین بفتح استوار و محکم اور نام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 معنی ترکیبی ثمر سنین سبج قاضی اسلام کا لنگرہ ایک تاج کا ہی ای بالآخر
 از بالا تر سر جل یعنی بڑے بڑے بزرگ امور دین پر اور حاکم اسکے حکم کی گویا
 زیب و آرایش حیات کی ہی سر آستین خلعت شریعت متین پر قید آستین
 کی اس سبب سے کہ اکثر آستین پر نقش و نگار بناتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ
 حکم دار القضا کا تاج سروری کا ہی پس لازم کہ ہر شخص اس کو اپنے سر کا تاج
 کرے اور وہ شخص کہ اس تاج سے سرکشی کرے وہ نہایت ہی کم اور ناچیز

آدمی ہی شرع سب کی آنکھ کا نور ہی اس جو کوئی اُس سے آنکھ چھپائیگا شر اٹھائے گا
 معنی معامے نشستین سبیل کا ظاہر بصورت شرفہ کے جل کے سر پر رکھا
 ہوا ہی کم یعنی آستین کے ہی جب حا حکم کی اسپر آئیگی حکم ہوگا معنی معامے
 قطعہ حکم کا سر جا ہی اگر اس سے نہ کھینچے گا کم رہیائیگا شرع میں چشم عین ہی اگر
 اسکے نور سے آنکھ چھپائیگا پھر سوائے شر کے اور کیا اٹھائیگا محسنات
 کلام شرفہ باعتبار دندانون سین کے کہا ہی کہ مشابہ ہیں سر جل میں بھی
 سبیل موجود ہی طراز آستین خلعت باہم مناسب سر کشد کیسا خوب ہی
 معنی ترکیبی و معنی مجازی دونوں کے حق میں عین نور چشم چشم پوشد سب
 باہم مناسب الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے حائے حکم کے حاکم اور
 بجائے سر کشد سر کشد غلط ہی۔

نکتہ دال درہ قاضی عادل خوش دلیلیست بر سر دین و محکمہ او محکم عدل
 ست منزلش برہ از سر مکین قطعہ ہر کوہ نہ بناے قضا بر خلاف عدل +
 پایان آن قضا نبود غیر انقضا + قض سفتن در و الف الماس فکر تست +
 تا سداک شرع نظم دہر صاحب قضا + اللغات درہ بالکسر و راے حمله
 مشدودہ دوال حیر می جس سے محتسب حد مارتا ہی محکمہ بالفتح جائے
 حکم کردن قاضی محکم بفتحین و بکسر میم و فتح جائے حمله نیز سنگ زرکش کہ
 سیاہ ہوتا ہی زر اسپر آزماے ہیں انقضا بالکسر گذر جانا مدت کا منزل مطلق
 خانہ و مکان اور جگہ اترنے مسافر و ن کی معنی ترکیبی نشردال درہ قاضی
 عادل کی اچھی ایک دلیل ہی سر دین پر جو دین کی راہ پتائی ہی اور محکمہ اسکا
 کسوٹی عدل کی ہی جہان کھرا کھوٹا نظر ہوتا ہی کہ بلند رنگی اور تمکین سے
 اسکی جگہ ماہ کے سر پر ہی معنی ترکیبی قطعہ جو قاضی کہ بنیاد حکم کی
 عدل کے خلاف پر رکھے انتہا اسکی قضائی انقضا پر ہوتی ہی یعنی چند ہی مدت
 میں وہ قضا نہیں رہتی دیکھو لفظ قضا کو کہ قض موتی پر و ن کے معنی میں ہی

اور الف جو اسمین ہو گیا الماس نگر کا ہی صاحب قضا اس قض اور الماس سے
سلک نظم شرع کے پروئے اور منظم کرے **معنی معامے** نشر درہ کے سر پر
بھی دال ہو اور دین کے سر پر بھی حکم کے دو جز ہیں ایک محکم و سمرامہ اور محکم
نہ کے سر پر رکھا ہوا **معنی معامے** قطعہ انقضا انقضا تجنیس تمام قضا کے بھی
و وجود ہیں ایک قض و سمر الف کہ دونوں کا مجموع قضا ہی **محسنات کلام**
پہلے فقرہ میں درہ کی رعایت سے دال عادل دلیل دین سب دال والے لفظ
ایرا دیے ہیں ایسے ہی حکم محکم منزل نہ تکمیل سب میم والے لفظ ہیں لفظ
انقضا مع تکرار لفظ قضا کے کیا ہی خوب ہو الاختلاف متن مطبوعہ میں سنفتن دو کلمہ
الف رکھا یعنی الف الماس۔

نکتہ قاضی را کہ ہارثیا اشترا سے دل کنند سجل او سبلی بود کہ جز ریختن ابروی
چاہ جاہ ازوے نکشد قطعہ قاضی چو بے گواہ بنا حق نمود حکم کو آہ خلق ہیں
کہ بطلان گواہ اوست + توفیق او گرا از رشوت جدا بود + از چشم زخم عزل
توفی جاہ اوست + اللغات ارثیا بالکسر رشوت دینا اشترا خریدنا سجل بالفتح
دلو بزرگ پر آب و بکسر تین حکمانہ قاضی بطلان بالضم ناجیز و ضایع ہونا توفیق
نشان کرنا یا دشاہ کا نامہ اور فرمان پر و بعضی دستخط توفیق بنشدید قاف بکسر
از باب تفعل نگہبانی چشم زخم آزار و نقصان کہ نظر بد سے پونچے **معنی ترکیبی** شر
قاضی کے دل کو اگر ارثیا سے اشترا کرین یعنی رشوت سے خرید لین اور قاضی
و تا بعد از کر لین تو سجل اسکا اسکے حق میں سجل ہوگا ای دلو بزرگ جو اسکی چاہ
جاہ سے آبرو اسکی اچھے گا اور بہائیگا اور جاہ کو جاہ بھی باعتبار سستی کے کہا ہی
بظن تشاؤم **معنی ترکیبی** قطعہ جب قاضی بے گواہ کے کسی معاملہ میں ناحق
پر حکم کرے تو اس سے کہد کہ دیکھ آہ خلق کی تیرے حکم کے بطلان کی گواہ ہی
کہ پیچھے اس کے لگی ہوئی ہی اور جو اسکا فرمان اور دستخط راست راست آئیں
رشوت سے جدا ہی تو وہی توفیق اسکے چشم زخم مغزولی سے توفیق ای نگہبان و محافظی

کوئی صدمہ نہیں ہو چکا معنی معامے شرارتشا کا دل اشترا ہی سبب سبب تجنیس نام
جاہ چاہ تصحیف یکدگر معنی معامے قطعہ کو اہ میں کو کے بعد آہ ظاہر موجود
توقیع سے اگر عین جو یعنی زر کے ہی جدا ہوگی تقویٰ رہیگا محسنات کلام
اشتراے دل کیا ہی عمدہ ہی کہ قلب و دل دونوں کو شامل ہو ایسے ہی سبب میں
سبب کیسا نکالا ہو اور اسکی رعایت سے ابرو اور زرا اور چاہ ایراد فرمائے
توقیع کی عین کو کیسا زرا و حرف کے معنی میں لائے ہن اور اسی کے مناسب
چشم زخم عزل و چاہ تضاد الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے اشتراک اشترا
غلط ہے۔

نکتہ الف قلم در اصل خط قاضی آوردن اندیشہ خطاست و جب راقب نوشتن
فکر کج است شعر ہر کہ بر تعلیق قاضی نکتہ افزودہ کرد و خویش را تعلیق باب
دولت بیہودہ کرد و اللغات جگہ بالفتح و کاف عربی قبائلہ اور جد کسی چیز کی
اور زمین و باغ تعلیق لگانا کسی چیز کو اور متعلق کرنا و نام خط از بہت خطوط
مختصر بن مقلہ تعلیق بنجین معجمہ دروازہ بند کرنا معنی ترکیبی تشریف جو کچھ قاضی
کا لکھا ہوا ہے اسکی اصل لکھی ہوئی بین الف قلم کا لانا بڑے اندیشہ خطا کی بات
ہی اور جب جو اسکا لکھا ہے اسکو قلب لکھنا نہایت ہی کج فکری ہے معنی
ترکیبی شعر جسے تعلیق قاضی پر ایک نقطہ بھی اپنی طرف سے بڑھایا مثلاً تعلیق
کا تعلیق کر دیا تو اسنے اپنے ہی آپ اپنے اوپر بیہودہ دروازہ دولت کا بند
کر لیا ہرگز دولت کی صورت نہ دیکھے گا نہ بھی سودمند ہو۔ معنی معامے شر
خط میں الف لانے سے خطا اور جب کو قلب لکھنے سے کج ہوتا ہے معنی معامے
شعر تعلیق تعلیق تصحیف ہرگز کہ ایک کے معنی دروازہ بند کرنا اور ایک معنی
خط قاضی محسنات کلام خط خطا اندیشہ قلب فکری کج بیہودہ کیسا خوب ہی
کہ دولت کے خیال سے کمی بلیٹی کی تھی اسکا دروازہ خود ہی بند کر دیا الاختلاف
شارح لکھتے ہیں کہ مصرع ثانی اگر ایسے ہوں خویش را تعلیق باب دولت او بیہودہ کر دیا

تو مضمے پیدا کرتا ہی نہیں تو لازم آتا ہے کہ دولت کو یہودہ کہا اور یہ میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا انتہی شارح نے او کا لفظ بڑھا کے کیا ہو وہ کیسے محض بیکار و عبت معلوم ہوتا ہے اور دولت کو یہودہ کہتے سے جانے شارح نے کیوں بڑا کرنا شاعر تو دولت اور اقبال و نصیب سب کو اپنے اپنے موقع پر ہر نیک و بد سے موصوف کرتے آئے ہیں مصرح کا مصرعہ لفظ او کو کس طرح نکالے چھینکے دیتا ہے کہ گویا لفظت النواة اسی کے حال پر کہا ہے البتہ بجائے او کے ان ضرور ہونا چاہیے اس لیے کہ اگر خویش را تعلیق التم بعین کہا جائے تو مضمے ترکیبی بیشک ہو جائیگا مگر مصرح نے جو نقطہ افزودہ کر دیا کہہ کے تعلیق بعین مجہ جتایا ہے وہ بیفائدہ ہو جائیگا کہ میں مستعمل نہوا اور جو تعلیق بعین مجہ کہ میں تو مضمے اچھے نہیں ہونگے یعنی اگر باب دولت یہودہ کا بند کر دیا تو کیا بڑا کیا لا جرم اضافت دولت کی صحیح ہوگی پس ضرور ہے کہ ان حرف اشارہ بعد دولت کے ہو جس کا موصول لفظ ہر کہ کا مشار الیہ ہے تفسیر او کہ محل ضمیر کا نہیں ہے اس لیے کہ او یہودہ ٹھیک نہیں ہے فافہم و تامل۔

نکتہ وکیل را کہ کیل یعنی پیمانہ امل و زیر بغل باشد اگر کاف کفاف دلش را مانع نشود حاصلش جزویل نباشد شعر وکیل مال خلاقی بجمیل می سوزد + ولی دلش بجز از داغ غم کے اندوزد + اللغات وکیل جسکے سپرد کار و بار کر دین امل امید کفاف بفتح اندازہ اور اس قدر معاش کہ کفایت کرے اور خرچ روزمرہ کف بفتح تہتیلی اور روک دینا اور بند کر دینا وکیل عربی میں بچنے والے کہ کلمہ افسوس کا ہے بکے بفتح داغ مضمے ترکیبی شریفی وکیل کہ کیل امل یعنی پیمانہ امید کا بغل کے نیچے دبائے ہوئے ہے اگر کاف کفاف کا کہ جو روزمرہ حاصل کر لیتا ہے اس کے دل کو منع نہ کرے اور باز نہ رکھے تو حاصل اس کا وکیل ہوا ہی افسوس ہی افسوس سوا افسوس کے کچھ نہیں مضمے ترکیبی شعر وکیل کو مال مخلوق کا مکر و حیلہ سے بچو نکلتا جلاتا ہے لیکن دل اس کا سوا داغ غم کے

اور کیا جمع کرتا ہی بہت بڑے غم کے فراہم کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو رہا ہی
 معنی معجائے شرفا ہر لفظ وکیل کی بغل میں لفظ کیل دبا ہوا ہی اور اگر کاف
 کفاف وکیل کے دل میں نہ تو حاصل اسکا ویل ہی ہوگا معنی معجائے شعر
 وکیل کے دل میں لفظ کے موجود جو بمعنی داغ کے ہی محسنات کلام کفاف
 میں بھی کاف اور کوف بمعنی منہ اور اف برعایت ویل موجود وکیل اور کیل
 تجنیس زائد کیل پہانہ مرادف ہیں اور بغل پہانہ کے مناسب کے کے میں
 اہیام ہی بمعنی داغ و حرف استقبال زمانہ و نیز تجنیس نام۔

نکستہ میم و حا و تا بر محتی دلالت میکند و سین و بے بردش نام یعنی مختسب بایہ
 کہ امور دین را بروے سخت پیش برد و از دشنام خلاق در قفا غم نکند و قطع
 محبت شد پریشان محسب را + چو دندان طمع آمد ز سینش + ماند مست آشفته
 ز نامش + اگر در دل نباشد حب دینش + اللغات محبت بالضم سختی سب
 بالکسر و تشدید بادشنام دشنام بمعنی نام بد اسوا سطر کہ دش بمعنی بد و زشت
 کے ہی یعنی نام بد ایسے ہی دشمن کے لفظ میں دش بمعنی بد و من بمعنی دل بد دل
 معنی ترکیبی شر محسب میں میم و حا و تا ایسے محبت ہوتا ہی اور سین و بے
 سے سب بمعنی دشنام جو کہ بد نام محسب کا محبت ہی لہذا اسکو چاہئے
 کہ موافق ترکیب اپنے نام کے سخت روی سے امور دین کو پیش لپجائے
 اور دہراہ کرے اور جو دوسرا یعنی پچھلا جزو سب ہی اسلئے اسکا غم نکرے
 کہ پیچھے مخلوق کا لیان دیگی اور برا کیگی معنی ترکیبی قطعہ محسب کو محبت
 دین کی رکھتا ہی لیکن سین جو دندان طمع کی محبت میں دکھاتا ہی فوراً وہ محبت
 پریشان ہو جاتی ہی کیسویں نہین رہتی طمع کی طرف جھکاتی ہی اور اگر محسب کے
 دل میں جب دین کی ہی تو اسکی ہیبت شوکت کی یہ کیفیت ہو کہ کیسا ہی
 مست آشفہ نشہ میں بکھرا پڑا ہو محسب کا نام لیتے ہی ہوش میں آجا
 اور آشفگی سے مجبور ہو جائے معنی معجائے شر محسب میں میم حاتا

سے محبت اور سب سے سب ہو واجب سب کی رو پر محبت لائینگے محتسب ہو جائیگا
 معنی معامے سے شہر محتسب میں محبت کا لفظ بھی موجود ہے جب سین لائے اور محبت
 پر لیشان ہوئی محتسب ہو محتسب میں جب بھی ہی اور میم تا سین سے
 مست آشفته حاصل ہوتا ہی پس اگر جب نہ بیگی مست آشفته رہ جائیگا
 محسنات کلام کیسار و وقفامحت اور سب کے لیے پیدا کیا ہی اور ایسی رو
 کی رعایت سے پیش برو و در قفا غم نکند کیا ہی و قفا غم نکند لا اختلاف
 شرح نے دوسرے شعر میں نہ معلوم یہ کیا لکھا ہی کہ اپنے نام سے محتسب مست و آشفته ہوتا ہی
 اس سبب کے معنی محتسب کے چشم دارندہ ثواب اخوی کے ہیں اور ثواب جب دین حاصل ہوتا ہی کہ
 اس کام کو خالصاً لوجہ اللہ ادا کرے اور بعد طمع کے جانتا ہی کہ مستحق ثواب کا
 نہیں ہوا اور اجزا اسم کے اسپر مفتی ہوتے ہیں اس سبب سے مست آشفته
 اپنے نام سے ہوتا ہی کہ اسکو محتسب کہتے ہیں حالانکہ وہ محتسب نہیں ہی انتہی یہ
 تقریر اسکی میں نے سبب لکھ دی مقررہ کے دوسرے مصرعہ کے الفاظ سے ملا ہیں
 اور پھر دیکھیں کیا گل کھلتا ہی اختلاف متن مطبوعہ میں بجائے محنتی کے
 محی غلط ہی۔

حکایت محتسب بود کہ خرقة خلقان پوشیدی و لقمہ خلقان نیوشیدی
 بالاف عصا عصاة را زیاد آوردی و از سر فضیحت فساق را در ساق دیند
 کردی یکے را روزی از زندان دستار در پاکشان گرفته بود و دینندگان میں
 ہو شیاری آن حالت بدید و گفت محتسب مانع آنست کہ با جمیع جہان
 کہنہ خود بسازد تا تو اندک دستار دیگرے را در پا اندازد و قطعہ ہر منگہ برای
 خدا نیست صورتش + میخے بود کز و یکد جز نم ندیم + میخے کہ من ز خلق درو
 آیدت بچشم + آن منع نیست غیر پریشانی نعم + اللغات خرقة بالکسر
 جامہ پارینہ اور پیرانا لکڑے سیا ہو اخلقان بالضم کہنہ و جمع خلق بفتح
 عصاة بضم اول جمع عامی آریا در آوردن گرا دینا فساق بضم و تشدید سین

جمع فاسق قلن یس کنند و حق کی تفسیر خود مضر رحلے کر دی منع بالفتح باز رکھنا
 من نعمت و احسان نعم جمع نعمت معنی ترکیبی نہر ایک محتسب تھا کہ کپڑے
 خلاقان یعنی پھٹے پیرانے پہنتا تھا اور مخلوق کے لئے نوس نہیں کرتا اگر غرض
 بے طمع اور بے غرض تھا اپنے عصا کے الف سے عصا یعنی عاصیوں کو گراتا
 حواری کرتا تھا اور فساق کو فضیحت کی رو سے ساق دریغے کو اڑ کی چول میں بند
 کرتا تھا ایک دن ایک شخص کو زندون سے پکڑا تھا اور اسکی پگڑی اسکے پاؤں
 میں باندھے زندان کو لیے جاتا تھا یہ حالت ایک ہوشیار نے دیکھی اور کہا
 محتسب مانع وہ ہے کہ پیرانے کپڑوں سے موافقت کرے تو دوسرے کی پگڑی
 اسکے پاؤں میں ڈال کے بے عزت کر سکے معنی ترکیبی قطعہ جو بات کہ منع
 تو کی جاتی ہے اور صورت اسکی خدا کے واسطے نہیں ہے تو وہ منع نہیں ہے
 ایک منع و ابرہہ جس سے خاص غم ندامت کی ٹپکتی ہے اور جو منع کہ اس میں
 من مخلوق سے چشمداشت احسان کی ہو وہ منع سوائے پریشانی نعم کے
 نہیں ہے وہ نعمت کو پریشان کرتا ہی منع نہیں کرتا معنی معامے نہر
 خلاقان خلاقان تجنیس عصا کا پاؤں تے ہی جب تے گر جائیگی عصار ہجائیگا
 فساق کا سوا ہے جب بند کیا جائیگا ساق رہیگا زندان و زندان نصیف محتسب
 میں محتسب کا روم ہے سب بمعنی دستار اسکا پاؤں کہ مجموعہ محتسب ہوا
 معنی معامے قطعہ منع منع دونوں ایک صورت ہیں اور منع کے
 اول من ہے جب عین اس پر بھی جائیگی منع ہوگا منع پریشان نعم ہے محسنات
 کلام خرقة لقمہ پوشیدی پوشیدی کیسے فصیح ہیں از پا اور از سر کیسے خوب
 ہیں ہوشیار کا لفظ ایسے موقع پر کیا ہی مناسب ہے مذم غم سر کلمہ نون اول
 مذم کے اول آخر بھی غم نکلتا ہے الاختلاف اصل کتاب شرح اور متن
 مطبوعہ اور تشریح شایع سب میں محتسب قانع لکھا ہے مگر میرا دل کہتا ہے
 کہ یہ مانع ہے اس واسطے کہ خاص مقصود یہاں اسکے منع سے ہے نہ قناعت سے

اور یہ قول دوسرے شخص کا ہی نہ مصنف کا مصرح تو اس کی صفت پہلے کر چکے
اور قطعہ میں بھی لفظ منع کئی جگہ لائے ہیں مجبوریہ موقع قانع کے ساتھ صفت کرنے کا
ابتداء وغیرہ شخص کی نسبت ٹھیک نہیں معلوم ہوتا آئندہ رائے ناظرین جو پسند
کریں یقین لے تو اپنی کتاب میں بنالیا کتابوں کی غلطی کا حال تو اسی کتاب
سے ظاہر و لک الخیار۔

فصل فی ذکر الحافظ والواعظ والجلسہ والنداء

نکتہ مفسر یکہ دیہان دلش سر قرآن را ازنا اہل نبو شد مفسر نیست و مذکر یکہ
میم دیہانش از ذکر خدا غافل شود مذکر نباشد قطعہ در لفظ وعظ عین دل آرد دلیل
آنکہ + وعظ از درون صافی و روشن ضیاء دید + ہر نامی کہ روی نصائح بخود
نداشت + بہرودہ صانع نیست کہ تصدیق مادی + اللغات مفسر تفسیر کنندہ
معانی قرآن مذکر ہضم میم و فتح دال و کاف مشدد یاد دہندہ و بفتح کاف مرد و نہ
و واعظ صانع بانگ و فریاد و فغان کہ نیوالا معنی ترکیبی نہ شرح مفسر دیہان
دل بعبید قرآن کا نا اہل سے نہ چھپائے وہ مفسر نہیں ہی اور جو مذکر کہ میم
اسکے دیہان کا ذکر خدا سے غافل ہو وہ مذکر نہیں ہی معنی ترکیبی قطعہ
لفظ وعظ میں جو حرف عین اسکا دل ہی یہ اس بات کو بتاتا ہی کہ وعظ اگر دل
روشن اور درون صافی سے ہو گا تو ضیاء بخشیدگا والا فلا اور جو نا صیح اور
بنی ہی اپنا نا صیح نہیں ہی نصائح اسکے کچھ مؤثر نہ ہونگے وہ ایک بہرودہ چلائے
گئے والا ہی جو بکتا ہی اور سب کو تقدیر دیتا ہی معنی معجزات شریف مفسر کا
اول جزم ہی بعدہ سر بچنے رازا اور جو دیہان دل کہا ارادہ قلب کا کیا ہی کہ
مف کا قلب فم ہی بس مف و سر جمع ہونے سے مفسر ہوا اگر ذکر کے لفظ کا میم

دہن بنیکند کہوگا معنی معانی سے قتل و غلط کے لفظ میں حرف عین کا دل ہونا
ظاہر کہ معنی آفتاب کے بھی ہو مضارع کار و نون ہی اگر نون نہ ہوگا صالح ہوگا محسن
کلام پہلے فقرہ میں کیسا سمجھ کر کہا ہے کہ مفت یعنی تم مقلوب جیتک سر کو چھپائیگا
مفسرین ہوگا نہ حقیقت نہ از روئے لفظ مفسر عین کی رعایت سے جو یہاں
آفتاب کے معنی میں ہے درون صافی اور روشن کیسا پر نور ہے اور
علیٰ ہذا القیاس ضیا وغیر ذلک الاختلاف متن مطبوعہ کے مصرعہ چارم میں
جگہ صالح صالح غلط ہے۔

گستاخ مستمع کہ باستی شہوت در سر چشم ہم دہان واعظ بکشايد از میان ہم
و عین اور اجزائے مستمع حاصل نشود شعر من بروے منبر و برین بنیرش کز اثر +
سما مع باید برد از نعمت تذکیر بر اللغات مستمع کی بات سننے والا من بفتح میم
نعمت دینا اور آنکھیں اور ترغیبیں اور ہر رطوبت شیریں بر بالفتح ثمر و میوہ
درخت و تشدید را بر نکو کار و بالکسر و تشدید نیکی و بخشش و حرف استعلا
تذکیر نہ کرنا یاد دلانا معنی ترکیبی شرمستع کہ مستی شہوت کے ساتھ جو سر
میں رکھتا ہو چشم ہم دہان واعظ پر کھولے گا اور اسکے منہ کو تکیگا آخر میم و
عین کے بیچ میں شرم کے سوا اسکو کچھ حاصل نہوگا معنی ترکیبی شعر
منہ کے منہ پر تو من رکھا ہوا ہے یعنی شہد اور اسکے نیچے بر ہی یعنی ثمر وغیرہ کہ
یہ سب من و براثر نصیحت کا ہے اب سننے والا چاہیے کہ اس نصیحت کی
نعمت سے بر حاصل کرے اور اثر پذیر ہو کر عمل میں لائے معنی محالے
شر مستمع کے لفظ میں مصرع تقریف کر کے کہتے ہیں مستی شہوت در سر سو
لفظ مست کا سر مستع پر ہی اور پھر سر چشم کہا ہے کہ چشم عین ہی اور سر چشم
دوسرا میم جبکو دہان واعظ کہا ہے اور مستمع کے اول میم ہی آخر عین اور
بیچ میں اسکے شرم موجود جیسا کہ لفظ مستمع سے جملہ امور عیان ہیں معنی محالے
منہ منبر میں لفظ من و منبر کا ہے اور بر اسکے نیچے جو من اور بر مجموع منبر ہی

سو بھی بالفتح وفتحین اور غیر مانوس تو ایسا ہی کہ منطق کی کتابوں میں سالہ کلیہ
اور سالہ جزئیہ سیکڑوں جگہ آیا ہوگا اور شارح تو منطقی بھی ہیں پھر غیر مانوس کیا معنی
متن مطبوعہ میں بجائے رشد کے رسد غلط ہے۔

مکتبہ صبیان اصرار چشم مشفق اگر مانع از او و لعب نشود بلاغت بیان نرسند و
اطفال را کہ جز با لطف پرورش ندهند موجب پریشانی ایشان باشد قطعہ میم
مکتب کہ بشکل درم آمد و ورش + ہر کہ گذشت از و برکتش نیست گذر + مک
مکیدن بود و سوز و ہلاک آمد تب + ہست زان خوردن خون مکتب سوزاک جگر +
اللغات صبی بفتح و بابے مشدودہ لڑ کا جسکا دودھ چھوٹ گیا ہو صبیان جمع کتب
جمع کتاب معنی ترکیبی شریصیان یعنی بچن کو اگر صا د چشم کسی مشفق کا مانع
او و لعب سے نو بہرگز بلاغت بیان کو نہ ہو بچن اور اطفال کو جب سوا الطاف
کے اور کسی محنت و دقت میں پرورش نذین تو موجب انکی پریشانی کا ہو جائے
معنی ترکیبی قطعہ میم مکتب کا کہ بشکل درم کے دور اسکا ہی جو کوئی اُدھر
ہو کے نہیں نکلا اور گذر مکتب پر نہیں پڑا اسکا گذر کتاب پر بھی نہیں پڑا اور
جاہل ہی اور میم کو درم کہنے سے سوا مدور ہونے کے رعایت خرج درم کی بھی ہے
کہ خرچ بھی کرے مکتب میں مک مکیدن کے معنی میں ہی اسکے بعد پھر تب ہی
جو سوز و ہلاک ہی اسی سبب سے مکتب خوشخواری اور سوزناکی جگر کا مقام ہی یعنی
بڑی محنت مشقت کی جگہ معنی معامے شریصیان میں بعد صا د کے بیان
موجود ہو جسکا اشارہ بلاغت بیان ہی اور اطفال پریشان الطاف ہی معنی
معامے قطعہ میم مکتب کا مدور ہی اور اسکے نیچے کتب رکھی ہوئی ہیں پھر کہتے ہیں
مکتب دو جز سے مرکب ہی یعنی مک و تب دونوں کو مجموع کرنے سے مکتب ہو جائیگا
محسنات کلام صبیان اور صا د چشم مشفق کی فاقات کیسے حروف چشمہ دار
برعایت صا د صبیان کے لائے ہیں سوز و ہلاک و تب و خون خوردن و سوزاک
و جگر جس سے تعلق خون کا ہی سبب با ہم مناسب الاختلاف متن مطبوعہ میں

ایک کی جگہ صاف یک لکھا ہے۔

مکتبہ معروف رازیدہاں عرف ادا باید کرد و گرنہ دہان و دیدہ بر رون یعنی امتصاص
نفع خویش دارد و خطیب رازیر لب طیب نغاث بایدا پریشانی خطبی در ترکیبش
ظاہر نشود و شعر تا خطیب زشت خوان در دل کند طی بیان + حاضران مجلس گویند
خب از ہر کران + الکلمات معروف بروزن مودب پہنچوانے والا اور وہ شخص کہ
مجلس امرامین لوگون کو اپنے موقع پر بٹھائے اور یاد شاہ کے سامنے مجہول الحال
کی تعریف کرے عرف بالفتح بوے خوش و بالفہم شناختگی و نکوئی و احسان امتصاص
مکیدن خطیب موزن خواہندہ و خطاب کنندہ طیب بالکسر بوی خوش و بالفتح لذیذ
و پاک ہونا طی بالفتح و تشدید لپٹنا اور لپیٹ و نیت خب بالفتح و الکسر و تشدید موزن
و گرہ زو فزین و گرنہ پڑی کرنا معنی ترکیبی زشت معروف کو چاہیے کہ اپنے دہن کے نیچے عرف
ادا کرے یعنی جسکا بیان کرے نیکی و احسان سے کرے اور اگر یہ صفت انہمین
نہیں ہی تو دہن اور دیدہ دونوں رون یعنی امتصاص نفع پر رکھتا ہی اور اپنا
نفع چوستا ہی جو مبالغہ بشدت حاصل کرنے سے ہی اور خطیب کے زیر لب طیب
نغاث کی چاہیے کہ سب کو خوش آئند ہوں تو پریشانی خطبے کی اسکی ترکیب
میں ظاہر نہوے ترکیبی شعر جب خطیب بد آواز بد خوان دل ہی دل میں
بیان کو طے کرے اور لپیٹ جائے تو ضرور ہی کہ حاضران مجلس ہر کنارہ سے
اسکو خوب بتائینگے یعنی مکار و گرنہ کہینگے معنی معامے شرفظ معروف میں ہم
دہان ہی اور اسکے نیچے عرف موجود دھرتے ہیں اگر عرف نہیں ہی تو دہن جو ہم
ہی اور دیدہ عین رون پر رکھا ہوا ہی خطیب میں خاصے ارادہ لب کا ہی اور اس
لب کے نیچے طیب بر ملا رکھی ہوئی ہی اور جو خطیب پریشان ہوگا خطبی ہو جائیگا
معنی معامے شعر خطیب کا دل طے ہی اور دونوں کناروں سے اسکے خب حاصل
محسنا کلام معروف سے عرف اور مقابل اسکے خطیب سے طیب کیسی
نکالی ہی اور لب و دہن بھی ٹھرا یا زشت خوان طی بیان حاضران از ہر کران

کیسے لفظ ہمزون جمع فرمائے ہیں خب ازہر کران کیسا ابلغ ہو معنی ترکیبی و معنائی دونوں کے واسطے۔

نکتہ قرآن سب سے کہ ہر ایک با دو راے مبین سبع المثانی اند کو کب سب سے آسمان دین اند ہر چار دہ ساعت لیلہ سواد قرآن پر تواند اختہ چنانچہ چار رکن حروف قرات بنور نام ایشان منور ست الف کہ رقم نافع ست یگانہ ایست واسطہ فقر روایت را و دال ابن کثیر دلیل ست کثرت ہدایت را و حائے ابو عمر و سر چشمہ حیات نیست اعمار پدر ملت را و کاف ابن عامر کافی بنا کے عمارت و نیست انباے دولت را و نون عاصم کشتی عصمت ست طوفان بہجت را و فائے حمزہ سرخوشیست فی دعوت خانقاہ شریعت را و راے کسائے رافع راے التباس ست اہل کسوت طاعت را شعر تقوم بالقراءات دیننا + ومن اجل هذا سعی الوقت قاریا + اللغات قرآن جمع قاری یعنی قرآن خوانان و عبادت کنندہ و پارسا اس معنی میں مفرد ہی نہیں آشکار و آشکارا کنندہ سبع المثانی بفتح اول و فتح میم کنایہ سورہ فاتحہ سے کہ بسم اللہ سمیت سات آیتیں ہیں مثانی جمع ثنی اس سبب سے کہ دو دفعہ نازل ہوئی مدنی بھی ہی ملی بھی ہی اور ہر نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہی اس وجہ سے سبع المثانی نام رکھا اور نیز عبارت تمام قرآن سے کو کب سب سے قمر عطار دزہرہ شمس مریخ مشتری زحل چار دہ ساعت لیلہ سواد قرآن سے بھی کل قرآن مراد ہی اس لیے کہ سارے قرآن میں چودہ سجدے ہیں واسطہ درمیانی فی سایہ ہر شے کا بعد زوال کے اور اول روز کا نطل کہلاتا ہی و بجئے خراج و ضیعت و باز گذشتن معنی ترکیبی نشر مقرر کہتے ہیں کہ جملہ سات قاری ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ساتون سے دو درائین روشن اور آشکار اور لگی ہوئی ہیں کہ وہ دو دوراوی ہر ایک کے ہیں کہ ان دو دورایوں کے ساتھ میں یہ ایسے حرمت و عزت والے ہیں گویا سبع المثانی کہ یہ لفظ سورہ فاتحہ اور سارے قرآن کو شامل ہی بنظر تکرار اور بار بار پڑھی جانی ہے

کہ داخل جمعیت ہی سبب المثنائی انکو کہا اور سات ستارے ہیں آسمان دین کے کہ
 ان چودہ پرچوں لیلہ سوا و قرآن کی چودہ ساعت ہیں یہ ساتون پر تو ڈالے ہوئے ہیں
 اور وہ ان ساتون سے مستفیض ہیں چنانچہ چار کن قرأت کے انکے نام کے نور
 سے منور ہیں اول الف رقم نافع کے اور ایسی رقم کہ یگانہ و یکتا ہی نفع رسائی واسطہ
 روایت میں اور دال ابن کثیر کی دلیل ہے کثرت ہدایت کی اور ابو عمرو کی مالیک
 سرچشمہ حیات کی ہی واسطہ عمروں اور زندگانیوں پر ملت کے اور کاف ابن عامر کا
 یہ تو کافی بنا عمارت دین کی ہی واسطہ ابنائے دولت کے اور نون عاصم کا کشتی
 عصمت کی ہی طوفان بدعت سے بچنے کو اور فاحرہ کی ایک مست ہی حاصل
 دعوت خانقاہ شریعت کی اور رائے کسائی کی رافع اور دور کر نیوالی رائے القباس
 کی ہی اہل کسوت طاعت کی معنی ترکیبی شعر مضبوط ہوتی ہیں بسبب قارون
 کے اوقات ہمارے دین کی یعنی دین کی خوبی و خوشی انکی قرأت سے حاصل ہوتی
 ہی اسی سبب سے وقت کا نام قاری رکھا گیا معنی معاشے شرف میں جو الف
 واسطہ ہو گا نافع ہو جائے گا اور الف کا یگانہ ہونا ظاہر دال و دلیل باہم مراد
 اور کثرت ہدایت برعایت کثیر کہ انکا نام ہی چشمہ حیات کا سرچا ہی جو رقم ابو عمرو
 کی ہی چشمہ حیات اس سبب سے کہ یہ باعتبار معنی اپنے نام کے یعنی ابوباب
 عمر کے ہیں اور اسی واسطہ انکی عمر کو اعمار اور انکو بدیر ملت کہا ہے کاف مشتق کفایت
 سے مناسب کافی اور علامت ابن عامر کی جو کہ اسمین لفظ ابن کا ہی لہذا ابنائے دولت
 کہا ہے نون عربی میں جو قوسی لکھا جاتا ہے بصورت کشتی کے ہوتا ہی اور نون کشتی
 کو بھی کہتے ہیں عصمت بلحاظ عاصم کہ دونوں مشتق و مشتق منہ ہیں فا اور فے
 ایک ہیں خانقاہ کا سر بھی خا ہی خوش کا بھی خا ہی رے اور را اور رائے اور رافع
 میں راسب برعایت علامت راکسائی کے ہیں اور کسوت بمناسبت کسائی ایسے
 ہی لفظ القباس معنی معاشے شعر شعر میں حسب یا سخی الوقت قاریہ کے
 صرف ہی معاشہ لفظ تقوم کے جز اول سے جو تقوے بقلب مستوی وقت اور قراء

بقلب غیر مستوی قاری تبدیل ہمزہ بیا بسبب کسرہ ماقبل کے نکل سکتا ہی الاختلا
 شارح نے تو اسکو لکھا نہیں مگر میں نے لکھا ہی اگر ناظرین پسند کریں بہترین مطبوعہ
 میں بجائے اعمار پر ملت جو برعایت لفظ ابو کے ہی ضمن ابو عمر میں مد ملت لکھا ہی
 اور شعر میں بجائے قراء کے قرایت کہ صحیح قرأت ہی لکھا ہی اس واسطے کہ یہ لفظ حموز
 لام ہی نہ ناقص قتل۔

حکایت مصدر حفاظی را دیدند چون صادر صدر چشم بر در نہادہ تاجہ در آید و سفرہ
 چون حروف در از ہم کشادہ تاکہ رسد و آفتی گفتش کہ از صلہ وقف چینی چون
 حروف مدغم ذخیرہ کن کہ ارہ تشدید شد اندر دور بر سرست گفت آیت این دو تا
 بخوان کہ ترکیب مصدر سینہ است و دہان قطعہ آن مصدر کہ در ادای حروف
 در دل می برد بلجہ راست + چون الف زان گرفت صدر کلام + کہ مجرذ خوردہ
 دنیا است + اللغات مصدر بضم و فتح دال مشد مقدم رکھا گیا حفاظ بالفہم
 و تشدید فاجمع حافظ بس مصدر حفاظ وہ شخص جو حافظوں میں مقدم ہو
 صدر بالفتح سینہ و مسند و بالانشین و آقف ایستادہ اور جاننے والا کسی چیز کا
 صلہ پوستان اور عطا دینا اور پیوند و خویشی وقف وہ چیز جو کسی کی ملک ہو مدغم
 بالفہم و فتح غین وہ حرف جو اپنے حرف پنجس میں داخل ہوا ہو اور بمعنی پوشیدہ
 معنی ترکیبی شرا یک مصدر حفاظ کو دیکھا یعنی وہ شخص جو سب حافظوں میں
 مقدم تھا مانند صدر کے چشم در پر رکھے کہ کوئی آجائے اور سفرہ مثل حروف
 در کے از ہم کشادہ تاکہ کوئی آہو پچھے ایک واقف نے اس سے کہا کہ شو وقف
 سے جو عطا پاتا ہی اسمین سے مثل حروف مدغم کے جمع ہونا بھی ضرور چاہیئے
 جیسے ایک حرف دوسرے حرف کو مدغم میں ذخیرہ اور پوشیدہ کر رکھتا ہی
 انسیلے کہ ارہ تشدید شد اندر دور کا سر پہی یعنی زمانہ کے شد اند اور تکلیفین
 شخص کے سر پہی ہوئی ہیں کہا اس روایت کی آیت پڑھ اور اسکو جان
 نہ ترکیب مصدر کے سوائے دہن اور سینہ کے اور کیا ہی کہ دونوں محل کھانیکہ ہیں

معنی ترکیبی قطعہ جو مصدر موصوف بدین صفت ہو کہ اداے حروف میں در دل کا اپنے لوجہ راست سے کھودیتا ہی اُسے الف کی طرح صدر کلام اسوجہ سے پایا ہو کہ خوردہ دنیا یعنی ناخیز چیزوں سے اس کے مجر دو معرا ہی اوی نہ اعراب نہ نقطہ پاک صاف معنی معماے شریک صدر میں مثل چشم کے ہی جب یہ چشم در پر رکھینگے صدر حاصل ہوگا حروف در کے ظاہر علیحدہ علیحدہ ہیں کوئی کسی سے ملا کہو انہیں ہی مدغم میں لگا داخل دجھا ہونا ایک حرف کا خود عیان مصدر میں میم دہان ہی اور صدر سینہ معنی معماے قطعہ مصدر کا الف کی طرح ہونا ایک یہ کہ دونوں بے نقط اور نیز صدات کلام کے مصدر سے ایسے ہی الجبر کے الف سے اور حسب ایما در دل میسر در اداے حروف کے لفظ ادا سے اد کو منقلب کیا تو دا یعنی ورد کے ہوا اور مطابق بلجہ راست پھر دال کو منقلب کیا تو اد ہوا جب یہ الف کے ساتھ ہوگا ادا ہو جائیگا محسنات کلام تاجہ در آید بر غایت اُسی در صدر کے ہی واقف اور وقف دونوں بلحاظ معنی جاننے اور نیز وقف قرآنی کے بلحاظ حفاظ کیسے بلجہ ہیں حرف مدغم کو ذخیرہ کہنا تشدید کو ارہ ٹھہرانا اور در و سر بنظر گردش ارہ اور سر باعتبار صورت ارہ کے سب مراعات و مناسبات سے ہیں روایت میں بھی ایث موجود ہی اور علی ہذا الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے در کے ادا لکھا ہی لیکن در ہتر ہی کہ در کے دو ہی حرف ہیں اور ہوتا بھی دو لخت ہی بخلاف ادا کو مناسب اداے حروف کے ہی۔

فصل فی ذکر الاطباء والمنجمین والشعراء

نکتہ طبیب را کہ صورت طیب اخلاق در طینت نباشد از طب او جز بطیعی شکا فتن دل نتوان یافتن قطعہ بحرے یا بد حکیم دیدہ + ز آب ہنرش حروف میم حک + و رفہر طبیب را بریشست + بس بز باشد نیز شک بیشک + اللغا طبیب وہ شخص کہ دوا جان و بدن کی کرے و ماہر و استاد در کار طب بالکسر

ہوے خوش طبع بہر سہ حرکت بچشکی بط کی تفسیر مصرح نے کردی پز ششک بکسر تین
حروف ثانی زامعہ و سکون شین معجہ و کاف عربی بمعنی طیب **معنی ترکیبی نشر**
جس طیب کی طینت میں صورت طیب اخلاق کی ہو یعنی خوش خلق ہو اور مسخ
طب سے سوائے بط یعنی شگاف دل کے اور کچھ نہیں پائیگا گویا وہ طیب دل کا
زخم ہی نہ دل کا مرہم **معنی ترکیبی قطعہ حکیم** ایسا بحر نہر دیکھا ہوا ہو جسکے آب بحر
سے حروف یم کے مطب پائین اور حک ہو جائیں ایسے کا شاگرد اور مطب دیدہ
ہو اور جو طیب علم و تجربہ سے بے بہرہ ہی صرف اپنی ریش پر فخر و ناز کرتا ہی تو
وہ پز ششک پز ششک نہیں بیشک نہ ہی **معنی معجہ نشر طیب و طینت تصحیف**
طیب میں طیب موجود اور اول آخر سے طب حاصل ہوتا ہی اور مقلوب طب
کا بط ہی **معنی معجہ قطعہ لفظ حکیم** کے دو جز ہیں حک و یم جب حک کو سر پریم
کے واسطے حک کرنے حروف یم لائینگے حکیم ہوگا ایسے ہی پز ششک نہ ہی اور ششک
جب پز ششک مجموع ہونگے پز ششک ہو جائیگا اور جو پز ششک بیشک ہوگا
پز ششک حسات کلام طیب طیب طینت طب کیسے عمدہ الفاظ جمع کیے ہیں
بحر اور آب و یم مناسب یکدیگر طیب ریش بس پز ششک بیشک پز ششک
سے ششک نکال لے پھر اسکو بیشک ٹھہرانا کیسا خوب ہی و مثل ہذا۔

نگاہ منجم کہ چشمہ میم رودیدہ بر اطراف مشرق و مغرب می گماردنی بیند کہ جن
دل کہ اخلا و پوشش شست در درون دارد و گاہن کہ سرو پایش بلباس جہل
پوشیدگی داردنی داند کہ بہ کاف نگو سناری کذب آہن سرد میگوید با عی
دریا سے قصا عمیق نوی دارد + کنزیک نم او نجوم جوی دارد + نو نیست درین
بحر وجود گاہن + کنز جلت حق چو گاہ روی دارد + اللغات معجم بغم و تشدید خیم
مکسور ستارہ شناس و حکم بنجوم کنندہ گاہن فال گو اور شگون بتانے والا۔
کن بالکسر و التشدید پوشش اکنان جمع آہن سرد کو فتن بہودہ کام کرنا
نوی دوری منزل گاہ گیاه خشک زرد شدہ **معنی ترکیبی نشر منجم کہ چشمہ میم کی**

دو آنکھیں جو اطراف مشرق و مغرب میں لگائے رکھتا ہے یہ نہیں دیکھتا کہ جن دل جسکے منہ
 اخفا و پوشش کے ہیں خود اسکے درون دل میں بھرا ہے پھر آنکھیں تعین کر کے کیا کریگا
 اور کاہن جو سروپا اپنا لباس جبل و پوشیدگی کا رکھتا ہے نہیں جانتا کہ کاف و نگونساری
 کذب سے آہن سر کو ٹٹا ہے کہ آخر جھوٹ سے نگونساری دین و دنیا میں ہوگی معنی
 ترکیبی قطعہ دیا قضا و قدر کا نہایت ہی گہری تھاہ رکھتا ہے اور ایسا اثر و
 عمیق ہے جسکے ایک نم سے نجوم کو جوئیں حاصل ہوئی ہیں اور اس دریا میں وجود
 کاہن کا مثل ایک فون کے ہے یعنی پھلی اور جلت حق یعنی خدا سے یا حق کو کذب
 کر کے ظاہر کیا ہے اسکی شرم سے کاہ سے منہ رکھتا ہے جس سے مرا ذر در روئی ہے
 معنی معمارے شرم کے اول آخر و میم ہیں ہی دودیدے اسکے ہیں اور بیچ میں
 اسکے بیچ جسکا قلب جن ہے موجود اور کاہن اسکا سروپا کن ہے یعنی پوشیدگی اور جب
 یہ کاف و کذب کا نگونسار ہوگا آہن رہا نیگا جسکو کہا ہے آہن سر دیگویدے معنی
 معمارے قطعہ نجوم کے اول آخر نم ہی درمیان میں جو ای نہر کاہن کا وجود اس بحر
 میں فون ہے اور کاہ کو جب اسکا رو کر نیلے کاہن ہوگا محسنات کلام دومیم کو
 دودیدہ کہنے کی رعایت سے مشرق و مغرب بھی ذکر کئے ہیں جنکے اول میم ہی سروپا
 و لباس و جبل و پوشیدگی سب باہم مناسب ایسے ہی دریا عمیق نوے نم
 جو بحر اور مثل انکے۔

نکتمہ (ایدر ویش) سر متابعت از قدم تقویم بردار کہ تقوی است و راکے مال
 را بگذارد کہ مال ہمہ حکم رحمن است اگر نجم ورق تقویم را پریشان کند متوقے و
 متقوی بجمیع شود و اگر مال دل راست در پیش آمد خوش برادران و بی اصل
 بنید قطعہ مال راکے خویش کند صرف جمع مال + در حرف نامش را نگر نیست
 جز مال + مستخرج است از طبع مستخرج خویش + بر قلب چرخ از ستم
 آشفته خستہ حال + اللغات تقویم قیمت کرنا اور سیدھا کرنا اور حساب
 ایک سالہ نجومیوں کا اور وہ چند ورق ہوتے ہیں جن میں حرکات اور احوال

ستاروں کا لکھا ہوتا ہے تقویٰ شمع اول و ثانی فارسیوں کے استعمال میں بکسر و او بھی ہے
 ڈونا اور پرہیز گاری متوقی نگاہداشتہ شدہ متوقی قوت یافتہ شدہ رمل نام علم و ریگ
 اور ریگ جو ہوا سے مکان میں پڑ جائے رمال بکسر ریگہا جمع رمل مستخرج بکسر رابا ہ
 لانیوالا و بفتح رابا ہر لایا ہوا استخراج سے جسکے معنی ہیں انہو کوئی چیز کا نام ہے ترکیبی
 معنی کہ کتب میں یہ پیش سر متابعت کا قدم تقویم سے اٹھالے یعنی پیروی و اتباع تقویم
 کی مت کر بس یہی تقویٰ اور پرہیز گاری ہے اور رے رمال کی چھوڑ دے اسکا مقنا
 مت ہو کسو واسطے کہ انجام جملہ کاموں کا حکم حمن پر ہی بخومی تقویم کے ضبط میں گرفتار
 ہے اگر تقویم کو پریشان کرے تو دو فائدوں سے خالی نہیں ہے یا متوقی ہوگا یا متوقی بس
 اپنی جمعیت میں پریشان حالی سے محفوظ رہیگا اور اگر رمال دل راست خیر کج حاصل
 کرے اور ایسے دل کو حاضر کر کے دیکھے تو آپکو رمل و بیاصل دیکھے یعنی ناجیز و ناکارہ کہ
 مفت عمر اسمین ضایع کی معنی ترکیبی قطعہ رمال ہمیشہ اپنی رائے کو جمع مال میں
 صرف کرتا ہے اور حال یہ کہ اگر اسکے نام کو دیکھو تو اسکے حرف سوائے رمال کے نہیں
 ہیں جو ریگ تو دون کے معنی میں ہے اور مستخرج اپنی طبیعت سے مست اپنی
 خرج کا ہے یعنی یہ طبیعت میں جا ہے کہ میں اپنا خرج اپنی رائے سے نکالتا ہوں اور
 آسمان جب اس خج کو قلب کر دیتا ہے یعنی اٹا تو پھر دیکھو اسکے ظلم سے کیسا پریشان
 اور خستہ حال ہو جاتا ہے بس چرخ کے قلب کا کچھ علاج نہیں جانتا معنی معامے
 شمس متابعت کا میم ہے اور قدم تقویم کا بھی میم جب اس سر کو اس قدم سے اٹھالینگے
 تقویٰ رہیگا اور رمال کی را کو جب چھوڑ دینگے مال رہیگا تقویم کو پریشان کرنے سے
 متوقی یا متوقی حاصل ہوتا ہے رمال کا دل الف ہے اسنوا واسطے راست بھی کہا ہے
 اگر مال الف کو اپنے سامنے لائے رمل ہوئے جو تفضیل رمال کی ہے معنی معامے
 قطعہ رمال تبشید و رمال بکسر راجنیس تام مستخرج کے دو جز ہیں مست
 و خرج اور قلب خرج کا چرخ ستم آشفہ مست ہے محسنات کلام سر
 ازرقدم پریشان و جمعیت متضا و دل راست درپیش آر دکیسا الطف ہے

کہ وہ دل الف ہی جو راست ہوتا ہی پیش آوردے یہ مراد کہ دل کو حاضر کر کے
منصوبہ ہوا الاختلاف متن مطبوعہ میں خویش را رمل بجائے رمل خلاف معاکے
لکھا ہے۔

مکتبہ ایدرویش ازراے رقم پریشان قمر دل خالی کن کہ قم بینے رونقن گرد غم از
سراچہ سینہ یابی و دلیل دال عطار درامتا بعت مکن کہ بر سر راہ حق عطاءے کبرے
و کامل بینی و بہائے زہرہ منکر تا صفا شگوفہ انوار دلت روشن سازد و بوستان مہر
از سین شمس پرداز کہ شمع واردات خاطر تگشن گرداند و خائے مرتج را بدندان
آہن خائے توکل در ہم خائے تا مری طویت ترا حلاوت بخشد و یائے مشتری یعنی
توسخا نہ اور در ہم شکن تا بیم محافظت حق قہ صورت سر سپر اسیر تو گرد و دامن لام
احکام زحل را از پا در افکن تا رخ بینے دوری از عتاب و عذاب بخشد قلم از قدم
ثوابت بردار تا سرفرازی خط ثوابت و ہند قنوی زان رقم صفر شد ز برج محل +
کہ از ویر نشد اناے امل + زان منجم الف ز نور نگاشت + کہ بیک نقطہ اختیار نہ داشت
از و سپر علامت آمد با + کہ نشد از دودل یقین بکتا + جیم کج و انمودت از سرطان +
کہ ز کج و موجی راست نشان + زیر تقدیر قد شیر خم ست + از اسد حرف دال اذان
رقم ست + سنبلہ خوشہ چین ز واس قضا ست + حرف تنبلیہ آن ترا از یاست +
تا بمیزانت راست ناید زیب + چشمہ وا و از دست علت و عیب + در رقم زان
نشان ز عقرب ز است + کہ نشانش بکرم عقرب ز است + عوض قوس حاس ست
زانکہ بہشت + قوس گردون رسد بہشت بہشت + حکم نہ چرخ لغو و ہر باز نیست +
زان ز طاجدی را رقم ساز نیست + دلوشد یا ز حکم اختر کوی + کہ یریزدہ آبر و ازوی +
حوت دان صید حکم انیدجی + یا الف شکل شست بین با وی + الملحات
قم بالفتح جارب کردن خانہ انوار یا الفتح روشنی با و شگوفیا بر تقدیر اول جمع نور
بالضم و بر تقدیر ثانی جمع نور بالفتح شم بالفتح و التشدید سو نکھنا مری بالضم و ہمزہ
در آخر بر وزن مقیم سرمدہ جو خلق سے لگا ہوا ہی مجراے طعام و بروزن امیر

نیز وبالفتح گوارا الویت بفتح وتشدید ضمیر و نیت و چاہ یا سی ترکی میں کمان قنبہ بالضم و التشدید بنامی مدور جیسے گنبد اور کس عماری و سپر اور مانند اسکے نوح بالفتح وتشدید جادور کرنا آنا بکسر ظرف و برتن داس و رانتی حتی بالفتح وتشدید زندہ — معنی ترکیبی شرمصر رحلے اس نثر میں سیارات سبعہ اور انکی علامتوں کا جو نتیجہ میں مقرر ہوئے ہیں برعایت حرف آخر سیارہ کے ذکر کیا اور معنی ترکیبی و معانی بھی خود ہی ہر ایک سیارہ کے ساتھ ادا کر دیے اگرچہ حاجت کچھ اور لکھنے کی نہیں لیکن بطور اختصار ضرورۃً کچھ لکھوں چنانچہ اول قمر سے جو سیارہ فلک اول کا ہی شروع کیا ہی اور علامت اسکی راہی کہ قمر کا حرف آخر ہی بس مصر رحلتے ہیں اسکے رقم کی راہ پریشان سے دل کو خالی کر تو سراپہ سینہ کا اپنی گردنم سے جھاڑا بہارا پائے گا پریشان بدنیو جبہ کہ اور حرفون سے الگ ہی دوسرے فلک پر عطار دیسیکی علامت دال اور دال و دلیل کے ایک ہی معنی ہیں راہ بتانیوالا بس فرماتے ہیں کہ عطار دکی دال کا جو دلیل ہی اسکی راہ بتانے پر مت چلے اور راہ حق پر چل جسکے سراہ پر عطاے کبریٰ اور کامل پائیگا ظاہر ہی جب عطار دکی دال سے اعراض کیا تو راہ ہی جسکے سر پر عطار بھی ہوئی ہی اسی را کو مصر رحلے راہ حق ٹھہرایا ہی بلحاظ را کے جو راہ میں ہی تیسرے فلک پر زہرہ ہی علامت اسکی یا تو اسکی ہاکیطرون مت دیکھ تو نور کے شکوفے تیرے دل کو روشن کر دیں جب زہرہ کی ہا سے چشم پوشی کی جائے گی زہرہ بجئے شکوفہ کے رہ جائیگا کہ اسکی ہا و چشمی سے صورت کلی کی عیان ہو چوتھے فلک پر شمس ہی اسکی علامت سین لیکن تو اس سین سے بھی اپنے بوستان محبت و مہر کو خالی کر تو شمع رہ جاے جو واردات آتی سے ہیں جنسے خاطر تیری گلشن ہو جاے پانچوین فلک پر مریخ ہی اسکی رقم خابس اس خاکو دندان آہن خاتوکل سے چاب ڈال تب تیری نیت کی مری کو لذت و صلاوت ملے اور ظاہر کہ بعد چاب لینے خامریخ کے مری رہیگا چھٹے فلک پر مشتری ہی اسکی رقم یا اور کمان کو بھی یا کہتے ہیں اور اسکا خانہ بھی ہے

ايمان ہي بس مضرہ کہتے ہيں قوس جو اسکا خانہ ہي یعنی یا اسکو خوب توڑ دے تو ميم
 محافظت حق کا قہہ کی صورت جیسے سر سپر پر ہوتا ہي تیرا اسیر ہو جائے صورت
 اسکی یہ ہي کہ جب یا کو کہ خانہ اصلی اسکا ہي توڑ ڈالا تو مشترک ہا جسکے سر پر ميم محافظت
 حق کا قہہ کی صورت رکھا ہي اور ميم کے بعد شہین تے رے بصورت سپر کے ظاہر ہي
 ساتویں فلک پر زحل ہي علامت اسکی لام بصورت دامن بس اس دامن کو اسکے
 پانوں سے جو سیدھا سر لام کا ہي گردے تو زح رہ جائے گا جو دوری عتاب و عذاب
 سے جشتا ہي اب سیارے تو ہو گئے رہ گئے ثوابت جو فلک ہشتم پر ہيں انکے قدم
 سے بھی قلم اٹھالے یعنی انکی چال گردش سے بھی کنارہ کر تو جگو سرفرازی حصہ
 ثواب کی حاصل ہو اسکی صورت یہ ہي کہ ثوابت ثوابت اول بکسر با دو م بفتح
 با بس ثوابت کی تانفس کلمہ کی ہي اور ثوابت میں تائے خطاب جسکو سرفرازی
 ثواب سے حاصل ہي یہ سب بیان سیارات سبعہ کا تھا کہ انکی گردش و حرکت
 کا مقید و مقتدر نو ہر شی کو مالک الملک سے سمجھے رہ تو فوز عظیم کو پہونچے اور
 معنی معانی معنی ترکیبی کے ساتھ بیان ہوتے گئے ہيں ناظرین خیال فرما کے سمجھ لیں
 معنی ترکیبی ثنوی اس نظم میں بارہ برجون کا بیان ہي مع انکے رقوم
 کے اور انکے رقوم بحساب ابجد کے ہيں یعنی ابجد سے حطی تک چنانچہ فرمایا
 کہ برج حمل کی علامت جو صفر و نقطہ مقرر ہوا ہي اس بات کو جتانا ہي کہ اس سے
 کسی کا اناے امل پر نہیں ہوا ہي کوئی اس سے متوقع کامیابی کا نہوا اور ثور کی علامت
 میں نجومیوں نے الف لکھا کہ اسکو ایک نقطہ کا بھی اختیار نہیں ہي جیسے الف ایک نقطہ
 نہیں رکھتا اور دو پیکر کی علامت یا شہرائی ہي تاجان جائیں کہ یہ رد دل ہي اس سے
 یقین نہیں کہ یکتا ہو سرطان کی علامت جیم مقرر کر کے ظاہر کر دیا ہي کہ کج ہي اس
 کجرو سے راستی کا نشان مت ڈھونڈھے اور سرطان اگلے پچھلے پانوں دونوں سے
 دونوں طرح آگے بچھے کو چلتا ہي اس سبب سے کجرو کا ہي دیکھو برج اسد
 کہ سب میں غالب و زبردست ہي اسکی علامت دال مقرر کی ہي تا سمجھ لیں

کہ قدشیر کا حکم تقدیر کے سچے دال سانجیدہ اور دو تا پور بارہی بس بدون حکم تقدیر کے کیا کر سکتا ہی معمول ہی کہ کھیت کاٹنے والوں کے ہاتھ سے بالیان گرجاتی ہیں انکو خوشہ چین بین لیتے ہیں سنبہ بھی خوشہ چین داس قضا کا ہی اسیلے رقم اسکی ہا ٹھہرائی جو بھنے گیر کے ہی پھر اسکا کیا مقدور اور کیا دستگاہ ہی جو کسی کو کچھ دیکھے بلکہ یہ ہاتیری ہی تنبیہ کے واسطے ہی کہ تو آگاہ ہو جائے اب میزان کی کیفیت سنبہ کہ اسکی رقم واو ہی جو حرف علت و عیب سے ہی سویہ اسید واسطے کہ تیرے میزان میں اسکی علت و عیب کے معاملہ میں ریب و شکن آنے پائے راستی سے اسکی ریب ہو جائے عقرب کا نشان سینے زا ہی یہ زا اس توجیہ کو سمجھاتا ہی کہ یہ عقرب کی زا عقرب زا ہی ہی ہمیشہ دکھا اور مصیبت ہی اس سے پیدا ہوتے ہیں جو حق قوس کا کا ہی یہ حا کہ رہا ہی جسے قوس گردون کو چھوڑا وہ ہشت ہشت کو پوچھا ہشت ہشت برعایت حا کہ آٹھ عدد والی ہو اور قوس گردون متعلق اول مصرعہ سے اور جدی کی رقم جو طاق قرار دی ہی جسکے نو عدد ہیں یہ طاقکار رہی ہی کہ احکام حملہ نو آسمانوں کے لغو و بازی پر بنا کیے گئے ہیں دو کو کی علامت اس شخص نے جو اختر کے حکم بیان کرتا ہی یا مقرر کی کہ اسکے عدد دس ہیں اس خیال سے کہ یہ دس ابرو نکو ابرو والوں کی رو سے بٹوئیکا اور دس سے مراد کثرت ہی نہ عدد مقرر ہی اب فقط برج حوت رہ گیا اسکی علامت یا مع الف ہی جسکے عدد گیارہ ہوئے یہ تو خود شکار حکم ایندھی کا ہی اور اسکے پاس ہی یا مع الف بصورت کانٹے ما ہی کے موجود اب سب بارہ برجوں کا بیان ہو گیا منجملہ انکے ایک کی علامت صفر اور دس کی علامت ابجد کی الف سے یاے حطی تک تو یہ سب گیارہ علامتیں ہوئیں یا رھوین یا مع الف ان شرط و نظم کے بعض ترکیبی و معنائی سب بیان ہو گئے سوا انکے اور کوئی معلوم نہیں ہوتی واللہ اعلم بالصواب **الاختلاف** متن مطبوعہ میں بہاے زہرہ کی جگہ بہار اور زج کے بجائے حرج اور رقم صفر کے ٹھکانے رقم آمد یا کی جگہ یا اور حرف دال کے بجائے رقم دال داس میں داش عقرب زا راست کو عقرب راست حاست کا حاست نشان

قوس میں دلوشد کی جگہ دیو شد سب غلط ہیں کاتب تو اکثر غلط نو سین ہوتے ہیں مگر
مصحح اگر مصحح نہوں تو صحت کہاں۔

نکثہ شعراے روزگار نقد عین شعر آبدار در شرآے آبکار نہادہ اندواز صلت
جزلت مذلت پیش چشم ایشان نمی آید دیران فلک مقدار از بسکہ عطار دسایہ
ہر از سر ایشان برگرفتہ الف و نون قلم و دوات بر طرف افگندہ اندواز جفاے
چرخ پیر شدہ اند قطعہ شد منزل میان بیم و امید + دل شاعر از ان بود عاش +
ہست دلی دیر بر سر + تا بر آردنی ز چاہ معاش + **اللغات** شعر اجماع شاعر
شر خرید فروخت آبکار بالفتح جمع بکر زن بکر اور سخن ناگفتہ صلت بکسر عطا و انعام
و بیوند دیر بفتح صاحب نظم و نثر برگزین فتن اٹھالینا رعاش صاحب رعشہ معنی
ترکیبی شمر رہ گئے ہیں کہ شعر کا یہ حال ہی کہ نقد عین یعنی شعر آبدار کو شرآے
آبکار میں رکھا ہی یعنی کیسے کیسے نقد جدید عمدہ عمدہ فکرون کے خرید میں دیے ہیں
عرض ایک کو چھوڑا دوسرے کو اختیار کیا ایسے ہی بار بار عمدہ سے عمدہ کے خریدار ہوئے
ہیں اور صلت کا یہ حال کہ سوائے لت مذلت کے اور کچھ سامنے انکے نہیں آتا ہی
اور دیر فلک مقدار از بسکہ سایہ ہر و محبت کا عطا دینے انکے سر سے اٹھا لیا
الف و نون قلم و دوات کو ایک کنارہ ڈالے ہوئے ہیں اور جفاے چرخ سے پیر
ہو گئے یہ حال زمانہ کے شاعرون اور دیرون کا ہی معنی ترکیبی قطعہ ایسا
وقت ہی کہ شاعرون کا دل نہایت رعشہ میں پڑا ہوا ہی اور رعاش ہی بسبب
بیم و امید کے اور دیر کے سر پر جو ایک دال رکھی ہی دال نہیں ہی گویا ایک
دلوں کی اپنی چاہ معاش سے کچھ تم نکالے معاش کو اسکی چاہ بنظر نہایت پستی و
تنگی کے کہا ہی معنی معاش نے شر شعرا میں حرف عین در میان شر کے واقع ہی
اور کلمہ صلت میں لت ہی جو صاد کے سامنے پڑی جسکو چشم سے تعبیر کی ہی
دیران میں حرف دال رقم عطار دکی ہی جب یہ سایہ اپنا اٹھا لیں دیران میں
پھر الف و نون اسکا جو مثل قلم دوات کے ہی بر طرف افگندہ ہو گا دیران میں

بصورت پیر مئے معمارے قطعہ شاعر کا دل رعاش ہی دال دبیر مراد دلو سے ہی
اور اسکے بعد پیر بمعنی چاہ محسنات کلام نقد عین شعر ابدار کیسا ابلغ ہی صلت
لت مذلت سب میں لت نکلتا ہی دبیر فلک عطار دسایہ ہر سبب ملامت
سایہ کے لیے باوصف صفت خاص افتادگی کی برگزین کیا ہی خوب ہی اور
ایسی ہی اور خوبیان الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے ابکار آب کا را اور
صلت کا و صلت جزلت کی جگہ خیرات دبیران کے بجائے پیر فلک قطعہ میں نزل کا
نزل دال دبیر والی کی جگہ سب غلط ہیں۔

حکایت یکے از باریک بینان لغزی چون نقش زلف خوبان نقش بسته بود و قلم مشکینش
بدانگو نہ در صفت موی از روی بتان چین چہرہ کشاود کہ خامہ مانی از شرح آن چون
موی سمور در سری آمد شاعری تیز زبان چون شانہ پردہ از نشانہ آن عقد بکشد
و نیز از لاف پریشان آغاز نہاد یکی از رؤسا بشنود و گفت شاعر کہ از نام خود بلا قدر
بہ تیغ زبان چون الف موی شکاف قطعہ شعر آن شد زمرہ شعرا کہ نہد بر فراز
شعرش پا + لیک ز اشفتگی شعر گزار + بسکہ سر بار سد بعش زلف + اللغات
لغز چستان و سوراخ موش کلان مانی نام نقاش معروف سمور بفتح اول و تخفیف
میم نام ایک جانور کا ہے قسم رو باہ کی کہ اسکے پوست سے پوستین بناتے ہیں
اور اس پوستین کو بھی کہتے ہیں عقد بفتح گہ دینا گزار + بکسر اول + پرو ز ن
غلا + یہودہ و ہرزہ و میہ و میساب و بضم اول نیز معنی ترکیبی شراب کے
باریک بینیوں سے ایک چستان مثل نقش زلف خوبان کی لکھی تھی زلف خوبان
سے تشبیہ مشکل اور پیچ در پیچ ہونے میں ہی اور وہ چستان بھی زلف کے
نام سے چنانچہ فرمایا کہ اسکے قلم مشکین نے بالون کی صفت میں مجھ بتان چین
سے چہرہ کھولا یعنی صفت کیا کی تفویریں بتان چین کی بنائیں اور ایسی کہ مانی
کے قلم اسکی شرح سے مثل موی سمور کے سر میں آتی تھی یعنی سڑیک دیتے تھے
ایک شاعر تیز زبان نے شانہ کی طرح پردہ نشانہ اس گہ سے کھول دیا یعنی

جیسے شانہ سے گرہ بالون کی سلجھ کے کھل جاتی ہے اس تیز زبان نے بھی اُسکو کھول دیا اور ہزاروں شیخیان بے فائدہ شروع کیں ایک نے رکیسوں سے سنا اور کہا کہ شاعر جو اپنے نام سے لاف زنی کرے تیغ زبان سے چاہئے کہ الف کی طرح بال کو چیرے تو لاف زنی اُسکی پڑھکے ہوئی معنی ترکیبی قطعہ یعنی زمرہ شعرا میں اشعر سبب سے بڑھکے شاعر وہ ہے کہ اپنے شعر کے سر پر پانوں رکھے یعنی پامال و بے اعتبار سمجھے لیکن ہوتا یہ ہے کہ شعر گزاف کی آشفگی سے ہتوں کے سر عرش پر پہنچتے ہیں یعنی لوگ اُنکے لاف و گزاف کی بیہودگی کا خیال کر کے ہر قسم رعایت مرعی کرتے ہیں اور یہی رتبہ پا جاتے ہیں معنی معامے شعر نقش نقش تجلیس سمور کا اول آخر سر اور مواسکے بیچ میں واقع نشانہ میں پردہ خون ہے جب کھل جائیگا شانہ رہیگا لاف پر نشانہ بھی الف ہے بمعنی ہزار شعر یعنی ہو کے یہی جیالف تیغ زبان کا اس میں آئیگا اور موشگافی کریگا تو شاعر ہوگا معنی معامے قطعہ شعر کا الف پانوں ہے جب شعر کے سر پر رکھا جائیگا اشعر ہوگا اور شعر آشفہ عرش ہے محسنات کلام جو کہ یہ حکایت ایک لغز کی صفت میں لکھی ہے اور اُس میں بیان زلف کا اسیلے پہلے ہی سے باریک بینان کے ساتھ شروع کی نقش بستن نقش جمانا اور تصویر بنانا دونوں معنی کے واسطے کیسا لطیف ہے ایسے ہی قلم مشکین برعایت زلف اور نیز صفت قلم اور شانہ اور تیز زبان اور تیغ اور ہزار و لاف کہ قلب اسکا بھی الف ہے اور سوا اُنکے بہت خوبیاں ہیں الاختلاف شارح نے معالاف کا نہیں لکھا متن مطبوعہ میں در سری آمد کے بجائے می آید موشگاف کی جگہ می شگاف صحیح نہیں ہے۔

الباب الرابع فی الزهد وفیہ فصول

الفصل الاول فی العبادت والفسق وما یناسبہ

نکلتہ مطبع ہر جا کہ نزول کند بار گیر اور از عزت بردیدہ جائے دہند و رلفہ مطبع بنگر

کہ مطی مست بر بالائے عین و متمر دعا صی ہر کار کہ با تمام رسب اندر خلق در عقاب و باشد
لفظ متمر و متم این معنی مست کہ متم مست و در درپے او نظم دل صالح آمد الف وار
راست + از انش بہر جا کہ شد صلح خاست + تہہ کار خالی ز فرہی ست + تبا ہے اگر
باز دانی تھی ست + اللغات مطیع فرمان برداری و طاقت کرنے والا تبار گیر
اسب و شتر و گا و مطی بفتح میم سواری و مرکب متمر و بضم ہر وزن متولد سرکش و
بغی و نافرمان متم بضم میم و کسر میم ثانی تمام کنندہ و کامل کنندہ ہی بفتح و یا بضم
دنکوئی و بہتری و صحت معنی ترکیبی شریفے مطیع جس جگہ جاتا ہی اُسکا تو کچھ کہنا ہی
نہیں سواری وغیرہ جو اُسکے آرام کی چیزیں ہوتی ہین بڑی عزت سے اُنکو آنکھوں پر
جگہ دیتے ہین دیکھ لے لفظ مطیع کو کہ مطی بالائے عین واقع ہو اور نافرمان گنہگار کوئی
کام پورا کرے اُسکے سچے ر و خلاقی یگا ہی رہتا ہی خود لفظ متمر و متم اس قول کا ہی کہ متم
ہی اور داسکے سچے معنی ترکیبی نظم دل صالح کا ایسا ہی صیے الف سیدھا بے بل
بے کچ اسی سبب سے جہان وہ جاتا ہی اُس سے صلح و ملت ہی پیدا ہوتی ہی اور
جو تہہ کار ہی فر بہتری و دنکوئی سے خالی ہی اصل یہ ہی کہ تبا ہی کو اگر جانے اور خیال
کرے تو وہ خود تھی ہی معنی معالجے شریفے مطیع مین لفظ مطی کہ سواری کے معنی مین
ہی عین پر کہ چشم ہی رکھا ہوا ہی اور متمر د مین اول متم ہی اور سچے اسکے رد لگا ہوا
معنی معالجے نظم صلح کا دل الف ہی جو راست ہی باقی صلح جو الف کو گھرے ہی
اور تبا ہی تھی ہی اس طرح کہ سے کہ تے باہے یعنی تے ہے کے ساتھ ہی محسبات کلام
مطیع و متمر و دونوں فقر و ن مین دونوں کا بیان داخل صنعت تضاد ہی متمر و کے
مناسب الفاظ متم اور اتمام کیا ہی خوب ایراد کیے ہین کہ صنعت اشتقاق
پر شامل ہین۔

نکتہ عت اندوے لغت تکرار و الحاح ست در مسالت غرض آنکہ عبادت
کہ اول و آخرش بتکرار ذکر و الحاح دعا کہ کمال خضوعست آراستہ نباشد
باد و ہوا باشد شہر عین یقین چراغ راہ عبادت آمد این عین اگر نڈاری در دست باد و ہوا

اللغات عت کے معنی مصروح نے لکھ دیے الحاج بالکسر بار بار کسی بات کو کہنا مسالت بالفتح وفتح ہمزہ ولام مانگنا و سوال کرنا خضوع بضم تین فروتنی کرنا یقین کے تین درجے ہیں علم الیقین وہ کہ کسی شے کو یقین جانتا ہی عین الیقین جیسا جانتا تھا آنکھ سے بھی دیکھ لیا حتیٰ الیقین کہ خود اپنے ہی اوپر گذر جائے معنی ترکیبی شعر مصروح کہتے ہیں خوشامداد اور گڑ گڑانے کو جو کسی شے کے سوال و مانگنے میں کجائے عت کہتے ہیں اس سے ہماری یہ غرض ہے کہ عبادت اگر اول اور آخر اسکا تکرار ذکر اور الحاج دعا کے ساتھ کہ نہایت عجز و فروتنی ہی آراستہ نہ ہو وہ عبادت کچھ چیز نہیں محض باد ہوا ہے معنی ترکیبی شعر عین الیقین چراغ راہ عبادت کا ہے یعنی عبادت کا مشغول ہونا جب ٹھیک ہے کہ عین الیقین اسکا ہو کہ گویا معبود حقیقی کو دیکھتا ہے اور وہ حاضر ناظر ہے اور اگر یہ عین عبادت میں نہیں رکھتا تو سوائے عبادت کے اور کیا پایگا جسکے معنی ہیں ہوا تیرے واسطے ہی معنی معامے شعر عبادت کے اول و آخر سے عت نکلتا ہے کہ عجز و الحاج کے معنی میں ہی پس اگر عبادت میں عت نہ ہو تو پھر باد ہی باد ہوا کی محض بیہودہ معنی معامے شعر عبادت کی عین چراغ راہ عبادت کی ہوگی تو عبادت رہیگا اور تارے خطاب بمعنی باد ترا کی باد برائے تو محسنات کلام تکرار و الحاج مسالت دعا خضوع سب مناسب یکدیگر۔

نکتہ عباد باید کہ چشم برداب دل یعنی جد و تعب نفس دارد چہ اگر عابد عین عجب بر قدم و روش خود دارد ہر روز ابد باشد نظم عین عابد شد مشرف بر ابد + زانکہ از نور یقین دارد مدد + راستی چو در میان چشم و دل + کز الف شد عابد ای مقل + اللغات عباد بالضم جمع عابد اب دستور و قاعدہ جد بالکسر کوشش و درشتی تعب بفتح تین رنج و ماندگی عجب بالضم خوشنیت بنی مقل بضم اول و کسر ثانی درویش اور اندک کنندہ اور بردارندہ کسی چیز کا معنی ترکیبی شعر عابدون کو چاہیے کہ چشم داب دل یعنی کوشش و رنج نفس پر رکھیں مطلب یہ کہ موافق دستور و قاعدہ کے نفس کشی میں دریغ نہ کریں اسلئے کہ اگر عابد عین عجب کو

اپنے قدم اور روش پر رکھیگا اور چال و دستور کو اچھا سمجھے گا جیسا کہ صورت اول میں قرب حاصل ہوتا ہے اس صورت میں ویسے ہی ہر روز بعد ہوا چلا جائے گا معنی ترکیبی قطعہ دیکھو عین عابد کو جو نور نقین کی مدد سے ابد پر مشرف ہوئی ہے یعنی یہ آفتاب نو سال بھر میں ایک دفعہ مشرف بشرف ہوتا ہے یہ عین ہر وقت مشرف بابد ہے پس ایدرویش تو اپنی چشم و دل کے درمیان میں راستی ڈھونڈو اور ٹٹول دیکھ لے عبد میں الف آنے سے عابد ہوا جسکے وصف تج کو معلوم ہوئے معنی معما کے شرعاً دین عین جس کو چشم کہا ہے بادی پر ہے اور باد کا دل داب تو گو یا چشم کا داب پر ہونا چاہیئے اور جو اس عین کو عابد اپنی روش کے قدم پر رکھیگا بعد ہوگا معنی معما کے قطعہ عابد کی عین کے بعد لفظ ابد موجود عبد کی عین و دل میں الف آنے سے عابد حاصل ہوگا چشم عبد کی عین اور دل اسکے بے جو بیج کا حرف ہے محسنات کلام بننا سبت عباد کے بادی سے بادل نکل سکتا ہے اور داب تو مقلوب ہے بادی کا ہے چشم بر دل نفس عین قدم روش سب مراعات عین کے لفظ میں کیسا ایہام ہے برعایت لفظ شرف کے آفتاب سے اور لفظ روز کا بھی یہی حال ہے آفتاب سے اور انکے سوا اگر طالب ہو ملاحظہ فرماؤ کہ سب عیان ہیں یہ جو کہا ہے عین عجب بر قدم و روش خود دارد کیا ہے ابلغ ہو کہ قدم خود کا دال ہو اور عابد کا قدم بھی دال۔

نکتہ مستور اگرچہ بظاہر مست دلی ناپید ماروے دلش در آخرت باشد و ناسک اگرچہ رویش ہر دم باشد اما دامن از ایشان بکاف کلاکت و حراست و چیدہ باشد نظم باز گردید ست ناسک از کسان + دردش بنگر کرین یا بی نشان + طبع صالح دم از ان عالم زدست + حاصل دنیا از ان برہم زدست + اللغات مستور پوشیدہ شدہ و پوشاندہ کما قال اللہ تعالیٰ حجاباً مستورا ای ساتر ناسک عبادت کرنیوالا اور راہ خدا میں قربانی کرنے والا کلاکت بر وزن و معنی حراست بمعنی نگہبانی برہم زدن لوٹ پوٹ کرنا معنی ترکیبی شرمہر

کہتے ہیں ایک فرقہ مستوروں کا ہے کہ وہ آپکو دوسرے رنگ میں چھپائے ہوئے ہوں گے
 کہ بظاہر مست دلی ظاہر کرتے ہیں یعنی ایسا اظہار کرتے ہیں کہ کوئی دیکھے تو کہے کسی
 نشہ میں مست ہیں اور وہ نشہ میں عشق کے مست کہ جسکے چھپانے کو یہ اختیار
 کیا ہے بس مست دلی تو ظاہر ہی لیکن رو دل انکا آخرت کی طرف ہوتا ہی لہذا
 مستور کو ایسا ہونا چاہیے دوسرا فرقہ ناسکون کا یعنی عابدوں کا جنکو سالک
 کہتے ہیں انکو ایسا ہونا چاہیے کہ روا انکا تو مخلوق میں ہو لیکن دامن انکا کا ف
 کلائت و حراست کے ساتھ سمٹا ہوا ہو یعنی لوگوں سے تو ملین لیکن دامن نشہ
 سیٹھے ہی رہیں کہ لوٹ دنیا میں بھرنے نیلے خرض مست و سالک دونوں
 کی کیفیت بیان فرمادی معنی ترکیبی نظم ناسک اگرچہ لوگوں میں ملا ہوا ہے
 لیکن اسنے پھرا ہوا ہے تو اسکے دل کو دیکھ ضرور اسکا نشان اور پتہ پائے گا اور
 صالح کی طبیعت اس عالم سے دم مار رہی ہے یعنی اسکے شوق میں ہی اس سبب
 سے اسنے حاصل دنیا کو برہم کیا ہے معنی محامے تشر مستور کا اول جز مست
 ہی یہ دنیا کی طرف ہی دوسرا اور کہ اسکا دل روجو آخر میں ہی اسی واسطے رو
 در آخرت فرمایا ہے ناسک کا رو لفظ ناس ہی بمعنی مردم اور کا ف اسکا دامن جسکے
 معنی منع اور بازداشتن کے ہیں اسی لیے درچیدہ باشد کہا ہے معنی محامے نظم
 قلب ناسک کا کسان ہی صالح کا قلب برہم زدہ حاصل محسنات کلام
 روے دل مستور کا کس خوبی کے ساتھ آخرت میں کیا ہے بنظر آخر میں واقع ہونے
 کے ایسے ہی دوسرے فرقہ میں دامن ناسک کا کا ف سے سیٹھا ہی جو معنی بازداشتن
 کے ہے۔

نکتہ زائے زاہد روے پوش ست برید یعنی بنائے نفس و ہوا و تائے تقویٰ
 جگہ ست بر سر طبع قوی پیل آسا قطعہ زاہد ز دست دردش آہن ز سوز عشق
 بالقدش زہد تار ہداز نار عاقبت + دل را کہ از خیفی فسق ست دال و لام + آمد
 دلیل تقویت اور تقویت + اللغات ہد بالفتح و تشدید شکستن اور

ویران کردن کجک آنکس پیل بانان تقویت بالفتح قوت دینا تقویت تقوی بالفتح
 پرہیزگاری اور تا اسمین مصدری ہی معنی ترکیبی نشر زازاہد کی ہد کو اندر چھپائے
 ہوئے ہی یعنی پوشیدہ پوشیدہ بنیاد نفس و ہوا ڈھاتی اور ویران کرتی ہی
 اور ظاہر ہی کہ زہد ایک پوشیدہ چیز ہی حقد زہد بڑھیکا بنیاد نفس و ہوا کی
 گھٹے گی اور تا تقویٰ کی ایک کجک ہی سر پر طبع قوی پیل آسا کے کہ یہ کجک اسکو
 بس میں کرتی ہی معنی ترکیبی قطعہ زاہد سوز عشق سے اپنے دل میں ایک
 آہ لگاتا ہی تو نقش زہد کے ساتھ کہ ہم صورت زہد کا ہی نار عاقبت یعنی دوزخ سے
 بچ جائے اور دل کے واسطے کہ فسق کی نجفی سے دال ولام ای خمیرہ ہو رہا ہی
 اور اسکی تقویت کی دلیل تقویت یعنی تقویٰ میں سے معلوم ہوئی ہی کہ تقویٰ
 سے تقویت حاصل ہوتی ہی کر رہا ہی اسلیے کہ تقویٰ اور تقویت دونوں ایک ہی
 قالب میں ہیں معنی معماے نشر لفظ زاہد میں زاہد پر واقع ہوئی آسکو چھپائے
 ہی اور تقویٰ میں تا بصورت کجک لفظ قوی پر جو صفت طبع پیل آسا کے ٹھہرائی ہی
 موجود معنی معماے قطعہ زاہد کے اول آخر سے زہد حاصل ہی اور جب زہد
 میں آہ آئیگا زاہد ہو جائیگا زہد زہد با ہم نقش دال ولام اس کا مجموعہ دل اور
 تقویت تقویت دونوں تھنیس تام دال ولام اس سبب سے دل کو کہا ہی
 کہ یہ دونوں حرف ضعیف و نجیف ہیں لام سے معلول مراد ہی اسلیے کہ لام واسطے
 تعلیل کے موضوع ہی دال باعتبار خمیدگی اور لام بلحاظ باریک پڑھے جانے کے
 جملہ قرا کے نزدیک سوائے لفظ اللہ کے محسنات کلام زازاہد کو پوشش
 ٹھہرانا خالی باریکی سے نہیں ہی اس واسطے کہ زامالہ کرنے سے نہ ہو جاتی ہی اور
 نہ بمعنی لباس و جامہ کے ایسے ہی تقویٰ کی تا کو بصورت کجک ٹھہرانا بدیہی ہی
 لفظ بر سر قوی کیا خوب ہی کہ کجک سر پر پیل کے ہوتی ہی اور تا بھی سر پر طبع قوی
 کے اور جو کوئی ڈھونڈھینگے بہت طینگے میں نے تو ہر جگہ یاد دلانیکو تھوڑا تھوڑا
 لکھ دیا ہی تا ناظرین ضرور دیکھیں تامل فرمائیں۔

حکایت تیکے از صلا را گفتند کہ فلان مفسد کہ شجرہ وجودش با بے سختی بہ
 درخت در باغی شد و بآہن دل پنج نہال نہاد خود می برید قضا را تیر پایش
 آمد یعنی تب کہ ہلاکت است از پائے در افتادہ گفت نظر بر چمن سامی اسامی افکنید
 کہ فاسق کہ از اصل طینت برآمدہ است بفکر فاسد تیر بہ پائے خود خوردہ است
 رباعی مفسد کہ نہادہ اندازہ پایش + از خون دل است غرق از ان اعضا پایش +
 چون کردن او از سرفک دور شود + بینی مسدی ز جبل غم ہر تائیش + اللغات
 باغی خواہندہ و ستم کنندہ باغی ای یک باغ نہاد اصل و ذات تیر ہندی بسولہ سامی
 بلند اسامی جمع الجمع اسما کہ جمع اسم کی ہی فاس تیر نامی گلو و طقوم معنی ترکیبی
 شر ایک صلح کو کہما کہ فلان مفسد جسکے شجر وجود کا باغی و ظالم ہی درخت
 چرانیکو ایک بلغمین گھسا اور آہن دل سے جڑ نہال نہاد کی کاٹتا تھا جو کہ یہ
 شخص خود ہلاک ہوا ہی اس واسطے اسطور پر کہما کہ آہن دلی سے درخت کیا کاٹتا
 گویا اپنے نہال نہاد کی جڑ کاٹتا تھا اتفاقاً تیر اُسکے پانوں پر آیا تیر کھا کے گر پڑا
 وہ تیر اُسکے حق میں تب یعنی ہلاکت تھا اصل المعنی کہما کہ تم جو یہ بیان کرتے ہو ذرا
 نظر وغیر چمن بلند اسامی پر ڈالو اور فکر کرو یعنی الاسما عینزل من السماء
 یہ تو جیسا جو کوئی ہی اور جس صفت کے ساتھ وہ ویسا ہی اپنا نام چمن اسما سے
 رکھا کے لایا ہی وہی گل اُس سے کھلتا ہی مثلاً فاسق کہ یہ اپنی اصل طینت و
 سرشت سے نکلا ہوا ہی بسبب فکر فاسد کے پہلے ہی سے تیر اپنے پانوں پر کھائے
 ہوئے ہی کچھ آج نہیں کھایا ہی معنی ترکیبی رباعی یعنی مفسد کے پانوں پر تو قضا و قدر
 نے پہلے ہی سے آہ رکھ دیا ہی پھر اعضا اُسکے خون دل میں کیسے غرق نہون اور
 جب گردن اُسکی جو میم ہی سرفک سے کہ وہ فاہی دور ہو جائے تو اسوقت میں
 ایک رسی لیف خرما سے جسکو مسدکتے ہین غم کی اُسکے حلقوم میں پڑے دیکھو گا
 اس شعر میں اقتباس ہی آیت کریمہ فی جیدھا جبل من مسد سے معنی
 معما نے شر باغی بیائے معروف و باغے بیائے وحدت تجنیس آہن کا دل

نہا ہوا اور مقصود اس سے نہاد ہی بس دال مذکور نہیں کی اس سبب سے کہ وہ جڑ تھی جو
 گٹ گئی تہر کے دو جز ہیں تب الگ پر الگ جو حرف استعمال ہی سامی اسامی جنہیں
 زائد فلسفہ کی اصل قاف ہی جب اس سے نکل جائیگا فاس رہیگا فاسد کا پانوں
 وال ہی اور فاس اسکے پانوں پر رکھی ہوئی یعنی تہر خوردہ ہی معنی معامے
 رباعی اس رباعی میں مفسد کے حرف حرف میں تصرف کیا ہی چنانچہ فرمایا مفسد
 پانوں اسکا دال ہی اور سین اسکا ارہ جو پانوں پر رکھا ہی اور مفسد کے اول
 آخر سے مد حاصل ہوتا ہی جسکا دل یعنی قلب دم یعنی خون کردن مفسد کی فا
 ہی جو سرفک کا ہی جب گردن دور ہوگی مسد رہیگا محسنات کلام آہن سے
 قلب کر کے نہا لگا لا ہی وہی نہا نہال و نہاد میں بھی موجود بلکہ کیسا نفیس آیا ہی
 بہ آہن دل بیخ نہال نہاد خود می برید تا جان لیا جائے کہ نہا کے ساتھ دال جو جڑ
 نہاد کی ہی وہ بھی لگی ہوئی ہی برپا پش آمد کیا ہی ابلیغ ہی ایک یہ کہ تہر اسکے
 پانوں پر پڑا ایک یہ کہ پانوں پر لگا اور بہت ہیں شایق خود غور فرمالین گے
 الاختلاف شارح نے رباعی میں جو مفسد کا معا ہی ایک نہیں لکھا اسامی کو
 جمع اسم کی لکھا ہی حالانکہ جمع اسم کی اسما ہی اسکی جمع اسامی اور پہلے باغی کی یا کو
 یلے نسبت قرار دیا ہی اور وہ مع یا صیغہ اسم فاعل کا بغی یعنی سے ہی اور لکھا کہ
 آہن دل اسکا دل نہاد ہوتا ہی نہ معلوم دال کس سے لے لی اگر دل سے تو لام
 کو کہاں پھینکا مخفی نہ رہے کہ اصل کتاب میں تہر برپا پش آمد لکھا ہی اور مصرح اسکی
 تفسیر کرتے ہیں یعنی تب کہ ہلاکت سبت از پائے در افتاد پھر تہر برپا پش کیسے
 ہو سکے گا مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مثل زید عدل کے اسی تہر کو جو پانوں پر
 لگا ہی بنظر اسکی شومی کے تب سے تفسیر کی ہی جو ہلاکت کے معنی میں ہی اور پہلا
 مصرع رباعی کا یوں تھا ع مفسد کہ نہاد ارہ برپا پش + اول تو یہ مصرع چھوٹا معلوم
 ہوتا ہی دوسرے نہاد کا فاعل نہیں معلوم ہوتا نہ ضمیر کا ٹھیک ٹھکانا اس
 سبب سے جبکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اصل مصرع ویسا ہی جو میں نے لکھ دیا ہی

اسی لیے کہ اُس مین فاعل قضا و قدر ہوتے ہیں جو مناسب موقع اور محل کے ہی ایسے ہی
 اول و آخر کے مصرعون میں پائش پائش دونوں جگہ تھا اول تو قافیہ نہیں ہوتا دوسرے
 بے منے میں نے ایک جگہ پائش مبناسبت آ رہ کے دوسری جگہ نائش برعایت
 مسد کے لکھا کہ مسد بھی اُس کے گلے کی پھانسی ہو گئی تھی آئندہ ناظرین کو مقتضا
 انصاف تسلیم و غیر تسلیم کا اختیار ہی اور متن مطبوعہ میں نہاد کی جگہ نہادہ اور
 فاسق کے بعد شد اور بجائے سرفک سرفلک غلط ہی۔

فصل فی السلوک والحرفۃ وما یتعلق بہا

نکتہ طالب کہ سرو پائش بطب یعنی علم آراستہ نباشد زود از پریشانی جبل
 نامش بطل شود و سالک کہ فیض نام حق یعنی ال در دل ندارد از بیداری
 نقش سنگے باشد قطعہ الف سالک ست مثقب صدق + زوشده سلک
 راہ حق زیبا + درہ جستجو تن طالب + ظل و آب ست ممتزج رصفاء اللغات
 بطل بفتح و تشدید طانہایت بیکار و نہایت دلیر ال بالکسر والتشدید نام خداست
 و پیمان و امان مثقب بالکسر بروئے نجاران ممتزج بالضم آمیختہ معنی ترکیبی نشر
 طالب کہ سرو پا اسکا طب یعنی علم سے آراستہ نہو جاہل مطلق ہو تو بہت جلدی
 پریشانی جبل سے نام اسکا بطل ہو جاتا ہی اور سالک کہ فیض نام حق یعنی
 ال کا دل میں نہیں رکھتا ہی بسبب بیداری کے نقش سنگ کا ہوگا ای ہم صورت
 سنگ معنی ترکیبی قطعہ الف سالک کا گویا برہہ صدق کا ہی جس سے
 سلک راہ حق کی زیبا ہوتی ہی اور انشطار پاتی ہی اور راہ جستجو میں تن طالب
 صادق کا ایسا ہی کہ ظل و آب جو دونوں صاف و صافی نہاد ہیں اسے آمیختہ ہی
 یعنی صدق و صفا سے آراستہ ہی بلکہ خود صفا ہو رہا ہی معنی معامے نشر
 اول و آخر طالب سے طب حاصل ہوتا ہی اور طالب پریشان از جبل بطل
 کلمہ سالک میں اگر لفظ ال نہ ہے اور اس سے بیدل ہو تو نقش سنگ کی صورت

سگ رہ جائیگا معنی معمارے قطعہ سالک کے ادھر ادھر سالک ہی جب الف
بیچ میں آئیگا تو گویا راہ حق کی سالک پیدا ہوگی اور صورت الف کی بر مہ کی طرح ظاہر
طالب کا تن یہی لفظ طالب ہی جو بر ملا ظل و آب سے مترجہ ہی محسنات کلام
سالک کی لفظ میں ال کو دل ٹھہرایا ہی اور پھر اسکو تبدیل کس خوبی سے بنایا ہی
الاختلاف متن مطبوعہ میں ال بکسر کی جگہ آل اور نقش کے بجائے نفس
خط لکھا ہی۔

نکتہ مرید تا کمان کجی مر از دست نہ مرد نشود و خادم تا دلیل دم و نفس نہ گمان
بدل قبول نکند خام باشد قطعہ سرمرد بہ پیش ست از حیا و ادب + زبیر اگر زبیر
شد سرش مرید بود + الف میان خدم بین و خادم اور اداں + کہ راستیش میان
خدم پدید بود + اللغات مترجم و تشدید را تلخ پدید بالفتح دست مرید بالضم کسی
چیز کا ارادہ کر نیوالا اور بفتح نہایت کسر کش و متمرد و نا فرمان خدم بفتح تین حجاج خادم
معنی ترکیبی شرمزد جب تک کمان کجی تلخی کی ہاتھ سے نہ کھد لگا مرد نہوگا
اور وہ کمان کجی تلخی کی یا ہی مرید میں کہ ترکی میں کمان کو کہتے ہیں اور خادم
جب تک دلیل دم و نفس سبحون کی نہ مانے گا خام ہی رہیگا یعنی ہر کسی کی
ہدایت و رہنمائی کو مانے اور قبول کرے معنی ترکیبی قطعہ یعنی سرمرد کا
خود بہ پیش ہی یعنی حیا و ادب سے جھکا ہوا اور زبیر بھی بلحاظ اسی بہ پیش کے
پس اگر زبیر ہی تو ضرور وہ سرمرد ہوگا یعنی متمرد و سرکش نہ مرید اور اگر صہ الف
خادم کا خدم کے درمیان میں ہی لیکن تو خادم اسی کو جان جسکے سبب خادموں
میں راستی ظاہر ہوا اور یوں تو جسمین الف لگا یا جائیگا خادم سے وہ خادم ہوگا
معنی معمارے شرف لفظ مرید میں پدید یعنی دست اور کمان یا جوید میں ہی اور
مر بھی ہو جو جب تک اس کمان کو ہاتھ سے نہ کھد لگا یعنی یا کوید سے مرد نہوگا
اور خادم وال دلیل سب کے دم کی نہ مانے گا خام رہیگا معنی معمارے
قطعہ مرید کا سریم ہی اور مضموم اگر ضمہ کو فتح سے بدل دین مرید ہو جائے گا

پس مرید مرید با ہم تجنیس بھی ہو محسنات کلام سر مرید بہ پیش است کیسنا خوب
کہا ہو کہ اُسکا پیش ہی بھی اور سر بہ پیش شرکین ہوتا بھی ہی اور اسی کی رعایت
سے زیر و زبر ایراد کیے ہیں اور بہ پیش اور بزیر میں کیسی جدا جدا بات نکالی ہی
ورنہ سر بہ پیش اور سر بزیر مال دونوں کا ایک ہی۔

نکتہ خاے خرقہ پر وہ ایست بروے رقت دل و نیم مروجہ شکل تکہ ایست
وزی صورت ترک زیر این تکہ و ترک کہ صوفی را مشاہدہ وجہ باقی نماید قطعہ
دلق را روی دل آمد کہ نمایند درو عارفان روی دل خود چہ خلق وجہ بہ حق +
لام آن خلق کہ از بہر طمع می پوشند از بے تیر ملامت ز رہے دان از دق +
اللغات خرقہ بالکسہ ہندی گوڈڑی رقتہ بالکسہ و تشدید قاف تنگ ہوتا
کسی چیز کا اور ہر بان مروجہ کسی چیز کو کسی چیز سے جفت و قرین کرنا اور خرقہ
مروجہ وہ خرقہ کہ جسمین ٹکڑے تلے او پہلے ہوں تکہ بالضم ہندی گھنڈی نہ تکہ
جو مشہور ہی زتے بکسر اندازہ و حد و طرف و نزدیک بالفتح حیات و زندگی و خوف
زیست و بالکسہ و تشدید بالباس و جامہ ترک بالفتح چھوڑ دینا اور خود آہنی
بالضم نام قوم مشاہدہ بالضم دیکھنا اور کسی کے ساتھ کہیں حاضر ہونا وجہ بالفتح و
وجہ و طریقہ و ذات و حقیقت شی باقی ہمیشہ رہنے والا اور نام خداے تعالیٰ کا
لام زہ دق بفتح و تشدید قاف کوٹنا اور اکٹا کرنا معنی ترک کیسی شریعے خیا
خرقہ کی ایک پردہ ہی روی رقت پر یعنی خرقہ پوش کا دل رقیق و نرم ہونا چاہیے
اور مروجہ کا نیم شکل گھنڈی کے ہی جو مروجہ میں ہونی ہی اور زے مروجہ کی ترک
یعنی کلاہ فقیری اب باقی رہا لفظ وجہ پس صوفی وہ ہی کہ جس کا دل اس خرقہ
اور مروجہ میں بعد اس سامان کے ذات پاک حضرت باقی لایزال کا مشاہدہ
کرائے نہ وہ کہ خرقہ اور مروجہ بہن کے ظاہر صورت بنائے باطن میں کچھ بھی نہیں
معنی ترک کیسی قطعہ مصرح کہتے ہیں کہ دلق کار و تو دل ہی کہ عارف لوگ
حال گڈڑی میں اپنے روے دل کو دکھاتے ہیں خواہ مخلوق ہو خواہ حق تعالیٰ

سکھو برابر نہ ادھر کی بیشی نہ اُدھر اور جو طمع کے لیے دلق پہنے ہی اُنکے لیے لام دلق کا
 زہر ہے جس سے وہ تیر ملامت کو بچاتے ہیں اور اُسکی ضرب و کوفت سے بچا رہتے ہیں
 کہ فقیر جان کے کوئی کچھ نہیں کہتا معنی معامے شر خرقہ میں خاک کے نیچے رقت ظاہر موجود
 گو یا بطور پردہ اُسکو چھپائے ہی مروجہ میں بعد میں وزا کے وجہ ظاہر معنی معامے
 قطعہ دلق کا ردل ہی اور دلق سے جو لام نکل جائیگا دلق رہیگا ملامت میں بھی
 لام ہی اور تیر اسکا الف جسکا اشارہ ہی از پے تیر ملامت محسنات کلام
 دلق کا ردل کو ٹھہرا کر اُسہیں روے دل عارفون کا کیسا نمایاں کیا ہی چہ بخلاق و چہ
 بحق تکرار چہ کی واسطے مساوات کے ہی کہ موفی خدا و مخلوق کے ساتھ یکساں ہو
الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے مروجہ غلط ہے۔

نکتہ مرد ضعیف بنتیہ چون عصا در دست گیر قوت بنیادش باشد این متنی از
 دست مدو کہ الف شکل عصا دارد چون بر دست تھی اید شود کہ قوت دست و
 درویش قوی نسبت چون عصا در دست آرد از دستگیری الف اللہ یادش آید
 این معنی یاد دار کہ چون الف درید آید یاد میشود قطعہ عصا بر قلب آب نیل
 زرق ایدل بیکرنگی + پی موی زن کہ از دیوان فرعون ابابینی + دم خود را غنیمت
 دان بریر حکم حق ورنہ + چو آدم از الف در اہبط ابرسر عصا بینی + اللغات بنیہ
 بکسر و بضم اول و سکون نون بنیاد و نہاد و آفرینش و وجود از دست دادین
 چھوڑ دینا کھو دینا اید بالفتح سخت ہونا اور قوت دار ہونا اہبطوا یعنی اتر جاؤ تم
 حصا چو بدست اور صیغہ ماضی کا عصیان سے یعنی نافرمانی کرنا معنی ترکیبی نشر
 مرد ضعیف جو عصا ہاتھ میں لیتا ہی اُسکی بنیاد کو قوت ہو جاتی ہی تو بھی اسبات کو
 جو میں خجکوتاؤن ہاتھ سے مت کھو کہ الف بشکل عصا کے ہی جب ہاتھ پر اسکو
 رکھو گے اید ہوگا جو مبنی قوت کے ہی اور درویش قوی نسبت جو عصا ہاتھ میں
 لیتا ہی اُسکو الف اللہ کی یاد آتی ہی اس بات کو بھی تو یاد رکھ کہ جب الف
 ید میں آئیگا یاد ہوگا معنی ترکیبی قطعہ یعنی ایدل آب نیل زرق و مکر کے

قلب پر موسیٰ کی طرح عصا بیکرنگی کے ساتھ مارا اور اسکا سینہ پھالنے کے کناہ نامن پر
 نکل جا اسواسطے کہ دیوان فرعون سے ابا و سرکشی دیکھیگا اور جو دم تیرا حکم حق کی
 اطاعت میں گذرے قیمت جان نہیں تو آدم کی طرح مثل الف وراہبطوا کے
 اپنے سر پر عصا دیکھیگا اور ضرب و تادیب معنی معمار کے نشر عربی میں بیت
 کے معنی میں یہی جب الف جو بصورت عصا کے ہی پید پر رکھا جائیگا آید ہوگا اور
 جب الف یہ میں آئیگا یاد ہو جائیگا معنی معمار کے قطعہ عصا جو مراد الف
 سے ہی جسکا اشارہ بیکرنگی ہی قلب آب پر مارنے سے ابا ہوتا ہی دم کے سر پر
 الف آنے سے آدم ہو جاتا ہی اور یہ بات کہ ابا میں الف قلب آب میں کہاں
 ہی زیر آب ہی جو کہ خاصیت عصا کی زیر آب ہی ہو جاتا ہی گویا وہی اسکا قلب ہی
 محسنات کلام اس قطعہ کے دونوں شعروں میں تلمیح ہی اول میں ذکر موسیٰ
 علیہ السلام کا کہ تعاقب فرعون کے وقت جب نیل پر آئے حکم الہی سے عصا
 نیل پر مارا بار بار بہن پانی پھٹنے پیرا ہو گئیں یہ مع بار بار اسباط بنی اسرائیل
 کے محفوظ و مصلون کناہ پر پہنچ گئے اور فرعون و فرعون سب ڈوب گئے
 دوسرے شعر میں مذکر حضرت آدم کہ جب شیطان نے دھوکا دیکر گندم انکو
 کھلا دیا عتاب سے حکم ہوا اہبطوا منی لجمیعاً یعنی نکل جاؤ جنت سے تم سب
 کہ وہ حضرت آدم اور حوا اور شیطان اور طائوس و مار تھے اور جو دوسرے
 شعر میں عصا کہا ہی اسمین ایہام ہی کہ بصیغہ ماضی بمعنی تا فرمائی کے ہی
 جیسا کہ فرمایا ہی عصا آدم یہ اور عصا عصا تجنیس تام الاختلاف متن
 مطبوعہ میں چون دید آید اسی پر فقرہ ختم کر دیا ہی یاد میشود نہیں لکھا جالا لکھو چاہیے
 تھا اور بجائے ورنہ از غلط ہی۔

نکتہ الف سواک مسواکیست کہ دندان طع را بآن جلای تجرد و ہند نہ گاہ
 کہ آن الف دور دارند سوگ یعنی مصیبت و آلائش مصیبت ہندین شعروں
 فاع فی المسواک عما سوا + ابدال لہم کے جلالہ دی النقا +

اللغات سواک بالکسر مسواک جلا روشنی و صفائی شوگ کے معنی مصررح نے لکھ دیے
 شک بفتح و تشدید کان جد الکمر ناد و چیز کا جو ایک دوسرے میں گھسی ہوں مک بالفتح
 و تشدید کان مکیدن معنی ترکیبی شرافت سواک یعنی مسواک کا ایسی چیز ہے
 کہ دندان طبع کو جس سے جلا تخرج کی دیتے ہیں اس لیے الف میں بھی تخرجہ ہوا و رجو
 اس الف کو دور رکھینگے سوگ دیکھینگے یعنی مصیبت اور آلودگی مصیبت کی
 جیسی کہ تعلق میں ہوتی ہے پس تجربہ اختیار کرے معنی ترکیبی شعر جو کوئی
 مسواک میں ماسوا سے جدا ہوا ہمیشہ اُسکے واسطے چوسنا جلا دی پاکیزہ کا ہے
 یعنی خرمایا شیر کا الغرض حصول ناز و نعم ہر قسم کا معنی معامے شر سواک
 سے اگر الف دور ہوگا ظاہر سوگ ہوگا معنی معامے شعر مسواک میں مابھی
 موجود ہے اور سوا بھی اور جب سوا اسمین سے نکل جائیگا مک رہیگا محسنات
 کلام سواک مسواک تجنیس زائد جو کہ مسواک و سواک میں لفظ سوا کا ہے
 مصررح نے کس خوبی سے اسمین مضمون ترک ماسوا کا نکالا ہے کہ اکثر مشائخ و
 فقر امسواک و شانہ وغیرہ پاس رکھتے ہیں اور عمل میں لاتے ہیں جیسا کہ کہا ہے
 شعر شانہ و مسواک و شہج ریا + جبہ و دستار و قلب بے صفا + الاختلاف
 متن مطبوعہ میں بجائے مک کے یک و جلا دی کے خلا دی غلط ہے۔

نکتمہ مرتخی ست وقاف کوہ و عین چشم اشارت ست بانکہ ہر کہ مرتع دیو شد
 اگر از تلخی عیش کو ہر پیش چشمش آید دیدہ نبو شد رباعی حلقہ میم مرتع ہست
 روی و دو جیب + تابزیرا و پوشی رقع یعنی ہجو و عیب + تاسرو پائے مرتع را بود رق
 در میان + تالباس بندگی دروی پوشد مرد عیب + اللغات مرتع بضم و
 تشدید تصویرن کی کتاب اور خرقة اور دلق رقی بالکسر و تشدید قاف بندگی
 و جنبے تنگ معنی ترکیبی شر مصررح لفظ مرتع کا بیان فرماتے ہیں کہ مَر
 اسمین تنگ ہی اور قاف پہاڑ اور عین چشم ہی پس مرتع پوش وہ شخص ہے کہ اگر
 پہاڑ کے پہاڑ تلخ عیشیوں کے اُسکی آنکھ کے سامنے آجائیں تو آنکھ نہ چھپائے

معنی ترکیبی رباعی مرقع میں جو حلقہ میم کا ہو و دور جیب کا ہو یعنی حلقہ بھی اور بصورت دور جیب بھی اور اسکے نیچے لفظ رقع کا رکھا ہو یعنی ہجو و عیب کے ہو پس مرقع پوش کو چاہیئے کہ مرقع پوشی میں عیب پوشی کرے اور کسی کی ہجو و مذمت بھی نہ کرے تو مرقع کے سراپا میں رقع و بندگی پیدا ہوئے اور مرد عیب لباس بندگی کو اس میں چھپائے معنی معمارے نثر مراد قان اور عین سب مل کے مرقع ہوتا ہے پوشد پوشد تجنیس زائد معنی معمارے قطعہ مرقع میں میم دور جیب ہے اور لفظ رقع اس جیب میں رکھا ہوا ہے مرقع کا سراپا میم و عین ہے اسکے درمیان میں رقع آنے سے مرقع ہو جاتا ہے عیب غیب تجنیس تام محسنات کلام پوشد پوشد متضاد حلقہ دور جیب لباس سراپا رقع بندگی سب مراعات ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے رقع یعنی ہجو و عیب کے مرقع ہجو و عیب غلط لکھا ہے۔

نکتہ ایدرویش در سده کعبہ اہل تسلیم جاکن کہ این سجاده راہ روان ست چون الف مجر دو عریان لباس رد خلق در بر گیر کہ داے را چہ این ست و چشم بر لباس بیسویایان دار کہ عباے فقر عبارت از ان ست لباس خرق عادت و رسم در پوش کہ خرقہ کوتاہ دامن نیکو ست متنوی سجاده نشین شدانگہ چون ہر بر جادہ حق طلب نہد چہرہ و انکوبہ پناہ راے در دست + در زیر دلہواے در دست + در دست رد او چہ رفق شدیار + عجب ست عبا چہ عجب شدکار + چون میم طمع ایدوئی سوز + از لعل سراب دیدہ بردوز + اللغات سدہ باہم و تشدید در گاہ و در سر اسجاده تشدید جیم جانماز و نشان سجدہ در پیشانی و سجدہ در زمین عبا بافتح و المذ پوشش لیشی کہ عرب پہنتے ہیں عبارت بکسر بیان کرنا اور خواب کی تعبیر کرنا خرق عادت کنایہ کرامات اولیاء سے کہ خلاف عادت ہوتی ہے طمع روشن اور درخشان کیا ہوا اور وہ چیز جسکو سونا چاندی چڑھا کے روشن کیا ہو

معنی ترکیبی نثر یعنی ایدرویش سدہ ای آستانہ خانہ کعبہ تسلیم و رضا میں تو ہی اپنا ٹھکانا کر کہ سجادہ سالکان طریقت کا یہی ہے اور جاے امن طمان بھی یہی

اور الف کی طرح مجرد و عریان ہو کہ نہ نقطہ رکھتا ہو نہ اعراب لباس رد مخلوق کا پہن لے اور وہ خود خلقت ہو جا کہ یہی رد ارا پہرون کی ہو اور ہمیشہ چشم لباس بے سرو پایا لوگوں پر کھنا چاہے کہ عباے فقر اسی کا نام ہو اور اسی سے عبارت اور لباس جو خرقہ عبادت اور رسم فقر کی ہے یعنی خلاف عبادت و رسم فقر کے اسکو پہن کر خرقہ کوتاہ دامن ہی اچھا ہوتا ہے معنی ترکیبی شتوی یعنی جسے کہ راہ طلب حقین اپنا چہرہ رکھ دیا وہی سجادہ نشین مثل تہر کے ہوا اور روشن اور منور اور سجادہ نشین وہ شخص کہ جانشین اور قائم مقام بزرگوں کا ہوئے اور جو شخص کہ ہر وقت راے درد کی پناہ میں ہی اور اس راے کو دل سے جانے نہیں دیتا وہ بھی رد دنیا والوں کی بسبب درد کے ہی یعنی دنیا والوں میں منکر اپنے درد کو چھپائے ہی ہاں وہ درد کہ جسکی نرمی و ملائمتی یار ہو اور اس سے عیش و آرام کی مدد نہ ہونے اور وہ درد ہی اور وہ عبا جسکا نام عجب ہی یعنی عجب پیدا کرتی ہے عبا ہی ایذا یہ رنج و غنا تنگ و لازم ہی کہ دوئی کو مثل انیم طبع کے جلا دے اور یہ لمحہ اور چمک سراب کی جودھو کا دے رہی ہے اس سے چشم بند کر لے معنی معانے شرسدہ کے دریا میں جا آنے سے سجادہ ہوتا ہے حرف الف جو لفظ رد کو برہین لگا رہا ہو گا لباس کا سلام اور پاسین ہی جب بنسیر و پا ہو گا بار ہیگا اور بار پر عین رکھنے سے عبا خرقہ کا دامن کوتاہ کر نیکو حرف آخر اسکا کہ ہا ہی ساقط ہونے سے خرقہ رہیگا معنی معانے شتوی جادہ کے لفظ پر سین آنے سے جو رقم ہر کی ہو اور جسکا اشارہ نہد چہر سجادہ ہوتا ہے کلمہ رد اسکے نیچے درد ہی اور وہ لفظ دا ہی رد امین لفظ رد موجود ایسے ہی عبا میں عبا اور عجب کا ا دل آخر بھی عبا ہی طبع پر مسم لانے سے طبع ہوتا ہے اور جو یہ میم چشمہ دار نہیں ہوتا اسلئے چشم بردوز نگاہی محسنات کلام رد خلق در برد و نون حرف کیسے موافق وارد ہوے ہیں اور رد کا رد در اور رد کا رد در عباے فقر عبارت و عبادت میں بھی عبا موجود ہر کا چہرہ رکھنا کیا ہی ابلغ ہی کہ ہمہ تن بصورت چہرہ کے ہی اس مصرعہ میں کیسے اچھے لفظ

ع در زیر دابر اے در دست جمع بین ملع میں دو میم کا ہونا برعایت دوئی کے
کیسا خوب ہی اور پھر دوئی سوز کنگے ایک میم گر اگر ملع رکھنا الاختلاف مخفی نہیں
کہ تیسرے شعر میں غ عتاب عبا چو عجب شد کار + اصل کتاب میں یہ مصرعہ اسطور
پر لکھا ہی شرح سے کچھ معلوم نہیں ہوتا شارح نے فقط یہ لکھ دیا ہی و اگر نفوذ بالذرا
پوشیدن عجب و تکبر در ضمیمہ توراه یافت عبا کہ دربر کردہ عبا نیست عناست انتہی
اول تو عبا عنا کا معنی او پر بھی مصرع نکال چکے ہیں کیا یہ نہیں جانتے ہوں گے ع کہ
حلو اوچیکبار خوردند و بس + دوسرے مصرعہ نہ عبا موزون ہوتا ہی نہ عنا بلکہ تشدید
کے ساتھ خواہ عنا ہوں خواہ عبا اور مشدد ہونا دونوں سے ایک کا ثابت نہیں لہذا
میں نے پہلے مصرع کے مقابلہ میں جو در دست رد اہی اسکو عبا سب عبا سمجھا ہی
اسی لیے کہ رد امین سے مصرعہ نے رد لیلیا ہی الف چھوڑ دیا ہی یہی حال عبا کا ہو کہ
عبا لیلیا جائے اور عجب میں بھی عبا موجود ہی آئندہ اپنی اپنی راے ہاں کسی صحیح
کتاب میں صحیح نسخہ مناسب محل مل جائے تو ضرور قابل تسلیم ہوگا الاختلاف
متن مطبوعہ میں تیسرے شعر میں عتاب عبا بجائے عباست عبا کے اور چون میم
ملع میم ملع کی جگہ غلط ہی ایسے ہی الف مجرہ بجائے مجرہ۔

نکتہ پنچ نقطہ لفظ تسبیح کہ موافق پنچ حروف اوست پنچ مہرہ ایست در سلاک
اوقات خمسہ عبادت کہ بد پنچ انگشت حواس خمسہ را از پنچہ پنچ حروف شیطان
امان دید شعر در سپہ سجہ ہست طرفہ کمانی زجا + در چلہ زو گوشہ گیر کردہ بد یوان
خرا + اللغات تسبیح معروف و سبحان اللہ گفتن و کلمہ تجید مہرہ دانہ تسبیح اوقات خمسہ
پنچ وقت نماز حواس خمسہ کا بیان او پر کئی جگہ ہو چکا جا علامت برج قوس کی دیوان
جمع دیوان شیطان خرا جنگ بادشمن دین معنی ترکیبی شر پانچ نقطہ جو لفظ تسبیح میں
مثل پانچ حروف لفظ تسبیح کے ہیں پانچ مہرے ہیں اوقات خمسہ عبادت کی لڑی
میں جو بد پنچ انگشت حواس خمسہ کے کہ مراد حضور قلب سے ہی پنچہ پنچ حروف
شیطان سے امان دیتے ہیں یعنی ذات شیطان سے معنی ترکیبی شر

سمجھ کی سپاہ میں کہ اُسکے دل نے بہن عجیب ایک کمان پر کہ وہ جا ہی علامت برج قوس کی جسکے چلہ میں گوشہ گیر شیطاں پر غزا کرتے ہیں اور طرفہ کئے کی وجہ ہی کہ گوشہ میں غزا کرتے ہیں اور اسی کلمہ میں لاجول و کافوہ بھی ہے جس سے شیطان کو رہو کے بھاگتا ہے معنی معمارے نثر سوائے تلازم پنج کے اور کوئی معما معلوم نہیں ہوتا معنی معمارے شعر سبھی کی لفظ میں جو جا ہی جب گوشہ گیر ہوگی سیہ رہے گا اور علامت برج قوس کی محسنات کلام نثر کے کیسے لفظ پنج مع مناسبات اُنکے مذکور فرمائے ہیں اور نظم میں کمان کی رعایت سے جو جا ہی چلہ اور گوشہ ایراد فرمایا ہے الاختلاف اُنہی سے نکتہ میں تین مطبوعہ میں لکھا ہے ورنچلہ زد گوشہ گیر بجائے ورنچلہ زد گوشہ گیر کے یہ نکتہ میری کتاب میں نہیں تھا متن مطبوعہ سے لکھا آگے نکتہ سروپائے ذکر ہو اگھر۔

نکتہ سروپائے ذکر درینے پاشین تخم دعا ست اول و آخر و ردینے دوستی خدا ست نظم ذکر گوی بگذر از نفرین و شر + ذکر آمد از پریشانی گذر + و رد خوانی دل برو ب از تخم کین + و رد قلب آمد و دوائے پاک دین + اللغات ذکر کے معنی خود مصرح نے لکھ دیے ایسے ہی و رد کے نفرین بالکسر بد دعا و بد گوئی معنی ترکیبی نثر دونوں فقرہ کے معنی مصرح نے لکھ دیے ہیں اور لکھنے کی کیا حاجت ہے ہی معنی ترکیبی نظم اگر خداے تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور اُس میں مشغول ہے تو نفرین و شر سے الگ ہو اسلئے کہ خود ذکر اس پریشانی سے گذر کرنے اور الگ ہونے کو بتا رہا ہے اور اگر و رد پڑھتا ہے تو دل کو کینہ سے صاف کر ڈال اس واسطے کہ و رد کا قلب درو ہی جسکے معنی ہیں اُس میں یعنی دل میں کین و عداوت منت رکھ معنی معمارے نثر مثل معنی ترکیبی کے معنائی معنی بھی نثر کے ظاہر ہیں کہ ذکر سے ذرا اور و رد سے و رد نکالا ہے دونوں کا سروپائے لیا ہے معنی معمارے نظم ذکر پریشان گذر ہی و رد کا قلب درو ہی محسنات کلام از پریشانی گذر کیسا بلیغ ہے ایک یہ کہ ذکر پریشان کرنے سے گذر ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہ ذکر کے وقت پریشانی سے

محترم رہے۔

حکایت یکے از کرم روان دوران را از اجازت سماع پرسیدند گفت سماع را ہر ویرا مسلم ست کہ در دور چرخ آسمان وار قدم بر سر دائرہ آفتاب زند و اینخے روشن ست از لفظ سماع در باب کہ سماع بر سر آفتاب ست شعر خورشید را اگر چه قدم بر سر سماست + وقت سماع بین کہ سرش زیر پای ماست + اللغات سماع بفتح شنفودن رقص و سرود و وجد مجازا کہ دور چرخ رقص و وجد ستین علامت شمس کی ہی نجوم بین عین آفتاب معنی ترکیبی شر ایک کو کرم روان عشق خدا سے اجازت سماع سے پوچھا کہ شرعا اسکی اجازت ہی یا نہیں کہ سماع اُس سالک طریق عشق کو مسلم ہی کہ دور چرخ یعنی رقص میں آسمان کی طرح قدم دائرہ آفتاب پر رکھے ایسا کرم روا اور صاحب علو ہو اس واسطے کہ لفظ سماع سے یہ بات روشن ہی دیکھ لے کہ سماع سر پر آفتاب کے ہی معنی ترکیبی شعر خورشید کا اگر چه قدم سما کے سر پر ہی لیکن سماع کے وقت تو دیکھو کہ اُسکا سر نیچے ہمارے پائوں کے ہی کہ ما کے نیچے عین ہی یعنی آفتاب معنی معمارے شر سماع میں سما آسمان ظاہر الف سما کا پایے آسمان اور اسکے قدم کے نیچے آفتاب جو عین ہی موجود معنی معمارے شعر سما میں خورشید کا قدم سر سما پر ہی اور وہ سین ہی جو رقم شمس کی ہی اور وقت سماع کے دیکھ کہ سر آفتاب کا ہمارے قدم کے نیچے ہی اور وہ لفظ ماضیہ متکلم کی ہی جسکے نیچے عین ہی کہ یعنی آفتاب کے ہی محسنات کلام دوران دور چرخ آسمان دائرہ لفظ روشن بلفظ آفتاب مناسب کرم روان کے دو معنی ایک کرم روا خدا کا ذکر کرم جان والاحرار عشق سے۔

فصل فی ذکر الفروا الارشاد

نکتہ قادریہ بیت راجع را گویند وقاف تابع را اور آہیندہ و مطلع را صاحب فقر

کے باشند کہ اولاً الذہدیت دہوا باز گرد و مبتا بہت شریعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سرفراز گرد و ثناء عاقبت بسعادت دیدار حق از غیر بے نیاز گرد و قطعہ در لغت مخرج البست
فقیر آمد از ان مخرج چشمہ حکمت دہن فائے فقیر ہر گز البست شکست ست فقیر ش خنہ
زان برای رہ حق پشت فقیر ست کسیر اللغات فقیر معرون و مرد پشت شکستہ
و اب راہ کارینو جوے گردا گرد نہال کسیر شکستہ مطالع جمع مطلع نگنا ستارہ وغیرہ کا
اور جگہ نکلنے کی و نام کتاب در منطق معنی ترکیبی نشر اس نکتہ کی شرح مصرع نے
فقر کے حرفون میں تفرق کر کے بعبارت سہل و آسان خود ہی تشریح و تفسیر
کر دی ہے کہ محتاج اور بیان کی نہیں نہ کسی معاکھولنے کی معنی ترکیبی قطعہ لغت
میں فقیر مخرج آب کو کہتے ہیں اس سبب سے دہن فاقیر کا مخرج چشمہ حکمت کا ٹھہرایا ہے
اور اسکے سوا پشت شکستہ کو بھی فقیر کہتے ہیں یہ صفت بھی اسمین ہے کہ اسمین را راہ
حق کی ہے اسکے سبب سے اسکی پشت کسیر ہی ای شکستہ اور شکستہ اس سبب سے
کہ ناخط نسخ میں کٹری لکھی جاتی ہے لکن صورتہ سر اور کوئی معنی ترکیبی و معنائی اسمین
بھی نہیں ہیں الاختلاف شارح لکھتے ہیں کسیر ہونا پشت فقیر کا یہ کہ قاف فقیر کا
مکسور ہے اور اس لفظ میں واقع گویا اسکا ایک عضو ہی انتہی شارح نے کسر و قاف کا لحاظ
کر کے فقیر کو پشت شکستہ کیا یہ نہ خیال کیا کہ مصرع مصرع میں زان برائے رہ حق الہ وارہ
ہی تیغے مصرع تو رائے راہ حق سے پشت فقیر کو کسیر کہتے ہیں اور مصرع نہ کسرہ
وغیرہ سے۔

نکتہ فقیر را گاہے فقر فقر شود کہ قاف قساوت قلب او بجای دندان خوف
و خشوع منکسر و متعوم شود شعر دل درویش بود آئینہ لطف خدا و رونما آمدہ خوشید
دل او بصفاء اللغات قساوت بفتح سخت دلی اور سیاہ دل ہونا خشوع
بضم تین عجز و فروتنی و خوں و منکسر بالضم و کسر سین شکنندہ و متعوم نیست
شوندہ معنی ترکیبی نشر فقیر کو بھی فقر فقر ہو جاتا ہے مگر جبکہ قساوت قلب کا قاف
دندان خائے خشوع سے شکستہ اور معدوم ہو جائے یعنی سخت دلی مگر عجز و فروتنی

اُس میں پیدا ہو جاوے معنی ترکیبی شعر دل درویش کا ایک اکیئہ لطف خدا کا ہو اور
ایسا صاف کہ خورشید جیسا اُس کے دل کا رونا ہو جو اندک شی ہوئی ہے معنی معامے
نشر فقیر کا قلب قاف ہی جب یہ قاف دندان خائے خشوع سے شکستہ و معدوم
ہو جائے گا فخر حاصل ہو گا دندان خائے خشوع باعتبار دندان شین خشوع معنی
معامے شعر شعر میں خورشید مذکور ہے لیکن مقصود شید سے ہے کہ وہ بھی بمعنی
آفتاب کے ہو اور دل شید کا دلش جب کلمہ روکا اس سے رونا ہو گا درویش
ہو جائیگا محسنات کلام فقیر فقیرین باہم اشتقاق مساوت قاف قلب
تینوں میں سر کلمہ قاف ایسے ہی خا خوں خشوع میں سر کلمہ خا۔

نکتہ فقر سواد الوجہ فی الدادین ست از روی لفظ نظر کن کہ چون روئے فقیر
را بکشا ی قیر یا بی کہ بر سیاہی دلیل ست و در کتابت چون پردہ دال درویش
را از پیش برداری سواد درویش بینی رباعی مسکین کہ رخسار چون دل مشکین ست +
بنگر کہ سواد وجہ فقرش این ست + در دلش ز شد دیو آشفته شود + نیک ست
کہ حاصل دلش تسکین ست اللغات قیر بالکسر نام روغن سیاہ بدبو سواد
سیاہی دیو شیطان آشفته پریشان معنی ترکیبی نشر حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی الفقرفخری یعنی فقر میرا فخر ہے اور یہ بھی فرمایا الفقیر سواد
الوجہ فی الدادین فقر و سیاہی ہی دونوں جہان میں چنانچہ تصدیق اس قول
کی اسکے لفظ سے ہی یعنی لفظ فقیر کی طرف نظر کر کہ جو منہ اسکا کھولے گا قیر پائیگا
جو سیاہی پر دلیل ہے اور سیاہی کو جتانی ہے یہ بات تو از روئے لفظ کے ہے اور
از روئے کتابت کے یہ کہ جب درویش کے منہ پر پردہ جو دال ہے اور اُس کے
سامنے پڑا ہے اُٹھائیگا سواد اُس کے روکی دیکھیگا یعنی رویش سیاہی کا لکھا ہوا نظر
آئیگا معنی ترکیبی قطعہ مسکین کو دیکھ کیسا منہ اُسکا مشکین ہی بسین سیاہی
بھی اُسکی فقر کی ہے اور جو درویش کہ شد دیو سے آشفته ہوئے وہ نیک ہی سواد
کہ اُسکا حاصل تسکین دل ہے معنی معامے نشر یعنی رو فقیر کا اگر کھولیکا جو فاقہ

توقیر پائیگا اور بدویش کے روکا پر وہ دال ہو جب اسکو اتحاد یگا رو سیاہ دیکھیگا اور واقعی نظر رو سیاہی کا لکھا ہو سیاہ ضرور ہی ہوگا **معنی معما** قطعہ مسکین کا رخ مسک ہی جو سیاہ ہوتا ہی مسکین مشکین تصحیف درویش آشفہ شردیو ہی نیکست کا مقلوب تسکین محسنات کلام مسکین مین مشکین مسکین دونوں مسکین مسکین بھی ہو سکتے ہیں ایک یعنی فقیر اور دوسرا منسوب بمسک بھی منسوب بمشک **الاختلاف** متن مطبوعہ مین رخش خجون بجائے بخون غلط ہی۔

نکتہ نشان یک رنگی از اجزائے لفظ صوفی پیدا است اول اوصاف دست کہ برنود ولالت میکند آخر اوافایا کہ همان نود است واسم واو او نیز کہ الف وحدت در میان دارد ارفاش از یک جنس نشان دارد قطعہ اہل صفار ازہ اتحاد اسم بے ایک مسمی یکی ست + ہست یکی چل بحساب جمل + خود مثل ست اینکہ چل یکی ست + اللغات صوفی پشیمہ پوش اسواسطے کہ صوف پشیم کہتے ہیں اور صوفی وہ ہی جو غیر حق سے اپنے دل کو صاف و نگاہ رکھے اتحاد بالکسر ایک ہونا اور یکے لکھنا جمل بضم جیم و تشدید و تخفیف میم حساب اعداد حروف ابجد **معنی ترکیبی** نشر اجزائے لفظ صوفی سے نشان یک رنگی صوفی کے ظاہر ہیں اور وہ یہ کہ پہلا جز اسکا صا د ہی جسکے نوے عدد ہیں اور آخر مین فا و یا کہ انکے بھی نوے ہیں رہی واو اسکے در میان الف وحدت کا ہی اور ادھر ادھر الف کے ایک جنس کے دو حرف کہ وہ دو واو ہیں بس سب اجزا ایک صفت رکھتے ہیں **معنی ترکیبی** شعر جو اہل صفا ہیں انہیں ایسا اتحاد ہوتا ہی کہ گو اسم مختلف اور متعدد ہوں لیکن مسمی سب کا ایک ہوتا ہی دیکھو حساب جمل مین چل یکی ہی اور یکے چل ہی اگر چہ نام بدل گئے مگر مال ایک ہی رہا جیسے کہ یہ بات خود مثل اور مشہور ہو رہی ہی کہ چل با یکی ہی **معنی معما** نشر اس نشر کے معما کی بھی مصرع نے تشریح کر دی ہی زیادہ کی کچھ حاجت نہیں **معنی معما** قطعہ چل اور یکے کہ اسکے عدد بھی چل ہیں دونوں ایک ہیں محسنات کلام صوفی کی

صفت کو جو یک رنگی ہو موصوفہ نے کیسی خوبی کے ساتھ ثابت کیا ہے خصوصاً واو میں جو اتحاد نکالا
ہو کیسا خوب ہے اسم بے مسمیٰ یکے کیسے متضاد ہیں اور صاف شستہ لفظ الاختلاف
شارح نے اکثر خارجی باتین نقل کی ہیں مجھ کو اُن سے کیا اُنکی رائے۔

گنیمت مرید از میم دہان مرشد آنگاہ رشد یابد کہ در مد نظرش مدرش نور طاعت
حق بنیز قطعہ کاذال وجہ المرشدین مقدسہ + من سجدہ اللہ جل ثناوہ +

فالظہری اجزای لفظ المرشد + مرش علی وجہ الدلیل بناء + اللغات
مرشد بالفتح و کسر شین راہ راست بتانے والا رشد مصدر مجر داسی کا مد بالفتح

اکتش و آب خیر و آب سیل و بسیاری و افزونی آب رش بالفتح و شین مشد
چکیدن اور چکیدگی لازال اسی ہمیشہ خدش بالفهم میم و کسر دال خراش یا بندہ

و بفتح دال خراش یافتہ معنی ترکیبی شرمید میم دہان مرشد سے اسوقت رشد
پائیگا کہ اسکی مد نظر میں مداورش نور طاعت حق کا دیکھے اسی افزونی اور چکیدگی یعنی

یہ سمجھ رہے کہ اسکی مد نظر سے نور طاعت حق کا بٹتا ہی معنی ترکیبی قطعہ
ہمیشہ رو و پیشانی مرشدوں کی خراش یافتہ ہے اللہ جل ثناوہ کے سجدوں سے

آب تو دیکھ تو اجزا لفظ مرشد کی طرف کیسا مرش صورت دلیل پر جو انکی بنا ہے
کہ وہ دال ہی رکھا ہوا ہے اور مرش کے معنی خراشیدن ہیں مطلب یہ کہ یہ خراش

و جی خلقی و جلی ہی نہ کسی معنی معما شرمش کا میم گویا دہن ہے اور دہن کے
نیچے ہی رشد رکھا ہوا ہے اور مرشد کے اول آخر سے مد حاصل ہوتا ہے اور درمیان

میں اسکے رش ہے معنی معما قطعہ مرشد کے لفظ میں مرش دال پر جو اس
لفظ کی بنیاد ہے رکھا ہوا ہے محسنات کلام مد نظرش کیسا ابلغ مذکور فرمایا ہے

جسمین معنی ترکیبی بھی ہیں اور مداورش اس سے بھی نکلتا ہے وجہ الدلیل
کیا ہے خوب ہے کہ دال دلیل ہے اصل بنا لفظ مرشد کی اسکی ذات پر مرش

رکھا ہوا ہے الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے رشد کے رسد لکھا ہے شاید
کا تب نقطے بھول گیا ہو لیکن میں نے قطعہ میں تبدیل کیا ہے یعنی پہلے مصرعہ کے

کا تب نقطے بھول گیا ہو لیکن میں نے قطعہ میں تبدیل کیا ہے یعنی پہلے مصرعہ کے

چوتھا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور بنا قافیہ کی ثناء اور بناء ناطر سلیم طبع پر نقص
بے ترتیبی مصالیح کا الفاظ قطعہ سے مخفی نہیں رہیگا فافہم و تطابق۔

مکنتہ مشایخ را کہ مشی بطریق سنت نباشد در متابعت ایشان خلق را اجزائ و
نالہ حسرت حاصل نشود و مرشد کہ قلبی کنذراہ نامے بود کہ از پیروی جزوی شرم
روی نہ نماید قطعہ پیشوارا بحجز ازوای نباشد ز عقب پیش بینی علوم اربنود
در ویش + شیخ بے علم کہ باز بدخنگ جوید صدر + جائے آن ست کہ خوانی بخ بالا
شینش + اللغات مشی بالفتح چلنا آخ بتشدید خا و فتح اول کلمہ افسوس و پلیدی
قلب ناراستی و آسے ہی کلمہ حسرت و افسوس کا ہی پنج برون جو ولایت میں برستا ہی
معنی ترکیبی شریفے وہ مشایخ کہ جنکی مشی ای چال چلن طریقہ سنت پر نہیں ہی
انکی پیروی میں خلق کو سوا الخ اور نالہ حسرت کے کچھ حاصل نہیں ہوگا اور جو مرشد
کہ قلبی کرتا ہی یعنی کھوٹا اور مکار ہی وہ ایک ایسا رہنما ہی کہ اسکی متابعت سے
سوائے شرم و خجالت کے اور کوئی صورت نظر نہیں آتی **معنی ترکیبی قطعہ جو**
شخص پیشوارا ورا اپنے دین کے علوم کی پیش بینی نہیں رکھتا تو انجام آسے اس
وائے سے جو اسکے پیچھے لگی ہوئی ہی کام پڑے گا اور جو شیخ جاہل بے علم ہی بدخنگ
کے ساتھ بالانشینی دعوت دیتا ہی وہ ایسا ہے کہ اسکی نسبت تو کہے کہ یہ ایک شیخ
ہی اور اسکے اوپر شین ہی یعنی عیب فرشتی **معنی معامے** شرمشایخ میں مشی
بھی موجود ہی اور الخ بھی موجود مرشد کی دال رہنما ہی اور اسکے پیچھے شرم لگی ہوئی
جو قلب مرش کا ہی کہ مرشد کا جز ہی **معنی معامے** قطعہ پیشوارے اول میں
اگر لفظ پیش نہوگا حسبکا اشارہ پیش بینی علوم اربنود ہی تو وائے رہے گا
اور شیخ میں لفظ شیخ اسکے اوپر شین موجود بس یہ شیخ وہ شیخ ہی کہ جسکے اوپر شین
یعنی عیب فرشتی ہی **محسنات کلام** پیروی آوردی اور روے میں بھی
صورت دے کی ہی کیسے مناسب یکدیگر ہیں شیخ بالانشین اگرچہ یہ سب
مرکب لفظ ہیں لیکن ایسے مذکور ہوئے ہیں کہ سب مفرد سے معلوم ہوتے ہیں

جیسے یاخی بالاشین۔

نکتمہ ایدرویش پردہ جمال توحید یکتا ست و وحید آن باشد کہ آن پردہ را نگاہ دارد
قطعه از چہ آمد سر موحد مو + باز پایانش از چہ آمد حد + کہ موحد شد آنکہ یک سر +
پای اندر خود ہرون نہ نہد + اللغات توحید ایک ٹھہرا نا اور خدا عز وجل کو ایک
جاننا یکتا اکرا اور ایک تار موحد صاحب توحید معنی ترکیبی نہ مصرح کہتے ہیں
ایدرویش پردہ جمال توحید کا نہایت ہی نازک و باریک ہی ذرا میں کفر عائد
ہوتا ہی بس موحد وہی شخص ہی کہ اُس پردہ کی نگہداشت کرے اور سرشتہ
ادب کو ہاتھ سے نہ سے معنی ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہیں کچھ جانتے ہو کہ سر
موحد کا مکیون ہی اور پھر اسکی انتہا حد پر کس سبب سے ٹھہری یہ وجہ ہی کہ معلوم
کر لیں کہ موحد وہی ہی جو سر مو اپنی حد سے پاؤں باہر نہ نکالے معنی معام
نشر توحید میں پردہ تا کا وحید پرتنا ہوا ہی معنی معام قطعہ پھر موافق کلام
سابق کے فرماتے ہیں کہ یہ سمجھتے ہو کہ موحد کے سر پر لفظ مکیون ہی اور اسکے
آخر میں حد کیون ہی یہ اشعار ہی اس بات پر کہ موحد وہی ہی کہ بال بھر اپنی حد
سے پاؤں باہر نہ نکالے اور تجاوز نہ کرے محسنات کلام یکتا کیسا ابلغ ہو کہ
بمعنی یگانہ کے بھی ہی اور درحقیقت توحید میں ایک ہی تا ہی بھی۔

نکتمہ حرف اول شریعت و طریقت و حقیقت شطح واقع شدہ یعنی شطح کسی را
مسلم ست کہ بتاج شریعت و طریقت و حقیقت سرفرازی و پیشوائی حاصل
کر وہ باشد شعر الشطح مجر فوق حای المل تبدی شطح + والشرع علی طغیانہ
بالشطح بھی السطح + اللغات شطح بیجائی کرنا اور صوفیوں کی اصطلاح میں
مخالفت ظاہر شرع کی باتیں کہنا اصل بالفتح والتشذیب حلال ہونا اور واجب ہونا
شط بالفتح و تشذیب طاوور ہونا اور کرانہ کو ہاں شر کا طغیان بالفہم حد سے گزرنا
منشع ہر سہ حرکت و تشذیب طاوور مشہور بالفہم حرص و غلبہ کی حمایت سے بمعنی
نگہداشتن معنی ترکیبی نہ شریعت اور طریقت اور حقیقت تینوں کا پہلا

حرف شطح واقع ہوا ہی یعنی ایسا اتفاق پڑا ہی کہ پہلا حرف اگر ان تینوں کا لیلو تو شطح
 ہو جاتا ہی اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ سطح اسکو مسلم ہی جس نے تاج شریعت اور
 طریقت اور حقیقت سے سرفرازی و پیشوائی حاصل کی ہو یعنی ان تینوں مراتب
 کی حد کو پہنچ گیا ہو تو البتہ شطح اسکو جائز ہو گا نہ کہ جیسے فقیر بے ادب ذرا میں
 خلاف شرع کہنے لگتے ہیں بدون وصول اس مقام کے اور اسکو تو حید ٹھہرتے ہیں
 معنی ترکیبی شعر شطح ایک دریا ہی اوپر حائے مل کے کہ ظاہر کرتا ہی اپنے شط
 یعنی دوری کو اور خود جاتا ہی کہ مجھے دور ہی رہ اور شرع اسکی لطیان اور حد سے
 گذر جائیگی نگہداشت کرتا ہی کنارہ کے مطلب یہ کہ شرع اس دریا کے لطیان سے
 کنارہ کرے اور بچنے کو کہتا ہی کہ خلاف شرع ہی معنی معنی اس شریعت میں
 ہی کہ شریعت کی شین اور طریقت کی طا اور حقیقت کی حاجت کرنے سے شطح حاصل
 ہوتا ہی اور معانی میں ہی معنی معنی شطح کا حار پر لے سے شطح ہو جاتا ہی
 محسنات کلام بحر اور شط اور شرع اور شریعت کہ شہر بزرگ کے معنی میں ہی
 اور لطیان اور شامل سلب مراعات و مناسبات الا احتشایا متن مطبوعہ
 بجائے والشرع کے والشرع یہ صورت لکھی ہی اور ایسا خطاب وصف الف ولام کے
 کہ بعد میں پھر الف تنوین کا کیسا۔

حکایت نامہ آری را پر سیدند کہ منصور با وجود چندان من فضل و خرد کہ دیر
 داشت چرا بصورت قصور فکر صدائے نام خود در عالم افکند و چون الف انا الحق
 تیغ را بر تائے خود واداشت گفت الحق نشناخته آید کہ عارف چون ثابت قدم
 نباشد عارف بنید و صفوی تا ترک سر نکند و فی نبود قطع عارف آنگاہ کہ مرثیہ از فرغ گرد
 گو سر خود بند زیر قدم بے آگاہ صوفی آنگاہ شود صافی و یکدل کہ شود شش جہت
 ازل او یک جہت از وجہ کہ + اللغات منصور نام ایک اولیا مشہور کا ہی
 من بالفتح والتشدید شیرینی اور ترنجبین وغیرہ صورت شاخ حیوان جسکو بجالتے ہیں
 اور وہ جو اسرافیل حشر کے دن پھونکیں گے صد افکندن مشہور کرتا نا حلقوم و فی

تمام ہونا بہت ہونا دہم بالفتح رو و اول روز و طور و طریقہ و برابر معنی ترکیبی نشر
ایک شخص نے نامدار نامور سے خواہ عالم ہو خواہ عارف ہو چچا کیا وجہ ہے کہ منصور کو
تو من فضل کے بہت حاصل تھے اور اسکے سر میں بھری تھی پھر کیوں ایسا صورتِ قصور
فکر کا بجائے شہرت اور صدا اپنے نام کی جہان میں ڈالی اور مانند الف انا الحق کے
اپنی گلے پر بیغ روار کھی کہا حق تو یہ ہے کہ تم نے اس بات کو نہیں سچا نا کہ عارف
جو ثابت قدم نہیں ہوتا عار دیکھتا ہے اور صوفی جب تک ترک سر کا نہیں کرتا
وفی نہیں ہوتا یعنی پورا اور کامل معنی ترکیبی قطعہ عارف جب مرتبہ کی رو سے
اربع اور اعلیٰ سب میں ہو گا کہ سر اپنا قدم کے نیچے بے اکراہ اور بلا اجبار کے
رکھ دے اور صوفی اس وقت صافی اور یکدل ہو گا کہ شش جہت اسکے دل سے
ایک جہت ہو جائے اور اس میں صورتِ خدا کی دیکھے یعنی ہر طرف معائنہ وجہ اللہ کا
کرے جیسا کہ فرمایا ہے اینما تو لوا فثم وجہ اللہ جدھر منہ کرے گے تم اُدھر ہی
ہو وجہ اللہ کی معنی معارف سے نشر برعایت منصور کے لفظ نامدار کا ایراد فرمایا ہے
جو مشتعل و اہل ہی سر کلمہ منصور کا من ہے اور بعد اسکے صور اسی واسطے من فضل
اور صورتِ قصور فکر فرمایا ہے انا میں الف لفظ نا پر واقع ہے قدم عارف کا نے ہے
جب ثابت نہ رہتی عار رہ جائیگا اور صوفی کا سر صا جب ترک سر کرے گا و فی
باقی رہے گا معنی معارف قطعہ عارف کا سر میں ہے اور پافاجب سر کو نیچے
پائون کے رکھ لیا ارفع ہو گا صوفی کا دل واو ہے شش عدد والی اسی لئے
شش جہت کہا ہے اور وجہ اللہ کا الف جب یہ شش جہت صوفی کے دل سے
یک جہت ہو جائیگے یعنی الف وجہ اللہ کا واو کی جگہ آئیگا تو صوفی صافی اور
یک دل ہو جائیگا بلحاظ الف جس کا ایک عدد ہے محسنات کلامِ قصور میں
بھی صورا لفظ موجود اور صورتِ قصور اور صدائینون میں صا دانا الحق کی مناسبت
سے الحق اور عارف کی رعایت سے نشا ختم ترک میں ایہام ہے کہ کلام کے معنی
میں بھی ہے رعایت سر شش جہت یک جہت اور سوا ان کے الاختلاف شارح

نے لفظ نامدار کی نسبت کچھ نہیں لکھا نہ یکدل کی نسبت تنویر میں بجائے چونکہ خود غلط ہے

الباب الخامس فی اطباق الاخلاق واقیاس الانفاس فیہ فصول

فصل فی ذکر الشریف والدنی

نکتہ لفظ شریف ودنی دلالت میکند کہ از مردم شریف اگر در ابتدا شری آید
بسبب فاکہ راجع ست ازان رجوع نماید و بامردم دنی ہر چند کہ دال یعنی
دلیل و عدہ خیر پیش آرد و عقب بخت نون و یا بخرامی و تا خیر نذر در قطعہ
حرف الشریف بشفاف نمودن اھوہ + لکن فی قلبہ سر یا من النعمہ +
وجہ الوضیع وضی و اوجہ لکن + قصاع اید اہ ضیع الندام +
اللغات و دنی ناکس شریف مرد بزرگ قدر اطباق بالکسر مطابق اور موافق کرنا
و بالفتح جمع طبق اخلاق جمع خلق بمعنی خوا قیاس قیاس کرنا اور بکسر و ی کرنا
انفاس جمع نفس حرف صیغہ ماضی کا ہی حرف سے بمعنی خشک شدن گیساہ
شفاف بالفتح و الکسر و تشدید فالآخر کر دینا غم کا تن کو اور جامہ تنگ و
سود و نقصان نحو بالفتح طرف و راہ و مانند و قصد و آہنگ و نام علم رومی بالفتح
و الکسر و تشدید یا سیراب ہونا قضا و بقض یا یان و نہایت کسی چیز کی تفسیر ضایع
و خزانہم پیشانی اور پیشمان ہونا ضی بالفتح و تشدید یا روشنی معنی ترکیبی شرف
لفظ شریف و دنی دونوں دلالت کرتے ہیں اپنے اپنے حال پر یعنی شریف آدمی
سے ابتدا میں کوئی شرف بھی ظہور میں آئے تو حرف فاجو اسمین ہی بمعنی راجع کے
بہت جلدی اس سے رجوع کرتا ہی اور ٹوٹ پڑتا ہی اور جو لوگ دنی ہیں
ہر چند کہ دال یعنی دلیل و دہما وعدہ خیر کا سامنے لائے اسکے پیچھے جو نون و یا

کافی لگا ہوا ہے یعنی خام و ناچختہ کے اس سے وہی خامی و ناچنگی اور تاخیر ظاہر ہوگی
 معنی ترکیبی قطعہ گچہ ای شریف کوشف اور نزاری نے مثل اسکے ظاہر لفظ کے
 کہ شرف گچہ ہے ہوئے ہی لیکن قلب میں اسکے پیر بھی رہے و سیرابی ہی نعمائے الہی
 سے اور وضع کی صورت وضعی کی ہی یعنی روشنی اور اوجہ لیکن اسکے کنارہ پر سامنے
 اسکے ضیع رکھا ہے مع ندامت کے انجام وضع کا ضیع و ندامت ہی معنی معامے
 شرف شریف کے اول شرے ہی جو معنی معامی کی رو سے جز شریف کا ہی مع یا اور
 معنی ترکیبی کی رو سے شر الگ ہوا اور یا تکبیر کی علیہ اس واسطے کہ معامین صورت
 سے غرض ہوتی ہی اور آخر اسکے فامعنی راجع ظاہر دینی کے اول دال دلیل وعدہ خیر
 کی اور پیچھے اسکے فی لگا ہی جسکے معنی خامی و ناچنگی ہیں معنی معامے قطعہ شریف
 کے اول سنین ہی آخر فاجسکا مجموع شرف اور یہ شرف سر پا تو لے اسکو گچہ ہے ہی
 لیکن قلب میں اسکے رہے بھی ہی جس سے شریف ریان و سیراب ہی وضع کی صورت
 وضعی یعنی اوجہ لیکن اسکے سامنے ضیع مع ندم رکھا ہی محسنات کلام شریف و دینی
 دونوں سے کیسے مادے شروع اور دلیل و خامی کے نکالے ہیں الاختلاف میں
 مطبوعہ میں جہاں شریف بجائے جہاں الشریف اور ریائی جگہ زیادہ قصائد کے بجائے
 اقتضار زیادہ کے ٹھکانے نداء ضیع کے بجائے اضیع سب خلاف معنی ترکیبی و
 و معامی کے ہیں۔

مکتہ خسیس اگر سی شمار از دل خود برگیرد ہماں خس باشد و نفیس را کہ سایہ سیدین
 سرے آفتاب وارد در اصل ست اگر وجاہتش نفی شود و در انقلاب ماہیش برگرد
 بہنوز سی فن او بجا ماند قطعہ لوکان محترم بالاصل مفتقر + تدعی کا فی
 الانعام محتش انعام + و ذوالخطا سرة اذما و جہاں خطا س + للہوت فی اصلہم
 یدعی بالکرام + اللغات خسیس فرومایہ و نا کس خس بالفتح و تشدید
 ترہ کا ہوا و کم کرنا خسیس ہونا نفیس مال بسیار اور چہ قیمتی و گرانمایہ و جاہت
 خوبصورت اور روشناس ہونا اور صاحب جاہ و بزرگوار ہونا محترم صاحب خدم

و چشم خداوند شرم منقہ فقیر و محتاج رت بالفتح والتشدید ہر تو خوک انعام بالکسر
 نعمت دینا و بالفتح چار پاپان محتش احتشاس سے جمع کرنا و جستن گیارہ ذوالخطارہ
 صاحب قدر و بزرگی و شمت معنی تمکیدی شتر خستیس اپنے دل سے اگر نفیس شمار
 کہ مراد کثرت سے ہونہ عدد معین اٹھائے اور اپنے فخر کی وجہین سمجھے تب بھی حس ہا
 اور نفیس کہ ساہ سپین سروری کا آفتاب کی طرح اصل میں رکھتا ہی اگر وجاہت
 اسکی نفی بھی ہو جائے اور انقلاب زمانہ سے ماہیت اسکی بدل جائے جب بھی سی فن
 ای بسیار فن و ہنر اسکے قائم رہینگے معنی تمکیدی قطعہ اگر کوئی شخص منقہ اصل
 محتشم ہو جائے گا تو اسکو بلائیگا تو انعام کے وقت میں واسطے ڈھونڈھنے لگاس
 چار پاپوں کے اور جو صاحب قدر و بزرگی کے ہیں اس سبب سے کہ وجہ بزرگی کی
 انکی اصل بہتری اور سروری میں ہی تو بلائے جائینگے واسطے عزت و اکرام کے
 معنی معما کے شتر خستیس کے دل میں سی ہی جسکو سی شمار کیا ہی اگر اس سی کو
 اٹھا لیا خس رہیگا نفیس کی اصل سپین ہی اور رقم آفتاب کی بھی سپین اور
 اسکے اول لفظ نفی کا موجود اگر نفیس انقلاب زمانہ سے وجاہت اسکی نفی و
 منقلب ہو جائیگی تو سی فن قائم رہینگے چنانچہ نفیس کا قلب ہی ہی ہے معنی
 معما کے قطعہ محتش کہ جو انعام انعام میں بلائیگے محتشم ہوگا انعام انعام خستیس نام
 الاختلاف متن مطبوعہ کے قطعہ عربیہ میں بجائے انعام اول کے انام اور اذما
 کی جگہ ادنا غلط لکھا ہی۔

نکتہ رذل را چون رائے وجاہتتش ماند زلی کہ در بنیاد دار نظامہ شود و شستیب
 را چون نون افتخائے قامت دولت واقع شود سیب و کرم اصلی جلوہ نماید
 قطعہ چو مایہ ماند فرومایہ را + فروماند از محنت روزگار + در از دست دوران
 در آید زبائے + نجیبی بزودی شود رستگار + اللغات رذل ناکس و فرومایہ
 و بد از ہر چیز رذل و گناہانوں کا اور زبان کا شستیب صاحب نسب اور غزل کہنا
 شستیب بالفتح بخشش و احسان نجیب شترگزیدہ نجائب جمع و مرد اصل

معنی ترکیبی نثر رذل کی جو راوجاہت کی جاتی رہیگی تو وہ ذل رہیگا اور لغز نشین
 جو اسکی بنیاد میں ہیں اس سے ظاہر ہو نگئی اور سبب کو جو نون کی طرح انحنا قامت
 دولت کا واقع ہو یعنی دولت پر گشتہ ہو جائے جھک جھک کے سلام نہ کرے سبب
 و کرم اصلی اس سے تب بھی جلوہ کرے گا معنی ترکیبی قطعہ جب فرومایہ کے پاس مایہ
 نہیں رہتا تو محنت زمانہ سے عاجز اور فرو ہو جاتا ہے اور اگر کوئی نجیب زمانہ کے ہاتھ
 سے گر پڑتا ہے اور پانون اسکا ڈگ جاتا ہے تو نجیب بہت جلدی رستگار ہو جاتا ہے
 معنی معنائے نثر رذل کی راگر جانے سے ذل رہیگا کہ ذال و زامعاً میں یکسان ہیں
 اور سبب کا نون جو منحنی ہوگا سبب رہیگا معنی معنائے قطعہ فرومایہ میں جب
 مایہ نہیں رہیگا فرو رہیگا نجیب کا پانون باہر جب باہر نہیگی نجی رہیگا جو معنی رستگار شد
 کے ہو محسوسات کلام دست دوران درآید و برعایت دست پا ایسے ہی فرومایہ
 فروماند اور اسکے سوا الاختلاف شارح لکھتے ہیں کہ کلمہ نجیبی اگر از پا افتد کہ حرف
 یاست نجیب می ماند کہ معنی رستگار یست انتہی میں اسکو کیسے مان لون اسبب
 سے کہ نجیبی میں جو یا تکیر کی ہے معنی ترکیبی کے واسطے ہے معنی معنائی کو کیا دخل
 معنی معنائی تو خاص لفظ میں ہونا چاہیے نہ سوا میں اور وہ لفظ خاص نجیب ہی کہ یا
 گرنے سے نجی رہتا ہے اور نجیب کے معنی رستگاری کے کہان ہیں مجکو تو لغت میں
 ملے نہیں البتہ نجی کے ہیں اور معنائیں نجی نجی دونوں کی صورت معتبر ہے جیسے اسی
 نکتہ کی نثر میں رذل لکھا ہے اور مجمع بھی بذال معجم ہے اور راگو گرا کے زل بڑا ہے معجم
 کے معنی لغزش کے لکھے ہیں اور نکلتا ہے ذل بذال معجم معنی ذلت بس ز اور ذال
 کو یکسان جانکر بجائے ذل کے زل نکالا ہے اور ٹھہرایا ہے متن مطبوعہ میں بجائے
 سبب کے سبب اور نجیبی کی جگہ نجی غلط ہے۔

نکتہ دندانہ سین سیادت کلید یست کہ از فتوحات حدیث انامدینہ العلود
 علی بابہا یادت آید و بر و پائے نقابت دو وصلہ ایست کہ از شعار نقاد و طہارت
 بت یعنی طلیسان سترو عصمت آل عبا نقابت کشاید نظم سین سادات ہست

ہر تھال + شرفی بر سر ادا ت کمال + در دل زندہ حسینی سین + میدہ عرض عترت سین +
اللغات سیادت بالکسر بزرگی و سرداری مدینہ ہر شہر و شہر معروف نقابت بکستودن
و بستودگی وصلہ پارہ جامہ و کاغذ وغیرہ شعار بکسر وہ کپڑا جو بدنسے لگا ہوا ہو جیسے قبا ازار
کلاہ نقابضم میم پاکیزگی بت کی تفسیر خود مصور نے کردی طیکسان بالفتح و لام بہرستہ
حرکت معرب تالسان ایک قسم ہوا اور فوطہ کہ عرب اور خطیب اور قاضی کندھون پر
ڈالتے ہیں آل عبا باضافت و فتح عین حملہ عبارت ہی حضرت فاطمہ رض اور علی رض اور حسین
رضوان اللہ عنہم سے ردا ت بالفتح آلہ حصول کسی چیز کا یا سین ایک سورت ہی قرآن مجید
کی اور نام آنحضرت کہ جسکے معنی میں یا سین اسی یا سید بھی لکھا ہی معنی ترکیبی شرف
دندانے سین سیادت کے ایک کخی ہیں کہ کشایشون حدیث انا مدینہ العلم و علی
بالیہا کے ہیں میں علم کا شہر ہوں اور علی رض اسکا دروازہ ہیں تجکو یاد دلائی ہے
سارے فتوحات و کشایشین بدون انقساب خاندان سیادت کے جو علی رض تفسیر
سے ہی ممکن نہیں اور سرو پا نقابت کا کہ نقا اور بت دو ٹکڑے ہیں کہ شعار نقاد
پاکیزگی و طہارت سے بت یعنی طیکسان شہر عصمت آل عبا سے نقاب تیرے دیدہ کا
کھول دیتا ہی دو وصلی مراد حسینی رض سے ہی جن سے سلسلہ سیادت کا جاری ہوا ہی
معنی ترکیبی نظم سین سادات کا شل کنگرہ کے ہی جو ادا ت کمال پر رکھا ہوا ہی
جسکے بغیر حصول کمال کا ممکن نہیں جیسے بدون ادا ت کے حصول کسی شے کا متعذر
اور جو شخص حسینی ہی یعنی سید اسکے دل زندہ میں جو سین ہی زندہ اس سبب سے
کہ جو حسینی دل مردہ ہو وہ اس صفت سے معرا ہی بس وہ سین اس بات کو
عرض کر رہا ہو کہ یہ عترت یعنی اہل بیت یا سین سے ہی واضح ہو اگر بقول بعض
یا سین میں حرف یا ندا کا ٹھہرائیں اور سین نام مبارک آنحضرت جب تو وحد
اس سین کا سین حسینی سے خود ظاہر ہی اور اگر نام مبارک مع یا کے تب بھی
اسمین سین ہی جس سے نسبت سین حسینی کی لگی ہوئی ہی معنی معنائے شرف
سیادت میں سین دندانہ دار بطور کلید کے یاد ت پر رکھا ہوا ہی نقابت کا سر

نقاب ہی اور پابت جو دو وصلہ سے ایما ہی معنی معماے قوطعہ سادات میں سین مثل
 نگہ کے ظاہر سادات پر واقع ہوا حسینی کے اول آخری ہی یعنی زندہ اور اس
 جی میں سین جو عترت یسین کو پیش کر رہا ہی اور جتنا ہی محسنات کل اعم نقابت
 اور یادت دونوں کیا ہی خوب واقع ہوئے ہیں کہ یاد الگ اور تاضمیر کی الگ ایسی ہی
 نقاب علیہ و آلہ علیہ و اومنی معما کی رو سے یادت اور نقاب اور بت اور سوا اسکے اور شامل
 پر چھپ نہیں رہینگے الاختلاف اول تو شارح نے لکھا آل عبا فرزند ان حضرت
 فاطمہؑ یہ تخصیص کیسے ہو سکتی ہی آل عبا میں حضرت علی رضا اور حضرت عباس رضا
 اور انکی اولاد بھی تو داخل ہیں دوسرے شارح نے لکھا کہ نقابت کا سر نوں ہی
 اور پاتا ہی حالانکہ یہ یوں نہیں ہی بلکہ پورا نقاب ایک جزا اور بت ایک جزو دونوں
 سرو پائے نقابت ہیں پھر اسکی کچھ تشریح نہیں کہ وہ نت کیا ہوا اور جو قاف بجا وہ کیا
 ہوا محبو بڑا شک ہی کہ مصروح نے جو بت یعنی طلیسان الخ کہا ہی اس بت کو یہ کیا سمجھے ہیں
 ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نت جانکہ نقابت سے نوں نا اخذ کر کے نت بنا لیا ہی جسکے کچھ معنی
 معنی وہ نہیں اور مصروح نے بڑی تصریح دی ہی دو وصلی نقاد طہارت و بت و سترو
 عصمت و دو و لفظ لکھ دیے ہیں اگر ہماری وہ مثل ہو تو مصروح کیا کریں شعر بسے
 شمع روشن کہ دودی نداشت + نمودم بدنام و سودے نداشت متن مطبوعہ میں یا نہیں
 اس صورت پر یس غلط لکھا ہی یہ مخصوص برسم خط قرآن ہی۔

نکتہ سین صدر سید متعبد آفتاب بیست کہ بالائے دست ہنگنان مکان دارد و شرف
 شین شریف عقیف سر نشینی ست کہ در میانہ اورین یعنی کشتہ ای امن و امان
 اہل ایمان رونق جان دارد و رباعی ایمان بر سالت آنکہ کامل دارد + از آل بدل
 نجات حاصل دارد + این نکتہ ہم از لفظ رسالت بنگر + رسالت آنکہ حروف آل بدل
 دارد + اللغات صدر سینہ و بالائے ہر چیز متعبد بر وزن متفکر عبادت کنندہ
 اور بت عبادت کنندہ اور بتکلف عبادت کنندہ عقیف مرد پار سا و پرینہ کار از حرام
 چنان بکسر حنت معنی ترکیبی شریفین جو صدر میں سید متعبد کے واقع ہی ایک

آفتاب ہو کہ سہون کے ہاتھوں پر اسکا ٹھکانا ہی یعنی سب تعظیم و تکریم کرتے ہیں
 جیسے سعدی نے فرمایا ہر گجا پای نہر دست بدارندش پیش + اور شرفہ شین
 شریف عقیف کا ایک سر نشین ہو کہ اُسکے بیچ میں ریف یعنی کشت امن و امان
 اہل ایمان کی باغ جنت کی سے رونق پا رہی ہیں قید متعبد و عقیف موافق حدیث
 شریف کے ہی من سدا علی طریق فہوالی معنی معمار کے رباعی جو شخص کج
 رسالت پیغمبر پر ایمان کامل رکھتا ہو وہ آل سے دل میں نجات حاصل رکھتا ہو
 یعنی اُسکو نجات حاصل ہو اور میری اس بات کو نہ مانو تو لفظ رسالت ہی کو
 دیکھو کہ وہی اس نکتہ کو بتا رہا ہو کہ جو شخص حرف آل کی دل میں رکھتا ہو وہ رستہ
 اور نجات یافتہ ہو گیا معنی معمار کے سر نشین رقم آفتاب کی ہو جو سین میں صدر
 لفظ پر ہو اور اس سین کے نیچے لفظ یہ جیسے سین رکھا ہو بموجب اشارہ کہ بالائے
 دست ہنگنان الخ کے اور شین شریف کا ایک کنگرہ سر نشین ہو جسکے درمیان میں
 ریف یعنی کشت امن و امان اہل ایمان جنت کی سی رونق رکھتے ہیں معنی
 معمار کے رباعی رسالت کے اول آخر رست ہو اور دل میں اسکے لفظ
 آل موجود محسنات کلام سین صدر سید شین شرفہ شریف امن و امان
 ایمان جنان یہ سب لفظ ہوزن اور سہر کلمہ بحر و واحد وار دفرائے ہیں اور
 تراکتین جو کچھ ہیں پوشیدہ نہیں ہیں الاختلاف بجائے کشتہ کے گشتان بھی نسخہ
 ہو لیکن شارح نے جو معنی اسکے لکھے ہیں لغت میں نہیں ملے نہ یہ لفظ ملا شارح
 نے دیکھا ہو گا متن مطبوعہ میں بجائے میانہ اور ریف کے سایہ اوخلاف و محل
 معنی معمار کا ہے۔

حکایت یکے از طرفا گفته است کہ از صدر سید روزگار کہ دعوی سیادت
 کند رہ صادق اند بلیک آنکہ لفظ سید رہ است در میان سید شعرون نہ نسبت
 سین سید طمع زبہ جالی چون دندان طمع بر کند ماندہ دست او خالی + اللغات
 طرفا بضم اول و فتح ثانی جمع ظرفیت بمعنی دانشمند و خوش طبع سدا بالفتح و التشدید

عجب جیسے کنکری اور کمری اور سوا انکے اور حائل و مانع میان دو چیز کہ لوگوں نے
 بنایا ہو معنی ترکیبی نہ کہ ایک نے طرفیوں سے کہا ہو کہ زمانہ کے سوسیدوں سے جو
 دعویٰ سمیادت کا کرتے ہیں دس سچے اور صادق ہیں اس دلیل سے کہ سید دس
 کے درمیان میں سد ہی یعنی سو میں دس ہیں معنی ترکیبی شعر سید طامع کا
 سین بسبب بد حالی کے مثل دندان کے ہو اور جب دندان طمع کے اٹھڑیگا
 تو ہاتھ اسکا خالی رہیگا معنی معما نے شرسید کے اول آخر سے سد حاصل ہوتا ہے
 اور اسکے درمیان میں یا دس عدد والی ہو جو سد میں رہے ہو اور جو لفظ سد بہ صاد
 مستعمل ہو اور سید میں نکلا سد سین کے ساتھ اسکا کچھ مضائقہ نہیں اول تو معما
 میں صاد و سین ایک ہیں دوسرے اصل میں صد بھی سد ہو اسلئے کہ صاد حرف
 ثانی کا نہیں ہے لیکن بنظر التباس سد کے جو حائل کے معنی میں ہو رسم خط
 اسکا صاد سے ہو گیا ہو جیسا کہ شخصت کا حال ہی معنی معما کے شعر سید کا
 سین دندانہ دار مثل دندان کے ہو اور نیچے اسکے لفظ یہ معنی دست جب دندان
 سین کے توڑ ڈالینگے بد حالی دست رہ جائیگا محسنات کلام خالی و حالی دونوں
 میں تصحیف ہو اور اس نقل کی نسبت طرفہ سے بنظر نہ کلیہ ہونے کے کی ہی اس واسطے
 کہ ارکا اور شعر کا ایک حال ہوتا ہے جب کوئی لطیفہ انکے خیال میں گذرتا ہو یا کلف
 و توقف بدون کہ نہیں رہتے الاختلاف شراح کہتے ہیں لفظ سید کے درمیان
 میں اگر یا نہ تو سد رہتا ہے بس حرف یا نے کہ دس ہو میا بنی گری کر کے کلمہ سد کو سید
 بنادیا انتہی آگے اور بحث صد اور سد کی لکھی ہی مع اور باتوں کے کہ وہ بھی جیسی
 ہیں ویسی ہیں میں تو اس معنی پر حیران ہوں کہ یا نے میا بنی گری کر کے سد کو
 سید بنادیا اسکا کیا مطلب ہو اور کیا غرض ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ بس اتنی بات ہے
 کہ سوسیدوں میں دس صادق ہیں اور کاذب اور وہ صادق میں ایک یہ بات
 بھی معلوم ہوتی ہے کہ بارہ امام مشہور ہیں لیکن بعض فرقی ان بارہ سے بعض کے
 قائل نہیں ہیں بس کیا عجب کہ یہ طرفین بھی دو کا قائل نہو دس کا قائل ہو اس پر

سے کہہ دیا ہو کہ صادق دس امام ہیں اور صادق کا لفظ امام کے لیے کیسا مناسب ہو
کہ ایک امام جعفر صادق بھی ہیں اور امام باقر بھی صادق کہلاتے ہیں۔

فصل فی ذکر الکریم والنجیل

نکتہ عین عطا آفتابی ست در شرف بالاے افلاک تسعہ تافختہ و نذندے
بریا نیست از علایر عقول عشرہ تفوق یافتہ نظم سخن بخت جدوے چو افکنڈے +
شود تاجی البخت بر فرقوی + بود خلمہ خلی کہ از روی ہوش + دہر دشمن و دوست
رانیش و نوش اللغات افلاک تسعہ نہ فلک نذالفتح و تشدیدال ایک قسم
نوشد و بالکسر ہمتا و مانند ایسے ہی نذندے بفتحین بخشش عقول عشرہ دس فرشتے کہ
حکما کے نزدیک کل ہی دس ہیں کہ سوائے عقل اول کے ہر ایک نے ایک کو مع
ایک آسمان کے پیدا کیا تفوق فوقیت پانا بخت بالضم شتران قوی بزرگ کہ خراسان
میں ہوتے ہیں بختی مفرد اسکا جد بالکسر و تشدیدال درستی و کوشش درکارے
و بالفتح بہرہ و بخت و کنار جو بے نیازی و عظمت خلمہ بالکسر داؤن چیز کی عوض
آن ستانیدہ باشند و قرض حسنہ و بخشش بے عوض نخل بالکسر گسنگبدین بالضم
عطیہ معنی ترکیبی شرعین عطا کا جو عطا ہی ہی ایک آفتاب در شرف ہی کہ افلاک
تسعہ پر چمک رہا ہی اور افلاک تسعہ طہا ہی جسکے نو عدد ہیں یعنی یہ آفتاب جو چوتھے
آسمان پر چمکتا ہی عطا کا آفتاب نوین آسمان پر دکھتا ہی اور وہ آفتاب عین عطا
کا ہی اور نذندے کی وہ یا ہو علا سے جو عقول عشرہ پر فوقیت پائے ہوئے ہی معنی
ترکیبی نظم سخن جب شتر قوی اسکی جد کا پے افکنڈہ ہوتا ہی یعنی ڈمگا جاتا ہی تو
اسکے بخت کے ایک تاج اسکے سر پر ہوتا ہی اور خلمہ یعنی بخشش ایک نخل ہی
کہ از روے ہوش کے دشمن کونیش اور دوست کو نوش بخشے دشمن کونیش اسواسط
کہ وہ دیکھے گا اور پچتا بکھا یگا معنی معماے شرع عطا کا عین آفتاب ہی کہ فلک تسعہ
پر چوٹا نو عدد والی ہی چمک رہا ہی اور نذندی کا یا پر جسکے دس عدد ہیں جو عقول عشرہ

پرفائق ہی معنی معمارے نظم بخت بخت تجنیس تمام روے ہوش باہر جب نخل
میں بڑھائی گئی نخلہ ہوا محسنات کلام تافہ تافہ تحفیف افلاک تسعہ عقول عشرہ
مناسب یکدیگر کہ حکما کے نزدیک افلاک تسعہ انھیں کے پیدا کیے ہیں اور نیز
شرف و افلاک برعایت آفتاب دشمن دوست نیش نوش باہم متفادیر سب
بجمل الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے زندگی ندیدی و برپائے ست
کی جگہ برپائی ست از علما کے ٹھکانے از علما نخلہ کی جگہ نخلہ غلط اور خلاف معما و
بے معنی ہی۔

مکتبہ کان و میم کریم استنی ست کہ اگر ملک رے بہ بخشد ہنوز کم ست والف
جواد استقامتی وارد در جود کہ اگر قدم بر سر دنی زندگی بخش جوی باشد قطع
المال بحوالہ ندی وال کف ساحلہ + واسما لکریو لہاک + علی الیوم
جیم الجواد علی جوالہوی سمیع + تجوی بوا دلہ غسل من الغمر +
اللغات کم بالضم وتشدید استین رے بالفتح نام شہر ندی بفتحین بخش
کف بالفتح والتشدید پنچہ اور کجانا اور روکنا اور جھاگ دریا وغیرہ کے کہ بالضم ایک
پہاں ہے کہ بارہ وسق ہوتا ہے اور ہر وسق ساٹھ صاع اور سات ہزار اور سورطل
کو بھی کہتے ہیں جو بالفتح وتشدید و اویان زمین و آسمان اور ہوا اُسکے درمیان کی
ہو آرزو کرنا خواہش نفس اور ایک عنصر خاص اربعہ سے نیچے کرہ نار کے تحت پختین
جمع سحاب بمعنی ابر وادی جایی کشادہ میان کو ہستان اور تودے اور پشتے جسے
پانی جاری ہو غسل بالفتح دھونا اور کسی کو مارنا و بالضم شست و شو تمام بدن کی۔
معنی ترکیبی شرمز کہتے ہیں کہ کان و میم کریم کا جسکا مجموع کم ہوا یعنی استین یہ
ایک ایسی استین ہے کہ اگر ملک رے بخشدے جو نہایت وسیع و خوش آب و ہوا
ہو تب بھی اُسکو کم ہی جانے اور الف جواد کا ایسی استقامت جو دین رکھتا ہے
کہ اگر قدم اپنا دنی کے سر پر مارے تو اُسکے سامنے ایک جوہر دنی مراد دنیا سے
معنی ترکیبی قطعہ مال دریا بخشش کا ہی یعنی پیدا بخشش کے واسطے

اور ہاتھ اُسکا گناہ جیسے کنارہ کے سبب دریا سے مستفیض ہوتے ہیں ایسے ہی دست
دہش کے طفیل مال سے فیض پاتے ہیں اور نام کریم کا اُسکے حق میں ایک کسہ ہویم
پر کہ بقدر کر و کرور کے ایسے پیمانہ بزرگ سے اُس مال کو دیتا ہو اور جیم جواد کا ایسا ہی
جیسے زمین و آسمان کے درمیان میں بادل ہوتے ہیں لیکن یہ بادل آرزو و
خواہشوں کے جوف پر چھائے ہوئے ہیں وہ تو جنگلون میں جاری ہوتے ہیں یہ ان
خواہشوں پر جاری ہو کے غم سے اُنکے منہم دھو دیتے ہیں معنی معامے نشر کریم
کے اول آخر کم ہی اور بیچ میں رے موجود جو دین الف آنے سے جواد ہوتا ہو اور
یہی الف قدم جواد کا ہی جسکا قدم دال پر ہو اور دال سے مراد دنیا سے دنی اور
اسی الف کے سامنے جو ہی معنی معامے قطعہ کریم کے دو جز ہیں ایک کو دوسرا
کریم مجموع دونوں کا کریم اور اوپر جیم آنے سے جواد ہوتا ہو اور جواد میں لفظ جو بھی
داخل ہو محسنات کلام ہنوز کم ست کیسا اللطف ہو یعنی تھوڑا یا آستین ہر قدم
جواد کا دنیا کے سر پر کیسا صریح ہو بحر و کف و ساحل اور یم ہر عایت بحر جیم جواد جو سب
میں سر کلیم قدم سر مناسب اُسکے الاختلاف شارح نے کریم کو بمعنی ماہی اور جو
کو بمعنی کاواکی کے لکھا ہو محکوفت میں یہ معنی کسی کے نہیں ملے یہ جانے لغت سے
لکھتے ہیں یا اپنے انداز اور اکل سے جلتے ملتے لگتے لگا دیتے ہیں اور سو اُسکے اصل
کتاب کے حاشیہ پر کف کی جگہ فلک اور ساحلہ کی جگہ منعم یہ دو نسخے اور بھی
ہیں کہ شارح نے انھیں کو اپنے معنی میں اخذ کیا ہو میری دانست میں کف و
ساحل سے بڑھ کے نہیں ہیں نہ لفظانہ معنا چنانچہ شارح نے منعم کے معنی بخشین
کے لکھ کے لکھا ہو کہ مال دنیا دریا ہو اور کشتی اس دریا کی ایک موضع ہو کہ وہاں
احسان واقع ہوتا ہو انتہی اب ناظرین کو نیک و بد کے تفرقہ اور تمیز کا اختیار
ہو و ما علینا الا البلاغ متن مطبوعہ میں المال و بحر بطف غلط ہو اور نہیں معلوم
کہ غل لکھا ہو یا غسل مگر صورت تو غل کیسی ہو۔
نکتہ سم در لغت نہر ست وحت شتاب نہ در سیر اشارت ست بدانکہ ہر کہ

در سماحت چون الف علم شود زہر ترک مال در دنیا بنوشد و در آخرت در شتافتن بجانب
 مغفرت و جنت بکوشد قطعہ سین آفتاب و ما بود اندر سماحت آب + حث نیز از برای
 تراشیدن است فاش + یعنی چو ہر برہم کہ کس تاب تازہ روی + چون اکب باش تا کنی از
 فیض خود تراش + اللغات حث کے معنی خود مصررح نے تحریر فرمادئے سماحت
 بالفتح جو انگریزی علم شدن مشہور ہونا فاش ای ظاہر تراش طمع و اُمید معنی ترکیبی
 تشریح فرماتے ہیں کہ سماحت جو جو انگریزی ہی اسکا ایک جز تو سم ہی بمعنی زہر اور
 ایک حث بمعنی شتافتن بس اس بات سے یہ اشارہ ہی کہ جو کوئی الف کی طرح
 سماحت میں مشہور ہونا چاہے تو وہ زہر ترک مال کا دنیا میں پئے جب اس ناگوار
 کو نو شگوار کر لیا تو آخرت میں جانب مغفرت اور جنت کے دوڑنے میں کوشش
 کر لیا واذلیس فلیس معنی ترکیبی قطعہ پھر مصررح فرماتے ہیں کہ سماحت میں
 سین تو آفتاب کہ اُسکی رقم ہو اور ما آب رباحت یہ ظاہر تراشیدن کے معنی میں
 ہی بس ان تینوں اجزاء سے یہ امر ظاہر و روشن ہی کہ آفتاب کی طرح ہر دم ہر کسی پر
 تازہ روئی کے ساتھ پرتو ڈالے اور پانی کے مثل نرم و مرطوب ہو کے رہے پھر اپنے
 فیض سے تراش یعنی توقع اور طمع فائدہ کی رکھے یعنی سماحت وہی ہی جو من وادی
 سے خالی ہی اور موافق حال اُس شخص کے جسکی صفت میں سعدی رحم نے فرمایا ہی
 شعر بیدار مسکین آشفته حال + چنان شاد بودی کہ مسکین بال معنی
 معمارے تراشیدن معما سماحت کا ہی وہ خود ظاہر ہی معنی معمارے قطعہ سین
 اور لفظ ما اور حث مل کے سماحت ہوتا ہی محسنات کلام الف کی تشبیہ علم سے
 بے نقاطی و راستی میں ہی کہ علم بھی بے نقط ہی الف بھی بے نقط قطعہ میں لفظ سماحت
 سے کیسی خوبیان نکالی ہیں فتا مل الاختلاف متن مطبوعہ میں در سیر کی جگہ
 در سر اور بنوشد اور بکوشد مثبت کی جگہ دونوں صیغ منفی لکھے ہیں جانے معنی
 کیسے کریں گے۔

نکتہ نہایت بذل اگر چہ بذل افلاس میکشد اما چون در ہیئت مجموعہ او نظر کنی

بند غلبہ کر نہ است و لام زہ یعنی غلبہ کردن بر خصمان بے سلاح بذل و احسان میسر نمی شود
 قطعہ در دو شمنان الف را نیزہ ایست + کز طعن شان بدار رساند با انقلاب +
 با ذل چو گشت بیزہ از تشنگی فقر و بختش ز انصاف رساند بذر آب + اللغات بذل
 بالفتح دادن و در باختن ذل بالضم و تشدید لام خواری و خوار ہونا زرد بالفتح و تشدید
 دال لوٹانا را دجو ائمرد و سخی انصاف باز گشتن انقلاب بدل جانامعنی ترکیبی
 نشر آگیم بہت سادینا اور شیخ کرنا ذلت و خواری مفلسی کو پہونچا تا ہی لیکن جب
 بذل کی ہیئت مجموعہ پر نظر و غور کرو تو بند کے معنی غلبہ کرنے کے ہیں اور لام زہ ہی
 بسلسل کیفیت سے اس لفظ کے یہ ثابت ہوتا ہی کہ دشمنوں پر غلبہ کرنا بے سلاح
 بذل و احسان کے ممکن نہیں اور ہرگز میسر نہیں ہوتا معنی ترکیبی قطعہ دشمنوں
 کے منہ پھیر دینے کو الف جو را دین ہی ہی ایک نیزہ ہی جسکی طعن و ضرب سے
 آنکو منقلب کر کے دار انقلاب کو پہونچا گینگے اور جو با ذل کہ تشنگی فقر سے بے مزہ
 ہو گیا اسکا نصیب لوٹ کر اسکو لذآب کو پہونچائے گا معنی معمارے نشر بذل و
 بذل تجنیس بذل کے دو جز کر کے بذکولام سے ملایا جائے تو بذل ہو جائیگا معنی
 معمارے قطعہ رد میں الف بڑھانے سے را دہوا اور را دکا مقلوب دار با ذل جو
 منصرف ہوگا لذآب ہوگا محسنات کلام الف را کو نیزہ کہنا کہ سیدھا مثل نیزہ
 کے ہی اور نیزہ کہ را دشمنوں کے رنج و ایداز سے محفوظ رہیگا الاختلاف
 متن مطبوعہ میں بجائے رد کے روے اور را کے زادا و رطعن شان کے
 طغشان غلط ہی۔

نکتہ تمسک تمسک است دو میم کہ بر سر دار دو شتم تنگ اوست تا ہر کہ میم ہاں
 بدور ماندہ از بکشاید چون سگ دانش گیر و قطعہ گہر ہند تمسک بنیر حیب
 مسک + بر دل کس ز آہ بہ بند و طرف بوی + وز حرام آن کو سماحت میکند +
 میکند پوشیدہ در سخت آبروی + اللغات تمسک تمسک بنیل مسک بالکسر معروف
 مشک طرف بمعنی حصہ و فائدہ سخت بالضم و ضمیں حرام و کسب بد کہ موجب

تنگ و مار ہو جیسے کنا سے سود خواری و رشوت معنی ترکیبی شرمسک سک ہی اور
دویم جو اسکے سر پر رکھے ہوئے ہیں دو آنکھیں تنگ اسکی ہیں اسواسطے کہ اگر کوئی
میم دہان کو اسکے دور ماندہ پر کھولے سگ کی طرح فوراً دامن اسکا پکڑے جیسے
عادت سگ کی ہی کہ اپنے رکھے رکھائے کھائے پر کسی کو بٹکنے نہیں دیتا معنی
ترکیبی قطعہ اگر مسک اپنی جیب کے نیچے مسک رکھتا ہی تو نہیں چاہتا کہ اسکے
بو کسی پاریار رفیق یا مرد شریف کو پونچے ہر خیر اسمین کچھ نقصان نہیں اور اگر کسب
بد اور پیشہ حرام سے کوئی سخاوت و جو اندازی کرتا ہی وہ سخت میں چھپے چھپے اپنی
آبرو کرتا ہی یعنی جب کسب اسکا بد ہی ہو کوئی اسکو ناجیز حقیر سمجھے گا بس وہ سخت
میں حصول آبرو اور دفع سخت کا جانتا ہی معنی معامے شرمسک مرکب ہی دویم
اور لفظ سک سے جو میمون کے دامن میں ہی معنی معامے قطعہ مسک میں پہلا
میم جیب ہی جسکے نیچے مسک رکھا ہی کسی مقلوب سگ کا اور جو طرف بوکنا ہی بوسے
ارادہ ہی شتم کا جسکا طرف میم ہی جب میم کو سگ پر کھینکے مسک ہوگا سماحت میں
لفظ ماتحت سخت میں واقع ہی محسنات کلام صفت دو چشم کی تنگ کے ساتھ
نہایت ہی خوب ہی اور یہ ایما بھی کہ بعض کتوں کی آنکھوں پر دو نشان اور بصورت
آنکھ کے ہوتے ہیں مسک میں دو میم ہیں مناسب اسکے دو میم ایک
میم دہان دوسرا دور ماندہ کا کیسا چسپان واقع ہوا ہی چون سگ دانش گیر د
کیا یا بلغ ہی کہ ظاہر مسک کا دامن سگ پکڑے ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں
و چشم تنگ دو چشم کی جگہ غلطی سے لکھا ہی یا او سو سے رہ گیا۔

نکتہ تجلیل راجون سر بقا از بدن برداشتہ شود خیل او از برکات ترکات اوظاہر
و معروف شوند و شیخ راجون سے و پائے شجش بقنا فر سودہ گرد دجی یعنی قبیلہ اواز
برگ مرگ اوزندہ گرد و قطعہ اذا قطعت نبض اللتی مصداق + یری القوم
من متروک مصداق قنطاس + ولوفی المنایا غیب الشیء و جہہ بتوی
صحب ثوب منہ عار عن العاس + نظم جو مسک را نماند جا مجاہ + مس قلبش

شود پیداہر راہ ۴ و اگر در مساح بیسروپاے ۴ زخالص شود تقدش بہر جاے ۴ اللغات
 ترکات جمع ترک کی زکوۃ دینا صدقہ دینا پاکی حاصل کرنا و ترکات جمع ترک شیخ بتقدیم جابر جمیل و جریس
 بیک سامان قنطار یک پوست گا و پر زینا یا بالفقہ مرکا جمع منیخ بہر سہ حرکت و
 تشدید جا و مشہور بضم حرص و بخل حج بالفقہ و تشدید جا جامہ کمندہ و کمندہ شدن جا
 ثوب جامہ اثیاب جمع عارنگ و عیب معنی ترکیبی شربخیل کے بدن سے جو
 سربقا کا اٹھالیا جاے یعنی بقا اُسکی ہو چکے تو اُسکے خویش و خیل صدقون اور
 زکاتون کی برکتون سے یا ترکہ پانے سے گوچھے چھپائے گنام سے پڑے ہوتے ہیں
 سب ظاہر اور مشہور ہو جاتے ہیں اور شیخ نے بخیل جب سروپا اُسکے بخت کا
 فنا سے گھس جاتا ہی اور دانہ اُسکے نصیب کا عالم ہستی میں نہیں رہتا ہی یعنی
 کنبہ ولے اُسکے سامان مرگ سے زندہ ہو جاتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ عربی
 و فارسی جسوقت کٹ جائیگی وہ بنض کہ مسک ہی یعنی چنگ زندہ بدین دیکھیا
 تو قوم کو متروک مسک سے قنطار بنض مسک اور قوم قنطار مثل زید عدل کے
 اور اگرچہ موت و مرئی سے چھپنا حرص و بخل کا ہی اُسکی صورت سے مگر دیکھیا تو پڑانے
 کپڑے اُس سے ایسے جیسے عار سے عار آوے ای عار برابر معنی قطعہ فارسی کے
 جب جامہ جاہ مسک کا نہیں رہتا یعنی اپنے جاہ سے جاتا رہتا ہی تو ہر راہ سے مس
 قلب ہی اُس سے ظاہر ہوتا ہی اور زہری اگلتا ہی اور مساح یعنی جو اندر جو بیسروپا
 ہوتا ہی تو زخالص ہی اُس سے ہر جگہ نقد و موجود دیکھنے میں آتا ہی معنی معامے شر
 بخیل کا سربے ہی جب یہ سرب اٹھالیا جائیگا خیل رہیگا اور شیخ کا سروپا شیخ ہی معنی
 شہکستن ہر گاہ کہ اسکا سرب توڑا جائیگا ہی رہیگا یعنی کنبہ برگ مرگ تصحیف یکدگر
 ایسے ہی اوپر کے فقرہ میں برکات ترکات معنی معامے ہر دو قطعہ مسک
 مسک تجنیس تام اول بمعنی چنگ زندہ دوسرا بمعنی بخیل شیخ اور عار عار
 تجنیس مسک کا قلب مس ہی جب اسکو لوٹینگے سم ہوگا جامہ جاہ تجنیس
 زائد جاہ کا لفظ جامہ میں بھی موجود مساح کا سروپا مح ہی اور زرجید اسکا سام

جو اسکے قلب میں ہی محسنات کلام نخیل کی بے کی رعایت سے بدن اور بقا اور برداشتہ برکات سب ایسے لفظ ہیں جن میں بے ہی سر بقا از بدن برداشتہ شود بقا کا سر جو بدن پر دکھا ہوا ہی اٹھا لیا جائے اور امر واقعی ہو کہ وقت مرگ بقا کا سر بدن کے سر سے اٹھا لینے میں سر اور بدن اور بر مناسبت یہ دیگر الاختلاف شارح نے اس نکتہ کو معراج پورا کچھ شرح نہیں کی تین مطبوعہ میں شیعہ کی جگہ شیعہ اور شجش کا نخلش متروک کو متروک نہ ملط ہی۔

حکایت بیداری معن زائدہ را بخواب دید ہجو الف در میان خواب لباس خوب در برو چون عین معن در میان من حق تازہ رو و منور گفتش ای معدن کرم چون از سر دنیا گذشتی و از گوشہ برزخیان برائے رویت رب برگشتی پاداش دل شاداب چہ یافتی گفت کنہ این معنی نداستہ کہ معن چون برگرد و جز نعم بہ بدن نظم شد پریشان جعت بر مک + لیک حج ست نام شان بکرم + خشک شد زیر خاک و متاح ست + سبحاب کرم دل حاتم + اللغات معن روان شدن آب اور نام ہی ایک مرد کرم کا برنخ خائل و واقع میان دو چیز زمانہ مرگ سے زمانہ قیامت تک نعم جمع نعمت بربک بالفتح ایک شخص آتش پرست تھا پھر مسلمان ہو گیا تھا خالد نام اسکا بیٹا دولت عباسیہ میں وزیر ہوا بعد خالد کے بھی اُسکے بعد فضیل اسکا بیٹا بعد فضیل کے جعفر اُسکا بھائی اعلیٰ مرتبہ کو پہنچا اور دولت برامکہ اسی پر تمام ہوئی متاح بروزن فتاح آب کشندہ معنی تر گینی نشر بر رعایت خواب کے لفظ بیدار سے اس حکایت کو مصدر کیا ہی کہ ایک بیدار نے معن کو جو بڑا سخی تھا خواب میں دیکھا الف کی طرح یعنی جیسے الف خواب میں لباس خوب کے در میان میں ہی اُسکو بھی لباس خوب پہنے دیکھا اور جیسے عین معن کے در میان من کے ہی ایسے ہی من حق سے اُسکو تازہ اور منور پایا کہا اُس سے کہ ای معدن کرم جب تو سر دنیا سے گذرا اور گوشہ برزخیون سے واسطے رویت رب کے ٹوٹا تو اپنے دل شاداب کا پاداش کیا پایا کہا تم نے کنہ اسکا نہیں جانا ہی کہ معن جب لوٹیکا

نعم ہوگا معنی ترکیبی نظم مصرح کہتے ہیں خیال کرو صدیان گذر گئیں کہ جماعت بریک کی پریشان ہو گئی لیکن اس میں جوابل کرم گذرے ہیں انکا نام اُنکے کرم سے جمع ہی اور حاتم اگرچہ خاک کے نیچے خشک ہو گیا بیخاک ہو گیا لیکن دل اُسکا بسبب ابر بخشش کے جو ایک وقت میں برسایا ہو ویسے ہی آب کشندہ ای تازہ و پر نعم ہی معنی معاملے شریخوب میں الف اکنے سے خواب ہوتا ہی اور معن کی عین ظاہر من کے درمیان میں ہی معدن میں دال سر دنیا ہی جب اس سے گذریگا وہی من رہیگا پاداش کا دل شاداب ہی معن کو لوٹنے سے نعم ہوتا ہی معنی ترکیبی قطع بریک کے پریشان ہونے سے بکرم ہوتا ہی اور حاتم کا دل متاع ہی محسنات کلام لفظ بیدار کا ذکر خواب میں کیسا خوب ہی برائے رویت رب بر گشتی کیسی عین انہیں جمع ہیں عین معن کیسا بلغ ہی معنی ذات و عین معن جمعت اور جمعست دونوں میں لفظ جمع الاختلاف شارح نے اس حکایت کی بھی کچھ شرح نہیں کی متن مطبوعہ میں بزخیان کا برحیان بریک کی جگہ ہر یک غلط ہی۔

فصل فی الحریص والطامع والمنزوی والقانع

نکتہ قلنہ کہ از دست تفرقہ چون عتقاد قدم در پس قاف قناعت نہادہ اگر قناعت آن قاف از پیش رو بردار دبعناے دل مبتلا گردد و منزوی کہ از روے عزلت عز دولت یافتہ اگر آن عرضایع کند جزلت ملالت روزگار نہ بیند نظم قناعت قناعتیست از آبرو + صفای روان دیدہ عین اندرو + بعشق از قناعت دلالت راہ جوست + چو برگشت بیند رتاق زد دوست + بعزلت برافراز سر ہچو لام + کہ در عزت آئے رفیع المقام + و گر گردن از تاج عزلت کشی + نہ بینی بجز عزلت و ناخوی + اللغات قناعت بالکسر پرودہ و پوشش کہ مقنع کے اوپر ہوتا ہی منزوی برون منغنی گوشہ نشین تعاقب بعلگیر ہونا عزلت بالفہم جدا ہونا زن و فرزند سے اور بیکاری قناعت بالفتح کا ریزہ معنی ترکیبی شرفان نے کہ بسبب پریشانی اور تفرقہ کے

عقلا کی طرح قدم پیچھے قاف قناعت کے رکھا ہو اگر قناعت یعنی پردہ اُس قاف کا سامنے سے اٹھا دے عنائے دل میں مبتلا ہوا اور گوشہ نشین نے جسکو منزوی کہا ہے عزت کی رو سے جو عزت دولت کی پائی ہو اگر اُس عزت کو ضایع کرے سوائے ملت ملائت زمانہ کے اور کیا دیکھے معنی ترکیبی نظم قناعت ایک قنات یعنی کاریز ہی بلکہ کاریز میں تو یہی پانی عرفی ہوتا ہے اُس میں آب و بھری ہے جسمین صفائی جان اور روان نے عین دیکھی ہے یعنی ذات و حقیقت منفی اور عشق کہ جس سے معشوق حقیقی تک پہنچتا ہے بدولت اسی قناعت کے تیرا دل اُس حشر کی راہ پاتا ہے اور جو اس قناعت کو لوٹو تو یہی قناعت تعاقب ہے جو دوست سے بغلیگر ہوتا اور وصل پاتا ہے اور عزت میں لام کی طرح سر بلندی حاصل کر جیسے سب حرفون میں عزت کے لام کا سر اونچا ہو رہا ہے عزت میں تو رفیع المقام ٹھہرے اور اگر گردن تاج عزت سے نکال لیگا سوائے علت و ناخوشی کے اور کچھ نہیں دیکھیں گے معنائے شرفان کا تفرقہ حقا ہے اور عنقا کا قدم الف جو بعد قاف کے ہے اور قانع جو پردہ قاف کا سامنے سے اٹھا ڈالے گا عنقا مقلوب رہے گا ایسے ہی قناعت کا حال ہے اور قناعت و قانع بھی مقلوب ہو کے مثل ایک دوسرے کے ہو جاتے ہیں یعنی قناعت سے قانع قانع سے قناعت عزت کے دو جز ہیں عزت اور عزت اگر منزوی اس عزت کو ضایع کرے گا عزت پائیگا معنائے نظم قناعت کا جز اول قناعت ہے اور حرف آخر تاد و لون کی ترکیب سے قنات ہو واجب اسکے درمیان میں عین دیکھا جائیگا قناعت ہو جائیگا قناعت کا دل تعاقب ظاہر ہے عزت میں لام آنے سے عزت ہو جاتا ہے عزت کا تاج عین ہے اور گردن اسکی راجب گردن اس سے نکالینگے علت رہ جائیگا محسنات کلام تفرقہ عنقا قدم قاف قناعت قناعت یہ سب لفظ قاف دار بر عایت قانع کے ہیں اور دست قدم پس پیش رو دل سب مناسب یکدیگر عزت اور دولت ملائت تینوں میں عزت موجود قناعت کے لیے آب جو آب و عین ہے اور آب کے واسطے صفا و روان غرض حرف صناع سے خالی نہیں عین اندر و کیا ہی لطف رکھتا ہے قابل غور ہے

الاختلاف شارج نے اسکو بھی اپنے بیان سے محروم رکھا مین مطبوعہ مین بجائے
 قنات نیست فنا نیست اور نہ بینی کے بجائے یہ بینی غلط لکھا ہے۔
 نکتہ ایدر ویش قطب دوران کسی ست کہ روی دل بطب و علاج نفس آوردہ
 چون قاف از خلائق کنارہ گیر دو خلائے خلوت با حق حاصل کند و مرد راہ آنست
 کہ دامن از مردم چیدہ از سرمستی بیرون کند تا رد خلائق و قبول حق بہ بیند شعور
 آنرا کہ جائے در دل مردم بود رواست + ہر بندہ کہ نیست سر عزالتش بدست +
 اللغات رد آوردن توجہ کرنا خلا بالفتح والہ آبادست خانہ و جائے خالی خلوت
 خالی ہونا اور تنہا ہونا اور جگہ خالی دامن حیدن کنارہ کش ہونا معنی ترکیبی نشر
 ایدر ویش اپنے وقت کا قطب وہ شخص ہے کہ نفس کے طب و علاج کی طرف متوجہ ہو کر
 قاف کی طرح خلائق سے کنارہ پکڑے اور خلا اور تنہائی حق سے حاصل کرے اور مرد
 راہ کا وہ ہے کہ دامن لوگوں سے سمیٹ کر سر سے مستی نکال ڈالے تا رد خلائق اور قبول
 حق کو دیکھے معنی ترکیبی شعر مہر کہتے ہیں جسکی جگہ لوگوں کے دل میں ہو اور
 نہایت خلا ملا سے اُنکے دل کا عزیز ہو وہ آدمی رد ہی اور جس بندہ کے سر میں سر
 عزالت کا نہیں ہی بد ہی سر عزالت میں کہ بد پر آنے سے عید ہوتا ہی معنی نماے
 نشر خلائق مین قاف ظاہر کنارہ پر ہی خلائق مین اول و آخر سے حق بھی حاصل
 ہوتا ہی اور خلا بھی موجود پس جملہ دعوی مصروح کے صحیح ہیں مردم کا دامن میم ہی
 چیدہ ہونے سے مرد رہتا ہی ایسے ہی قطب کا قاف کنارہ کرنے سے طب معنی
 معامے شعر مردم کا دل ظاہر رد ہی ادھر ادھر میم ہیں بندہ کی ہا کنارہ پر بننے بلکہ
 عزالت کے ہی جو اب اسکی طرف خیال نہوگا بندہ ہیگا اور بندہ کے اول آخر سے بد
 حاصل ہوتا ہی جسکو مصروح نے بدست کہا ہی محسنات کلام مشہور ایسا ہی
 کہ قطب متحرک نہیں ہی مصروح نے کس خوبی سے قطب دوران کہ کے دور آسمین
 نکالا ہی جیسے مردم سے رد نکالا ہی بدل سے بھی رد نکالا ہی کہ ادھر ادھر دل ہی
 بیچ مین رد الاختلاف شارج کا اس نکتہ مین بھی سکوت ہی ہے۔

نکتمہ خرسند آن ست کہ دندان شرہ را در لباس خرد پوشیدہ دارد و حرص آنکہ
 رایش در حیس یعنی گردیدن ہر زمان بجائے میل کند قطعہ یا صادقاً حوصہ
 عادۃ + الحوص شبلیہ الحرض للعادی + الحوص حرا الوجہ فی رونق + لکن
 بدنہ اطمو بالصاد + اللغات خرسندای راضی برضا شرہ بفتح تین غالب
 ہونا حرص کا حیس ایک طرف ہونا راہ سے حرص بالکسر سخت آرزو مند ہونا
 وبالفتح شگافتن حرص بفتح تین بیماری و فساد عقل و کنار و طرہ عادی یعنی چیز
 قدیم اور وہ جو عادت ہو متادروے و مس یا نوعی از ان اور ایک رگ ہی در میان
 دونوں چشم شتر کے کہ اُس سے اُسکو بیماری عارض ہوتی ہی طو بالفتح دراز ہونا
 گیاہ کا اور نگلنا نہر کا اور بھڑنا آب دریا کا معنی ترکیبی شتر خورد و شخص ہی کہ
 دندان شرہ کے لباس خرد میں پوشیدہ رکھے ظاہر نہونے دے اور حریص وہ ہی
 کہ رائے اُسکی حیس یعنی ہر وقت پھرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں
 میل و رغبت کرے غرض یہ کہ خورد سند تو بمقتضائے خورد دندان حرص ظاہر نہیں
 ہونے دیتا اور حریص قرار سے نہیں بیٹھتا معنی ترکیبی قطعہ ای صادق اپنے
 حرص میں اندوے عادت کے حرص شبلیہ حرض کی ہی عادی کے واسطے یعنی جسکو
 عادت حرص کی ہی اُسکو وہ عادت ایک بیماری ہو جاتی ہی کہ بدون اُسکے اُسکو
 چین نہیں پڑتا حرص کی صورت تو حر ہی یعنی آگ بارونق و فروغ لیکن بدن اُسکا
 بہ صاد ہی جو کانسایا ہی یا تانبہ مطلب یہ کہ حرص صورت کی تو بہت ہی اچھی ہی پڑتی
 جب سامنے آتی ہی کیسی کیسی خوبیاں نظر میں آتی ہیں لیکن در حقیقت ہیں ہم
 مثل تانبہ کانسہ کے کھوٹے کم قیمت معنی معماے شرمصرح لے سر نکتمہ میں
 خرسند کا لفظ کہا ہی اور اس میں دندان شرہ کہ وہ لفظ سن کا اسکے در میان میں ہی
 بچنے دندان اور لباس خرد سے ایما کیا ہی اور خورد کے اول خبر ہی اور آخر میں
 دال جو خرد ہوا اسی میں یہ سن چھپا ہوا ہی دوسرے فقرہ میں لفظ حریص کہ اسکی
 راحیص میں داخل ہوئی ہی جو بمعنی ہر زمان گردیدن کے ہی معنی معماے قطعہ

حرص حرص تشویف عا د عا دة تجنیس لاند حرص کی صورت حریر بدن اسکا صادر مجموع دونوں کا
حرص ہی محسنات کلام دندان شرہ اور لباس خرد کیسے الطف ادعا ہیں
الاختلاف شارح نے اس نکتہ کے معنی لکھنے سے بھی اعراض کیا ہی اور محجوب بھی
بسبب غلطی کتاب کے اسکے اشعار میں شبہ رہ گیا۔

نکتہ اول شرہ شریعت کہ عاقبتش ہاے ہاویہ است وطم طمع بر عین انیا شوق
غبن عاقبت ست قطعہ شرہ کہ صورت شین ست بر سرہ حق + شہ ست آنکہ
ز دل راسے اوبرون آرد + فراز عین طمع نشان دید کہ فلک + بجاک دیدہ اہل
طمع بانبارد + اللغات ہاویہ جنم طم بالفتح ناپید ہونا راہ کا بفتحین ناگوار ہونا
اور گردوغبار و قبیلہ عا د و تار یکی غبن بالفتح فریقہ کرنا اور نقصان پہونچانا اور خرید
و فروخت میں نقصان لانا انیا شوق پائنا معنی ترکیبی شرہ کا اول جز شرہ ہی
جسکی عاقبت ہاے ہاویہ ہی یعنی انجام شرہ والے کا فروخ اسلئے کہ شرہ کے غلبہ سے
لحاظ حرام حلال کا نہیں رہتا اور گردوغبار یعنی طم طمع کا آنکہ میں بانٹ لینا غبن عا
کا ہی اور عاقبت کو بڑا نقصان پہونچانا ہی معنی ترکیبی قطعہ شرہ کہ صورت
شین کی ہو رہ حق پر اور شین یعنی عیب و زشت پس ایسی شی خسیس کا ایسی
شی نفیس پر ہونا محض بے محل دے موقع لہذا وہ شخص شاہ وقت کا ہی جو شرہ کی
را کو دل سے نکال ڈالے اور عین طمع کی اوپر جو طم رکھا ہوا ہی یہ جتنا ہی کہ فلک دیدہ
اہل طمع کو خاک سے پاٹے گا معنی معماے شرہ کے اول شرہ اور اسکی عاقبت
میں ہا موجود جسکا ادعا ہاے ہاویہ سے کیا ہی عین طم پر طم رکھا ہوا ہی اور عین و عین
تصحیف معنی معماے قطعہ شرہ میں عین ہی یعنی غیبت کے لفظ رہ پر جسکو
راہ حق کہا ہی شرہ میں سے را الگ کر لینے سے شرہ رہتا ہی طمع کی عین پر لفظ طم ہی
محسنات کلام ہاے ہاویہ اور طم طمع بدل راسے اوبرون آرد کیسا خوب
ہو کہ را شرہ کا دل بھی ہی الاختلاف اسکی شرح میں بھی شارح نے قلم بکائے ہیں
تن مطبوعہ میں شر کی جگہ شر غلط ہی۔

حکایت اشعث طماع را پسیدند کہ از صحابہ کرام کرام را دوست ترویاری گفت
 امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ را گفتند از فضایل و مناقب آنحضرت چه معلوم کردہ گفت
 ہمین قدر دانم کہ اول نامش عین است کہ بر زکوٰۃ است اور آخرش لی کہ معنی آنکہ
 مراست ہیں قطعہ چو بر حریص کشی تیرا تبرع و طوع + چو تیر صورت تبرست ویدہ دارد
 پیش + بیوے زر کہ بود عین نام او چه عجب + کہ چشم خود بکند طماع محال اندیش + اللغات
 اشعث بالفتح آشفته مو و گرد آلودہ مو نام شخصے عین بمعنی زہلی کے معنی مصرح ہی لے
 لکھدیے ہیں تبرع کوئی چیز بخشا اور کوئی کام کرنا جو واجب نہو طوع بالفتح فرمان ماننا و فرما
 علف در چراگاہ تہر بالکسر زر معنی ترکیبی نشر اشعث طماع سے پوچھا کہ تو صحابہ عین سے
 زیادہ دوست کسکو رکھتا ہو کہا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو کہا انکی فضیلتوں
 اور صفات سے کیا تونے معلوم کیا ہو جو انکا محب زیادہ ہو کہا میں تو اتنا ہی جانتا ہوں
 کہ انکے نام میں اول عین ہی بمعنی زر کہ مبنی بر زکوٰۃ ہی اور آخر میں لی ہی جسکے معنی مراست
 ہیں یعنی انکے پاس عین ہی اور عین پر زکوٰۃ اور وہ بھی خاص میرے واسطے معنی ترکیبی
 قطعہ اگر تو حریص پر تیر لگائے اور تیر بصورت تبر کے ہی یعنی زر کے لہذا وہ حریص بڑی
 خوشی و طوع سے آئسکے سامنے آنکہ رکھ دیگا اور آنکہ میں اسکو جگہ دیگا اور اس امید پر
 کہ جیسے عین آنکہ کو کہتے ہیں زر کو بھی عین کہتے ہیں اس لفظ میں نیز کو پانی آنکہ بنالے تو اسکی حال اندیشی ہے
 تعجب ہی کیا ہو اور محال اندیش اس سبب سے کہا کہ زر کو بجائے آنکہ کے سمجھا ہو معنی
 معماے نشر میں سوائے معما علی ہر کے جسکا بیان بھی ہو چکا اور کوئی معما نہیں ہی معنی
 معماے قطعہ تبرع میں تیر کے آگے عین رکھی ہوئی ہی تیر تبر تصحیف طماع کی آنکہ
 عین عیان ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں لی کی جگہ صرف ی لکھی ہو اور پیش کے
 بجائے پیش غلط ہو۔

فصل فی الصدق والكذب والغیبة

مکتبہ در لفظ صدق صا و مانع است از دق کو متن یعنی تلفظ بصدق مانع کو فتگی بلیات

وکان کذب برسر ذب مانع آن منع ست یعنی کان مانع ست و ذب منع شعر سین سدا
 ار سدا و ای سرے + شرف تاج آمدہ در سروری + شعر لوہدم الصادق سدا و السدا
 اصیلم با لاد کسیر الفواد + اللغات صاد کے معنی خود مصرح نے لکھ دیے
 و حق بالفتح و تشدید قاف کو ٹٹا اور آٹہ کرنا و بالکسر باریک و اندک ذب کے معنی بھی
 مصرح نے لکھ دیے سدا و بالفتح درستی و راستی کردار و گفتار اور وہ چیز جس سے ختم ہوتی
 کا بند کرین اور اتنی چیز جس سے حاجت رفع ہو اور بکسر و دال مشد و گران ضد سبک
 بہم بالفتح ویران کرنا اور گر جانا و ابر بسیار بار سدا دیوار اصبح اصباح سے ایک حال سے
 دوسرے حال پہنچنا اور صبح کو چلنا کشیکستہ فواد بالضم و مد ہمزہ دل افندہ جمع معنی
 ترکیبی شرمصرح صدق و کذب کی صفت میں کہتے ہیں کہ صدق تو ایسی چیز ہے کہ صاد
 اسکا مانع ہی آفت و کوفت و فتن سے یعنی سچ بولنا مانع کوفت بلیات کا ہے کہ کوئی ہلاک نہ ہو
 کوفت نہیں پہنچا سکتی اور کذب کا کان اسکا یہ حال کہ ذب کے سر پر ہی جو خود منع کے
 معنی میں ہی یعنی کان مانع ہی اور ذب منع ہی غرض مانع اور منع دونوں موجود لاجرم
 اخترازاں سے واجب و لازم اور اختیار صدق جو کو فتون سے بچاتا ہی ضرور و الزم
 معنی ترکیبی شعر فارسی کہنے ای سرے سدا و کا سین جوداد کے سر پر ہی جانتا ہے
 یہ کیا ہے ایک شرف تاج سرے کا ہے سرے کو عزت دینے والا اور سروری کو رونق بخشنے والا
 پس سری اور سروری والے کو سب سے زیادہ ضرور ہے اور ظاہر کہ سچے کو ہر کس و نا کس
 نہایت اچھا جانتا ہے اور یہ حال ہوتا ہے کہ اگر صادق کی دیوار رفع مایحتاج کی جس سے
 حاجت روانی کر سکے منہدم ہو جائے تو وہ دیوار اس حال میں صبح کرتی ہے کہ اُسکے ساتھ
 بھاری دل شکستیان ہوتے ہیں اور لوگ روادار نہیں ہوتے کہ یہ دیوار اسکی شکست
 و ریخت میں صبح کرے قبل از صبح درست ہو جائے یعنی سب مل کے اُسکی شکستگی مکی
 درستی کر دیتے ہیں معنی معمارے شرمصدق کی لفظ میں صادق کے سر پر ہی اور کذب
 میں کان ذب پر معنی معمارے شعر سرے سرورے مراد سین داد کے سر کا
 جو شرف ہوگا سدا ہو جائیگا سدا کا الف گر جانے سے سدا رہتا ہے سدا دے جو

سد گر جائیگا اور ہیگا جو بعضی بھاری کے ہر محسنات کلام صدق و صادق اور منع و
 مانع باہم اشتقاق رکھتے ہیں سین سدا دسر سے سدا سب میں سر کلمہ سین اور علی ہذا
 اور خوبیان الاختلاف شارح نے جانے کیوں باگ سست کر دی ہو نہ کچھ اس میں
 لکھا نہ اوپر کے نکتہ میں متن مطبوعہ میں اصبح بالاد کی جگہ بالا و کسیر کی صورت لکھا
 نکتہ مردم راست چون الف راستگاری و سرفرازی دارد و مردم کچ چون حروف
 کچی تمام اجزائیش بر کچی دلالت میکند مثنوی شرف راستی بین کہ زجاہ + شد الف حروف
 اول اللہ + الف راہ صدر ایمان دید + کاف شرک از کچی بقعر رسید + قلب را گرمی و فدا
 نبود + آتش قلب جز نشا نبود + صفت قلب نیک بین باشد + وجہ او بچو داد و دین باشد
 قلب را کوہ قاف بر لب نہ + کہ نہان زیر کوہ مغزش بہ + شد بلیق قلب قلب در گرفتار +
 جز دورنگی از او امید مار + اللغات زجاہ اسی بسبب جاہ صدر بالانشین وجہ رو چو
 و طور و طریقہ و ذات و حقیقت معنی ترکیبی شریح و شخص کہ راست اور رسیدھا ہوتا ہی
 وہ الف کی طرح راستگاری و سرفرازی بھی رکھتا ہی یعنی سب کے سر پر اسکی جگہ
 ہوتی ہی اور جملہ کام اسکے راست ہوتے ہیں اور جو لوگ کچ ہیں انکے تمام اجزا مثل
 حروف کچی کے کچی پر دلالت کرتے ہیں معنی ترکیبی مثنوی مصرح کرتے ہیں دیکھ
 تو راستی کا شرف کہ الف نے کیسا مرتبہ پایا کہ اول لفظ اللہ کا بنا اور دیکھو ہی الف
 بوجہ راستی کے صدر ایمان کا ہوا ہی اور کاف شرک کا بسبب کچی کے قعر کو پہونچا اور
 جو شخص قلب اور کھوٹا ہی اس میں گرمی و فدا کی نہیں ہوتی دیکھ لو آتش کا قلب شتا
 ہوتا ہی جو جاڑا اور سردی ہی شعر آئینہ میں استفہام ہی کہ بھلا قلب بھی کہیں نیک بین
 ہو سکتا ہی جسکی لفظ کے معنی اُلٹے ہیں بلکہ اسی وجہ سے وجہ اور طور و طریقہ قلب کا
 بچو داد و دین کی ہی یہ قلب ایسی ہی چیز ہی کہ اگر قابو پائے تو کوہ قاف اسکے لب
 پر رکھ دے کہ ایسے کھوٹے کا مغز ہاڑ ہی کے نیچے دبا اچھا قلب کا قلب بلیق ہی یعنی
 دورنگی پھر تو قلب سے امید یکنرنگی کی کیسی رکھتا ہی معنی معانی شریفین کوئی معما
 ایسا کہ قابل زیادہ لکھنے کے ہو نہیں ہی معنی معانی مثنوی پہلے شعر میں

الف اول لفظ اللہ کے موجود ہوا ایسے ہی الف ایمان کے صدر میں اور کاف شرک کے
 قعر میں ہوا انتہا لفظ شرک کے ہی آتش کا قلب شتا خود مصرح نے لکھ دیا ہی وجہ کا قلب
 ہجو قلب کے لب پر کوہ قاف رکھا ہوا ہی مغزش بہ سے یہ ایما ہو کہ لب بالفتح ہی اور
 لب بالضم جو بمعنی مغز بادام کے ہو اور خالص ہر چیز کو کہتے ہیں یہی مغز جو اس لب کے
 نیچے نہان ہو قلب کا قلب بقی بعضی دورنگی محسنات کلام راستی الف کی نہان
 نہین اور کجی حروف کجی کی خود ظاہر اور نیز راستگاری و سرفرازی نہان زیر کوہ مغز آگ
 وہی لب بالضم زیر قاف کیسا باریک اشارہ ہی الاختلاف شارح نے تو اسکی شرح
 سے بھی گزیری کی ہی سو اے ناظرین شایقین کے کس سے پوچھوں کہ دوسرے شعر کا دوسرا
 مصرعہ اصل کتاب میں یوں لکھا ہی ع قعر شرک از کجی بکاف رسید مگر میں اسکو یوں
 اچھا جانتا ہوں ع کاف شرک از کجی بکاف رسید تا اوپر کے مصرعہ سے لفظ و غنی
 میں برابر ہو جائے۔

نکتہ یا میان بین نشان دہ دلیل ست کہ در میان بین جدائی می افکند و الف
 افک تنے ست کہ فک قائل را از سر جدا می سازد شعر من لم یقلب وجهی
 المعاصی والحقاف عن رحمة من سار به فافک فافک فی القلب کفاف اللغات
 بین بالفتح دروغ گفتن تن بالفتح نعمت خدا و احسان آفک پھیر دینا اور لوٹا دینا
 کسی چیز سے بالکسر دروغ گفتن و دروغ فک بالفتح و تشدید کاف جدا کرنا دو چیز کا جو
 ایک دوسرے میں گھٹے ہوئے ہوں و فک اعلیٰ و فک اسفل دو نون جاڑے
 تلے اوپر کے کفای بالکسر و المکافی اور مانند ایک دوسرے کے ہونا و بے مد بالفتح
 بر روے در افکندن معنی ترک گئی نشترین کے در میان میں جو یا ہی یہ نشان دس
 دلی کی ہو کہ دس دل سے من خدا میں جدائی ڈالتی ہو اور الف افک کا ایک تنج ہی
 کہ فک قائل کو سر سے جدا کرتا ہی فک وہی جاڑے معنی ترک گئی شعر جو نہین پھیرا
 اپنا منہ معاصی و جفا کی طرف اپنے پروردگار کی رحمت سے بس افک کا قلب کفای
 معنی معامے نشترین میں ادریمیم ہی ادرنون جو مرکب ہو کے من ہوا اور پچ میں۔

یاد دس عدد والی فاصلہ ہی افک میں الف کے تیغ فک کے سر پر وجود بننے معاشی
افک کا قلب کفا ہی یعنی کافی الاختلاف شارج نے اس نکتہ کی طرف باگ نہ پھیری
میں مطبوعہ میں مین کو بین لکھا ہے۔

نکتہ کلمہ دروغ داغیست کہ چون دل را میسوزد روے دل را می پوشد و لفظ افترا زور
قلبیست کہ زور قائل را بر میگردد از قطعہ معنی افترا بدان کہ بلفظ + افترا ییست
خیر آفت را + ز افترا کہ قصہ پردازست + فت بود در میانہ آرا + اللغات افترا کسی
پر چوٹ لگانا زور بالفہم دروغ و شرک اور سوا خدا کے جسکی پرستش کرین معنی ترکیبی شر
کلمہ دروغ ایک داغ ہے کہ جیسے داغ شو کو جلاتا ہے ایسی ہی یہ دلو جلاتا ہے اور جب دلو جلاتا ہے تو
دل کو چھپاتا ہے اور لفظ افترا ایک زور قلب ہے کہ زور قائل کو پھیر دیتا ہے یعنی اچھے
دن بُھے کر دیتا ہے معنی ترکیبی قطعہ معنی افترا کے جو زور سے مرکب لفظ کے ہیں
وہ تو یہ ہیں کہ افترا سوائے آفت کے اور کچھ نہیں ہے جو کوئی افترا سے قصہ پرداز ہو
یعنی افترا کا ذکر کرے تو اُس سے کہہ دو کہ فت ہے در میان آرا کے اور فت بمعنی
ریزہ ریزہ کرنے کے ہیں اور آرا یعنی سب کی فکر و نین معنی معاشی شر زور کا قلب ہے
معنی معاشی قطعہ افترا کے دو جز کیے ایک آفت دوسرا جبکہ مجموعہ آفت را
ہی یعنی خاص واسطے آفت کے اور جو کوئی افترا کی حقیقت پوچھے کہ افترا کیا چیز ہے
تو اُس سے کہہ دے کہ فت ہے در میان آرا کے یعنی در میان راہوں کے محسنات کلام
دروغ داغ دل را میسوزد روے دل را می پوشد کیسیا خوب ہے الاختلاف شارج
کے خاتمہ نے اس پر بھی سایہ سعادت کا نہ ڈالا مگر مطبوعہ میں زور قلبی کو زور قلبی
لکھ دیا ہے یہ قلب گب ہوا بلکہ قلب روز ہے۔

نکتہ اول غیبت غیبت کہ گمراہیست و آخرش بت یعنی قطع از رحمت الہی قطعہ
من علی صلوٰۃ لعیب اخیب + خط مراقۃ ذرۃ الحب + فاجتنبہا لان فی التصفیۃ
غیبت الحب غیبت الحب + اللغات خط بالفتح و تشدید طافروء آوردن بہ نشیب
و فرود آمدن بمنزل مراقۃ بالکسر نردبان وزینہ ذرۃ بالفہم و بالکسر بلندی کوہ و بلندی

ہر چیز و بالائے ہر شیء اجتناب پر بہیز کردن سے غیبت بالکسر بد گوئی و بفتح تنگ
چاہ جیسا کہ فرمایا ہی فی غیابۃ الحب معنی ترکیبی شریعت کی لفظ میں اول غی اور آخر
بت دونوں موجود کہ گرا ہی اور قطع رحمت آئی دونوں کا مایہ غیبت ہی معنی ترکیبی قطع
جس شخص کی آواز پر عیب اپنے مسلمان بھائی کا ہی بس جان لو کہ وہ سیڑھی جس سے
بلندی محبت کو پہنچتا ہی وہ جھکا دے اور لچا دے تجھ کو لازم ہو کہ اس سے آپ کو بچا
اس واسطے کہ تصحیف کی رو سے غیبت بالفتح اور غیبت بالکسر کہ معنی بد گوئی کے ہو ایک
ہیں ایسے ہی حب بالغم و تشدید یعنی دوستی و حب معنی چاہ بسیار آب و عقیق بس غیبت
الحب و غیبت الحب دونوں تصحیف میں یکساں ہیں یعنی جو غیبت دوست کی کرتا ہی
خاص لخاص غیبت چاہ میں گرتا ہی معنی معافے شریعت کو غی اور بت سے تحلیل
کیا ہی جس سے غیبت موجود ہوا معنی معافے قطع بس ہی کہ غیبت الحب اور
غیبت الحب دونوں تصحیف ہر گز الاختلاف اس نکتہ کو بھی شارح نے اپنے معنی
سے رونق نہیں بخشی متن مطبوعہ میں دونوں لفظ حب کر کے لکھے ہیں اور غیبتہ کا نہیں
معلوم کیا سمجھے۔

حکایت یکے از شعراء روزگار ہجو الف شعرا با وجود استقامت طبع از شعر کنار
گرفته بود و چون غنیمت بلغا در میان بلائے خلا و انزوا ہزار فراغت حاصل کردہ یکے
از دوستان شامی بر کنارہ احشامی دیدش دہان چون عین جوع بقمہ جو بستہ میگردد
ریش دل را بشریت شیر دوا میساخت گفتش چرا بالبان فصیح بالبان فصیح ساختہ و دال را
از بیج مدح کسان پرداختہ گفت ندانستہ کہ ہر کہ دروغ را را لیش پردازد شاید کہ
بادوغ سازد قطعہ دلیل بر سر مکرست دروغ دال دروغ + ہمین زلفظ دروغ آمدست
معنی راست + خرد چو آخر لفظ دروغ بنید غین + بداند اینکہ دروغاقت ہزار بلاست +
اللغات شعرا صیغہ جمع شاعر شعرا سی کی تفصیل خلا آمدست خانہ و جائے خالی
انزو و گوشہ گیر ہونا مخلوق سے احشام بالفتح چاکران و غلامان لبان جمع لب و
بالکسر شیر فصیح رسوا و آنکہ مال خود را خوب نگاہ دارد و بیج بالفتح دینا مانگنا اور ٹہلنا

اور سفارش کرنا کسی کی سامنے پادشاہ کے دروغ شکار کا اٹھنا اور پوشیدہ جانارو باہ کا کسی چیز کی طرف اور اٹھنا شکار کا معنی ترکیبی نہ ایک نے شعراے زمانہ سے مانند الف شعرا کے باوجود استقامت طبع کے شعر سے کنارہ پکڑا تھا یعنی ہر خند طبیعت افسکی شاعر کیا بلکہ اشعر تھی اور طبیعت کی استقامت میں کچھ ترنزل نہ تھا لیکن نے خود ہی شعر گوئی سے کنارہ کیا تھا اور مانند غین بلغا کے درمیان بلا خلا و انزوا کے ہزار قسم کی فراغت حاصل کی تھی یعنی جیسے شاعر تخلیہ اور گوشہ میں فکر شعر کے بیٹھکے بلا درج اٹھاتے ہیں اُسکو اس سے ہزاروں فراغتیں حاصل تھیں ایک نے دو ستون سے ایک شام کو کنارہ ایک احشام کے دیکھا کہ دہن کو عین جوع کی طرح لقمہ جو سے بند کرتا تھا یعنی جو کے لقمے کھاتا تھا اور ریش دل کی شربت شیر سے دوا کرتا تھا اُس نے اُس سے کہا کہ تیرے یہ لبان فصیح اور اُن لبون فصیح کے لیے یہ لبان فصیح کیسے تولنے اس سے موافقت کی ہوا پسند کیا ہوا و دال دل کو میع مدح لوگون سے خالی کیا ہی یعنی کیوں نہیں مدح لوگون کی کرتا کہ وہ تیرے سفارشی امرا کے سامنے ہوا و فائدہ بکھو حاصل ہو کہا تولنے اس بات کو نہیں جانا کہ جو کوئی دروغ سے رلے دروغ کی خالی کرے یعنی دروغ گوئی جو مراد شعر شاعری سے ہی چھوڑی تو اُسکو بھی چاہیے کہ دروغ سے موافقت کرے کہ بعد نکل جانے اس را کے دروغ ہی رہیگا معنی ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہیں ای مخاطب اس بات کو خوب جان لے کہ دروغ کی دال دلیل مکر دروغ کی ہی کہ دال کے سمجھے ہی گئی ہیں خود اس بات کو لفظ دروغ کا ٹھیک کر رہا ہے کہ خرد کا تو یہ حال ہی کہ لفظ دروغ کے آخر جو غین دیکھتی ہی جسکے ہزار عدد ہیں تو بے تامل کہتی ہو کہ خوب جان لو انجام کار اس میں ہزار بلائیں ہیں معنی معمار نے شعر کا الف کنارہ پر ظاہر ایسے ہی اُس نے شعر سے کنارہ پکڑا تھا بلغا کی غین بلغا کے درمیان میں ہی یعنی ایک طرف بل اور ایک طرف احشام کے کنارہ الف لانے سے احشام ہوتا ہوا اور شام احشام میں بھی موجود ہی جوع اُٹی عین بصورت دہن کے عیان اور عین کے سامنے جو جو مشابہ جو کے ہو رکھا ہوا ہی شیر کا

مل ریش لبان لبان تجنیس فصیح فصیح تصحیف مدح سے دال خالی کرنے میں مدح رہتا ہی
 دروغ سے جو رے نکال لی جائیگی دروغ رہیگا معنی معامے قطعہ دروغ کی دال دروغ
 پر رکھی ہے کہ اسکی دلیل ہی دروغ کے آخر غین ہی جسکے ہزار عدد ہیں محسنات کلام
 شعر اشعار ہم اشتقاق بلغا بلاضلا اترو اسب ہوزن ریش شربت شیر سب میں
 شین شربت دو اکی رعایت سے بھی ہی عاقبت ہزار بلاست عین کے بیان میں
 کیسا خوب ہی کسواسطے کہ آخر میں دروغ کے غین ہی ہی اور انجام دروغ کا ہزاروں
 بلا بھی ہی الاختلاف شائع ہیں اور پھر ہی ع زبان بریدہ کچھ نشستہ صم و بکم
 متن مطبوعہ میں مسح کو مسح غلط لکھا ہی اور بستہ کے بعد ایک مے زیادہ شیر کے بجائے
 شہر ایش کی جگہ ریش۔

فصل فی ذکر الاعداء والاحباب والحساد

نکتہ شرط دوستی آنست کہ ہر قاعدہ کہ بادوست مرغی داشته اند یک نقطہ
 نقصان بویے راہ نہ ہند تا آفت وحشت نکنند بنگر کہ اگر در لفظ صداقت از قاف
 کہ تاج ست یک نقطہ کم کنی صداقت شود و قاعدہ مودت آنست کہ ہر قول
 و وعدہ کہ بادوست در میان آورده اند و قرار کردہ بیک نقطہ آنرا زیر و بالا نکنند
 تا بجنبت و عقاب نزلع مبتلا نشوند در باب کہ اگر در لفظ محبت نقطہ بار کہ مقررہ ست
 از زیر بالا بری آن محبت محنت شود و قطعہ لفظ صداقت قبلہا صدا
 و فی ضمنہا خیر للناسم العام یعنی مزایا یا بالصفات و نفعات بالصد
 لو کان فی ذیلہا تبلیس التمام اللغات وحشت خالی و اندوہ و تنہائی
 ورمندگی مودت بفتح میم و دال مشدد و دوست داشتن بفتح جابے قرار
 قت بالفتح و تشدید تا سخن چینی کرنا اور دروغ کہنا اور خوشبو کرنا و غن ریحان
 سے صدا بفتح تین مرد لطیف جسم مزایا افزوینہا نفعات جمع نفعہ بالفتح بخشیدن بگوئیں
 ملنا اور چھپانا کہ و عیب کسی سے تمام درست اور درست ہونا تمام بالضم ایک

گیا ہر خود معنی ترکیبی تشریح دوستی کی یہ ہے کہ جو قاعدہ کہ دوست کے ساتھ رعایت کیا گیا ہے اور جو بڑاؤ اختیار کیا ہے ایک نقطہ کی اُسمین ہونے دے تو یہ کمی آفت وحشت کی نہ کر دے کہ اسکو رمیدگی ہو جائے دیکھو لفظ صداقت میں قاف سے کہ تاج ہے اگر ایک نقطہ کم کر لیا صداقت ہو جائیگا اور قاعدہ دوستی کا یہ ہے کہ جو قول و وعدہ جسکا دوست سے درمیان میں کیا ہے اور اقرار ایک نقطہ کے اُس میں اور پنج نہ کرین تو پنج و عتاب نزاع میں مبتلا ہو جائیں جان لو کہ اگر لفظ محبت میں نقطہ با کا کم اسکا جائے قرار نہ ہی نیچے سے اوپر کو لیجائیے وہ محبت محنت ہو جائیگی معنی ترکیبی قطع لفظ صداقت کا ایسا ہے کہ اُسمین قوت ہے اور قوت کے ماقبل صدا یعنی سخن چنان اولہ صدا کو جو کوہ یا چاہ و گند کی آواز ہے کہ جیسی کہو ویسی سُنو اور اُسکے ضمن میں خیر ہی واسطے نیک اندیش کے عام یعنی افز و نیان اور زیادتیان بالصفات جیسی کہ چاہیں اور خوشبوئیں بالصدائیں اگرچہ ہے اُسکے دامن میں مکر و عیب سے پورا چھپاؤ معنی معمارے تشریح تشرکے ظاہر ہیں کہ صداقت ایک نقطہ کم کرنے سے صداقت ہو جاتا ہے اور محبت کا نقطہ با کا جو اسکی تہ میں ہے اوپر لگا دینے سے محنت ہو جاتا ہے معنی معمارے قطعہ قطعہ میں بھی صداقت کا لفظ کہ قوت کے ماقبل صدا ہے اور کوئی معما معلوم نہیں ہوتا محسنات کلام صداقت کے قاف کو تاج اور محبت کی با کا مقرر اسکو تہ کہنا بنظر اسکے ہے کہ قاف مثل تاج کے ظاہر اور بر ملا سر پہ ہے اور با کا نقطہ تحت میں کہ غور محبت پر دلیل ہو سوا اسکے لفظ محبت محبت اس صورت پر بھی لکھا جاتا ہے جس سے تہ کا لفظ ظاہر اور مقرر با کا بھی ہی تہ ہے اور کیلی بے کی بھی ہی صورت ہے رسم خط میں مثل نون اور کاف کے یعنی نہ و کہ الاختلاف شارح نہ معلوم کیا سبب کچھ بولتے ہی نہیں۔

نکتہ در عقب لفظ عدد و واقع شدہ و در روے صدیق صد حاصل آنست کہ از دو دشمن در عقب اندیشہ نگیرد و بعد دوست در پیش رو غرہ نشود قطعہ اگرچہ دوست بظاہر دور و نمود و بہ بین + بسپین و تاش کہ دینارے از وفا باشد و گر نمود

عددین مردمی اول ۴ نگاہ کن کہ باخبر ہمان دوتا باشد **اللغات عدو بالفتح و ضم دال**
 مشد و دشمن جمع مفرد و نون ہی اور مذکر مؤنث بھی یکسان حدیق دوست و دوستان
 و بالکسر والتشدید بسیار است گو غرہ بالفتح فریقگی اور کارنا آزمودگی دوتا خمیدہ اور
 کپڑا دوتہ والا معنی ترکیبی نہ لفظ عدو کے پیچھے لفظ دو واقع ہو اچنانچہ بعدین کے دو کا
 لفظ ظاہر موجود ہی اگرچہ ایک کتاب میں ہی دو دو واقع شدہ مگر صدر کے مقابلہ میں دو ہی
 صحیح ہی اور صدیق کی رو پر صد ہی حاصل یہ کہ دو دشمن در عقب سے نہ ڈرے اور سود
 در پیش رو پر غرہ نہ کرے اور فریقہ نہ ہو اس واسطے کہ نہ کچھ اُن دشمنوں ہی کا اعتبار ہی
 نہ کچھ ان دوستوں کا معنی ترکیبی قطعہ اگرچہ دوست نے بظاہر دور و دکھائے لیکن تو
 اُسکے سین و تے کی طرف غور و تامل کر کہ ایک دینار و فا کا ہو کھرا اور جیدا اور گھروٹے
 اول میں عین مردمی کی ظاہر کی تو کیا ہوتا ہی آخر تو ہی وہی دوتا ہی باعتبار دو واو کے
 معنی معمارے نہ لفظ عدو کے عقب میں دو موجود ہی اور صدیق کی رو میں صد کا لفظ
 معنی معمارے قطعہ دوست کی لفظ کے ساتھ جو مخرج نے دور و نمود کا یا کیا ہی وہ
 دونوں لفظ دو اور وہین کہ ایک کا وعدا ال ہی ایک کا روے مجموع اسکا در جب
 سین و تا اس سے ملا پٹنے درست ہوگا جیسا کہ دینار و فا کا اشارہ ہی اور عدد اگرچہ
 اول میں عین مردمی دکھائے مگر آخر اسکی تو وہی دو وہین ای دو واو مدغم مدغم فیہ
 جس سے دوتا ہی محسنات **کلام عقب روے دوست دشمن اندیشہ غرہ سب**
 متقدما عین مردمی کا مذاق جو جانے وہ جانے انکے سوا ایک بات یہ بھی ہی کہ مخرج نے
 لفظ عدو میں دو کا کہے تفریح دو واو کی کی ہوتا دوتا ہونا ثابت ہو و الا عدو کا لفظ ایسا ہی کہ
 لفظ دو ویسے بھی آخر اسکے موجود ہی جیسا کہ اوپر گذرنا نہیں لیکن یہ دو دوتا نہیں ہو سکتا
 کہ ایک کا ہوتا دوسرا حرف نہیں ہی پس ایسا معلوم ہوتا ہی کہ لفظ عدو میں دو و طرح
 تفریح کیا ہی نہ ترین نقطہ بل لفظ دو اور نظم میں باعتبار دو واو کہ ضمن لفظ عدو میں ہیں جو اصل
 میں عدو بتشدید واو ہی **الاختلاف** لشارح کا حال بموجب مصرع ہست مطرب بران
 ترانہ ہنوز بہ قن مطبوعہ میں بجائے حاصل فاعل غلط ہی۔

ایک تمہیں صدقہ قرار کہ دزدل صدقہ دارند بر و اگر بچو الف اظہار اتحاد کنند در قفا جز ہاں نشان
 راستی و استقامت شان نباشد و اعادی اگر چہ یکبارہ در و اظہار یگانگی کنند در قفا از
 یگانگی ہاں ظالم و عادی باشند قطعہ دل اخدان بطلب از سر اخلاص و نیاز تو ما در ان
 صورت انوار خدا را بینی + پردہ ہم از رخ دشمن بکشتا تا زیرش دشمن تیکدہ و نفس و ہوا را بینی
 اللغات اسدقا بالفتح و کسر دال جمع صدیق اعادی بفتح دشمنان عادی دشمن اور
 حد سے گزرنیوالا اخدان بالفتح دوستان دشمن بت پرست مغضی ترکیبی شر اسدقا کہ
 جنکے دل میں صدق بھرا ہی اگر الف کی طرح رو پر اظہار اتحاد کا کریں تو پیچھے بھی وہی نشان
 یگانگی راستی و استقامت کا ہوگا اور اعادی اگر چہ ایک دفعہ بر و اظہار اتحاد کا کریں
 لیکن پیچھے یگانگی سے ویسے ہی ظالم اور عادی ہونگے مغضی ترکیبی قطعہ دل اخدان
 یعنی دو شتوں کا ڈھونڈو تو اُس میں صورت انوار خدا کی دیکھو اور دشمن کے منہ سے بھی
 فرار پردہ اٹھا کے دیکھ لے کہ اس پردہ کے نیچے دشمن یعنی بت پرست بتخانہ نفس ہوا
 کو دیکھو گا مغضی معماے شر اسدقا کے اول آخر الف ہیں بیچ میں اسکے دل
 اسکا صدق ہی الف جو رو پر صدق کے ہی اظہار اتحاد کا کرتا ہی اور ہی الف آخر میں
 ہی کہ وہی نشان راستی و استقامت کا ہی جو رو پر تھا اعادی کے رو پر بھی الف ہی
 جس سے ایک دفعہ اظہار یگانگی در رو کا کرتے ہیں لیکن پیچھے بدستور وہی عادی و ظالم
 مغضی معماے قطعہ لفظ اخدان میں حسب اشارات مصرح کے جو الف
 سر اخلاص اور نون سر نیاز لینگے ان ہوگا اور اس ان میں جو لفظ خدا کا لائینگے اخدان
 ہوگا دشمن کے منہ کا پردہ دال ہی جب اسکو اٹھا دینگے دشمن رہے گا محسنات
 کلام اسدقا کے پہلے الف کو کیا خوب اتحاد سے تاویل کیا ہی کہ اتحاد کے مغضی ایک
 ہونے کے ہیں دوسرے الف سے یک رنگی ثابت کی ہی اول آخر حضور و غیبت
 میں اور اعادی کے الف کی یگانگی کہ ایک عدد رکھتا ہی عادی کیا خوب ہی کہ عادت والے
 کے مغضی میں بھی ہی اور بیان بھی اس معنی میں ہو سکتا ہی الاختلاف شان کمال
 ابھی بدستور ہی۔

تکلمہ حاسد بشیرینہ از روی غضب و کین و شفیق بے بنیاد شفیق ست در دنیا و دین
 قطعہ دشمن اریا بدین نعمت ز تو + انگند در پا و آرد در قفا + و بر بدیک حب احسانت
 حبیب + پیش رو دارد مقیش از وفا + اللغات شفیق مہربان شفی شفا دینے والا اور
 صحت بخشے والا اور دوست دلی سے من نعمت و احسان حب بالفتح دانہ مقیم اسی
 قائم و حاضر معنی ترکیبی شر حاسد غضب اور کین کی راہ سے ایک شیر بے سری اور
 شفیق بے بنیاد ایک شفی ہی دنیا و دین میں معنی ترکیبی قطعہ دشمن اگر احسان کے
 ساتھ نعمت تجھے پائیگا تب بھی اسکو پامال ہی کریگا اور چپے ڈالے گا اور ایسا بھلا دیگا
 کہ گویا کچھ کیا ہی نہ تھا اور حبیب اگر ایک حب یعنی ایک دانہ شیرے احسان سے بچائیگا
 تو اسکو بمقتضائے وفا اپنے منہ کے سامنے ہی قائم و حاضر رکھیگا ہرگز نہیں بھولے گا
 معنی محاکے شر حاسد کا سر ہا ہی جب اسکو بیسر کریں گے اسد یعنی شیر کے رہیگا
 اور شفیق کی بنیاد قاف ہی بے بنیاد ہونے سے شفی رہتا ہی معنی محاکے قطعہ
 دشمن کے لفظ میں من کا لفظ اس کے پاؤں پر ہی اویسچے اور حب حبیب کے منہ
 کے سامنے رکھا ہوا ہو محسنات کلام نعمت سے بھی لفظ من حاصل ہوتا ہی
 غضب و کین بہنا سبت شیر پا و قفا پیش رو برعایت یکدیگر الاختلاف
 شارح کو ابھی تک خبر نہیں کہ کتنی کتاب ہو گئی اور ہم نے ایک حرف نہیں لکھا
 متن مطبوعہ میں بجائے حاسد بے سر کے پرو غلط ہی اور بنیاد کو بنیاد شفی کو شفی
 اور حب کو حب گو معنی ہو سکیں لیکن خلاف محاکے ہی کہ حبیب سے حب حاصل
 ہوتا ہی نہ حب۔

حکایت کی از خلفا بکشتن خانی کہ علاوہ سیرتش در حد حسد معروف بود و
 روی دلش در حق از حق محبوب اشارت کرد آن شخص ہجو الف البقا بختہ بقاے
 خود زبان تیر کرد و گفت اگر خلیفہ از سر قصد من بگذرد مملکت را صد سودا و در ملک
 گفت نہ دانستہ کہ مسرود بیاید برید تا از سود تو ان دید قطعہ چونالہ بر سرنازیم
 خلق کند + از ان بود پس دال نام حاسد حاس + ز بسکہ عین بہ مردم نیتوا ندید +

باندہ شب ہمہ شب چشم او جدا ز نفاس + اللغات خلفا جمع خلیفہ کسی کا قائم مقام
 اور کسی کے بعد ہو نیوالا حقد بکسر کہینہ بالفتح کہینہ دل میں جانا ابقا باقی رکھنا بقا زندگی
 خسود حسد کفندہ اور حسد کردہ شدہ حاس دریا بندہ بقوت حواس اور دل تنگ
 کرنا کسی پر نفاس بالفہم سو جانا اور اوانگھنا معنی ترکیبی نشر ایک خلیفہ نے
 خلیفوں سے واسطے مار ڈالنے ایک مخالف کے کہ علاوہ اپنی سیرت کے حسد میں
 بھی معروف تھا اور روئے دل اسکا حقد میں حق سے محجوب تھا اشارت کیا اس شخص
 نے مانند الف ابقا کے اپنی بقا کے واسطے زبان تیر کی کہ اگر خلیفہ میرے سر قصد سے
 گزرے ملک کے حق میں سو سود حاصل کرے پادشاہ نے کہا تو نے نہیں جانا
 کہ سر حسود کا کاٹنا چاہیے تو سود اس سے دیکھنے میں آئے معنی ترکیبی قطعہ
 حاسد جو مخلوق کو ناز و نعم میں دیکھ کر نالہ حسد سے کرتا ہی اسید واسطے دال کے سر پہ
 نام حسد کا حاس ہو اور یہ حاسد عین یعنی زر لوگوں کے پاس نہیں دیکھ سکتا اس میں
 سے رات کو تمام رات سونا کس کا آنکھ اسکی نفاس و اوانگھ سے بھی تو جدا ہی رہتی ہی
 حسد کے خیال میں سوتا نہیں معنی معامے نشر حسد میں سے جو سین سیرت کا
 علانیہ کیا جائیگا صدر ہیکاروئے دل دال ہی جب لفظ حق دال پر آئیگا حقد ہوگا
 ابقا میں الف بصورت تیغ و زبان کے ہی اور نیچے ہی اس الف زبان کے بقا ہی
 قصد کا سرقاٹ ہی اور اسکے بعد حسد حسود کا سر جا ہی اور اس سر کے دور کرتے ہی
 سود سامنے ہوگا معنی معامے قطعہ حاسد میں لفظ حاس دال کے سر پر رکھا
 ہی جسکے معنی ہیں کسی پر تنگدلی کرنے والا نفاس سے جو عین جدا ہوگی ناس پر ہیگا
 بمعنی مردم جیسا کہ اشارہ ہی چشم او جدا ز نفاس محسنات بکلام سر قصد کیسا
 الطف ہی واسطے معنی معامی و ترکیبی کے کہ قصد کے معنی مار ڈالنے کے بھی ہیں نالہ
 کی رعایت سے لفظ ناز و نام میں اور عین اور مردم اور چشم اور نفاس سب
 مراعات یکدیگر الاحتمال شارح نے ابھی تک آنکھ نہیں کھولی متن مطبوعہ میں حاس
 کی جگہ حاش غلط ہی ایسے ہی نفاس کے بجائے نفاس۔

فصل فی ذکر الاقارب والاجانب

نکتہ اجانب کہ بصدق و سداد الف اُلفت پیش گیرند جانب نگاہ دارند و اقارب بدل
 سردے قرار کہ در درون دارند جانب صلہ احباب را آب دہند قطعہ یگانگیت ز بیگانگی نماید
 روی و زمیں دید و چو حرف دوئی نگذرد نقاب و اگر اساس قرابت ز یافتہ بینی و حسام
 قطع الف اتحاد و بقرب + اللغات اجانب جمع اجنبی بفتح اول و کسر نون بیگانگان
 اقارب بفتح نزدیکیان و خوشیشان دل سردی بپہری قرار برائے حلقہ ترکی مین برف کو
 کہتے ہین صلہ پیوستن و پیوند و خوشی باب دادن برابر با ذکر نار و نمودن سامنے آنا حسام
 بالضم شمشیر تیز و تیزی اور دھار شمشیر کی الف بفتح تین خوگر ہونا اور دوستی بکن شمشیر
 بالکسر با یک دیگر نزدیک ہونا اور نیام شمشیر یا وہ شے کہ تلوار مع نیام اُس مین رکھین
 معنی ترکیبی شرا جانب یعنی اجنبی اور غیر کہ صدق سداد کے ساتھ الف اُلفت
 کا سامنے رکھتے ہین اور اُلفت اختیار کرتے ہین وہ نگہداشت اسکے جانب کی کرتے
 ہین کہ اسمین خلل نہ آنے پائے اور اقارب یعنی اپنے اور نزدیک والے جنکے دل ایسے
 سرد ہین کہ گویا برف اُنکے دل مین بھرا ہی جانب پیوند و خوشی احباب کو آب
 دیتے ہین یعنی سب پانی مین بہا دیتے ہین مطلق پاس و خوشی کا نہیں کرتے معنی
 ترکیبی قطعہ یعنی ہر خند بیگانگی ہو اُسی بیگانگی سے یگانگی پیدا ہو جاتی ہی جو وقت
 کہ آنکھوں کے سامنے سے حروف دوئی کا نقاب اُٹھ جاتا ہی اور اگر بنیاد قرابت
 کی از پا انگذہ ہو گئی تو حسام قطع اُلفت کی دیکھیگا اور اسکا اتحاد قراب یعنی قرب
 و نزدیکی کے ساتھ یعنی اُنکے درمیان مین تلوار ہی رہیگی اخیر مصرعہ مین الف بصورت
 رعایت تیغ کے ہی اور معنایا بعضی محبت و دوستی کے ایسے ہی قراب مین رعایت
 حسام کی اور معنی نزدیک و قرابت کے معنی معامے شرا جانب مین الف اُلفت
 کا سامنے جانب کے موجود ہی اقارب کے دل مین قرار اور ادھر ادھر سے آب
 حاصل ہوتا ہی معنی معامے قطعہ حرف دوئی بیگانگی مین بے دود و دالی ہی

جب نقاب اس بے کا حاتار ہینگا لگانگی ہو جائیگی قرابت کی بنیاد تا ہی جب از پا
 افگندہ ہوگی قراب رہیگا اور قراب میں الف قرب کو قطع کیے ہوئے مثل تیغ کے ہی
 محسنات کلام الفت سے بھی الف حاصل ہوتا ہی دل سردی اور قدر کیسے
 مناسب یکدیگر ہیں احباب کے اول آخر بھی آب ہی اور ہوا الفت بہ آب کے
 بہ آب بھی موجود ان پائے فتادن کیسا الطف ہی اور علی ہذا الاختلاف شائع کا قلم
 تو ابھی قلمدان ہی میں ہی مگر محبو اصل کتاب میں دوسرے فقرہ بدل سرے قادر
 ملا جس سے نہ معنی ترکیبی ٹھیک ہوتے تھے نہ معنی معنائی میں سنے بعد تامل اور تفحص
 کے قادر کو قار بنایا ہی متاملین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں کاتبوں کی یہ غلطی تھی۔
 نکتہ اب صورت آب دارد دامن نیز قلب ماست و ولد کہ در میان دو آب
 پروردہ شدہ دل او دلو نیست کہ ازین دو آب ترطیب و ترشیع دارد و ابن خلف
 آنست کہ پیوستہ چون نون سر بر قدم این آب دارد تا در دنیا آبرو یا بدو
 و در آخرت بساحل تجارت رسد قطعہ پائے اب بے نگر و لفظ پسر پے بر سر +
 پسریت آنکہ تہ پائے پدر سر دارد + دال ورے دامن ما در شدہ دختر آنست +
 کہ لباس سر و پا دامن ما در دارد + اللغات آب بالفتح پدر آم بالضم اصل ہر چیز
 و ما در ولد بفتحین پسر ترطیب تر کرنا اور طرب کھلانا ترشیع تھوڑا تھوڑا دو دم پلانا
 مان کا بچہ کو اول میں تو قوت چوسنے کی پائے خلف بفتحین فرزند صالح و بسکون
 پسر طالح معنی ترکیبی شراب صورت آب کی ہی اور ام بھی قلب ما کا یعنی اب
 اور ولد کہ در میان آن دو آب کے پرورش ہوا دل اس کا ایک دلو ہی کہ ان دونوں
 آب سے تری و تازگی رکھتا ہی اور رفتہ رفتہ قوت پاتا ہی پس وہ ابن خلف اور
 صالح ہی کہ پیوستہ نون کی طرح سر قدم پر اس آب کے رکھے رہے تو دنیا میں آبرو
 پائے اور آخرت میں ساحل نجات کو پہنچے معنی ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہیں
 دیکھ لو پانوں اب کا بے ہی اور پسر کے سر پہ پے پس پسر فہی ہی کہ پائے پدر
 کے نیچے سر رکھے رہے ما در کا دامن دال ورے ہی دختر کو چاہیے کہ اپنا لباس

سرو بادامن مادر سے رکے مغنے معماے شراب ظاہر بصورت آب کے ہو اور ابرام کا
 قلب تاکہ وہ بھی آب ہو دل کا قلب دلوا بن میں نون آب کے قدم پر رکھا ہو ابن کارو
 اب جس کا ایما آبرو ہی اور نون ابن کا نون نجات مغنے معماے قطعہ اب کا پانوں
 بے ہو اور سپر کا سر پے اور پے بے اور حمد و وہ وغیرہ و وہ معما میں یکسان ہو مادر
 کا دامن دال ورے ہو اور دختر کا سر پا دال ورے محسنات کلام قلب با ست
 میں لفظ ما کا موافق محاورہ ہندی کے کیسا خوب ہو دل میں بھی دل کا لفظ ہی سیو
 کا لفظ نون ابن کے واسطے جو اب سے ملا ہوا ہو کیسا چسپان ہو ایسے ہی سر کا لفظ
 سپر میں پے کے بعد لباس و سرو پا اور دامن سب مراعات اب کی رعایت سے
 آب اور ما اور دلوا اور تطیب و ترشح اور آبرو اور ساحل کیسے باہر گر مناسب
 ایراد فرمائے ہیں الاختلاف شارج کو ابھی تک خبر نہیں کہ مصرعہ کیا مونی پرورے
 ہیں متن مطبوعہ میں اب کو آب اور ابن کو ابن ایسے ہی پہلے مصرعہ میں اب کو آب
 غلط لکھا ہے۔

نکتہ در لفظ بعل بل مباح را گویند و عین چشم را یعنی بعل کہ شوہر است باید کہ چشم خود
 را نیز در مباح نکشاید تا چشم و روی عروس از دندان طح نامحرمان در قفا جدا نہ شود
 و برگشت بعل از طریق ہوا + بود لعب او با حمل الش روا + پوش از سر زہر و زوجه گوش
 کہ بریان شود شومی از شکل او + گرا ز چشم بد و گر در عروس + ز سوزش بشوہن بینی
 فوس + چو داماد در داد دید آبروی + دل زن ز ترسش بود تازہ خوی + خسرا
 ز داماد چون دل رمید + کشد خسرا چون دلش جرم دید + بود خوش بداماد خوشدل
 از ان + چو برگشت شد شوخ در چشم جان + خوش آنکس کہ پیوند خویشان نہ پیش +
 نزارد بکل یا بہ برد خویش + مجوز خویشان چو برداشت خوی + شود شان او فارغ
 اگر گھوئی + یعنی ہلاکت بود آن تبار + تباری از عاقبت ہست بار + اللغات
 بعل نام بت و شوہر بل کے مغنے خود مصرعہ نے لکھ دیے حلال بفتح مباح چینیون
 شوی بالفم شوہر دیا لکسر بریان نیز بالفق طراوت خسرا بالفم عربی میں زبیاں اور

فارسی میں پدر زن و پدر شوہر معنی ترکیبی شریف بعل میں جو بل نکلتا ہی معنی مباح کے ہی اور عین چشم کو کہتے ہیں اس سے مطلب یہ ہی کہ بعل جو شوہر ہی اپنی آنکھ سوا مباح کے غیر مباح میں نہ کھولے تو چشم و روا اسکے عروس کا اسکے پیچھے دندان طعنا محرمون سے جدا رہے اور ناموس اسکا محفوظ اور نہ کر دینی خویش آمدنی پیش کامضمون ہوگا معنی ترکیبی متنوی جب بعل طریق ہوا یعنی خواہش نفسانی سے بدل کیا تو لعب بازی اسکو حلال کے ساتھ روا ہی حرام کے ساتھ محض ناروا قید بعل کی اس سبب سے ہی کہ غیر مباح چیزیں ویسے بھی ممنوع ہیں اور جب کسی کا شوہر ہوا تو جملہ باتیں اور لعب اسکی حق زوجہ کا ہی سوا زوجہ کے قطعاً حرام و ممنوع اور زوجہ سے یہ کہہ دو کہ تو اپنے منہ کو سرزد سے چھپا تو شوہر اسکے روکی محبت میں بریان ہوا اگر چشم بد سے عروس دور رہے اور اسکی محبت سے شوہر کے دل میں سوز پیدا ہو تو کچھ افسوس کی بات نہیں ہی اور جو داماد نے داد میں آبرو دیکھی یعنی عدل اختیار کیا اور ہرچہ بخود نہ پسندی بردیکری ہم پسند کا مصداق بنا تو اسکے ترس و خوف سے عورت کا دل تازہ ہو تا ہی یعنی ہر روز اسکی عادت تازہ ہوتی جاتی ہی اور اچھے خسر کا داماد سے جب دل بھاگا اور بیزار ہوا تو وہ داماد اس خسر سے زبان و خسر اٹھایا گیا بسبب اس جرم کے جو اس سے دیکھا ہی داماد خوش دل سے خسر خوش ہوتا ہی اور جب داماد خوش دلی سے پھر اتوا اسکے چشم جان میں شوخ نظر آتا ہی اب مصرح کہتے ہیں کہ یہ تو سب کچھ ہوا کہ کوئی خوش ہوتا ہی کوئی ناخوش مگر خوش وہی شخص ہی کہ پوند خوشیوں کا یا تو پہلے ہی سے بالکل نہیں رکھتا فقط بقدر خود ہی یا اگر رکھتا ہی تو خود اسکو قطع کر کے سب سے الگ ہو گیا ہی اسلئے کہ جب اس نے اپنی خوشیوں سے اٹھالی اور تجربہ اختیار کیا اسکی شان ہر کسی کی گفتگو سے فارغ و بخت ہو جاتی ہی تبار کے معنی کنبہ کے ہیں اور ہلاکت کے بھی لیکن وہ تبار کہ انجام کار تباری اور کنبہ داری اس سے بار ہو جائے وہ تبار ہلاکت ہی ہی معنی معنائے شربل کے اول آخر بل اور بیچ میں عین عیان ہی بل مباح اور عین چشم اشعار یہ کہ واضع نے اسکی آنکھ مباح میں رکھی ہی عروس میں عین چشم

بعد اسکے نظر و اور اسکے پیچھے ہی سین دندان طع نامحرمون کے لگے ہوئے ہیں معنی
 معامے شنومی بعل کا قلب لعب ہی زوجہ کاروزے ہی اور زہد کاروبھی زے
 اور زوجہ مین زے کے نیچے وجہ بمعنی روکے پوشیدہ شوے مین دونوں معنی شوہر
 اور بریان کے رکھے ہیں عروس مین عین بمعنی چشم بعد اسکے روس جو قلب کرنے سے
 نقش سوز کا ہی داماد کا اول آخرداد ہی اور درکمان مین لفظ مابمعنی اب جس کا ایما ابو
 ہی خسر بمعنی سسر اور خسر بمعنی زریان دونوں تہنیں تمام داماد سے جو دل کہ ماہی
 رمیدہ ہوگا داد ہی داد رہیگا خوش کا قلب شوخ ہی خوشی سے جو یا قطع کرینگے خوش
 ہوگا خوشیاں سے جو خوے اٹھا لیجائیگی شان رہ جائیگا تبار کے آخر مین بابہ ہی محسن
 کل اہم قفا کا لفظ در قفا ہر ماند مین کیسا معنی دہا ہو کہ سین عروس کے پیچھے بھی ہی اور عیبت
 شوہر کو بھی جتنا تا ہی شوے کا لفظ معنی معنائی و ترکیبی دونوں مین مفید ہو کہ رعایت
 زوجہ اور بریان دونوں کی رکھتا ہی داماد داد دیدہ دل سب مین سر کلمہ دال اور اور
 بہت ہیں فتنی الاختلاف اصل کتاب مین ع نادر دلیک تا بہ برد خوش بہتے
 فوقانی تھا کہ نہ معنی معنائی بنتے تھے نہ ترکیبی مین نے تا کی جگہ یا حرف تردید کا لکھا ہی کتاب
 غلط ہو اکثر احتمال غلطی کا تب کا ہوتا ہی ایسے ہی بجائے بل کے بل متن مطبوعہ مین
 اور ترسش کی جگہ ترس۔

نکتہ برادر کہ در انجی کو سی دل را دارد از وی در حیات بر توان یافت و اگر بر
 سوختن دل را خوان موع باشد آن برادر پر آند باشد و خواہر کہ دلش بر محبت برادر
 میسوزد آہ اور غور باشد و الادل او جزرہ افخ نماید قطعہ جو مادر بگریہ بنفوس و
 سوز و نادمہ نرم آور بود و اگر کشت رای برادر حسود برادر برادر برادر بود
 اللغات را دسخی و جو اندر موع حریص از آتش خور اور دغور اور دغور
 تینوں ایک مضے مین ہیں یعنی لایق آفخ بفع و او و خای مجہ آہ و افسوس و
 کلمہ تعجب و بمعنی نصیب نیز حسود بفتح حسد کنندہ معنی ترکیبی نثر جو بھائی کہ
 بھائی والی راہ مین دل را دینے سخی اور جو اندر کا سا رکھتا ہی اُس سے اپنی عمر مین متع

ہو سکتا ہے اور جو بھائیوں کے دل جلانے پر چڑھیں ہی وہ برادر نہیں ہی پر آذر ہی
 اور خواہر حسب کا دل برادر کی محبت میں جلتا ہی البتہ آہ اُسکی لایق ہی نہیں تو دل
 اُسکا سوا رہ آؤخ کے اور کچھ نہیں بتاتا یعنی افسوس و تعجب میں ڈالتا ہی
 معنی ترکیبی قطعہ اور اگر مادر نفیرین و سوز سے روئے اور شاکی بیٹے کی ہوئے
 وہ مادر نہیں ہی غم آور ہی یعنی زلزلے والی اور اگر رے برادر کی حسود ہو گئی
 اور برادر برادر پر حسد کر نیلے جیسے برادران حضرت یوسف تو برادر برادر نہیں ہی برادر
 ہی بر حرف استعلا اور آدب دال محکم آتش کہ دال محکم اور ذال مجہ دونوں کے
 ساتھ آیا ہی معنی معماے نشر برادر میں لفظ راد موجود ہی اور بر بھی اور یہی برادر
 تعریف پر آذر کا بھی خواہر میں دل اس لفظ کا آہ ہی اور اول آخر سے اس کے خور حاصل
 ہوتا ہی اور نیز خواہر میں رے اور ہے کو قلب کرنے سے رہ اور لفظ خوا کے قلب
 سے آؤخ پیدا ہوتا ہی معنی معماے قطعہ مادر راد صنعت تکرار غم آور اسکا
 تحلیل و تعریف ایسے ہی برادر برادر صنعت تکرار اور برادر تجنیس تمام مع تحلیل یعنی
 پر آتش محسنات کلام اس نکتہ کے قطعہ میں کیسے خوب حسن تکرار و تحلیل و
 تجنیس جمع فرمائیں بہن الاختلاف اصل نسخہ میں بجائے حیات کے جہات و
 اگر بر سوختن کی جگہ واگر نہ بر سوختن اور اخیر مصرعہ میں قطعہ کے پر آذر بجائے بر آذر
 کے لکھا ہی دونوں غلطیاں اوپر کی تو ایسی کہ محل معنی ترکیبی کی تھیں اور پھلی غلطی
 محل خوبی کلام مصرعہ کہ ایک جگہ تو معما میں پر آذر کہ چکے تھے دوبارہ اسکی لوٹ
 کے کیسے کہتے اور اس صورت میں تین لفظ برادر ایک قسم کے جمع ہوئے کہ
 آخر سے تجنیس تمام حاصل ہوئی اور دو سے حسن تکرار ناظرین سے امید
 اضاف کی ہی۔

نکتہ پدر یکہ سپر نذر در ری بودے پشتیبان و سپر یکہ پدر نذر دماہیست از
 نقور آب برگران پدر یکہ روی بہر دارد ترکیبش از رے روشن بدریست و پدر
 کم ہمت در ہیأت و قیمت ندری و مادر کہ بہر فرزند آشفته بود و مادر دولتست و مادر کہ

سرا عطا ف نذر دوزندہ راہ محنت و جدیکہ شفقت دارد بمعنی بخت جاویدست و جد بے
صلت بصورت خدیفے قطع امید و خال با خلت بصورت خال جمال امال ست
و خال بدخلال بمعنی خال یعنی از منافع منال و عزم با کرم نشان نعم بیکرا ان ست
و عزم بے قدم عین عیب و عوار قطع غم مخور فتاحی آنکہ پس ز خویش + از جهان خویش
و تبارت کم شود + خال یا عزم غم فزایدت بسے + خال بر عزم چون فزائے غم شود +
اللغات نذر بالفتح جدا ہونا اور تنہا و غریب ہونا جد بالفتح و تشدید پدید پدید پدید
مادر و بہرہ و بخت خلل بکسر دوستی کرنا کسی سے اور سخت لپٹنا و خصلتہا و عادتہا
خال برادر مادر و اربے باران و برق مثال محل حصول شہ و اور جگہ پانے کسی چیز کی
جیسے اراضی ملک جاگیر وغیرہ عوار بہرہ حرکت عیب و شگاف و دریدگی جانب تبار
بفتح ہلاک اور وہ تبار جو اولاد اور کہنے کے معنی میں ہی فارسی ہی معنی ترکیبی شر
جو پدر کہ سپر نہیں رکھتا ایک دروازہ بے پشتیبان کا ہی جسکو کچھ استواری نہیں
جب گر گیا بے نام و نشان ہو گیا ایسے ہی جو سپر کہ باپ نہیں رکھتا ایک ماہی
بے آب ہی کہ پانی کیا پانی کے تصور سے بھی بر کران ہی اور جو باپ کہ توجہ نہر و
محبت پر رکھتا ہی ترکیب اُسکی راے روشن سے بدی ہی گویا چودھوین رات
کا چاند اور پدر کہ ہمت ہیئت اور قدر میں ندری جو غربت اور جدائی و تنہائی
سے منسوب ہی مادر کہ محبت فرزند میں آشفته ہوے مدار دولت ہی کہ دولت
اُسی کے گرد گھومتی ہی اور جو مادر کہ سرا عطا ف نہیں رکھتی جو جمع عطوفت کی ہی دندہ
راہ محنت کی ہی اسوا سٹے کہ اعطا ف بالف کہ سرا عطا ف کا ہی جمع عطوفت کی ہی
اور اعطا ف بے الف بمعنی شمشیر اور نام ایک کتہ کا اور جد با شفقت بخت جاوید
ہی اسلئے کہ جد کے معنی بہرہ اور نصیب کے بھی ہیں اور جد بے صلت بصورت
خدیفے قطع امید کہ وہ صلہ رحم کے برخلاف قطع رحم کرتا ہی خال با خلت بصورت
خال جمال امال کی ہی یعنی حسن امال و امید کی خوبی و زیبائش اور خال بدخلال
ای بد عادت و بد خصال ایسا جیسے خال یعنی اربے باران و برق کہ نہ برستا ہی

جس سے فائدہ پہونچنے نہ چکتا ہی جس سے روشنی ہی ہوئے مفت کی طلعت و تاریکی
 بس منافع منال میں یہ بھی ایسا ہی ہی عم باکرم نشان نعم بیکر ان کا ہوا و عم بے قدم
 عین عیب و عوار معنی ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہیں ای فقامی اسکا اصلا عم مت
 کیسے کہ بعد تیرے خویش و تنہا تیرے کم ہو جا میں جہاں میں نہ رہیں تجھ کو کیا کرنا ہی
 اگر خال و عم ہوئے تو کیا سب غم بڑھانے والے ہیں تو ہی اگر عم پر ایک نقطہ بڑھا د
 عم کا غم ہو جائیگا پھر ایسوں کے ہوئے نہ ہوئے کیا نفع اور کیا نقصان ان معنی معامے شر
 پدر کے لفظ میں در کا لفظ ہی بے پشتیبان کہنے سے اشارہ ہے کے الگ کر دینے کا ہی
 سپر کو پشتیبان اس مناسبت سے کہا کہ دونوں میں سر کلمہ ہے ہی ماہی میں لفظ
 ما جو بخنے آب کے ہی کنارہ پر واقع ہوا پدر اور بدر دونوں کی ترکیب ایک سی ہی ایسے
 ہی ہیئت نذر کی ایک ہی ہی تینونہین تصحیف مادر آشفہ مدار ہی اعطاف عطا با
 سر جو الف ہی اور بے سر بے الف تجنیس زائد جدا و ریخت مراد یکدیگر جدا و خد
 میں بھی تصحیف خال حال چارون جگہ تجنیس تام خلال تجنیس زائد نعم کا گران لون
 اور بیکر ان عم ہی نشان نعم باعتبار لون نشان و نعم کے عم کا قدم میم ہی اور بقدم
 عین کہ برعایت عین عیب و عوار فرمایا ہی کہ دونوں کا کلمہ عین ہی یعنی ذات حقیقت
 شو معنی معامے قطعہ خویش خوشیت تجنیس تام عم پر خال بڑھانے سے غم
 ہوتا ہی محسنات کلام اس نکتہ میں مصرح ہے سوائے اور صنایع کے اکثر درود و
 فقرے صنعت متضاد میں لکھے ہیں خال جمال امال خلال منال سب ہوزن
 اور تین لفظوں سے لفظ مال بھی نکلتا ہی عین عیب و عوار کیا خوب کہا ہی کہ ذات و
 حرف دونوں کو شامل ہی ع خال بر عم گر فزائے غم شود یعنی خال کا جو حال ہی
 تو جانتا ہی اگر اس خال کو عم پر بڑھائے تو وہ بھی غم ہو جاتا ہی بس و دونوں غم ہیں و
 معنی وہی کہ نقطہ لگانے سے غم عم ہوتا ہی اور بڑھانے سے مراد محسوب کرنا شمار میں لانا
 الاختلاف اصل نسخہ میں اس نکتہ میں چند غلطیاں کاتب کی معلوم ہوئیں ہیں
 انکو اپنی رائے ناقص کے موافق درست کیا ہی ناظرین بنظر غور و انصاف ملاحظہ

فرمانین چنانچہ اصل نسخہ میں درے بود بے کشتیبان میں نے اسکو پشتیبان بنا یا ہر
اسی لیے کہ کشتیبان کے مناسب کوئی لفظ نہ تھا اور پشتیبان کے لیے در موجود روشن
پدے بہ بے فارسی بجائے اسکے بدیہے بجائے علی سراعطا ف ندارد و پدر راہ محنت
اسمیں درندہ راہ محنت پہلا مصرعہ یون تھل ع غم مخور قحاحی پس خویش + جو ناموزون ہو
میں نے اسکو لکھل ع غم مخور قحاحی آنکہ پس ز خویش + متن مطبوعہ میں خال باخلت کی جگہ
ماخلت بے قدم کے بجائے پے قدم۔

حکایت یکے از صلحا کہ فردو بخیاں زن دردش از برائے فرزند پیدا شد باکریمہ از
عفاف عقد زفاف بست بعد از انقضاے مدت حمل قضا را بدان زن پسری بصورت
بسری پیوستہ پدر در تربیت فرزند برلی حلق مادر از وجہ حل صورت قوت حاصل
کردی و آن زن بسبب ضعفی کہ داشت گاہ گاہ آن سپر بشیر بشریکے از جوارے
بے اصل نہ در جوارا بود تمتع جدا دادی و پدر از ان صورت بمن مشغول شد بے القہ
چون سپر بزرگ شد روزی والی شہر اورا بجلت آنکہ آب در شیر کردہ است فرمود
کہ چون لفظ شیرازہ بر فرقت نہند چون آب تنش دو نیمہ سازند پدر چون بشنید
گفت اگر فرزند حالاً بگناہ خود آزرده است اما چون در اصل ترکیب بنگری مادر آب
در شیر کردہ است قطعہ سپر کہ پرورش ہیئتش بشر باشد + ہیثمہ بسرخویش بے بس باشد
و کرزدال خرد طفل خورد را در پے + دلیل راہ نباشد ہمیشہ خراب شد + اللغات
عفاف بالفتح پارسانی زفاف بالکسر عوس کو شوہر کے گھر بھیجنا بسر بالضم خروا ناخچتہ
اور ہر چہ تازہ و آب باران تازہ حلق بالفتح نائے گلوخل حلال ہونا جو آری کینہ ان
و کشتیہا جو آرمہ سایہ تمتع بر خورداری دادن و بر خورداری یافتن ہیثمہ چارپا اگر چہ
بحری باشد یا ذی حیات کہ تمیز و قتل نہا شدہ معنی ترکیبی نہر ایک صالحون
سے کہ فرد تھا خیال زن کا اسکے دل میں واسطے فرزند کے پیدا ہوا کہ زن کروں تا فرزند
حاصل ہوا آخر ایک عورت کریمہ پاک دامن کے ساتھ عقد زفاف کا باندھا وہ حاملہ
ہوئی اور بعد انقضاے مدت حمل کے اتفاقاً ایک سپر بصورت بسر یعنی خروا تازہ ناخچتہ

کے ملا باپ ہمیشہ پرورش فرزند کی خاطر کیواسطے خلق اُسکی ما کے وجہ حلال سے صورت قوت کی حاصل کرتا تھا تا شیعہ وجہ حلال کا اُسکو ملے لیکن وہ عورت ناتوان ہوئی تھی اس سبب سے کبھی کبھی اُس سپر کو شیر بشر ایک چھو کری بے اصل ہمسایہ سے تمتع اور بر خورداری علیحدہ ہو چکی تھی یعنی اُسکا دودھ جدا پلو اتی تھی باپ اس بات کو منع کرتا تھا قصہ مختصر جب لڑکا بڑا ہوا ایک دن حاکم شہر نے اُس لڑکے کے معاملہ میں بغلت اسکے کہ پانی دودھ میں ملایا ہی حکم دیا کہ لفظ شیر کی صورت آرہ اُسکے سر پر رکھیں اور آب کی طرح اسکے تن کو دو ٹکڑے کر ڈالیں باپ نے جو یہ بات سنی کہا اگرچہ فرزند بالفعل اپنے گناہ میں آرزوہ ہی لیکن اصل ترکیب آب و شیر میں جو غور کرو تو مائے پانی دودھ میں ملایا ہی کہ اسکو شیر وجہ حرام کا پلایا اُسی کا یہ اثر ظاہر ہوا ہی معنی ترکیبی قطعہ جس سپر کی صورت کہ بشر پرورش پائیگی وہ ایک ہییم بشر خویش ہی یعنی چار پانڈات خود اور ہمیشہ اُسکے سر پر پے ای لکد کو بی رہیگی اور اگر طفل خرد کے بچے خرد کی دال دلیل راہ نہوگی تو ہمیشہ خرد ہی رہیگا معنی معمارے شرفرزند کے اول آخر فرد ہی اور دل اسکا زان عفاف زفاف ایک قسم تجنیس قضا و انقضا تجنیس زائد سپر بشر تصحیف حل کا لفظ اور صورت قوت کی ملائے سے خلق حاصل ہی سپر بشر تصحیف اور بشر و بشر تجنیس زائد جواری بے اصل جو یا ہی جو ارجو لفظ جو ارجو ساتھ تجنیس ہی تمتع اور تمتع بھی تصحیف یکدگر لفظ شیر ہم صورت آرہ ظاہر اور ایسے ہی لفظ آب کا کہ دو جزو کہتا ہی دو ٹکڑے ہونا خود غیاں لفظ آرزوہ میں اگر بھی موجود اور ردہ بھی یعنی خوردہ ای آرہ خوردہ معنی معمارے قطعہ سپر بشر سپر تینون میں تصحیف لفظ خرد میں دال دلیل ہی اگر دال نہوگا خرد ہیگا محسنات کلام کریمہ از عفاف سے یہ مراد کہ خاندان عفاف سے وہ کریمہ تھی شیر میں صورت آرہ کی سرشتیں کشش دار سے بھی ظاہر اور داندان دار سے بھی عیان اور ایسے ہی متامل پر مخفی نہیں الاختلاف شائع کر وٹ ہی نہیں لیتے اصل کتاب میں از وجہ حل کے بعد صفحہ اس صورت کا لفظ لکھا ہی میں نے اسکو صحت سمجھا ہی

کہ غلطی کا تب سے صورت اسکی بدل گئی بقریٰ نہ لفظ قوت کہ اسکی صورت قاف ہی جو معما خلق میں کار آمد ہی متن مطبوعہ میں بجائے خلق خلق اور جدا کا خدا فرمود مع و او عطف ایسے ہی و گفت بجائے گفت۔

فصل فی ذکر جمیع مکالمات اخلاق

نکتہ در لفظ ہمت تا ہیئت روی صفحہ ترتیب غیر است و ہم دائرہ گنبد سما و ہاشم و چشم بنیاد صاحب ہمت آنست کہ دیدہ ہائے ہدایت از میم مدار افلاک و تائے ترتیب تختہ خاک بالاتر دارد شعر بہ ہمت ست نشان کشش ز میم و تا کہ سوی اوج معالی کشد زمام ہوا + اللغات ہمت بالکسر و تشدید میم قصد و آہنگ + وزن پیر ترتیب ٹھیک کرنا درجہ ہر چیز کا اور ہر چیز کو اپنے رتبہ پر رکھنا غور بالفتح زمین و زمین بسیار درخت و کبک مادہ مدار جائے دور و گردش معالی بلند ہوا و بزرگی ہا و بدہا اس صورت میں جمع معالایہ کی ہی معنی ترکیبی شرف لفظ ہمت میں تا تو ایسی ہی جیسے رو صفحہ ترتیب غیر اکا کہ ہر شی اپنے موقع اور محل پر ہی جسمیں کسی کو مجال حروف زدن نہیں اور میم ایسا ہی جیسے دائرہ گنبد سما کا اور ہے ایسی جیسے و چشم بنیاد صاحب ہمت وہ شخص ہی کہ اپنے دیدے ہدایت کے جہان سے دور فلک شروع ہی اس ترتیب خاک تک سب سے بالاتر رکھے اور ان میں سے کسی شی پر نظر نہ ڈالے سب کو پہنچ پوچ سمجھے معنی ترکیبی شعر مصرع کہتے ہیں ای مخاطب تو غور تو کر لفظ ہمت ہی میں نشان کشش کے موجود ہیں کہ وہ میم و تا ہیں جو بتاتے ہیں کہ آدمی اپنے شوق و ہوا کے زمام اوج معالی کو کھینچے اس زمین و آسمان ہی کی چیزوں پر نہ لٹک رہے معنی معامے نشر نہیں تو مصرع نے تشریح کر دی اور بیان کی کچھ حاجت نہیں معنی معامے شعر ہمت کا اوج ہا ہی میم و تا کشش کی اوج ہوا کی بھی ہے ہی محسنات کلام لفظ ہمت کی رعایت سے ایسے الفاظ فقرہ میں جمع کیے ہیں کہ اکثر میں تا ہی جیسے ہیئت ترتیب ہدایت

نختہ بالاتر اور علیٰ ہذا الاختلاف ستارخ خبر نہیں ہوتے متن مطبوعہ میں خبر کو غیر معانی کو معانی ترتیب کو تربیت غلط لکھا ہے۔

نکتہ کاف سرکش تکبر و نساوی دہندہ نیست در میان تبرک ز سرست و تاسے تجربہ پروردہ
 نیست بروی جبر کہ تدارک نقصان و ضررست و تنوی کبر کہ کتب پر سر را نیست
 راست و نقش و گوشتاری رای از ہو است + بہت تکبر چہ نظم ہو ان + پر بایا
 او زمان + کبر تباہی ست بر روی و وہ + صیرت پرست از ان رو بہ + اللغات
 تکبر بزرگی جنانا اور گردن کشی کرنا پھر گردن کشی کرنا اور جتنا گھاس کا بعد کھالینے کے
 اور سب پر ہونا اور پتی آنا دخت میں اور اچھا ہونا حال بیمار کا کتب بالفتح و التشدید
 اوندھا کرنا جبر بالفتح شکستہ راستن اور اچھا کر دینا حال کسی کا کبر بزرگی اور بزرگ
 ہونا نظم فریاد کرنا اور زونا کسی کی بیدار سے ہو ان فتح آرام و آہشگی کرنا اور سبک
 ہونا و بھنم خواری و بیعتی بر بالکسر و تشدید رائیکی و بخشش اور باباپ کی رضا مندی
 سے زندگی کرنا بل یا خلق جمع برتہ تک قعر چاہ و تم و پائین و بن چاہ و عمیق اور یہ
 لفظ کاف عزلی و فارسی و لون کے ساتھ ہوتے ترکیبی شر سر کشی کاف کی ظاہری
 لہذا مصرح کہتے ہیں کہ کاف سرکش تکبر کا جو تبر یعنی زر کے درمیان میں ہی سخت و گوسای
 دینے والا ہو اور پورے منہ کے بل گرانے والا اور تا تجربہ کی ایک پردہ ہی جب کے متہم پر
 جسکے معنی ہیں اچھا کر دینا حال کسی کا اور تدارک ضرر و نقصان کا تصرف گردن کسی
 بس چاہیے کہ گردن کشی چھوڑ کے انکے درمیان و پردہ میں جو باتیں چھپی ہیں ان پر عمل
 کیے معنی ترکیبی تنوی کبر کی را پر جو لفظ کب رکھا گیا ہے یہ اس بات کا نشان
 ہے کہ جسکی رائے قسم ہو اپنے نفس کے چاوسے ہو اسکے لیے یہ کب و گوسای ہی
 اور تکبر کیا ہے نظم و ہوان ہی یعنی داد بیدار و خواری و بیعتی لیکن نیکی و بخشش بھی
 اسکی تک میں پوشیدہ ہے کہ اسکی طرف غور و نظر کرے خوب جان لے کہ کبر بہ صورت
 اور بہ راہ تباہی ہی تباہی ہی اسی سبب سے صورت برکی اس سے تہ میں ہی اور
 پوشیدہ معنی معانی شر کاف تکبر کا ظاہر تبر کے درمیان میں ہی اور تا تجربہ کی جبر

کے منہ پر منہ معائے تثنوی کبر میں کپ رے کے سر پر رکھا ہوا ہوا و ترکیب میں
اول لفظ تک کا ہوا اور اسکے تک میں سر ہر پھر کہتے ہیں کبر تباہی ہی اسی سبب صورت
بر کی اس سے بنے ہی محسنات کلام کا کاف کا سرکش ہونا یا اعتبار کرنا اور سر بلند
کاف کے ظاہر تکا پر وہ ٹھہرانا کیسا لطیف و باریک ہی جیسے دو تا و یکتا الاختلاف
شارح ابھی تک آنکھ نہیں کھولتے متن مطبوعہ میں تجربا تجیر اور جیر کا حیر اور نظم کا نظم ہر کاتب
بنتہ کا تپہ غلط لکھا ہے۔

نکاتہ میم حل عقدہ مشکلات ست حا و لام حل اس مشکل ورے صبر اندیشہ رویت
محبوب ست و صب یعنی عاشق بدان و اصل شعر المید اول منزل فی سیر
منہا ہم المنی + و الحلو یجعل للفتی حلا علینا فی العنا + اللغات حکم بالکسر سگی
و پرو باری اور ویر غضب ہونا اور آہستگی کرنا کسی کی عقوبت میں صبر بالفتح شکریائی
کرنا اور بند کرنا کسی کو اور کچھ چیز کسی کو نہ دینا جتنک کہ مرے منہاج راہ راست
منی بالضم امید ہا جمع فیتہ فتا جوان حل حلال ہونا عنا بالفتح سرخ و تعب معنی
ترکیبی شکریم حکم کا عقدہ مشکلات کا ہوا اور حا و لام حل اس مشکل کا اور ویر
اندیشہ رویت محبوب کا ہوا اور صب یعنی عاشق اسکو و اصل سے ترکیبی شعر
میم اول منزل راہ راست سیر امید و نکی ہوا اور حکم جوان حلیم کا وقت سرخ و عنا کے
ہم پر حل کر دیتا ہی یعنی کیسا ہی عنا و تعب ہو جوان حلیم کے سبب سے وہ سب
سرخ و تعب بالکل جاتا رہتا ہی معنی معائے شکریم میں جو میم عقدہ ہی اس کے ساتھ
ہی حا و لام جسکا مرکب حل ہوا گا ہوا ہی یعنی اس عقدہ ہی پر لفظ فعل رکھ دیا ہی
صبر میں راہ صبر رکھا ہی جو عاشق مراد کو فایز یہ مراد کرتا ہی معنی معائے شعر
حل کے ساتھ میم جو منزل کا اول حرف ہی لانے سے حکم حاصل ہوتا ہی محسنات
کلام میم کی رعایت سے منزل منہاج منی تینوں میں سرکھ میم الاختلاف
اس نکاتہ سے شارح بھی چونکے ہیں اور وہی اپنی تقریر طول طویل متن مطبوعہ میں
بجائے فی العنا کے عنا لکھا ہے۔

نگہ حلیم اگر سر بردباری از پیش بردارد لئیم دردباری شود و صبور اگر روی صبر از مقدمہ
 بلا اور کشد پور یعنی فاسد و ہلاک شود قطعہ کے در شب بلا و اندال را شکیب +
 در شوق وصل دیدہ ہم از عشق و وختن + کے داغ و شب فروختن آنست زان +
 باشد شکیب داغ دل شب فروختن + اللغات لئیم ناکس و خیل صبور بالقطع
 سر بردباری کہ تجیل در عقوبت نکند اور شکیب اور نام خدا یہ تعالیٰ اندال مردم
 فرومایہ و ناکس کے داغ اور داغ کرنا اور تیر و کھینا معنی ترکیبی شرح حلیم وہ ہر کہ ہلاک
 ناخوش اور پیش آمد ناگوار کے سر در پیش رہے اگر سر بردباری اور در پیش ہونے
 سے اٹھائیگا لئیم اور ردباری ہوگا اور صبور اگر مقدمہ بلا سے منہ کھینے لگا لڑیگا بویہوگا
 چراغ ہلاک اور فاسد کہونا ہی غرض بلا سے گھبرانا اور ناخوش سے ناگاری ظاہر کرنا
 صفت حلیم و صبور سے بہت ہی دور ہی معنی ترکیبی قطعہ یعنی ناخوش و ناکسونکو
 شب بلا میں شکیب کب ہوتا ہی یہ تو شوق وصل میں ہمیشہ ہی رہتے ہیں اور
 مطلب خاص اُنکا یہی ہوتا ہی لیکن جب فرا بلا و آزمائش اُنپر پڑتی ہی تو خود
 عشق ہی چھوڑ دیتے ہیں اور یہ کہ کے معنی داغ کہے ہی اور شب بمعنی افر و ختن
 آتش کے پس شکیب کی اصل ہی یہ کہ داغ دل شب میں روشن کرنا نہ یہ کہ
 بے صبر و نا شکیب ہونا معنی معانی شرح حلیم کا پیش جا ہی اور بردباری کا رو با
 اگر ان دونوں کا سر اٹھایا جائیگا حلیم لئیم رہیگا بردباری ردباری صبور کا روصاد ہی
 اگر یہ روشنیگا بور رہیگا معنی معانی قطعہ کے اور کو دونوں جنبیں نام شکیب
 کے نقطہ میں اول آخر شب ہی اور دل اسکا کے معنی داغ محسوسات کلام از
 پیش بردارد و رد کشد و دونوں معنی معانی ترکیبی میں کہے چسپان ہیں کہ اُن دونوں
 کا الگ کرنا بھی اور بے غلی و بیصبری بھی ظاہر ہوتی ہی اور انکے سوا کوئی خیال کیا جا
 الاختلاف ردباری کو متن مطبوعہ میں ردباری غلط لکھا ہی۔

نگہ عین تواضع دراصل وضع بر قدم افتادہ یعنی تواضع آنست کہ چشم در تہ یا
 وضع و رفیع نہ دو عین عجب پیش روی جب واقع شدہ یعنی پیش چشم پیدا ہو

کہ زیر عین عجب جب بیضا ہے کہ مردم عین برودر جب ہی افتد قطعہ کا تعجب
 العوام والہ + المال کا لفظ حلال السبب + من يتصل بالعين من عجب +
 فقطم العجب بسبب العجب + المال کا لفظ اتواضع فروتنی کرنا وضع فرومایہ و ناکس
 رفیع بلند و بلند قدر عجب بالضم خوشن بینی عجب بالضم والتشديد چاہ حربا لضم و تشديد
 آزاد ضلال بالفتح وتشديد لام کشاید عجب بضمین ابرہا معنی ترکیبی شرمندہ
 فرماتے ہیں کہ واضع نے لفظ تواضع کو ایسی وضع پر وضع کیا ہے کہ عین اسکا قدم پر
 پڑا ہو پس مطلب یہ کہ تواضع وہ ہے کہ آنکھ ہر ادنیٰ اعلیٰ کے قدم کے نیچے رکھے گویا
 آنکھ واسطے آنکھیں بچھائے اور عجب کا عین جو تواضع کی ضد ہے اسانے صورت
 جب تک کہ معنی چاہ کے ہو واقع ہوا لہذا ہر وقت اس بات کو پیش چشم رکھنا چاہیے
 کہ عین عجب کی جیسے عجب کے ہی کہ مردم با وصف اسکے کہ آنکھیں منہ پر رکھتے ہیں اور
 کوسے میں کرتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ عجب وغرور میں نہیں ڈالتے آزاد مردم کو اسکے
 اموال اسواسطے کہ مال چلی کی طرح نہایت کھولنے والا باد لون کا ہی اور مال ہی اس
 بمعنی صاحب مال کہ ہے لہذا وہ آزاد و ادب مال مال کے حق میں ایسا ہی جیسے
 باد لون کہ لیے بجلی کہ بعض بجلی سے اہر متفرق اور پریشان ہو جاتے ہیں اور
 جو شخص اپنی آنکھ سے عجب کو متصل کرتا ہی نہایت جبر کرتا ہی اسواسطے کہ ٹکڑا
 عجب کا جب ہی اور جب آخر عجب ہی ہی معنی معامے نشر تواضع میں عین اسکا
 اسکے قدم پر ظاہر اور عین عجب کا پیش رواج کے واقع معنی معامے قطعہ
 عین عجب کا قطع کرنے سے جب رہتا ہی اور جب حسن تکرار الف لام واسطے استعرا
 یا عہد خارجی کے ہی محسنات کلام بیاس لفظ عین تواضع کے تواضع وضع وضع رفیع
 سب میں عین لائے ہیں ایسے ہی عجب کی رعایت سے تکرار عجب کی لائق عین میں
 بھی عجب موجود ہی اور عجب میں نقش جب الاختلاف شارح لکھتے ہیں اس
 فقرہ کے منے میں کہ مردم عین برودر جب ہی افتد از جملہ آئنا خواہ شد کہ راہ را
 گذاشتہ بچاہی افتد انتہی بھلا یہ معنی مردم عین بروانج کے کہاں ہیں اور راہ را

گذاشتہ کلام مصرح میں کہاں ہی بس منے رہی ہیں جو میں نے منے ترکیبی نشر میں
 لکھے ہیں ایسے ہی منے قطعہ کے گڈ بڈ بعد انعم ہیں متن مطبوعہ میں یعنی چشم خود بجائے
 پیش چشم اور ظلال بجائے حلال اور جب سب کی جگہ غلط معلوم ہوتا ہے۔
 ملاحظہ ایدر ویش بدیدہ عزت و حرمت در ہمہ کس نظر کن کہ کرم حق پر کرا در باطن سیرتی
 کرامت کردہ اور انانی خود داعی در خردان مقرر کردہ ولایق آن از شش جہت روزے
 بوسے میسانہ چون لفظ شش کہ متضمن معنی شش ست و شش دندان دارد و شش نقطہ
 مشرف ست قطعہ کرا بینی بظاہر باصلاح + و انکہ صد چندان یعنی بجز و سبت +
 لفظ مشرف بہ شش دلالت میگذرد + لیک از روحی حقیقت شش صد ست +
 اللغات آتانی جمع ائیمہ بالعم و تشدید یا معنی آرزو و امید و داعی خواہشہا و آفتا
 مشرف بعم ہم و فتح شہین و راء مشرف و شرف دادہ شدہ معنی ترکیبی نشر ایدر ویش
 ہر کسی میں بدیدہ عزت و حرمت سے نظر کرا و کسی کو چشم حقارت سے مت دیکھ سوا
 کہ حق تعالیٰ نے اپنے کرم سے جسکے باطن میں کوئی سیرت کرامت فرمائی ہو اسکے لیے
 آرزوئیں اور خواہشیں اور باعث بھی اسی سیرت کے لایق مقرر کیے ہیں اور اسی
 کے لایق شش جہت سے اسکو روزی پہونچاتا ہے بس اس بے اختیار کو چشم
 حقارت سے دیکھنا کیا منے دور کیوں جاؤ دیکھو لفظ شش کو جسکے ضمن میں شش ہی
 اور شش دندان رکھتا ہے کہ وہ اسکے دندانے ہیں اور شش ہی نفطون سے مشرف
 ہی گویا شش دندان ہیں تو شش نقطے بمنزلہ نقبون کے ساتھ ہی لگے ہو ہیں
 معنی ترکیبی قطعہ یعنی بجو یہ چاہیے کہ بظاہر حسبکو مصلح و فلح سے آراستہ
 پائے تو جان لے کہ سو حصہ زیادہ اس سے منے میں خرد والا اور عقلمند ہی
 تو دیکھتا نہیں لفظ شش کو کہ شش یعنی چہ پر دلالت کرتا ہے لیکن از روے
 حقیقت کے وہ شش صد ہی اسواسطے کہ دونوں سینوں کے تین تین سو ملکہ
 چہ سو ہو گئے معنی معامے نشر تر میں جو کچھ مصرح نے لفظ شش میں بیان و
 واضح کر دیا ہو وہی منے معامائی میں کافی ہی معنی معامے قطعہ میں بھی

لفظ شش کا تھا جس میں شش عدد کالاً ہر وہ بھی شرح کر دیا محسنات کلام خود طاہر
نگتہ یہ کہ درکار با عجلت و زرد اول تفرقہ و وحشت شت عنا بندہ آخریاب چشم و
ندامت مبتلا گردو این معنی از لفظ شتاب دریاپ کہ اولش شت بود و آخرش آب
قطعہ چون حک شود بہ تیر اجل عین از عجل بہ بندہ عجل از و عجل کوری اجل بہ عجل
روس چیدن از کثرت شر بہ بر عجل چو عین عجل نہر صاحب عجل بہ اللغات
عجلت بالکسر شتاب تفرقہ بالفتح جدائی وحشت خالی و اندوہ و تہمانی و رمنہ کی
شت بالفتح و تشدید تا و شتات بفتح پر آگندہ ہونا حک بالفتح کسی چیز کو کسی چیز سے
رگڑانا اور چھینا کسی چیز کا دل میں عجل نفختین سرعیت و شتاب و بفتح و کسر و ضم
چیم شت ناگندہ و بالکسر گوسالہ تجول بفتح نیک شتابندہ عجل بالفتح و التشدید
و ہی معنی جو مصراع لکھ دے ای سرگین چیدن شر و نفختین حرص معنی کرکشی
جو شخص کا مومن میں جلدی و شتابی کرتا ہی اسکا یہ حال ہوتا ہی اول تو تفرقہ اور وحشت
شت و پریشانی اور آخر آب چشم و ندامت میں مبتلا ہوتا ہی اس بات کو لفظ
شتاب ہی سے دریافت کر لو کہ اول اسکا شت ہی اور آخر اسکا آب ہی معنی
ترکیبی قطعہ جب تیر اجل یعنی وقت سے کہ حکم کل امر صرہون باوقا تہا
کے ہر کام وقت پر موقوف اور آدمی بفجولے خلق الا انسان من عجل کے مستعمل
اور عجل عین عجل کی حک ہو جائیگی یعنی یہ کیسی ہی جلدی کرے وہ اپنے وقت
ہی پر ہوگا جیسا کچھ مشیت ایزدی میں ہی تب یہ ضرر اجل اپنے کو روکے کرے گی
و کیسکا اسوقت تو بنظر حصول مامول کے کو روکے ہو رہا ہی اور جو اسوقت میں
جلدی کرتا ہی اور جل پر جو گوہر بنتا ہی عین عجل کی رکھتا ہی اور شتاب زدگی کرتا ہی
بدست جانے میں عجل کے یہی جل ہوگا اور وہ ہوگا حاصل یہ کہ عجلت سے سوائے
ذلت و خواری کے کچھ حاصل نہیں کام اپنی اجل موعود ہی پر ہوتا ہی معنی
معاملے شتاب کی لفظ میں اول شت ہی یعنی پریشانی اور آخر آب کہ وہ
آب کر یہ ہی اور اشک ندامت معنی معاملے قطعہ عجل کی عین جو تیر اجل

حک ہوگی اجل ہو جائیگا اور جل پر عین رکھنے سے عجل ہوتا ہی اجل اول بفتح تین و تخفیف
الام یعنی وقت و اجل دوم بصیغہ تفصیل بمعنی بزرگتر تجنیس ایسے ہی عجل اول بفتح تین
اور عجل ثانی بالکسر اور عجل ثالث نیز بفتح تین تجنیس اور جل تجنیس ناقص محسنات
کلام اجل عجل عجل جل جل کیسے الفاظ جمع کیے ہیں اور عجل کی عین حک کرے
ایک فائدہ ہے جل نکالا ہی اور جل پر عین رکھنے سے دوسرا نتیجہ ہے۔

حکایت کے از عجائبن مجلس طرفدار آمد و مؤدب بہت مست و ہجو جانے از
ہمہ جہت میم دہان چون فون در بست گفتندش چون دل نہ مارا با بدن خود جل
کردی چون لفظ نہ مایا در نایت دم خود بستی گفت نہ اند کہ ممکن و ادب آبست
کہ در جہلت ابدال مانند گرمی و تیز زبانی آتش در طبیعت ابدال یا بند قطعہ فرماو
چون سگان صفت قلب ناکس ست + رسم سکوت گیر کہ گرد و دل تو کس + میم
دہان بدین زخوشی کہ در خوش ست + بر عشق تو ان بدین کہ سخن کشتہ است غس +
اللغات تجائبن جمع مجنون طرف بفتح و ضم رازیرکان جانی گنہگار و چندہ میوہ
تو ان مایہ و دروات نہ مایہ ندیم یعنی ہنشین ناے علقوم ممکن کسی کی جگہ قائم ہونا
جہلت بکسر جمع و با و لام مشد و طغی و طبیعت ابدال جمع بدل اور نیز نام چند
لوگوں کا ہند گان خاص خلد سے عمق بالفہم شرف و عمیق و بالفتح بتحق نظر کرنا کسی
پیر میں معنی ترکیبی شریک مجنون سے مجلس طرفون میں داخل ہوا اور
مؤدب بچھا اور مانند جانی یعنی گنہگار کے سب طرف سے میم دہن مانند فون
کے جو مایہ ہی نہ کیا یعنی خاموش تھا سب نے اس سے کہا کہ دل نہ مارا کو تو نے کہنے
سے تو خوش کیا لیکن نہ مایہ طرح اپنے ناے حلق میں دم کو کیوں روکا ہی اور اس
کچھ نہیں نکالنا کہ تا تم نہیں جانتے ممکن و ادب ایک آب ہی کہ جہلت ابدال میں
ایسا ہی جیسے تیز زبانی اور گرمی کی ایک آگ طبیعت ابدال میں پائے ہیں معنی
ترکیبی قطعہ مسکا قلب ناکس ہی وہ سکون کی طرح فرماو کہ تا ہی تو رسم سکوت
کی اختیار کر تو دل تیرا کس ہو جائے میم دہن کو دیکھ کہ خوشی سے کیسا خوشی میں ہی

اور عتیق نون پر دیکھ کہ سخن خس کشتہ ہی معنی معماے شکر گمانی کو اور دوسرے جو میم و نون پیوستہ ہونگے مجاہدین ہوگا قلب ندما کا آمدن جس کا اشارہ دل ندما ہوا اور لفظ ندما میں کلمہ دم درمیان ناکے واقع ہوا کہ دونوں طرف سے دم کو گھیرے ہی لفظ ابدال کی جبلت میں آب موجود ہی اسی لیے اشارہ آبست کا ہوا اور ابدال کی طبیعت میں آتش اسی واسطے آتشی فرمایا ہوا دریا بند ہو گیا اس کا یہ کہ آب و آتش کو ابدال و ابدال میں معلوم کر لین وجہ یہ کہ ابدال میں اردو کو قلب کر کے آدھ ہو گا جو ابدال میں آب کھولا ہوا ہوا ابدال میں بھی اس نے مقابلہ میں دوسرے لفظ میں معنی معماے قطعہ قلب ناکس کا سکان اور قلب سکوت تو کس خوشی میں جو حرف میم دہن ہی درمیان خوشی کے واقع ہوا سخن جو عتیق نون پہ ہی جب کشتہ ہوگا خس ہوگا محسنات کلام دم کی رعایت سے ندما اور آمدن نیز اندر رائے ہیں اور لفظ نون کہ بمعنی ماہی کے بھی ہوا و یہ بھی دم بستہ ہوئی ہی ناکے واسطے دم کا نہایتنا کیسا خوب ہو کہ اس کا دم ہی سرور آور ہو اور علیٰ ہذا القیاس الاحتمالات اس فقرہ کے معنی کہ تمکین و ادب آبست تا یا بند انتہی شارح نے جو لکھے ہیں وہ بھی دیکھ جائیں اور میں نے جو لکھے وہ بھی کس کے معنی ترکیبی اچھے ہیں اور معنی معانی کے مطابق اور کس کے برخلاف اسکے اول تو یہ کہ اصل کتاب میں تمکین و ادب آبست لکھا ہوا اسکو میں نے بمقابلہ دوسرے فقرہ کے کہ اسمین آتشی ہوا آبست لکھا ہے کہ یہ بات شارح کی تقریر سے کچھ نہیں کھلتی کہ آبست سمجھے ہیں یا آبست مگر زیادہ احتمال آبست کا ہوا ورجو شارح نے لفظ ابدال میں معما کا لایا ہے اس طور پر کہ ابدال کو دو جز پر تحلیل کر کے آب الگ اور وال الگ کیا ہے اور وال سے مراد وال معانی لیکر آب کے درمیان میں داخل کر کے ادب بنایا ہے گو ہو مگر مقابل سکے دوسرے فقرہ میں بھی جو مانند گرمی و تیز بانی آتشی در طبیعت ابدال یا بند ہے اسمین بھی ہونا چاہیے اور جو نہیں ہی و خلاف داب مصنف غیر صحیح ہے اور میں نے دونوں فقرہ میں آب و آد نکالا ہے مگر آد قلب کر نیسے ہوتا ہے موافق اشارہ آتشی در طبیعت ابدال یا بند کے

اور جو شراح نے قطعہ کے آخر مصرع میں بجائے برعمق نون بین کے عمق عین یہ نسخہ اختیار کیا ہے اور اسی کے موافق معنی لکھے اور معانکا لایکین اس میں بھی عین کا عمق نون لفظ عین کا ٹھہرایا ہے پس عمق نون کہنے میں کیا قباحت ہے جو عین کہیں اور پھر وہی نون عین کا لکھنا اور لفظ نون کو جو خالی اس تکلف سے ہے چھوڑ دین متن مطبوعہ میں بجائے جانی جالی ندما کی جگہ اندمانایت کو نابت آبست کے بجائے تست جہلت کے ٹھکانے حلیت چھو بدل مانند لکھے چھوڑ دیا ہے باقی عبارت نہیں لکھی۔

نکتہ ہر کہ ہر ترکیب و تنقیہ احوال خود مشورت کند زوہرت یعنی بدولت ریاست برسد و این اشارت در عبارت مشورت ظاہر است کہ مشرت تنقیہ دلیل است و رت بہ رئیس دلیل قطعہ چون بہ بینی بکار خود شر و شور + خاصہ در فرستی کہ بے قوت است مشورت کن کہ زندگی یابی + شر کہ بے مشورت بود موت است + اللغات ترکیبہ زکوۃ دینا پاک کرنا سہا تنقیہ پاک کرنا رت کی تفسیر خود مصرح نے فرمادی مشرت کے معنی بھی مصرح فرما چکے اور ت کے بھی فرصت بالضم باری کسی چیز کی و نوبت آب معنی ترکیبی شر جو کوئی اپنے احوال کے پاک صاف کرنے میں مشورت کرے گا بہت جلدی رت یعنی دولت ریاست کو پہنچے گا اسلئے کہ خداے تعالیٰ کا حکم بھی مشورت کے واسطے ہے جیسا کہ فرمایا و شاؤدھونی الا صرا و یہ اشارہ کہ جلدی دولت ریاست کو پہنچے گا خود عبارت مشورت سے ظاہر ہے اس واسطے کہ مشرت تنقیہ کی راہ بتاتا ہے اور رت رئیس جلیل پر رہنا معنی ترکیبی قطعہ یعنی جب تو اپنے کسی کام میں شر و شور دیکھے خصوص ایسے وقت میں کہ فرصت ہے اور وقت مشورت کا قوت نہیں ہوا تو ضرور مشورت کر کہ مشورت موجب زندگی ہے ظاہر دیکھو شر بے مشورت موت ہے معنی معماے شر مشورت میں ظاہر مشرت ہے اور رت کہ مشرت کو دلیل تنقیہ کہا ہے اور رت کو رئیس جلیل معنی معماے قطعہ مشورت کی لفظ سے شر کا لفظ بھی لگتا ہے اور موت کا بھی محسنات کلام ناظرین صاحب افہام خود سمجھ لینگے الاحتمال متن مطبوعہ میں تنقیہ کی جگہ تنقیہ اور بجائے ریاست ربات اور معنی انظرت ندارد

جسکی تفسیر ریاست ہی ظاہرست کے بجائے ظاہرات اور فوت کی جگہ قوت لکھا ہی کیسا
اس نکتہ کو مسخ کیا ہو قسم انکے ذہن سلیم پر مخفی نہ رہینگے۔

نکتہ سرخ خلق مفتوح آمدہ و روئے خلق مضموم اشارت بدانکہ سر خلق ارباب ریاست
آنکھ مفتوح شود کہ با خلق پسندیدہ مضموم گردد شعر ہر کہ در خلق الف را ستیش پیدا
ہست + رسد از آفت خلقان بقبول خلق اللغات خلق بالفتح اندازہ کرنا
پہلے اڑنے سے اور پیدا کرنا اور آفریدہ ہونا اور آفریدگان و بالضم و ضمین خود
عادت و مروت و دین اخلاق و خلقان بالضم جمع خلاق ایک نام ہی خداے تعالیٰ
کے ناموں سے بمعنی بہت پیدا کرنے والا معنی ترکیبی شعر دیکھو سر خلق کا مفتوح ہی
اور رو خلق کا مضموم یہ اس بات کا اشارہ ہو کہ سر خلقت ارباب ریاست کا اسوقت
مفتوح اور بالا ہوگا کہ خلق پسندیدہ سے مضموم ہو یعنی ضم کر دہ شدہ جسکے معنی ہیں
جمع کرنا کسی چیز کا کسی چیز سے معنی ترکیبی شعر جسکی نواق اپنے پیرایش میں الف
راستی کا ظاہر ہی وہی الف مخلوق سے قبول خلاق کو پہونچا یعنی جسکی خلقت میں
راستی ہو وہی مقبول خدا کا ہوگا معنی معماے شہر شہین سوائے تجنیس تام خلق
و خلق کے اور کچھ زمین ہیں معنی معماے شعر اسمین فقط ہی کہ خلق میں الف
لانے سے خلاق ہوتا ہی محسنات کلام مفتوح مضموم کیسے خوب ہیں کہ بمعنی
بالا کر دہ شدہ اور فراہم کر دہ شدہ کے اور نیز فتح دادہ شدہ اور ضم دادہ شدہ
کے بھی ہی خلق خلقان خلاق تینوں میں صنعت اشتقاق اور نیز سر کلمہ الف
میں بھی الف نکلتا ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے خلق ارباب ریاست کے
سر خلق را ابواب ریاست غلط لکھا ہی۔

نکتہ جائے مروج خوشبو بہشت ست و در میان بہشت بنگر کہ ہش بینی و ترش روی
کہ تیغ جفا در میان دارد و تیغ محض ست بنگر کہ ہم را نون کہ تیغ ست چون در میان
باشد جنم بود شعر مرد و کہ رو کشادہ باشد مدست + و رعبد بود چور و گرفتست
بدست + اللغات ہش بالفتح و تشدید شین مرد کشادہ رو جیسے رجل

ہش ہش شادمان و سبک روح جہم بالغت روے ترش کردن برکے و مرد ترش رو
 جہنم نام طبقہ دوزخ نون شمشیر مردود سرکش و راندہ شدہ روکشادہ شگفتہ رو عبد بندہ
 و انسان خواہ آزاد ہو خواہ بندہ رو گرفتہ جو منہ سٹپے ہوئے ترکیمی شر جو لوگ
 خوشخو بہن انکی جگہ بہشت میں ہی تو ذرا لفظ بہشت کو تو غور کر کہ جسمین لفظ ہش کا دیکھیا
 اور ترش رو کہ تیغ جفا کی کمر سے لگائی ہی کہ وہی رے ہی جو بعد تارے ترش کے ہی دوزخ
 محض ہی دیکھ تو لفظ جہم کو جو بمعنی ترش رو کے ہی جب اسمین نون کہ تیغ ہی لائینگے
 جہنم ہوگا معنی ترکیمی شعر اگر مردود ہی اور ہی روکشادہ ای شگفتہ رو تو وہ تیرے
 خاطر کے لیے مدہو اور اگر عبد ہی اور ہی زو گرفتہ تو وہ بدہی کہ تجکو بیوجہ بھی ناگوار ہوگا معنی
 معماے شر بہشت میں لفظ ہش موجود اور جہم میں نون لانے سے جہنم ہو جائیگا
 معنی معماے شعر مردود میں لفظ رو پوشیدہ ہی اگر کشادہ رو ہو جائیگا ایفہ کیسے
 نکل جائیگا مدد رہیگا اور عبد جو رو گرفتہ ہوگا کہ وہ عین ہی تو بدرہیگا محسنات کلام
 خوشخو ترش و بہشت دوزخ ہش جہم جہنم روکشادہ رو گرفتہ کیسے متضاد لفظ ذکر فرمائے
 نہیں تیغ درمیان کیسا خوب ہی تیغ کے واسطے الاختلاف شارح نے بیان لکھا
 کہ نون کہ مشابہ خمیدہ پشت کے ہی انتہی اسکی کیا ضرورت نون تولفت میں صاف
 شمشیر کے معنی میں ہی اور وہ خمیدہ پشت بھی ہوتی ہی متن مطبوعہ میں پہلا جہنم
 بجائے جہم غلط ہی۔

حکایت پادشاہی غلامی بدیع الخلق شنیع الخلق داشت و پیوستہ پہلے کہ در
 قفایے ترکیب جمیل او داشت بانہار شعار ذیل کرم رذائل اور اپوشیدی
 و نگذاشتی آخر بعد از کمال مدارا بفرمود تا داری چون الف آخر مدارا برز دندو
 آخر عیش خود را برداد کرد و زیرے گفت بعد از احتمال بی پادشاہ را احتمال از
 جمال او عجب کہ میسر شدہ گفت نذاستہ کہ چون مدارا ہی روکنار شود نتیجہ او دار بود
 رباعی ہر کس کہ بود تاج سرش میم مدارا + در سایہ آن تاج بود مسند دارا + لیکن چو
 ز حد رفت مدارا الف تیغ + بردار و مدارا علت زین مدد آرا + اللغات بدیع الخلق

بفتح خانی خلقت والا شنیع الخلق بضم خا بدعت والا ذیل بالفتح دامن رذایل ناکسیرا و
 فرو ما یگیرا مدارا بضم میم رعایت اور صلح و آشتی کرنا برزندہ ای نصیب کر دند ملا جلاے دور
 وجاے گردش احتمال بالکسر و تائے فوقانی مکسور اٹھانا اور گمان کرنا احتما
 پر ہیز کردن بیمار و حمایت کردن دارا نام پادشاہ معظم دارو مدارای موقوف علیہ
 معنی ترکیبی شرا یک پادشاہ کا ایک غلام تھا نادرا الخلق مگر یہ خلق پادشاہ پیوستہ
 بسبب اس میں کے کہ اسکی ترکیب جمیل کے پیچھے رکھتا تھا اپنی عادت جو ذیل کرم
 کی تھی اسکا اظہار کیے اسکی نالایقیان اور بیوہ و گلیان چھپاتا تھا اور چھوڑتا نہیں تھا
 آخر جب مدارا کمال ہو گیا حکم دیا تو ایک دارسیدھی مثل آخر الف مدارا کے نصیب کی
 اور اس مدارعیش کو دار پر رکھا ایک وزیر نے کہا کہ بعد برداشت احتمال بید کے
 تعجب ہی کہ تجکو احتمال میر ہوا کہا تو نے نہیں جانا کہ جب مدارا و مروت بید و کنار
 ہوتی ہی تو نتیجہ اسکا دار ہی ہوتا ہی معنی معماے رباعی جسکا تاج سر میم مدارا
 کا ہوئے اسکو اس تاج کے سایہ میں مسند دارا کی حاصل ہی لیکن جب مدارا صرے
 گذرے تو الف تیغ کا اٹھالے اور مدارا اپنے عمل کا اسی کی مدد سے آراستہ کر
 معنی معماے شریخ خلق تجنیس تام لفظ جمیل کے پیچھے میل موجود رذایل سے
 جب را چھپا یا جائیگا ذیل رہیگا جیسا کہ ایما ہی اور اپوشیدی مدارا کے آخر الف
 راست ہجودار موجود احتمال بید احتمال ہی لفظ مدارا کی حد الف ہی اور کنار میم جب
 میوید و کنار ہوگا دار رہیگا معنی معماے قطع مدارا اسکی میم کے سایہ میں
 لفظ دارا موجود جب مدارا سے میم اٹھایا جائیگا دارا رہیگا محسنات کلاما ہا
 شعار کے بعد لفظ پوشیدی کیسا لطیف ہی بدیع و شنیع الفاظ ہمزون ایسے ہی
 احتمال جمال الاختلاف شاعر نے دوسرے مصرعے جو دارا حاصل ہوتا ہی
 اسکا کچھ ذکر نہیں لکھا نہ خلق خلق کا اور نہ گذشتی کے معنی یوں لکھے کہ گذشتی
 کہ ظاہر نشود مصرح کی عبارت میں تو ظاہر نشود نہیں ہی بلکہ مطلب یہ ہی کہ اسکو
 چھوڑتا نہیں تھا الاختلاف متن مطبوعہ میں شنیع الخلق نہیں ہی اور نہ بجائے

مدار عیش کے لفظ مدار تیسرے مصرعہ میں مدار کی جگہ مدار۔

الباب السادس فی فضیلت الکسب والحرفۃ وفیہ فصول

فصل فی الکسب

تکلمہ ہر کہ دامن کسب بگیرد کس شود و ہر کہ از سر کسب بگذرد سب یعنی دشنام
واندائے خلق بین رفتنوی کا سب است از صفای عیش مقیم + کاس بے درد یافتہ
کاف کا سب شد از کفایت کار + در مجاری بر اسب عیش سوار + اللغات کسب
وزرین اور حج کردن و طلب روزی وغیرہ سب بالفتح و تشدید با گالی دینا اور نیزہ
مارنا اند اغیبت و بدی مجاری بفتح میم و رے مکسور حکمین جاری ہونے کسی چنری
اور راہین روان ہونکی کفایت بس ہونا اور کافی ہونا معنی ترکیبی شرجو کوئی
دامن کسب کا پکڑتا ہی کس یعنی لایق والا اور انسان ہو جاتا ہی اور جو کوئی کسب
سے کنارہ کرتا ہی سب یعنی گالی اور برائی مخلوق کی دیکھتا ہی معنی ترکیبی شرجو
یعنی جس شخص نے کہ کاس بے درد و گاد نیم خد سے پائے ہیں اور صفا عیش
کے ساتھ ہمیشہ رہا ہی وہ کاسب ہی ہی کاسب میں جو کاف ہی یہ کفایت کار کا ہی
کہ کام اُسکے پورے ہوتے رہتے ہیں اسی سبب سے جو موقعے کہ خرج کے ہیں
انہیں وہ اسب عیش پر سوار رہتا ہی معنی معما سے شرجو دامن لفظ کسب کا
بے ہی جب اسکو پکڑا جائیگا کس رہیگا اور سرکہ کسب کا کاف جب اس سے
کنارہ کیا جائیگا سب باقی رہیگا معنی معما سے شرجو کاسب میں درو بے
ہی اگر بیدرد ہوگا کاس رہیگا اور کاف کا سب کا جو کفایت کار کی کریگا تو بعد
کاف کے اسب رہیگا محسنات کلام کاس صفا درو عیش سب مراعات

کاف کا سب کفایت کا سب کا سرکہ کاف الاختلاف شارح نے دوسرے شعر کے معامین لکھا ہے حرف کاف کہ درلفظ کا سب ست بالائے لفظ سب واقع شدہ انتہی حال لکھ یہ تو دوسرے فقرہ میں ہو چکا پھر مکرر کیسا بلکہ موافق ایما مصرح کے جو ہر سب سوار کہا ہے وہی ہے جو میں نے لکھا۔

نکتہ اول حرفت حرآمدہ و آخرت یعنی حرانت کہ برسرفت باشد و اگر بر و گردن از حرفت کشف و تفرقہ افلاس بیند قطعہ سرور لفتی فی اکتساب الحروف + و فیہا دلیل لنا یوحی + لانا اذا تھتدی بالبحر و ف + تری قلب فی حرفۃ تفرح + اللغات حرفت بالکسر بے بہرہ ہونا اور پیشہ ور ہونا اور پیشہ حر بالضم و تشدید را مرد آزادہ و بندہ آزاد شدہ فت بالفتح و تشدید تاریزہ ریزہ کنار و فی کا حرفت نکسر ج و فتح راجع حرفہ سرور بالضم شادی ایضاح روشن و آشکارا گردن معنی ترکیبی شرف حرفت کے اول میں حر آیا ہے اور آخر میں فت ہی یعنی حر وہی ہے کہ ہمیشہ فت یعنی محنت و تردد کے سر پر رہے اور اگر اس سے سر و گردن کھینکے فت اور تفرقہ افلاس کا دیکھ گیا یعنی مفلسی و محتاجی میں گرفتار ہوگا معنی ترکیبی قطعہ سرور مخصوص ہے اس جو انفراد کو حرفون کے اکتساب میں جو بزور اپنے اوپر ٹھہراتا ہے اور اسمین ایک دلیل واضح ہمارے واسطے ہی اس لیے کہ جب تو حرفون کی طرف ہدایت پائیگا تو حرفۃ میں قلب کو فرحناک ہی پائے گا اسمین کچھ شک ہی نہیں معنی معماے شرف کے سر پر جو حر ہوگا حرفت ہو جائیگا اور جو کوئی حرفت سے سر و گردن نکالے گا کہ حرف حاسر ہے اور رے گردن فت دیکھ گیا معنی معماے قطعہ قطعہ میں بس ہی کہ حرفت کا قلب تفرح ہے الاختلاف شارح نے سو ایک معما قطعہ کے کہ اسکو بھی تفرح سے حرفت بنایا ہے کوئی نہیں لکھا شاید سہل سمجھے ہوں یا مصرح نے جو کچھ لکھ دیا ہے اسیکو کافی جانا مگر کچھ اشارہ تو اسکا ضرور لکھنا چاہیے تھا کہ گمان لاعلمی کو دخل نہ ملتا متن مطبوعہ میں سرور لفتی بجائے سرور لفتی کے غلط ہے۔

نکتہ ہر کہ در عطاالت چشم بر عطاے دیگران نہد چون آن عطا نماند جزالت مذلت
 نہ بنید شعر کس را نبود و راے سلطانی رہ + جز پیشہ کہ بے نہد بر سر شہ + اللغات
 عطاالت بکسر بیکاری و معطلی بے بالفتح قدم و نشان پادشہ پادشاه معنی ترکیبی شعر
 جو کوئی بیکاری و عطاالت میں اور و نکی عطا پر آکھہ لگا لگا اور امید رکھیکہ جب وہ عطا
 اتفاقاً نہ ہوگی تو سوا اسکے کہ لاتین مذلت کی کھائے اور کیا دیکھیکہ معنی ترکیبی شعر
 کسی نے سواے کسی پادشاه کے یہ راہ ہرگز نہیں پائی ہی کہ شاہ کے سر پر پارچے
 ہاں اگر پائی ہی تو پیشہ نے پائی ہی اسکا بی ضرور شہ کے سر پر ہی معنی معماے شعر
 عطاالت کے اول عطا ہی اور جب عطا نہ ہوگی ت رہ جائیگا معنی معماے شعر پیشہ
 میں لفظ پی سر پر شہ کے ظاہر رکھا ہی محسناً کلام چشم بر عطا کیا خوب کہا ہی
 کہ عطا میں عین موجود ہی راہ کا لفظ بنظر پی کے کیسا لطف ہی الاختلاف متن مضبوط
 میں بجائے پابر سر شہ کے بر سر شہ غلط ہی۔

نکتہ عطل کہ بے ہنسیت چون منقلب گردد طع میشود کہ لیسیدن کا سہ است
 اشارت بآنست کہ ہر کہ از خامی عطل دیگ امل نہد در انقلاب ایام جز کا سہ لیسیدن
 ایام نہ بنید شعر بر عین عطل بود علامت آن + کہ عین اہل عطل راقبین بود بالان
 اللغات عطل بالضم و بضمین مرد بے زر و بے مال امل بفتحین امید انقلاب
 پھر جانا بدل جانا معنی ترکیبی شعر مصرع کہتے ہیں کہ عطل جو بے ہنری ہی جب وہ
 بدل جائے یعنی بے ہنری میں جس طور پر کہ وہ اوقات بستی کرتا ہی وہ صورت
 نہ ہے تو سواے طع کے کہ پیالی چاہتا ہی اور کیا دیکھیکہ اور اگر خامی عطل سے دیگ
 امل کی پکا لگا تو کیا ہوگا خامی سے ہنر تو سیکھا نہیں جب زمانہ بدل لا تو دیگ امل کے
 پکانے سے کیا فائدہ انجام ہی کہ پیالی لیون کی چاہیگا معنی ترکیبی شعر خیال کرو
 کہ عین عطل کے نیچے طل ہی یا اس بات کی علامت ہی کہ عین اہل عطل کی قرن ہاں
 کے رہتی ہی یعنی ہمیشہ وہ روتا ہی رہتا ہی اور کیسا رونا کہ ہاں معنی معماے شعر
 عطل کا قلب مستوی طع ہی جبکہ معنی مرقوم ہوے معنی معماے شعر عین عطل

کے نیچے طل ظاہر موجود محسنات کلام ایام لیا م تجنیس مطرف دیگر اور کاسہ نختین
لیسیدن خامی سب مراعات یکدگر ایسے ہی طل و باران مرادف۔

نکتہ ہرکہ معاملہ شود طالع خود را پریشان گرداند و ہرکہ کسل و زردسلک معنی نشان منتظم
ماند شعر العطل شق لباس الا من متکسلا + ان التعطل عطل حوله التل +
اللغات کسل بفتحین کا پہلی شق بالفتح و تشدید قاف شگاف اور دشوار ہونا
کام کسی پر متکسل کا پہلی کرنیوالا عطل بالفتح و تشدید ط شگافتن جامہ بطول یا عرض
اور زمین پر گرا دینا کسی کو تل بالفتح و تشدید لام پشتہ ریگ و تودہ خاک تلال کبہر
جمع معنی ترکیبی شر جو کوئی بیکار و عطل ہوتا ہے اپنے طالع کو پریشان کرتا ہے اور
جو کوئی کسل و کا پہلی اختیار کرتا ہے سلک اسکے معین کی پکڑے رہتی ہے اور معین
بضم میم یاری دہندہ کہ مراد کفاف سے ہے معنی ترکیبی شعر بیکاری لباس امن
و عافیت کی پھاڑ نیوالی ہے اور کا ہل بیشک تعطل میں عطل ہے جو شگافتن جامہ ہے
اور تل بینے تودہ خاک غرض تعطل والیکو یہی پھٹے کپڑے اور خاک کے تودے نصیب
ہوتے ہیں معنی محماتے شر عطل کے پریشان ہونے سے طالع ہوتا ہے اور سلک
کے پکڑنے سے کسل معنی محماتے شعر تعطل کے اول آخر سے تل حاصل ہوتا ہے
اور عطل اسکے درمیان میں ہے معنی دونوں کے معلوم ہو گئے الاختلاف شراح
نے منکسلا انکسال بمعنی سرنگون شدن سے لکھا اور محلو منتخب اور غیاث میں
نہ منکسل ملانہ انکسال اس واسطے میں نے اسکو منکسلا بتائے فوقانی سمجھا ہے
اور عطل کے معنی قلم شگافتن کہ شق کے بھی یہی معنی ہیں لکھا ہے اور محلو اس معنی کے
ساتھ لغت میں نہیں ملا بلکہ شگافتن جامہ اور تل کے معنی تزلزل اور سختی کے یہ
بھی لغت میں نہیں ہیں پشتہ ریگ و تودہ خاک کے ہیں متن مطبوعہ میں بجائے
شق کے تق اور منکسلا کے وہی منکسلا لکھا ہے۔

حکایت بیکاری بود کہ چون الف بیکار علامت مفلسی و بے برگی در پیکر او
جا گرفتہ پیوستہ بدستان اگر بران دست یافتی از بہر دینارے دست کسے

بر آتش مگر بتافتی ہر کہ از قرض خواہان از وی مطالبہ کردی از بے زری مدافعت جز مدافعت
 حاصل نبود می تند نی جہلت حالت او بدید و گفت چون بر معطل زربسوز و غریم از وی
 جز معطل و مدافعت نیند وزد شعر حاصل کاہل بود آہ درون در کل حال + کنہ پریشانی
 خود جوید ہلاک ملک و مال + اللغات دستان مکر و حیلہ جمع دست خلاف قیاس
 و سرود و نغمہ و افسانہ دست یافتن غالب ہونا مدافعت بازداشتن و دفع الوقت
 کردن اور دور و دراز کہینچنا کسی کام کا متدین دیندار معطل در رنگ کرنا دام دینے میں
 معنی ترکیبی نہ ایک بیکار تھا کہ مانند الف بیکار کے کہ جیسے الف مفلس و بے برگ
 ہی کہ نہ اعراب رکھتا ہی نہ نقطہ ایسے ہی مفلسی و بے برگی نے اُسکے پیکر میں جگہ
 پکڑی تھی ہمیشہ مکر و حیلہ سے کہ جو اُس مکر و حیلہ سے غالب آتا اور قابو پاتا ایک دینار
 کی واسطے ہاتھ آدمی کا آتش مکر پر بل دیتا تھا اور جو کوئی قرض خواہوں سے اُس سے
 مانگتا تو آفت میں پڑ جاتا تھا کہ ٹالنا اُسکا مدافعت ہو جاتا اسکے سوا کچھ حاصل نہوتا
 ایک دیندار نے سرشت اُسکی حالت کی دیکھی اور کہا کہ جب معطل کے پاس زرخسچہ
 ہے تو غریم یعنی قرض خواہ اُس سے سوا بے مطلب و مدافعت کے جو دیر کرنا
 اور دفع الوقتی ہی اور کچھ نہیں دیکھتا معنی ترکیبی شعر حاصل کاہل کا کل حال
 میں آہ درون ہی کسی وقت اُس سے جدا نہیں اور اپنی پریشانی سے دوہرے
 کے ملک و مال کا ہلاک ڈھونڈھتا ہی کہ اسکو بھی ہلاک کروں معنی محامے شعر
 حرف الف لفظ پیکر میں جو قرار پکڑے گا بیکار ہو جائیگا لفظ دست اگر لفظ آن پر
 پائیکا دستان ہو جائیگا دست مراد ید کا ہی جب یہ تافتہ ہو گا دی رہیگا اور جب
 اسکو آتش پر کہ مراد نار کا ہی رکھا جائیگا دینار ہو گا اور کلمہ مدافعت میں جو عین
 کہ نہ ہی نہ تو مدافعت رہیگا معطل میں جو ز کہ عین ہی سوخت ہو جائیگا معطل رہیگا
 اور مدافعت معنی محامے شعر کاہل کے ادھر ادھر سے کل حاصل ہوتا ہی اور درون
 میں اسکی آہ ہی کاہل پریشان ہونے سے ہلاک ہوتا ہی محسنات کلام بیکار کی
 تشبیہ الف سے کیا ہی خوب ہی دستان دست یافتی دست تافتی حسن تکرار یافتی

تاقتی تصحیف یکدیگر حاصل کا ہل کل حال مال سب میں لام خالی از صنعت نہیں
الاختلاف متن مطبوعہ میں مکر کی جگہ مگر غلط ہے۔

فصل فی الدھقنۃ والفلاح

نکتہ علامت فلاح انسان فلاحیت بیکران ست و کفایت صورت کفارت
گناہان و دہاقین کہ سروری و ہاوارند اول نام نشان دہاق پست کہ صفت پست
در پیمانہ بذل و آخر یا و نون کہ دلیل جمعیت ست در دانہ دخل قطعہ گر علویا اقبال
خواہی غرس کن + غرس راعس نظیر عرش حق در پیکر ست + کیمیا خواہی زراعت کین
چہ خوش گفت آنکہ گفت + نزع راثلثان ز رست و ثلث دیگر ہم ز رست + اللغات
فلاح رستگاری و پیوری فلاحیت بالکسر بزرگری و کشتکاری کفایت بالکسر جمع کردن
کاه جمع کردن کا ہما بدین معنی جمع گفت ہی مراد کھیتی سے کہ آسمین بھی کاه جمع کرتے ہیں
دہاقین جمع دہقان بالکسر و الضم کشا و زرو کسان معرب دہکان دہا بفتح زیر کی وجود
فکر دہاق پر و مالا مال ایسے ہی دہاق دخل بفتح آمدنی ضد خرج غرس بالفتح دخت لگانا
اور دخت زمین میں لگایا ہوا عرس بالضم و ضمین طعام عروسی و نکاح کردن زرع
اگانا اور گنا اور کشت ثلثان و ثلث یعنی دو حصے تیس حصہ کے معنی ترکیبی
نثر نشان فلاح انسان کا فلاحیت بیکران ہی یعنی کھیتی اور کفایت جو بمعنی جمع کرنے
کا ہما کے ہی صورت کفارت گنا ہونکی دہاقین جنگو سروری دہا یعنی زیر کی وجود
فکر سے حاصل ہی اول انکا دہاق ہی کہ صفت پری پیمانہ بذل کی ہی یعنی پیمانہ انکے
بذل کا چھلکتا رہتا ہی اور آخر انکے یا و نون جو دلیل جمعیت کی ہی کہ ان دونوں حرفوں
سے کلمہ جمع ہوتا ہی سو یہ جمع ہی دانہ آمدنی میں معنی ترکیبی قطعہ اگر بلندی مرتبہ
اقبال کی چاہتا ہی تو درخت لگا اور غرس کر کسو اسطے کہ غرس عرس یعنی شادی عرس
نظیر ہونے کی اپنے پیکر میں رکھتی ہی چنانچہ غرس عرس عرش تینوں کی ایک پیکر ہی
اور جو کیمیا چاہتا ہی تو زراعت کرا سیلے کہ کیا اچھی بات کہی ہی یہ جسے کہ کہی ہی کہ زرع

ایک جتنی دو ثلث زہر ہی اور با ایک ثلث سووہ بھی زہر ہی معنی معمارے شرفلاحت بیکران
ہونے سے فلاح رہیگا اور کفارت و کفارہ دونوں ہم صورت و ہاقین کے سرورے و ہا
سے ظاہر و ہاقین کے اول و ہاق اور آخر یا ونون موجود معنی معمارے قطع
غرس عرس عرش تینون میں تصحیف زرع کے تین حروف ہیں انھیں کو تین ثلث ٹھہرایا
دو ثلث زہر اور ایک ثلث عین کہ وہ بمعنی زرع کے ہی بس زہر ہی محسنات کلام
بلند پانگی اقبال کی باعتبار بلندی درخت کے ہی بنظر منافع کثیر اور عرش نظیر کہنے سے
بھی بلندی ملحوظ ہی غرس راعرس نظیر عرش کیا خوب ہی اسلیے عرس زن ہاشو کے معنی
میں بھی ہو گیا غرس کو عرس عرش نظیر حاصل ہی الاختلاف شائع لکھتے ہیں ذرہ
اور فلاح کا ایک فصل میں اشارت اسبات پر ہی کہ فلاح دہنت میں ہی انتہی اس
معلوم ہوتا ہی کہ شائع کے نزدیک فلاح و دہنت دو چیز ہیں لیکن یہ عبارت
مصرح سے ثابت نہیں بلکہ فلاح کو نتیجہ دہنت کا نکالا ہی کہا ہوا لفظ ہر متن مطبوعہ
کے دوسرے مصرعہ میں عرس کو غرس لکھا اور دونوں جگہ کفارت کفارت بلکہ ایک
یعنی پہلا کفارت ہی۔

نکستہ دہقان باید کہ بنیاد عمارت زراعت بر زمین عین تہذو و روع زرع و ایم سیراب
دار و تاریخ تمام حاصل کند و لفظ زرع برین معنی دلیل تمام ست کہ بنیادش عین یا بی
ور ویش رے یعنی سیرابی شعر ضیاع را چو شود بر زمین عین بنا + معین ست کہ بر عین
خلق ز دست ضیا + اللغات عمارت بالکسر آبادانی و آباد کرنا ریع بالفتح بڑھنا اور
زیادہ ہونا ضیاع کسر و عین حملہ وہ ہا و زمین ہاے مزرعہ جمع ضیعہ زمین عین زمین
چشمہ دار معنی ترکیبی شہد دہقان کو چاہیے کہ عمارت زراعت کی بنیاد زمین عین پر
ڈالے اور روع زرع کو ہمیشہ سیراب و تازہ رکھے تو پورا پورا نفع اور ریع حاصل کرے
اور لفظ زرع کا خود اسبات پر دلیل کامل ہی کہ بنیاد اسکی عین ہی جو چشمہ کو کہتے ہیں
اور و اسکارے یعنی سیرابی معنی ترکیبی شعر یعنی زراعت کی بنیاد جو زمین عین پر
ہوگی تو مقرر ہی کہ عین خلق پر اس سے ضیا و روشنی ہوگی ظاہر ہی کہ جب زراعت

عوب تازہ اور سرسبز ہوگی تو آنکھیں خلق کی اس سے ضرور نورانی ہونگی اس واسطے کہ
سبزی موید نور ہے جسے معانی شریعت میں عین سے جو عین لینے اور رو سے
رے سمائی ریح حاصل ہو گا جسکی بنیاد عین ہو اور دورے معنی معانی شعر
ضیاء میں لفظ ضیاء عین پر جو بخشی چشم کے ہو رکھا ہوا ہے اور ساتھ ہی لگا ہوا محسوسات
کلام بنیاد غارت زمین مزارات یکدیگر عین معین اشتقاق الا حلال و شائع
لے سوائے معانی ضیاء کے اور نہیں لکھا جانے ریح کو کیون چھوڑ دیا متن مطبوعہ میں
وہ دون جگہ ریح لکھا ہے بلکہ دونوں ریح ہیں۔

مکتبہ املاک راہ اسب تشبیہ کردہ اندک اگر تیز نہ کنی از ضعف بیمار گرد بلکہ از خرابی
معدوم شود و اگر فریب و معذور داری بہ قید ہا اور آگاہ باید داشت تا از تصرف بیرون
نشود و در دام طبع در میان بنیاد و آب نیز نسبت دادہ اند کہ چون خالص ہو گردن
از طمان تشنہ چون کوزہ بوسے راز شود و اگر بایگانہ بیامیزی و مجال شرکت
و ہی لذت عذوبت و صفای مشرب عیش و روئے نماید و املاک را کہ اسباب
سیکونید مناسب این معنی است کہ مرکب است از اسب و آب شعر اسباب را
کہ نیست با صلح اسب باب + ویران شود چو شہر سبا در میان آب اللغات
املاک بالفتح ملکہا و پادشاہان جمع ملک و ملک و ملک خالص سادہ جو کسی چیز
سے ملا ہوا ہو اور ہر چیز سفید عذوبت شیرینی مشرب پینا اور جگہ پینے کی اس
ہندی چکی و درخت مورد و بیدہ ہر سہ حرکت و مشہور ضم بنیاد و اصل ہر چیز دردی
کہ ورت ہندی گاد سبا بفتح نام شہر بلقیس کہ نکاح میں حضرت سلیمان علیہ السلام
کے تھیں بکسر غلط ہے معنی ترکیبی شرم مقرر کرتے ہیں کہ لوگوں نے املاک مردم
کو اسب سے تشبیہ کیا ہے مثلاً اگر تو اسب کی غمخواری نہ کرے تو بیمار و لاغر ہو جا
بلکہ زیادہ خرابی سے نیست و معدوم و اگر اسکو موٹا کرے اور معمر تو اسکو
بڑے قیدون سے روکنا اور محفوظ رکھنا چاہیے تا اپنے قبضہ اور قابو سے نہ نکل جا
اور در عین کے دام طبع میں نہ پھنس جائے ایسی ہی پانی سے بھی نسبت دی ہے

کہ اگر پانی خالص ہی یعنی خاص اپنے ملک تب بھی طاعت تشنہ کوزہ کی طرح گردن اُسپر
 بڑھاتے ہیں اور اگر کسی بیگانہ سے آمیزش رکھتا ہو اور مجال شرکت کی دی ہو تو اُس
 سے اُسکی لذت شیعہ بری اور صفا مشرب عیش کی خواہر نہیں ہوتی کدورت ہی رہتی ہو
 بس اسی سبب اور مناسبت سے اہلک کہ اسباب کہتے ہیں کہ مرکب ہی اسباب
 و آب سے عرض مصررح نے اسی لطیفہ کے بیان کرنے میں اہلک کے قہار کج اور
 منور بات اور حقیقات بھی بیان کر دیے تا محرز سے محرز سے اور مختار کو اختیار کرے
 معنی ترکیبی شعر یعنی جو اسباب کہ اصلاح اُسکی اصل و بنیاد سے با آب و روتی
 نہیں ہی اور اصل اصول ہی اُسکی جبری ہو وہ ضرورت مثل شہر سبا کے آب میں خراب
 اور ویران ہوگا معنی معما کے شہر میں بھی بس ہی معما کہ اسباب کا جز اول اسباب
 ہی دوسرا آب معنی معما کے شعر اسباب کا جز اول اس ہی دوسرا آب اور
 اول آخر سے بھی آب حاصل اور آب کے درمیان میں سبا محسنات کلام
 تیار ہوا تصحیف تشبیہ گردن کوزہ کی درازی میں کیا خوب ہی کہ گردن اُسکی دراز
 ہوتی ہی اور برعایت آب کے لذت و عذوبت اور صفا و روے اور مشرب اور
 عیش الاختلاف متن مطبوعہ میں دروے نماید کے بجائے دروے ناند لکھا ہی
 معنی وہ تو ہی لیکن مراعات سے معرا۔

نکتہ فتح درعربی گندم ست و کرم زروبہ اتفاق دہا قین بہترین مرتفعات این
 ہر دوست اگر دہقان اندیشہ زراعت این ہر دو در خاطر منقلب و منعکس
 گردان محض نادانی و تضییع اوقات زندگانی باشد بدلیل آنکہ چون فتح را بگردانی
 محق شود و چون کرم را منقلب کنی مرگ گردد قطع دہقان کہ راے کرم ندارد
 بدل کرم ست + زیرا کہ کرم نقش کرم دارد ای دیبر + ندر میان کرم بنگر کہ ہمہ جہت
 گندم بود کہ کرم بودش در میان نظیر الکفات فتح بالفتح و کرم بالفتح دونوں کے معنی
 مصررح نے لکھ دیے مرتفعات بالفم آمدنی ہا و منافق تضییع بروزن نیز ضایع اور
 خراب کرنا نند بالکسر والتشدید ہمتا و ماتند جنوب بضم جمع حب بمعنی داسٹا

معنی ترکیبی شریح عربی میں گیہوں کو کہتے ہیں اور گرم انگور کو اور سارے
کسان اس پر متفق ہیں کہ اندولون کے برابر کوئی چیز نفع اور آمدنی کی نہیں ہے بس
اگر دہقان ان دونوں کی زراعت کے اندیشہ کو اپنی خاطر میں لوٹ پوٹ کرے اور زراعت کا قصد کرے
محض نادانی اور بالکل اوقات زندگی کا برباد کرنا ہی بدین دلیل کہ جو فح کو ٹٹاؤ گے حتیٰ اور گرم کو منقلب
کرو گے مرگ ہوگا معنی ترکیبی قطعہ اگر کسان رے زراعت انگور کی دل میں نہ رکھے
کم ہی ای نا چیز و بے تمیز اس واسطے کہ گرم و گرم دونوں کی ایک ہی صورت اور
ایک ہی نقش ہی گویا گرم خدا کے گرم کی چیز ہی اور وہ خوب کہ جس کا ندیغے مانند
و ہمتا کم کے درمیان میں ہوا اور سمجھا جائے کہ اس کا ہمتا نہیں ہی سارے خوب
میں سوائے گیہوں کے اور کون ہی اور نظیر اس کا کہاں ہی معنی معجائے شریح منقول
فح کا ظاہر اور مرگ عکس گرم کا کاف عربی و فارسی معما میں ایک ہی معنی معجائے
قطعہ اگر رے گرم کی دل میں نہ ہوگی کم رہیگا کم و گرم نقش و صورت یکدیگر ہم
کم کے درمیان میں نہ لانے سے گندم ہوتا ہی محسنات کلام رے گرم بدل
نہاؤں کیا خوب ہی کہ گرم کے دل میں رے ہی بھی ایسے ہی گندم کے درمیان میں
نہاؤں دہقان دارد بدل دبیر نہ درمیان یہ سب الفاظ ایسے ہیں کہ ان میں وال ہی
حکایت دہقانی فرزند دارد تربیت زیند میداد کہ اور دارد ابتدا فرو میاید گردانید
تا بر بیشمار و زربسار از وی حاصل شود نہ بینی کہ چون زرا فر و گردانی زرشود و در
انتہای انگور ارہ از پر استن او باز میاید گرفت تانیکو و معمور شود و رلفظ انگور
بنگر کہ درمیان از نکوست قطعہ اعناب تازہ اول و آخر شود بہ آب ہر کہ شد
آب منقطع ازوے عنا بود و زراچو سین کش ارہ و آبش بوقت دہ و تا پیاہ اش
رسیدہ بہمد سما بود و اللغات اقربیت یعنی پرورش زرا انگور فرو کردن سرنجی کرنا
انتہای ایمان رسانیدن و بچنے رسیدن اعناب جمع عنب انگور عنا بالفتح سرنج
و در دشتا آسمان معنی ترکیبی شریح ایک دہقان اپنے بیٹے کو پرورش انگور میں
ضیعت کرتا تھا کہ اس کو ابتدا میں اٹا کر دنیا چاہیے تو زربسار اور زربیشمار اس سے

حاصل ہو کیا یہ نہیں دیکھتا کہ رز کو اٹھا کرنے سے زہر ہوتا ہی اور انتہا انگور میں کہ جب ہو چکین ارہ اُسکے پریش اور چھانٹنے سے اٹھا لینا نہیں چاہیے تو نکو اور مہور ہو جا سیئے سبز و پر برگ دیکھ تو لفظ انگور کو کہ ار کے درمیان میں نکو ہی معنی ترکیبی قطعہ اعناب اول اور آخر آب سے تازہ ہوتا ہی حسب وقت کہ آب اس سے منقطع ہوگا عنا ہوگا اور زیر سپین کی طرح ای دندانہ دار ارہ کھینچ اور وقت پر اُسکو پانی دے تو پانیہ اُسکا حمد سما پر پونچے یعنی پانیہ بلند یا کر مہیا تہ سما کا ہو جائے معنی معماے شرف رز کو لوٹنے سے زہر ہوتا ہی انگور کے ادھر ادھر سے ار ہی اور بیچ میں نکو اور کاف گاف معما میں ایک ہیں معنی معماے قطعہ اعناب کے اول آلف اور آخر ہا ہی جسکا مجموع آب جب آب منقطع ہوگا عنا رہیگا سما میں سین خواہ دندانہ دار خواہ کشش والا دونوں بصورت ارہ کے موجود اور آخر اسکے مابغنی آب محسنات کلام تربیت کیسا خوب لفظ چسپان ہی کہ تعلیم و پرورش دونوں معنی میں ہی اعناب میں آب موجود دونوں کے رسیدہ انگور کے واسطے کیسا نچتہ پروردہ ہی سما پر پانیہ پونچانے میں کیا ہی مبالغہ ہی کہ انگور تاک پر پھیلتا ہو گیا اُسکے لیے سما تاک ہو جا ایسا پانیہ بلند ہوا اختلاف متن مطبوعہ میں در تربیت رز کی جگہ از غلط ہی اور نکو کے بجائے نکو بکاف فارسی۔

حکایت یکے از زباد ہا قین را پیر سید ند کہ سبب چیست کہ اسباب پر لگندہ را دوست ندراری و ہمہ در یک موضع و یک ولایت جمع آری گفت ندانستہ کہ چون ضیاع متفرق شود ضایع گردد + قطعہ المملکات فی الصوره مملک و دھب + لو فرقت تجعل کلم الحب + لم یبق الا المل من ملکہ + من لم یکن کاف + لہ فی العقب + اللغات ملک بالضم پادشاہ ہونا و بالفتح خمیر سخت کرنا و بالکسر مالک کسی چیز کا ہونا اور حق کسی کا اور راہ راست اور بفتح و کسر لام پادشاہ رہب بالضم ترسیدن و بیکان باریک کلم بالفتح زخمی کرنا محب دوست در زندہ مل بالفتح والتشدید لام خمیر در آتش کردن و جامہ دوختن و سیر شدن معنی ترکیبی شرف قین

زیادہ سے ایک شخص تھا اس سے پوچھا کہ کیا سبب ہے جو تو اسباب پر اگندہ کو دوست
 نہیں رکھتا اور سب ایک ہی موضع اور ایک ہی ولایت میں جمع کرتا ہے کہا جب
 ضیاع متفرق ہوتی ہے تو ضایع ہوتی ہے معنی ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہیں کہ ملک
 بالکسر ملکیت همصور است ملک بالضم کے ہے جو بمعنی پادشاہی کے ہے مطلب یہ کہ
 جبکہ کچھ ملک ہے گویا پادشاہ وقت کا ہے اور حال یہ کہ یہی ملک رہیب بھی ہے یعنی
 خوف و ترس اس سبب سے کہ اگر تو اس میں تفرق کر لگا تو بھی ملک بکسر کلم ای نظم
 اسی کے واسطے ہوگی جو اس کا محب اور دوست دارندہ ہے اور یہی ملک ہے کہ بالکل
 مل رہ جاتی ہے یعنی ملال اگر اسکے پیچھے کان نہ دیتے کوئی کافی شخص معنی معامے
 ثم ضیاع متفرق ضایع ہے معنی معنی قطعہ ملک ملک تجنیس تام اگر ملک
 میں تفرق کیے یعنی مقدم کو مؤخر مؤخر کو مقدم کلم ہوگا اور اگر اس ملک کے پیچھے
 کان کافی نہ ہوگا مل رہ جائیگا محسنات کلام کان کیسا ایراد فرمایا کہ معنی ترکیبی
 کی رو سے ہمنے کافی کے ہے اور معانی کی رو سے حرف رہیب کے معنی میں ایہام ہے
 برعایت معنی پکان باریک اور زخم کے الاختلاف شارح لکھتے ہیں لفظ زاہد کو
 اصل حکایت میں کچھ دخل نہیں قید زاہد کی فضول ہے کہ زاہدون سے غلہ وغیرہ
 جمع کرنا محض تعجب ہے انتہی مصرع کو یہ نقل زاہد ہی کی تحقیق ہوئی ہوگی جو لکھی
 پھر کسی کو کیا اور اس کی بحث اور رد قبح سے کیا مطلب جو کچھ لکھا ہے اسکے معنی
 مطلب دھونڈھیں ہم کو اس تحقیق خارج ہے کیا غرض اور یہ تو غلہ ہی ہے سعدی
 صاحب نے تو پادشاہ بننے کا حکم دے دیا ہے شعر در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش +
 تاج بر سر نہ و علم بردوش +

فصل فی السفر والتجارۃ

نکتہ سروپاے سفر اگرچہ قطعہ من السفر است اما بواسطہ فائے فی واغنام
 فاتحہ فتوح دارالسلام است رباعی ہر کو برد چو ارہ سین راہ در سفر + آخر

رسد زمین سکونش لقای فرد باشد علامت شرفش ہشتین چہ روز ہر کوچہ آفتاب
 بزور سفر بسر اللغات سفر نام طبقہ از طبقات و دوزخ فی بالفتح خراج و غنیمت فاتح
 اول چیز سورہ حمد فتوح کشایشہا دار السلام نام بہشت معنی ترکیبی شرمصر رح
 کہتے ہیں سر و پا سفر کا اگرچہ ایک ٹکڑا سفر کا ہی کل اس واسطے کہ سفر بالقاء اور یہ بالفا
 لیکن سفر میں فانی اور غنیمتوں کی ایسی واسطہ اور درمیانی ہو رہی ہے کہ ابتدا اور آغاز فتوح
 دار السلام کی ہے معنی ترکیبی قطعہ جو کوئی مانند آہرہ سین کے راہ سفر کو قطع کرے یعنی آمد
 و رفت رکھے آخر اسکو سین سکون سے لقاف کی پہونچتی ہے اور فرو فرخی سے بیٹھتا ہے
 اور جو کوئی روز مرہ آفتاب کے مانند سفر میں بسر کرتا ہے اس کے مصاحب و ہشتین علامت شرف
 کی رہتی ہے جو فانی معنی معمارے شرم و بالفظ سفر کا سین ورے ہے جس کا مجموعہ سر ہر
 اور جز کہ سفر کا اور حرف فاجو سفر میں ہے یہ ہے فاتحہ فتوح کی سفر میں جو سین آرہ کا
 ٹھہرائینگے سفر بیگا اور جو سین سکون کا تو فرباتی رہیگا محسنات کلام تشبیہ آفتاب
 کی سفر روز مرہ سے کیسی روشن ہے کہ سفر کے سر پر سین علامت آفتاب کی ہے اور اس کے
 ساتھ فاتحہ کی موجود الاحتمالات متن مطبوعہ میں اغنام کے بجائے اعشام اور پہلے
 مصرعہ کے آخر میں سفر بجائے سفر اور لقائے فر کی جگہ بقائے فر غلط ہے۔

نکتہ مردانہ سفر از بنیاد خانہ و وطن قطع و جلا کنند سفید روے ریاست و کیا ست سرفراز
 و پیشوا نشود در لفظ غربت بنگر کہ بت یعنی قطعہ در بنیاد خود دارد و غریبت سفید روے
 در پیش شعر لولہ یوسر بالچی و جہ الغریب من السفوف فشاہدات من تم کیب
 ریب لرغین مستر اللغات جلا بالفتح و المد گہ بار سے نکال دینار و سفید معزز و ممتاز
 و دولت مند سفید روی معززی و ممتازی کیا ست بکسر زیر کی اور زیرک ہونا بت کے
 معنی مصرح نے لکھ دیے تھی بالکسر عقل و زیر کی وجہ و ریب بالفتح شک غین بالفتح ابر
 ستر پوشیدگی معنی ترکیبی شرم و جب تک سفر میں بنیاد خانہ اور وطن سے قطع اور جلا
 نکرے یعنی گمراہ اور وطن کو نہ چھوڑے معززی و سفید ریاست و کیا ست سین
 سرفراز و پیشوا نہوے دیکھ لو لفظ غربت کو جسکی بنیاد میں بت یعنی قطع ہے اور غزای

رو سفیدی ماننے اسکے معنی ترکیبی شعر اگر نہ روشن ہوئے قتل وزیر کی سے صورت
مسافر کی بسبب سفر کے پس مشاہدہ کریگا تو ترکیب غریب سے ریب کہ اسپرین تیرہ
معنی معانی شرفیت کی لفظ میں بت اسکی اصل اور غراسکار و ظاہر سے
معانی شعر غریب کے آخر ریب ہو اور غین اسپر شرفیات کلام سفر سفید رو
ریاست کیا ست سرفراز سب میں سین۔

نکتہ بازارگان کہ رشتہ الف ادای زکوۃ از گردن بیرون کند یکے از بزرگان دین شود شعر
گرچہ بازارگان کو ہر حق بازارگان بود + ہر کہ چون کان زرد دل بیرون کند پاک آن بود +
اللغات بازارگان بفتح زای معجمہ سود اگر مخفف بازارگان مرکب بازار او کان کلمہ نسبت
سے یا لیاقت سے یعنی وہ شخص کہ لایق بازار کے ہو یا منسوب بہ بازار اسی شہیندہ بازار
بغیر از خطا ہی معنی ترکیبی شعر بازارگان کہ رے سے ادای زکوۃ کی جو اسکی گردن میں پڑی
ہو کال ڈالے یعنی زکوۃ ادا کر دے تو ایک بزرگان دین سے ہوئے معنی ترکیبی شعر
اگرچہ کان کہ ہر کی کہ بازار ہی حق بازارگان کا ہی تاہم اگر کان کو بہ کج طرح زرد سے نکال دے
تو پاک شخص وہی ہو معنی معانی شرف بازارگان کے گردن الف ہو اگر الف نہ ہو گا
بزرگان رہیگا معنی معانی شعر بازارگان کا دل زرد ہی اگر اسکو دل سے نکال دے لیا
پاک آن رہیگا محسنات کلام بازارگان چلا باف عربی اور دوسرا باف فارسی
تجنیس تام الاختلاف شارح نے اس نکتہ میں مسایل زکوۃ زمان حضرت موسیٰ
اور آنحضرت کے بلا ضرورت لکے تطویل لطایل کی ہو انکی رائے الاختلاف متن
مطبوعہ کے مصرعہ اول کا بازارگان بہر باف فارسی غلط لکھا ہو بلکہ یہ بازارگان ہی
یعنی زروالی کان۔

نکتہ تاجر کہ تاجر نفع خود کند باید کہ مانند تاجر تجارت متابعت تاجر خود چون الف
قطع منال کند و چون ہم جلا بالائے دریا رود و الالائے قعر اندیشہ نہ کند تا برای رویت
رنج رسد قطعہ اجتماع رفیقان سفر بود میمون + شود فقیر کے را کہ نیست جمع رفیق +
طریق منقطع از حریف را بین و براہ + مباحث بے خبر از رائے قاطعان طریق + اللغات

تاجرانہ کا گنہ و شراب فروش تیرا بفتح و تشدید را کشید و گناہ کردن تجارت بالفہم جمع
 تاجرانہ کی بفتح سو کہوں و را کہیں سود قطار الطریق بفہم اول و تشدید ثانی راہ زن
 کہ سنا سنا کا مال پریشان منہ تر کی پی شتر تیرا س خیال اسے کہ نفی اپنا اٹھائے اسکو
 پانچویں کہ شکر تاجرات کے متابعت تجارت کی کر کے الفا کی طرح قطع منازل کرے اور جیم
 پہلا کی طرح بالاسے دریا جائے اور لاسے حق و عمق دریا سے نہ لاسے تب راسے رویت رنج
 کہ چوتھی یعنی صورت نفی کی دیکھنے میں اسے منہ تر کی پی قطع سفر رفیقوں کے مجمع کے
 سنا تیرا سبارک ہوتا ہے کہ حفظ جان و مال کا مقصور ہی اور جسکے رفیق جمع نہیں ہیں پریشان
 میں وہ نصیر ہی اور طریق انقطاع راہ کو سرون راسے ویکہ اور غور کر کہ راہ میں قاطعان طریق
 پہنچ جوتے ہیں اسے سخت مت رہ انکی راسے سے بچارہ جیسے طریق کی را منقطع ہو کسی سے
 ملی نہیں ہی منہ معامے شتر تاجرا چوبیس تا م پہلا بکسر جیم و دیرا بفتح جیم تجارت
 کی تا ظاہر تابع تجارت کی ہی کہ وہ اسکا پیشوا ہوتا ہے تجارت اور الف منازل اور جیم جلا
 اور راسے رویت جمع ہونے سے بھی تاجر ہوتا ہی منہ معامے قطع رفیق پریشان فقیر
 ہی اور طریق میں حرمت را جب کو راسے قطع الطریق ٹھہرایا ہی ظاہر منقطع ہی محسنات
 کلام تاجر تجارت تاجر سب میں اشتقاق جلا بالالاسے قعر اور را اور رویت رنج کیسے
 الفاظ عمدہ جمع کیے ہیں کہ سب میں لا اور حرمت راسر کلمہ ہی راسے قطع الطریق سے
 طریق کو کیسا قطع کیا ہی کہ درود المصنف الاختلاف متن مطبوعہ میں رنج کو بیخ اور منقطع
 کو قطع غلط لکھا ہی۔

نکتہ اول اجر آپ سست و سر بر کنار لینے حراست کہ از آب دریا ہا کنارہ گیر دو
 الف مثال تیر کشتی سست و جل بادبان اشارت با است کہ ہر کہ در کشتی شست
 اجلس می برد قطعہ بروے آب آمین لفظ داما + سخن دیاب بے پایان زدور یا +
 کہے کا درود و بجز از دشت + بیا بدر حب از و گاہے کہ برگشت + اللغات
 اجر بالفہم حائے مہلہ دریا با حرم فردا زاد تیر کشتی چوب راست کشتی جل بالفہم و تشدید
 جوں داما دریا بحر بالفہم وسعت و فراخی منہ تر کی پی شتر لفظ اہم میں اول اب ہی

اور کنارہ پر اسکے حربس اشارہ اس بات کا ہے کہ حروہ ہے کہ آب دریا سے جنگ و سبقتہ البحر
فرمایا ہے کنارہ پکڑے اور ان میں قدم نہ رکھے خیال کیا جاتا ہے تو الف مثل تیر کشتی کے ہے
اور بادبان جل جسکا مجموع اجل ہوا لہذا کشتی میں جب کوئی بیٹھتا ہے تو یہ جانا جاتا ہے
کہ اجل اسکو لیے جاتی ہے کہ کہین لیجا کے ڈوبینگے یا بالفعل ہی حروہ ہے حروہ کو لیے
جاتی ہے بسبب اسکے کہ اجل کے منہ میں ہے معنی ترکیبی قطعہ دراروے آب پر
تو آچہر دریا سے سخن بے پایان لے کہ کیسا بڑا کہ رہا ہے جو کوئی دریا چھوڑ کے دشت
کی طرف متوجہ ہوا اور بحر سے پھر گیا تو کیسے رحب اور فراخیان پائیگا کہ بے قید ہے چاہے
جدھر چلے پھرے اور دیا میں بجز آستی ہی جگہ کے جو کشتی میں ہے انگلی رکھنے کا کہیں بچکانا
نہیں معنی معمارے شرا بحر میں اول جز آب ہے اور اسی آب کے کنارہ حروہ و الف
ایسا ہے جیسے تیر کشتی اور بادبان مثل جل کے جسکا مجموع اجل ہوا معنی معمارے قطعہ
آب کا رو آہی دریا بے پایان جو بے ہے دریا بحر برگشتہ رحب ہے محسنات کلام
کہ بین اسمین بھی آب موجود ہے اور دامین بھی مابینی آب سے آب حاصل ہوتا ہے دریا ب
میں بھی آب ہے بحر دریا کنارہ تیر کشتی بادبان سب مراد و مرعات یکدیگر بحر جل
اجل تخنیں زاید روا و دریا ب بحر اور دشت اور رحب کے لیے برگشت اور شست
و بردست متفادالا اختلاف شارح نے لکھا چون لفظ دامامیونند کہ مرادون آبست
دامامیشود اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دامالگ ہی مالگ ہی حالانکہ دامامایک لفظ
معنی سے ثابت ہے ہاں دامامین وہ باریکی جو میں نے محسنات میں لکھی ضرور
ہو سکتی ہے متن مطبوعہ میں بجائے تیر کشتی کے تیر کسے غلط ہے ایسے ہی بباید رفت
بجائے بباید رحب -

نکتہ نون بصورت ظاہر کشتی است و معنی باطن ماہی و نون چون برگردد ہم نون است
اشارت است بلانکہ چون دریائے نشین را نون ظاہر کشتی بموج برگردد جانش ہم در بطن
نون باشد کہ ماہیست قطعہ یا الف ماہیست از روی حساب + در نگہ کش درنگ
دریا است جا + یعنی آن کز روی دریا در گذشت + میکند در کام ماہی آشنا +

اللغات آون یعنی کشتی و نیز حرف کہ عربی میں بصورت کشتی لکھا جاتا ہے جسکو نون قوسی کہتے ہیں اور پہنے ماہی کے بھی یہی برگرداؤ منقلب شود آشنا شنوری معنی ترکیبی نثر نون بصورت ظاہر کشتی کے ہے جیسا کہ قوسی خط نسخ میں لکھا جاتا ہے اور موافق معنی باطن کے ماہی ہے اور نون کو اگر لوٹیں تب بھی نون ہی پس اشارہ اس بات کا ہے کہ جب دریا نشین کا نون ظاہر کشتی کا لوٹ جائے جب بھی جان اسکی بطن نون ہی میں رہے گی کہ وہ ماہی ہے معنی ترکیبی قطعہ یا اور الف اندر وے حساب تنجیم کے ماہی ہے اسی برج حوت اور ماہی کو غور کر کہ اسکی جگہ خود غور اور تک دریا میں ہی مطلب یہ کہ جو کوئی روے دریا سے گذرا وہ کام ماہی میں شنوری کرتا ہے خواہ غرق ہوئے اور اسکی منہ میں جائے خواہ ابھی اسکی منہ میں ہی کہ لقمہ اسکا بنا ہوا ہے معنی معماے شریفے معماے نثر کے ظاہر اور شرح لکھی ہوئی ہیں حاجت تکرار کی کیا ہے معنی معماے قطعہ دریا کا رودر ہے جب اس سے گذر جائینگے یا رہینگے کہ ماہی ہے موافق حساب اہل تنجیم کے محسنات کلام صورت ظاہر معنی باطن کیسے مرادف و متقنا لفظ لائے ہیں کشتی دریا ماہی نون موج تک سب مراعات برگرد موج کے لیے کیا ہے چسپان ہے الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے نون ظاہر کشتی کے شاہر کشتی غلط ہے۔

نکتہ تاجربالے کہ در کف دارد سود ہما نسبت کہ یکے را دو گرداند و اگر خواہد کہ یکی وہ شود باد ہو پس می بیاید چنانچہ در لفظ راج کہ جمع کف نسبت اگر بایست کہ الف را با گردانی رجب شود و اگر خواہی کہ یا گردانی رجب باشد قطعہ رجب را ایک نقطہ آمد در بیان یعنی از ایک نقطہ قانع شود بدان + در دو نقطہ خواہی از وی در مراد + رجب بینی و شود رجب بت بباد + اللغات راج بالفتح جمع کف رجب بالکسر سود رجب بالکسر بادیاد فتن برباد ہونا معنی ترکیبی نثر تاجربال کہ کف یعنی قبضہ میں رکھتا ہے اسکی حد سود کی ہے کہ ایک کو دو کرتے یعنی دو گونہ اور اگر چاہے کہ ایک کو دس کروں ای دس گونہ تو ہوس پمانی کرتا ہے جیسے لفظ راج کہ جمع کف کی ہے اگر چاہیے تجکو کہ الف کو یا کرے

بیج ہوگا اور اگر چاہے کہ یا کرے بیج ہوگا معنی ترکیبی قطعہ بیج کے درمیان میں ایک
نقطہ ہے یعنی بیج سے ایک نقطہ پر قناعت کر اور اگر تیری یہ مراد ہے کہ دو نقطے ہو جائیں
تو بیج بیج ہو کے برباد ہو جائیگا معنی یہ ہے کہ بیج سے بیج نظر طرح میں الف ہے جس کا ایک
عدد ہی اور بیج میں باج کے دو عدد ہیں اور بیج میں یا جس کے دس عدد ہیں اس سے
محتاجے قطعہ بیج میں ایک نقطہ ہے اور بیج سے قطعہ ہو گئے بیج ہو جائیگا بیج نہیں
رہیگا محسنات کلام آخر مصرعہ میں بیج بیجی اور شور و جھگڑا برباد کیا ہی خوب ہے کہ مذاق
سلیم پر مخفی نہیں باد ہوس جی سپا پر با اعتبار معنی بیج کے کیسیا اللطف ہی ایک نقطہ قانع
شو اس سبب سے کہ بیج میں فقط ایک ہی نقطہ ہے الاختلاف متن مضبوطہ میں
حد سود کی جگہ شود اور بجائے نقطہ خرہ اور مراد کو مراد اور آخر مصرعہ میں دونوں
جگہ بیج بیج غلط ہو چکا لاکہ دوسرا بیج ہے۔

نکتہ معاملہ باید کہ اول شرط احتیاط و خریدن کا لایا آرزو چون خریدہ شود در زمان
تا بعیب بد معاملی معیوب نشود نمی بینی کہ چون بیج را باز گردانی عیب می شود قطعہ
لت نزاع بود در عقب اقامت را کہ در میان اہل آرزو قال گفت و شنود برای
دو درم آنکس کہ کرد در کالا شود چو دو درم قلب قیمتش مردود و الالحاق معامل
بضم و کسر میم معاملہ کفترہ کالا سباب و خست و متاع غیر حیوان اقامت مسخ بیج کرنا
اور گناہ معاف کرنا معنی ترکیبی بشرط معامل اگر کوئی کالا و متاع خرید کرے تو چاہیے
کہ پہلے ہی سے جو شرط کہ اس کالا کے خرید میں اختیار کرنا منظور ہوں احتیاط وہ سبب
پورے اور ظاہر کر لے اور جب خرید لے تو ہم نہ لوٹے اور نہ بھیرے تو اس پر عیب بد معاملی
نہ لگائیں دیکھتا نہیں کہ بیج کے لوٹنے سے عیب ہوتا ہے معنی ترکیبی قطعہ اقامت
جو بیج بیج ہی اسکے سمجھے لت نزاع کی لگی ہوئی ہے کہ جھگڑا ہوا اور لاتین کھائے اس واسطے
کہ تیرے درمیان میں قابل سے گفت و شنود کرتا ہے یعنی جھگڑے کی باتیں اور
رہ کہ نہ خوب جان لے جس شخص نے کہ دو درم کے واسطے خواہ با بیع ہو خواہ مشتری
کالا رو کیا اس شخص کی قیمت و قدر مثل دو درم قلب کے مردود ہو جاتی ہے کوئی

قدر و قیمت اسکی زمین کرتا معنی معالے شریع کا مقلوب عیب پر معنی معالے
قطعہ اقالت کے آخرت موجود اورات کے درمیان میں جو ضمیر ہی قال حاصل
ہوتا ہے و درم کا قلب مردود ہی محسنات کلام بجا آرد میں رد ملتا ہے آرد میں بھی
الاختلاف شارح نے اقالہ کے بیان میں ات اور قال کی تشریح نہیں کی فقط
لت لکھا ہے متن مطبوعہ میں بجا می آردی اور بجائے ز قال ز قال غلط ہے۔

نکتہ سرور پائے نقد دست یعنی طیب کہ از وی ہوی مشک آید و نون نسیم پردہ است
کہ از زیرش صورت سپہ میاید قطعہ ہر کو متلع نسیم ستاند بجائے زر + داد از کم دوات
ترا کاغذی گواہ + باشد چون لفظ نسیم کہ نسبت اولش دوات + آخر زر حرفاے سپہ
نامہ سیاہ + اللغات تندر بافتح و تشدید نوعی از بے خوش + نسیم بالکسر وہ چیز کہ نقد
نہو اور اسکا لنباء وعدہ کیا ہو نون دوات کو بھی کہتے ہیں معنی ترکیبی شراس نکتہ میں
نقد و نسیم کا بیان ہی یعنی نقد کا سرو پاند ہے کہ ایک قسم ایک مشک سے ہے اور نون
نسیم کا ایک پردہ ہی جسکے نیچے صورت سپہ معلوم ہوتی ہے یعنی خرابی و خواری
معنی ترکیبی قطعہ جو کوئی زر نقد اپنا دے اور متاع کسبہ کے لے اور اسنے نم دوات
سے بالفرض تنجو ایک کاغذ گواہ بھی لکھکے دید بائیں وہ ایسا ہے کہ اول تو اسکا چون
نسیم کا ہے ایک دوات ہی پر از سیاہی کہ نون دوات کو کہتے ہیں اور آخر میں آن
حرفون سیاہ کے سبب سے ایک نامہ سیاہ ہی خواری خرابی اور بے فائدہ محض
معنی معالے شراس نکتہ کے سما خود بیان مصرعہ سے کھیلے ہوئے ہیں کچھ ضرورت
زیادہ بیان کی نہیں ہوئے معنی معالے قطعہ نسیم کے اول نون اور بعد اسکے
لفظ سپہ عیان محسنات کلام یہ بھی متقن پڑھا ہرین۔

نکتہ معامل باید کہ مشتری نخستین را از دست نند تا بدین بنید ہنگم در لفظ ہدی کہ
نخستین است چون یار کہ علامت مشتری است بنداری بدین شاعرانہ است احسن
اول آنکہ گذاشت + غیرت راے او نصیب نداشت + اللغات مشتری افیم
خریدار اشترا خریدنا اور بیچا لیکن پہلے معنی میں شایع ہے نشت بافتح و تشدید یا پرگزہ

معنی ترکیبی شرماعل کو چاہیے کہ پہلے خریدار کو جانے نہ دے اور ہاتھ سے نہ کھوئے تو بد
 ندیکہ غور کر کہ بدی جواول کے معنی میں ہی اگر یا اسمین ہوگی جو علامت مشتری کی ہے
 تو بد سامنے آئیگا معنی ترکیبی شعر جسے اشتراکی پہلے حرف کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوا کہ اسکی
 اس کے حصہ میں سوائے شت کے اور کچھ نہ تھا معنی معماے شربدی میں یا علامت
 مشتری کی ہے اگر اسکو چھوڑ دینگے بد رہیگا معنی معماے شعر اشتراے جب حرف
 اول چھوڑ دیا جائیگا شت اور اے رہ جائیگا محسنات کلام مشتری کی رعایت
 سے کہ چھین لفظ مشت کا ہی از دست نہ بد کیسا لطیف ہے۔

نگتہ ایدرویش ہر کہ چیزی از متاع دنیا بہ فروخت و پای بر سر عین مال خود زد قدم فرات
 چشم بگمان نہاد و نام با بے بدین نشان معین ست کہ پاکست بر عین نہاد و ہر کہ
 چیزے بخرد مشت زد بر روی رفاہیت و سیر لفظ مشتری برین معنی دلیل روشن ست
 کہ مشت ست بر روی رے افتادہ قطعہ مال دنیا فروش و عشوہ مخور + ایکہ فرے
 ز سروری داری + فرطلب کن ز ابتداے فروخت + نہ خوری از سر خریدارے +
 اللغات رفاہیت و رفاہیت بالفتح آسان و فراخ عیش شدن تیسر بالضم و بفتح کینان
 ہونا رے بالفتح و بالکسر و تشدید یا سیراب ہونا معنی ترکیبی شرا ایدرویش جس کسی نے
 کوئی چیز متاع دنیا سے بیچی اور اپنے عین مال پر لات ماری قدم فراغت کا سب کی
 چشم پر رکھا اور نام با بے کا اس نشان کا معین ہے کہ ایک پانوں ہے کہ عین پر رکھا ہوا ہے
 اور جسے کوئی چیز خریدی اُسے روے رفاہیت و سیر پر مشت یعنی گھولنا مارا
 لفظ مشتری اس بات پر ایک دلیل روشن ہے کہ مشت روے رے پر پڑی ہوئی ہے
 معنی ترکیبی شعر مال دنیا کا بیچ اور اسکا عشوہ مت خریداری مخاطب جو میں مجھے
 کہتا ہوں اسکو مان اگر فرسور مئی کی رکھتا ہے دیکھ فروخت کی لفظ کی ابتدا فری سے ہے
 بس اسی کو ڈھونڈو اور خریداری کی ابتدا خری سے ہے بس تو خریداری اسکی کر کے
 خری میں مت پڑ معنی معماے شربایچ میں باے بصورت پائے کے ہے کہ معما
 میرا با پاکسان ہیں عین پر جو بھنی اہل شہر اور اکثر مردم کے ہے رکھا ہوا ہے اور

مشتری میں روے رفاہت رہے ہی اور رہے کے منہ پر مشیت ظاہر اور اسکی پاؤں اور سین سے سیسہ بھی حاصل ہوتا ہی اور اسکے منہ پر بھی مشیت ہی اس صورت میں شین دو دفعہ لیا جائیگا اور معامین سین و شین بھی ایک ہیں معنے معامے قطعہ لفظ فروخت کی ابتداء فرسے ہی اور خریداری کی خری سے محسنات کلام عین کا لفظ مال کے ساتھ کہ معنی زر کے ہی اور نیز معنی ذات جسے عین المال کہتے ہیں کیسا خوب ہی پر چشم نگنان اس سبب سے کہ عین اہل شہر اور اکثر مردم کے منے میں بھی ہی لفظ سیسہ میں یا ہی اور علامت مشتری کی بھی یا اسی مناسبت سے لفظ روشن ہی از سر خریداری کیا ہی لطیف ہی کہ خریداری کا سر بھی خری ہی اور از روے خریداری بھی الاختلاف شراح کی تقریر خارجی اکثر ہوتی ہی اور میں فحش مطلب سے غرض رکھتا ہوں متن مطبوعہ میں بجائے خرید کے بجز نیک کی صورت اور سیسہ کی جگہ بس اور خری کے بجائے خرید غلط ہی۔

نکتہ ربا ابر قلب ست بروے آفتاب روشنائی افتادہ و قمار مارا رقم ست کہ سرو گردن بردن بال ہناده قطعہ ہر کہ در چید از ربا دامن خلعت مغفرت زرب بیند + والکے بردا روے پوش قمار + مارے از محنت و تعب بیند + اللغات ربا بالکسر زیادہ ہونا اور شوقا کرنا اور زیادہ لینا دام قرض اور بیچ میں قمار بکسر شرط و گرو اور کسی چیز کا کھیلنا ارقم مار سیاہ معنے ترکیبی شر ربا ایک ابر قلب ہو کہ آفتاب روسیا ہی پر پڑا ہو کہ اسکی برائی ہو جتی نہیں اور قمار مارا رقم ہی سرو گردن و دنبال پر رکھے ہوئے معنے ترکیبی قطعہ جسے کہ ربا سے دامن سمیٹا اور کنارہ کیا اسنے خلعت مغفرت رب کا پایا اور جو کوئی پردہ قمار کے منہ سے اٹھا دیگا وہ ایک مار محنت و تعب کا دیکھیگا معنے معامے شر ربا کا قلب ابر ہی اور روے روشنائی رہے جو ربا میں ہی اور قمار کا قلب ارقم اور سر اسکا قاف اور تیم گردن اور دنبال لفظ را اور مار کی بھی ہی خاصیت ہی کہ مردم پر رکھے بیٹھتا ہی معنے معامے قطعہ دامن ربا کا الف ہی جب اسکو سمیٹینگے رب ہوگا رو پوش قمار کا قاف ہی اسکو اٹھانیسے مار رہتا ہی محسنات کلام ابر قلب کیا خوب ہی کہ ال و لوشے دونوں کو شامل ہی ایسے ہی روشنائی بیعت آفتاب و دل اور ابر میں بکا لفظ ہی ہی روشنائی کا بھی روے اور رعایت آفتاب رہ

تاجنہیں زائد برادر کردن اور برادر و نب سب مناسبات یکدیگر ایسی ہی دامن خلعت روپوش اور
سوان کے الاختلاف شارج نے ارقم کے معنی میں لکھا ہے کہ ہانا مار لیست کہ رقم ہا برو
باشرا اور منتخب میں مار سیاہ لکھا ہے تن مطبوعہ میں بجائے منفرت زرب کے ارب اور
بجائے منفرت مختسب غلط ہے۔

گنتمہ ایدرویش تہہ نردرا از روے بساط در زیر او نہ کہ برد پاک باز آست و از کنار شطرنج
کرانہ گیر کہ حاصلش رنج بیکر آست قطعہ چرک دنیا ہر کہ میجوید زبرد نردنیست + قلب
اور اجامہ تقوی درون پاک از درن + بحر فکرت راز شطرنج ست حاصل شط و رنج + میکند
میسر جوی سر آشکارا و فتن + اللغات شطرنج سب لغت والون نے اسکو بالکسر لکھا ہے
اور فتح ضعیف معرب سترنگ بمعنی مردم کیا کہ بصورت آدمی کے ہوتی ہی اور اکثر اسکے ہر
بھی انسان کے نام پر ہیں اسلئے سترنگ کہتے ہیں شط بالفتح و تشدید طے محلوہ و و کنارہ
و دیا وجہ چرک بالفتح ریم زخم و میل کہ ہندی سپاہی و کثافت آہن دران بفتخین چرک
و نام کوہ میسر بالفتح و کسر سین قمار و قمار باختن فتن بکسر و فتح تاجنہ فتنہ مع ترکیبی نشر
ایدرویش تہہ نرد کو روے بساط سے کہ کھیلنے کی وقت رکھتے ہیں نیچے رکھ جیسا کہ نہ کھیلنے کے
وقت رکھتے ہیں کہ یہی برد پاک بازون کی ہی اسی کو وہ اپنا غلبہ اور نظر جانتے ہیں اور کنارہ
شطرنج سے کنارہ پڑ کہ حاصل اسکا رنج بیکر ان ہی معنی ترکیبی قطعہ میل اور کثافت
دنیا کی جو شخص برد نرد سے ڈھونڈھتا ہی نہیں ہی اسکے قلب میں لباس تقوی کا جسکا کوہا ہی
طباس التقوی خیر نہ درون اسکا پاک ہی ورن سے پیسے میل و کثافت سے بس قلب اسکا
لباس تقوی سے خالی اور میل و کثافت بھرا ہی مخفی نہ ہے نیست پہلے مصرعہ کا متعلق فقر
مصرعہ کے ہی اور شطرنج وہ چیز ہی جس سے تیری فکر کو شط اور رنج حاصل ہی اور میسر ظاہر
ہے کی طرح سر اپنا فتنون میں ڈالتا ہی فتنہ انگیز یاں شراب کی خود عیان معنی معامے
نشر تہہ نرد نقطہ جب روے بساط لفظ نرد سے نیچے رکھینگے برد ہوگا شطرنج کا ایک کنارہ
شط ہی بمعنی کنارہ اور دوسرا رنج جب بیکر ان ہوگا شطر ہیگا جسکا ایک کنارہ گیر ہی
معنی معامے قطعہ برد نرد تعریف درون دن تاجنہیں زائد شطرنج سے شط و رنج

حاصل ہوتا ہے میری سرچسبیس تمام محسنات کلام پاکبازان کا لفظ بننا سبب
نرد اور شطرنج کے ہی کنار اور کرانہ برعایت لفظ شطرنج اور لطف یہ کہ کھیلنے کے وقت
کنارہ پر بساط کے بیٹھے بھی ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں نرد نیست کی جگہ
نرد نیست غلط ہے۔

نکتہ ایدریش قاف قرض کو ہیست رض یعنی شکستن پشت امید زیرش نہادہ و
اندیشہ گروا کیست از پستی ہمت در کو افتادہ قطعہ دام دل باریک سازد
ہیچو مو + دام را بین قلب مو اطراف او + چون مقطع شد حروف لفظ و ام + زدگانہ
وصل یار از نظام + اللغات رض کی تفسیر خود مضر ح نے کردی گرو بکسر اول و
فتح ثانی رہن و مجاز اکیڈ گوا بفتح مخاک وزمین نشیب و شجاع و معتد دام قرض و رنگ
ولون نظام بکسر نون تخفیف ظاے معجمہ آراستی و رشتہ جواہر معنی ترکیبی نشر ایدریش
قاف قرض کا ایک پہاڑ ہے اور رض یعنی شکستن پشت امید کی اسکے نیچے رکھی ہوئی
کہ زیادہ تر نا امیدی نجات کی ہوتی ہے اور اندیشہ گرو کا ایک راسے ہے کہ پستی ہمت
سے کو بیٹھنے میں پڑا ہوا کہ پستی ہمت کی مقضی اس سے رہائی کی نہیں ہوتی۔
معنی ترکیبی قطعہ دام ای قرض دل کو ایسا لاغر و باریک کر دیتا ہے جیسے مولا غا و
باریک ہوتا ہے پس دام کے قلب کو دیکھ جسکو مو اطراف سے گھیرے ہوئے ہے
اور جبکہ حروف لفظ و ام کے سب مقطع اور جدا جدا ہیں پھر وصل یارون کا نظام حالت
وام میں کیسے ہو سکے لاجرم ممکن نہیں کہ قطع دوستی کا نہوئے معنی معماے نشر
جب حرف قاف لفظ رض پر آئیگا قرض ہوگا اور حرف راجو لفظ کو میں پڑیگا گرو ہوگا
معنی معماے قطعہ دام کا دل الف ہے جو باریک و لاغر ہے اور اسکے اطراف
میں مو ہے و ام کے تین حرف ہیں تینون مقطع ہیں محسنات کلام دام دل یعنی
قلب و ام کا اور نیز دل دام کا کہ الف ہی لاغر و نحیف الاختلاف متن مطبوعہ میں بجا
رض کے رض اور بجائے گو کے کوہ غلط ہے۔

حکایت یکے از تجار را کہ بہ سمت سدا و معروف بود پرسیدند کہ سبب چیست کہ

ہرگز متاعی را کہ دیگرے خریداری کند بصورت مراد خود مراد کنی گفت ندانید کہ سودا آنگاہ سودا کرد کہ یکی در عقب ندارد قطعہ گر سر از حلقہ مزاد کشے + زاد عیش رہ وفا بینی + و رجوی در بہا بیفزائے + بر سر از طعنہ چو بہا بینی + اللغات سمت بالغ راہ و روش نیکو و راہ راست یافتن شد و بفتح درستی گفتار و کردار مزاد افزون کردن مراد ارادہ کردہ شدہ یکے بمعنی احدی کے بھی ہی بہا بفتح قیمت و روشنی معنی ترکیبی شریک شخص تاجرون سے تھا نیک چلنی اور راستی درستی کردار و گفتار میں معروف اس سے پوچھا کیا سبب ہی کہ جس متاع کی دوسرا خریداری کرتا ہو تو اپنے ارادہ سے زیادہ اسی نہیں بڑھاتا جو ایک دفعہ کہتا ہو اس میں کمی بیشی نہیں کرتا کہ تا تم نہیں جانتے سودا میں سود جب ہی تک ہی کہ یکے یعنی کوئی اس کے سمجھ نہوا و نیز یکے سے مراد الف اگر الف ہوگا تو وہ سود نہیں رہیگا سودا ہو جائیگا معنی ترکیبی قطعہ اگر حلقہ مزاد سے جو میم ہی سر نکال لیگا تو زاد عیش راہ وفا کا دیکھیگا یعنی پوری عیش کی راہ کا توشہ ہوگا اور اگر ایک جو بھی اس میں بڑھایا تو طعنے کے ڈنڈے سر پر دیکھیگا اس سبب سے کہ نقصان ہوگا لوگ طعنے دینگے معنی معاملے شر مراد مزاد تصحیف یکدگر سودا کے عقب ہیں جب ایک یعنی الف نہوگا سود ہی معنی معاملے قطعہ مزاد سے جو میم کہ بصورت حلقہ کے ہی کھینچ لیا جائیگا زاد رہیگا اور لفظ بہا کے ساتھ جو جو ملائینگے چو بہا ہوگا جیم چہ معنایں ایک ہیں محسنات کلام سمت سودا دونوں کا سین ایسے ہی سودا و سود چو بہا میں ہی ہا موجود ہو۔

فصل فی المذمت سقات السوق

نکتہ روی سین سوق رستہ ایست از دندان مکالبہ دزدیرش قاف یعنی سیم وزر در محاسبہ واو در میان حلقہ چاہ ویل کہ از شش جہت مردم را بدان سوق سوق میدہند قشوی سوقی قلب ست کج ہچون کمان + قوس از ان شد قلب سوق اے نکتہ دان + سوق پائے خلق جمع آرد بدام + ساق را بین جمع سوق اند کلام + لفظ بازار سے بدین یاری دہد + کانکہ بازار سیست بازاری بود + اللغات شائع نے لکھا ہی سقات

جمع ساقی بمبئی باشندگان بازار سوقی بالضم و فتح واو مردم فرومایہ در عایاج سوقہ سوقی بالضم
 بازار و جمع ساق و بالضم زانند رستہ بمبئی صف دکان بازار مجازا بازار و راہ مکالمہ با ہمدگر
 سیکہ کر نامی اسبہ با یکدیگر شمار کرنا و پیل نام وادی در دفرخ و واسے و سختی عذاب زاری عربی
 مین معیوب کنندہ عتاب کنندہ فارسی ضعیفی اور رونا اور غم کرنا معنی ترکیبی شتر لفظ
 سوق کار و سین ہوا و یہ سین ایک رستہ یعنی صف ہو دندان مکالمہ سے دندان بلحاظ
 دندانہ سین رستہ کے کہا ہوا اور مکالمہ بلحاظ سنگ فراہی بازار یون کے جیسی کہ انھیں ہوتی ہو
 اور اس سین کے نیچے قاف جسکے معنی سیم وزر کے بھی ہیں کہ اسکا محاسبہ اور شمار سوق مین
 رہتا ہوا و واسکے بیچ مین ایسے جیسے حلقہ چاہ ویل کا کہ شش جہت سے لوگوں کو اس سوق
 کی طرف سوق دیتے اور ہاتھ پھیلانے کا رگزار قضا و قدر کے جیسے دوزخیوں کو چاہ ویل
 کی طرف تشبیہ سوق کی ویل سے بدین اعتبار کہ منظر فتنہ و فساد اور جملہ منہیات کا سے
 معنی ترکیبی شتر سوقی کہ یہ قوس سے قلب ہوا ہی اسید واسطے مثل مکان کے
 کچ نہاد ہی پس ای نکتہ دان ہی وجہ ہو کہ قلب سوق کا قوس ہی یہ سوق ایک دام ہی
 کہ پائے مردم اس مین پھنسے ہیں دیکھ صاف ظاہر ہو کہ ساق کی جمع سوق ہی اور جو انکو بازاری
 بھی کہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہو کہ بازاری ہمیشہ بازاری رہتے ہیں سینے روئے
 اور عجز کرتے یا عیب لگاتے اور عتاب کرتے خود لفظ ہی اس معنی کا مددگار ہوئے معنی معامے
 شتر سین اور قاف اور وامل کے سوق ہوتا ہو سوق سوق میدہند تجنیس تام
 معنی معامے شتر سوق کا قلب قوس ہی ساق سوق تجنیس زائد بازاری
 بازاری تجنیس تام محسنات کلام واو کو چاہ ویل کہنا کیسا مناسب ہو کہ سر کلمہ
 ویل کا واو ہی اور نیز ذکر شش جہت اس سبب سے کہ واو کے شش عدد ہیں اس نکتہ
 مین حروف سوق مین تھرو کر کے مذمت سوق کی کی ہی آئندہ ہر پیشہ و رکاذ کہ ہو
 الاختلاف متن مطبوعہ مین سین سوق کو شوق رستہ کو رشتہ سیم وزر کو سیم وزر
 شش جہت بدون از اور پھر سوق کو شوق اور یاری کا باری غلط ہو۔
 نکتہ خباز پے نان و نمک سنگ مگر در تر از وے آزمی نہد تا علمہ دان حرص بدان

آبادان کند لفظ اور بدین معنی دلیل ساز کہ اولش حب یعنی مکرست و آخر آرزو طبخ پختہ کا
خوار و یخوان سحر الوان می آید تا مشتی را بعلت امتلا سے معدہ و خلا سے کیسہ در نالہ آورے
ہم از نام او این نشان بدان کہ اولش طب یعنی سحرست و آخر اخ یعنی نالہ و افغان
قطعہ گر نباشد خبر از سما سے خیز + ناؤ اور ناؤ اداں از کساد + و رکند در طبع قلبی آتش نیز +
حاصل طبعش بود خط فساد + اللغات خباز بالفتح و تشدید بانان نیز آرزو یعنی حرص
خب مکر و حیلہ اور بداندیشی کرنا اور فریفتہ کرنا طبخ بالفتح و تشدید با پزندہ مشتی
اشتہا سے آرزو کرنا امتلا سے ہونا خلا خالی ہونا خنجر بالضم نان و نان بختن و نان اداں
خیر نیکو و نکوئی ناؤا تبدیل نان با مخفف نان و با جو نان یعنی روٹی اور با یعنی شوربا
کے ہی بس ناؤ اور روٹی شوربا پیچنے والا تو اسامان و اسباب تو نگری و قوت و خوراک
آتش ہر طعام رقیق قابل پینے کے معنی ترکیبی نثر یعنی خباز کہ بے نان ملک ہوا
محتاج ہر روز سنگ مکر کا حرص کی ترزو میں لکھتا ہی یعنی حرص سے مکر و حیلہ کرتا ہی
اور ہر ایک کو ٹھاتا ہی غرض اسکی بھی ہی کہ اس مکر و فریب سے غلبہ دان اپنے حرص و
آز کا آباد کرے اور بھرے تم اسکے لفظ ہی کو دیکھ لو کہ اول اسکے خب ہی یعنی مکر اور آخر
اسکے آرزو اور طبخ پختہ خواہ کیسیا روئے خوان کو سحر الوان سے آراستہ کرتا ہی کہ ہر کسی پر
جادو ڈالے تو خواہش والا بسبب پُری معدہ اور خالی ہونے کیسہ کے نالہ و فریاد میں آئے
خواہ میسر آئے اور بہت کھا جانے سے خواہ نہ میسر آئے اور لچانے سے اور اس نشان
کو اسکے نام سے معلوم کرے کہ اسکے اول میں طب یعنی جادو ہی اور آخر میں اخ یعنی
نالہ اور افغان معنی ترکیبی قطعہ یعنی ناؤا کے خبر ای نان خیر سیما ہو دغا و دغل
سے ہو تو وہ ناؤا ہی کھوٹے پن سے ناؤا یعنی بے سامان و مفلس ہو جاتا ہی اور جو اشیا
اپنے طبع میں کچھ قلب و کھوٹا پن کر لگا تو اسکے طبع کا حاصل خبط و فساد ہو جائے گا
معنی معامے نثر خباز کے اول خب اور آخر آرزو ہر اور طبخ کے اول طب
اور آخر اخ خود عیان معنی معامے قطعہ خبر و خیر تصحیف یکدگر ناؤا اور ناؤا
تجوئیس نام قلب طبع کا خبط واضح ہو کہ خباز اور طبخ اور ناؤا اور آتش پر سبب ایک ہیں

مصرح نے اپنے نکات جدا جدا نام سے نکالے ہیں یا ولایت میں جدا جدا ہوتے ہوں
 محسنات کلام سنگ و تر از و غلہ سب مناسبات دان کا لفظ غلہ دان اور بدان
 اور ابادان سب میں موجود ہی آرزو و حرص مراد و اور آرزو ہون سارا
 اس سے بھی آرزو لگتا ہی امتلا سے معرہ و خلا سے کیسہ کیسا بر محل ہی نام و نشان
 کیسے خوب ہیں کسا دو فساد بھی مراد و یکد یک لکیر الاختلاف متن مطبوعہ میں مکر کو
 مکر خب کو حب آرزو از رخ کو ارج خیر کو خیر غلط لکھا ہی۔

نکتہ قصاب خونخوار الف تیغ پھو خط شعاع ماہ سلخ در میان قصب کشیدہ
 تا قص را کہ سینہ گو سپند بست بواسطہ آن تیغ بمعلق کہ صورت با دارد تعلق دیدہ
 و جلاب بز قدم کہ جلا از وطن می نماید و در عقب با چون با مراجعت میکند در میان حب
 کہ چاہ مکرست لائے ابتلا دارد و از بادہ پیائی نمی کوشد کہ خلق را چون جل بہ آب
 را ند قطع در لغت یک معنی قصاب ہے زن آمدہ است + لاجرم قصاب از خنجر
 رگ و پے میزند + بے زبانی را بردناے گلو ہر دم بہ تیغ + و رہنالد پھچان دانند کہ او
 نے میزند + اللغات قصاب بالفتح و تشدید صا ذناے زن و برندہ گوشت خط
 بالفتح رشتہ اور رشتہ میں پرونا اور حرام مغز سلخ بالفتح و تشدید لام پوست کشندہ
 سلخ پوست نکالنا اور آخر ہونا ماہ کا گذراندن ماہ و آخر ماہ و پوست بز و مار
 قصب بالفتح بریدن و بفتحین فی و ہر گیاہ خالی و بالضم پشت و رودہ و گلو و مخرج
 نفس قص کے معنی مذکور ہیں معلق وہ چیز جسمین کوئی چیز لٹکائیں اور خاراہنی
 جسمین قصاب گوشت لٹکاتے ہیں کہ سرکچ ہوتے ہیں تعلق بہ چیزے دیدہ و بختیں
 جلاب بالفتح و تشدید لام شتر اور بردہ اور گو سپند و فیضہ ایک جگہ سے دوسری جگہ
 بھیجنے کو لیجانے والا بز قدم حقیر و ناتوان و بطی الحمرکت جلاب بالفتح گہرا اور وطن سے
 نکل جانا جل بالفتح نام طائر خوش آواز پر زن کو بچپن مارنیوالا معنی ترکیبی نشر
 اس نکتہ میں صفت قصاب و جلاب کی فرمائی چنانچہ لفظ قصاب میں تصرف
 فرما کے کہتے ہیں کہ قصاب خونخوار جو چمیرے الف کے مثل ڈوری شعاع ماہ کی

جیسا کہ سلع میں مشابہ چھپرے کے رہ جاتا ہے قصب ای گلو اور خرج نفس میں کھنچی ہوئی ہے
یعنی واضح ہے جو اس لفظ کو اس وضع پر وضع کیا ہے اسید واسطے ہے کہ قص جو سینہ کو سپندہ کہتے ہیں
اس چھپرے کے واسطے سے معلق پر کہ بصورت پا کے ہے تعلق دے یعنی کاٹ پھاڑ کے
اسپر لٹکا دے اور جلاب ہر قدم منحوس کہ وطن سے نکل جاتا ہے عقب با میں جیسا کہ اسکے
لفظ سے ظاہر کہ جب با کا عقب ہے تو جلاب ہے اور با کی مراجعت میں جلاب درمیان جب
کے کہ چاہ اسکے مکر کا ہے اور لا ابتلا کی رکھتا ہے یعنی اس کچڑ میں مبتلا ہے مطلب یکہ جلاب
جو اس صفت سے موصوف ہے اپنی باد پھائی و بیودگی سے اس بات کی کوشش کرتا ہے
کہ مخلوق کو مثل جل کے طرف آب کے ہانکے جو اسکی چاہ مکر کا ہے اور اپنے مکر میں بھالنے
معنی ترکیبی قطعہ قصاب کے ایک معنی لغت میں ہے زن کے بھی ہیں اسی سبب
سے قصاب خنجر سے رگ و پز کاٹتا ہے اور ایسا ہر دم کہ ہر دم بیرحمی سے گلے بے زبانوں
کے کاٹتا ہے اور جو وہ نالہ کرتے ہیں تو اسکو فی جاننا ہے کہ یہ بالنسلی بجاتا ہے ترس نہیں
لکھتا بلکہ اسکے نالہ سے مراد پاتا ہے معنی معامے نشر قصاب میں چھری الف کی
قصب میں رکھی ہوئی ہے اور ایک جز اسکا قص بھی ہے اور الف تیغ بالصور
معلق ان سے بھی قصاب حاصل ہوتا ہے جیسا کہ بعد بیان قص والف اور با کے
تعلق و بد کے ساتھ آیا کیا ہے جلاب کی لفظ میں کئی صورتیں نکالی ہیں یعنی جلاب تو
اسکا نام ہی ہے جب یہ وطن کو چھوڑے تو یہ جلاب جلاب ہے اس صورت میں گویا با
کو پیچھے چھوڑ دیا اور جب مراجعت کر لیا تو مع با کے وہ جلاب پھر ہو جائیگا اور جلاب
کا اول آخر جب بھی ہے اور بیچ میں لا بھی ہے کہ اسکا مجموع بھی جلاب ہوا اور یہی جلاب
جل اور آب بھی ہے معنی معامے قطعہ لفظ نالے گلو اسکا الف ہے جب یہ گلو کاٹا
جائیگا فی ہوا محسنات کلام قصاب کے لیے خوشوار کیسا مناسب ہے ڈوری شعاع
کی تیغ کے ڈورے سے کیسی روشن ہے اور سلاخ برعایت قصاب معلق کی تشبیہ
لفظ یا سے کیسی الطف ہے کہ دونوں سرکچ ہیں جلاب کو ہر قدم کہنا کہ بکریوں کے
قدیم پر قدم اٹھاتا ہے کیسا چسپیدہ ہے در عقب با چون با مراجعت میکن کیسا باریک ہے

کہ جب جلا کے وقت مین با عقب مین ہی اسلیے کہ جلاب تو تھا ہی وطن چھوڑنے سے جلا ہوا
جب مراجعت کر لگا وہ با عقب کی لوٹ کے سامنے جلا کے آجائگی اسی واسطے در عقب
چون با مراجعت کند کہا ہی قصاب قصب قص سرکہ قاف جلاب جل جلا ابست
مستغنی بلفظ لا بھی اور سرکہ جیم نیز با فی ناے نالدر فی ان سب سے ناے اور نے
حاصل ہوتا ہی فی تصحیف یکدگیر الاختلاف متن مطبوعہ مین خط کی جگہ خط سلاخ کو
سلاخ تا کو نا بر قدم کو بر قدم جب کو خب باد کو ہادہ پرن کو زن کو زن از کی جگہ کنز
غلط لکھا ہی۔

تکستہ نیز از باد پیا جامہ ایست بر بالے آذوالف خیاط زیر سوزنے در خط امل دراز
قطعہ گرفت جامہ نیز بر سر مہ جا + چودرع ہجو الف کرد قطع جامہ وسے + وگر نہ غیر بر
برک جامہ درزی + شود ز فقر برہنہ بسان زرد دی + اللغات نیز بالفتح والتشدید جامہ
و متاع خانہ و سلاح نیز از جامہ فروش خیاط بکسر سوزن و بفتح و تشدید یا درزی خیاط رشتہ
و در رشتہ کشیدن زیر برہنہ مہ باے موجدہ دزد مثل کیسہ بر صفت خیاط فوج بالفتح گز اور
نا پنا کپڑے کا نیز بفتح تین ربودن بقبر اور پنہانی غلبہ کرنا ترک معروف سامان دزدی معروف
ز درخت انگور می سر ما و زمانہ جہینہ کا ہندی ماگہ کہ اشد جاڑے کا وقت ہی معنی
ترکیبی شہر بنیے کپڑا نیز از باد پیا کا ایک جامہ ہی بالے آرزو اپنی حرص کو چھپاتا اور اور کو
حرص دلاتا ہی آذوالف خیاط زیر برکا جو چکے چکے چلاتا ہی ایک سوزن ہی خیاط امل دراز
مین بنیے ڈورا پڑی ٹلائی سوئی ہی معنی ترکیبی قطعہ جامہ نیز از نے مہ کے سر پر جگہ پڑی
جب گز ہجو الف فی اسکے جامہ کو قطع کیا یعنی جب کسی خریدار کے ہاتھ بچا اور گز سے ناپ
کے دیا اسمین ایسی دغا و چالاکی کی کہ اپنا جامہ جامہ فروغ ماہ سے بھی بڑھ کے پر فروغ بنالیا
اور اگر غیر کے جامہ سے جامہ دزد لکا برک و سامان حاصل کر لگا تو انجام کار فقر سے ایسا
برہنہ رہ جائیگا جیسے ماہ دی مین انگور برہنہ ہوتا ہی کہ ایک برگ نہیں ہوتا معنی
معماے شریف بزرگوں کہ آری پلائیگے نیز از ہوگا اور سوزن الف کی خیاط کے خط مین
موجود ہی معنی معماے قطعہ مہ کے سر پر جا آنے سے جامہ ہوتا ہی اور کلمہ مذکوری

میں آنے سے درزی حاصل ہوتا ہی محسنات کلام ہزار کو باد پیا اس سبب سے بھی کہا کہ جب کپڑا ناپتا ہی تو اُسکے ساتھ میں ہوا بھی ناپتا ہی اسیلئے کہ ہوا سب میں بھری ہوئی ہی ہزار ہا باد پیا بالاسر کلمہ باخیا ط کو زیر بر کے ساتھ موصوف کرنا کیسی بلاغت ہی برک میں یہ بھی احتمال ہی کہ برک بہ کاف عربی ہو جو جامہ لپٹی کو کہتے ہیں کہ پوشش فقر کی ہی اور لفظ فقر کا بھی شعر میں ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے رز کے زر غلط لکھا ہی نہ لفظ ہزار میں بے وزے کے نقطے ہیں کیا معلوم کیا لفظ ہی اور جو کہا ہی پوری نقطہ نکلند وہ اپنا اپنا موقع ہی۔

نکتہ صورت صنائع قلب گداز نقش زر کہ بر صیورغ دژ کا لبر نخین و گداختن را گویند و صولع بالفہم پیمانہ باشد قلب گداز نقش زر کہ بر کنار دارد فصائع ست و راے صراف سیاہ کہ بتعقب سر صدر جلال در صف نعال جمع شد قطعہ صراف جمع شد بہ پریشانی دم دریا باینکہ ہست پریشان دم مدر + زر گر نقش تبر چہ دل نہادگان + تیر لست کردہ دم دم از بوتہ گذر + اللغات صنائع و صیارغ بہ تشدید باز زر گر قلب گداز کھوٹا گلا نیوالا صنائع میل کنندہ و جو رکندہ تعقب پیچھے سے آنا اور برائیاں ڈھونڈھنا کسی کی اور عاقبت اپنی بخیر جاننا صدر بالفتح سینہ و اول و بالانشین و پیشگاہ خانہ نعال بکسر فون جمع نعل ای نقش صف نعال پچھلی صف جہان جوتیان اُتارین صراف بفتح و تشدید ہندی رکھیا مدر بفتح تین کلون مدر و احد بوتہ بوا و مجول ہندی کھریا چاندی سونا گلا نیکی معنی ترکیبی نہ صورت صنائع قلب گداز یعنی دغا باز کی بسبب نقش زر کے کہ کنارہ پر اسکے ہی اور وہ نین ہی نقش عین بمعنی نہ صورت صنائع کے ہی کہ مجازا بمعنی تلف شونہ کے ہی اور راے صراف کی کہ سیاہ ہی اور خواب و بد اسباب سے کہ اسکو آخر میں مرفیال صدر و بالانشین کا ہی صف نعال میں جمع ہوئی یعنی نہایت ناخیر و حقیر راے ہی کہ وہ بالانشین کا خیال کرے معنی ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہیں دیکھو صراف کیسا ہو قوف ہی کہ با وصف پریشانی دم کے خیال دم میں نہایت خوش اور خاطر جمع ہی اور ماہیت دم سے واقف نہیں کہ ہر دم پریشان مدر ہی یعنی

لاستہ لکھ
پہاڑت مدر
نہ نہیں اور
نہ نہیں اور
کی عبارت کا
نہ نہیں اور
نہ نہیں اور

کلوخ اور زر گر نقش زربینے تہ پر کہ صورت تیر کی ہی جو اسکے بوتہ سے نکلتا رہتا ہی جائے۔
کیون اسقدر دل نہاد ہو رہا ہی غرض دونوں اپنے اپنے خط میں ہیں معنے معامے شر
صانع اور صنائع دونوں نقش میں باہم صراف کے اول آخر صفت ہی اور درمیان میں
اسکے را اور سر اسکا سر صدر جو صا د ہی معنے معامے قطعہ درم پریشان مدر ہی اور
تہ نقش تہ محسنات کلام قلب گداز بدین وجہ کہ سوا قلب کے کھراگلا تا ہی نہیں
یا زری کی محبت میں دل کو گلا تا ہی صدر اور صفت دونوں کا سر صا جمع اور پریشان
متضاد الاختلاف اس متن مطبوعہ کا بھی وہی حال ہی جس سے میں نے اس نکتہ میں
اور پڑھا عدی کہ عبارت کسی شرح کی لکھدی ہی یعنی سوائے صانع کے قلب گداز تک
کسی شرح کی عبارت ہی بلکہ اس متن میں (صورت شرح) زیادہ لکھا ہی علاوہ اسکے
صفت بجائے صفت اور تیر بجائے تہ یہ بھی غلطی ہی۔

نکتہ عطار اگر عطاے طائے طیب اخلاق در دل نباشد کسوت عار می پوشد و علاون
را اگر لباس سروپاے عفت یعنی پرہیز گاری نہ ہو چشمہ ترازوی لای لاو سے پچاید
قطعہ عطار الیش از خدا دے عطا است + از خلق خلق طیب ندارد دے دریغ +
علاون قلب فالع دل شد بہ تیغ مکر + بنگر بہ پیکریش کہ بہ بینی علاون تیغ + اللغات
عطار بالفتح و تشدید طاخو شبو فروش علاون بالفتح علف فروش عفت کی تفسیر مصرح
نے کردی ہی فالع شگافندہ و برندہ کسوت بالکسر جامہ پوشانیدن و جامہ و زخمت
پوشیدنی معنے ترکیبی شرع طار اگرچہ شبو پچا ہی لیکن اسکے دلیں عطا طے طیب اخلاق کی نہیں
ہی یعنی ظاہر شبو تو ہی خوشبو اخلاق کی نہیں ہو جب تو لباس عار کا پنے ہوے ہی کہ ہر کوئی اُس سے عار
کریگا اور علاون میں اگر سروپاے عفت و پرہیز گاری کا نہ تو تیری آنکھ میں رویے صورت
لاے لاو کی معلوم ہوگی اے سر اپا بہودہ اور جھوٹ تو اُسکی صورت دیکھتے ہی
لاو و بہودہ جان لیگا معنے ترکیبی قطعہ اگر عطار کی راے خداے تعالیٰ نے
درپے عطا کی ہی تو خلق سے طیب خلق کو دم بھر دریغ نہ رکھیگا اور علاون کا قلب
فالع دل ہی یعنی برندہ اور شگافندہ تیغ مکر سے دیکھ لو اسکے پیکر کو کہ صورت علاون

تج کے ہی پھر زندہ کیسے ہوگا معنی معامے شر عطار میں اگر طایب اخلاق کی نہوگی عام
 رسد کا علاف کا سرو پا عفت ہی اگر اس میں عفت نہوگا لارہیگا جو بعضی کپڑے کے ہی اور وہ بھی لاف
 کی کہ لاف اس میں موجود ہی اور چشمہ کنے سے عین کا ذکر بھی ہو گیا معنی معامے قطعہ
 عطار میں عطا کے پیچھے رالانے سے عطار ہوتا ہی خلق بالفتح اور خلق بالضم تجنیس تام
 علاف کا قلب فاعل ہی بنکر پیکر تصویف ایسے ہی علاف علاف بھی تصویف محسنات
 کلام عطار عطا طایب سب لفظ ایسے ہیں کہ ایک دوسرے میں موجود اور سب کا
 سر کلمہ طالع باس سرو پا کسوت سب مراد فیکر بیکر چشمہ لائے برعایت یک دگر
 الاختلاف شارح لکھتے ہیں کہ بھت فاعل ساختن لفظ علاف کلمہ قلب یا دل ہر کلام
 بہ تنہا کفایت میکند ہر و درکار نیست مگر لفظ قلب محض برائے معنی ترکیبی ایراد
 انتہی معنی ترکیبی تو مقدم ہیں پھر اسکا لکھنا کیا ضرورت تھا متن مطبوعہ میں علاف کے
 بجائے علاف تیسرے مصرعہ میں پھر علاف فاعل کی جگہ قانع غلط ہے۔

گفتہ بقی بقال پشہ نیست کہ بر سر آل یعنی سراب قیہہ مال پرو بال میزند و دال
 دلال رہنما نیست و معرض لال ہر کہ در حیطہ ادلال اومی آید لال میشود قطعہ بقال زندگی
 طلبہ ہر جمع مال + لام اپنے بقا بنگر نام و بقال + دلال کہ شتاب و گئی ناز میکند + دل
 ناز کردن آمدہ و بر شتاب دال + اللغات بقی بالفتح و تشدید قاف پشہ بقال تشدید
 قاف ترہ فروش عام غلہ فروش کو کہتے ہیں آل بالمد سراب یعنی دھوکا نمائش آب
 دلال ناز و تشدید لام اول بسیار راہ نامیندہ اور وہ شخص جو بائع مشتری کے درمیان
 میں ہو لال گنگ ادلال جمع دلیل قال گفتگو دل کے معنی ناز کردن مصرعہ نے لکھ دیے
 معنی ترکیبی شرح کہتے ہیں کہ بق جو بقال کے اول میں ہی یہ ایک چھوڑا اسکی
 آل کے سر پر پرو بال مارتا ہی یعنی اڑتا ہی اور وہ آل اس کے آمال کا ہی مثل سراب
 قیہہ کے کہ سمجھتا ہی کچھ اور اور ہی کچھ اور بالکل دھوکے میں ہی اور دال دلال کا ایک
 رہنما ہی معرض لال میں اسلئے کہ جو کوئی اس کے گھیرے میں پڑ جاتا ہی لال ہو جاتا ہی یعنی
 گنگ اور واقعی دلال ایسی باتیں کرتے ہیں کہ ناطقہ بند کر دیتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ

بقال زندگی واسطے مال جمع کرنے کے ڈھونڈھتا ہو دیکھ لو اسکے نام میں بقا کے بعد
لام ہی جس کا قلب مال خود تیری ہو قال میں دلال خرید فروخت میں کبھی شتانی کرتا ہی
کبھی ناز کرتا ہی اور کیوں نہ کرے کہ دل کا لفظ بھی تو اسکے ضمن میں ہی جس کے معنی ناز
کرنے کے بھی ہیں اور شتاب پر بھی دال ہی معنی معامے شربال میں لفظ بق اور آل
دونوں موجود کہ مجموع بقال ہی اور دال دلال کی معرض لال میں ظاہر معنی معامے
قطعہ بقال میں اول بقا ہی اور آخر لام جس کا قلب مال بقال بقال تینیس تام
اول لفظ دلال کا دل ہی بفتح دال اور اسی میں دال بھی ہی جس کا ایا اول ناز کردن
اور بر شتاب دال ہی جیسے پہلے شعر میں مال کے بعد لام اشارہ قلب لام کا ہے
محسنات کلام بقال آل مال بال دال دلال لال اطلاق مال قال دل دال
کیسے الفاظ جمع کیے ہیں بقال سے بق اور دلال سے دال جو اخذ کی ہی خالی از صنعت
نہیں الاختلاف اصل کتاب میں سراب بقیعہ لکھا ہی اور بقیعہ مع بابا بان کے معنی
میں نہیں ہی بلکہ قیعہ ہی جمع قاع اس واسطے میں نے موافق تحقیق لغت کے کہ بقیعہ نہیں ملا
قیعہ ملا اسکو قیعہ قائم کیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ باکو نفس کلمہ سمجھے ہیں حالانکہ جارہ ہی
شایع نے بقیعہ کے معنی لکھے ہیں پارہ زمین و منزل یہ بھی خلاف لغت کے ہی بقیعہ کے یہ
معنی ہیں نہ بقیعہ کے کہ یہ خود لفظ ہی مع بالغت میں نہیں ہی اس متن مطبوعہ میں بھی
بقیعہ مع بال لکھا ہی اور دلال کے ساتھ ایک واو زائد اور معرض لال کو معرض دلال اور بجا
آمدہ و بر شتاب کے آمد دال بر شتاب غلط ہی۔

نکتمہ حداد کہ چون الف در میان حد کہ حرامست کسوت حداد یعنی جامہ باسواد دارد
حداد ملن و حاجزست ازداد و لباد کہ در بعد یعنی جمع مال چون الف ثابت و مستقیم
ست لام جمعیت او پر وہ البست بر روی باد قطعہ حداد کہ در بود در و درون نعلین
زین رو باہ تیرہ بود و دے آہنش + لباد را بر اے لب نان بود فغان + ازاد ہریر لب
بنگرنالہ کردنش + اللغات حداد بالفتح و تشدید وال آہنگر و بکسر و تخفیف چیز ہائے
تیز و جامہ ہائے سیاہ ماتمی حد حائل میان دو چیز و حرام کردن اور جدا کرنا کسی چیز کا

حاجز و وچیر کے درمیان میں پڑنا لبا و بالفتح و تشدید بانہ مال تبدل نم لام و فتح باے موحہ
مال بسیار و پرناوہ آدیکسر و تشدید دال نالہ و افغان داد یعنی درد یعنی ترکیبی نشر
یعنی حداد کہ مثل الف کے درمیان حد کے کہ حد یعنی حرام کے ہی لباس سیاہ ماتی یعنی
بامہ حداد با سواد رکھتا ہی جیسا کہ ظاہر کپڑے لوہارون کے بسبب کام لوہے اور کوئلے
کے سیاہ ہوتے ہیں خود حد اسکی مانع اور حاجز ہی کہ داد و عدالت اس سے ٹھور میں نہیں
آتے اور ظاہر و باطن اسکا سیاہ ہو رہا ہی اور لبا د کہ لبد یعنی مال جمع کرنے میں الف کی طرح
ثابت اور مستقیم ہی اسکا لام جمعیت ایک پردہ ہی روے باد پر یعنی جمعیت مال کی فکر
میں بھولا ہوا ہی نہیں جانتا کہ یہ مال باد و بے بنیاد ہی یعنی ترکیبی قطعہ حداد کے
دل میں جو حرص کے سبب سے ایک درد ہی اسی سبب سے بوجہ آہ تیرہ کے منہ اسکی
آہن کا سیاہ ہی یعنی اسکی آہ کی تیرگی اسپر بھی چھا گئی ہی اور لبا د لب نان کے واسطے
فریاد و فغان کر رہا ہی دیکھ لے اس کے لب کے نیچے اور رکھا ہوا ہی جو یعنی افغان کے ہی اس
سے نالہ کرنا اسکا ظاہر و باہر ہی یعنی معنائے شرف حد میں کہ تشدید ہی الف لانے سے
حداد ہوتا ہی اور ہی الف حداد لباس حداد میں ہی جو بکسر اول اور تخفیف دال کے ہی
حداد کی حد حرف حا ہی اگر جانو تو داد ہی لبا د میں اگر پردہ لام کا نہوگا تو با در ہے گا
یعنی معنائے قطعہ حداد کے درویش لفظ دا حاصل ہی یعنی درد کے آہن کا رواہ
لبا د میں اول لب ہی اور اس کے نیچے اد یعنی نالہ الاختلاف میں مطبوعہ میں بجائے حاجز
کے حاجد اور زین رو کے زین درد اور باہ کو ماہ غلط لکھا ہی۔

نکتہ سہم سہم شستہ ست والف تیر تدیر اور در میان ہم یعنی شستہ سہم سہم
صید جمیع مرام می کشاید و قواس قوت بیکر انرا براس کہ بنیاد خانہ کما شست نہادہ تا از
قوام عیش گوشہ بدندان طبع بر باید قطعہ سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم
قواس رامیانہ قواس سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم
بالفتح و تشدید ہا تیر گرشست گرفت سو فار تیر و عدد معروف ہم بالفتح و تشدید غم اور
قصد کرنا اور بیماری سے لاغر ہونا اہتمام غم خوارگی کرنا قواس بالفتح و تشدید واو

کمان گر تو ام بالفج راستی وقامت و بکسر نظام شد و مدار و اصل شی جیسے قایم ہو سہام
 بالفج تاریکی و تغیر و فنج گرمی و تیر و سہوم و شدت حرارت ہام بالفج و تشدید میم تارک
 سہام و واحد معنی ترکیبی شرسین سہام کا ایک شست ہی اور شست اسکو
 باعتبار ساٹھ عدد سین کے کہا ہی کہ اصل میں وہ شست بھی بسین چھلے کے ہی نہ بہ صاد
 اور الف جو سہام میں ہی یہ اُسکی تدبیر کا تیر ہی درمیان ہم یعنی قصد کے بس سہام شست
 اہتمام و غم خوارگی کے واسطے شکار چلہ مقصد و مرام کی کھولتا ہی یعنی تیر تدبیر کے چلاتا ہی
 رہتا ہی اور قواس قوت بیکران کو اس پر کہ بنیاد خانہ کمان کی ہی رکھو ہوے ہی تو
 توام یعنی اصل عیش سے ایک گوشہ دندان طع مین لیجائے معنی ترکیبی قطعہ یعنی
 سہام سین ارہ کا کہ باعتبار دندانوں کے کہا ہی سہام کے سر پر کھینچتا ہی یعنی سہام طیار
 کرتا ہی تو ہام یعنی سر پر لوگوں کے شکار کے واسطے شست کھولے اور تیر اندازی کر کے
 انکو شکار کرے اور قواس کے درمیان جو الف ہی یہ ایک تیر ہی چاہتا ہی کہ اُس تیر سے
 کوئی شکار اور تیغ یعنی چھری اُسکے ذبح کو ہاتھ مین لے اور مقصود حاصل کرے معنی
 معامے شرسیم کے درمیان مین الف آنے سے ہام ہوتا ہی اور اسپر سین کو شست
 بنانے سے سہام حاصل ہوتا ہی قوت بیکران تو ہی اسکو اس پر لانے سے قواس ہوتا ہی
 بنیاد خانہ کمان بدین وجہ کہ قوس کی اصل سین ہی توام کا گوشہ میم ہی جب دندان
 طع سے اسکو لیجا کینگے یعنی میم کی جگہ سین لائینگے قواس حاصل ہوگا معنی معامے
 قطعہ جب ارہ سین سہام کا لفظ ہام پر کینگا سہام ہوگا اور قوس مین تیر الف کا
 آنے سے قواس ہوتا ہی محسنات کل ائم بظرف صید کے شست مین اہتمام ہی کھلی
 کے کانٹے اور دام کو بھی کہتے ہن اور کاٹا وہ جس سے مچھلی شکار کرتے ہن قوت بیکران
 برعایت معنی ترکیبی و معانی کے کیسا خوب ہی سہام سین سہام سب مین سر کلمہ
 سین لفظ خانہ کا برعایت کمان کے کیسا الشب ہی اور ایسے ہی بنیاد و اس بنا سبت
 خانہ اس کو بنیاد خانہ کمان کہنا کیسا البغ ہی کہ اس اس لفظ کی جڑ ہی ایسے ہی توام کی
 میم کو گوشہ کننا زیادہ ایسے عند التامل اور بھی ملینگے الاختلاف شارج نے ہام کو وقف

ہامون بمعنی دشت کے لکھا ہے اور تیغ کو ایک درخت کے معنی میں جس سے کمان بناتے ہیں اتنی مجکویہ معنی ان دونوں لفظوں کے نہ لغت سے ثابت ہوئے نہ میں نے یہ معنی ماننے دل کے جوڑے ہوئے سے معلوم ہوئے اور شارح نے لکھا کہ ذکر تیغ دین مقام با آنکہ غیر مانوس ست معلوم نیست بہ چه عرض باشد کہ در معنی معانی اصلا دخل ندارد بہ ضرورت معنی ترکیبی کے ہوا انتہی مصرح کا لفظ تیغ جو بمعنی چھری کے ہے اور شکار زنج کر نیکو ضرور غیر مانوس وغیر متعارف نہیں ہے البتہ دل سے معنی تراشنے والوں کو غیر مانوس معلوم ہو تو کیا عجب سوا انگو مشکل ہے کیا معنی تراشیدہ موجود ہے ہیں متن مطبوعہ میں شست کی جگہ شست پیش لگا کر لکھا ہے شکاری و تیغ کے درمیان میں واو نہیں لکھا۔

نکتہ جلد از دور میم ہر ہر زبردی جلدی نہد و صحاف چشم صا و صیاد بر حاف یعنی طائف طواف می کشاید قطعہ در کلام مجرا از لامش مجلہ جامع ست + جلد باشد گر کشد دین زیم میں سر + چون الف صحاف باید راست دل بین الصفح + صاف مان طبعش گرازدوی فتح آرد حذ + اللغات جلد جلد گر پہلا تہر بکسر ہے و سر بالضم صحاف بالفتح و تشدید جلد کتاب طائف طواف کنندہ اور خیال جو خواب میں معلوم ہو جو جلد بالفتح بزرگی و بزرگوار ہونا جلد بالفتح تازیانے مارنا اور سخت و حسرت ہونا بالکسر پوست حیوان میں بالفتح و رفع فتح بالضم زشتی و زشت ہونا حذر بفتح تین پرہیز کرنا اور کادہ ہونا بیدار ہونا معنی ترکیبی شرمیم عربی میں مدور لکھا جاتا ہے اس واسطے مصرح نے دوریم کہا ہے یعنی جلد جو جلد بنا کے بنظر اظہار محبت قلبی غیر قلبی کے ہر زکی یعنی ٹھپے روئے جلد پر لگا دیتا ہے یہ اسکا قریب اور دام بازی ہے تا اور و نکو بچانے اور صحاف کا صا د گویا صا چشم صیاد کا ہے صحاف پر کھلا ہوا یعنی وہ لوگ جو طائف طائف کے ہیں اور ہر کسی سے ملنے والے تاذ کر انکی صحافی کا شائع کریں اور لوگوں کو رغبت دلائین معنی ترکیبی قطعہ یعنی جلد کلام مجر و بزرگ کا جامع ہے اسلیئے کہ لام اسکا جامع ہونے پر دلیل ہے اور جو مجر سے گذر کے دین میں میں ظاہر کریگا تو اسکے واسطے

جلد ہر پینے تازیانے مارنا صحاح کو چاہیے کہ الف کی طرح صحف میں راست دل ہو اور درود
 قبح سے بچا رہے تا صاف طرح جانا جاوے معنی معما کے شعر جلد پر میم لانے سے جلد ہوتا ہوا
 صاف پر صاف دکنے سے صحاح معنی معما کے قطعہ محمد بن لام نے ایسے جلد ہوتا ہوا اور جب
 میم اس سے نکال لیا جاوے گا جلد رہیگا اور جو دین میں نیم سے سر کا لیا گیا میں بہنی کذب
 کے ہو گا صحاح کا دل الف ہو راست درمیان صحف کے جو جمع ہو اور صحاح میں جو
 درودے واقع کی نہوگی صاف رہیگا اور حائے قبح کو درودے اس سبب سے کہا رہی کہ سب
 سے بچے کا حرف ہو محسنات کلام ہر مرتبہ تیس در بر رعایت مہر صاف و صاف و صاف و صاف
 ایسے ہی طائف طوائف محمد جلد جلد صاف و درودے میں وقیح سبب مناسبات و مشقات
 سے ہیں الا اختلاف شارح نے معامین و دین کا نہیں لکھا حالانکہ ہر حرف کا صاف اشارہ
 اس کے طریق ہی متن مطبوعہ میں ہر حرف کے بجائے ہر حرف اور قبح کی جگہ مع غلط لکھا ہو۔

نکلتے جاتے علاج کمان نیماست و علاج پوسی لاجی و سین سراج سرمایہ سود و سست و
سراج ہوئے راجی قطعہ گریٹا شدہ مال دین نذا و زلیوا کنند انافت مکر و غش و ور کنند
سراج سرج و ابہ غلب و کرد با دید چون جس در گردنش بالالفاظ علاج نذا و بختا نام شہر
ترستان کمان وہاں کی مشہور ہو و مہنی غارت نیز لاجی پناہ گیرندہ سراج بالفتح و تشدید را
زین فروش و زین ساز راجی اُسیدوار شدہ دآبہ بفتح و تشدید با جاندار و چہندہ جسٹرس
بفتحین گھنٹہ اور گھڑ مال معنی ترکیبی شرجلاج کی جا ایک کمان لوٹا کی ہو جس سے وہ
لوٹتا ہو اور اُسی کو اپنی پناہ بنایا ہو اور سراج کا سین سرمایہ سود و چسپ یہ اُمید لگائی ہو
اور سود اٹھا رہا ہو معنی ترکیبی قطعہ اگر دال دین کی نذا و مین ہوگی تو اُسکی نذا و سے
اُفت اُسکے مکر و فن کی ظاہر ہوگی یعنی جو مکر و فن اُسکے پیٹ مین بھرے ہیں سب کھل جائینگے
اور اگر زین فروش زین مین و ابہ کی کھوٹائی کرے اور بھرتی بھرے تو گھنٹہ کی طرح جیسے
وواب کی گردن مین ہوتا ہو اُس زین کو اُسکی گردن مین لٹکا دیا جائے معنی مٹ جائے
شرجلاج پر مالا علاج پر سین لانے سے علاج و سراج ہوتا ہو اور لاج و لاجی اور راج و
راجی دونوں صورت مین دونوں معنی اسم فاعل کے ہیں مثل قاض اور قاضی اور

دواع اور داعی کے قسم ناقص سے معنے معامے قطعہ مذاق میں اگر دال بنو کی ناف رہیگا
 سرچ کا قلب جرس سے محسنات کلام حاکی تشبیہ کمان سے کیسی خوب ہی حسین سرمایہ
 سود کیسا ایراد فرمایا ہی کہ سود کا سرسین ہی اور سرراج کے سر پہ بھی سر اور سرمایہ کے سر پہ
 بھی سر اور بہت فلیتفحص الاختلاف متن مطبوعہ میں دایہ کی جگہ دایہ غلط ہی۔
 نمکتہ بخار تراشند کہ در ہنر ہی جا میسا زد و وزیر بغل آری دارد کہ بیخ دار بقا بان میسر دو
 نقاش نقش باز در چہرہ کشاے نقاب بروے می نماید اما صورت تصویر از شین تشویر
 در عقب دار و رباعی بخار پریشان ہر دسر چنار + تاز آتش حرص گرم سازد بازار در چشم
 مصور یکشانیدر عجز + مور یست کہ خط ہی کند بر دیوار + اللغات بخار بالفتح و تشدید جیم
 ہندی بڑھنی دار یعنی درخت چہرہ کشاے مصوری نقابالفتح و بھیر پاک ہونا اور پاک بالکسر
 پاکان شین عیب فرشتی اور عیب کرنا تشویر خجل کرنا و شرمساری اٹھانا اور ہر ہنر کرنا
 عورت کا چنار ایک درخت ہی ولایتی کلان برگ اسکے بشکل پنجہ انسان رات کو آگ
 اس سے برستی ہی ہر سالہ ہوتا ہی معنے ترکیبی شربخار تراشند کہ ہنر میں بید جا و محل
 رکھتا ہی اور بغل کے نیچے آری جس سے جڑ درخت بقا کی کاٹتا ہی اور نقاش نقش باز
 ای داؤ باز جب چہرہ کھولتا ہی تو بظاہر صورت نقاب پاکیزگی کی دکھاتا ہی لیکن بصورت
 شین تشویر کے شین تصویر کا اپنے پیچھے رکھتا ہی یعنی انجام اسکے کام کا خیالت و
 شرمساری ہی معنے ترکیبی رباعی بخار پریشان سرمایہ چنار سے بھی زیادہ بلند کرتا ہی اسو
 کہ آگ اسکے حرص کی بھڑکی ہوئی ہی اس سبب سے گرم بازاری چاہتا ہی کہ میرا کام خوب
 رونق پکڑے اور مصور کی آنکھیں غور سے مچی ہوئی ہین اگر قضا و قدر اسکے آنکھیں عجز سے
 کھول دین تب جانے کہ وہ ایک مور ہی جو دیوار پر خط بناتی ہی معنے معامے شربخار بید
 جا ہی اور بغل میں اسکے آ اور رے حسب مجموعہ ارمینی ارہ خرد بقا کی جڑ الف ہی کہ ہی
 الف بخار میں ہی جب الف نہوگا خبر رہیگا یعنی خوب تراشیدن نقاش اپنے منہ پر نقاد کھلاتا
 ہی جب شین تشویر کا اسکے پیچھے آئیگا نقاش ہوگا شین تشویر اور تصویر مصحف یکد گیر
 معنے معامے رباعی بخار پریشان چنار ہی اور چنار کا سر کاٹنے سے نار رہیگا یعنی آتش

مصور کی آنکھ صاف ہو جب اسکی کھول نیچے تو مور جو اس میں چھپا ہو سو چھنے لگے گا کہ مور ہوں اور
نقش میرے ایسے پیسے خط مور کے دیوار پر محسنات کلام بخار کے لیے بغل اور آری دارد
اور دار میں بھی ازگتا رہی بید کیسا خوب ہو کہ بخار کے دو مہل ہیں دونوں سے چاہے کوئی
ہو اور ہر عایت چہار آتش اور آتش کے مناسب کرم وغیرہ زور باقی عبارت۔
نکتہ الف قصار تردد امن مدق اوست کہ در قصر خانہ جدائی بدان ستون می افرازد
والف عصار کنجہ تیر اوست کہ در چراغ روشنائی حصہ خود بدان سیخ میسازد قطعہ قصار را
کہ صاف در درویش نیست + قارست جیب و دامن از آلالیش ہوان + دہان کہ ہمیش
از پے سود از بان چرب + آہ دلش بسنان چرخ غمت در دہان + اللغات قصار بالفتح
و تشدید صا د گافر تردد امن گنگار مدق بکسر میم و تشدید قات آہ کنندی گری عصار کقصا
روغن گر کنجہ راہ بالفم ہندی کمل لیکن بہ کاف عربی وہ بہ کاف فارسی و بالفتح گلگونہ عصر
بالفتح روزگار زمانہ سنج ہندی پونے خواہ روئی کے خواہ صوف کے اور بتی پنہ کی
قار ہوتی ترکی ہی عربی میں بمعنی سیاہ ہوان بفتح تین آرام و آہستگی و بالفم خواری
دہان بالفتح ہا روغن فروش چرب بالفتح چکنی چیز معنی ترکیبی شرالف قصار یعنی گافر تردد
کا اور تردد امنی اسکی ظاہر ایک آہ کوٹنے اور کند گیری کا ہو کہ قصر خانہ جدائی میں اس
سے ستون بناتا ہی یعنی بیروت و بے آمیزش سب سے جدا ہو گیا قصر خانہ جدائی کا
اسی سے قائم ہوا و الف عصار اسکا تیر ہو کہ اپنے عصر کے چراغ کی روشنائی کے لیے
اس سے بتی بناتا ہی اور اپنے زمانہ تیرہ و تاریک کو روشن کرتا ہی معنی ترکیبی قطعہ
اگر قصار کے درونہ میں صاف صفا کا نہیں ہی تو جیب و دامن اسکا آلالیش خواری سے
قار ہی یعنی سیاہ اور لٹھرا ہوا اور دہان کی زبان اگر سودا یعنی خرید و فروخت میں خوب
نرم و چرب ہو کہ چکنی چٹری باتیں کر کے لوگوں کو فریب دیتا ہی تو اسکی آہ دل مثل
چراغ کے اسکے دہان میں روشن ہوگی ایسی سوزان اور فروزان ہوگی معنی معمار
شرلف قصر میں الف لانے سے قصار ہوتا ہی ایسے ہی عصر کے لفظ میں الف آسکا عصار
ہوگا معنی معمار قطعہ قصار میں اگر صاف صفا نہیں ہی قار ہی جو اسکی جیب و دامن

سے کہ جیب قاف اور دامن راہی حاصل ہوتا ہے وہاں میں جو ماہریہ قلب آہ کا ہے جو وہاں کے وہاں میں ہے وہاں وہاں تجنیس تمام محسنات کلام تیر کی لفظ میں ایہام ہی جو بننے لڑاٹ کے بھی ہر آہ دل کیسا لطف مقلوب وغیر مقلوب دونوں کے لیے الاحتمالات اصل کتاب میں لکھا ہے الف عصار کعبہ تیرا دست یہ لفظ کعبہ کا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا نہ منہ اسکے کاف عربی کے ساتھ جو کسل کو کہتے ہیں درست پڑتے ہیں نہ کاف فارسی کے ساتھ کہ بمعنی گلاب کے ہر راست آئے ہیں لاجرم فقول معلوم ہوتا ہے البتہ اتنا لکھا ہے کہ مصرح نے قصار کی صفت میں تردامن کہا ہے اس کی صفت میں بھی کوئی لفظ کہا ہو کہ وہ تفسیر ہو گیا اور سمجھ میں نہیں آتا شارح نے سیخ کے معنی اُس چوبک کے جس سے اشتعال کرتے ہیں لکھے ہیں اور لغت سے ہی کے معنی سمجھے جاتے ہیں اور لکھا ہے کہ لفظ خانہ کا در قصر خانہ جدائی آخر میں پیکار معلوم ہوتا ہے مفید معنی ترکیبی ہونہ معانی اگر ہوتا ہوتا تھا دوسرے کہتے ہیں کہ الف قصار کو ستون قصر جدائی آخر کہا ہے اس میں معنی معانی تو ہوتے ہیں۔ معنی ترکیبی کچھ نہیں ہوتے اس سبب سے کہ جدائی کے قصار سے مناسبت نہیں ہے پھر کہتے ہیں مصرح بڑے شخص ہیں کچھ سمجھے ہونگے جو ہم نہیں سمجھتے انتہی شارح بلند تلاش ہیں جلسہ کیا ڈھونڈتے ہیں میری سمجھ میں جو آیا لکھا ہے وعلیہ التکلیف متن مطبوعہ میں بجائے مدق کے بدق اور جدائی کے خدائی غلط ہے۔

نکتہ صباغ رنگ آمیز درتہ صادق دیگ مسین بست باغی دارد از الوان کہ برگ آن جامہ خود و خلقان سیاہ میکند و باغ خام طبع بواسطہ باکہ حرف جر بست تاجر منافع کند داغ مشقت بر روی پوست میکشد قطعہ ز صباغی شود صباغ باغی + چو شد صادق صیانت دور آرومی + دگر باغ را دال دیانت + زرد باغی شود کم سہست باغی + اللغات صباغ بالفتح و تشدید بارنگ زرد + دروین و مس و باغ پوست رنگنے پکا نیوا لامیانت بکسر نگاہداشتن دیانت دینداری آوان جمع لون رنگہا۔ معنی ترکیبی نثری صباغ رنگ آمیز کہ صادق کی تہ میں جو دیگ مسین ہے ایک باغ رنگا رنگ کا لگائے ہوئے ہوئے کہ وہ اس کی آرزو میں ہیں جبکہ سامان و سرانجام کے غم میں اپنے کپڑے بھی سیاہ کیے ہیں اور مخلوق کے کپڑے بھی۔

سیاہ کرتا ہے یعنی آپ بھی رنج اٹھاتا ہے جھگڑے جھٹون سے اور ونگو بھی رنج میں ڈالتا ہے اور
 دباغ خام طبع بواسطہ اور ذریعہ حروف باکے کہ حرف جر ہی معنی کشیدن جبر منافع اور کھینچا کھینچ
 فائدہ کے اپنی طرف کرتا ہے دواغ مشقت کا روئے پوست پر کھینچتا ہے یعنی اپنے ہی پوست پر
 دواغ نکالتا ہے معنی ترکیبی قطعہ صباغ اپنی صباغی سے بارغ بن رہا ہے یعنی رنگ برنگی پائین
 کر رہا ہے اس واسطے کہ صاوصیانت کا تو اس سے دور ہو گیا ہے اور دباغ میں جو دال دیت
 کی ہے اگر یہ دال نہ تو پھر وہ اچھا خاصہ باغی ہے معنی معامے تشر صباغ میں بعد حروف
 صاوص کے باغ ہی دباغ سے جو حروف باکو کھینچ لینے جیسا کہ اشارہ ہے کہ حروف جبرست و ارغ
 رہ جائیگا معنی معامے قطعہ صباغی سے جو صاوصیانت کا دور ہوگا باغی رہیگا اور
 دباغی میں اگر دال دیانت کی نہوگی باغی ہوگا اسی معنی جو معنی گمراہی کے ہے باغی باغی
 تجنیس تمام محسنات کلام صاوصیانت مسنین بدین رعایت کہ مس و روئے کے معنی
 میں ہی دباغ کے لیے کہ چڑا پکانیوالا ہے خام طبع کیسی پختہ رعایت ہے بواسطہ باکیسا باریک
 ہے کہ بواسطہ کے معنی میں بھی آتی ہے صباغی صباغ صاوصیانت ایسے ہی دباغ دال
 دیانت سب کا سرکہ حروف صاوصیانت اور صاوصیانت کے ذہن مستقیم پر خفی نہیں۔
 الاختلاف شارح بنظر احتیاط نگہ راقیہ کے لکھے ہیں کہ اگر باغی کہ از بہت اول حاصل
 میشود بعضی ستمگار گرفتہ شود و ثانی را یعنی گلزار و برعکس صورت اول گنجایش دارد
 بہر تقدیر بہر کہ نام بعضی مغایران معروض میاید شدتاً قافیہ مکر نشود انتہی میں کہتا ہوں
 یہ تو قطعہ ہے پہلا شعر اسکا قافیہ ازوے دوسرے کا باغی بالک غنی الگ بعضی گمراہی
 پھر قافیہ مکر کیسے ہوا جو شارح کہ رہے ہیں وہ بات ہی نہیں ہے انکو یہ سب باغ جانے
 کہان سے نظر پڑا باقی تقریر قافیہ مکر مطبوعہ میں بجائے رنگ زر رنگ آمیز اور
 مسین کی جگہ مسین دباغ کو دباغ غلط لکھا ہے۔

نکتہ سکا از سین نیش دندان طع تیز میکند تا کاکی بلبش رسد و غزال از زمین ہزار
 رشته و جبل می تابد تا زالی را بسر رسد افکند قطعہ سکا در میان سلک کار میکند
 کار و بچنگ سکہ صفت گوہری ز سام + غزال رشته جامہ از دلش زغل + تا زال زرشکل

غزال ۲ اور دبدبام ۱ اللغات سکاں سکے زندہ اگر چہ آہن گر کے معنی میں بھی ہو لیکن ۲ ہنگر کا ذکر ہو چکا پھر کرکین ہو گا کہ ہندری چا پی غزال رسیان فروش گھر تبشیرید زادہ تخفیف ۲ ہو بہرہ جبل رسن زال پیر نورث موسے سفید و نام پیر ستم کہ موسیٰ سفید پیدا ہوا تھا سکاں میں سکے بعضی کو چا کا کہ چھری وغیرہ سوام نام جہر ستم و نہ ستم زر طلا و ذہب و نقرہ و سیم و نقود و روپیہ و مہنی زال و پیر ستم و مختلف زر دھتے ترکیبی نثر سکاں میں سینین نہیں ہے نیش دندان طلح کے تیز کیے ہوئے ہو تو کوئی ہلکی چھلکی چا پی اس کے لب تک پہنچے اور غزال کی سینین ہزاروں بانہ اور رسیان بقی ہی تو کسی زال جیسے کو سر رسن یعنی پھندے میں پھانے معنی ترکیبی قطعہ سکاں کو تو دیکھ کہ چھری کی طرح سکون میں گھسا ہوا ہو کہ معلوم نہیں ہوتی اور کام کوئی ہی تاسکا کہ طرح کوئی گوہر سام جیسے شخص سے حاصل کرے اور غزال بے جامہ زردل کے واسطے غل سے کاٹا ہو تو زال زر کو شکل غزال کے دام میں پھانے معنی محامے نثر سکاں کالب سینین ہو اگر کاں کو پہنچا سکاں ہو گا غزال کا سر غنین ہو جب سر زال پر آئیگا غزال ہو گا معنی محامے قطعہ سکاں کے درمیان میں کار و جو مشابہ الف کے ہو لائی جا بیگی سکاں ہو گا قلب آ ز کا زا ہو جب غل میں لائیگی غزال ہو گا غزال غزال تجنیس تام ایسے ہی کار و کار د کہ دوسرا اصل میں کہ او آر د ہو محسنات کلام سینین نیش دندان تیر لب کاں اور غنین و ہزار ورشتہ اور جبل رسن اور زال اور سام اور زرا اور سام بمعنی زرا اور رشتہ اور دام اور غزال انکے سوا اور بھی سب مراعات و مناسبات ہیں سکاں کاں سکاں سکے سب میں اشتقاق اور علاوہ انکے من لہ قلب سلیم الاختلاف اس نکتہ میں متلج نے سکاں کو بعضی کار د کے لکھا ہو اور جبل کی جگہ جبل اور زال بمعنی پیر زن اس محل میں جو مصرح نے کہا ہو تا زالے را بسر رسن افگندہ اور انھیں لفظون اور معنی کے موافق معنی ترکیبی جو شرح میں موجود انتہی میں نے تو منتخب اور غیاث دونوں میں ڈھونڈھا محاکو امین کار د فروش کے معنی میں سکاں نہیں ملا سکے زن اور آہنگر کے معنی لکھے ہیں سو آہنگر کا ذکر مصرح اوپر کر چکے بنام نہاد حداد نہ نکتہ بھر میں سواے لفظ کار د کے کوئی اور رعایت کار د فروش کی ہی شاید شارح نے سکین کی لفظ سے دھوکا کھایا کہ دونوں کا مادہ ملتا ہوا ہے

جبل کو حیل ٹھہرایا ہوا اسکے معنی واو عطف کے ساتھ جیسا کہ اصل کتاب میں رشتہ اور حیل کے درمیان میں واو ہی ٹھیک ہو جائیں تو میں بھی مان لوں اور زال بھی پیرزن بھی اُس محل پر زال فرتوت سے بھی زیادہ لچر اور پورج ہی آگے اپنی اپنی سمجھ میں مطبوعہ میں پیش کی جگہ پیش اور بلبش کے بجائے بلبس غیل کو حیل اور آرزو کو از غلط لکھا ہے۔

نکتہ خوف خفاف فرخ یعنی دام دل ست اما ان کہ کلمہ ملال ست در عقب دار دو کاں اسکاں کہ نگو سنار کتہ ذرا ست دریا بان اس نشان نگو سناری بنائے نا پائدار عمل اوست مثنوی چوز خوف نفل واثر گونہ بشود از راستان بعش نمونہ ہرگز کون تیر از قالب راست کشد سر قلب بشد چون کمی راست اللغات خوف بالغم سوزہ و کف پائے شتر و آدمی خفاف بفتح و تشدید فاموزہ دوز فرخ دام شکارا کاں بفتح و تشدید کاں پالان دوز و بہ تخفیف و بکسر و ضم پالان اسکاں بالکسر صانع کہ آلات آہنی سے کام کوئے اس بفتح و تشدید سین بنیاد و بنائے ترکیبی شرف خفاف فرخ ہی یعنی دام دل کہ اور فکوا اپنے دام میں چھانستار لیکن ان جو کلمہ ملال کا ہے اسکے پیچھے ہی لگا ہوا ہے خود ہی ملال سے خالی نہیں اور کاں اسکاں کا کہ نگو سنار کر نیوالا ہے اس اعتبار سے کہ نگون بھی لکھا جاتا ہے اسکاں کے پایاں اس میں وقع ہوا یہی نشان نگو سناری بنیاد نا پائدار اسکے عمل کا ہے کہ آخر کار بنیاد اسکے عمل کی نگو سنار ہوتی ہے معنی ترکیبی مثنوی اگر خفاف نے اُلٹا نفل لگا یا یعنی راستبازی چھوڑی تو راست لوگوں نے اسکے حق میں سن ایک نمونہ ہوگی اور پوری بُرائی کا تو کیا بیان اور جو کاں کے قالب میں تیر ہے کہ وہ الف ہی مثل تیر کے راست اگر اس سے سر کھینچے گا اور راستی کو ترک کر لگا قلب رہیگا جو بمغنی کھوٹے پن کے ہے اور کھوٹا پن صریح و بر ملا بھی ہے نہ راستی معنی معامے شرف کا دل فرخ خفاف میں بعد خوف کے ان موجود اسکاں میں کاں اس کے لفظ کی بنیاد ہے اور نگو سناری کاں کی ظاہر معنی معامے مثنوی نفل کو لوٹنے سے لعن ہوتا ہے اور قالب سے اگر تیر الف کا کھینچ لیا جائیگا قلب ہوگا محسنات کلام خوف خفاف فرخ کیسے قلب و مقلوب باہد گر ہیں قالب قلب راست و کج باہد گر مناسب الاختلاف اس نکتہ میں مضمون ہے

اسکاف و اکاف دونوں مذکور کیے ہیں نثر میں اسکاف اور نظم میں اکاف اور یہ اخیر نکتہ اس فصل کا ہوتا عام و خاص دونوں معنی کا استیعاب کرین اس واسطے کہ اڑوے لغت کے اسکاف کے معنی بالکسر کفش گر و صنعت گر و موزہ گر اور درود گر اور ہر صانع کے آلات آپنی سے کام کرے سبب ہیں بس اس لفظ کے لانے سے گویا جملہ پیشہ ورون آلات آپنی کا مذکور فرمایا اور جو کہ جدا جدا ہر پیشہ ور کا ذکر کرتے چلے آتے ہیں اس لیے نظم میں خاص اکاف ایراد فرمایا جو مخصوص بالان دوز کے معنی میں ہی بس میری دانست میں اسکاف سے مصرع کی عام معنی سے غرض ہی ورنہ درود گر وغیرہ کا ذکر تو کہ چلے اور موزہ گر کا ذکر کر رہے ہیں انتہی مگر شارح نے صاف صاف نہیں لکھا کہ انھوں نے کیا سمجھا ہی متن مطبوعہ میں ہی کے خف خفاف فرخ کے صف صاف فتح اور اس کو اس بر قلب کو ہر قلب باشد کو باشد غلط لکھا ہے۔

حکایت یکے از سوقیہ : کہ یہ جبلت حیل و لجاجت مشہور بود گفتند تا چند چون عیاری از پے زر قلب و قلبی در قلب راے چشم بر راے دل داری و بازار خلق تیغ زبان چون الف بر سر بزاری کشی گفت این خوردہ اندانید کہ بازاری کہ از کار عاقل شہید ہوا بود قطعہ بازار بود خانہ دیوان کہ دیوان + دیوانہ سودا است از ان مردم بازار پامال شد آنکس کہ بہ بازار درون رفت + بازار بین پابندادہ ہر زار اللغات سوقیہ مرد بازاری جبلت کبوترین سرشت و عادت لجاجت ستیزہ کرنا عیاری بالفتح و تشدید یا مروہت آمد رفت کرنیوالا اور بہت پھر نیوالا ماخذ غیر سے کہ بمعنی اسب ہر سود و نہ کے ہی و بکسر اول چاشنی زرو سیم و ترازوے زربخ و سنجیدن قلب دل و کاس و وارگون و ہر چیز خالص دیوان جمع دیوزاد ضعیف ناتوان و حقیر معنی ترکیبی نثر ایک نے ایک بازاری سے کہ جبلت حیل و لجاجت کے ساتھ مشہور تھا یعنی پیدائشی مکار اور جگڑا لو پوچھا کہ تو کھانک مثل مرد عیار ادمہ پھر نیوالے کے زر قلب یعنی خالص کے واسطے درانخا لیکہ تیری راے کے قلب میں قلب ای کھوٹا پن بھرا ہی چشم راے دل پر یعنی یار پر رکھیا گیار سے مراد جو کوئی اس سے موافق ہو اور واسطے آزار و خلق

کی تیغ کو زاری کے سر پر کھینچ گیا ایسا ظہر زاری اور باطن میں تیغ زنی کہا تم اس بازی کو نہیں جانتے بازی ہوگی اگر آرزو سے عاقل ہوئے تو بھی اصل ہی معنی ترکیبی قطعہ بازار کہ یہ ایک خانہ دیوانہ گاہ دیوون کا ہی اندام دم بازار دیوانے سود کے ہیں کہ سودا کی ہر چیز میں ضرور ہی کہ جو بازار کے اندر گیا پامال ہوا دیکھ لو بازار کو کہ زار کے سر پہ پاؤں رکھے ہوئے ہی معنی معانی شرجیت حیلت تصحیف قلب قلب تجنیس تمام رائے کا قلب یار اور رائے رائے بھی تجنیس یار پر جب چشم جو مراد فہم کے ہی آئیگی حیار ہوگا زاری پر اہل آئے سے آزار ہوتا ہی بازی سے جو آزر نکل جائیگا بجا عمل ہوگا معنی معانی قطعہ دیوان دیوان تجنیس تمام دیوانہ تجنیس زائر بازار میں لفظ با مصحف بازار کے سر پر رکھا ہوا ہی بازار میں تحلیل ہی محسنات کلام مصرعہ نے یہ باب نہایت سوجھ بوجھ میں لکھا ہی اور اکثر سر پیشہ وراور اہل حرفہ کا ذکر کیا لیکن چونکہ یہ لوگ بہت ہیں ہر ایک کا کہان تک جدا جدا بیان کرتے لہذا یہ حکایت و قطعہ اس انداز کا لکھا ہی کہ سدا سے بازار یون کی مذلت و خواری کو شامل ہی جیسے نعمت خان عالی نے وقائع کے قصہ سیرت شہر آشوب میں لکھا ہی شعر بہ اہل حرف باید گفت اہل حرفہ بسیار ست + بخاموشی ادا کروم سخن را نیست پایانی ہا اختلاف متن مطبوعہ میں بحیثیت کے بعد جملت نہیں ہی حالانکہ اس میں تصحیف تھی بازی کی جگہ خوردہ آرزو کے بجائے آزار سودا کے ٹھکانے سود لکھا ہی۔

الباب السابع فی المستلذات والمشتہات

وفیہ فصول

فصل فی الغناء والحسنات

نکتہ تو انگریز احساب از وجاہت خود بواسطہ جمع مال بردار دور و زار آخرت نداند

کہ ازان ہزار کے اصل دارد بلکہ ازان یک ہی حاصل نہ باشد و لفظ غنا برین معنی
توانگریست کہ او اشبنغین ست کہ ہزار ست و میانہ نون کہ جمعیت را اشعار ست
و آخر الف کہ یکے در شمار و آن الف نیز پنج نذر د قطعہ دارد توان و روزی ز اول
توانگری + و آخر گری ز اشک تخاصر مفلتے + در قلب را سیست بتاے سیار
لیک + راے آنکہ کہ دبر سرا و صرف شد اسی + اللغات توانگری بضم اول اصل
مین صاحب قوت کے معنی مین ہی مرکب توان اور گر کلمہ نسبت سے مجازاً بمعنی
مالدار یہ لفظ اصل رسم خط مین بدون الف کے لکھا خطا ہی اور پڑھنا روا ہی و جاہت
بفتح خوبروی و روشناسی و عزت و اصل ملنے والا غنا بکسر توانگری و بے نیازی
و دو لہندی گری صیغہ واحد حاضر گریستن سے سیار بالفتح دست چپ و طرف
چپ و توانگری راستی ثابت و استوار اسی بفتح ہمزہ و کسر سین و تشدید یا مخزون
و اثر و نشانہ معنی ترکیبی نشر توانگری ہزار حساب اپنی و جاہت و عزت سے بسبب
جمع ہونے مال کے دل مین لگتا ہی اور یہ نہیں جانتا کہ آخرت کے دن اُن ہزار سے
ایک اُس سے و اصل ہوگا جو اسکی ذات ہی اور سب سے قطع پیوند ہو جائیگا
بلکہ وہ ایک جو و اصل ہوگا اُس سے بھی کچھ حاصل نہ ہوگا لفظ غنا کا اس معنی سے خوب
توانگری نے بھرا پڑا ہی دیکھ لو اُسکے اول غین ہی کہ ہزار عدد والی ہی اور میانہ اُسکا
نون کہ جمعیت کی خبر دیتا ہی اسلیے کہ نون جمع کے واسطے آتا ہی اب رہ گیا آخر مین الف
کہ شمار مین یکے ہی سو وہ بھی کچھ نہیں رکھتا یعنی نہ اعراب نہ نقطہ معنی ترکیبی قطعہ
ظاہر ہی کہ اول مین تو توانگری توان و روزی رکھتی ہی مگر آخر مین گری یعنی گریہ ہی
جو مفلسی و زیاکاری سے ہوگا حشر کے دن قلب مین راستی کے اگرچہ بنا سیار یعنی مالدار
کی راستی سے ہی یعنی ثابت و استوار لیکن جسے کہ اُس مین صرف مالدار نیکی راے کری اور سمجھا
جو کچھ ہی مالدار ہی ہی وہ انجام مین البتہ اُسی و مخزون ہوا کہ افسوس صرف نہ کیا معنی
معماے نشر مصرح نے تصریح لفظ غنا کی کر کے تشریح معنی معما کی کر دی ہی فتا مل
معنی معماے قطعہ توانگری کے اول توان اور آخر گری ظاہر حسبکا مجموعہ توانگری

ہو ایسا رک قلب راسی ہی بمعنی ثابت و استوار اور جو سیار کی راصرف کردی یعنی
نہی تو باقی کا قلب اسی ہی محسنات کلام ہزارویکے اور غنا و توانگری اور مفلسی
اول و آخر اور گری و اشک وغیرہ اور اور بہت خوبیان ہیں الاختلاف شایع
نے اسی کے معنی بریان اور مشتاق کے لکھے ہیں مجکو تو لغت میں وہی ملے جو
میں نے لکھے متن مطبوعہ میں در روز کے بجائے در روز اور شمار کی جگہ شمار اور اسی
کو راست ست غلط لکھا ہے۔

نکتہ در لغت زر راندن را گویند و نقرہ قفارا اشارت ست بدانکہ زر را از پیشین
رو نباید ماند کہ زردے رو بدانست و نقرہ را از قفا ببا دید گذشت کہ سپردن
سیلے زیانست قطعہ بہ زر و سیم ہر کہ شد مغرور نہ کشد جز زیان و ظلم ز غم عین
بین نمودہ صورت غین + سیم بنگر گرفتہ نقش ستم + اللغات زر اور نقرہ دو لون کے
معنی مصرح نے لکھ دیے سبب بہر دو بایے معروف ضرب دستی کہ گردن سپارین اسطور پر
کہ چار انگلیان سیدھی کر کے گدی ہاتھ کی تلوار کی طرح گردن سپارین غین بالفصحی
زبان پانچریہ فروخت میں اور غین بفتحین خطارے اور تفسیر میں معنی ترکیبی شر
مصرح کہتے ہیں کہ زر اور نقرہ انکے معنی جانتے ہو لغت میں کیا ہیں زر کے راندن ہیں اول
نقرہ کے معنی قفا واضع نے اس میں یہ نکتہ رکھا ہے کہ زر کو اپنے سامنے نہ چھوڑے کہ
سبب زرد روی کا ہے اور نقرہ کو اپنے پیچھے رکھے کہ یہ سپردن سیلی زبانہ کی ہے معنی
ترکیبی قطعہ جو کوئی سیم وزر پر مغرور ہوا وہ سوا زیان و ظلم کے غم سے اور کچھ
نہیں دیکھگا دیکھو عین بمعنی زر کے ہی مگر صورت اسکی اور غین کی ایک ہی ایسی ہے
سیم نقش ستم ہے معنی معامے نشر معنی معامے نشر اور قطعہ کے سبب بیان
مصرح سے واضح ہیں حاجت اعادت کی نہیں ہے الاختلاف متن مطبوعہ میں
نباید کی جگہ بیاید اور بجائے صورت غین کے غین غلط ہے۔

نکتہ احوال بندہ چنان بہتر کہ در توانگری و درویشی افتان و خیزان باشد زیرا کہ
اگر مدت توانگری دور و دراز کشد نزدیکیست کہ از غفلت و غرور در او ولع افتد

و بعتاب و عذاب مبتلا گردند مینی کہ چون در لفظ غنا کہ دامن اوالت سست نمود و شود سر و گرد
کہ بر لب و لب دلیل سست قطعہ تمول ہمان مایہ باشد پسند کہ لومت دہر گشت و منقلب
و گرموی از وی بگا ہی عہد کشتی تل و نکبت از و در عقب + اللغات تمول مالدار ہونا
توم بالفق ہر اکہنا ملامت کرنا منقلب بالفم و کسر لام و اگر دندہ و بفتح لام جائے و اگر دیدن
ہو اگر دیدہ شدہ عہد قصد کرنا اور ارادہ کرنا تل بالفق و تشدید لام پشتہ ریگ و تودہ خاک
نکبت خواری و خستگی و درد مندی معنی ترکیبی شرم و رنج کہتے ہیں کہ بندہ کا حال ایسا
اچھا کہ آسودگی و محتاجی مین اُفتان و خیزان ہو یعنی بنتا بگرتا کبھی بگرجائے کبھی بھل جائے
کسو اسطے کہ اگر مدت آسودگی کی دیر و دراز ہوگی تو قریب ہی کہ غفلت غرور سے ہو و لب
اور و اہیات مین پڑ جائے اور بعتاب و عذاب الہی مین مبتلا ہو تو نہین دیکھتا کہ غنا بالفقر
و و لہندی ہی اور جب یہ غنا دیکھ کے ساتھ دراز ہوگی سرود کے معنی ہو جائیگے کہ دلیل و اہیتا
کی ہی معنی ترکیبی قطعہ اکثر ہی کہ جب آدمی بکثرت مالدار ہو جاتا ہی اور اُس وقت
ہین جو کسی قدر بدل بگرتا ہی تو کچھ پروا نہین کرتا اسلیے کہ اور موجود ہی اور جو بقدر
کفایت کے ہو تو اس کے بدلنے بگرتے مین آپکو ملامت و سرزنش کرتا ہی کہ کیوں ایسا
کیا بس تمول اسقدر کافی ہی کہ در صورت انقلاب تجکو لوم و ملامت کرے اور جو
اس مایہ پسند سے ایک موگھٹ جائے تو جانے کہ بندہ اس کے مجبو تودہ خاک خواری و نکبت
کا اٹھانا پڑیگا بس اتنا ہی تمول اچھا ہوتا ہی معنی معامے شرم دامن غنا کا الف ہی
مقصود جب یہ الف محدود ہوگا غنا ہو جائیگا بالمد یعنی سرود معنی معامے قطعہ
تمول کا قلب بالومت ہی اور جب تمول سے لفظ موکو گھٹائیگے تل رہیگا محسنات کلام
غنا کے ساتھ قید ذکر الف کی اسوجہ سے ہی کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی غیر متحرک بلانفا
اور جو کچھ ہین ظاہر ہین۔

نکتمہ توانگری ہمان مقدار کا فیست کہ ناے گلو را بوا سطہ جمع مال از رقمہ پریشان
مانع باشد بنگر در لفظ غنا کہ پردہ الیت بر روی ناقطعہ و فی آن مایہ کفاف سست
کہ از مال کسان + منع دارندہ کند از طمع نفسانی + در قبول صلہ از غین غنی نے گوید +

نہ کشد لاجرم از دست کس پشمانی + بر سر نے زغنی غنیم ہزار آسان نیست + خود مثل ہست
 کہ یک نے و ہزار آسانی + اللغات وقتی یعنی کافی و بس کفایت بالفتح اندازہ کسی چیز کا
 اور اُس قدر جو کفایت کرے غنا مال داری ناگہ و حلقوم پشمان بالفتح و زائے فارسی برواق
 و عکسین بقول بعض شرم یعنی کوہ و الف و نون نسبت بسبب انجماد طبیعت و اخسہ دگی
 کے شرم وہ اور اندو لگین پر اطلاق کرتے ہیں و ہر سہ حرکت نیز نے بانسلی وغیرہ و حلقوم
 معنی ترکیبی شریفے آسودگی اتنی ہی کافی ہی کہ نائے گلو کو بسبب جمع ہوئے مال
 کے قلم پریشان سے بازار کے قلم پریشان وہ کہ کچھ کسی کا لیا کچھ کسی کا اور اپنا کام کیا
 حرام حلال ننگ و عمار کی پروا نہ کنی دیکھ کہ لفظ غنا میں ایک پردہ ہی روئے ناپرا و حلقوم
 اور پردہ غنیم ہی اس واسطے کہ غنیم ابرو تیرگی کو کہتے ہیں اور یہ دونوں ہنہ لہ پردہ کے
 ہوتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ وافی کافی وہ مایہ کفایت ہو کہ لوگوں کے مال سے مانع ہو
 اور جو دارندہ اُسکے ہیں اُنکو اسکی طمع نفسانی سے بچائے اور بازار کے اور جو کسی کا عطا
 وصلہ ہوا اور اُسکے قبول میں جو غنیم غنی کی فز کے اور انکار کرے تو اس صورت میں شیک
 کسی کے احسان سے بیرونقی و عکسین نہ اٹھائیں گادیکھو لفظ غنی میں کہ فز کے سر پر غنیم ہی
 جسمین ہزار آسانیان ہیں اور خود مثل مشہور ہو کہ ایک نہیں میں ہزار آسانیان
 ہیں جیسے کہتے ہیں ایک چپ ہزار کو ہراتی ہی معنی معامے شربس ہی کہ غنا کا غنیم
 پردہ روئے ناکا ہی معنی معامے قطعہ غن غنی کے بعد لفظ فی موجود نفی کا ہوا اور غنی
 میں فز کے سر پر غنیم ہی جسکے ہزار عدد ہیں محسنات کلام جمع و پریشان متفنا ذالکوا
 لفظ پردہ کا گیسما مناسب مایہ اور مال مراد و نفسانی غنی پشمانی آسانی سب سے
 زنگت ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین و فی کی جگہ دنی اور بعد قبول کے لفظ صلہ نہیں ہی
 پشمانی کے بجائے تبرتانی -

انگشم مال از تازہ روی اول مایہ نماید کہ آہستہ اما اگر در آخر و نظر صافی کنی و از
 سرا و بگذری ال یابی کہ لمعان سراب ست قطعہ ہر کونہ گنج چو برگشت از جوان +
 در چنگ و ارثان شود آن گنج او علم + و انکس کہ کر و جمع درم جز مردندید + بر عین جمعیت

ز پریشانی درم + اللغات سراب و ہی نائش ریگ کی مثل آب ہندی دھوکا علم بفتح تین
 نشان اور بوٹہ دار کپڑا زمرہ در چشم و در گردن معنی ترکیبی شرمسور کہتے ہیں کہ مال سی
 ایک تازہ روشنی ہو کہ اول تو اپنے آب ہو لیکن جو صاف نظر سے دیکھو اور اسکے سر سے گذر جاؤ تب سوچنا ہو کہ یہ مال ہی
 کہ سراب کے سے لیے دکھایا ہوا اور آں بجے سراب معنی ترکیبی قطعہ جسے مال جمع کیا اور چھپایا اسکا یہ حال ہو کہ
 جب وہ اس جہان سے لٹکے اس جہان کو گیا تو وہ مال وارثوں کی لڑائی میں بر ملا اور علانیہ
 ہو کے سب پر کھل گیا اور جسے درم جمع کیے آخر وہ درم پریشان ہوئے اُسے پریشانی درم
 سے اپنے جمع کر نیکی آنکھ میں سواے رمل کے کچھ نہ دیکھا اُسکے حق میں لوٹ کے وہ درم رمل
 ہو گئے معنی معمارے شمال کا اول لفظ مائہ اور نیز مال میم ہی جب اس سے گذر
 جائیگے ال رہیگا کہ مجموع مال ہو گا معنی معمارے قطعہ جنگ کا قلب گنج اور درم
 پریشان رمل محسنات کلام از سرا و بگذری کیسا ابلغ ہو کہ مال کا سر میم ہی نہولے
 سے آل رہیگا اور نیز یہ کہ ترک کرے رمل نہایتینوں لفظ ایک مشابہ ہیں آب سراب
 مائہ رمل و صافی سر سب مناسب یکدیگر جمع پریشان متضاد در مدین باہم
 مناسب -

نکتہ در لفظ مال دور میم چون غل واقع شد علامت امساک و اغلال بدست و
 الف علامت بسط و ایشار بجی و لام کہ در سطح دورا و واقع ست نشان قبض و بسط
 و علامت توسط دارد و ہر کہ الف بسط و اسراف را میم امساک و لام توسط از اطراف
 نگہ دارد نشان محبت ترکیب مال یا بد بالام کہ ہم بر جمعیت دال باشند و اگر در ابتدا
 بہ الف اسراف آلفت گیر و در آخر خواہد کہ بہ میم امساک متسک جوید جزا لم افلاس
 نہ بیند و اگر در اول امساک نماید و در آخر دست با اسراف کشاید زود باشد کہ سر
 فاقہ اش بر ملا نقد با عی خواہی کہ از تو صرف شود رنج روزگار + در صرف مال راے
 توسط نگاہ دار + کا نکس کہ نقد اش در اسراف خرچ کرد + غیر از اسف ندید ز افلاس و
 افتقار + اللغات غل بالفم و تشدید لام بندیکہ برگردن نہند اغلال جمع غل بسط
 بالفتح فراخی و وسعت ایشار برگردن قبض کپڑا ناخچہ سے اور روکنا ضد بسط اسراف

بے اندازہ خرچ کرنا متسک چنگ و زردن اسف بختین سخت اندوگدین خوشنماک ہونا افلاس نگر دست ہونا
 معنی ترکیبی نشر مصرع لفظ مال میں تصرف کر کے کہتے ہیں کہ مال میں دور میم کا تو ایسا
 واقع ہوا ہی جیسے دور غل کا جو علامت امساک اور بند کرنے ہاتھ کے ہی اور الف
 علامت بسط و ایثار بیری کی کہ الف کی طرح کچھ اپنے پاس نہ رکھے مجرد ہو جائے نہ نقطہ
 بذاعراب اور لام جو سطح میں دور میم کے واقع ہوا اور یہ سطح الف ہی کہ عمق نہیں رکھتا
 میم کا جو غل و بند ہی یہ نشان قبض و بسط کا ہی اور علامت توسط کی یعنی میانہ روی
 نہ قبض نہ بسط اب اس کلام کا ماحصل بتاتے ہیں کہ جو کوئی الف بسط و اسراف کو میم امساک
 اور لام توسط کے ساتھ دونوں طرف سے نگاہ دیکھ کر نشان صحت ترکیب مال کی پائے گا
 اور جائیگا کہ بیشک مال کی یہ ترکیب اس طور پر صحیح ہی اور ٹھیک اس لفظ کو وضع
 کیا ہو لام کے ساتھ کہ جمعیت مال پر مال ہی یعنی مال جمع رہیگا اور اگر ابتدا میں صرف
 الف اسراف سے الفت کی اور آخر میں چاہے کہ میم کے ساتھ قبض کرے یعنی بند
 وہ شخص سوائے الم افلاس کے نہ دیکھیگا اور اگر اول میں امساک کرے اور آخر
 میں ہاتھ اسراف کا کھول دے اُسکے فاقہ کا بھید بہت جلدی بر ملا ہو جائیگا معنی
 ترکیبی رباعی یعنی اگر چاہتا ہی کہ رخ زمانہ کا مجھے صرف ہو جائے اور بد لجاے
 تو صرف مال میں رائے توسط کا لحاظ رکھ نہ امساک کر نہ اسراف کس واسطے کہ جسے
 اپنے نقد رائے فکر کو اسراف میں خرچ کیا اُسے سوائے اسف کے افلاس و محتاجی
 سے اور کچھ نہیں دیکھا معنی معامے نشر لفظ مال میں مصرع نے میم سے امساک
 الف سے اسراف لام سے توسط نکال کے مال قرار دیا ہی پھر اسمین تین صورتیں صرف
 کی قرار دیکر توسط کے حال میں مال کا مال اور ابتدا میں اسراف آخر میں امساک
 اسمین الم ٹھہرایا ہی کہ اول الف ہی آخر میں میم اور اول میں امساک آخر میں ہاتھ
 اس سے ملا قائم کیا ہی کہ اول میم ہی آخر الف اشارہ یہ کہ وہی مال مال بھی ہی
 الم بھی ملا بھی مال کا صرف لوٹ پوٹ کر فیسے ملا کے معنی ظاہر و آشکار معنی معامے
 قطعہ صرف صرف تینیس تمام اسراف میں جو رخرچ ہو جائیگی اسف رہے گا

محسنات کلام قبض و بسط متضاد الفت میں الف نکلتا ہوا ہے تو سطر صرف مال کیسا
 خوب ہو کہ صرف کی رے وسط میں ہی بھی ایسے ہی تقدرا کا اسراف میں خرچ کرنا افلاس میں
 بھی اسف موجود ہے الاختلاف شارح نے ملا کے معنی پڑی کے لکھے ہیں اور ضد خلا وہ
 ملا کہ اس صورت کا بالکسر لغت میں لکھا ہے جو ہر یکے معنی میں ہے اور ملا و مشتقین وہ ہر
 صحر و آشکارا کے معنی میں ہے جو بیان ہر پڑی کے معنی یہاں لفظ سر کے ہوتے چسپان کپ
 ہیں اور اصلی معنی ہوتے مرادی معنی کیا معنی آسف کے معنی تاسف کے لکھے یہ بھی خلاف
 لغت کہ خشنماک و غمناک ہونے کے ہیں شاید آسف اور تاسف کا ایک مادہ
 سمجھ لیا۔

نکتہ ایدر ویش جاہ دنیا بصورت چاہیست ورتک او جزاہ نہ بینی و من منصب او
 نئے ست کہ جزب منصب یعنی ریختن آبرو سے عزاز عقبش نیابی رباعی فریست نیم بر سر
 منصب کل + چون برداری منصب ملا بینی وذل + ہر چند کہ شغل دنیوی تاج سرست +
 کم گیر گردن کہ بود آخر غل + اللغات ذل بالفتح و تشدید خواری اور خوار ہونا و بالکسر
 و تشدید ارجندی ضد ذل غل بالفم و تشدید لام وہ بند جو گردن میں ڈالتے ہیں یعنی
 طوق + معنی ترکیبی شتر ایدر ویش دنیا کے جاہ کی اور چاہ کی ایک صورت ہے جسکے قعر
 میں سوائے آہ کے اور کچھ نہیں ہے اور من اسکے منصب کی ایک ایسی نعمت ہے کہ اسکے
 پیچھے صلب یعنی آبر و عزت کی بٹونا لگا ہوا ہے معنی ترکیبی رباعی منصب کے سر پر
 فریم کی لگی ہے جب اس ٹھہ کو توڑ سکے دیکھ گیا منصب بلا وذل کا ہی پائیگا یعنی اس سے
 بلا و ذلت قائم ہوتی ہے اور ہر چند شغل دنیوی تاج سر ہی لیکن اپنی گردن پر اسکو کم لے
 کہ آخر اسکا غل ہی معنی معامے شرجاہ و چاہ تصحیف یکد گیر اور دونوں کے قعر میں آہ منصب
 میں من کا عقب صلب ہی یعنی ریختن ادماء آبرو معنی معامے رباعی منصب میں
 فریم کے اٹھانے سے منصب رہتا ہے لفظ شغل کے آخر غل موجود شین اسکا تاج جسکے
 نقتے گویا مروارید تاج کے محسنات کلام چاہ و تک و من و نعمت آبرو و عند
 باہر کے مناسب ہر وہ منصب سر کلمہ میم الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے صلب کے

جب غلط ہو۔

حکایت نابینائی را کہ چون نرگس ناتوانی عین را واسطہ جمعیت کردہ بود و چون لفظ جمع بسیار زکر آوردہ گفتندش اگرچہ ترکیب نظر از روشنائی بصورت ہرست تنگ چشمی مکن کہ بہر نوع کہ باشد آفتاب عمر و گذارست گفت عجب کہ این خوردہ نمی بیند کہ چون عمر از عین عاری بود حاصلش مردناخو شگوا ری بود قطعہ عین ست در لغت زرو چشم و چشم نیز + و در ہر چہ پار نسبت منفی معین ست + یعنی کہ بے زر آب رخ و نور چشم نیست + کس را اگر بترتبہ خورد شیر و روشن ست + اللغات گرد آوردن جمع کرنا نظر بالفتح زر بصر بفتح تین بینائی تنگ چشم بخیل و ممسک مر بالفہم و تشدید را یعنی تلخی معین بضم میم و تشدید یا مخصوص و مقرر کردہ شدہ معنی ترکیبی نثر ایک نابینا سے جس نے کہ نرگس کی طرح ناتوانی چشم کو واسطہ اپنی جمعیت کا کیا تھا تشبہ نرگس سے ناتوانی بصر اور جمع کرنے زرد و لون میں ہی کہ اس میں بھی زر ہوتا ہی اور لفظ جمع کے مانند بہت زر جمع کیا لوگوں نے کہا اگرچہ ترکیب نظر یعنی زر کی روشنائی سے بصورت بصر کے ہی اور زر آنکھوں کا نور و روشنی ہی لیکن تو تنگ چشمی اور بخل کیوں کرتا ہی اس واسطے کہ آفتاب عمر کا ہر طرح اور ہر وقت گزار میں ہی ایروان اور ودان یعنی مفلس اور آسودہ دونوں کی عمر تیر ہوئی چلی جاتی ہی پھر بخل سے تکلیف کیوں اٹھاتا ہی کہا تعجب ہی کہ تم اس باریکی کو نہیں دیکھتے اور سب کچھ تو دیکھتے ہو کہ جب عمر عین یعنی زر سے عاری ہوگی حاصلش اُسکا مراد ناخوشگوا ری ہوگی مطلب یہ کہ بے زر کے عمر تلخ و ناگوار ہو جاتی ہی معنی ترکیبی قطعہ عین کے لغت میں چار معنی ہیں زر اور خور و چشم اور چشمہ اور چارون میں نسبت معنی کے معین ہی یعنی بے زر کے کسی کو آب و رونق تلخ کی ہی نہ نور چشم کا ہی اگرچہ خورد شیر و روشن کا سار تہہ رکھتا ہی اس لیے کہ آخر وہ بھی عین ہی ہی معنی معما سے نثر لفظ جمع کے دو جز ہیں ایک جم جس کے معنی ہیں چیز بسیار دوسرا عین یعنی زر کہ مرکب ہو کے بجئے زر بسیار کے ہوا نظر بصر تعریف ہمارے عمر میں عین آفتاب اور مر یعنی گذشتن کہ یہ عین مر پر رکھا ہوا ہی جسکا اشارہ آفتاب عمر و گذارست ہی اگر لفظ عمر میں عین نہ ہوگا مر ہیگا یعنی تلخی معنی معما سے قطعہ اس

قطعہ کے معنی سوا اسکے اور کچھ معلوم نہیں ہوتے کہ چارون عین ہیں اور معین یعنی عین کردہ شدہ
محسنات کلام چشم بانی کی نرگس سے کیسی الطف تشبیہ کی ہے کہ صورت آنکھ کی کھتا ہے
اور بینا نہیں تنگ چشمی اندھے کی نسبت کیسی خوب ہی نوع عمر عجیب عین عاری
سب میں عین معین کیسا خوب لفظ ہے کہ مقرر و مخصوص اور عین کردہ شدہ رونوں
معنی میں ہی اور انکے سوا۔

فصل فی الاتواب والدواب والحواشی والمواشی والخدنف

نکتہ ثیاب فاخرہ کہ در نقش تبات فاجرہ است اگر بر طریق صورت و رسم در پوشند
عمامہ غمامہ غم و قبا فناءے نعم و پیرا ہن تیرا ہن و ازار ازار بدن باشد منوی کلا ہے
کہ بر سر کشتی شد گوا + دلت زوست مالک تبرک و فاء + کمر جز بطاعت بندای جوان + کہ
تشویش مرگ آیدت در میان + لباسی کہ بر تفرقہ محتویست + پلاسیست گر جامہ
خسرویت + اللغات ثیاب جمع ثوب جامہ فاخرہ گرانایہ و نیکو تبات بفتح خزو
مخوف و طایسان و رخت فاجرہ بدو ناچیز غمامہ ابر سپید ازار بکسر دستار و شتو ار
و تنبان و لنگی گوا مخفف گواہ محتوی گھیر نیوالا اور محیط ہو نیوالا پلاس بفتح طاط اور کپڑا
کم قیمت و پشیمہ سطر معنی ترکیبی شرمصرم کہتے ہیں جسکو لوگ ثیاب فاخرہ جانتے
ہیں یعنی گرانایہ اور خوب وہ تبات فاجرہ ہی افسوس بدکاری اگر موافق رسم
اور بطریق ظاہر پہنتے ہیں یعنی بنظر خود نمائی و زیبائش کے پس اس صورت میں عمامہ
غمامہ غم کا ہی جو سر سے لپٹا ہوا ہے اور قبا فناءے نعم ای نعم آخرت کے کھولنے والے
اور پیرا ہن تیرا ہن دل کے پار ہو نیوالا اور ازار ازار بدن حاصل یہ کہ خود تن کے
کپڑے جنگو پہن کے نمائش و زیبائش اپنی دکھاتا ہوا اور بخلاف اہل معنی مثل اہل صورت
کے رسم اور ظاہر داری کر رہا ہی ہے اُسکے حق میں وبال و آفت ایک وقت میں ہو جائے

معنی ترکیبی شنبوی بنے اگر کلاہ فقر کی سر پر رکھے یا سوائے فقر کے اور پورا حق اسکا ادا
 نہیں کیا تو وہ کلاہ ہی اس بات پر گواہی دے رہی ہو کہ تیرا دل ہالاک ہی یعنی ہالاک
 عقبے میں پڑ گیا اور اگر ٹپکا کر پر باندھے تو سوائے طاعت حق کے مت باندھ کہ تشویش
 مرگ کی تیرے درمیان میں آنیوالی ہی اسلیے جو لباس کہ تفرقہ پر محتوی ہی یعنی تفرقہ
 اسکو گھیرے ہوئے ہی اگر وہ جامہ خسروی بھی ہی تو پلاس سے بدتر ہی اور تفرقہ یہ کہ
 مرگ کے وقت تجھ میں اور اس میں ضرور ضرور جدائی ہو جائیگی یہ کلاہ و کرکچ نہیں ہوگا
 معنی معامے شریاب فاخرہ نبات فاجرہ غمامہ غمامہ قبا و فتا پیرا ہن تیرا ہن ازارا ازار
 یہ سب تعحیف و نقش ایک دوسرے کے ہیں معنی معامے شنبوی کلاہ کا دل ہالاک ہی
 اور کر پریشان مرگ کا گان معامین ایک ہی لباس میں تفرقہ ہونے سے پلاس
 ہوتا ہی محسنات کلام شریاب اور نقش اور صورت اور رسم کہ بمعنی نشان کے ہی
 اور بدن اور سر اور کلاہ اور دل ترک کر میان پلاس لباس جامہ سب مراعات و مناسبات
 یکدگر سے ہیں الاختلاف شارب نے نبات بمعنی گیاہ کے لکھا ہی میں نے نبات بمعنی
 صوف و خراب سمجھنے والے نبات اور نبات میں چاہے جسکو مناسب محل سمجھیں
 اور غمامہ کے معنی بنی و چشم بند شتر و سر بند اور یہ کہ ہمان اول مستعمل ہیں کہ وہ بنی
 ہی اور میں نے موافق لغت کے ابر سفید کے اور پلاس بمعنی کلیم کے یہ تو ہو سکتے ہیں تن
 مطبوعہ میں نبات کی جگہ نبات اور تیرا ہن کو پیرا ہن لکھا ہی۔

مکتبہ ایدرولیش ازاتواب زینت دنیوی کنارہ گیر کہ تشریف ثواب آخرت یا بی سراپا
 عین وجود خود را بخلت حق بیارے تا خلعت وصول قربت بنی قطعہ تا شود درایت
 مجرب دازنا چون مسیح + جامہ آرایش و رعنائی کن از تن برون + برتن درویش
 نیلی پوش دیادل کلیم + شد چون یلو فرگے بالائے بحر نیلگون + ہر کہ باتاج ندر سلطان
 والا شد گرفت + پیش نامش اطلس چرخ نگون بالائے نون + اللغات ازاتواب جمع
 ثوب بمعنی جامہ خلعت بالفہم و تشدید لام دوستی و دوست خلعت کپڑے سے ہوئے
 جو کسی کو پہنائیں و مال گزیدہ مسیح دوست اور بہت پھرنے والا اور دروغ گو و لقب

حضرت عیسیٰ اور دجال کا بقول بش لقب دجال کا بر وزن مسکین کے ہوا اور لقب حضرت عیسیٰ کا بر وزن صحیح کے نیلو فرہندی کنول اور پھول لاکھیم کل بھر نیلگون آسمان اور نیلو فر مراد آفتاب سے ہے معنی ترکیبی شرمصرح کہتے ہیں ایدرویش اثواب یعنی لباس زینت دنیا سے کنارہ کر تو خلعت ثواب آخرت کا پائیگا اور سراپا عین اپنے وجود کو خلعت حق سے آراستہ کر تو خلعت وصول قربت الہی کا دیکھیں گے معنی ترکیبی قطعہ یعنی یہ جامہ آرائش و رعنائی دنیا کا اپنے تن سے اُتار تب راسے تیری مجر درخ و عناسے مثل مسج کے ہو جائے جو ہمیشہ خرقہ دوزی کرتے رہتے تھے اور کبھی ثابت کپڑے سے بھی رغبت نہ کی اور جو فقیر نیلی پوش و یاد دل ہی اُسکے جسم پر کلیم ایسا خوشنما معلوم ہوتا ہے جیسے بھر نیلگون مین کنول کا پھول اور آسمان کبود مین آفتاب پھر اس سے زیادہ زیب و زینت کو نسبی ہی اور جو کوئی تلخ نڈکار رکھے سلطان والا ہوا اُسکے نام کے آگے چرخ نگون نے بالائے فون پکڑا تعظیماً یعنی خمیدہ ہو گیا جیسا کہ خمیدہ ہی معنی معمارے شرا ثواب کے اول الف ہا ز جب اس سے کنارہ پکڑے گا ثواب رہیگا اور جو عین کو خلعت مین لائینگے خلعت ہو گا معنی معمارے قطعہ آرائش کا جامہ کہ مراد اول آخر سے الف و شین ہی جب تار ڈالا جائیگا راسے رہیگا اور رعنائی کا جامہ را اور یا ہوا اسکے نکال ڈالنے سے عنار ہتا ہی کلیم مین لفظ کل بالائے یم واقع اطلس کو چرخ دینے سے سلطا ہوتا ہی اور جب فون نام کا اُسکے سامنے آئیگا سلطان ہو گا محسنات کلام عین و وجود مراد فون کلیم کا یہ لفظ ایسا ایراد کیا ہی کہ بصورت کلیم بکان عربی کے ہی جو مناسب مسیح کے ہی نیلی پوش نیلو فر نیلگون تینون مین لفظ نیل نکلتا ہی چرخ و اطلس کیسا ابلغ ہی کہ اطلس چرخ ہی ہوتا ہی بالانون کیسے خوب ہیں الا حلا ف آخر شعر مین جو فون ہی شایع نے اسکو ما ہی کے معنی مین لکھا ہی اور معنی شعر کے یہ ہر کہ قناعت بہ کلاہ ندی کرد و اکمال رضا بآن داد و دحق او تاج سلطانی شمر د و در پیش رونام خود چرخ نگون میگیر دھرا ہی ما ہی کہ در زمین سست یا ہراہ برج حوت ذکر خصوص برج حوت تاکید است یعنی آسمان و زمین پیش رو نام او میکردند انتہی یہ معنی شایع کے ہیں اسنے معلوم ہوتا ہی کہ بالا مین جو با ہی اسکو

معیت کے معنی میں لیا ہی اور نہیں معلوم الا کو کہاں میٹ دیا نفی کر دیا اب سمجھنے والے آپ سمجھ لینگے۔

نکتہ مفلس محتاج کہ چون الف بیچ نادر چون در میان جامہ فاخر آید از اطراف فخرے و نازشے با حوش بند و خیل کہ سیماے خیر بید در ناصیہ دارد ہر کہ بر میخ طویلہ کہ ہیات الف دارد بہ بند و شک نیست کہ خیلا و تکر حاصل کند قطعہ ولی کز زنی نو یا بد نولے + طع دارد زہر کس دل نوازی + غلام ترک بر تازی چوبہ شست + خیزد و بغیر از ترک تازی + اللغات خیل اسپان و سواران شیبا بالکسر علامت طویلہ وہ رسی جس سے چار پا یون کے پا نون باندھتے ہیں اور رسی طویل جسمین پا نون چار پائے کا باندھکر چھوڑ دین تو چہ تا پھر سے مجازا اصطبل خیلا بالضم و فتح یا تکر کرنا اور گمان کرنا تازی بالفتح و تشدید یا جامہ و لباس نوا بفتحین سامان و اسباب ترک تازی بالضم مطلق تاختن و غارتگری اور مثل ترکون کے پوڑنا ترک بالضم نام قوم منسوب بہ ترک کہ فرزندان نوح علیہ السلام سے تھا معنی ترکیبی شرمفلس محتاج کہ الف کی طرح کچھ نہیں رکھتا جب لباس فاخر پہنتا ہی اطراف سے نہایت ہی فخر و نازش اپنے بیچ میں سمجھتا ہی اور خیل یعنی گھوڑا کہ علامت خیر ہی کی اپنی پیشانی میں رکھتا ہی لیکن جو کوئی میخ طویلہ پر کہ ہیئت الف کے ہی باندھ لیتا ہی کچھ شک نہیں ہی کہ وہ خیلا اور تکر حاصل کرتا ہی معنی ترکیبی قطعہ جود کہ زنی نو یعنی لباس نو سے کچھ سامان و لواحق حاصل کرتا ہی وہ ہر کسی سے امید دل نوازی کی رکھتا ہی کہ ہر کوئی میری دل نوازی کرے مثلاً غلام ترک جہاں تازی پر سوار ہوا اس سے سوار ترک تازی اور لوٹ کے اور کوئی بات نہیں پیدا ہوتی معنی معماے شرفظ فاخر میں فخر ہی جسمین الف آگیا ہی خیل اور خیر بید یعنی بد و نرا و نوئی پیشانی خیر اور جب خیل کو میخ الف پر باندھ لیتا ہوگا معنی معماے قطعہ لفظ دل جوڑے اور نولے کے مقارن ہوگا دل نوازی حاصل ہوگی اور ترک جب تازی پر سوار ہوگا ترک تازی ہو جائیگا محسنات کلام الف سے تشبیہ ہی بے نقطہ اور بے اعراب ہونے میں ہی نوا و دل نوازی کہ دل نوازی میں بھی نوا اور نوا موجود ہی ایسے ہی ترک تازی کہ تازی اور ترک اس سے نکلتا ہی کیسے خوب لفظ ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں پہلے ہی مفلس کی جگہ مفلسے اور خیر بید کو خیر ہی خیلا و تکر کی جگہ خیل اور تکر غلط ہے

ایسی ہی بہت غلطیاں ہیں۔

نکتہ اسپ گویا ہی آئست کہ دندانہای پہلویش از لاغری چون سین ظاہر شود ہنوز از
روانی سرو پایش آب باشد مرکب بے بنیاد آئست کہ چون میم ورے نامش تلخے و
بدعنائی نماید از تک او جز کب و در سر آمدن نیاید قطعہ نون سمندر اگر قد مش بہر نکوست
از حسن و تانگی سمن چار پا بود و ان بارہ کہ پای برہ مستقیم نیست + نے بار گیر بار سوارانہ
عنا بود اللغات کب سرنگون کرنا ایسے ہی در سر آمدن چار پا چار پایہ بارہ اسپ
بار گیر گھوڑا اور ہر شہسوار ہی ولادت کی معنی ترکیبی شرا سپ اصیل وہ ہی کہ دند ان
اسکے پہلو کے لاغری سے تو سین کی طرح ظاہر ہوں یعنی لاغری سے تو ایک ایک پسلی
دکھاتی ہو پھر بھی روانی سے سرو پا اسکا آب ہوا ہی نہایت نرم رفتار اور مرکب بے بنیاد
وہ ہی کہ جب میم ورے اسکے نام کی تلخی و بدعنائی ظاہر کرے تو اسکی چال و تنگ سے سوا
اوندھا کرنے اور در سر آمدن کے اور کچھ ظاہر نہو معنی ترکیبی قطعہ نون اس سمندر کا کہ
جسکا قدم بہر خوبی کا ہی حسن و تانگی سے ایسا ہی جیسے ایک سمن چار پا چار پا باعتبار
چار پنکھ یون کے یعنی محفوظ و سرور کہ نیوالا اور وہ بارہ جسکا پانوں راہ پر مستقیم نہیں ہی
وہ بار گیر نہیں ہی بلکہ رنج و دقت سے بار خاطر سوار کا ہی معنی معامے شرا سپ میں
حرف سین گویا اسکی پسلیاں ہیں بلحاظ دندانوں کے اور سرو پا اسکا اب جب سین
اس آب کا پہلو ہوگا اسپ ہوگا مرکب بے بنیاد مرگ ہوگا ف عری فارسی کا معامین
ایک ہی اور یہی مرکب میم ورے مرعے تلخی اور آخر اسکے کب یعنی سرنگون کرنے کے
دونوں کی ترکیب سے مرکب ہو جائیگا اور نیز باکو اگر کان کے سر پہ لائیگی جیسا کہ اشارہ
در سر آمدن کا ہی تک ہوگا کہ باوتا و کان و کان معامین ایک ہیں معنی معامے قطعہ
سمندر کے اول لفظ سمن ہوا و جب یہ چار پا ہوگا یعنی دال چار عدد والی ملحق ہوگی سمندر
ہو جائیگا بارہ میں لفظ پا اور وہ دونوں موجود جب بارہ کا پانوں جو ہا ہی مستقیم
نہیں ہوں بارہ ہو جائیگا محسنات کلام پہلو کو سین کے دندانوں سے تشبیہ کرنا باعتبار
برابر ہونے دونوں کے ہی لفظ چار پا کیسا ابلغ ہی کہ اسپ بھی چار پا ہی اور سمن بھی

چارپا اور دال بھی جو قدم سندا کا ہوا ہے چار سدا والی اور تیز و چالاک چیز کو بھی کہتے ہیں کہ اس کے چار پاؤں ہیں ہین بارہ برہہ تجنیس زائد بار گیر ہین بھی لفظ بارہی الاختلاف متن مطبوعہ مین گوہری آئنت کی جگہ گوہری ست بدعنائی کے بجائے دہر غلط ہے۔

نکتہ ایدر ویش اگرچہ سیر فرس را بر سر علامت فرست اما راہ رو را موجب تفرقہ سفر ست
دل بیغل مدہ کہ سبب لعل یعنی فساد دل ست ابل راجع مکن کہ پریشانی بال و بلا را
شامل ست سر بقرہ بر کہ موسی وار قرہ عین ابرار کردی و از حمیر کنارہ گیر کہ چون عیسیٰ لشکر
احرار شوی از پوست اغنام بگذر تا مغر غنایابی دل از احشام بردار تا ام یعنی نیت
تجربہ حاصل گردانی مثنوی اسب بچا نیت نگذاڑ ہوس + چاہہ بین در تک پای فرس +
ہر کہ کشا از سر استر عنان + ستر امان باشدش از کودن + مایہ ترکیب شتر شت و راست +
ز و نشو و جمیت راے راست + ہر کہ دہد دل ز جہالت شور + جزدل شورش نہد ہر دور +
وز غم آگس کہ دلش خرم ست + قامت فونش بمیان غم ست + اللغات فرس بفتحین
اسب فر بالفتح و تشدید از بیائی بغل بفتحین ہندی خچر ابل بکسر تین شتر بال دل و تن
بقرہ بفتحین گاؤ قرہ عین روشنی و خلی چشم ابرار بالفتح نیکو کاران حمیر خراہ ازادگان
اغنام جمع غم گوسفند و غیرہ احشام بالفتح چاکہ و غلام آم بالفتح و تشدید میم آہنگ کرنا
استر بالفتح خچر نوز بالفتح گاؤ و روث بالفتح ہندی گوہر غم بفتحین گوسفند و غیرہ معنی ترکیبی شتر
مصرح کہتے ہیں ایدر ویش اگرچہ سیر فرس کے سر پر علامت فر کے ہی ای خوبی و بزرگی لیکن
مسافر کو سفر میں بڑے تفرقہ اور پریشانی کا موجب ہی جس سے پیادہ چلنا بہتر دل نبل
یعنی خیر سے بھی مت لگا کہ سبب لعب اور خرابی دل کا ہی اور شتر بھی جمع مت کر کہ پریشانی
بال و بلا کو شامل ہی سر بقرہ یعنی گائے کا کاٹ کہ موسیٰ کی طرح قرۃ العین ابرار و نیکون کا
بنے اور حمیر سے بھی کنارہ کر کہ عیسیٰ کے مثل میر لشکر احرار کا ہوئے اغنام کے پوست
سے ملکہ ہو تو مغر غنا کا حاصل کرے احشام سے دل اٹھالے تو ام یعنی نیت تجربہ کی حاصل
ہو جائے معنی ترکیبی مثنوی اگرچہ گوہر فرس یعنی اسب کی ہی توجہ ان سے کہ یہ کچھ چاہ
مین ڈالیگی کس واسطے کہ اسکے قدم کے نیچے چاہ ہی اور وہ رس یعنی چاہ کے ہی اور جو کوئی

استر کے سر سے باگ اٹھا لیا اور ترک کر دیا اسکے لیے کو دونوں سے پردہ پوشی امان کی ہے اور
کو دن اہل دنیا جو ان چیزوں میں مبتلا ہیں شتر کی ترکیب شت اور رے سے ہی اور شت
پریشانی پھر رے راست کو جمعیت اس سے کیسے حاصل ہوئے اور جو باہل جہالت سے
نور میں دل لگاتا ہے اسکو دل نور کا جو روٹ لینے سرگین ہو زمانہ ظالم دیتا ہے اسکے سوا کچھ نہیں
اور جب کا دل غم سے خوش ہو اسکا قامت خمیدہ ہو چون غم کے درمیان میں ہی ہمیشہ غم میں
رہتا ہے چنانچہ مشہور ہے غم نداری بزرگ معنی معانے شریک اس سر میں ہی جب لفظ فراسکے سر پر
آئیگا فرس ہوگا اور سفر پریشان فرس بگل کا قلب لعب عین غن معانین کیسان ہیں اہل
کے پریشان ہونے سے بال و بلا حاصل ہوتا ہے سر بقرہ کا باہی جب کا لاجا بیگا قرہ رہیگا حیر
کا کنارہ جاری جب اس سے کنارہ کرینگے میر رہیگا پوست اغنام کا الف و میم ہی جب
اس سے علحدہ ہونگے غنا رہیگا جو اس لفظ کا مغز ہی احشام ہر گاہ اس سے دل اٹھا لینگے
جو حشا ہی ام رہیگا معنی معانے شتوی فرس کا تک رس ہی یعنی چاہ استر میں الف بمنزلہ
عنان کے ہی جب اسکے سر سے اٹھا لیا جائیگا شتر رہیگا شتر کے لفظ میں شت ورا دونوں ہوں
نور کا قلب روٹ ہی غم کا دل نون ہی اور اطراف سے اسکے غم نکلتا ہی محسنات کلام
سیر و سر راہ روا اور سفر دل اور بگل کہ بگل میں بنظر لفظ دل کے ایہام بھی ہی اہل کے ساتھ
لفظ جمع کا کہ واحد اسکا نہیں ہی ہی واحد ہی جمع بھی ہی بقرہ کے ساتھ حضرت موسیٰ کا ذکر کہ
انکو ایک گائے کے ذبح کر دیا جو سامری نے ڈھالی تھی حکم ہوا تھا ایسے ہی حضرت عیسیٰ کے
ساتھ ذکر حیر کا کہ انکی بار برداری کا تھا نہ سواری کا اور موسیٰ کی رعایت سے لفظ قرہ کا
کہ قرہ عین کی دلک انکی نسبت حضرت آسیہ زوجہ فرعون نے کہا تھا بدرخواست ارادہ
انکی پرورش کی اور استر و ستر کہ ستر مخفف استر کا بھی ہی اور ثور و جورا اور دور اور استر
کے ساتھ کو دن کہ اسپ کم رفتار اہل پالان کے معنی میں بھی ہی اور رے راست کہ
فکر کے معنی میں بھی ہی اور شتر میں را موجود ہے اور سوان کے سب صنایع ہدایع سے ہیں اور
قصہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کا پورا پورا تفسیر و تفسیر میں لکھا ہے اگر کوئی طالب کل کا ہوئے
غیر حج الی التفسیر الاختلاف شایع نے کو دن کے معنی میں لکھا ہے کہ مزاج حیوان کے

اٹکے چرواہے میں اتر کرتے ہیں اور اسکو لکھا کہ حدیث سے ثابت ہے کہ شتر کے مزاج میں تکبر ہے اور اندشتربان بھی شکبر ہوتا ہے اور گو سفند کے مزاج میں فقر کہ فقر شبان کا اسی سے ہے اور نچر اسپ و خر سے مرکب ہے اُس میں حماقت و کودنی بہت ہے بس جو اس سے آمیزش کریگا اُس میں بھی حماقت بہت ہوگی بس جو نچر سے الگ رہیگا وہ کود و لسنے خلاص پالے گا انتہی اور میں نے مراد اہل دنیا سے لی ہے جیسا کہ کہا ہے شعر دنیا بیچ مست و کاوینا ہم بیچ + اے بیچ زہر بیچ در بیچ بیچ + الاختلاف متن مطبوعہ میں پہلا فقرہ یوں شروع کیا ہے (ایدریش اگر فرس را بر سر غلامت فرست اما راہ روارا) اور اصل کتاب میں یوں ہی منع بعض غلطی کے جو نسخہ ہذا میں لکھا گیا تھا دل ببغل کو دل ببغل اور بجائے لعب کے تعب اہل کو اہل بجائے ستر شتر غلط لکھا ہے۔

نکتہ مرکب کہ تک ندارد مرگ بے پایاں ست و چاکر کہ ثبات رایش نبود چاک جان قطعہ آفت بے کرانہ اندا فراس + چون ندارد سر زخوی و غل + ورگدشتند از سر خدمت + تن خدام ہست دام حیل + اللغات تک قدم جانان آفراس جمع فرس حیل جمع حیلہ معنی ترکیبی شتر جس مرگ میں کہ چال و قدم نہیں ہے وہ مرگ بے پایاں ہے اور جس نوکر کی رائے میں ثبات نہیں ہے وہ چاک دل جان کا ہے اور ای زخم معنی ترکیبی قطعہ جو آفراس کہ کھوٹی عادت نہیں چھوڑتے آفت بیکرانہ ہیں یعنی امن کہ کلمہ افسوس کا ہے اور جو خدام سر خدمت میں کنارہ کریں تو انکا تن دام حیلون کا ہے یعنی ہانے بناتے ہیں معنی محالے شتر مرکب کا تک بے ہے ہی بے تک ہونے سے مرگ رہیگا اور چاکر کی را اگر ثابت نہ رہے گی چاک رہیگا معنی ترکیبی قطعہ آفت بیکرانہ آف ہی خدام کا سرخا ہے اگر اس سے درگذرینگے دام رہیگا آفراس میں لفظ راس بمعنی سر کے ہے اگر سر نہ کھینکے تب بھی آف ہوگا محسنات کلام ثبات رایش کیسا خوب ہے ایک یہ کہ راس کی ساق کچا ہے دوسرے یہ کہ رائے اسکی متنزل ہو الاختلاف شاعر نے اس نکتہ میں ایک محاذمت میں بھی نکالا ہے کہ بعد اسقاط خاک کے ذمت رہیگا جو مقابل مرج کے ہے اول تو ذمت نکلتا نہیں ذمت بدال حملہ نکلتا ہے اور مانا دال ذال معامین یکسان ہیں تاہم مصرع سے

کوئی اشارہ اسکا نہیں ہی پھر کیسے صحیح جانا جائے بس محسنات کلام سے ہی نہ تھا۔
 نکتہ درلفظ خدم خدرو ہیئت و میم ہیئت دہن خدم آنست کہ روئے از دہن مخدوم
 نگر و اندینے پشت بر سخن او نکند و تب در تیغ ہلاک ست و عین چشم یعنی تیغ بایک ہلاک
 خود پیش چشم تبوع معین بنید یعنی جان خود فدائے نظر او کند قطعہ خواجہ را آن زمان
 ولا گرد + کز سر خویش بگذرد مولا + بندہ اندم چو شمع زندہ شود + کہ کند رخ ز بندگی
 زیبا + اللغات خدم بفتح تین چاکران و غلامان خدا بفتح و تشدید دال رخسار تیغ یعنی
 پیروان جمع و واحد ہر دو ولا بکسر دوستی و محبت مولا بفتح میم و لام غلام آزاد کردہ شدہ
 معنی ترکیبی شرفظ خدم مین خدم یعنی روئے ہی اور میم ہیئت دہن بس خدم وہ ہی
 کہ معہ دہن مخدوم سے نہ پھرے یعنی اسکی بات پر پشت نہ کرے اور پیچے نڈالے
 اور تیغ مین تب ہلاکت ہی اور عین چشم ہو یعنی تاج کو چاہیے کہ ہلاک اپنا پیش چشم تبوع
 کے معین دیکھے یعنی جان اپنی اسکی نظر پر فدا کرے معنی ترکیبی قطعہ خواجہ کو مولا
 سے اسوقت والا و محبت ہوتی ہو کہ مولا اسکی رفاقت مین اپنے سر سے گذر جائے
 اور بندہ اسوقت شمع کی طرح زندہ ہوگا کہ رخ اپنا بندگی سے زیبا کرے معنی معما
 شرفظ مین خدم یعنی روا اور میم یعنی دہن دونوں موجود دہن ایسے ہی تیغ مین تب ہلاک
 اور عین یعنی چشم معنی معما قطعہ مولا کا سر میم جب اس سے گذر جائیگا ولا حاصل
 ہوگا بندہ کا رخ باہر اگر اس با کوزے کر لیا زندہ ہوگا جسکا اشارہ زیبا ہی یعنی بے کوزے
 کرے محسنات کلام خدرو ہیئت دہن پشت مناسب یکدیگر شمع سے تشبیہ شگفتہ
 مین ہی یعنی خوش خوش خدمت بجالائے الاختلاف متن مطبوعہ مین درلفظ خدم
 خداست بجائے اسکے جو نسخہ ہذا مین ہی اور بجائے تیغ اور دوسری جگہ بھی تیغ کو
 تیغ ولا کو ولی غلط لکھا ہی۔

نکتہ غلام بنیم لائے سیاہ باشد و شاگرد پاک دامن شاکر و نیک خواہ قطعہ آنکو
 غم غلام شناسد بلائے دل + صافی شدہ زلائے غم آزاد یا بیش + و آنرا کہ اوستاد
 فنون فراغت ست + شاگرد گر ندارد از ان شاہد یا بیش + اللغات شاگرد اصل ہے

اسکے خادم کے ہیں مجازاً تلمیذ شاگرد شکر گزار لائے کپڑا استاد مین واوا شبا ع کی ہی معنی
 ترکیبی نشر غلام بے غم جو پروا مالک کی نہیں کرتا اور غنچوار اسکا نہیں وہ لائے سیاہ ہی بیٹے کالی
 کینچ جسمین مالک اندھا ہوا ہی اور شاگرد پاکدامن شاگرد اور نیک خواہ معنی ترکیبی قطعہ
 جو شخص کہ غم غلام کا بلا لے دل جانتا ہی اور اس بلا میں نہیں پڑتا وہ صاف و بے کدورت
 ہی تو اسکو لائے غم سے آزاد پائیگا اور جو کوئی کہ فنون فراغت کا استاد ہی بیٹے فراغت کے
 فن میں فراغ حاصل کیے ہوئے ہی اگر شاگرد نہیں رکھتا تو اسکو خوب شاد و شادان ہائیگا
 معنی معامے نشر غلام کے اول آخر غم ہی بیچ میں لائے شاگرد کا دامن دال ہی حبیب
 پاکدامن ہوگا شاگرد ہیگا معنی معامے قطعہ جب غلام سے لائے غم جاتی رہیگی صفا و آزادی
 حاصل ہوگی جو مستلزم رفع لائے غم کو ہی لفظ شاگرد میں شاد اسکے اول آخر ہی بیچ میں گر اگر
 گردنارد ہوگا شاد رہیگا جیسا کہ ایما گردنارد سے کیا ہی محسنات کلام لائے سیاہ غلام جو
 اکثر حبشی ہوتے ہیں اور کالی کینچ دونوں کے واسطے کینسا مناسب ہی آزاد و صافی غلام کے
 لیے اور کپڑے کے واسطے خوب آبلغ ہی استاد شاگرد فنون فراغت دونوں مناسب اور
 نیز یہ امر بھی کہ شعر آخر میں شاگرد تلمیذ اور خادم دونوں معنی میں ہو سکتا ہی دونوں کی
 رعایتیں موجود الاختلاف اصل کتاب میں غلام بے غم بلا لائے سیاہ باشند غلط معلوم
 ہوتا ہی اس لیے کہ غل معنی معامے کا ہی اور لائے سیاہ صحیح کسوا سٹے کہ غلام میں لائکتا ہی
 نہ بلا عجب کہ شارح نے اپنے معنی ترکیبی میں بلا لائے سیاہ لکھا ہی اور معنی معامے میں لائے
 سیاہ اور اسکے ساتھ یہ کہ بلا سیاہ گفتن بلا خطہ مقارنت با ست یہاں تو سولے باشند
 گی با کے اور کوئی با ہی نہیں سوا اس سے کیا ہوتا ہی خدا یا لائے سیاہ کیا بر ہی خواہی غلام
 بلا لائے سیاہ ٹھہرائیں اور تسولیں تا ولین کرین اور ادعا ٹھہرائیں لائے سیاہ بھی
 تو متعارف ہی۔

حکایت سرداری گرفتہ خوے بود کہ گردن خدم از احتمال اغلال او چون دال خم
 گرفتہ وتن عبید زیر آفتاب چشم خوگر گذارش چون بید لرزان شدہ گفتندش دامن خدم
 بخون میا لائے کہ روی خوف بردم فرمان تو نہادہ اند و عبید زیر دست را میاز لڑ کہ چشم

بر قدم طلب احسان تو دارند گفت بندہ را چون بند نباشد یا کہ بر قصد بزرگی شامل است
 با وی باند و غلام را کہ غل بردارند ام کہ تہیہ پیشوائی است از وظاہر شود قطعہ بدہ کہ
 کہ کم کند رخنہ ویش + بد بود نزد اہل فوز و فلاح + زان بود غین و لام نام غلام + کہ غل آورد
 غلام را بہ صلاح + اللغات گرفتہ خود تند و درشت خود دام بالفہم خادمان احتمال برداشتن
 عبیدہ بفتح جمع عبد دم بالفہم خون و نفس و سخن و ہنگام رجاء بفتح آمدہ فوز خوبی مقصد کوہو پنہا
 فلاح بفتح رستگاری و پیروزی و بقا و غیرہ نیکی مین رہنا غل بالفہم و تشدید لام بند کردن
 معنی ترکیبی شرا یک سردار تند خو و پر غضب تھا کہ گردن خادمون کی اسکے اغلال کا بوجھ
 اٹھاتے اٹھاتے دال کی طرح خم ہو گئی تھی اور تن عبیدہ یعنی غلاموں کے نیچے اسکے آفتاب چشم
 خنجر گذار کے بید کی طرح لرزان ہو رہی تھی مطلب یہ کہ جب جسکی طرف دیکھتا تھا تو ایسا دیکھتا تھا
 کہ گویا خنجر مارا لوگوں نے اس سے کہا کہ دامن خدم کا خون سے کیوں بھرتا ہی یہ تو خوف کا
 صفحہ تیرے دم فرمان پر رکھے ہوئے ہیں اور عبیدہ زیر دست کو کیلے ستاتا ہی کہ انکو چشم
 امید کے قدم پر تیرے طلب احسان کے ہی یعنی امیدوار و طالب تیرے احسان کے ہیں
 کہا بندہ مین جو بند نہوگی تو اسکے ساتھ ہارہیگی جو قصد بزرگی پر شامل ہی یعنی پھر وہ ارادہ
 بزرگی کا کرتا ہی اور غلام سے جو غل اٹھا لین تو ام کہ تہیہ پیشوائی کا ہی اس سے ظاہر ہوتا ہی
 معنی ترکیبی قطعہ بندہ جب اپنی راہ بھول جائے اور دوسری راہ اختیار کرے تو
 وہ اہل فوز و فلاح کے نزدیک نہایت ہی بد ہی غین و لام سے جو غلام کا نام رکھا ہوا ہی
 یہ اسی واسطے ہی کہ غلام کو غل ہی ٹھیک بناتا ہی معنی معمارے شرفظ خدم مین دال
 گردن ہی جسکو ادھر ادھر سے خم پکڑے ہوئے ہی عبیدہ کا آفتاب عین ہی اور اسکے نیچے
 لفظ عبیدہ دامن خدم کا دم ہی یعنی خون روئے خوف خاہی جب اسکو دم پر رکھینگے خدم
 ہوگا عبیدہ مین عین چشم ہی اور قدم طلب کا با اور بعد انکے ید جو مجموع عبیدہ ہی بندہ مین
 جو لفظ بند نہوگا ہارہیگا غلام مین اگر لفظ غل نہوگا ام رہیگا معنی معمارے قطعہ بدہ سے
 جو لفظ رہ کہ ہوگا بدرہیگا غلام کی ترکیب غین و لام سے ہی جسکا مجموع غل ہی اور یہ غین
 اسمائی اور لام اسمی مراد ہی محسنات کلام آفتاب چشم باعتبار حرارت غضب

ونیز بر عایت چشم کہ اسمین بھی آفتاب ہی باقی خوبیان ظاہر ہیں۔

فصل فی الاماکن والدور والمساکن والقصور

نکتہ رت یعنی رئیس را چون عمائے غفلت و غرور پیش آید زرقان بر سر عمارت کند
 نمی بیند کہ تا چشم بکشد آن عمارت از پاد آید و مار مظلمہ در گردن او بماند قطعہ بردار
 پرده از سر آباد روزگار و تانگری کہ حاصل او غیر باد نیست + ہر کورین سراے
 مجازی مدار و دار + زیر و زبر بناخت تحقیق را د نیست + اللغات رت کے معنی
 خود مصدر رحلے لکھ دیے عمالفتح و تخفیف گمراہی و نابینائی عمارت بالکسر آبادی اور آباد کرتا
 مظلمہ بالفتح و کسر لام ظلم کرنا اور داد خواہی کرتا زاد بفتح جو ان مرد و سخی آماکن جمع الجمع اکنہ
 کہ جمع مکان کی ہی دور جہدار مساکن جمع مسکن قصور جمع قصر معنی ترکیبی نشت رت
 یعنی رئیس کو جب غفلت و غرور کی عمارت کی پیش آجاتی ہی تو مخلوق کا زبر سر عمارت کا
 بناتا ہی اور اسمین خچ کرتا ہی اور زمین دیکھتا کہ جیتک پلک مار کے آنکھ کھولے اتنی ہی
 دیر میں وہ عمارت از پاد آمدہ ہو جاتی ہی اور مار ظلم و ستم کا استکی گردن میں رہتا ہی
 معنی ترکیبی قطعہ یہ جو آبادی زمانہ کی ہی اسوا سطلے کہ آباد یعنی آبادی کے بھی
 آتا ہی اس سے پردہ اٹھا پیر دیکھ کہ باد ہی باد رہتا ہی ای بیہودہ اور بیگاہ جس سے
 کچھ حاصل نہیں پس جسے اس سراے مجازی میں اپنے دار مدار کو زیر و زبر نہ کیا
 بیشک وہ شخص را د نہیں ہی معنی معمارے نشت لفظ عاجب کلمہ رت کو پیش آینگا
 عمارت ہوگا اور لفظ عمارت سے جب چشم کہ وہ عین ہی کھولینگے اور پانوں اسکا کہ تا ہی
 گردینگے مار ہیگا معنی معمارے قطعہ لفظ آباد کا پردہ الف ہی جب اٹھا لیا جائے گا
 باد رہ جائیگا لفظ دار کا جب زیر و زبر ہوگا را حاصل ہوگا محسنات کلام زبر بر سر
 عمارت کیا خوب ہی کہ عمارت کے سر پر عین یعنی زر کے ہی مظلمہ کے معنی سیاہی کے
 بھی ہیں پس مار کے ساتھ کیسا ابلغ ہی پروار مداران میں بھی دار موجود ہی۔

نکتہ ایدر ویش اگر کنج زبر سر عمارت دنیا خچ کنی عاقبت مارت در نظر آید و اگر درو

گردن کشی کنی عمارت پیش آید و اگر ستون الف التفات از وی کوتاہ کنی بجای طیبہ عمارت
 دراز شود **شنوی** ہر کرارانش ز عمران شد نفور + یافت عمانی ز دریائے سرور + و انکہ ویران
 کرد بنیاد سرا + سر شود از ترک و قطع ماسوا + شرف ایوان بیفکن از سرے + تا شرف
 بینی از پاکی رے + **الف التفات** مارت در نظر ایما در نظر عمران بالکسر آبادی نفور
 بفتح اول گریزندہ و رمنده ماسوا جملہ مخلوقات سوائے خداے تعالیٰ معنی ترکیبی نشر
 مصرح کہتے ہیں اگر کنج زر سر عمارت دنیا پر صرف کرے گا انجام یہ ہوگا کہ مارت تجو نظر آئیگا
 یعنی تیرے حق میں مارا اور اگر اس عمارت میں گردش کنشی اور غور کرے گا مارت جسکا
 ترجمہ عمارت تو ہی پیش آئیگا اور جو ستون الف التفات کا اس سے گھٹا دیگا حیات طیبہ
 جاودانی سے عمر تیری دراز ہوگی معنی ترکیبی **شنوی** جسکی رے آبادی سے بھاگی
 اور نفور ہوئی اسنے عمانی دریائے سرور سے پائی یعنی ایک عمان دریائے سرور کا ہو گیا
 اور جسے بنیاد اپنی سرا کی ویران کی وہی سرا و سر در ہوا کہ اس ماسوا سے قطع
 کیا اور الگ ہو گیا شرف جو علامت رفعت و عظمت کے ہیں اپنے گھر سے دور کر تو رے
 تیری پاکی و پاکیزگی سے شرف حاصل کرے معنی معمارے نشر عمارت میں عین یعنی زر کے
 ہی جب عین خرج ہو جائیگی مارت رہیگا اور گردن اسکی میم ہی جب یہ گردن کھینچ لینگے
 عمارت ہوگا اور الف عمارت میں جو الف التفات کا بمنزلہ ستون کے ہی اسکو کوتاہ
 کرنے سے عمرت رہیگا معنی معمارے **شنوی** عمران سے جو راجھا گے گی عمان ہوگا سرا
 کی بنیاد الف جب یہ بنیاد ویران ہوگی سر رہیگا شرف کی ہاگرنے سے شرف رہتا ہی
محسنات کلام ستون الف التفات کیسا خوب کہا ہی کہ التفات کا سر کلمہ الف
 بھی ہی اور التفات ہی باعث عمارت عمارت اور بصورت ستون نیز کوتاہ و دراز متفاد
 سرا و ماسوا دونوں کی بنیاد الف پر ہی۔

نکتہ بقاع را چون بقا بر عین عدل باشد بعد از انکہ بانی چشم از زندگانی پوشد
 بقاع را بقایا بند و اگر باب بقاع از باے بنی باشد چون بانی از وی روے پوشد
 قاع منصف شود قطع ازہ مخمی ارتقاں شود کن تصور + آہ مظلوم شود در عقبش نفخ

صورہ شدنقی دور نظم آنکہ سرگرد آورد + لاجرم در غنی جمع سر آمد و در + اللغات بقاع کبیر
 جمع بقعہ پارہ زمین کہ اور زمینوں سے جدا ہو بانی بنا کنندہ قاع زمین ہوا و صحرا جمع قیعہ
 منصف زمین ہوا رکن ستون نفعہ بالفتح ایک بار چھو نکنا معنی ترکیبی شرح بقاع
 کی بنیاد عین عدل پر ہوا و پھر اسکی بنا کرنے والے کی آنکھیں مح جائیں تب بھی اس بقاع
 کی بقا پائینگی اور اگر باب بقاع کا باے بنی و گمراہی سے ہی جب بانی اسکا منہ چھپالے گا
 وہ قاع منصف ہو جائیگی یعنی زمین ہوا کہ کبھی بیان کوئی بنا ہی نہ تھی معنی ترکیبی قطعہ
 بانفرض محکم کی راہ سے ستون قصر کے قاف سے ہوں لیکن اگر بنا اسکی ظلم سے ہی تو انہ ظلم
 کی اسکی پیچھے مثل نفعہ صور کے لگی ہوئی رہی کہ بنا کسکی زمین آسمان کو بھی چھا دیگی اور وہ
 شخص جسے گھر اپنا ظلم سے جمع کیا اور ترتیب دیا وہ خدا سے دور پڑا اسی واسطے عربی میں جمع
 سر کی دور آیا ہی معنی معجائے شرف بقاع میں عین یعنی چشم کے ہی جب اس سے آنکہ
 چھپائینگے بقا رہیگا اور باب بقاع باہی اگر اس سے رو چھپایا جائے گا کہ مراد سقوط سے ہی
 قاع رہیگا معنی معجائے قطعہ اگر قاف کے پیچھے لفظ صور کا آئیگا قصور ہوگا صور قصور نہیں رکھ
 بھی ہی دور دور تجنیس تام محسنات کلام عین عدل کیسا بلند ہی کہ ذات عدل اور حرف
 عین دونوں کو شامل بقاع بقا قاع تینوں تجنیس زائد و ناقص بانی زندگانی ہوزن قاف
 رکن قصور کا ظاہر الاختلاف بانی کی جگہ باقی صور کے بجائے سور متن مطبوعہ میں
 غلط لکھا ہی۔

نکتہ مدارس را کہ حلقہ میم موقوفات در پیش نباشد زود بنالیش دارس شود و
 خوانق را کہ خوان اوزار محمد نباشد صوفی را در وی ہر موی از برای قاف قوت تیغ
 کشندہ است و مساجد را کہ جمعیت حضور ساجد نباشد و میم حرمیش دائرہ دیر باشد
 و حمام را کہ عذوبت آب در میان نبود جز محم یعنی گداختن بدن از وی نیاید قطعہ
 سر آدم بگرد از تعلیم + در مدارس کہ بنیوا باشد + خانقاہی کہ خانیق ست از جوع + آہ
 درویش در قفا باشد + وز مساجد چو جہ طاعت رفت + صبح آبادیش مسابا باشد + حمام
 چون قندہ اصل + آب صافی در حمام باشد + اللغات مدارس جمع مدرسہ جائے درس

موقوفات وقف کی ہوئی چیزیں دارس ناپید شونده خوانق جمع خانقاہ ادرار ہمیشہ
بخشش کرنا محمد گسترده مساجد جمع مسجد ساجد سجدہ کنندہ دیر بالفتح عبادت خانہ ترسیان
حم گداختن بدن نوا تو شہ و برگ و ساز خالق گلا گھوٹنے والا جد بالکسر و تشدید دال
در شکتی و کوشش کسی کام میں مساجد شام جماعت تین کل سیاہ متغیر شدہ معنی ترکیبی
نشر دارس میں اگر قطعہ میم وقف کی ہوئی چیزوں کا جس سے گذران مدرس اور طلبہ
کی ہوسا منے ہو بلدی بنیاد اسکی دارس ایسا ناپید و بے نشان ہو جائیگی اور خوانق
کہ خوان ادرار وظیفہ کا اسمین بچا ہوا صوفی کو ہر مو واسطے قاف قوت کے تیغ کشندہ ہی
یعنی بال بال اسکا فکر قوت میں ایسا ہی جیسے تیغ کشندہ کہ وہاں کارہنا اسکو دشوار
ہوگا اور مساجد کہ جمیت حضور ساجد سے خالی ہی یعنی ساجد فکر معیشت میں پریشان
ہی اس مسجد کے حریم کا دور میم دائرہ دیر کا ہی یعنی مسجد میں اگر سجدہ بے حضور کا ہی
تو دیر و مسجد اسکے لیے یکساں ہی اور جس حمام کے درمیان میں کہ عذوبت آب کی
نہیں ہی سوائے حم یعنی بدن گلانے کے اس سے اور کیا حاصل ہوگا عذوبت آب شیرین
مراد آدمی سے کہ اگر آدمی ہوگی آب شیرین اسکا تلخ ہو جائیگا اور رہنا مشکل پڑیگا
معنی ترکیبی قطعہ یعنی جو دارس کہ بے برگ و نواہین وہاں کی تعلیم سے سر آدم کا
پھرتا ہی اور تعلیم ناگوار ہوتی ہی اور جو خانقاہ کہ خالق یعنی بھوک سے گلا گھوٹ رہی ہی
اسکے پیچھے آہ فقیر کی لگی ہوئی ہی اور مساجد سے اگر جد طاعت کی جاتی رہے تو صبح
اسکی آبادی کی مساجد ہو جائیگی ای شام تیرہ رنگ اور ما حمام کا اگر بے اصل ہوگا تو فنا
آب اسکا حوا ہو جائیگا یعنی کالی کچ معنی معمارے نشر دارس میں اگر میم نہوگا دارس
ہوگا خوان اور قاف جمع ہونے سے خوانق ہوتا ہی مساجد میں اگر حضور ساجد سے خالی
ہوگا فقط دور میم رہ جائیگا جسکو دائرہ دیر کہا ہی حمام میں اگر مارادف آب کا ہوگا
حم رہیگا معنی معمارے قطعہ مدارس کو گھمانے یعنی قلب سے سر آدم حاصل ہوتا ہی
خانقاہ کے اول خالق ہی اور پیچھے اسکے آہ مساجد سے جو لفظ جد جاتا رہیگا مساجد
حمام میں ماسے حمام کی اصل میم ہی جب بے اصل ہوگا حمارہ جائیگا محسنات کلام

حلقہ در بنا دارس میں دارسب مناسب یکدیگر خوانق خوان قاف قوت دور دائرہ دیر سب
میں سرگرمی حروف واحد آب و صافی محاسب مراحات ہیں اور علاوہ برین الاختلاف
مقن مطبوعہ میں نیاید کی جگہ نیاید اور ماد محام کے بجائے بار محام غلط ہے۔

تکمیل ہر عمارتیکہ نہ در خورد استعداد خود بنیاد نہ در آن عمارت تمام نشود و عمومی در پنج
تحت و افلاس تمام شود نہی یعنی بنار کہ بے زر باشد حاصلش عنا و ضرر باشد قطعہ بین
کن از ضمیمہ معدن زر ای سپر ہوتا در مدن عمارت عالی بری بسر + با عین در بروج
شود حاصلت عروج + بے زر معینت نشود و اصل در ضرر + اللغات تحسیر کھانا
مدن بفتح و ضم دال جمع مدینہ معدن بفتح و کسر دال کان زر و خواہر و اصل ہر چیز
معنی ترکیبی نہی جو عمارت کہ اپنی بنیاد کے لایق نہیں ہوتی وہ عمارت تمام نہیں ہوتی
اور عمر اسکی سرخ و تحسیر و افلاس میں تمام ہو جاتی ہی نہیں دیکھتا ہی جو بنا کہ سبے زر
ہوتی ہی حاصل اسکا عنا و ضرر ہوتا ہی معنی ترکیبی قطعہ یعنی ای سپر تیرے دل میں
جو زر جگہ پکڑا ہا ہی معدن کی طرح اسکو دل سے نکال ڈال تو مدن میں عمارت عالی کو
تمام کرے عمارت کے بروج میں جب ہی تجکو عروج ہوگا کہ تیرے پاس عین ہو یعنی زر
اور بے زر معین کے تیری کچھ اصل ضرر میں نہوگی معنی معمارے شرکہ بنا میں جب بے زر
ہوگی یعنی بے کی جگہ عین ہوگا جو زر ہی تو عنا ہوگا معنی معمارے قطعہ معدن میں زر
عین ہی جب نکالا جائیگا مدن ہوگا بروج جب عین کے ساتھ ہوگا جیسا با عین ہی
اس اشارہ سے ظاہر تو بروج عروج ہو جائیگا معین میں عین زر ہی جب بے زر ہوگا
میں رہیگا بمعنی کذب جسکو ضرر کہا ہی موافق دلالت التزامی کے سپر تصحیف یکدیگر
محسنات کلام تشبیہ دل کی معدن سے زر نکالنے میں موافق معنی ترکیبی و معانی
کے کیسے راست ہی عمارت بنیاد بنا تمام نشود و تمام نشود نوع متضاد۔

حکایت یکے از ارکان دولت چند کرت در مرسل قصری عالی ساخت و آتش
بنداخت پرسیدندش کہ بنا بر چیست کہ ارکان این مرع ہر چند باب تیرہ خراب
میشود نیت تو در عمارت صافی ترست گفت ندانید کہ مرع چنداں نہ زیر و زبر شود

حرص بانی در بنایش زیادت گردد قطعہ حرص راز ارس رود گرد آید سیل + نگرود از
 دل او کم نشان دور سرا + و گر جهان ہمہ دریا شود غایت حب + بروی آب ہند چون
 حباب خانہ بنا + اللغات کرت بفتح و تشدید را نوبت و بار تمر بفتحین و راے مشدد
 راہ و جائے گذشتن مجازاً بمعنی سبب نیز ارس رود ایک رود ہی کنارہ آذر بیجان کے
 حب بمعنی محبت معنی ترکیبی نہر ایک نے ارکان دولت سے چند مرتبہ ممر یعنی راہ سیل
 میں ایک قصر عالی بنایا اور پانی نے اُسکو گر اگر اُس سے پوچھا اسکی کیا بنیاد ہی کہ
 ارکان اس بنیاد کے ہر چند آب تیرہ سے خراب ہو جاتے ہیں اور نیت تیری عمارت
 میں صافی تر ہوتی ہی کہ تا تم نہیں جانتے صرح کشتی ہی زیر و زبر ہو حرص بانی کی اُسکی بنا
 میں زیادہ ہوتی ہی معنی ترکیبی قطعہ یعنی حرص کا یہ حال ہی چاہے کتنا ہی اہل ارس
 رود سے آئے لیکن اُسکے دل سے نشان دور سرا کم نہیں ہوگا بلکہ اگر تمام جہان دریا
 ہو جائے اُسکو جو محبت عمارت کی ہی وہ روے آب پر ہی حباب کی طرح بنا خانہ کی رکھیگا
 معنی معامے نہر صرح جو بمعنی قصر کے ہی اگر بنیاد اسکی زیر و زبر ہوگی حرص ہو جائیگا
 معنی معامے قطعہ ارس رود کا قلب دور سرا ہی حب کہ اب پر رکھنے سے حباب
 ہوتا ہی محسنات کلام ارکان بنظر تعمیر مکان کے کیسا خوب ہی سیل و اب لفظ بنا بر
 اور تیرہ اور صافی ارس رود دریا حباب سب مناسبات سے ہیں خراب و عمارت
 متضاد ایسے ہی ساخت و بیند اخت چون حباب خانہ بر آب کیسی ابلغ تشبہ ہی
 الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے آبش و ابس بانی کی جگہ مانی ارس رود کو
 ارس رود غلط لکھا ہی۔

فصل فی الحدائق والانس والاشقائق والازہار

انکسہ اطراف حدائق حتی واقع شدہ و میانش یاد قلب پس باید کہ ہر کہ بکشت و
 نظارہ حدائق مشغول شود از اطراف منع حق مشاہدہ نمودہ دلش از یاد حق باہو و با
 مائل نشود فتنوی سین بستان سرے مومن دان + ارہ قطع بر گلوے بتان +

غاب قلبست باغ شیران را + مرزا و رزم دل دلیران را + ہر کہ در بوستان گذشت از پوست
 مغز آن دیدہ از تجلی دوست + اللغات حدائق باغ پر دخت آنوار شگوفہا از بار بفتح شگوفہا شقائق
 نوعی از لالہ جسکو شقائق النعمان کہتے ہیں کہ اُسے اسکو پسند کر کے اسکی محافظت کا حکم
 دیا تھا گشت سیر غاب ہمیشہ شیران وہ ادا محبوب کی جو بیان میں نہ آئے معنی
 ترکیبی شرائط حدائق کے حق واقع ہوا اور میانہ اسکا یاد قلب ہی بس چاہیے کہ جو کوئی
 سیر و نظارہ حدائق میں مشغول ہو اطراف سے اُنکے صنع حق کو مشاہدہ کرے اور دل
 اسکا یاد حق سے لہو و لعب کی طرف مائل نہوئے معنی ترکیبی مثنوی سین جوستان سر
 میں ہی مومن کے واسطے ایک ارہ قطع کا ہی جس سے تعلق بتوں کا قطع کرتا ہی جو کل وغیرہ
 ہیں غیر حق کے اور حق کی طرف رجوع ہوتا ہی باغ کا قلب غاب ہی یعنی ہمیشہ سویہ
 ہمیشہ شیر مردون کا ہی اور باغ کی مرز میں رزم دل ہی دلیروں کے واسطے کہ وہ اس میں
 دل و نفس سے رزم کر کے طرف حق کے مائل ہوتے ہیں اور انکے مقید نہیں ہوتے
 اور جو کوئی بوستان میں پوست سے گذرا یعنی ظاہر سے الگ ہوا اُسے مغز آن کا
 دیکھا کہ وہ تجلی دوست کی ہی جو بوستان میں ہو رہی ہی معنی معماے شر حدائق
 ادھر ادھر سے حق ہی اور در میان میں وائے جسکا قلب یاد ہی معنی معماے مثنوی
 بوستان میں سوائے سین کے جسکو ارہ کہا ہی بلحاظ دندانوں کے بتان بھی نکلتا ہی
 باغ کا قلب غاب مرز کا قلب رزم پہلا مستوی دوسرا غیر مستوی بوستان کے اول
 پوست ہی بعد اسکے آن بمعنی اداے محبوب باو یا معما میں ایک ہی محسنات کلام
 یاد قلب کیسا ابلغ ہی کہ معنی ترکیبی و معمائی دونوں کو شامل ایسے ہی گلوے بتان
 کہ سین حرف تا پر جو گلو بتان کا ہی رکھا ہوا ہی مغز آن کیسا لطف ہی کہ گلوں کی جو آن
 واد ہی اسکا مغز اسکی تجلی ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے یاد قلب کے بعد قلب
 رزم کی جگہ رزم غلط ہی۔

نکتہ ریاحین از ریاح لطف حق رے و تازگی و دل زندہ در روی دارد و ورا د از دراد
 فیض و داروی جگر پارہ در دل قطعہ و در تارای حشرش حاصل ست + از سرا پا

و محبوب دل بست + آن ریحان گرنہ از بلوی خداست + حاصل ترکیب او باد و بہت
 اللغات ریاحین جمع ریحان ایک گیاه خوشبودار جسکو شاہ سپر غم کہتے ہیں اور ہر گیاه
 خوشبودار اور ہر گل سوائے گلاب ریاح جمع ریح بالفتح و الکسر والتشدید سیلاب ہو
 ورا جمع ورد و بتقدید راجع و ارد و رد بالفتح گلاب و د بالفتح و تشدید دال دوستی آن
 ادائے محبوب معنی ترکیبی شریفیے ریاحین پر کیسی ریاح لطف حق کی چل رہی ہی
 جیسے رے یعنی سیرانی اور تازگی اور زندہ دلی در و رکھتا ہی ای ظاہر اور ورا دینے گلاب
 نہایت واردات فیض سے دار و جگر پارہ کی اپنے دل میں پاتا ہی معنی ترکیبی قطعہ
 ورد کو جو رائے اسکے ہر کی حاصل ہوئی ہی کہ سر اپا و بد و دوستی ہو گیا ہی اسی سبب سے
 محبوب دلونگا ہی اور ریحان میں جو ایک آن جدا گانہ ہی یہ خداے تعالیٰ کی بوسے ہی
 اُسی سے یہ بو پائی ہی اگر اُس سے نہ تو اُسکی بالکل ترکیب ہی باد و ہوا ہی ای لغو و بیہودہ
 معنی معما سے شریاحین میں لفظ ریاح اول جز ہی اور رے اسکار و بمعنی تازگی اور
 دل اسکا می اور حی نگلجانی سے ریحان بھی حاصل ہوتا ہی قلب و را د کا دار و ورا د اور اد
 تجنیس تام معنی معما سے قطعہ در و کا سر اپا و در ای ہر آنی سے ورد ہوگا ریحان میں
 اگر آن نہوگا ریح رہیگا محسنات کلام ریاحین ریاح رے رو سر کلمہ را جگر پارہ دل
 مناسب یکدیگر اور و لے این الاختلاف متن مطبوعہ میں ورا د کی جگہ در آواز
 اور آن ریحان کے بجائے آن نہ ریحان اور باد و ہول کے بجائے باد ہوا باضافہ غلط ہی
 نکتہ غنچ غنچہ از فیض چشمہاے ہائے بہت حق ست ازان بر سر ہزار عاشق دار و دو
 شوق سینہ شقائق از داغ الف الف احدیت ست ازان در عقب صد تابع دارد
 قطعہ گرنقاب غنچہ بکشاے ز شوق + نہج او آشفقہ بینی از وصال + در دل لالہ بجوی
 بنگری + در شفق از خون دل جام ہلال + اللغات غنچہ بالفم و ضمیتین کرشمہ و ناز
 گردن و مر دیر بہت بکسر اول و فتح ثانی بخشیدن شوق بالفتح و التشدید شکاف شقائق
 نوعی از لالہ نہج راہ پیدا و کشادہ معنی ترکیبی شریاز و کرشمہ غنچہ کا فیض چشمہاے ہائے
 بہت حق سے ہی اسی سبب سے ہزار عاشق اسکے سر پر ہیں اور شوق یعنی

شکاف سینہ شقائق کا دلغ الف الفت احدیت سے ہی اسوجہ سے سوتا بچ اسکے پیچھے ہیں ہزار اور سودو نوں سے کثرت مراد ہی معنی ترکیبی قطعہ اگر نقاب غنچہ کا کھولے یعنی اسکے بھید سے واقف ہوئے تو دیکھے کہ اسکی بیچ دراہ اُسکے شوق محصال میں کیسی آشفقت ہو رہی ہے اور جلالہ کے دل کو ڈھونڈھے اور اسکے سناڑ کی جستجو کرے تو یہ جانے کہ شفق میں جو اُسکی رنگینی ہے خون دل سے ایک جام ہلال کا ہے اور جام ہلال باعتبار رنگینی و خوبی لالہ کے ایسا اُسکے عشق میں خون دل سے جام بھرے ہوئے ہے معنی معامے نشر لفظ غنچ کا جو ہائے ہبت پر آئیگا غنچہ ہوگا اور سر پر اسکے غلین جسکے ہزار عدد ہیں شقائق کا شق یعنی شکاف سینہ شقائق کا الف ہے اور آخر میں اسکے قاف جسکے سودو نوں ہیں الف سینہ اس لحاظ سے کہ تیسرا حرف ہے اور شق اسکے اوپر معنی معامے قطعہ غنچہ کا نقاب غلین ہے اگر کھولڈا جائیگا نچرہ ہیگا جسکا قلب آشفقت بیچ ہے اور دل لالہ کا ہلال ہے محسنات کلام ہزار عاشق دارد ای بکثرت و نیز بلبل وعدہ و غین ایسے ہی صدر تاج کہ قاف ہے سودو والا و نیز حرف الف الفت احدیت شفق لالہ خون ہلال ہر ایک مناسب یکدیگر ہلال میں ایہام بھی ہے کہ بمعنی پیالہ کے بھی آتا ہے سر اور عقب متضاد الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے ہبت کے ہیئت اور و دل لالہ کی جگہ در دل غلط ہے۔

نکتہ لب لالہ لال بہائے ہیئت جلال و سر سبزہ سبز بہائے ہیئت جمال شعر لالہ سرخوہ است مشعل نورالہ + سبزہ بے پا و سر از کر مش جامہ خواہ + اللغات لال کنک ہیئت ترس و خوف جلال بزرگی ہیئت بخشش جمال خوبصورتی و خوش سیرتی بزرگ بالفتح و تشدید زاجامہ معنی ترکیبی نشر لب لالہ کے کنک ہیں جب سے ہی اُسکی ہیئت جلال کی دیکھی ہے اور سر سبزہ کا سبز ہے کہ اُسکی ہائے ہیئت کو پہونچا ہے معنی ترکیبی قطعہ لالہ سر سوختہ مشعل نورالہ ہے اور سبزہ بیسرو یا اُسی کے کرم سے جامہ خواہ معنی معامے نشر لفظ لال جب ہے سے مقارن ہوگا لالہ ہوگا اور کلمہ سبز جو ہے کے نزدیک آئیگا سبزہ ہو جائے گا معنی معامے شعر لالہ کا سر لام ہے جب سوختہ ہوگا الہ حاصل ہوگا اور سبزہ کا سر

سین اور پاپا ہی جب بے سرو پا ہوگا بزرہیگا بمعنی جامہ محسنات کلام لب لالہ لال جلال
کہ لال اسمین بھی ہی اور سر سبزہ سبز کیسے خوب لفظ ایراد کیے ہیں خوشنویس کو ایسے لفظ ملین
تو کیسے موتی پروئین پہنخت کا لفظ ذکر لالہ مین کیسا ابلغ ہی کہ ایک لالہ دل سوخت بھی
ہوتا ہی ایسے ہی ہائے ہیئت اور ہائے ہیئت اور جلال و جمال مناسب با ہر گراور مشعل
کا سر سوختہ ہونا ظاہر الاختلاف ہیئت کے بجائے ہیئت اور دوسرا ہیئت کی جگہ ہیئت
متن مطبوعہ مین غلط ہی۔

نکتہ نفس بنفیس را سرو پاے برجم فلک نیلوفر کی بود است و بج بر اطراف آن نشان
شگاف آن و تن ارجوان بہ تیغ خوچکان ہر آنہی جو الفت وارہ بر فرش علامت آن
قطعہ شدہ است بہ سرو پاے بنفشہ بیمار + ز نقش ورعی وی اندر ریاض لطف خدا +
در ارجوان بگرست و سر خر وے شدہ + زنج و جنبش او در او ان نشو و نما + اللغات
نفس بالفتح ذات ہر چیز بنفیس معرب بنفشہ بفتح اول و ضم نون نام ایک دوا کا ہی قسم گیہ
سے گل اُسکا کہو د ہوتا ہی حج بالفتح شگاف تن ریش ارجوان معرب ارجوان بالفتح وغین
مفتوح ایک درخت ہی کہ موسم بہار مین پھولون سے سُرخ ہو جاتا ہی اور مطلق برگ
نہیں رکھتا اور اور موسم مین پر برگ ہوتا ہی یعنی بالفتح چریدن و چرانیدن و لگا ہبانی کرد
نفس بے شبان کے چرنا حج بالفتح و تشدید جیم جنیدن و جنبانیدن و بازداشتن نشو
بالفتح پیدا ہونا جنما بڑھنا کا بفتح بڑھنا زیادہ ہونا معنی ترکیبی شرف نفس بنفیس ای ذات
بنفشہ کا سرو پا بسبب رجم فلک نیلوفر کی کہو د ہی یعنی بالکل فلک کی سنگ زنی سے
کہو د چنانچہ بنفشہ کا پھول کہو د ہوتا بھی ہی اور اسکے اطراف مین جونج ہی یہ علامت اُسکے
شگاف کی ہی اور تن ارجوان کا تیغ خوچکان محبت الہی سے جوان ہی ای ہمہ تن سُرخ کہ
خاصیت جوانی کی ہی جیسا کہ ارجوان کا درخت ہمہ تن پھولون سے سُرخ ہو جاتا ہی اور آ رہ
اسکے سر پر علامت اُس مہر کی معنی ترکیبی قطعہ سرو پا بنفشہ بیمار کا بہ ہور ہا ہی ای ہی
و بہتری اس سبب سے کہ اسنے ریاض لطف خدا مین نقش ورعی حاصل کی ہی یعنی
بے شبان اور محافطہ کے بخوبی من ماننا چرنا اور اُسی لطف کی محافظت مین رہنا اور

ارجوان کو تو دیکھ کیسا مست و سرخرو ہوتا ہے اسکی رچ و جنبش سے او ان نشو و نما
یعنے موسم بہار میں معنے معانے شربنفسج کا سرو پانچ ہی اور اسکے بیچ میں نفس بنفشہ
ارجوان میں لفظ جوان موجود اور اسکے سر پر یعنی ارہ معنے معانے قطعہ بنفشہ کے
اول آخر لفظ بہ ہی اور درمیان میں نقش ارجوان کے بیچ میں رچ ہی ادھر ادھر سے او ان
محسنات کلام بنفشہ کے واسطے لفظ بیمار کیسا مناسب ہے کہ بیماروں کا علاج بھی ہی
علیٰ ہذا لفظ بہ جو صحت و تندرستی پر دلالت کرتا ہے رجم اور بچ اور نشان اور شگاف
اور تیغ اور ارہ سب مراعات و مناسبات سے ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں برجم کی
جگہ بزخم کہ زخم سے کبود نہیں ہوتا اور بچ کے بجائے ذبح اور بہ تیغ کی جگہ صرف تیغ اور
نفس کے ٹھکانے نقش اور رع کے بجائے ورع اور رچ و جنبش کی جگہ تیغ و جنبش
غلط لکھا ہے۔

نکتہ روی یاسمن بعد از یاس بہمن لطف ذو المنن بمن و طراوت چمن میرسا ندو
ورق نسترن بعد از نس یعنی خشکی بدن بسرما یہ نم نمائے ندی دل تر میگردد اند قطعہ
یاسمن را بنا نگردیم کہ اساسش زمین رحمت اوست + نسترن را نگر کہ ستر درون
دائم از پردہای عصمت اوست + اللغات یاسمن یاسمین ہندی چینی یاس
بفتح و سکون عذاب و سختی یاس نا امید یاسمین نام ماہ بہمن کہ سخت خزان کا وقت
ہی من بالفتح و تشدید میم نعمت و احسان نسترن ہندی سیوتی نس بالفتح و التشدید
خشک ہونا نما افزایش کرنا اور زیادہ ہونا ندی بخشش بین بالفم خمبستہ ہونا معنے
ترکیبی شرو یاسمن کو بعد یاس و عذاب ماہ بہمن کے کہ ہمینہ خزان کا ہی لطف ذو المنن
کا من و طراوت چمن کو پہونچاتا ہے اور ورق نسترن کو بعد نس اور خشک ہو جانے
کے سرمایہ نم نمائے ندی سے دل تر کرتا ہے اسکا فاعل بھی لطف ذو المنن کا ہی یعنی
اپنے لطف سے نم افزایش و بالیدگی بخشا ہے معنے ترکیبی قطعہ یاسمن کی بنا تو دیکھ
کیسی مین مین واقع ہوئی ہے کہ اساس اسکی من رحمت خدا سے ہی اور نسترن کو
دیکھ کہ اسکے درون میں جو ستر ہی اور ہمیشہ یہ اسکے پردون عصمت کا ہی یعنی اسکی

حصہ تو لگا جز ہی معنی معما ہے نثر یا سمن کا رویا س ہی اور باو یا معما میں کیساں یا یا س ہی
جب یا س یا یا س من کو پونچھ گیا یا سمن ہوگا اور نثر ن من منس وتر دو نون موجود
معنی معما ہے قطعہ یا سمن کا اول آخرین اور جب اسکے بیچ میں لفظ اس آئیدگا
یا سمن ہو جائیگا نثر ن کے درون میں ستر موجود اور جب اسکے اطراف میں نون
کے پردے ادھر ادھر ہونگے نثر ن ہوگا محسنات کلام اس نکتہ میں کیسے لفظ
جمع ہیں یا سمن بہمن ذوالمنن من چمن نثر ن بدن نم نمائی سر کلمہ نون اور انکے سوا
الاختلاف متن مطبوعہ میں بعد یا س کے بجائے بہمن کے ہیں ہی اور بعد ذوالمنن کے
بجائے بن میں اور نس کی جگہ انس غلط ہے۔

تکنتہ نرگس سرا فگندہ را سکر دل از جام تخمیر اوست لاجرم سکرانست کہ با عصا سرنگون
میگرد و گلنار گردن کشیدہ در کنار نار از آثار تنویر اوست از ان حرف نفی در کار خود
خود کشیدہ قطعہ اگر رائے نرجس منور ز حق + نباشد بود عین نامش نجس + شدے
جل او نار اگر جلنار + نبودی ز نور خدا مقبوس + اللغات سکر با بضم مستی اور ست ہونا
تخمیر نثر ن سکران با بضم مست گلنار ایک قسم گل ہی صد برگ مثل گل انار کے لیکن
اس سے فیر تنویر روشن ہونا اور روشن کرنا نرجس بکسر جیم معرب نرگس جلنار معرب
گل نار جل بضم و تشدید لام ہندی جھول مقبوس نور چنے والا معنی ترکیبی نثر
نرگس سرا فگندہ میں جیسا کہ وہ سرا فگندہ ہوتا ہی مستی و سکر اسکا تخمیر ہی خانہ نرگس
قدح خوار کتے ہیں اور یہ مستی اسکی اُسکے جام دل سے ہی یعنی ذاتی اور سرشتی
اسی واسطے اسکے عشق میں سکران ہی کہ با وصف عصا کے سرنگون ہوتا ہی اور عصا وند
اسکی جیسے گل سرنگون ہوتا ہی اور گلنار گردن کشیدہ کہ اسکی گردن اونچی ہوتی ہے
اسکی بفل و کنار میں نار ہی جو اسی کی تنویر سے ہی اور اسی نے روشن کر دی ہے
اس سبب سے خود یہ حرف نفی کو اپنے کام میں لایا ہی اور آپکو نفی کیے ہوئے ہی
معنی ترکیبی قطعہ اگر رائے نرگس کی حق تعالیٰ شانہ سے منور نہ تو عین نام اسکا
نجس ہوا ہی خاص نجس اور جلنار کی جل اگر نور خدا سے نور چنے ہوئے نہ تو نار ہی ہوگا

اور اسکو سوختہ برشتہ کر دے معنی معائنہ شرنرگس کا سرنون ہو اگلندہ ہونے اور مقلوب ہونے سے
 سکر ہوتا ہے سکران میں الف عصا ہے جب یہ سرنگون ہوگا تو مقلوب باقی کا نرگس ہوگا گردن
 گلنار کی لام جو کھینچ لیا جائیگا گلنار ہیگا اور گلنار میں لن حرف نفی کا بھی موجود جب کار کے
 درمیان میں پڑیگا گلنار ہو جائیگا معنی معائنہ قطعہ نرگس میں را ہونے سے جس
 رہتا ہے جل اور نار جمع ہونے سے جلنار ہوتا ہے الاختلاف خلاصہ تحریر شایع کا یہ ہے کہ
 کاف فارسی منجملہ حروف عربی کے نہیں ہے اسوجہ سے مصرح نے نرگس و گلنار کو نرگس
 اور جلنار کہا ہے اس خصوصیت کے بیان کی توجہ ضرورت ہوتی کہ کتاب عربی زبان
 میں ہوتی اور عربی میں ابدال کاف وجیم میں کچھ کلام بھی ہوتا اور مصرح ہی نے
 بدل لیا ہوتا جبکہ یہ ابدال ذائع اور شائع ہے تو اس توضیح و خصوصیت کی ضرورت کیا
 آخر عربی میں تو ان گلوں کو اس ابدال کے ساتھ اپنے محاورہ میں لاتے ہوتے مصرح نے
 جس موقع پر اپنا کام نکلتا سمجھا وہ مذکور کیا اسی لیے کبھی نرگس و گلنار کہا کبھی نرگس و جلنار
 مستعمل کیا کہ صحیح دونوں ہیں متن مطبوعہ میں سکران کی جگہ شکران غلط ہے۔

نکتہ ایدرویش لون نیش خار بر سرین نسرین نشان تیزی تو سن عمر نافر جام ست
 و داغ نیم یعنی جو بر سران ضمیران سمت سمت ابلق ایام رباعی نسرین کہ نہ نسرین
 فلک دار درنگ + بنودہ ز خار غلب صید و چنگ + آورده سپر غم سپرے بر سر غم +
 کز خار خزان ہی رسد ناوک جنگ + اللغات سرین بضم دیاے معروف ہندی چو تر
 اور طرف پائین انسان نسرین ہندی سیوتی نافر جام بداخام ضمیران بالفتح و یاے
 تحتانی ناز بو سمت بالفتح راہ راست و قصد و روش و بکسر و فتح نیم داغ و نشان و نقش
 سمات جمع نسرین تشبیہ نسرطایرا اور نسر واقع کا کہ وہ شکلیں ہیں بصورت گدہ کے ایک
 اڑتا ہوا ایک پڑا ہوا غلب بالکسر میم چنگ مرغ شکاری سپر غم ناز بو معنی ترکیبی نر
 مصرح کہتے ہیں کہ ایدرویش نسرین کے سرین پر جونون نیش خار کا رکھا ہوا ہے نشان
 تیزی تو سن عمر نافر جام کا ہے کہ عمر اسکی بہت جلدی گذران ہی بقا و قیام نہیں رکھتی بلکہ
 نیش خار کا اسکے سرین پر اسی غرض سے لگا ہوا ہے اور خار و گل کا ساتھ ہوتا ہی ہے

اور داغ ضمیمہ جو رکھا جو ضمیران کی ران پر رکھا ہی نشان چال چلن ابلق ایام کا ہو کہ بہت جلدی موافق اپنی روش کے اسپہ ظلم کر لگا اور اکثر گھوڑوں کی ران و سرین پر داغ ہوتے ہیں **پختہ** ترکیبی قطعہ یعنی سرین اور سرین فلک دونوں کا ایک رنگ و ایک حال ہی جیسے اس سرین فلک کے جنگل میں غلبہ سے خار میں اس سرین میں بھی خار اور سپہ غم نے غم کے سر پر سپہ لگائی ہے کہ خار خزان سے ناوک جنگ کے آتے رہتے ہیں معنی معامے نثر سرین کے سرین پر لون نیش خار کا موجود اور داغ ضمیمہ کا ران ضمیران پر سمت سمت تجنیس تام معنی معامے قطعہ سرین سرین تجنیس تام غم کے سر پر سپہ لانے سے سپہ غم ہوتا ہی محسنات کلام لونی نیش سرین نشان نافر جام سرکہ لون تو سن ابلق مراد و اور ران و سرین مناسب یکدیگر اور علاوہ اسکے الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے خار چار سرین کی جگہ نثرین ضمیمہ کے بجائے صنم ضمیران کے ٹھکانے ضمیران سمت سمت میں دوسرا سمت و سمت آخر مصرعہ میں بجائے جنگ چنگ۔

نکتہ اے درویش سر سر و بازہ غیرت شاخ شاخ ست کہ رو در جانب خود دارد و بید از ان نام خلاف بر آوردہ کہ دست درپاے بید یعنی غیر زدہ منوی ناروان را نار وحدت بر سر ست + زان دلش از نور آن نام آورست + یافتہ شمشاد شمع از لطف دوست + عاقبت شاد از نسیم لطف اوست + اللغات شاخ شاخ پارہ پارہ خلاف بکسر بید نام دیو ماژ ندران و بیہودہ و نام کرم کہ بشپینہ کو خراب کرتا ہی نارون و نار بن بغم چارم درخت انار کا شمشاد بالکسر نام درخت کہ خوشما ہوتا ہی اس واسطے اسکو سرو سے کہتے ہیں شمع بالفتح و تشدید میم ہو معنی ترکیبی نثر سر سر و کارہ غیرت سے شاخ شاخ ہی اسلئے روانی طرف کو کیے ہی جیسا کہ خجل اور شرمندہ کا حال ہوتا ہی کہ اوروں سے منہ چراتا ہی اور بید کا نام اس سبب سے خلاف کے ساتھ مشہور ہوا کہ اسنے ہاتھ پاے بید میں رکھا ہی یعنی پاے غیر میں معنی ترکیبی قطعہ نارون کے سر پر نار وحدت کی ہی اس سبب سے دل اسکا اس کے نور سے نام آور ہی اور شمشاد نے بولطف دوست کی پائی ہو آخر اس لطف کی نسیم سے شاد ہی معنی معامے نثر

سر سر سے ارادہ سین کا ہی جب گوارہ کہا ہی یا اعتبار و مدد انون کے اور رو اسکی جانب میں پڑا ہی
 بید میں بعد باکے لفظ یہ معنی دست کے ہی اور با سے مقصود پاکہ مما میں دونوں ایک ہیں
 بید بید تجنیس تمام معنی معماے قطعہ نارون کو تحلیل کر کے نازک و الگ کیا ہی جو نارون
 کے سر پہ ہی پھر نار سے رے کو لیکر جبکہ نور آن ایا ہی یعنی نور جو ہی اسکی رے جس سے
 رون کر کے پھر رون کو قلب کیا کہ نور ہوا اور نیز نارون قلب نور آن کا ہی شمشاد میں
 شمع اور شاد اول آخر میں موجود محسنات کلام رو در جانب خود اردو کیسا خوب ہی
 کہ سر سر و کا اسکی جانب یعنی رو کی جانب ہی برآوردہ بید کے لیے کیا ہی ابلغ ہی کہ بر
 پھل کے معنی میں بھی ہی اور بید بنے پھل مشہور مگر قبول بعض بید میں بھی پھل پھول
 ہوتا ہی نارون نار نور نام سر کلمہ نون اور نار نور متضاد۔

حکایت یکی از دوستان در طرف بوستان چو نون زبان و رستہ بود و چون دال خمیدہ
 در دامن و روی نشستہ غنچہ وار سر نیاز در حبیب و عہد حفت چشم بارہب دل در
 مراقبہ غیر کی نقش سر نظارہ برز بکن تا نور اشجار مطالعہ کنی گفت تو نیز سر نظر در پیش دار
 تا نور اسرار مشاہدہ نامی قطعہ تن سالک روان در گلستان ست + بگشت گلستان
 زان رغبتش نیست + دل را بہب بہار ست از معانی + ازان عزم چہن در خلوتش
 نیست + اللغات عہد بالفتح کلنی و نرگس و چنبیلی و بزرگ و اکندہ گوشت و نازک
 و دراز ہر چیز بہب بالفتح ترسیدن نظارہ بالفتح دیکھنا کسی چیز کو را بہب بارسا و عابد
 ترسا یا ان مراقبہ کوئی چیز کسی سے اُمید رکھنا اور کسی سے ڈرنا معنی ترکیبی شر ایک نے
 دوستوں سے طرف بوستان میں مانند نون کے جیسا کہ بوستان کی طرف عین واقع ہی
 زبان بند کی تھی اور دال کی طرح خمیدہ کنارہ ایک و ردینے گلاب کے بیٹھا تھا
 غنچے کے مانند سر نیاز کا گریبان میں جھکائے اور عہد کے مانند چشم بارہب و خوف دل
 چشم داشت غیب میں لگائے یعنی وہ واردات کہ اُسکے دل پر نازل تھیں اُس پر آنکھ
 لگائے تھا ایک نے اُس سے کہا سر نظارہ کا اٹھا تا نور اشجار کا مطالعہ کرے یعنی گلوں کا
 تا شا کرے کہا تو کیوں نہ میں سر نظر کا در پیش رکھتا تو نور اسرار کا مشاہدہ کرے

معنی ترکیبی قطعہ تن سالک کا ہر وقت گلستان میں روان ہی اسی سبب سے اسکو
 رغبت سیر و گلگشت گلستان کی نہیں ہی اپنے سیر گلستان مقامات عالیہ کو پہونچا ہوا ہے
 وہ اس سیر کو کیا کرتا ہے دل را بہب خلوت نشین کا معانی سے بہار ہی اسی سبب سے
 اسکو خلوت میں عزم سیر چین کا نہیں ہی اپنے خلوت ہی اسکو بہار ہو رہی ہے اور خلوت
 ہی میں چین ڈھونڈتا ہے معنی معمارے شردوستان اور بوستان دونوں کی طرف
 میں فون ہی اور فون ماہی جو خاموش ہی دامن ورد کا حرف دال کہ خمیدگی اسکی ظاہر نیاز
 کا فون ہی جیب غنچہ میں واقع بہب کا قلب بہر جب چشم کہ عین ہی بہر پر آئیگی عہر ہوگا سر نظارہ
 کا فون ہی جب نور میں اسکا زبر کر نیگے نور ہوگا بمنی کا فون کے اور سر نظر کا بھی فون جو نور
 میں ہی اگر اسکو پیش کر نیگے نور ہوگا بمنی روشنی نور بالفتح و نور بالفہم تجنیس تام معنی
 معمارے قطعہ گلستان کے کشتہ سے تن سالک حاصل ہوتا ہے را بہب کا قلب بہار
 لیکن یہ مستوی ہی پہلا غیر مستوی محسنات کلام دوستان بوستان نوعی از تجنیس
 وال دامن ورد سبب میں دال را بہب دل معنی ترکیبی و معانی دونوں میں کیسا خوب
 ہی نظارہ نظر زبر پیش کیا ہی بیش الفاظ ہیں و مثل ذلک الاختلاف متن مطبوعہ
 میں عہر کو بہر۔

فصل فی المثمرات الاشجار و طبیات الاثمار

نکتہ الف خرما دار مستوی اوست کہ سرو برگش خرم سست و کان انگور فرع کچی
 اوست کہ اطراف و اعصانش اوست قطعہ تمر از ان رو بود نقش ثمر کو سست
 اصل و میوہ با فرعش دگر عین عنقود از ہمہ میوہ کہ بود بر سر آمد چون زر عین از نقود
 اللغات مستوی راست و مستقیم اعصان بالفتح شاخ جامع غصن انور بالفتح روشن تر
 تمر بالفتح خرما تمروہ واحد ثمر بفتحین ہر درخت کا پھل عنقود بالفہم خوشہ انگور نقود جمع نقد
 کہ معنی ذات کے بھی ہی دار درخت معنی ترکیبی شخرما کا الف گویا سیدھا درخت
 اسکا ہی کہ سرو برگ اس کے خرم ہیں اور کان انگور کا فرع کج جیسے کہ ہوتے ہیں جسکے

اطراف و اخضان انور ہیں معنی ترکیبی قطعہ تر و ثمر جو ایک نقش رکھتے ہیں یہ وہم ہی کہ ترجمہ ترکی اصل ہی اور سب فرع عنقود کی عین ہر میوہ کی ہر سب کی سرآمد ہی مثل زر عین و خالص کے جیسے نقود میں زر عین سرآمد ہوتا ہے معنی معما ہے شرم کا الف گو یا درخت اور سرو برگ اس کا لفظ خرم عیان انگور کے درمیان میں کاف اور اطراف سے اسکے انور حاصل معنی معما ہے قطعہ تر و ثمر تصحیف یکدگر نقود کے سر پر عین آنے سے عنقود ہوتا ہے محسنات کلام لفظ سرو برگ کیسا ابلغ ہو کہ خرم سر خرما کا بھی ہے اور نیز بمعنی سامان بر سر آمد کیا ہے بلیغ کہ عنقود کے سر پر عین ہی اور بمعنی غالب نیز اور من وراے ذلک الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے خرما و ار بجائے کجی منجھی اعضان کی جگہ اعضا غلط ہے۔

نکتہ تین بنیت دل آگاہست ازان بجلاوت ایمان مخلصت و انار را صورت اشار رحمة اللہ است لا جرم جرم او مہیت انا نیست کہ راے ہکمان در پے دارد مثنوی انجیر دل اربخی ز غم تافت + زان بود کہ از خدا قسم یافت + پیر حق ست رنگ رمان + زان در دل اوست آب حیوان + اللغات تین بیاب سروں انجیر محلا بغم و تشدید لام حلاوت کردہ شد ناتے با نسلی اربخی اس کا ترجمہ جو نبات پائے از خدا قسم یافت اشارہ بہ والتین یعنی قسم ہی انجیر کی رمان بالغم و تشدید میم انار معنی ترکیبی شرم تین خود بنیت دل آگاہ کی ہے اسی سبب سے ایمان کیسی حلاوت رکھتا ہے کہ ایمان کو واسطے جان شیرین کھودیتے ہیں اور انار میں صورت انار رحمة اللہ کے ہیں بس ضرور جرم اس کا ایک انا ہے کہ راے سب کی اسکے پیچھے ہی انا بمعنی ظفر و مطلب یہ کہ ہر ایک اس کا خواہاں اور خواستگار ہے اور سب کی نیت اس میں لگی ہے معنی ترکیبی قطعہ انجیر کے دل نے جو نبات غم سے پائی اس سبب سے ہے کہ خداے تعالیٰ نے اس کی قرآن شریف میں قسم کھائی ہے اور فرمایا والتین یعنی قسم ہی انجیر کی ایسی عزت اس کو بخشی ہے اور رمان حق تعالیٰ سے اس کو رنگ بید ملا ہے یعنی قوت و توانائی یا خوبی یا رونق و لطافت یا شیرین کاری کہ یہ سب معنی رنگ کے ہیں اسی سبب سے اسکے دل میں آب حیوان ہے

ای مایہ حیات اس واسطے کہ مقوی دل و جگر پر معنائے شرتین کا دل نیت ہے
 انار انار تصحیف انار کا ایک جزا نام ہی بمعنی ظرف اور را پیچھے اسکے معنائے قطع
 انجیر کا دل بارنجی ہی جو زمان کی رن تخف رنج جب لفظ ما اسمین آئیگا زمان ہو جائیگا محسنات
 کلام لاجرم جرم تجلیس زائد انارو پے مراد و حلاوت و محلا اشتقاق الاختلاف
 شارح لکھتے ہیں کہ تیسرے مصرعہ میں یعنی بی زحق ست رنگ زمان + بعض نے زحق ہزارے
 معجمہ بعض نے زحق برائے محلہ بمعنی شراب بنغیش کے لکھا ہے اور کہا کہ رنگ زمان کا مثل
 شراب کے ہے اسوجہ سے کہ ما اسکے دل میں واقع ہوا کہ آب ہوا و زمانند دل شراب
 اور جنھوں نے زحق تجویز کیا اسکے یہ معنی کہ خداے تعالیٰ نے انار کو جو رنگ سرخ غالب
 عطا فرمایا اسوجہ سے ہے کہ دل میں اسکے آب مخلوق ہوا اس سبب سے کہ جس چیز کا
 رنگ اسکے پارہ اجزاء سے غالب ہوا اسکے ہمراہ اب کرتا ہوتا کم ہو جائے انتہی یہ معنی
 حضرت شارح کے ہیں اور بعینہ ترجمہ انکی عبارت کا محکو تو رحق برائے محلہ شراب کے معنی
 میں ما نہیں البتہ رحق بہر خلاف لغت کیا اعتبار اسکے سواد و سرے مصرعہ میں ازان
 علت کے واسطے ہی بس مصرعہ اول میں جب رنگ وجہ علت کی قائم نہوگی علت کیسے
 صحیح ہوگی شاید شارحین نے رنگ کے معنی پرنظر نہیں کی الغرض میں نے بھی اپنے معنی
 لکھ دیے انکے بھی ولناظرین خیار متن مطبوعہ میں تین کو تین محلا کو محلا ابجی کا ازہنجی
 خدا قسم کی جگہ حد قسم غلط ہے۔

نکتہ امرو و طنبور شکل کوئی رودیست کہ بررویش از الف تا میم پر وہ بستہ اندام بسلوک
 سفر جل صوفی لباس بہ از اسنت کہ زدہ آئے نقش را برائے سف رجل میدہر قطعہ
 امرو دین کدوے غسل از شراب حق + از شاخ سرنگون شدہ یعنی کہ دوراست +
 سحلیست آئے از قیضان الہ ازان + فریست در میان وی وہ زمیوہاست +
 اللغات امرو ایک قسم بھی طنبور و طنبورہ بالفہم نام ساز معرب تونہر و معنی کدوے تلخ
 اور طنبورہ بھی کدوے ہوتا ہے بقول بعض طنبورہ در اصل دنب برہ جسکو دنبہ کہتے ہیں
 بس اسکی شکل کے موافق یہ نام رکھا گیا رودنہر اور باجہ سفر جل میوہ بھی کہ اسکو بہ اور

آبی بھی کہتے ہیں زردہ بھی واسپ زرد رنگ آبی بھی و سرکش سف بالفتح و تشدید فار فتن
 مرغ بر زمین ر جل بالکسر یا سجد بالکسر تین و تشدید لام چک با مہر و نامہ کہ بہر و دستخط قاضی
 کے ہو بہ معنی ہی و بہتر معنی ترکیبی نشر امر و دو شکل ظہور کے ہی گہا ایک رو د ہی جس پر
 الف سے میم تک پردے باندھے ہیں یعنی اکتالکس جیسے کہ ظہور میں ہوتے ہیں لیکن جن
 میں سفر جل صوفی لباس اُس سے بہ ہی اور بہتر کہ زردہ آبی نقش کو واسطے سف کے ر جل
 دیتی ہی یعنی زمین پر چلنے پھرنے کو معنی ترکیبی قطعہ امر و دو کو تو دیکھ ایک کد و غسل کا
 بھرا شراب حق سے ہی اور شراب ہر شی پینے کی یعنی شیرین شربت حق سے گویا کد و شہد کا
 بھرا ہوا ہی اور آبی فیض الہی سے ایک سجد اور سند ہی اس سبب سے اُس میں ایک
 فرہی اور سب میوون سے بہ اور بہتر ہی معنی معماے شرفظ رود کے مٹھو پر چل لف
 و میم سے پردہ باندھا جائیگا امر و دو ہوگا سفر جل کی تحلیل سے سف اور ر جل حاصل
 ہوتا ہی آبی آبی تجنیس تام معنی معماے قطعہ امر و سرنگون دور ما ہی سجد کے
 درمیان میں فرلانے سے سفر جل ہوتا ہی محسنات کلام تا میم کیا اچھا لکے الف و میم
 الگ کر دیا ہی اور رود کو الگ رود و ظہور اور پردہ مناسب یکد گیر سفر جل آبی بہ
 زردہ مراعات و نیز زردہ بمعنی اسپ اسکے مناسب سف اور ر جل آبی بمعنی سرکش
 وہی اور ر جل پینے پا اور زردہ بمعنی اسپ وہی انجین بنظر معنی ایک دوسرے کے
 ایہام بہ ازانت ہی ایسے ہی کدو اور ظہور اور شراب اور سرنگون کہ ظہور و رود
 بھی سرنگون ہوتے ہیں اور بھی اکثر سرنگون ہوتی ہی اور علی ہذا قائل الاحتمال
 متن مطبوعہ میں سلوک کی جگہ سکو لکھا ہی مخفی نہ ہے اصل کتاب اور متن مطبوعہ
 دو نوں میں برائے سفر جل میدہد اس صورت پر لکھا ہی اور شارح نے ہنگام تحلیل اُسکو
 سفر اور ر جل لکھا جسکے معنی ترکیبی سفر اور جھول کے کچھ سمجھ میں نہیں آتے تھے اور زردہ
 اور سلوک اور آبی کی رعایت سے اور نیز تحلیل کی رو سے سف و ر جل مناسب
 معلوم ہوا اس واسطے میں نے تو یہی بنا دیا آئندہ ناظرین جو اچھا جانیں وہ اچھا ہی
 نمکتہ عذرا سبب ازلف روے آتشین و مہر سیمین و قنار گلگون سبت و لب

شفقا اور اتادل پولاے محل شیرین دہنان ملکہ رونق افزوہ قطعہ سیب را صورت سیب
 ست بہستان جمال + زمین سبب بہت بسیر و پائل او + خوخ را بال لب خوبان شکر فاخو بست
 آتش سینہ از ان خواست بخوی دل او + اللغات عذار بکسر رخسار تفت بالفتح گرمی شفا لو
 میوہ معروف و بوسہ ولا بکسر محبت و دوستی سیب بالفتح بخشش و احسان و بیایے مجول
 میوہ معروف تخیخ بالفتح و ہر دو خاکے بمعہ شفا لو معنی ترکیبی شریف سیب کے رخسار جو سرخ
 و گلگون ہو رہے ہیں یہ سب اثر گرمی محبت روئے آتشین اور مرہمین و قنوں کا ہی جن میں
 جلوہ جمال شاہد حقیقی کا ہی اور لب شفا لو نے جب سے دل دوستی لب شیرین دہنوں میں
 دیا رونق اسکے کام کی بڑھ گئی معنی ترکیبی قطعہ سیب کی صورت سیب کی ہی باغ جمال
 میں اسی سبب سے بہت بے سرو پا اسکی طرف مائل ہیں کہ اسمین عطا و بخشش ہی خوخ
 کو لب شکر فاخو بون سے ایک خواہیے عادت و خوگری کہ اسی خوگری کے سبب سے
 آگ سینہ کی اسکے خوئے دل میں ہی معنی معماے شریب کو تفتح کہتے ہیں اور تفتح کا
 رخسار تفت ہی شفا لو میں شفت بمعنی لب کے ہی اور ولا کا دل آلو جب آلو دل شفت کو
 دے گا شفا لو ہوگا معنی معماے قطعہ سیب سیب تجنیس تام سبب ان کا تصحیف
 بسیر و پا کے اول جز سے جو بیس ہی جھکانے سے سیب نکلتا ہی جبکا اشارہ مائل ہی خوخ
 کا دل بھی خوخ ہی محسنات کلام الف اور تفتح اور لب اور شفا لو کہ اسمین شفت
 بمعنی لب کے ہی اور ولا کہ اسکا قلب آلو ہی اور لب کہ مراد لب سے ہی اور لب کے لیے
 دہنان کیسی خوبی رکھتے ہیں اور لفظ تالیاف شفا لو کہ اسمین بھی تا ہی۔

نکتہ درون شمش از رنگ عاشقانہ شمع یافتہ کہ دل او از تکرار ان بانو است
 و روئے فرصاد از خون جگر فرے دارد از ان چوب اصلش از صاف عیشاق با صلا
 قطعہ در درون دارد دل خستہ زرد + روئے زرد آلو ازین رو بہت زرد +
 تو دیکتا برگ دارد از بہشت + و دازان دیدہ ست در اصل سرشت + اللغات
 شمش بکسر ہر دو نیم زرد آلو جسے خواباتی بھی کہتے ہیں شمع بو تو آواز و نام پردہ و
 نوشہ و سامان فرصاد بکسر توت عشاق جمع عاشق و نام پردہ صدا آواز خستہ

کو طہری تو دہندل توت برگ معرو و سمان سود بالفتح و التشنید دوستی و محبت معنی
 ترکیبی شرمش اندر سے زرد ہوتی ہی وجہ اسکی یہ کہ رنگ ناشقانہ سے ایک ادنیٰ
 شرم و بواسنے پائی ہی کہ دل اسکا اسی تکرار شرم سے یا تو اوپر سامان ہو یا زرد و قرصا دکا
 خون جگر سے ایک فر عظیم رکھتا ہی اسی سبب سے اسکی اصل لکڑی صغیر عشاق سے
 باصدا ہی اور توت کی لکڑی اسے اکثر ستار و طنبورہ وغیرہ کی ڈانڈ بناتے ہیں خون جگر
 سرخی فرصا د سے ظاہر معنی ترکیبی قطعہ زرد آلو کار و جو زرد ہو رہا ہی اس سبب
 سے ہی کہ اپنے درون میں دل خستہ رکھتا ہی در عشق سے تو دکہ اپنی صفت میں بیکتا
 ہی اور برگ بہشت سے با برگ اپنے اپنی اصل سرشت میں ودا و سے و د و سے
 دیکھی ہی جو اس برگ و سار کو پہونچا ہی تو دیکتا اس سبب سے کہ اسکا گچھا نہیں ہوتا
 ایک ایک ہوتا ہی برگ بہشت بسبب شیرینی میوہ و گنجانی برگ درخت کے
 معنی معجائے شرمش میں دو مش ہیں دونوں کا مقلوب دو شرم اور دونوں شرم
 مقلوب کے دو مش کہ دو مش کا مجموع شرمش ہی اور پہلا شین و دوسرا ایم ملائے سے شرم
 اور پہلا ایم اور دوسرا شین ملائے سے مش کہ دونوں شرم کے مقلوب سے مش اور
 دونوں مش کے مقلوب سے شرم حاصل ہوتا ہی موافق آیا تکرار کے فرصا دکا رو فر
 اور لفظ صا د جب اسکی اصل ہوگا فرصا د ہو جائیگا اور یہ بھی متبادر ہی کہ فرصا د میں
 الف بمنزلہ چوب کے ہی جب یہ اصل اس لفظ کا ہوگا صا د ہو جائیگا جیسا کہ اشارہ
 چوب اصلش اور باصدا کا ہی معنی معجائے قطعہ روزرد آلو کا لفظ زرد ہی تو دکہ
 اول میں ایک تا ہی نیچے اسکے لفظ و محسنات کلام بانو اکیسا بلخ ہی جسکے معنی
 راگ و سامان دونوں کے ہیں نوا و عشاق کہ نام پر دون کا ہی اور نوا و صدا بمعنی
 آواز با ہم مناسب فرصا د اصل صا د صغیر صا د سرگرم صا د خستہ میں ابیام ہی کہ
 زخمی و کثر سے دونوں معنی کو شامل الاختلاف متن مطبوعہ میں بانو کو بانو بہشت
 کی جگہ در بہشت غلط ہی۔

نکتہ نہال جو الفیست کہ چون قامت اہل بہت کف بدامن جو زامیر سازند وین

بادام دانہ ایست کہ چون چشم اہل حسن پاسہ ممکنان را بدام می آرد و قطعہ الجوز
مثل الجوز من جمعه + و کذا لتفیف مولف بین الوسای + واللہ تریحکی عن طوائف
عینہ + فوجدتہ فی القلب ذولا اذتری + اللغات نہال بکسر درخت نور و تازہ
جوز عرب کوز ہندی اخروٹ و وسط چیزے جوز بالفتح ایک برسج ہی جسکو دو سپیکر
کہتے ہن اور نیز نام ایک شکل کا اشکال فلکی سے کہ یہ بھی فلک ہشتم پر ہی جوز بالفتح
قعر اور تنگ کسی چیز کا تفیف بروزن فیصل پیچیدہ و درہم شدہ مولف بفتح نیم و فتح ہمزہ
کہ بصورت ہواو کے ہی الف ت دینے والا اور جمع کنندہ چیز ہاے متفرق باہر کوز بالفتح
بادام ٹکی ای حکایت میکند طرائف مع طریف مال نوا ورمیوہ وغیرہ نادر و غریب
زول بالفتح شگفت اور مرد سبک طریف و مرد لیر اذتری یعنی جسوقت دیکھے گا تو
معنی ترکیبی شریف درخت نور تازہ جوز کا ایک الف ہی راست و مستقیم کہ مثل
قامت اہل ہمت کے کف دامن جوز این پونچا تا ہی یعنی ایسا بزرگ و بلند ہی کہ دامن
جوز کا پکڑا ہی جو فلک ہشتم پر ہی اور عین بادام ای ذات بادام ایک دانہ ہی کہ مثل
چشم حسینون کے سب کے پانوں حال میں یہاں ستا ہی معنی ترکیبی قطعہ جوز مثل
ور کے ہواپنے جمع ہونے سے یعنی جیسے کہ جوز قعر تنگ کو کہتے ہن اور اسمین ہر چیز
جمع رہتی ہی اور مثل لفیف کے ہی جوش پیچیدہ درہم شدہ کو کہتے ہن یعنی مثل
لفیف کے مولف پیچیدہ اور مجتمع کا جمع کرنے والا درمیان مخلوق کے کہ یہ سب
سفین اسکی ظاہر و باطن سے ظاہر اور اور بصورت عین کے ہی اسنے جو طرائف
نادر غریب دیکھے ہن بزبان حال نقل کرتا ہی جسوقت تو اسکو دیکھگا تو اسکے
قلب کو زول پائیگا یعنی دل اسکا شگفت و عجائبات سے بھر ہی یہ خیالات انکی
صورت اور مغز پوست سے پیدا کیے ہن معنی معمارے شر الف نہال جوز جوز
کا دامن پکڑیگا جوز اہو جائیگا اور دامن جوز کا الف ہی بادام کے اول باہر صفیف
پا اور پاکے نیچے دام معنی معمارے قطعہ جوز و جوز صفیف و مولف اشتقاق
لوز کا قلب زول محسنات کلام نہال و قامت اور عین و بادام اور بادام عین و لہم

جسکے لئے دانہ اور مثل انکے الاختلاف اس نکتہ میں میرا اور شراح اور اعلیٰ کتاب کا
 بڑا اختلاف ہی شراح نے الجوز مثل الجوز بمعنی ظلم کے لیا ہے اور میں نے جو بمعنی قہر و تنگ
 بجائے جو شراح نے من مودہ میں نے من جابرہ شراح نے لبیب بمعنی عاقل کے
 میں نے نفیف بمعنی شی پیچیدہ برعایت مولف کہ لبیب کے کچھ معنی نہیں ہوتے نہ مؤلف
 سے اسکو کچھ مناسبت اور بجائے کذا اللیب کے کذا الفیف اور خود شراح نے بعد
 اتخاذه کذا اللیب پر قاعدہ بھی کیا ہے اور بجائے من طرائف عینہ کے عینہ اور عین
 بمعنی کور کہ مجکو لغت میں نہ یہ لفظ ملا نہ معنی ملے طریف کے معنی وہ مال جو دزدی او
 نا بکاری سے ہاتھ آئے زول وہ چیز جو مجرموں کی گردن میں ڈالتے ہیں اور میں نے
 طریف اور زول کے معنی لغت سے لکھے ہیں یہ جانے کو نسی لغت سے لکھتے ہیں اب دل میں
 ہے کہ جفسہ خلاصہ تقریر شراح کا بھی لکھ دوں اگرچہ تطویل لاطائل ہی لکھتے ہیں جو کوئی
 کہ عاقل ہی ملاحظہ جمیع احوال مخلوقات کا کر کے قوت متخیلہ میں سبک جمع کرتا ہے اور مراد
 تالیف سے بھی اجتماع ہے بعد اسکے نیک و بد میں اشیاء کے امتیاز کرتا ہے جو اچھی ہے اختیار
 کرتا ہے اور بد سے احتراز دیکھتا ہے کذا اللیب اس معنی سے چند ان مناسبت نہیں رکھتا
 بادام مشابہ چشم کورون کے ہے اور اسکے اور مغز جو اسکے درون میں ہی اسکو چھپایا
 اس سے مال دزدی کا معلوم ہوتا ہے جسکی حفاظت میں نہایت احتیاط عمل میں لایا ہے
 یہی سبب ہے کہ اسکے نام میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اگر قلب کرہین زول ہوتا ہے کہ
 بمعنی نفل کے ہے پس معنی بیت کے یہ ہیں کہ جو زمانہ جو رکے ہی جو کوئی جمع کرتا ہے اسکو
 لینے جمع کرنا اسکے سبب جو وظلم کا ہے کہ وہ شخص اپنے اوپر کرتا ہے اور ایسا فقر مند
 جمیع اشیاء کا اپنی خاطر کے خزانہ میں کرتا ہے اور اس سے امتیاز کرتا ہے خوب ظاہر ہے
 کہ جب کسی چیز کے ذخیرہ کو نیکو ملاحظہ کرتا ہے خصوصاً مثل جوئے کے امور ذہنیہ سے
 معلوم کرتا ہے کہ یہ کام ہم اطفال کے ہیں اور اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے بادام کو دیکھتا ہے
 کہ بزبان حال حکایت کرتا ہے کہ مال دزدیدہ شدہ ہے کہ جسکی کوری و کوری سے
 منسوب ہے پس پاتا ہے تو اس مال کو بند کر دین چنانچہ طور اس معنی کو اسکے اسم میں

دیکھتا ہی انتہی یہ مضمے حضرت نے قطعہ کے لکھے ہیں اور متن مطبوعہ میں بجائے جو زجور اور
پچلے مصرعہ میں الجوز اور اللیب ظرایف لکھے ہیں موافق شرح کے۔

نکتہ صف خربزہ ہے ملون قطعہ ای بزر بہشت ست در خرہ چیدہ و صورت قنای
سبز جنت در خیار اُمت پوشیدہ قطعہ اگر پنج بطخ را بنگری + بیابی برو شطیب
بہشت + و گر پردہ اندازد از رخ خیار + بہ بینی تن یار نازک سرشت + اللغات
خربزہ بضم باخر یعنی کلان و بزرہ میوہ خوشبودار جو کہ میوے خوشبودار ہیں اُسکے
برابر کلان میوہ خوشبودار زمین ہی لہذا یہ نام رکھا گیا ملون رنگارنگ قطعہ پارہ
از ہر چیز بزر بالفتح والتشدید جامہ خرہ بفتحین تودہ خاک وکل تیرہ و بفتحین خرابہ و ویرانہ
قنای بفتح و کسر و تشدید ناخیار دراز کہ درازی و باریکی سے کبھی خم ہو جاتی ہی قنای جامہ دکانی
بطخ بالکسر و تشدید طاخر بزرہ خیار بالکسر یا درنگ و نیکان و برگزیدن معنی ترکیبی نشر
معنی خربزون ملون کی ایسی ہی جیسے قطعے بزر یعنی جامہ بہشت کی خرہ میں جو یعنی ویرانہ
کے ہو گئے ہوئے اور صورت قنای کی ایسی جیسے کوئی قباے سبز جنت کی خیار اُمت
یعنی لوکاران اُمت میں پہنے ہوئے ہی معنی ترکیبی قطعہ اگر تو پنج بطخ کو دیکھے
تو یہی معلوم کرے کہ اس پنج پر طیب ہشتی پھیلی ہوئی ہی اور جو رخ خیار سے پردہ اٹھا
تو تن یار نازک سرشت کا اُسکے نیچے پائے معنی معمارے نشر کلمہ خرہ میں جو لفظ بزر
واقع ہو گا خربزہ ہو جائیگا قنای و قنای تفتیح معنی معمارے قطعہ پنج بطخ کی حرف خا ہی
اور اسپر بطی جبکا نشر طیب ہی خیار کار و خا اسکا پردہ اٹھانے سے یار رہتا ہے
محسنات کلام صف خربزون کی مراد فالیزون سے ہی جو برابر ہوتے ہیں بطخ
میں طالعک کرنے سے بھی پنج رہتا ہی لفظ خیار میں اہیام ہی کہ بعضی لکڑی کے بھی ہی
الاختلاف متن مطبوعہ میں بزر بہشت کی جگہ بر بہشت اور بجائے جنت خیت یار
نازک سرشت کو تار تارک سرشت غلط لکھا ہی۔

حکایت کے اندر فا چون آب در عین کشت بر کنار فالیز میگذشت دید کہ خیار
کشتہ اند و اطراف اور انجا نگہداشتہ اند ساعتے فرد آمد و برائے راحت و امن

استراحت گرفت ناگاہ دراز گوشے کہ مرکوب سے بود چون کرد و بخیار آن فالیز گردن دراز
کرد دہقان اندوی قردہاں بکشد کہ ندانی کہ چون خریدار بر کنار خربزہ بندی خربزہ عاقبت
بینی مرد باد رنگ و وقار چون الف خیار زبان در حیرت قرار بکشد و گفت کہ خیار را پادرمیان
خار میباید گذاشت یا از گلوئی خوردنی نباید داشت قطعہ خیار بے مزہ خرد است
در خورد خراور بسته زان بر سر کنار دست + بود نا خوردن و خوردن برابر از ان در
ہر دو نام او خیار است + اللغات ظرفا بفتح ثانی و ضم اول جمع ظرفیت ہنہ دانستند
و لطیفہ گو خیار ہندی لکڑی بزرہ بفتح تین گناہ و خطا خربزہ معنی کلان باد رنگ متعل و کبیرہ
و قار ہندی بوجہل خیار معنی چھانٹنے کے بھی ہے معنی ترکیبی نہر ایک ظرفیون سے
مثل آب و عین کشت کے کنارہ فالیز کے چلا جاتا تھا آب و عین کشت سے مراد
تازہ و خرم دیکھا کہ خیار بوسے ہیں اور اطراف اسکے خار سے بند کئے ہیں فدا دیر کو
اترا اور راحت و آرام گرنیکو دامن استراحت کا پکڑا ناگاہ اس دراز گوش نے
جو اسکی سواری میں تھا کہ و کی طرح گردن اس فالیز کی خیار پر بڑھائی دہقان نے
قہر کی رو سے دہان کھولا اور کہا کہ تو نہیں جانتا کہ خر کو جو خربزہ پر باندھے گا لوٹ کے
خربزہ یعنی گناہ عظیم دیکھ گا مرد باد رنگ و وقار نے مانند الف خیار کے زبان حیرت قرار
میں کھولی اور کہا کہ خیار کا پالون خار میں رکھنا چاہیے یا خر کے گلو سے دریغ نہ رکھنا چاہیے
معنی ترکیبی قطعہ خیار بے مزہ لایق گدھے کے ہی اسی سبب سے اسکے ہر کنارہ پر خر
بستہ ہی اسکا کھانا نہ کھانا برابر ہی اور یہی باعث ہے کہ ان دونوں یعنی خوردن نا خوردن
میں نام اسکا خیار ہی اختیار خوردن و نا خوردن لکڑی ظاہر بے مزہ چیز ہی ہوسکی
لکڑی نہ بیٹھی اپنے مزہ میں نہ کسی محتاج فی نفسہ سوائے کہ کراہٹ کے کچھ مزہ نہیں رکھتی
معنی معامے نہر منہ حروف ظرفا کے فایہ جو کنار لفظ فالیز ہی خیار کے اطراف میں
ایک طرف خا ہی و دہی خان الف مقصود اور دوسری طرف را کہ دونوں کی ترکیب
سے خار ہوتا ہی دامن استراحت کا راحت ہی دہقان میں رو لفظ قہر کا قاف ہی اور
باقی دہان جب دہان قاف قہر سے کھولا جائیگا دہقان ہوگا خربزہ خربزہ تجنیس تام

زبان بصورت الف جب خیر کے درمیان میں الف آئیگا خیار ہوگا پھر کہتے ہیں کہ خارجی میں یا
 آنے سے کہ مشابہہ پاکے ہی یا ر لگتا ہی خیار کا اول آخر خر ہی یا کو اسکا گلو بنانے سے
 خیار ہوگا محسنات کلام چون آب در عین کشت کیسا لطیف ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ
 اسوقت میں کھیت کو پانی دیا جاتا ہوا اور تشبیہ طبیعت ظریف کی بھی کشت سے ہی
 مرو باد رنگ لفظ خیار کے ساتھ کیسا ابلیغ ہی کہ باد رنگ کھیرے کو بھی کہتے ہیں الاختلاف
 متن مطبوعہ میں فالیز کے بجائے پالیز لکھا ہی اگرچہ دونوں لفظ واحد ہیں لیکن ظرفا
 کی مناسبت کنار کی قوت ہوتی ہی اور خیار کو چار دوسرے مصرعے میں خردرا بستہ
 بجائے خرا اور ابستہ غلط لکھا ہی۔

فصل فی الاضیاف واصناف الطعام

نکتہ در آخر طعام عام واقع شدہ و در پایان اکل کل آمدہ یعنی شرط تناول طعام
 آنست کہ دامن مائدہ انعام او عام بود و اصل اکل آنست کہ ہمہ را از طرف او
 طرفی رسد قطعہ مائدہ آمد مرکب ماودہ + سر این ترکیب دانی از کجاست + یعنی
 از ہر خوان بود آبی و بس + گر نشانی بر کنارش نہ رواست + اللغات اکل بالفح
 خوردن تناول بفهم و او فر اگر فتن طرف بفحتمین کنارہ و بالفح نفع و فائدہ مائدہ خوان
 پر طعام یہ لفظ خاص ہی خوان عام ہی خواہ خالی ہو خواہ پر طعام معنی ترکیبی نشر
 آخر میں لفظ طعام کے عام واقع ہوا اور پایان اکل میں کل آیا ہی یعنی شرط تناول
 طعام کی یہ ہی کہ دامن مائدہ انعام کا اُسکے عام ہو اور اصل اکل کی وہ ہی کہ ہر ایک
 کو اُسکے کنارہ سے نفع اور فائدہ پہونچے معنی ترکیبی قطعہ مائدہ مرکب ہی ماوردہ
 سے تو اس ترکیب کے بھید کو جانتا ہی کہاں سے ہی یہ ہو کہ خوان پر اگر کچھ ہو پانی
 ہی ہو اور تو اُسکے کنارہ پر دس کو بٹھائے اور اُسکے ساتھ اُسکو شرب میں لائے
 تو ردای معنی معامے نشر آخر طعام میں عام اور پایان اکل میں کل ظاہر موجود
 انعام عام تجنیس مطرف اور طرف طرف تجنیس تام معنی معامے قطعہ مائدہ ظاہر

مائے آوردہ سے مرکب اور ما کے کنارہ پردہ موجود محسنات کلام طعام مام
 الخام اکل کل کیسے خوب الفاظ جمع کیئے ہیں لفظ آبئی کیسا خوب ایراد کیا ہے کہ یہ
 بھی حقیقہ مایہ ہی اسلیئے کہ اسکے اول میں اب ہی ترجمہ ماکا اور آخر میں یادہ
 بار دو الی۔

نکستہ ہر کہ چون الف بر سر خوان بخد مت همان قیام نماید از اجتماع یاران و برادران
 جمعیت عام یا بدین معنی از لفظ جمع اخوان بخوان کہ الف ست بر سر خوان رباعی
 ہر سفرہ کہ را می نبود ز ایشار ش + از نعمت حق دان و سفہ انکارش + ضیف ست
 و لیل فیض خیر و برکت + چون برگرد و فیض بہ بین ز آثارش + اللغات قیام کبسر
 کھڑا ہونا اخوان بالکسر برادران ایشار بالکسر برگزیدن سفہ بفتح تین نادانی و سبکی عقل
 ضیف بالفتح همان معنی ترکیبی نشو کوئی سرخوان پر الف کی طرح خدمت دہانی میں
 کھڑا رہے یاروں اور بھائیوں کے اجتماع سے جمعیت پائے اس بات کو لفظ اخوان سے
 سیکھ کہ خوان کے سر پر الف ہی معنی ترکیبی رباعی جو سفرہ کہ اسمین راے ایشار
 سینے برگزیدگی سے نہو اسکو تو نعمت حق سے توجان لیکن سفرہ والے کے سفہ کو پہچان
 ای نادانی و سبکی عقل کو ضیف کو ناگوار اور حقیقت سمجھ اسواسطے کہ ضیف راہ خیر
 برکت کی بتاتا ہے دیکھ لے جب اسکو لوٹگا آثار فیض کے اس سے دیکھ گئے معامے
 شرخوان کے سر پر الف قائم ہونے سے اخوان ہوتا ہے معنی معامے رباعی سفرہ
 سے اگر راے ایشار کی نکل جائیگی سفرہ رہیگا محسنات کلام اجتماع و جمعیت میں شتاف
 اخوان بخوان خوان کیسے فصیح لفظ جمع کیے ہیں ایسے ہی ایثار انکار آثار همان یاران
 برادران اخوان خوان سفرہ نعمت خیر برکت فیض سب مراعات و مناسبات
 الاختلاف متن مطبوعہ میں وہ نعمت ہے از نعمت اور سفرہ کے قبل بلا حرف
 عطف غلط ہے۔

نکستہ در لفظ نان الف صورت تیغ دارد و فون کنارہ تیغ را گویند یعنی الف نان تیغ دوی
 است کہ از کیر و سہ سر ناز دشمنان را قطع کند از روی دیگر سر نیاز و دوستان را

اقتطاع میدہر رباعی یک فون بکنار آسمان شد و اصل + یک فون دگر نیز میث منزل +
 آزادہ میان این دونوں ہجو الف + آسنت کہ نانی بود از وی حاصل + اللغات
 تیغ دورویہ جبکہ وہ دونوں طرف دھار ہوا قطلع بالفتح کسی چیز کو آپ سے جدا کر کے اور کو
 دینا و اطراف زمین معنی ترکیبی نشر لفظ نان مین الف بصورت تیغ کے ہر اور فون
 تیغ کے کنارہ کو کہتے ہیں یعنی دھار بس الف نان کا تیغ دورویہ ہی کہ ایک رو سے
 سرناز و غر و دشمنوں کو قطع کرے اور دوسرے رو سے سر نیاز و دوستوں کو قطلع
 دے یعنی کوئی چیز ہو آپ سے اسکو الگ کرے اور انکو دے معنی ترکیبی رباعی
 یعنی دراصل دونوں ہیں ایک فون تو کنار آسمان سے ملا ہوا ہی اور دوسرا ایک
 جو ہی اسکا زمین کے نیچے ٹھکانا ہی چنانچہ آسمان و زمین دونوں مین فون ہیں بس
 دونوں فون کے درمیان مین آزادہ الف کی طرح وہ ہی جس سے نان حاصل ہو
 معنی معمارے نشر فون کے درمیان مین الف لانے سے نان ہوتا ہی معنی معمارے
 رباعی آسمان کے آخر بھی فون ہی اور زمین کے آخر بھی فون جب الف آزادی کا
 اسمین یعنی دونوں فون مین داخل ہوگا نان حاصل ہوگا محسنات کلام
 ناز اور دشمن اور نیاز اور دوست باہم متضاد نانی بود از وی حاصل مع معنی
 چارون مصرعون کے کیسے مذکور کیے ہیں قابل غور ہیں و تدرہ الاختلاف
 متن مطبوعہ مین کنارہ و تیغ بطف و بجائے نانی نامی غلط ہی۔

نگنہ ہر کہ نمک کسے خورد و اسرار معاش او بسخن چینی فاش کند آخر میرزا چشم شور
 بخشش را آن نمک نہ گیرد و این معنی طبع در لفظ نمک معین است کہ اولش نم آمدہ
 یعنی سخن چینی و بردن خبر آخر کا فربا بندہ بمرقطعہ نمک آئکس کہ یہ قلبی خورد
 آخر روزی قلب اور انمک دیدہ کند ریش و تہہ + نمک قلب کما نیست عجب
 تیرا فلک + کردہ از نور بسے خانہ نارست سیہ + اللغات طبع نمک سود و نگین
 تم کی تفسیر خود ہم نے فرمادی اور کا ف کی بھی قلبی کھٹاپن آن آخر مصرعہ مین ترجمہ
 عن بعد و مجاوزت کا ہی ناراست کی معنی ترکیبی نشر جو کوئی کسی کا نمک کھائے

اور اسکی معاش کے بھید سخن چینی کر کر کے فاش کرے جب تک کہ اسکے بخت شور کے چشم کو وہ تک ماخوذ نہ کر لیا کہ وہ کوز تک ہرگز نہ مرے گا اور یہ ایسی نکمیں بات ہے کہ لفظ تک ہی میں معین ہے کہ اول اسکے غم آیا ہے یعنی سخن چینی اور عیب یعنی اور آخر کا ف جو رہا بے بھر ہی خلاصہ یہ کہ کوز تک کوز ہو کے مرنے کا ہے یعنی قطعہ جو شخص کہ تک کسی کا قلبی بے کھوٹ پن سے کھاتا ہے آخر دیکھ لو گے کہ ایک دن ایسا ہو گا کہ اسکے قلب کو تک شور یعنی اشک شور ریش و تباہ کر دینگے تک قلب ایک کمان عجب تیرا فگن ہے جسے ناراست یعنی کج شعار دن کے گھروں کو نور سے الگ کر کے خالی سیاہ بنا دیے ہیں اکثر ایسا ہو ا ہے معنی معامے نثر تک کے اول نم ہے جسے سخن چینی اور آخر کا ف کہ مرکب ہو کے تک ہو گا معنی معامے قطعہ تک کا قلب کمں ہے اور تیرا الف اسکا جیسا کہ ایما تیرا فگن کا ہے یعنی تیرا فگندہ بس کمان ہو جائے محسنات کلام تک اور شورا اور ملیح و چشم اور بھر دیدہ اور نور اور سیاہ سب مناسب باہر گراوریوں بھی کہ قلب نام منزل کا منازل ماہ سے ہے اور کمان برج قوس تیر عطار د خانہ خانہ کمان ناراست کج اور نور و سیاہ نودا فدا ناراست میں نار اور مثل ذلک سب صنایع بدایع سے ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں اتنی عبارت نہیں ہے یعنی (سخن چینی و بردن خبر و آخر کا ف) اور نور کے بجائے نور غلط ہے۔

نکتہ ہر قوت کہ بشدت سعی و کد عمل حاصل شود لذت و قوت از و بیشتر و اصل گردد و لفظ قوت مقوی این معنی است کہ چون تشدید یا بد قوت گردد شعر قلمہ کہ خون دل آید بکف مقبول دان + رو بود خوردن گرا و را خون نباشد بر کمران + اللغات کہ بفتح و تشدید ال رنج و سختی کا خوردن خورش رد بفتح و تشدید دال لوٹا نا لوٹنا اور کوئی چیز زبون و فاسد معنی ترکیبی نثر جو قوت کہ شدت کوشش اور رنج محنت سے حاصل ہوتا ہے لذت و قوت اُس سے زیادہ ملتی ہے چنانچہ لفظ قوت مقوی اسبات کا ہے کہ جب تشدید ہوتا ہے قوت ہو جاتا ہے معنی ترکیبی شعر جو قلمہ کہ خون دل یعنی بڑی مشقت سے ہاتھ آتا ہے اسی کو مقبول جان اور جس خوردن کے کنارہ پر خون نہو ا سکور و سمجھ یعنی بے محنت و رنج کا معنی معامے نثر قوت و قوت کجانی نام

پہلا تجنیف واؤدوسر ایشید واؤمعنی معامے شعر خوردن کے اول جز سے خواور آخر سے لون حاصل ہو کے خون ہوتا ہے اور درمیان سے لفظ رد کا نکلتا ہے محسنات کلام مقبول اور متضاد اور رد کو بھی کہتے ہیں۔

نکتہ حائے حلوا کما بن ہلال ست بر لوائے حلاوت ایمان و بنائے خم رتیب محل دست در زینت ماندہ خوان نظم صوفی ارنیست حل حلاو ایش + درد ہان زبان بود و ایش + رفرے از گوشت ہم نکوش بکوش + از سر نقش تا بگیرد گوش + اللغات حلوا موندت اعلیٰ ہر چیز شیرین تو آبکسر علم فوج و نشان لشکر خم با فتح گوشت کمان معروف و برج قوس جسکی علامت نجوم میں جا ہے رتیب زمین بلند و برآمدہ صوفی منسوب بہ صوف و شمشیر پوش اور وہ شخص کہ دلگو غیر حق سے بچائے اور ایام جاہلیت میں ایک قوم تھی اہل تجربہ سے کہ کعبہ کی خدمت کرتی تھی اور مخلوق کی خدمت سدا کرتی تھی و بعضی مخلص نیز وائے اشارت ہوا و بلا و جہاد و نارسیدہ معنی ترکیبی شرعائے حلوا کما بن ہلال کی ہے لوائے حلاوت ایمان پر اور حلاوت ایمان کی نظر اہر کہ اہل ایمان جان شیرین کو اسپر قربان کرتے ہیں کما بن ہلال اور حلاوت ایمان کہنے سے مبالغہ شیرینی اور علو رنگی حلوا کا دیگر طعام سے مقصود ہے اور بنا حکم کی جسوقت کم زینت ماندہ خوان کا ہوتا ہے رتیب محل دل کی ہے یعنی زمین بلند حاصل یہ کہ دل کو بہت عزیز ہے اور بڑا عالی قدر اسکو جانتا ہے معنی ترکیبی نظم یعنی حلوا ایسی چیز ہے کہ صوفی اگر اسکو حل حلو کی نہیں ہے تو اسکی زبان کے دہن میں وائے ہے جو کلمہ افسوس کا ہے مطلب یہ کہ حل بمعنی حلال کے ہے اور صوفی لوگ اکثر لذیذ و مزہ دار چیز ونگو اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں اگر اسنے حل حلو کو بھی حرام کر لیا ہے تو اسکی زبان کے دہن میں وائے کے کچھ نہیں ہے کہ کیون ایسی چیز مزہ شی کو ترک کیا اور محکوم اس لذت سے محروم رکھا اور حل حلو میں جز سے ارادہ کل کا کیا ہے اور ایک رمز نیک اور اچھے گوشت سے بھی اسکو کہ تو سر نقش سے صوفی اسکو اپنے کان میں جگہ دے یعنی قبول کر لے اور مان لے پہلا نکوش ہے بمعنی نکوا و دشین ضمیر مفعول راجع بصوفی اور دوسرا بکوبصیغہ امر اور دشین بصفت مذکور اور بالعکس بھی ہو سکتا ہے تیسرا بکوش ای در گوشت

معنی معماے شرف حروف حلاوا پر آنے سے حلاوا ہو جاتا ہے لحم کا دل محل رتیب و زینت تصحیف
 یکدیگر معنی معماے نظم حلاوا اگر محل اسمین نہ ہو تو واسے ہی نکوش بکوش دونوں نقش کوش
 کے ہیں تا بغیر کوش کے ایما کے موافق کوش جو تا کو پکڑے گا گوشت ہو جائیگا صوفی کی
 و او جو در میان مین ہی گویا زبان ہی اور فی دہان اور مثل باتا کے دا کو واسکتے ہیں
 بس ہی واسکے دہان مین ہی محسنات کلام حاکم علامت برج قوس کی ہی اور زیر بصورت
 کمان اور خود کمان اور ہلال کمان کی شکل اور برعایت لو کے مثل ما پی سب مناسب یکدیگر
 کے ہیں حلاوت کی لفظ مین بدون تا اور قلب الف اور واو کے حلاوا نکلتا ہے از بر نقش کسیا
 خوب ہے کہ اسکا سر نون ہی اور نکو کا بھی سر نون الاختلاف اصل کتاب مین ربیب
 لکھا ہے جسکے یہاں معنی نہیں ہوتے مگر شایع نے زمین بلند کے معنی لکھے کہ وہ بحقیقت
 رتیب ہی مین نے اسی کو اختیار کیا بدلیل اسکے کہ مصحف زینت کا بھی ہی ہی نہ ربیب
 اور دوسرے مصرعہ مین در دہان در زبان میرے نزدیک دوسرا در ٹھیک نہیں بلکہ
 دہان زبان باصناعت ابلغ و بے تکلف ہی دوسرے مصرعہ مین نہ تعین نکوش بکوش کا
 کیا نہ مراحت کہ اصل لفظ یہ کیا کیا ہیں اور تقریر معنی ترکیبی کی جو کچھ ہی وہ ہی مین کیسے حمل
 کون نہ معما صوفی کا شاید اُنکے نزدیک نہو بجائے رتیب رتبت اور بگوش بگوش پہلے
 مصرعہ مین متن مطبوعہ مین لکھے ہیں۔

نکتہ و انہاءے برج بر صحن طبق لاجوردی کوئی کہ خوشہ پرو نیست بر روی چرخ مطبق اذق
 و گبرگ بورق پنداری ورق سمن و نشتر سست از فرع ہنان سرسین طبعان معلق
 قطعہ فریزیر غفر از مرغ سست + شکل مرغش از انسنت بر بالا + راسی بغراز کف مدہ کا مٹا
 در حوالی آن حروف بنا + اللغات صحن طبق بزرگ و میان خانہ و سنخ یعنی خجائج طبق
 بفتحین موافق و برابر یعنی جوشی کہ برابر اسکے دوسری شی ہو و طریقی و دستور طبق باضم
 و فتح با تو بر تو کردہ شدہ اندق نیلگون بورق بود و مجہول ایک قسم آتش کہ شیر و جفرا
 سے پکاتے ہیں یہ ترکی ہی بنان بفتح سراے انگشتان معلق بضم میم و فتح لام آویختہ شدہ
 مرغ فر ایک قسم ملا و شیرین زعفرانی مرغ بالفتح انبو ہے گیاه ہندی دوب و سبزہ بفتح

نام آتش ایجاد بغراخان کہ آرد خود سے مثل لیمو کے غلولہ بنا کے آتش میں پکاتے ہیں بقا
 بفتح خواستن معنی ترکیبی نشر دانے برج کے درمیان طبق لاجوردی کے گویا خوشے پروین
 کے ہیں رومے چرخ مطبق تو برتو نیلگون پرینے نہایت خوبی خوشنمائی کے ساتھ اور گلبرگ
 بورق کے گویا ورق سمن و نستر کے ہیں شاخ پور و نسترین طبعون سے لٹکے ہوئے
 معلوم ہوتا ہے کہ انکو پور و نسترین پکڑ کے کھاتے ہونگے کہ یہی صورت تعلیق کی ہی معنی
 ترکیبی قطعہ مرعفر کے نیچے فر مرغ کی ہی اور اس فر کو وہ دبائے ہوئے ہی اسی سبب
 سے شکل مرغ کی اسکے بالا پر ہی کہ مرغ پر مرغ بیٹھتے ہیں اور اسے کو بغرا چھوڑے مت
 نہ اسکے خیال سے گذر کہ اسکی حوالی میں بنا ہی بیٹھے خواہش معنی معامے شرفظ ورق کا
 جب بنان کی باتے تعلیق پائے گا تو بورق ہو جائیگا معنی معامے قطعہ مرعفر کے نیچے
 فر ہو اور اس کے مرغ شکل مرغ کہ باہر گر تصحیف ہی بنامین اسے بغرا رکھنے سے بغرا ہوگا
 محسنات کلام طبق مطبق اندق بورق معلق کیسے لفظ ایراد فرمائے ہیں طبق لاجوردی
 اور چرخ مطبق ازرق باہم مناسب ایسے ہی گلبرگ ورق سمن نسترین اور زیر بالا
 متفاد الاختلاف متن مطبوعہ میں اندق کو اندق بنان کی جگہ بتان اور بغا کا لفظ
 غلط لکھا ہے۔

لکنتہ پاوودہ عسلی نوش کہ حلاوت بال بر وودہ مشتی از حقب وارد ورشتہ جلاب پوش
 چنان آغشتہ عطرست کہ اگر درتہ آن بنگری جز رش گلاب بر و نیابی قطعہ زحطرست
 پاوودہ آلودہ دائم + بوبے وصال لب بید ہانے + کشدشت تفریق ہم رشتہ در رہ +
 کہ جمع آردش دست نازک میانی + اللغات بال بازوے مرغان و دل وجان تبری
 عسل مشتی صاحب اشتہار شتہ نام آتش و علوای ہندی سویان کہ میدہ کی بناتین
 اور شیر و شکر سے کھاتے ہیں اور یہ کئی قسم ہی رشتہ خطائی کہ قسم ماہچہ کی نخ ابریشم کی طرح
 ہوتی ہیں نبات و گلاب ملا کے کھاتے ہیں اور رشتہ کا جی یہ بھی مثل ماہچہ کے ہوتا ہے
 جلاب بالضم و التشدید معرب گلاب اور شربت کہ گلاب قسم اول میں جوش دے کے
 شیشون میں بھر رکھتے ہیں کہ نہایت مفرح ہی آغشتہ آلودہ عطر خوشبو عام رش بالفتح

چکیدگی آب و اشک و باران اندک شست پریشانی تفریق جدائی معنی ترکیبی شرمصرح
 کہتے ہیں کہ پالودہ حسلی نوش کر کہ شیرینی شہد کی بر روا و دس مشتی اسکے پیچہ پن دس سے
 مراد کثرت ہونے عدد معین یعنی بکثرت اسکے خواستگار رہیں اور رشتہ جلاب پوش ایسا عطر
 آلودہ ہو کہ اگر اٹھکے تہ کار میں نظر کرے تو سوائے رش گلاب کے کچھ اسکے روپر نہ پائے
 جلاب پوش اس سبب سے کہ جلاب میں چھپا ہوا ہے معنی ترکیبی قطعہ پالودہ عطر سے
 ہمیشہ آلودہ ہے اسل سید و بو پر کہ کسی بید ہان کے لب تک پہنچون اور رشتہ بھی شست
 تفریق و انتظار میں اٹھا رہا ہے اس بات کی کہ اُسکو ہاتھ کسی نازک میان کا جمع کرے یعنی
 جلاب وغیرہ میں جیسا کہ کھاتے وقت ملا تے ہیں معنی معامے شرجب بال کے عقب
 میں لفظ دہ آئیگا پالودہ ہو جائیگا اور تہ کی روپر جو رش ہوگا رشتہ ہو جائیگا معنی معامے
 قطعہ بید ہان کا لب بے ہی جب آلودہ سے بے ملیگی پالودہ ہوگا با و پاکسان اور
 کلمہ رہ میں جو شست داخل ہوگا رشتہ ہو جائیگا محسنات کلام لفظ بال میں ابراہیم
 بمعنی دل کے اور شہد کے جلاب عطر گلاب بواہم مناسب پالودہ آلودہ نوے تجنیس
 بید ہانی کیلئے کیسی با پالودہ کی نکالی ہو روا اور عقب اور تہ اور تفریق و جمع سب متضاد
 ارد کا لفظ کیسا ابلغ ہو کہ آٹھ کے معنی میں بھی ہی بلحاظ رشتہ کے اور علی ہذا القیاس
 فتا مل الاختلاف نوش کی جگہ پوش دوسری جگہ نوش بجائے پوش متن مطبوعہ
 میں غلط ہے۔

نکتہ سنہ سوسہ سہ گوشہ بن لب و دندان میکشاید تا از دہان تنگ دلجوی بوسہ
 رباید و ملقی بر خود می پیڑ تا بکلفہ و چین بے پایان ز نجر موی بتان نسبتے یا بدر قطعہ
 سنہ سوسہ سہ گوشہ از طیب شد مثلث + کز سن خو برویان در دل نہفتہ بوسے + با خلق
 خلقی بین بیوند زلف خوبان + میرا ز اسنت دروی پیچہ ہر گوسے + اللغات
 سہ گوشہ ہندی نگو نہ کہ اکثر زبان زد بھی ہو بن دندان کشادہ کنایہ نہایت الحاح و غربت
 و منت سے اور ظاہر کہ ایسی حالت میں بن دندان ظاہر ہوتے ہیں جسکی ہندی دانست
 کجرا نا ہو دندان سنہ سوسہ کی اسکی پیچیدگی لب و ورق ملقی جلیبی شیرینی معرون نسبت

ہندی لگاؤ مثلث سے کردہ شدہ و سہ تا و سہ گوشہ و قرص خوشبو سے گوشہ مشک و صندل
 و کافور سے ہوتے ہیں سن بکسر و تشدید فلن دندان معنی ترکیبی نثر سنبو سے گوشہ
 کیسے بن لب و دندان کے کھولے ہوئے ہوں اور عجز و الحاح ظاہر کر رہا ہوں اس واسطے کہ کسی
 ماہر و دلجو کے لب سے بوسہ لے اور ظاہر کہ کھاتے وقت بوسے لیوے ہیگا اور حلقی
 کیسی اپنے اوپر بل کھا رہی ہوں اس تمنّا میں کہ کسی حلقہ اور چین زنجیر موے معشوقینے
 کچھ نسبت و لگا دیا جائے معنی ترکیبی قطعہ سنبو سے گوشہ خوشبو سے قرص مثلث بن رہا ہوں
 اسنے خوب رویوں کے دندان سے کچھ بوسے اپنے دل میں چھپائی ہوں یعنی اسکو کچھ امید انکی ہوں اور
 حلقی کے حلقوں کے ساتھ پیوند زلف خوبون کا ہوں اسی سبب سے ہر گواہ میں لپٹے ہیں
 اور گلے کے ہار ہو گئے ہیں معنی معما سے شرجب سن لفظ بوسہ کو لیجا لینگا سنبو سے ہوجائیگا
 حلقہ اور چین جب بے پایاں یعنی حلقہ کی ہا اور چین کا نون سا قحط ہوئے حلقی حاصل ہوگا
 معنی معما سے قطعہ سنبو سے کے اول سن ہوں اور آخر میں سہ اور دل میں اسکے ہو کہ
 مجموعہ سنبو سے ہوا پیچیدہ کی دو صدین ہیں ایک پی دوسری وہ جب بید ہوگا چہ رہیگا
 اور چہ کا پیوند جب حلق سے ہوگا حلقی حاصل ہوگا محسنات کلام سنبو سے گوشہ بوسہ
 تینوں میں لفظ سہ برابر سہ و بہ تصحیف نکلتا ہوں لب اور دندان اور دبان اور تنگ اور دل
 زلف لگو مناسب یکدگر ایسے ہی حلقہ اور چین اور زنجیر اور موے گوشہ اور طیب
 و مثلث اور بومرات چدر گرو مع ذلک ایضا الاختلاف شارح نے اخیر شعر میں معما
 حلقی اس طور سے نکالا ہے کہ زلف خوبان سے بعل تشبیہ جم سمائی پھر اس سے جم اسمی
 اور جم بید جب حلق سے پیوند پائیگا حلقی ہوگا انتی اور میں نے لفظ پیچیدہ اور حلق
 سے اول تو مصرع کی طرف سے صاف اشارہ جم کا نہیں اور مسمائی و اسمی کا جھگڑا اسکے
 سوا جم تازی نکلتا ہے نہ جم فارسی آخر یہ کہنا پڑیگا کہ معما میں جم جم ایک ہیں اور وہ جو
 میں نے لکھا موافق یا کے اور بے تکلف و بے تغیر اور دندان سنبو سے قیمہ کو ٹھہرایا ہوں
 اور جو سنبو سے کسی قسم شیرینی کا بھرا ہو جیسا کہ ہوتا ہو تو وہاں دندان شکست نہوجائیگا
 میں تو دندان اسکے اوپر کی پیچیدگی کو جانتا ہوں جو خوبصورتی کے لیے بناتے ہیں کہ سب سے

دیکھے ہونگے اور سوا اسکے اور تقریر انکی جو کتاب میں موجود متن مطبوعہ میں بجائے سنہ سوسہ
سہ گونشہ بن لب اکثر کے سنہ سوسہ سہ ہر لب اور تا اندہ ان تنگ دلجوئی کی جگہ تنگ تو کہ تبرکی
سن ست اور بید کو پیر غلط لکھا ہے۔

نکستہ ایدرویش نخود آب رقم نیستی بر سر خود زده تا ما قبتش آب حیاتی وادند و کباب نش
کاف کریت بر سر کشیدہ تا از عیش باب بخاتی کشادند قطعہ کردہ پنہان بمیان ہستی خود را از روی
پاک و خالص سر و پای نخود آب ست از ناب + گشت بابک دلش از ضرب تیغ غیرت +
ہست در کب نگو سناری ازان پای کباب + اللغات نخود آب نوعی از شور باے
گوشت کریت بالضم اندوہ باب در بابک نام پادشاہ فارس کہ نانا آرد شیر ساسان کا
ہی اور کاف بنا بر تعظیم کب بفتح و تشدید کاف نگو سناری معنی ترکیبی شرایدر ویش
نخود آب نے جو رقم نیستی کی اپنے سر پر لگائی ہوئی انجام اسکا یہ ہوا کہ آب حیات اُسکو دیا
اول تو نخود آب کے ساتھ لفظ آب ہی دوسرے خود آب خود نہایت مقوی گویا مایہ حیات ہی
اور کباب نش کاف کریت کا سر پر ٹھایا تو عیش سے ایک باب یعنی دروازہ بخات کا اُسپر کھولا
وادند و کشادند کے فاعل قضا و قدر ہیں معنی ترکیبی قطعہ نخود آب نے اپنی ہستی کو اپنے
بیچ میں چھپایا ہی اس سبب سے خود آب پاک و خالص ہی اور سر و پا اسکا ناب ای بیغش
و بے آمیزش اور واقعی خود آب خالص اور صاف ٹپکایا ہوا گوشت کا ہوتا ہی اور کباب کا
پالون کب نگو سناری میں اس سبب سے ہی کہ دل اسکا بابک ہی ضرب تیغ غیرت سے
معنی معماے نثر خود آب میں فون نفی کا لفظ خود کے سر پر ہی اور آب بعد اسکے اور کباب
کے سر پر کاف ہنر نہ نش اور باب آخر اسکے معنی معماے قطعہ خود آب میں اول آخر
ناب حاصل ہوتا ہی اور درمیان میں خود پنہان بابک قلب کباب کا کباب کے اول آخر
کب اور کب کے درمیان میں پاکہ مجموع کباب ہوا محسنات کلام کاف کریت کشیدہ
کشادند سر کلمہ کاف اور کباب کے کاف کو نیش باعتبار کمی الاختلاف متن مطبوعہ میں
عیش کی جگہ عیش باب کے بجائے باب غلط ہے۔

نکستہ صوفی معہ پرست چون دل از لوت بردارد لوت خورد و چون دست از سیمین کشد

سم نوشد و چون از سر برنج بگذرد رنج بیند و چون دامن از شرید بکشد بر خاک نشیند نظم و وجه
المقل مقلب شطرنج + ما کان حاصل قلبه الا اللقم + لم یبق الا السوء من ترکیب
لم یقدم دالاً نحو الدسم + اللغات لوت بود و معروف اقسام طعنا سے لذت سمیدہ لغت
و زال معجزان سمیدہ شرید ہندی ستو وجہ صورت مقل بالفہم و کسر قاف و تشدید لام
درویش شطرنج و قصد معروف و جہت نظم مع نعت نظم بفتحین جمع لقمہ و میانہ راہ دسم چربی اور
چرب ہونا دال دلالت کنندہ کم یقدم مضارع منفی ما خود قدم بمعنی پیش آمدن سے
و کمنگی و پارانگی معنی ترکیبی شرف و فی معہ پرست ای بسیار خوار لوت یعنی لذت طعنا سے
دل اٹھانے کو نہایت سخت جانتا ہے جیسے کسی نے لٹ بکھائی اور سمیدہ سے ہاتھ کھینچا اُسکو ایسا
ہی جیسے سم کا کھانا اور برنج سے اگر کنارہ کرے رنج دیکھے اور جو دامن شرید سے کھینچے خاک پر
بیٹھے غرض ان لہذا یند سے الگ ہونے میں ہر طرح کے رنج و مصیبت اٹھائے اور معہ کا
کہنا نہ ماننے سے خود معہ ہی کی یہ آفتیں اٹھائے معنی ترکیبی نظم معنی یہ کہ روئے توجہ
درویش مفلس و محتاج کا ہر وقت لغتوں کی طرف پھرا ہوا ہی بس اُسکے دل کا حاصل
سوائے لغتوں کے نہیں ہوتا اور زمین باقی رہتا ہی مگر سم اُسکی ترکیب سے اگر پیش
ہو جائے کوئی دال و راہ بتا نیوالا طرف چکنی چیزوں کے یعنی اگر چکنی چیزیں نہ ملیں تو چکن
زہر و سم ہو جائے معنی معامے شروت کا دل و اگر اس سے دل اٹھا لیا جائے گا
لٹ رہیگا اور سمیدہ سے جب ہاتھ جو لفظ دیدہ کھینچا سم رہیگا دال ذال معامین یا یک بین
برنج کا سر بے ہی اسکو پیسہ کرنے سے رنج رہیگا شرید کا دامن دال ہی اگر اس سے دامن
کھینچا شری رہیگا جو بمعنی خاک کے ہی معنی معامے نظم و وجہ مقل کی میم ہی اور نظم کے
جانب میں میم واقع ہو مقل کا قلب نظم دسم کے کنارہ پر دال ہی اگر باقی نہ رہیگی سم ہوگا
محسنات کلام خورد نوشد بیند نشیند چارون لفظ کیسے مناسب چارون لغتوں کے
ہین لات کے لیے کھانا سم کے واسطے پینا برنج کے لیے رنج دیکھنا خاک کی رعایت سے بیٹھنا
معہ دل دست سردا من سب مراعات النظر۔
حکایت خرقہ داری شکم خوری بود کہ مقیم دبا نش نش از قاف قوت پر بودی و نظم

دام معده اش از میم مرغ و ما قوت فارغ نبودی باری یاری گفتش تا چند پوشیدن دلق را بنوشیدن
حلق آلوده کنی و تا کہ چشمہ نامے گوارا از عنافر سودہ سازی گفت این خوردہ نداشتہ اند
کہ صاحب مرقع سست کہ دایم مرقع پیش چشم دارد چنانچہ اگر کسے دران مرقع بیک نقطہ
تصرف نماید اورا جامی مرقع خرقہ باشد قطعہ شیخ و صوفی بگذرد از کنج خلوت بہر لوت +
پیر شہوت سوی نسوان بنگرد از بہر نان + بر نیاوردی سر انگشت شہادت تن پرست
گر حرف نان نبودی در تہ پائے بنان + اللغات مقیم بغم میم مداومت کرنے والا قوت
ایک قسم خلوا مرقع کتاب نقا ویرا و خرقہ اور دلق اسواسطے کہ اسمین بھی لکڑے بلکڑے
جمع کیے ہوتے ہیں رنگ برنگ مثل کتاب نقا ویرے مرقع بفتیمین شور با مرقع بفتح پارہ کرنا
بنان بفتح سر انگشتان معنی ترکیبی نثر ایک خرقہ دار گودڑی پوش شکم خوارینے پیٹ کا
ذلیل کیا ہوا تھا کہ ہمیشہ میم اسکے دہن کا قاف قوت سے بھر رہا تھا اور دام اسکے معده
کا دام مرغ و ما قوت سے خالی نہ رہتا ایک بار ایک یار نے اس سے کہا کہ کب تک لوق پوشی
کو نوش حلق کے واسطے آلودہ کریگا اور کب تک نامے گلو کو عنافر سودہ کریگا کہا تم نے
یہ باریکی نہیں جانی ہی کہ صاحب مرقع وہ شخص ہی کہ ہمیشہ فرق یعنی شور با پر آنگھو رکھے ہے
اگر کوئی اسکے مرقع میں نکتہ بہر تصرف مدخل کرے تو اس سے فرق یعنی پھاڑڈالنا خرقہ کا ٹوہ
میں آئے ایسا مرقع ہو جائے معنی ترکیبی قطعہ شیخ و صوفی واسطے لوت یعنی طعمون لذیذ
کے کنج خلوت چھوڑ دیتے ہیں اور پیر شہوت کا کہ شہوت اسکے مرید ہو وہ بھی نسوان یعنی
عورتوں کی طرف واسطے نان ہی کے دیکھتا ہی کہ اسمین نان ہی آور اگر بنان کے تحت پامین
بظانان کا نہوتا تن پرست ہرگز سر انگشت شہادت کا نہیں اٹھاتا اب تو اشارہ اسکا
اسی نان کی طرف ہی اور سے اسکو کیا غرض ہی معنی معامے نثر میم کے دہن میں قاف
قوت کا بھرنے سے مقیم ہوتا ہی ایسے ہی دام جو میم مرغ سے خالی نہ رہیگا دام ہوگا پوشیدن
نوشیدن تصحیف چشمہ مراد عین جب عین نا پر آئیگا عنافر ہوگا لفظ مرقع جب سامنے
عین کے جسکی مراد چشم ہی آئیگا مرقع ہوگا اور ایک نقطہ سے مرقع مرقع ہوتا ہی باری
یاری اور مرقع مرقع بھی تصحیف معنی معامے قطعہ کنج خلوت کا فا ہی جب اس سے گزر جائیگا

لوت رہیگا سنوان کے اول آخر زمان ہی بیچ میں سو با اور پانچواں میں واحد میں تیس بنان میں با کے نیچے لفظ نان ہی محسنات کلام داری خواری کی موازنت سے یاری مام میں بھی دام موجود اور دام کے لیے مرغ خوردہ نہایت آید بنظر شکم خواری کے خرقہ کی رعایت سے شیخ و صوفی اور خلوت کچ و پیر سر انگشت تن پانچان سب مناسبت یکدیگر میں اختلاف شراح نے ماقوت کے معنی لگا ہوا زندہ کے لکھے ہیں لغت میں تو یہ معنی نہیں ہیں مگر مطبوعہ میں بجائے پیر نہ غلط ہے۔

فصل فی الاغذیۃ والاشرب

نکتہ لفظ شربت از شربت کہ قطع سست مزوج شدہ یعنی شربت همان مقدار کافی سست کہ شرب تشنگی از بدن قطع کند شرب الماء فرقة بفرا + زاد از اندک تصیر باز فرات + اللغات فرات بالضم نام دریا ز فرات جمع ز فرات ز کھنا سانس روکنا اور پانی پلانے معنی ترکیبی شرب لفظ شربت کا شربت سے جسکے معنی قطع کے ہیں لگا لایا گیا ہے یعنی شربت آہنا ہی کافی ہے کہ شرب تشنگی کا بدن سے قطع کرے معنی ترکیبی قطعہ یعنی ایک بار تو پانی فرات سے پینا فرحت ہے جو اس سے زیادہ زیادہ کیا تو وہ پانی ز فرات ہو جائیگا یعنی گد گدیر معنی معامے شرب کا معما تو خود مصرح ہی ہے جتا دیا ہے کہ شربت شربت سے لگا لایا ہے معنی معامے قطعہ فرات میں زاد اندک کرنے سے ز فرات ہوتا ہے اختلاف اصل کتاب میں تصیر باو فرات لکھا ہے اور صحیح یون ہی تصیر باز فرات مگر مطبوعہ میں بجائے شربت کے شربت اور شرب تشنگی کی جگہ سر لکھا ہے۔

نکتہ ایدریش عرب آب خالص را قراح گویند و خمر را راح اشارت است بآنکہ آب پاک را صد فضیلت است بر شراب ناپاک منوی اصل ما آبست از دوے نسب + آب را زان ما ہی خواند عرب + عرش را بر آب اگر نبود بنا + از چہ رو بر ماست بنیاد سما + خاک را اصلی با ہم ما نگر + ز آب در سر ابر را سودا نگر + چون ز مفتہا سبق بردست آب + شد سبق اول الف باد کتاب + اللغات قراح و راح دونوں کے معنی مصرح نے جتا دئے

مصدقیت سے مدد قاف کے مقصود ہیں کہ صدہین پہلے شعر میں پہلا ماضیہ مشکم کی ہو دوسرا یعنی آب
مغنی ترکیبی نثر یعنی ایدرویش عرب آب خالص کو قراح کہتے ہیں اور شراب کو راح اس سے
اشارہ اُنکایہ ہے کہ آب پاک کو سو فضیلتیں ہیں شراب ناپاک پر اور موافق استعمال فارسی
کے سو سے مقصود کثرت ہو نہ عدد معین مغنی ترکیبی قطعہ اس قطعہ میں منجملہ فضیلتوں کے
کے بعض کا بیان ہی چنانچہ فرمایا کہ خود ہماری اصل بھی از روئے نسب کے جو آدم تک ہی
آب ہی جیسا کہ کلام پاک میں ہے خلق من ماء و افق اسی سبب سے عرب آب کو ماکتے ہیں
جو ضمیر جمع مشکم کی ہو عرش کی بنا بھی بموجب کان عرشہ علی الماء کے آب ہی پر ہی جب تو
اصل و بنیاد سما کی ما پر ہو جو عرش کے تحت میں ہو اور اسی کی حرکت سے متحرک خاک کی
اصل و بنیاد بھی آب پر ہی پس اسکو بھی آب ہی سمجھنا چاہیے کہ وہ تراب جیسے سعدی ص
نے فرمایا شعر چنان گسترانید فرش تراب + چو سجادہ نیک مردان بر آب + اور ابر کے
سر پر بھی آب ہو وہ بھی اس سودا میں ہو غرض بڑی صفت آب کی یہ ہے کہ سب نعمتوں پر
یہ غالب ہو اسلیئے کہ کتاب الہی کا پہلا سبق الف با ہو جسکا مرکب بھی آب ہوا **مغنی**
معماے نثر راح کے سر پر قاف لانے سے جسکے صد عدد ہیں قراح ہوتا ہے **مغنی**
معماے قطعہ اس قطعہ کے معنائی مغنی ظاہر ہیں ما اور ما سبق اور سبق تخفیس تام
سما کی بنیاد ما پر ظاہر اور خاک کی اصل بھی آب پر جیسے تراب ابر کے سر پر آب الف با کا
مجموع آب اور علاوہ اسکے اور بھی کہ واضح اور عیان ہیں مغنی ترکیبی سے محسنات کلام
بنا اور و اور بنیاد و اصل اور سر اور سودا اور نیز سودا یعنی سیاری برعایت ابر سبق
الف با کتاب سب مراعات التظیر الاختلاف متن مطبوعہ میں قراح کے بجائے فرح
غلط لکھا ہے۔

حکایت حکیمی باندی گفت کہ معاشر باید کہ روز روئے تحصیل وجہ معاش آورد
و در شب راس مجلس عیش و نشاط روشن دارد این معنی را با خود مخمر کن کہ راس شراب
در دل شب کہ حاصل ست از بہر آن واقع شدہ کہ بشب مرکب آن کردی ندیم گفت
از صاحب مشرب آنست کہ روز و شب اوقات او صرف عشرت و طرب باشد و لفظ

مل تامل کن کہ بروز و شب مشتمل سنت شعر در شرب سے علامت از روز شد مرکب + یعنی
برائے عشرت پیوند روز باشب، اللغات ندیم ہنشین و مصاحب و امرا و پیشانی معاشر
بفتح میم و کسرتین گروہ ہائے دوستان و مطلق گروہ جمع معاشر بضم میم و کسرتین کیسے ساتھ
زندگی کرنے والا آخر کن جسکی ہندی ہوئی پکا اور پختہ گرد مرکب بالفہم و کسرتان اختیار کنند
مشراب آشامیدن و جائے آشامیدن مل شراب ملوین بفتح روز و شب معنی ترکیبی
شرابیک حکیم نے ایک ندیم سے کہا کہ معاشر کو چاہیے کہ دن کو روظرف تحصیل معاش کے
لائے یعنی دن کو تحصیل معاش میں متوجہ ہوئے اور رات کو رات کو رات کے مجلس عیش و نشاط
کی روشن کرے تو اس بات کو اپنے دل میں پکا کہ رات کے شراب کے دل شب میں ہو کہ یہ دل
شب ہی اسکا لطف و حاصل ہوا سیواسطے واقع ہوئی کہ رات میں مرکب اسکا ہوئے
ندیم نے کہا کہ رند صاحب مشرب وہی ہو کہ رات دن اوقات اسکی عیش و طرب میں
صرف ہوں ذرا لفظ مل کو تو سوچ کہ بروز و شب پر مشتمل ہی معنی ترکیبی شعر شرب میں کہ
ہیان مراد شرب شراب سے ہی ہے کہ علامت روز سے ہی مرکب ہوئی ہوا و شعر ہی
اس بات پر کہ عشرت کے واسطے دن کو شب کے ساتھ ملا دے معنی معاشے شر
معاش کا لفظ اگر را پر آئیگا معاشر ہوگا کسواسطے کہ معاشر کار و معاش ہی شراب کے اول
آخر شب ہوئے میں دل اسکا رامل میں میم علامت یوم کے اور لام رقم لیل کے معنی
معاشے شعر شرب کا اول آخر شب اور علامت بروز چیکا پیوند شب کے ساتھ ہے
محسنات کلام روز و روشن تینوں مشتمل روضہ و رات و روشن مناسب انکے
خمر کا لفظ ذکر شراب میں کیسا پختہ ہوا ایسے ہی مشرب رند و شراب دونوں کے واسطے
مل تامل تجنیس زائد۔

نکتہ در لفظ عقار عین آفتاب ست و قار تبری برف و سردی را گویند یعنی عقار اگر
آفتاب پیشہ و نہا شد قار و خشک نماید قطعہ صا د مہبا در نظر گر بنگوے + پیکرے از
چشم خوبان خطاست + یعنی اندر مجلس مہبا اگر صا د چشمی نیست بنیادش ہباست +
اللغات عقار شراب عین اور قار دونوں کے معنی مصر رحم نے کھول دیے مہبا شراب

تہا بفتح گرد و غبار سے معنی ترکیبی شرف عمار میں عین معنی آفتاب کے ہوا و قار یعنی برف و سردی کے جواز بس ناگوار و تکلیف دہ ہر بس عمار کے واسطے یعنی مے نوشی کی وقت اگر کوئی آفتاب صورت صاحب جمال پیشہ و نہ تو وہ عمار قار و خشک ہوا کی نہایت بے مزہ اور ناگوار معنی ترکیبی قطعہ صا د صہا کی طرف اگر غور کر کے نظر کرے گا تو یہی کہیگا کہ یہ صا د ایک پیکر چشم غوبان خطا سے ہر بس کوئی صا د چشم بھی اسکے مقابل ہو تو مجلس صہا کی خوش آئند ہوا اور اگر کوئی صا د چشم نہیں ہوا تو صہا بالکل صہا ہوا و غبار کدورت و طال جیسا کہ کہا ہے عیش بے یار جہا نشو و یار کجاست + معنی معامے شرف عمار میں اگر عین جو آفتاب ہر پیش رو نہوگا قار رہیگا معنی معامے قطعہ بگرے پیکرے تصحیف صہا میں صا د اگر نہوگا صہا رہیگا محسنات کلام مناج اس نکتہ کے متامل پر پوشیدہ نہیں ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں قار خشک بیطرف کے اور پیکری کو بس گری غلط لکھا ہے۔

نکتہ اطباء گفتہ اند کہ شراب را در ابتدا تا چہل روز بروزے نگذر د خام بلکہ دام امراض و اسقام باشد در لفظ مدام نظر کن کہ چون چہل انا ابتداء بش کم آید یا قیش دام سے مانند قطعہ مدام تاکہ برو نگذر د و چلہ ز سال + ز خامیش ہمہ درد و غم و عذابا شد + دلیل این طلبے در نگر ب لفظ مدام + کہ حاصلش چون باشد دویم و ابا شد + اللغات اطباء جمع طبیب امراض جمع مرض اسقام جمع سقم معنی بیماری مدام شرب معنی ترکیبی شرب طبیبوں نے کہا ہے کہ شراب پر ابتداء میں جب تک چالیس دن نہ گزر جائیں تب تک وہ خام ہی بلکہ دام امراض و اسقام کے تو لفظ شراب میں نظر کر کہ جب چالیس اسکی ابتدا سے کم ہوتے ہیں یعنی میم تو دام رہتا ہے معنی ترکیبی قطعہ مدام جب تک اسی دو چلے سال سے نہ گزر جائیں تو دام اپنی خامی سے درد و غم و عذاب ہوئی اور اگر اسکی دلیل دھونڈے گا تو لفظ مدام کو دیکھ کہ جب دویم اسمین نہونگے تو حاصل اسکا دا ہوگا معنی معامے شرف خود مصور ح نے ظاہر کر دیے ہیں معنی معامے قطعہ مدام سے جو دو فون میم جدا ہونگے دام رہے گا معنی درد محسنات کلام خام دام اسقام مدام کیسے الفاظ جمع ہیں ہوا اسکے

جو میں منتظون پر مخفی نہیں ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں نگذر دکی جگہ بگذرد اور چلو و سبال بجائے رسال غلط ہے۔

نکلتہ فائدہ آتش شراب آنست کہ اہل مجلس را دل بجمیت ہم گرم گرم گرداند و لفظ راح برین معنی شملتست کہ قلب حار از وی حاصل است شعر چو نور گرمی ہزار عقار شد زائل + بنود سردی و ظلمت ز قار و حاصل + اللغات راح شراب و شب بجمیت ہم ای یکدیگر معنی ترکیبی شرفائدہ آتش شراب کا یہ ہے کہ جو اہل مجلس ہوں سب کے دل کو ایک دوسرے کی محبت میں گرم کرے چنانچہ لفظ راح کا اس بات پر شامل ہے کہ اُس سے قلب حار حاصل ہے معنی ترکیبی شعر جب نور گرم نہری کا آفتاب عقار سے زائل ہوا فوراً سردی و ظلمت نے اُسکے قار سے اپنا حاصل دکھایا معنی معمارے شرارح کا قلب حار ہے معنی معمارے شعر عقار سے جو عین آفتاب کے معنی میں ہے جاتا رہیگا قار رہے گا محسنات کلام قلب راح کا حار کننا برعایت آتش اور دل گرمی کے کیسا بر محل ہے الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے قلب حار راح غلط ہے۔

نکلتہ ہر کہ آب را بجاماند و مدام را بجائے آب شرب نماید حاصلش جز خون خوردن در دنیا و آخرت نباشد و این معنی از مدام روشن ست کہ چون از آب دروے دامن بر چینی با خون دل ہدم نشینی قطعہ حقیق اگرچہ ز روی نشاط زندہ دلیست + پسین کہ بندگی نفس بر گران دارد + و حقیق را چو شود ریش دل از ان بگریز کہ از عقوبت قبح سقر نشان دارد اللغات حقیق شراب خالص صافی و بہتر و خوشبو دم بدمی خون قبح زرد آب اور ریم ہو جانا زخم میں سقر بقتلین روزخ معنی ترکیبی شرجو کوئی میخواری میں اس حد کو پہونچے کہ پانی چھوڑ دے اور بجائے پانی کے شراب پیے اُسکو سوائے خو خواری دنیا و آخرت کے کچھ حاصل نہوگا دنیا کی خو خواری ہی کہ شراب پیتا ہے اور شراب سُرخ مثل خون کے ہوتی ہے اور آخرت کو تو معلوم اور یہ معنی لفظ مدام سے روشن ہے کہ جب آب سے مدام میں دامن سمیٹ لیگا خون دل کا ہدم ہو کے بیٹھیکا معنی ترکیبی قطعہ حقیق اگرچہ اندوے نشاط کے زندہ دلی ہے لیکن یہ بھی تو ہے کہ اسکے کنارہ پر بندگی و طاعت نفس کی

لگی ہوئی ہی یعنی بندہ نفس کا بناتی ہی اور جب رقیق کا دل ریش ہوگا تو اس ریش سے
 سنے دیکھیں گے کہ عذاب قیح ستر کے اُسٹین نشان موجود ہیں مغنے معامے شرمِ مدام میں لفظ
 ماموجود ہی یعنی میم والہ لینے سے ماہوتا ہی جب ماسے دامن سمیٹینگے دم قلب رہیگا یعنی
 خون مغنے معامے قطعہ رقیق سے لفظ جی نکلتا ہو کہ دل اسکا ہی اور اول آخر اسکے
 رقیق یعنی بندگی اور رقیق جو رے اسکی جاتی رہی جیسا کہ اشارہ ہی شود ریش اور باقی کو
 قلب کرین جیسا کہ اشارہ لفظ طے نہی قیح ہوگا یعنی ریم محسنات کلام حاصلش جز
 خون الخ جو کہا ہی کیسا بلوغ ہی اسوا سٹے کہ سیدھے طور پر بھی مدام سے ماورم نکلتا ہی اور
 قلب کرنے سے بھی جیسے میم والہ با ہی اور دل و میم دم دونوں طرح وہی حاصل ہوتا
 ہی پس لوٹ پوٹ کے وہی بات ہی الاختلاف شارح نے جانے یہ کیا لکھ دیا ہو کہ اگر
 در دل کلمہ رقیق را ریش سازی یعنی پریشان گردانی میدانی کہ پارہ زرد آ بیست کہ باطر
 متلاشی شدہ است اسکے سوا اور تو ٹھیک ہی متن مطبوعہ میں بجائے قیح ستر قیح سفر
 غلط لکھا ہے۔

نکتہ حلقہ مجلس شراب چون دائرہ میم خمرست کہ از حوالی بوالی او جز خرنیا بے رباعی
 خارج کہ صورت چارست اورا از روی لغت ستر جزو یارست اورا شد زاب غناب
 و رشکم اورا سروپاے ترکیب خری کہ خمر یارست اورا اللغات خمار بافتق و تشدید
 میم خمر فروش + خمار بکسر خمر غناب بکسر اول و فتح ثانی انگور مغنے ترکیبی شریح مجلس شرابی
 حلقہ وار ایسی ہی جیسے دائرہ میم خمر کا کہ گرد اسکے خمر ہی سواے خمر کے کچھ نہیں مغنے
 ترکیبی رباعی خارج بصورت چار کے ہی تین جز اسکے یار ہیں آب انگور تو اسکے رشکم میں
 ہی اور سروپاے ترکیب خری ظاہر اور خمر اسپر بار یعنی لدی ہوئی یہ تینوں جبر
 اص سے ظاہر ہیں مغنے معامے شرمِ مدام سے خمر حاصل ہوتا ہی اور میم دور
 بصورت حلقہ جز خمر تصحیف مغنے معامے رباعی خارج تصحیف خمار کا رشکم ماور سر
 و پا اسکا خرا و نیز خمر بار اسکی ہی محسنات کلام حوالی بوالی کیسا خوب کہا ہی حلقہ
 دائرہ میم رشکم سروپا وغیرہ فافہم الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے یارست کے مارست

اور غبارست کی جگہ آب بارست ہے۔

نکستہ قاف عقار کو ہیست در پائنداری مار و عیب و خواری اشارت است ہر کہ در مجلس عقار
از قاف کہ علامت تکمین و وقارست عاری نشیند جز مار و خواری نہ بیند شعر گریبا شد
شاه را درد و رستے تکمین قاف + باشد رش از دور قرقف فقر و خواری بے خلا ف +
اللغات عاری بہینہ قرقف بفتح ہر دو قاف شراب و نام سہ کتاب ترسایان معنی
ترکیبی شعر عقار کا قاف مار و عیب و خواری مین ایسا ہی جیسے ایک پہاڑ اس سے
اشارہ یہ ہے کہ جو کوئی مجلس عقار میں قاف سے کہ علامت تکمین و وقار کی ہی عاری ہو کہ
یعنی نگاہ اولیٰ ہو کہ بیٹھتا ہی سوا مار و خواری کے نہیں دیکھتا معنی ترکیبی شعر
اکثر بادشاہ لوگ میخوار مرور ہوتے ہیں لہذا مصرع کہتے ہیں اگر دورے میں بادشاہ کو تکمین
قاف کی نہوگی تو دور قرقف میں بے شبہہ اسکو فقر و خواری حاصل ہوگی اسمین کسی کو
خلا ف نہیں ہی معنی معمارے شعر عقار میں قاف نہونے سے عار رہتا ہی معنی
معمارے شعر قرقف سے اگر قاف تکمین کا جو اول قاف ہی جاتا رہیگا اور باقی کو دور
کیا جائیگا فقر ہوگا محسنات کلام مار و عیب و خواری تینوں مراد ایسے ہی تکمین
و وقار الاختلاف شارح نے اس نکستہ میں کچھ نہیں لکھا متن مطبوعہ میں کو ہے کہ
اے گے است نہیں لکھا ہی۔

نکستہ ہر کہ نقد عین خود سرمایہ ضیاع و املاک کند فتح نظر و کشاد بصر بیند و ہر کہ در دل
وجہ خمرنا پاک نہد غیر کوری بخت و انعام دیدہ دولت نہ بیند چشم بکشا کہ عین عقار کہ
ضیاع ست با فتح ہدم یابی و عقار کہ خمرست با خمر منضم بینی شعر قاف عقار بنگر در
عارش آشیانہ + یعنی عقار در ارد و صد عار در میانہ + اللغات ضیاع بفتح ہلاک و عیال
املاک بکسر ز ن دادن و خداوند چیرے کردن فہم بالغتہ پیش اور پیش کرنا کلمہ میں و بالکسر
بلائے سخت انعام فراہم آمدن عقار بالضم شراب و نوش از جامہ مسخ و زلیکن
معنی ترکیبی شعر جو کوئی اپنے نقد عین کو سرمایہ اپنے زن و فرزند کا کرتا ہی یعنی
انکے معاملہ میں مرن کرتا ہی کسود نظر اور کشاد بصر کی دیکھتا ہی مطلب یہ کہ چشم و نظر

اُسکی روشن ہوتی ہی اور جو کوئی دل میں صورتِ خمرِ خس کی رکھتا ہی اور اُسکے شوق و دھیان میں رہتا ہی سوائے کوری بخت اور بند ہو جانے دیدہ دولت کے کچھ نہیں دیکھتا تو زرا آنکھ کھول کے دیکھ وہ عقار کہ ضیاع کے معنی میں ہی اسکو تو فتح کا ہدم پائیگا اور عقار جو خمر ہی خمر سے منظم ہو گا معنی ترکیبی شعر دیکھ تو قافِ عقار کو کیسا سار میں آشیانہ کیا ہی اور جتا تا ہی کہ عقار سوا عار کے اپنے درمیان میں نہیں رکھتی ہی معنی معامے شرع عقار جو ضیاع کے معنی میں ہی اُسکی عین بفتح ہی کشادہ اور روشن اور جو عقار کہ شراب کے معنی میں ہی اُسکی عین بضم ہی بند و کورہ و در بلایے سخت معنی معامے شعر قاف کا آشیانہ عقار میں در میان عار کے ہی اشعار اس بات پر کہ سوا عار عقار میں ہیں اس واسطے کہ قاف کے سوا عدد ہیں اور سو سے مراد وہی کثرت نہ معنی معین محسنات کلا ہم فتح نظر کشاد بصر کوری بخت الفہام دیدہ دولت اور بفتح ہدم و باضم منظم سب یا یکدگر متضاد الاختلاف شارح نے اس نکتہ میں بھی کچھ نہیں لکھا مگر منظم معنی ضیاع سنت کی جگہ ضیاعت اور ہدم یا بی کے بجائے یاد رہے غلط ہی۔

نکتہ بے خبر کہ در میان خمر چون الف خمار خود را از می کشد در خواب سست و غمی دانند کہ زیر پردہ خمار مارے خفتہ کہ افاعی معطشہ را بیدار میکند منومی صاد صہا بچشم عقل ہیا سست بادہ بادیکہ پائے پند ہیا سست + قہوہ بیکر ان کند دل سست + زان سبب بر خناق مشغل سست + خر کشد آب در میان خمار + کہ ذہانش گرفتہ باد بخار + اللغات خود را در از کشیدن پانوں پھیلا کے سونا در خواب سست ای در غفلت خمار بضم اُتار شراب کا وبالکسر اوڑھنی عورتوں کی افاعی جمع افعی مار نہایت زہرناک معطشہ چیز تشنگی اور تہا بفتح گرد و غبار قہوہ بالفتح ایک تخم ہی جسکو بن کہتے ہیں بعض ملک میں اسکو جوش کر کے پیتے ہیں و بقول بعض شراب دہق بفتح تین کند خناق بالضم بیماری خفہ و گرفتگی گلو معنی ترکیبی شرح پیچہ کہ در میان خمر گویا نشہ خمر کے الف خمار کی طرح آپکو دراز کھینچتا ہی یعنی پانوں لنبے کر کے سوتا ہی بڑا غافل ہی اور نہیں جانتا کہ پردہ خمار کے نیچے ایک ساپ سوتا ہی جو افاعی تشنگی کو بیدار کر رہا ہی معمول ہی کہ خمار کے وقت میں خوار کو پیاس مفرط

ہوتی ہے اور وہ پانی بنیہ اسوقت کا شب میں نہایت مفرجیسا کہ کہا ہے ع کشمیر در آب شب
 خواب روز میں ترکیبی قطعہ اگر چشم عقل سے دیکھو تو عدا صہبا کا سہا ہوا ہو اگر دو غبار مایہ کر
 اور بادہ جسکو کہتے ہیں وہ پائے بند بہا ہی یعنی متضمن بگرفتاری اسواسطے کہ بامعنی بگریز
 ہے اور نیز تنبیہ کے اور قہوہ بیکران کند و پچاشی دل کی ہے اسی سبب سے تو میں خوارون کو
 خفہ اور گلو گر فگی ہوتی ہے جو منہم بگاڑتے ہیں اور نیز خناق عارض ہوتا ہے اور جو خوار میں پانی
 پیتا ہے وہ گدھا ہر کسو اسطے کہ آب کشی گدھوں کا کام ہے اور یہ پانی بنیہ اس سبب سے
 ہے کہ اسکے دہن میں باد نے خار سے روکا ہو یا جھانڈ اسکے منہ کو لگا دیے ہیں معنی معامے
 شمر میں الف آنے سے شمار ہوتا ہے خار میں حرف خا پردہ ہے اور پردہ کے نیچے مار
 معنی معامے منوی صہبا میں عدا کے نیچے سہا باد بادہ تجنیس زائد اور جب باد کے
 پائے بند ہا ہوگی بادہ ہو جائیگا قہوہ بیکران قہوہ ہتی مقلوب اسکا ہے یعنی کند خار کے
 ورمیان بامعنی آب اور اول آخر خد دہن خار کا میم ہے جسکو خار رو کے پیوے ہے حسنات
 کلام تشبیہ الف کی دراز کشیدن سے کیسی بلوغ ہے معما دراز میں بھی الف ایسے ہی لفظ
 خواب بر عایت غفلت و خار پردہ اور خار مناسب یکدیگر کہ خار اور معنی کو بھی کہتے ہیں
 خفتہ بیدار متفاد پاسے بند بہا کا لطفت فہم سلیم پر عیان ہے کہ بادہ خود پا بند بہا ہے
 اور اردون کے بھی بند پائے ہذا حرف ہا کہ حرف بھی ہے اور اسم فعل بھی بمعنی بگریز
 و من دون ذلک -

نکتہ مراحمی کہ راح در درون دارد مرعیت کہ از ہیئت چون الف ہزار قندہ مختلف
 ورمیانش قائم ست و نیاتی کہ پائے بادہ است سیماے ساقی می نماید وہ پائے
 لغزے در عقب او ست منوی ہر کہ بکشد در علام دہن + دید دام ملام در گردن +
 وانکہ انگند در عذار عمار + دید رخسار بخت بد را قار + اللغات ریح شراب صرح بالفتح
 محل بلند و زیبا و نام قصر بخت نصر پائے بادہ و مددگار کہ مزانہ کسی کام میں گھسے سیماے
 و نشان و پیشانی ساقی پا و تنہ در بخت پائے لغزہ گجانا عذار بکسر رخسار معنی
 ترکیبی شمرامی کہ راح یعنی شراب اپنے درون میں رکھتی ہے ایک صرح یعنی محل

راست و مستقیم ہے کہ اُسکی ہیئت چون الف سے ہزار فتنے مختلف اُسکے درمیان مین قائم ہیں اور ساقی کہ پامرد بادہ کا ہی صورت ساق کی دکھاتا ہے کہ دس پانچ جیسے پیچھے ہیں دس سے وہی مراد کثرت اور وہ یا ساقی کی ہی معنی ترکیبی شنو می جسے دھن دھام مین کھول دیا اور ہر وقت پیتا ہی اُسنے دام ملام اپنی گردن مین دیکھا اور اس جال مین پھنسا اور جسے رخسارون مین عقار ڈالے اُسنے بخت بد کے رخسارون کی سیاہی دیکھی اپنے بخت بد اُسکے سامنے آیا اور عذار مین عقار ڈالتا یہ کہ جھلک سُرخ شراب کی رخسار شراب خوار سے عیان ہو جاتی ہے معنی معماے نثر مزاجی کے درون مین راج موجود اور نیز صرح کہ شکل مزاجی کی قصر کیسی ہے اور بھی الف کہ بصورتی الف کے ہی معنی ہزار اور لفظ ساق ہر گاہ یاد دس عدد والی اُسکے پیچھے ہوگی ساقی ہوگا معنی معماے شنو می دام کا دھن مین ہم ہے جب کھول دیا جائیگا دام رہیگا عذار لفظ عقار کا عین ہے جب گرا دیا جائیگا قار رہیگا محسنات کلام پامرد بادہ کیسا الطف ہے کہ شراب کے معنی اور نیز وہ کے ساتھ جو بادہ مین ہی رعایت یا ساقی کی کہ دس عدد والی ہے ایسے ہی راج در درون کہ لفظ اور معنادونون طرح صحیح ساقی مین ایہام کہ بعضی ساقی کے بھی ہے اور اسوا انکے الاختلاف شارح نے جانے کیا لکھا ہے اور کیسی گرفت مصرح پر کی ہے کہ در کلمہ مزاجی حرف الف در مرتبہ سوم واقع شدہ اگر در بدل صد میگفت بحساب مناسب ترمی بود کہ چون الف ہر گاہ در مرتبہ سوم افتد صد محسوب سنت انتہی مصرح کی تو یہ غرض ہی نہیں بلکہ الف سے تشبیہ کر کے ہیأت الف اپنے ہزار کی نکالی ہے چنانچہ ذہن سلیم پر بعد ملاحظہ اور مطابقت متن و نص کے پوشیدہ نہ رہیگا مصرح ایسے نہیں ہیں کہ اُسنے کوئی بات بچ جائے بلکہ ہزار کہنا منظور تھا اُسکی یہ صورت پیدا کی ہے متن مطبوعہ مین مصححیت کی جگہ مصححیت اور پامرد کے بجائے پامرد غلط ہے۔

نکتہ تواضعی کہ مستان کنند آخر تو بخی کشد چون لفظ خر کہ اگر در جزو اول او بینی خم بینی واگر در آخر و نظر کنی مر یا بی نظم شراب آنرا کہ آمد خوشگوارش + چا و را د اول زد و ہست بارش + شراب اگر دہ پیا بر سر آب + بنائے او ز شراب دریا ب + اللغات

مراضم و تشدید اتلخی بر سر آب آوردن ظاہر کرنا معنی ترکیبی نہ مصرح کہتے ہیں وہ تو اضع جو مست کرتے ہیں آخر اسکا تلخی ہی جیسے لفظ خمر کہ اگر اسکے اول جز کو دیکھو تو خم ہی اور آخر کو نظر کرو تو مرہی معنی ترکیبی نظم حسن شخص کو کہ شراب خوشگوار معلوم ہوئے جو اسنے اسکو دل دیا یعنی فریفتہ ہوا وہ اسکے لیے بار ہو گئی شراب ایسی چیز ہے کہ جو برائیاں چپی چھپائی دل میں ہوتی ہیں سب کو ظاہر کر دیتی ہی اسی واسطے بنا اسکی شر سے بر سر آب ہی تو اس بات کو اسکی لفظ سے دریافت کر لے کہ ظاہر ہی معنی معماے شر لفظ خمر اول اسکا خم ہی اور پھر آخر اسکا مرکب دو جز ہیں جب دو نون مرکب ہونگے خمر ہوگا میم دو دفعہ لیا جائے گا کہ معما میں جائز ہی معنی معماے نظم شراب کا دل بارش ہی لفظ شر جب بر سر آب آئیگا شراب ہوگا شراب و سراب تصحیف محسنات کلام شراب آب دریاب اور دریاب میں لفظ دریاب بھی اور آب بھی بر سر آب کیسا با آب و تاب ہی کہ آب شراب کو بھی کہتے ہیں جیسے عالم آب معنی نشہ شراب۔

نکتہ ایدر ویش اگرچہ ظاہر اجام شراب از غدوبت مولج مینایدا ماہر کہ اور ابگر داند ماج بیند کہ اجاج ست و با آنکہ پری ساغر از نقصان مال و دین خبر میدہد ہر کہ نگوئسار کند رغاں شود کہ برافزونی و برکت دلیل ست قطعہ ہر کہ بردار دز کاں و جام دل + کس شود دل و دین و جم در سروری + و آنکہ رایش رفت در دنبال خمر + ہیچوم بیند بدن از بیسری + اللغات اجاج تلخ و شور رغاں کے معنی مصرح نے لکھ دیے کاں بالفتح پیالہ معنی ترکیبی نہ ایدر ویش اگرچہ ظاہر جام شراب کا غدوبت سے مولج معلوم ہوتا ہی لیکن اگر گردش میں لائیگا ماج دیکھیں گے تلخ و شور اور با وصف اسکے کہ پری ساغر کی نقصان مال و دین سے خبر دیتی ہی مگر جو نگوئسار اسکو کیا جاتا ہی رغاں ہوتا ہی جو افزونی و برکت کو بتاتا ہی معنی ترکیبی قطعہ جو شخص کاں و جام سے دل اٹھالیگا دین میں وہی کس ہوگا اور سروری میں وہی جم ہوگا اور جسکی راے خمر کے پیچے گئی اور پے خمر کے ہوا وہ اپنے تن کو خم بے سر دیکھیں گے جیسے خم کا سر نہیں ہوتا اور محض بے عقل و ہوش معنی معماے شر جام کو گردش دینے سے ماج ہوتا ہی اور ساغر کو

نگو سنار کرے سے ریاس رہتا ہی معنے معماے قطعہ کا دل الف ہی اور جام کا دل
بھی الف جب دل اسنے اٹھا لیا جائیگا کس اور جم ہوگا غم کا دنبال را ہی جب جاتی رہیگی
خم بسیر ہوگا محسنات کلام موج ماچ اجاج بردار دل کیسا خوب ہی کہ دل نہ لگانے
اور ان لفظوں سے درمیانی لفظ اٹھالینے دو نوٹسے مراد ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں ہے
مواج مقراح اور بجائے ماچ باج غلط ہے۔

نکتہ پنج را کہ بنک ست چون قلب کنی جنب شود و مرز را کہ بوزہ است چون بگردانی
رزم میشود اشارت بدانست کہ ہر کہ دل بہ بنک دہد جنبی بود کہ جزبہ آتش پاک
نشود و ہر کہ بوزہ را در گردش آرد آتش رزمی انگیزد کہ جزبہ آب تیغ نہ نشیند قطعہ
بنک کش پا و سر از بنک کوفتہ است + در درون دارد جنون بیکران + بوزہ را ہائے
زہائی ہاویہ است + در بڑہ از روی ویش بین فغان + اللغات جنب مردب غسل
بک بالفتح کو فتن ہاویہ نام دوزخ بڑہ بفتحین گناہ و خطا معنے ترکیبی شر اس نکتہ میں
نذرت بنک بوزہ کی ہی پنج جسکو بنک ہندی بھنگ کہتے ہیں ایسی پنجس شی ہی کہ اسکو
قلب کرنے سے جنب ہوتا ہی اور مرز کو جو بوزہ ہی اگر لوٹا تو رزم ہی اس سے اشارہ
اسبا کا ہی کہ جو کوئی بنک پر فریفتہ ہوتا ہی وہ ایسا جنبی ہی کہ اور جنبی تو پانیسے پاک ہوتے ہیں یہ آگ سے
پاک ہوتا ہی اسلیے کہ ظاہر نجاست پانیسے پاک ہوتی ہی اسکا باطن نجس بسل سکی طہارت آتش و زنجیر ہی
اور جو بوزہ کو گردش میں لاتا ہی وہ ایسی آگ لڑائی کی پیدا کرتا ہی کہ آب تیغ ہی سے دبتی ہی
یعنے لائق قتل کے ہی معنے ترکیبی قطعہ بنک جسکا سرو یا بنک سے کچلا ہوا ہی اور خود یہ کو فتن
اسکی اسمین موجودہ چیز ہی کہ اسنے سر میں جنون بیکران ہی اور بوزہ کی با خاص ہاویہ
کی ہی اور دوسرے مصرعہ میں دیکھ لے بڑہ جو بھنے گناہ کے ہی اسمین ہی اور ویل کارو
جو واو ہی اسمین موجود اور نیزہ کا کلمہ تنبیہ کا بس جتنا ہی کہ اسکا پینے والا ویل اور ہاویہ
میں پڑے اور واویلا کرے معنے معماے شربنج کا قلب جنب اور مرز کا قلب رزم
خود مصرح نے بیان کر دیا معنے معماے قطعہ سرو یا بنک کا بنک جنون کا کنارہ جم
ہی باقی فون جو بنک کے درون میں ہی بڑہ میں واو لانے سے جو روے ویل ہی بوزہ

ہوتا ہی ہا تجنیس تمام کہ ایک حرف ہی دوسرا کلمہ تنبیہ کا محسنات کلام پہلے فقرہ میں
جز بآتش پاک نشود دوسرے فقرہ میں بآب نہ نشیند کیسا الطف تقابل ہی الاختلاف
ایک نغمہ بوزہ را بوسے بھی ہی اور شان نے اسی لفظ بوسے معانکا لا ہی فرماتے ہیں کلمہ بوزہ
تحلیل کردہ بدو جزو یکے ہو و دیگرے وی و لفظ وے را تبدیل نموده بحرف ز سے بس بوزہ
میشود و حرف با ہر گاہ باین محصول گردد بوزہ میشود انتہی اس معانکے اشارات اور
لفظ بوسے کے مراعات سوائے ایک لفظ بوزہ کے جسمین لفظ بوزہ اور بھی ہوں تو انا اول الاعیان
واذلیس فلیس متن مطبوعہ میں بھی بیاے ہاے کے بوسے لکھا ہی نہ معلوم ہا کی بو کیسی اور
با اور بوسے کیا مناسبت اور ہاے ز ہاے با و یہ اسکی خوبی کو دیکھیں۔

حکایت رندے بود بد مستی مشہور چون لفظ سرو پائش بلفظ روستور ہر چہ پیش چشم و
آہرے چون بنائے عمدش از غایت ہد بشکستی و ہر کرادیدے درونش از فعل نامرطہ
چون مرضی نجستی درمی بواسطہ رضی نجستی حکایت شکایت او پیش یکے از اہل درایت
گفتند گفت ندانستہ اید کہ چون سکر پریشانی نماید کسر از وی درست آید و چون مست
آشفقتہ گردد جز سقم نماید رباعی سکران کہ ز روی سگ بود چہرہ کشای + زین روی
بہ آتش دلش ہست بنائے + سے کار بدل شود سکاری را لیک + راے ایشان
چو شد سگے مانداے + اللغات ہد بالفتح و تشدید دال شکستین و ویران کردن نامرضی
نا پسند مرضی بالفتح بیمار رضی خوشنودی درایت بکسر دانستن سکر بالضم مستی اور مست
ہونا کسر بالفتح شکستین سکران بالضم مست سکاری بالضم والفتح مستان معنی
ترکیمی شریک رند تھا بد مستی میں مشہور اور مانند لفظ رند کے سرو پا اسکا لفظ رند میں
مستور اپنے سر سے پانوں تک رو تھا جو کچھ اسکے سامنے آتا تھا مثل اپنی بنائے عمد
کے اسکو توڑ ڈالتا تھا اسمین اسکے عمد شکن ہونے کا بھی بیان ہی اور جسکو دیکھتا اسکے
دل کو فعل نا پسندیدہ سے مثل دل بیمار کے زخمی کرتا ایک درم کسی کی خوشنودی کا
نہ ڈھونڈتا اسکی شکایت کی حکایت ایک عالم سے کی کہ تم نہیں جانتے ہو کہ جب
سکر پریشانی دکھاتا ہی کسر اس سے درست ہو جاتی ہی یعنی کسر و شکست ہو جاتی ہی

اور مست جب آشفته و مست ہو جاتا ہی سوائے ستم کے ظاہر نہیں کرتا ہی معنی ترکیبی
 رباعی یعنی سکران کہ روئے سک سے چہرہ کشائی کرتا ہی یعنی جسکے سامنے جاتا ہی
 سکی ظاہر کرتا ہی اسی سبب سے کہ آتش دل سے اسکی بنا ہی اور اگر تیس کام سکاری کے
 دل میں ہوں جو مراد کثرت کا رہے ہی جب راے اسکی جاتی رہے ہی یعنی مست و عطرش
 ہوئے پھر کچھ نہیں وہی سکی بدستور معنی معماے نثر زند کے اول را آخر والی جو سک
 مجموع رد ہو ابنا لفظ عہد کی بد ہی اور پیش چشم اسکے عین جب عین کو توڑا جائیگا اور یہی
 مرضی مرضی تجنیس نخستی نخستی تصحیف سکری پریشان کسری اور مست آشفته ستم معنی
 معماے رباعی سکران کا روسک ہی باقی رہا رہا ان جسکا مقلوب نارنگی کے اول
 آخر سی ہی درمیان میں کا را اور پھر ارجبکا مقلوب راے اور جب یہ را نہوگی تو سکی
 رہیگا کا کاف معما میں یکسان ہیں محسنات کلام سرو با میں بھی صورت رد
 کی ہی مرضی میں لفظ رد کا جسکے معنی کو فتن کے ہیں مناسب مقام حکایت شکایت
 درایت ایسے ہی سکر سکران سکاری سب الفاظ سنجیدہ اور سرگمہ حرف حرف واحد
 اور سوا اسکے الاختلاف شرح میں لکھا ہی بنائے کلمہ جہد گفتمہ غیر حرف اول اول
 قصد کردہ و چشم کہ حرف عین ست چون بلفظ ہد ہمراہ شود کہ بنائے کلمہ عہد ست عہد
 حاصل میشود انتہی قطع نظر اور باتون کے میری دانست میں مناسب موقع کے
 یہ ہی کہ معما ہکا لکا لاجاے جو مقصود ہی نہ عہد آگے اپنی اپنی فکر و راے متن مطبوعہ میں
 بعد دل مرضی کے نخستی نہیں لکھا ہی مزید ہونا چاہیئے اور بجائے سکران بصورت سکرا نکہ
 اور ایشان کی جگہ دلسان غلط ہی۔

فصل فی الالحان والاغانی والاوتار والمثانی

نکتہ لحن نخل دل ست کہ دراد وارہم عسل و ہم سع از گردش او حاصل ست
 شتوی نغمہ نغمہ نمود در پیکر نہ کہ غم در میان اولست ز شر ہر کہ چون بلبش ز شرع
 غنا ست ہر سرنائے او ہزار نوا ست + وانکہ نالہ ز عشق چون طنبور رسد آخر زین

نوشین ہو رہا اللغات الحان بالکسر خوش خواندن قرآن و بالفتح آواز آغانی تبشیدید یا جمع اغنسیہ
نوعی از سرود و اتار جمع و تریا ساز مثانی بفتح دوتا با نخل بالفتح مگس عسل تسع گزیدن مار و کتر دم
طن بالفتح والتشید آواز مگس و طشت و کوس بوز ہلاک ہونا اور ہلاک شدگان معنی
ترکیبی نثر لحن کا قلب نخل ہی جس سے عسل بھی اور تسع بھی اپنے اپنے وقت میں چل ہی
تسع گزیدگی جس سے ایذا اور تکلیف مراد ہی معنی ترکیبی مثنوی نغمہ کی نعمت کی ایک صورت
ہی پھر کہتے ہیں نہ کس واسطے کہ ہمیں بشر کا غم لگا ہی مگر جسکی بلبل کی طرح شرع سے غنا ہی اسکی
ناے گلو پر ہزاروں راگ ہیں اور جو کوئی ظنبور کی طرح عشق سے نالا کرتا ہی یعنی عشق مجازی
سے وہ آخر اپنے طن و آواز سے ہلاکی کو پہنچتا ہی معنی معماے نثر قلب لحن کا نخل ہی تسع
کا عسل معنی معماے مثنوی نغمہ کے اول آخر نہ ہی بیچ میں غم غنا میں حرف نہیں
جسکے ہزار عدد ہیں لفظ تا پر واقع لفظ ظنبور کے دو جز ہیں ایک طن دوسرا بوز مجموع
دونوں کا ظنبور محسنات کلام دوسرے شعر میں بلبل ہزار غنیں غنا سب مراد
ناے نوا نغمہ نغمہ نمودنہ اور نالہ سب کا سر کلمہ نون نغمہ نعمتہ تصحیف الاختلاف متن
مطبوعہ میں ز شرع کی جگہ ز سوغ اور طن کی جگہ ظن غلط ہی اور سوغ کے معنی کوئی ایمان
چسپان نہیں ہوتے۔

نکتمہ سرود سدسیت روے رہائی و عمل را نہفتہ گردانیدہ و رودر ویست میان خانہ
قول راست را مبرق ساختہ نظم رود دل را افکندہ و را ز صفا + رود را ہنگردل دورا
فتا + شکل سین دارد خرک برز و کے رود + تا جو خرا ند سوے آب از فرود + اللغات
سد بالفتح والتشید مانع و حامل میان دو چیز قول بالفتح نیز سرود اسی سبب سے گویے کو
قوال کہتے ہیں مبرق بضم میم برقعہ کردہ شدہ و نوعی از سرود و نام ساز و نہر خرک
ہندی کہ چکے ستار و ظنبورہ میں ہڈی یا عاج کے لگاتے ہیں کہ اس میں تار ہوتے ہیں معنی
ترکیبی نثر سرود ایک سد و مانع ہی جو روے رہائی اور عمل کو چھپائے ہوے ہی اور
رود ایک رد ہی میان خانہ قول راست کو مبرق کیے ہوے ای مبرق ڈالے ہوے
معنی ترکیبی نظم رود دل کو صفا سے دور پھینک دیتا ہی دیکھ لے رود کا دل دور ہی

اور چونکہ بصورت سین کے روئے رود پر ہوتی ہے اس واسطے ہے کہ سرود والے کو سرود اسکا
گیتے کی طرح آب کی طرف فرود سے ہانکے فرود بدینوجہ کہ خرک فرود میں ہوتی ہے اور آب
وہی ذات رود کہ بمعنی نہر کے بھی ہے تو لغزشین اسکی پیش ہوں جیسے گتے کو پانی میں
ہوتی ہیں معنی معانی شرسرود کے اول آخر سد ہی بیچ میں رو رہائی و عمل کا جسکو
یہ سد چھپائے ہوئے ہے رود کا اول آخر رد ہی اور میان خانہ قول کا داوا اور یہ داو پر جو
برقع ڈالیا رود ہوگا معنی معانی نظم رود کا قلب دور ہی سین خرک کا رود پر لانے سے
سرود ہوتا ہے محسنات کلام میان خانہ کہ موسیقی میں آواز متوسط کو کہتے ہیں اور
قول اور راست اور بہر ق سب اصطلاحات موسیقی بر عایت رود و سرود کے ہیں اور نیز
سب میں ایہام فرود میں بھی رود موجود ہے۔

نکتہ ایدر ویش اگرچہ کہ سہ عود بر کنار عودے پنداری جام زرین آفتاب ست بر کنار
بتی نہادہ وازوا و میان تہی حرف علت بین و اجزائش در ہم شکن کہ عروسی حق ست
و ہر چند جنگ منحنی گوئے کہ شکل کافی ست در دامن پری نہادہ میانش را بناخن فکر
چون فن دونیم کن کہ سرو پایش کج و قلب ست شبنوی بط بر بط شکم خوار ست +
لقمہ باز را سزاوار ست + بر بر بط شکن بر بط امور + تازرب واری بصدور بطور + جاے
جنگ نگون کنار ملار + خالی اولی ز گنج قلب کنار + جنگ نادر صلاح و صلح بہ جنگ +
صلح معنی مجوز صورت جنگ + اللغات عود بالضم ساز مشہور جسکو بر بط کہتے ہیں خودی
عود بجا نیوالا کنار بکسر آغوش و بغل عود دشمن بر بط نام ساز کہ مشابہ سینہ بط کے
ہوتا ہے اس واسطے بر بط کہتے ہیں بطور پاک ہونا اور وہ چیز جس سے پاک کیا جاے صلاح
نکوئی منحنی کُبرا معنی ترکیبی شرا ایدر ویش اگرچہ کہ سہ عود کا بغل میں عود بجا نیوالیکے
ایسا ہے کہ گویا ایک جام زرین آفتاب کا ہی بغل میں کسی معشوق بت صورت
رکھا ہوا اور جام زرین سے تشبیہ بدین وجہ کہ اکثر کا سہ طنبور کا منقش بہ نقش زر
ہوتا ہے اور حال یہ ہے کہ وا اسکا میان تہی ہے اور وہ حرف علت اسکو بھی بہ خور
دیکھ کہ پیٹ میں اسکے علت بھری ہے صحت و صلاح سے خالی بس اسکے اجزا کو توڑ

کہ عہد کو حق ہی اور دشمن خدا کا میان تھی اسوجہ سے کہ اصطلاح صریفون میں ایسے کلمہ کو جس کا
 معین کلمہ واویا یا ہوا جو ف کہتے ہیں اس سبب سے کہ جو ف اسکا حرف صحیح سے خالی ہی اور
 عود کا جو ف بھی خالی ہوتا ہی اور ہر چند جنگ معنی کا کوزہ پشت گویا بشکل ایک کا ف
 کے ہی دامن پری میں رکھا ہو لیکن تو اسکے میان کو ناخن فکر سے دو ٹکڑے کر کہ سرویا
 اسکا کج اور قلب ہی معنی ترکیبی مثنوی بربط کی ایک بربط شکم خوار ہی اور لائق لقمہ باز
 کے پیٹے نیست و نابود کرنے کے بنا برین بربط کو توڑتا بربط امور حق سے تجکو حاصل ہو
 و مدب کریم کے فضل سے بالانشینی طور کو پہونچے اور ان نجاستوں سے پاک ہوئے اول
 اپنی کنار میں جگہ جنگ نگون کو مت دے اسلیے کہ یہ جنگ کج قلب ہی اس سے کنار اپنی
 خالی اپنی یہ جنگ وہ ہی کہ صلاح و صلح اسمین ہرگز نہیں اسکا جنگ اس سے خالی ہی
 اور خود جنگ کی صورت پھر اس سے صلح معنی کی کیسے ڈھونڈھتا ہی معنی معامے شر
 بام زرین آفتاب سے ارادہ عین کا ہی اور بت سے مراد و د کہ نام بت کا ہی جب دو
 عین کو کنار میں لگا عود ہوگا اور جو عود کو درہم توڑینگے عود ہو جائیگا جنگ کا دامن کا ف
 اور چے نون جسکا مجموع جن اسلیے کہ جیم چے معامین ایک ہی پس کا ف دامن پری میں
 رکھا ہوا ہی و جن معنی پری اور نیز سرویا جنگ کا قلب کج ہی معنی معامے مثنوی
 لفظ بربط پر لیجانے سے بربط ہوتا ہی جیسا کہ اشارہ بربط بربط کا ہی بربط میں راسا کن
 ہی جب سکون توڑے کے متحرک کریں گے اور بربط پر لائینگے بربط ہوگا صدر کلمہ طور کا طای لفظ
 رب جب طا کو پہونچیا ربط ہوگا جنگ نگون کج ہی صورت جنگ اور جنگ کی ایک ہی
 محسنات کلام کا سہ جام مراد ف آفتاب میں ایہام کہ شراب کے معنی میں بھی ہی
 بر رعایت جام ایسے ہی بربط اور باز اور جنگ و ناخن صلح و صلاح سب مناسب یکدیگر
 الاختلاف شارح نے لکھا پوشیدہ نازد کہ کا ف حرف نیست کہ اول کلمہ کریم ست کہ یکے
 از ناہما سے باریست و این حرف را ہر گاہ جن و پری در کنار گیرد و ساز جنگ با این ہیئت
 مشابہ باشد پس غایت خوبی این ساز خواہد داشت اگر چہ پچنین ست لیکن ادا
 بحسب ظاہر ست بچتہ آنکہ اگر در احوال او خوب تامل نمائی بینی کہ نقش قلب ست

وانچہ گمان بردہ خلافت ست انتہی تہین معلوم اوپر کی عبارت سے جو کاف کریم کہا ہی
اور سوا اسکے اس سے کیا مطلب ہی کریم کے علاوہ اور بہت الفاظ بڑے اشیا کے
ایسے ہیں کہ جن میں کاف ہی موجود اور دوسرے شعر میں بر یعنی انگندن بارگران از
پشت پس مضمے کلام بارگران بر بڑا بشکن یعنی از پشت بر زمین افگن چنانچہ بارشکن
میگویند فقط یہ مضمے ہر کے بھی کہیں دیکھے ہونگے مجھ کو تو لغت میں نہیں ملے مگر مطبوعہ
میں دوامیان تہی کو وا اور ہم کو دہم جنگ منہی کو جنگ اور بڑ بڑ کو بڑ بڑ آخر شعر
میں پھر جنگ اول کو جنگ غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش ہر کہ از سر منی بگذر غنی گرد و ہر کہ رباب را نگون ساز کند بابر کہ دو ہر کہ
از روی فرہر کہ عود دست بکشاید اندک ز ہر در کاسہ دارد و ہر کہ بنائے ہو بر ہم زند و یا بدر
کہ حاصلش جز ہول نیست شعر چو نے بز ن سر زامر بدانکہ امر بدانت + چورگ بر پے
سرمہ ز دین کہ شرع بدین ست + اللغات تبر بکسر و تشدید نیکی و حج و طاعت رباب
بفتح نام ساز و در عدا بر سفید و نام معشوقہ ز ہر بکسر ساز عود زامر نے نواز مضمے
ترکیبی نشایدرویش جو کوئی مغنی کے سر سے گزرے اور کنارہ کرے غنی ہو جائے
اور جو رباب کو نگوئیں ساز کرے بابر و نکوئی ہوئے اگر پردہ روے فرہر سے اٹھائے
جان لے کہ اُسکے پیالہ میں زہر بھرا ہی ورجو بنائے ہوئی بگاڑے اُسپر واضح ہو کہ محل
اُسکا صرف ہول ہی اور خوف مضمے ترکیبی شعر کی طرح سر زامر کا اردے اور جان لے
کہ خاص حکم ہی ہی اور مثل رگ کے پڑ شرع کے کاٹ ڈال کہ شرع اسی طور پر ہی اور شرع
رود و ساز مضمے معماے شرمینی کا سریم ہی جب اس سے در گذریا غنی رہے گا
رباب کو سزنگون کرنے سے بابر ہو جائیگا فرہر کا پردہ بھی میم ہی اسکے اٹھا لینے سے
زہر ظاہر ہوگا ہوگی بنا بر ہم کرنے سے ہول پائیگا مضمے معماے شعر زامر کا سزا ہی
جب یہ سر مار دیا جائیگا امر ہوگا شرع کی ڈہا ہی اسکے کاٹ ڈالنے سے شرع رہے گا
دین بدین تجنیس تام محسنات کلام پردہ کا لفظ فرہر کے لیے کنیا خوب ہے
بدان اور بدین متضاد ایسے ہی بدان بدان کہ پہلا امر ہی و السبق سے دوسرا حرف

اشارات اور لگ وپسب مناسبات و مراعات الاختلاف شاح بعد تحریر معنی شعر کے لکھتے ہیں کہ ہول از شیطان ست الجملۃ من الشیطان والتانی من الرحمن اتقی تمیری دانست میں اس سے بیان کیا غرض ہے اور اس قول سے کیا مطابقت یہ ہول و ترس تو ہول قیامت اور خوف محاسبہ پر مشتمل ہے نہ دنیا کے معاملہ میں تن طیبو میں بجائے بابر کے برگرد اور کاسہ دارد کی جگہ آرد لکھا ہے بدانست کے قبل امر کا لفظ لکھا اور ہر پے کے بجائے بر بی غلط ہے۔

نکتہ گویندہ گفتہ کہ خوانندہ را باید کہ حرارت عشقے در درون باشد تا بدم تحریر او آتش ہوا مشتعل گردد و الا آواز او ہر چند تیز و راست باشد بھی تیر و لہار اور ہیچ مقام نہ خراشد و لفظ تحریر پردہ کشائے این تقریر است کہ چون از حریفے گرمی دل غافل بماند جز تیر از باقی او حاصل نیاید شعر خنیا گرے کہ سینہ زیارتش تہی بود ترکیب او خنک بود از سردی سرود و اللغات گویندہ قائل و نیز سرانندہ خوانندہ گانیوالا اور پڑھنے والا تحریر با صطلح موسیقی ہندی گنگری اور نقش خط اور کرم کرنا غافل بیکار خنیا گر گوید یا مراد شاہد حقیقی سے سرود نعمتین سا زور آگ معنی ترکیبی نہر ایک کننے ولے نے کہا ہے کہ گوید کہ درون میں حرارت عشق کی ضرور ہو تو اسکی تحریر و گنگری سے آگ دلون کی بچڑ کے نہیں تو آواز اسکی کیسی ہی تیز و راست مثل تیر کے ہوگی کسی مقام میں جو راگ کے مقرر ہیں دل کے پار نہوگی خود پردہ کشا اس تقریر کا لفظ تحریر کا ہے کہ جب حر سے جو معنی گرمی کے ہے تحریر کا دل خالی ہوگا تیر ہیگا سوائے تیر کے کچھ حاصل نہوگا معنی ترکیبی شعر جو خنیا گر کہ سینہ اسکا عشق یار سے خالی ہو ترکیب خنک ہے بسبب سردی سرود کے یعنی اسکا راگ ایسا سرد ہے کہ اسکو خنک بنا دیکھا ہے معنی معما سے نہر دل تحریر کا لفظ حر ہے جب خالی کیا جائیگا تیر ہیگا معنی معما سے خنیا گر سے جو لفظ یا زکل جائیگا خنک رہ جائیگا کاف فارسی و عربی معما میں ایک ہیں محسنات کلام گویندہ گفتہ اشتقاق خوانندہ مناسب اس کے دم درون بھی ایسے ہی دم کا لفظ اشتعال آتش کی واسطے کیسا خوب ہے کہ چھوٹنے سے آتش مشتعل ہوتی ہے

اور سرود کے لیے بھی گوئندہ خوانندہ دم تحریر یا مست مقام خنیاگر سرود پر وہ سب اصطلاحات موسیقی سے ہیں سرود میں بھی سر و نکلتا ہی تحریر و تقریر اور باقی و حاصل اور سوا ان کے الاختلاف شرح میں لکھا ہی خنیاگرے را کہ دل از یا خالی باشد کہ خنک می ماند اول تو اس میں را رہی جاتی ہی شاید کہ یہ غلطی کا تب سے را رہی ہو کہ یا رہو البتہ اس صورت میں خنک باقی رہیگا اور معاصیح ہوگا نہ صرف یا نکل جانے سے متن مطبوعہ میں بجائے ماند ناید اور یا رش یا دش غلط ہی۔

حکایت کے از غزل خوانان کہ راستی لہجہ اش چون الف در سوا و عراق و حجاز ناہفتہ پو روے سیر بطرف نیشاپور از جانب سپاہان آورد و در سرے یکی از بزرگان مقام ساخت چون الف نای در اثنای راہش بے ہمدان سینہ چاک کردہ و چون طاعے بر لب با شکم خشک و خالی از گرسنگی رودہ اش تاب خوردہ گوشہ گرفت و دور بہ نشست و چون چنگ مقلوب کنج اختیار نمود گفتندش چرا الف زبان از کام نکشائے تا وحشت ماکم شود و پرده از روے نغم نمی کشی تا غم زما منقطع گردد گفت تقسیم این نقش ندانید کہ خوانندہ را تا خوانی در پیش و دہ مددگار از پی نباشد چون نون جز بے زبانی عمل وے نبود قطعہ مخفے را نغم مقلوب یا بی + زپے گز نیست دہ یاری دہندہ + و گر خوانندہ آفتد پریشان + نوا باشد ز قولش جائے خندہ + اللغات غزل خان گوید لہجہ آواز عراق و حجاز اصفہان نیشاپور یہ سب نام مقامات موسیقی کے ہیں اور شہروں کے بھی زدودہ جسکی ہندی آنت ہی تقسیم حصہ کرنا پرانہ کرنا اور نام ایک صنعت کا کہ شاعر ایک مصرعہ میں چند چیز جمع کرے بعد اسکے چند چیز ذکر کرے کہ اسے متعلق ہوں نقش ایک سرود موضوع خراسانیان نون ماہی کہ بے زبان ہوتی ہی قول نوے سرود کہ جسمین عبارت عربی کی بھی ہوئے ترکیبی نشر ایک گوید تھا کہ راستی و درستی اسکے لہجہ کی سوا و عراق و حجاز میں چھپی نہ تھی خوب ظاہر و مشہور تھی سیر کے واسطے نیشاپور سے سپاہان کی طرف متوجہ ہوا اور گھر میں ایک کے بزرگان نیشاپور سے مقام کیا اس حال سے کہ مثل الف نائے در اثنائے کی راہ اسکے بے ہمدان کی سینہ چاک کیے ہوئے اور ماتند طاہر بر لب کے رودہ اسکا بسبب

خالی و خشک ہونے شکم کے بھوک سے بل کھائے ہوئے لہذا ایک گوشہ مین جگہ اختیار
 کی اور سب سے دور بیٹھا اور چنگ مقلوب کی طرح کنج اختیار کیا لوگوں نے اس سے کہا
 کیون الف زبان کو کام مین بند کیا ہوا و کسو اسے نہیں کھولتا تو وحشت ہماری کم ہو
 اور کیون نہیں پردہ روئے نغم سے اٹھاتا ہی تو غم ہمارا منقطع ہو کہا تھے اس نقش کی
 تقسیم نہیں جانی ہی کہ خواندہ کے جیتک ایک خوان سامنے اور دس ہر گار چھ
 ہون مثل نون یعنی ماہی کے سوا بے زبانی کے کچھ عمل پاسکا نوگا معنی ترکیبی قطعہ
 معنی کے نغم کو مقلوب پائیگا یعنی سب اُلٹے ہونگے اگر اُسکے پیچھے دس یاری دہندہ
 نہیں ہیں اور اگر خواندہ پریشان ہو تو اُسکی نوا مجل خندہ ہوگی وہ یاری دہندہ بنظر
 معنی ترکیبی دس حواس ہیں جو پانچ ظاہری اور پانچ باطنی ہیں کہ بدون انکی جمعیت کے
 پریشانی مین راگ ٹھیک نہیں ہوتا ہی معنی معنائے شرعاً و حجاز مین الف کا ہونا
 ظاہر روئے سیر سین اور جانب سفایان کے بھی سین لفظ راہ کا الف سے سینہ چاک
 ظاہر ایسے ہی الف نے لفظ ناے کو دو پارہ کیا ہی کہ زیتار و دہ کا گوشہ باہر جب
 گرفتہ ہوگا رو در ہیگا اور رو در جو تاب کھائیگا دور ہوگا چنگ کا مقلوب کنج اور حرف الف
 جو کام سے کشادہ ہوگا کم رہیگا پردہ روئے نغم کا نون ہی جب کھینچ لینگے غم رہیگا لفظ
 خواندہ کا مرکب ہی خوان اور نون جسکو ماہی کہا ہوا و ردہ سے جسکا مجموع خواندہ
 ہی معنی معنائے قطعہ نغم کا مقلوب مغن اور جب دہ جو یا ہوا اسکے پیچھے ہونگے
 معنی ہو جائیگا خواندہ مین لفظ پریشان نوا کا ہی جب نوا پریشان نکال جائیگا خندہ ہوگا
 محسنات کلام اس نکتہ مین غزل خوان اور راستی مین راست احجہ عراق حجاز
 نیشاپور سپاہان بزرگان مین بزرگ مقام ہمد خواندہ نوا یہ سب اصطلاحات
 موسیقی سے ہیں ناے اور اثناے کہ اسمین بھی ناے ہی اور بربط اور رودہ اور تاب
 کہ ساز کی کھونٹی بھی اُٹھتے ہیں اور چنگ اور پردہ اور نقش و قول سب برعایت
 ساز و راگ کے ہیں اور جو کچھ ہیں متامل پر خفی نہیں ہیں الاختلاف شارح نے معا
 معنی کا جو پہلے شعر مین ہی نہیں لکھا متن مطبوعہ مین بے ہمدان کی جگہ بی نکشاے

لبشائے اور زخم نکشی کا بخشی کعب کے ماقبل او عطف غلط ہی اور سرخی بھی غلط ہی یعنی فصل
فی المحسن واصحاب والعشق وارباب غلام سرخی مرقومہ نسخہ ہذا کے۔

فصل فی المحسن واصحابه والعشق واربابہ

نکتہ ح در رقم کما سنت ونون در ہیئت ہمان و سین شست رانسان کہ سین حسن
شست تیر تسخیر دلہا ست کہ در کمن قاب تو سین نشان میدارد قطعہ نون حسن
آمد کمانے در قفای صید حسن + ساختہ در قبضہ تقدیری لایموت + خانہای مشتری
تا کند روشن بہرہ حسن را بین آفتابی در میان قوس و حوت + اللغات ح نجوم
مین رقم برج قوس کی ہی اور نون بہ ہیئت قوس جیسا کہ خط شمع میں کشش کے ساتھ
لکھا جاتا ہی اور سین شست کا نشان ہی تسخیر گہر نا کمن چھپنے کی جگہ قاب تو سین مقدار
دو کمان ہی لایموت خداوند تعالیٰ کہ زندہ ہی مرنیوالا نہیں قوس اور حوت ہر دو نام
بروج معنی ترکیبی شرج حسن مین ح رقم کمان کی ہی اور نون اپنی ہیئت میں بصورت
کمان اور سین نشان شست کا بس یہ سامان مشعر بر آن ہی کہ سین حسن کا تیر تسخیر
دولون کا ہی کہ نہان خانہ قاب تو سین مین اسکا نشان ہی یعنی یہ تیر و کمان اسکو
سے ملا ہی جیسا کہ صائب کا قول ہی شعر دلبرے نیست بہ ابرو سے کج وقامت راست
بے کمانداز چہ از تیر و کمان برخیزد + معنی ترکیبی قطعہ نون حسن کا ایک کمان ہی کہ
صید حسن کے پیچھے لگا ہی اور حواس کو شکار کرتا ہی کہ یہ امر واقعی ہی اور یہ صفت اس میں
قبضہ قدرت خداے تعالیٰ سے ہی جو ہمیشہ زندہ ہی کبھی اسکو موت نہیں مشتری مراد
خریداران حسن سے جو عاشق لوگ ہیں اور قدرت خداے تعالیٰ نے اسلئے اسکو
شکار حسن کے پیچھے لگایا ہی کہ مشتری کے خانہ دل کو اپنے آفتاب سے روشن و نورانی
کرے اسواسطے کہ حسن ایک آفتاب ہی جو در میان قوس و حوت کے کہ یہ دو نون
خانے مشتری کے ہیں واقع ہو اور معنی معامے شرمعانی معنی بھی اسکے معنی ترکیبی
مین مذکور ہو گئے کہ معروض نے خود تشریح کر دی ہی معنی معامے قطعہ نون حسن کا

پہچھے جس کے ظاہر حسن مین سین رقم شمس کی اور ایک طرف ح کہ رقم قوس کی ہی اور ایک طرف نون یعنی ماہی کہ وہ برج حوت ہی محسنات کلام کمان اور شمسیت اور نشان تیر اور قوسین اور قبضہ سب مناسبات یکدگر ایسے ہی مشتری خانہار روشن نہر آفتاب قوس حوت اور حسن جس تصحیف الاختلاف متن مطبوعہ مین نیز بجائے تیر صید جس کی جگہ صید حسن غلط ہے۔

نکتہ قلب انسان آفتابیت کہ بنور احسن تقویم سر و پائے ظاہر شمس پر تو آن حسن گرفتہ و مطلع و مقطع آدمی ماہیت در اوج خوبی کہ درونش از دم نخت فیہ من روحی صبح اشراق انوار جمالی یافتہ شعر تاز نقش شبہ آدم یافت صورت در سجود یافت برو فرشتہ فرزیباے وجود و اللغات قلب دل احسن تقویم بہت اچھی صورت مطلع برآمد کوکب وغیرہ وجائے بر آمدن و بکسر لام نیز مقطع بالفتح باے بریدن نخت فیہ من روحی پھونکا مین نے اٹھین اپنی روح سے اشراق روشن ہونا اور چکنا شبہ بکسر اول و فتح ثانی مانند و نظیر سجود ہمتین سجدہ کرنا معنی ترکیبی شر قلب انسان کا ایک آفتاب ہی کہ نور احسن تقویم سے اُسکے سر و پائے ظاہر ہی نے پر تو آن حسن کا حاصل کیا ہی یعنی خالق بے نیاز نے اُسکو اپنے دست قدرت سے بنایا ہی اور بعد بنانے قالب کے ایک شمع اپنے جلوہ نور کا اُس قالب پر ڈالا کہ نورانی ہو گیا چنانچہ ایسے ہی منقول ہی سیوا مصرح نے سر و پائے ظاہر شمس تا آخر فقرہ فرمایا ہی اور مطلع مقطع ای ابتدا و انتہا آدمی کی ایک ماہ ہی اوج خوبی مین کہ اُسکے درون نے دم نخت فیہ من روحی سے صبح روشنی انوار جمال کی پائی معنی ترکیبی شعر یعنی جب خداے تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کے سجدہ کا حکم دیا اور فرشتوں نے اُس نقش شبہ آدم سے صورت سجدہ کی پائی اور سجدہ کیا تو فرشتوں کے فرزیبا ئی نے وجود پایا یعنی اٹھین بھی فرزیبا ئی پیدا ہوئی غرض یہ انسان وہ ہی جسکے قالب ظاہر کو خداے تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور باطن اپنی روح سے سنوارا اور فرشتوں کو اُسکے سجدہ سے فرزیبا ئی بخشی پھر اُس سے زیادہ حسن و جمال و فرخی اور زیبا ئی مین کون ہو سکتا ہی نقش شبہ آدم اس سبب سے

کہ گوشت آدم کے ہی لیکن اسکو ایک لطیفہ آئی کہا ہی معنی معما سے شریک انسان کا حرف
سین ہی جو علامت شمس کی ہی اور ایما جسکا آفتاب اور لفظ آن جب سر اور پا اسکا ہوگا انسان
ہوگا اور اول و آخر آدمی سے اسی حاصل ہوتا ہی کہ لغت ترکی میں بمعنی ماہ کے ہی اور اسکے
درمیان میں لفظ دم موجود جسکے مجموع سے آدمی ہوتا ہی معنی معما سے شعر فرشتہ کے
رو پر فر ظاہر اور شتہ شبہ شبہ کہ مرکب ہو کے فرشتہ ہوا سجود وجود نور سے تجلیس
محسنات کلام آفتاب نور بر تو حسن ماہ اوج اشراق انوار جمال اور دونوں فقر و
مین صنعت تلخیص بلحاظ آیات قرآنی مطلع مقطع متفاد نقش شبہ صورت رود وجود
باہم مناسب و مرادف الاختلاف متن کے پہلے مصرعہ میں بجائے شبہ سینہ
آدم غلط ہی۔

نکستہ بین عارض نیکو آن آفتاب نیست کہ پر تو آن روے زمین را اگر فتنہ و وجہ خوابان
بہیت جنہ است در وجہ حسن رو نمودہ شعر زندہ در آب روے بود روی خوب ازان + حی در میان
ماست محیا ہی نیکو آن + المغات عارض کنارہ رخسار یعنی جگہ دائرہ کی و جنہ بہرہ
حرکت واو وضع بالاسے مخ آدمی کے کہ اونچی اٹھی ہو وجہ بالفتح صورت محیا بضم اول و فتح
حائے حملہ و تشدید یا چہرہ انسان وغیرہ کا نیکو آن ای خوابان معنی ترکیبی شرح میں عارض خوابان
کی وہ آفتاب عالم تاب ہی جسکا پر تو روے زمین کو گھیرے ہی اور وجہ خوابان کی بصورت
جنہ کے ہیں شگفتہ اور با آب و تاب وجہ حسن میں رونمایاں کیے ہوئے معنی ترکیبی شعر
روے خواب اپنی آب رو میں زندہ اور تروتازہ ہی اسی سبب سے محیا یعنی چہرہ مشق و
زندہ در آب ہی معنی معما سے شرح میں جب پر تو اپنا ارض پر جو زمین ہی ڈالیا
عارض ہوگا وجہ میں بہیت جنہ کی موجود اور لفظ وجہ وجہ میں بھی رونما ہی معنی
معما سے شعر محیا میں اول آخر سے حاصل ہوتا ہی اور بیچ میں اسکے ہی بمعنی زندہ
محسنات کلام پہلے مصرعہ میں روے خوب صفت موصوف مضان مضان الیہ
دونوں ہو سکتا ہی اور پہلے مصرعہ میں روا اور در حسن تکرار الاختلاف شرح میں محیا
کی جگہ بجایا لکھا ہی متن مطبوعہ میں وجہ کی جگہ چہرہ اور نمودہ کے بجائے نمودہ غلط ہی کے

نقطہ نہیں لگائے میا میں بے فائدہ لگا دی ہو کہ مشد و مخفف بیوجہ پڑھنے میں آتا ہو۔
 نگشتہ ابرو را کہ آبرو از سواد آن مرکب ست کو ی قلم صنع بار یک بین در زیر لوح جبین نوٹے
 کشیدہ کہ پیکر آن کمان پے نگار خانہ چین کہ طاقست بسر و دم آو دو گوشہ ابرو کا نیست
 کہ تیر تدیر گوشہ گیر از اچپ می افگند و سر زلف عقر بیست کہ ماہ تمام چہرہ خوبا نرا بشرف میسازد
 رباعی آن موے کہ روز تیرہ زوگر و دفاش + شامیست کہ خواند سواد دل را ش + و ان آبرو
 تر کا نہ نون آمد و قاش + پیوستہ مگر بروق مہ نقاش + اللغات سواد سیاہی و تحسیر
 مرکب ترکیب دادہ شدہ و سیاہی دوات طاق فرد صد جفت چپ می افگند یعنی او نہا
 گراتا ہی اور چپ افگندن ایک قسم فن تیر اندازی سے بھی ہی اور تیر باز کشتی لگانا عقر ب کز دم
 و نام بسج بصورت کز دم خانہ شرف ماہ قاش ظاہر قاش یعنی ابرو و تیر کی ہو اور ہندی
 چھانک کسی میوہ کی نقاش نقش کنندہ معنی ترکیبی شرا بر و کو کہ جسکی سیاہی سے آب رو
 یعنی رونق و خوبی صورت کی مرکب ہی ایسا کہ کہ قلم صنع بار یک بین نے نیچے تختی جبین کے ایک
 نون کھینچ دیا ہی تو سی کہ پیکر اس کمان کی پڑا سی بنیاد نگار خانہ چین کو کہ خوبی بین طاق ہی سر کے
 بل لاتی ہی یعنی سر کے بل گراتی ہی اور گوشہ ابرو کا ایک کمان ہی کہ تیر تدیر گوشہ گیر و کو چپ
 گراتا ہی اور تیر باز کشتی لگاتا ہی یعنی ہر چند وہ بچتے ہیں بچ نہیں سکتے بلکہ اے لڑکے گرتے ہیں
 اور سر زلف کا ایک عقر ہی کہ ماہ تمام خوبون کو درجہ شرف کو پہونچاتا ہی یعنی خوبی و رونق بڑھاتا
 ہی خانہ شرف ماہ کا عقر ہی معنی ترکیبی قطعہ وہ مو کہ جسے روز تیرہ فاش ہوتا ہی اور
 سمجھا جاتا ہی کہ روز تیرہ ایسا ہی تار و تار یک ہوتا ہی ایک شام ہی کہ اسکو سیاہی ہمارے
 دل کی بتاتے ہیں اور وہ ابرو ترکون کے سے کہ بصورت نون اور قاش کے ہی اور پیوستہ
 مگر و ق ماہ پر نقاش ہی معنی معمارے شرا بر و ابرو و تخنیں جبین کے نیچے نون موجود ابرو
 سے بعل ترادف حاجب مراد ہی اسکا گوشہ حاجب گربا نیگا جب رہیگا نقش چپ ماہ تمام
 مراد اس ماہ سے جو اپنے ایام کہ تیس دن ہوتے ہیں پورے کر چکا ہو مراد اس سے لام
 اور سر زلف حرف ز ا و فاعلامت شرف کی جب ز ا و لام اور فاجع ہونگے زلف حاصل
 ہوگا معنی معمارے قطعہ ماش کا دل شام ہی نون اور قاش جمع ہونے سے نقاش ہوتا ہی

محسنات کلام سواد مرکب کہ مرکب دو ات کی سیاہی کو بھی کہتے ہیں یا یکدگر مناسب ہیں بہت
اور باریک بین لفظ ابرو کے واسطے کیسا خوب ہی جیسا کہ غنیمت نے کہا ہے شعر ہزار ان معنی
باریک چون موہ شدی مذکور ہر بیت ابرو + اور انکے سوا الاختلاف متن مطبوعہ بین
نگار خانہ چین کے بجائے جبین گوشتہ ابرو کو گوشتہ ابرو سے کہ مضاف سمجھا جاتا ہے شامی کو
شاہی اور قاش کو قاش غلط لکھا ہے۔

نکتہ در سواد چشم کہ چشم کنج و شین صورت ثمرہ و در میم مثال مردم دارد اگر چہ غمرہ تیر غم برزہ کمان
ستم می زند اما ہر کہ بنظر مفاد رسم آن نکرد ہزار مرہ یا بدو الف الف کہ از لون ابرو تا فاسے
فم در حیطہ آن بینی تنفیست بر مردم پیکر آن کہ دل آلف از وی فنا بیند قطعہ عین را
صورت عین بست و مرہ نقش مرہ + لاجرم غمرہ ازین ہر دو مصور باشد + روضہ دان الف
از گلشن جان صورت الف + کہ بدو کلبہ انفاس معطر باشد + اللغات سواد بفتح سیاہی رنگ
و سواد اور گردن و رخ شہر غمرہ بفتح چشم و ابرو اشارہ کرنا ستم بفتح تیر آلف بفتح بینی و سخت ترین
چیز و اول ہر چیز و پیشوا سے قوم مصور صورت کردہ شدہ کلبہ بالفم گروہ و ابر ترین ابر بکلبہ خانہ
کو چاک و دکان و گوشہ انفاس جمع نفس معنی ترکیبی شہر سواد چشم کہ جبین چشم شکل کنج بمعنی
گوشے اور شین صورت ثمرہ باعتبار برابر ہونے دندان لون اور دور میم کا مثال مردم چشم کے کہ دندان
مردور ہیں رکتی ہی اگر چہ غمرہ تیر غم کا زہ کمان ستم پر رکے ہوئے ہی یعنی غمرہ ستم کا بھرا ہوا بھی نہیں
رہتا ہے لیکن جو کوئی نظر مضاف سے تیر غمرہ کو دیکھے ہزار مرے کہ مقصود ہزاروں سے ہی پائے الہی شعر
در چین حسن و ناز ہست بسے خوشنما + غمرہ بطرز ستم عشوہ برنگ جفا + اور الف الف کا کہ بینی ہی
اگر تو غور کرے تو لون ابرو سے فاسے فم تک اسکے حیطہ میں دیکھگا ایک قبیح ہی کہ جسکے سر پر
دم پیکر ان ہی یعنی نہایت دھار پر چڑھی ہوئی ہی کہ دل آلف کا اُس سے فنا دیکھتا ہی آلف
الف و گوگردہ معنی ترکیبی قطعہ عین کی صورت عین کی ہی اور مرہ نقش مرہ کا کہ معما
میں سب ایک ہیں بس ضرور ہی کہ غمرہ انھیں دونوں سے بنتا ہی اور صورت پکڑتا ہی اور صورت
الف کی جو بصورت الف کے ہی ایک روضہ گلشن جان کا ہی کہ اُس سے کلبہ انفاس کا معطر ہوتا
ہی اور ظاہر ہی کہ کلبہ سانس کا بھی ناک ہی اور محل شم بھی ہی معنی معما سے شہر غمرہ کا غم ہی

زہ پر آنے سے غمزہ ہو جائیگا اور غمزہ کے اول غین ہی جسکے ہزار عدد ہیں اور بعد غین کے غمزہ کہ یون بھی غمزہ حاصل ہوتا ہی الف الف الف الف الف تصحیف اور نوں آبرو اور فائے فم کے موافق نوں و فابھی الف میں تہ ترتیب مذکور موجود الف کا قلب فنا معنے معائے قطعہ میں صورت غین اور قرہ نقش قرہ جب غین قرہ پر آئیگا غمزہ ہوگا الف الف الف تصحیف انفاس میں بھی الف وجود محسنات کا نام سواد کچ قرہ مردم چشم کے مناسبات ہے اور شکل اور صورت اور مثال مرادفات علی ہذا جیم شین میم مرادات یکہ گہنی میں ابرام لفظ الف یعنی کے تشبیہ الف و تیغ سے اکثر جیسا قول شاعر شعر بنی اسکی میرے حق میں الف اقتل ہی + حضرت عشق سے کہہ دو کہ اب اپنا قل ہی + الاحتلاف شراح نے پہلے شعر میں لکھا کہ غین مسما کی کی ترکیب سے قرہ کے ساتھ غمزہ حاصل ہوتا ہی انتہی یہ صورت تا ماہر کہ بنظر صفا سے تا ہزار قرہ یا بد تک جو عبارت ہو اس میں مذکور ہو چکی پھر کر کیوں اور اسکے ذکر سے کہ عین صورت غین اور قرہ نقش قرہ کیا فائدہ بلکہ دونوں نقشوں سے دوسری صورت پر معائنہ کیا ہی اور طرفہ یہ کہ شراح نے اس عبارت سے جو مذکور ہوئی اپنے ا ماہر کہ اکثر ایسا صاف معما چوڑ دیا ہی اور بیان نہیں کیا نہ معلوم کیا سبب متن مطبوعہ کچ کے بعد لفظ او او بجائے قرہ قرہ اور نقش کی جگہ نفس تیسرے مصرعہ میں روضہ دان الف بجائے روضہ دان الف اور کلبہ کے بجائے کلمہ غلط ہی۔

تکتمہ نظم دہان آفتاب رویان از پر تو ستار ہائے دندان کوئے قلب ناہید ست کہ مشتری از میانش برآمدہ و لام لب پاکیزہ گوہران جامع دقائق لب ست و بانقال بے دو قسمت یافتہ گویا علیست کہ عین ہکنان در میان آن دو لام انقلاب بل یعنی تری دیدہ قطعہ دہشت چشمہ عین ست و بنیرش دم روح + لاجرم در نظر عقل وجودش عدم ست + آن دو لب بزرگ گل خلد برین اند بران + زان دو لب بلبل دل نعرہ زنان دمدم ست راسے محراب نہان گشت محب را از دل + کز تواس برابر و دہان صنم ست + لب بدندان چو گرفتہ بر بودی دل خلق + سنین چو لب بہ نخی سلب ز روی رقم ست + اللغات ناہید ستارہ زہرہ اور قصہ اسکا ہاروت ماروت کے ساتھ معلوم و مشہور مشتری نیز نام ستارہ کہ نجوم میں علامت اسکی یا لام بحسب لغت فراہم آمدن لب بالفم عاقل ہونا

وخالص ہر چیز و مغز بادام و عقل و دل قسمتِ حقیر کی تفسیر مصرعہ سن کر دی محراب بانگِ سر
 طاق درون مسجد و بالا خانہ سلب ربودن معنی ترکیبی شرمصرعہ کہتے ہیں نقطہ دہان
 آفتاب رویون کا سینے خلی صورتیں کہ آفتاب سے روشن اور تابان ہین اُس میں چوہندان
 ستارون کی طرح ہین اُنکے پر تو سے ایسا روشن ہو رہا ہو یا قلب ناہید کا ہی جس میں
 سے مشتری نکلا ہی قلب سے مراد بیچون بیچ جو محل کمال ہر شے کا ہی اور لام لب پاکیزہ گوشت کا
 جنگی اصل و نژاد پاکیزگی سے ہی جامع باریکیون عقل و مغز کا ہی کہ سبب انتقالِ حرف
 بے کے دو حصے ہوا بس گویا ایک نعل ہی کہ سبب کی عین یعنی چشم نے اُن دونوں لامون
 کے درمیان میں جو دو لب ہین انقلابِ بل یعنی تری کا دیکھا کہ سبب کی آنکھ اُنکے عشق
 میں نارو گر یان ہی جامع و فائق لب اس سبب سے کہا ہی کہ جو دقت و باریکیان اور
 مغز و خلاصہ عقل کا ہی ان میں جمع ہی عرفی شعر بخشد ہزار کشتہ چشم ترا حیات + لعلت لطیفہ
 کہ برون آرد از عدم + اور بانقلاب بے بدین نظر کہ بے کے دو عدد ہین اور لب بھی دو ہوتے
 ہین معنی ترکیبی قطعہ یعنی دہن تیرا چشمہ آفتاب کا ہی اور اُسکے تحت میں دم روح
 ای دم جان بخش حضرت روح امد بس ضرور ہی کہ عقل کی نظر میں وجود اُسکا عدم ہی وسیلہ
 کہ عین اور دم دونوں کے ملنے سے عدم ہوتا ہی اور اس بات کو جان لے کہ وہ لب جو دو
 گلبرگِ خلد برین کے ہین اپنی رنگینی و لطافت میں بس اُنھیں دو لب پر بلبل دل کی دہان
 مغرورن ہی راے محراب کی جو مقام طاعت کا اور سجدہ گاہ ہی تیرے محب کے دل میں چھپ گئی
 اس واسطے کہ تیرے شوق میں اب چشم اُسکی ابرو اور دہان منہ پر ہی جب تولنے لب اپنے
 دندان سے پکڑے خلق سے دل خلق کا چھین ہی لیا ظاہر ہی کہ لب پر سین رکھنے سے سلب
 ہوتا ہی چنانچہ تحریر رقم سلب سے عیان جبکہ معنی ربودن ہین اور دانتوں سے لب
 دبانا یہ بھی ایک ادا معشوقوں کی ہی اور نیز اشارہ قصد و مستعدی کسی امر کا معنی
 محامے شرناہید میں یا علامت مشتری کی ہی جب یہ نکل جائیگی ناہد رہیگا جسکا قلب
 دہان ہی لب لب تجنیس تام لام سے جو بے متصل ہوگی لب ہو جائیگا نعل قلب کی
 رو سے بھی نعل ہی اور دو لام اور عین اس کے درمیان میں لب منتقل بل ہی بمعنی تری

معنی معانی قطعہ فہم کا جب کلمہ عین کے نیچے آئیگا عدم ہوگا بلبل کا دل دولب ظاہر
ہیں حجاب کا فہم اس عین راجب کے دل میں نہان ہی لب پر سین آگئے سے رقم سلب
کی حاصل ہوتی ہے حسنائت کلام نقطہ جسکو اعتدال ربیعی و خریفی کہتے ہیں اور نیز مراد
بدہن اور آفتاب اور پرتو اور ستارے اور ناہید و مشعری سب مناسب یکدیگر دہن
کو چشمہ جو عین ہی اور اسکے نیچے دم روح ثابت کر کے کیسا عدم دہن کا نکالا ہو اور لام دولب
اور بے اور لعل اور عین اور دیدہ تری باعتبار دیدہ اور لعل علی ہذا القیاس ایسے ہی چشمہ
عین دم روح اور وجود عدم متضاد علی ہذا برین اور بران بلبل اور مدہم کیسے خوب
ہیں آن دولب زان دولب کیسی لطیف تکرار ہو مثل آنکے برگ گل اور لب بلبل غرض
کہا تنک لکھون الاحتمال اصل کتاب میں خلد برین بدان لکھا ہی میں نے بران لکھا
برعایت برین و حفظ درستی معنی متن مطبوعہ میں بجائے بے پے اور دہنت دہنش ہی
بر کی جگہ پر لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش از سر عشق مجازی گنزد کہ عاقبتش شق یعنی چاک دامان ست سیمرخ و آتش
یعنی آشیان برقان عشق حقیقی گیر قشع یعنی خانہ پوست را سرنگون ساز کہ مغز معرفت
آنست قطعہ سرکہ فکر ت خوبان بجان درون دارد + معین ست کہ یاد در میان خون دارد +
ہر جیم زلف چوز خیر و نون ابروے شوخ + کسیکہ شد متعشق سرخون دارد + اللغات
عشق بالفتح خانہ کہ از جرم سازند فکر ت مثل نصرت کے مصدر ہی یاد در میان خون معض
ہلاک میں ہونا متعشق عشق گیر زندہ معنی ترکیبی شر ایدرویش سر عشق مجازی سے کنارہ کر
کہ عاقبت اسکی شق یعنی چاک دامان ہی اور نصیحت و رسوائی سیمرخ کی طرح عیش یعنی
آشیان قاف عشق حقیقی پر رکھو یہ عشق مجازی قشع یعنی خانہ پوست ہی اسکو نگون کر کہ سرنگون
کونے سے سولے قلب کے یہ مراد ہی کہ اسکو چھوڑ کے اسکے مقابل کو جو عشق حقیقی ہی اختیار کر
ہی مغز معرفت کا ہی معنی ترکیبی قطعہ جو سرکہ فکر خوبون کی اسکے سر میں گھسی ہی مقرری
بات ہی کہ وہ قدم ہلاک و خون میں زکے ہوے ہی اور جو شخص جیم زلف ہر چوز خیر اور نون
ابروے شوخ پر عشق پذیر زندہ ہوا بیشک اسکا سرخون کا سر ہی یا خیال سودا خون کا

رکھتا ہی معنی معامے شرسر عشق کا عین ہو اور انجام اسکا شق اگر عشق کے سر سے
 نہ گذرے گا شق پانیکا پہلا جزو عشق کا عشق ہی دوسرا قاف جب عشق قاف پر رکھا جائیگا
 عشق ہوگا قشع کو سرنگوں کرنے سے بھی عشقی حاصل ہوتا ہی معنی معامے قطعہ خوبان
 کے اول آخر خون ہی بیچ میں با بفرلہ پا جو معامین ایک ہیں جیم و نون جمع ہونے سے خون
 ہوتا ہی محسنات کلام شق ابد قاف دو نون میں ایہام چاک و دامن چاک میں ایہام
 کہ دامن میں ویسے بھی چاک ہوتا ہی پوست مغز متضاد زنجیر میں جیم اور نیز خون میں جیم
 کیسی مناسبت ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں عشق کے بجائے رش شعخ کی جگہ شوق
 غلط لکھا ہی۔

نکستہ ایدرویش اگرچہ نون ابرو سے خوبان چون کمان بر بالائے عین فتان و میم دہان
 خندان والہ قامت روان نشان نغمائے مناسبت چشم از ان بردار کہ امن دل حاصل
 از انسست و ہر چند نقطہ خال بردیدہ ہزار حال مینا دیدول ازوے خالی دار تا خل و صیب
 حضرت ذوالجلال گردی شومی خال چون شد بروے عین عیان + عین یعنی نشان
 پوشش دان + ز ابرویت نقش حاجت ارجہ اداسبت + حاجت حاجب جمال صفات
 دل مدہ چشم را کہ غمہ تیز + دہشت مشج دل بخون آئیز + مہست میم دہان طام و طلال + خود
 طامت نند میم بہ فال + از درازی قد سبر امید + کہ قدار قطع طول داد نوید + اللغات
 فتان بر وزن منان دزد و شیطان وزر گرفتہ انگیز روان یعنی روند و صاحب رفتار
 تعابج نعمت منان بڑا احسان کرنے والا خل بالکسر و الفم دوست عین بالفتح ابرو پوش
 حاجب ابرو و دربان مشج بالفتح آ میختن قد بالفتح و تشدید دال دراز شگافتن و دراز بیدان
 بالاوقات معنی ترکیبی شرابرویش اگرچہ نون ابرو و خوبون کا کمان کی طرح بالائے عین فتان
 فتنہ انگیز اور میم دہان خندان اور الہ قامت روان نغمائے حضرت منان سے ہی اسلئے
 کہ حسن اور طیب خلق بڑی دولت و نعمت ہی لیکن تو آنکھ اپنی اس سے اٹھا ہی لے
 اسواسلئے کہ امن دل کی اسی میں ہی اور ہر چند نقطہ خال کا جو دیدہ محبوب پر ہی ہزار
 حال گو ناگون تجکو دکھاتا ہی لیکن تو دل کو اسکے خیال سے مژور خالی کر تو خل یعنی دوست

اور محبوب حضرت ذوالجلال کا ہوئے معنی ترکیبی شبنوی خال جو روئے عین پر عیان ہی تو اُسکو
 تین جان جو برو نشان پوشش کا ہی یعنی باعث غفلت اور غشاوہ کا اور ابرو سے اگرچہ
 نقش تیری حاجت کا ادا ہی یعنی حاجت پوری ہوتی ہی اسی حاجت کو تو حاجب اور مانع جمال
 صفا کا جان کہ حال صفا کا تجھے دیکھنے کو نہیں ملے گا حاجب کے معنی مانع اور دربان دونوں کے
 ہیں چشم معشوق پر فریفتہ مت ہو کہ اپنے غمزہ تند و تیز سے تجکو مشیج دل بخوان آمیز و یکی ای
 چشم خون آمیختہ جو بندہ میحاورہ میں لال لال آنسوؤں سے زلانا کہتے ہیں اور میم دہن تنگ
 کا جو نظارہ خوب و خوشماہی یہ سراسر ملام و ملال ہی دیکھ لے فال دیکھنے کے وقت جو سر صفحہ میم
 ہوتا ہی تو اُسکو ملالت و ملامت کا نشان جانتے ہیں اور دراز قد محبوب پر بھی مت جا اس سے
 بھی اُمید قطع کر اس واسطے کہ قد خود قطع درازی کی خوشخبری سنار یا ہی پھر ایسی شے سے کیا اُمید
 معنی معامے نثر نون ابرو اور عین فشان اور میم دہان اور الف قامت سے نما حاصل
 ہوتا ہی اور جب اس سے چشم یعنی عین اٹھا لینگے تو امن قلب حاصل ہوگا دیدہ سے
 ارادہ عین کا ہی اور جب خال کہ مراد نقطہ سے ہی اسپر رکھا جائیگا غین ہوگا جسکے ہزار عدد
 ہیں خال کا دل الف جب خالی کیا جائیگا خل رہیگا معنی معامے شبنوی عین پر جو خال
 عیان ہوگا غین ہوگا یعنی ابرو حاجت حاجب تعحیف یکدگر مشیج مقلوب چشم کا جیم جیم معامین
 ایک ہی قد قد تجھیں محسنات کلام نون کمان عین میم الف سب مناسب باہر گر اور
 انہیں کے مناسب ابرو عین دہان قامت ملال ملام ملامت میم سب میں سر کلمہ میم
 الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے نہا نیما بردار کی جگہ بردار دجیب کی جگہ جیب صفاست
 کے بجائے صفات تیز کے بجائے تیر مشیج کی جگہ شیخ بقال کو بقال غلط لکھا ہی۔

کلمتہ دامن زلف یعنی ہیچ ہیچ ست کہ جز فل یعنی شکستن و رخنہ دل از وی حاصل
 نیاید و فرقی کیسوے داغیست کہ جز بہ شکل سوے پریان سوختہ نگر داند نظم زلف
 را از زو بود ثوب ز فاف + لیک در قلبش زرہ بہر مصاف + طرہ برہ روی طاری نہاد
 ہر طیف طعن دل زو مستفاد + از کلالہ بر رخ لالہ ست کاف + از پے چشم بدان ستر عفان +
 صریح بین از بعد صد غین آشکار + یعنی آید فتنہ او صد ہزار + اللغات الف کے معنی

خود مصرح نے لکھ دیا ہے ایسے ہی قل کے فرق بالفتح ہندی مانگ زلف فرستادن عروس بخانہ
 شوہر اور یہی معنی زفاف بالکسر کے ہیں کلامہ بضم و کاف موی مجعد و پیچیدہ و قمیص و بکاف
 حرلی نیز صدغ بالضم وغین مجہ ہندی کنپٹی اور وہ بال پیچیدہ جو اسی جگہ لٹکے ہوں صدغ غین
 بالضم دونوں کنپٹیاں اور نیز صد وغین کہ سوہنار ہو سے معنی ترکیبی نثر ذامن زلف کالغ
 ہی یعنی بچ در بچ جیسی کہ ہوتی ہی بس اس سے سوا اسے قل یعنی شکست اور رخنہ دل کے
 کچھ حاصل نہیں اور مانگ گیسو کی ایک داغ ہی کہ بصورت بریان کے سوختہ کرتی ہی یعنی
 جیسے کوئی چیز بریان ہوتی ہی دیے ہی دل عاشق کو یہ بریان کر دیتی ہی اسکے سوا اور کچھ اسکا
 حاصل نہیں ہی معنی ترکیبی نظم یعنی اگرچہ زلف کازن سے لباس زفاف کا ہی یعنی لباس
 وغیرہ سے آراستہ ہی جیسے عروس کو آراستہ کر کے شوہر کے گھر بھیجتے ہیں گویا وطن بنی ہوئی ہی
 لیکن سامان جنگ کا بھی جوڑہ ہی اسکے قلب میں موجود کہ وہ لام ہی یعنی زرہ مطلب یہ کہ
 ہر وقت مصاف پر آمادہ ہی بس ایسے سے ڈرنا بچنا چاہیے طرہ کو دیکھ کہ اسنے کیسے علامہ
 راہ پر طراری کی صورت ظاہر کی ہی جس سے ہر طریفے طعن دل مستفاد ہوتی ہی کہ جو کوئی
 اسکا مبتلا ہوگا طعن و تشنیع میں پڑے گا اور کلامہ سے نرخ لالہ پر کاف ہی جو بمعنی بازدارندہ
 کے ہی مشعر اس بات پر کہ چشم بدون کے واسطے یہ پردہ پاکدامنی کا ہی اور اکثر زلف
 چہرہ پر آجانے سے چہرہ چھپ جاتا ہی صدغ کو دیکھ جو صدغ سے لٹکی ہوئی ہی یعنی کنپٹی سے
 کہ وہ زلف ہی جس میں صدغ کے بعد غین ہی جسکے ہزار عدد ہیں بس سوہنار کے لاکھ ہو
 یعنی اس صدغ میں لاکھوں نقشے ہیں کچھ ایسے ویسے نہیں ہیں معنی معامے نثر ذامن
 زلف کالغ ظاہر اور زلف کا قلب قل لفظ گیسو کے دو جز ہیں ایک گے تعریف کی بمعنی داغ
 کواکاف گان معامین ایک ہی جسکا اشارہ داغ نیست ہی دوسرا سوے معصوف شوی بمعنی
 بریان جسکا اشارہ سوختہ ہی اور بریان جو کہ کے اور سود و لون میں تعریف اور نقش
 ہی اسی واسطے لفظ فرق و شکل مذکور فرمائے ہیں معنی معامے نظم زلف کے اول آخر
 زلف اور قلب اسکا لام بمعنی زرہ روے طراری ظاہر اور طرہ میں نہ پر رکھا ہوا اور طرہ
 کا قلب ہر طلالہ کے رخ پر کاف لانے سے کلامہ ہوتا ہی صدکا لفظ غین پر ایسے صدغ غین

گر غلط ہی۔

نکتہ الف قامت ناز پروردہ نازنینان میلیست در قمہ منار طول امل ورشتہ میان نازکان
 الفیست در مین یعنی خیال دروغ و حیل قشوی قامت چون الف بزیر قبا + بسکہ برہم زہر
 بنا سے بقا + از میان در دل کمر سر مو + رگ جان بسکہ پی راز ہر سو + اللغات میل بالکسر
 میل سرمہ و میل آہنیں جراح و کمال قمہ بالضم و تشدید نیم سر ہر چیز و گروہ منار بالفتح
 علامت و نشانہاے منارہ واحد بہم زدن لوٹ پوٹ کرنا معنی ترکیبی نشر الف قامت
 ناز پروردہ نازنینون کا ایک میل ہی قمہ منار طول امل مین جس سے کچھ حاصل نہیں اور
 رشتہ میان نازکون کا ایک الف ہی مین یعنی خیال دروغ و حیل مین معنی ترکیبی
 قشوی قامت حسینون کا جو شل الف کے راست و مستقیم نیچے قبا کے ہی خوب بنا سے
 بقا کا برہم کر نیوالا ہی اور کمر کا بیان یہ ہی کہ دل کمر کا سر مو ہی جو رگ جان عاشقون کو
 ہر طرف سے پیچا ہر مین ڈالتا ہی سر مو کہنے سے نہایت ہی انعامی کمر کی ظاہر معنی
 محامے نشر لفظ قمہ مین الف آنے سے قامت ہوتا ہی اور معمول کہ تا وقف مین ہا ہوجاتی
 ہی اور مین مین الف داخل ہونے سے میان ہوتا ہی معنی معامے قشوی بقا کے
 درہم ہونے سے قبا ہوتا ہی سر لفظ موکا میم ہی اور دل کمر کا اور اطراف کمر کے رگ مقلوب
 جو اسکو پیٹے ہوئے ہی محسنات کلام قامت کے لئے لفظ ناز کیسا پروردہ ہی
 نازنینان مین بھی ناز موجود میان اور کمر مرادون کمر مین ایہام باعتبار معنی ٹپکنے کے
 الاحتلاف شارح نے لکھا قلب لفظ کمر کا رگ اور جب لفظ رگ کا پہنچ کھا گیا کمر اقدم
 تاخر سے ہی کمر ہوگا انتہی شارح نے جانے کہاں سے یہ لوٹا پوٹی بے معنی پیدا کی عبارت
 مصورح مین تو ہی نہیں شاید در دل کمر و از ہر سو سے پیدا کی ہی سودل کمر مصورح نے
 اسلئے کہا ہی کہ کمر کا دل سر مو ہی یعنی بیچون بیچ اسکا نہ یہ کہ قلب اسکا جو بے معنی
 الفاظ نکلتے ہیں جن سے معنی ترکیبی سے ربط نہیں اور ہر سو سے وہی اول خبر کہ وہی
 طرف ہیں مع قلب مقصود ہی جو رگ حاصل ہوتا ہی اور یون تو مرگ کمر کمر گم رگم
 گرم رگ بہت لفظ نکلتے ہیں بامعنی و بے معنی خلاف ربط معنی ترکیبی کے اور عالانکہ مصورح نے

اپنی تقریب میں میم کو الگ رکھا ہی سر موکرا اور کاف ورے کے قلب سے رگ الگ رکھا ہی اور
یہ میم سمیت اپنی کایگری گری ہے ہیں میں تو مصرح کے کلام اور ایما و اشارات کا پیرہون
وہیں متن مطبوعہ میں طول امل کے بجائے طوال اور میں کی جگہ میں غلط ہے۔

نکتہ ایدرویش اگرچہ سرین سمن بران فون یعنی ماہی ساق سیمین دردامن دارد
اگر پردہ از روی سے برداری رین کہ تدریش غلبہ گناہست دامنگیر گرد و دندان طع
از روی بہرکن تازی یعنی سیرانی نم فیض بے پایاں یا بی قطعہ اگرچہ سرین خوبان سرین
بیکرا نسبت + ہر کو سر سے داشت پاد کشید ازوے + بالائے دلبران رادرزیر پا
دوسا قست + چون لام الف کہ ہر کس پانچ دید ازوے + اللغات سرین ہندی
سیوتی رین ہر کرنا اور رنگ و چرک اور غالب ہونا گناہ کا کسی پر اور خبیث فرشت
نفس ہونا و بالکسر ایسی چیز میں پڑنا جس سے نکلتا میسر نہو تری سرداری پانچ جیسے کہ
بعض آدمی اور جانور کے پانوں میں پانوں پڑ جاتا ہی جسکو کو لچم کہتے ہیں اور اکثر گھاتا
ہی جیسے شکل لام الف کی خط نسخ میں ہوتی ہی و ہونڈا کلامتے ترکیبی شرا ایدرویش
اگرچہ سرین سمن برون کا فون یعنی ماہی ساق سیمین کی دامن میں رکھتا ہی یعنی سرین
کے ذیل میں ساقی ہی ہی اگر تو اسکی رو سے پردہ اٹھا لیا گارین کہ کسی چیز میں جنس جانا
اور اندیشہ غلبہ گناہ کا ہی ضرورتیہ دامنگیر ہو جائیگا اور تجکو روک لیا اور دندان طع کے
اسپر مت جمانے بلکہ اٹھالے تو رہے یعنی سیرانی نم فیض بے پایاں کی پائے معنے ترکیبی
قطعہ اگرچہ سرین خوبان کے سرین بیکران ہیں لیکن جس نے سر سری و سرداری کا
رکھا اسنے قدم اس سے ہٹایا ہرگز اسپر نہیں بڑھایا اور یہ جو بالا اور قد دلبرون کا ہی اسکے
نیچے دوساق ہی ہیں مثل لام الف کہ جیسے ہر کسی نے پانچ دیکھا اور منہ کے بل گرا بس
ان دوساق کی تشبیہ اس لام الف مقرائی سے نہیں ہتی بلکہ سید سے لام الف سے
جسکی یہ صورت ہوا معنے معامے شر دامن سرین کا فون اور فون ماہی جو اسکے
دامن میں ہی پردہ لفظ سرین کا سین ہی جب سین اٹھا لیا جائیگا رین رہیگا جسکے
معنے لغات میں مرقوم ہوے اور جو دندان طع کے جو سین ہی اس میں موجود ہیں

اٹھالیے جائینگے رے رہیگا اور رے بمعنی سیرابی معنی معامے قطعہ سرین جو بے کنارہ
ہونگے سرین ہوگا اور جب سرین سے پانوں نکال لینگے جو نون ہی سری رہیگا بالامین
باپا ہی اور اسکے یعنی پا کے نیچے لاکہ مثل دو ساق کے ہی محسنات کلام دردامن ارد
اور دامنگیر کیسا ابلغ ہی سرین بیکران میں کیا ہی لطف ہی بمعنی بے کنارہ اور پھر ایسے ہی
سرے داشت اور پا در کشید بالاکسیا لطیف ہی یعنی بالاکے ساتھ ہی مطلب یہ کہ باپا ہی
اور اسکے ساتھ لا دو ساق اور اسی کی رعایت سے پانچ اور ہذا القیاس للاختلاف
متن مطبوعہ میں بے پایان کی جگہ پایان اور لبران کے بجائے دیران غلط ہے۔

نکتہ امر دراکہ تیر نظر ہائے مختلف چون الف از پیش رو دور افتد مرد بر آید و اگر میم
چشمش الیف آن الف شود نغوذ با سدا ول نظر بازان بوی اُم یعنی قصد نمایند و در
آخرش رد کنند قطعہ امر امر در انباشد ہیج اصل + گر نباشد از دلیل پائے بست +
جمع امر مرد شد یعنی چو شمع + مرد آن امر دکہ باجمی نشست + اللغات امر و جان
بے ریش و شاخ بے برگ اما رد و مرد جمع الیف یار و دوست و ہجو نظر بازان عاشقان
حبسکی ہندی گھور نیوالا دلیل دال مراد ہف پائے بست پشتہ دیوار اور بتائے دیوار
مرد کی ہندی مرا یعنی مینہ واحد نائب معنی ترکیبی شر امر اگر تیر مختلف نظرون کے
مانند الف کے اسکے پیش رو سے دور پڑینگے مزد مرد نکے گا کہ نظر بازون سے بچا رہیگا
اور اگر میم اسکی چشم کا الیف الف کا ہو گیا اور دونوں مل گئے پھر تو خدا کی پناہ اول تو نظر باز
ام یعنی قصد اسکا کرتے ہیں اور آخر میں رد کر دیتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ امر دکے
کسی کام کی کچھ اصل نہیں ہوتی جب تک کہ کوئی دال و دلیل اسکی بنیاد اور پشتہ
کی طرح اسکا مددگار نہوا سوا سٹے کہ وہ نیک و بد کو خوب نہیں جانتا جمع امر کی مرد ہی
اس سے یہ ایما ہو کہ جو امر د شمع کی طرح جماعت میں بیٹھا بس وہ مردہ ہو کسی کام کا نہ رہا
معنی معامے شر امر دکے پیش رو سے جب الف تیر نظر کا دور پڑے گا مرد ہوگا اور جو
میم اسکا الیف الف کا ہوگا ام حاصل ہوگا اول میں آخر میں رد ہوگا کہ یہ دو جسم
امرد کے ہیں معنی معامے قطعہ امر میں دال کو پا بست کرنے سے امر د ہوتا ہی

امرد کی جمع مرد ہی پس اگر امر و شمع جمع کی بیگیا تو مرد ہی اور مردہ نہ زندہ پس مرد بفتح میم و مرد
بضم میم جمع اور مرد بضم میم بصیغہ ماضی تجنیس تام امر و تجنیس زائد محسبات کلام
تشبیہ الف کی دور رہنے میں کیسی ظاہر ہو کہ الف کسی سے ملتا نہیں ہوا ابتدا میں جمع اور شمع
اور اصل اور ہائے نیست اور الیف والیف سب مراعات و مناسبات ہیں الاختلاف
میں مطبوعہ میں مرد کی جگہ مرا و ربوے کے بعد لفظ ام نہیں لکھا۔

انگشہ اہل صباحت ازین رو کہ بادی جوانی و کودکی در سر و زاندا ز صبا کہ عاشق ست روی
پوشند و سر در نیا و زندا ما بجمت حت کہ در آخر ست بر تعجیل و تراشیدن برگ دلیل ست
کہ عاشق بعد از تمامی صبا کہ میلست بزودی میل برگ وصال از گلبن جمال ایشان تراش
کنند رباعی گفتم بہ می بگر جان و بنار و گفتا نہ پیشم عاقبت گفتا کو + بادل گفتم چہ حالتست
این دل گفت + نیکوے و کوسست اول و آخر او + اللغات صباحت بفتح خوبی و جمال
صبا بفتح باد و شرقی صبا بکسر کو دے و بفتح و ہنزہ بازی کرنا لڑکون کے ساتھ صبا بفتح و
تشدید با عاشق ہونا تراش طبع و امید و افتخار و آرایش حت بالفتح و تشدید یحقن برگ
از و رخت و اسب تیز رفتار و شتر مرغ و تیز رومے معنی ترکیبی نشر اہل صباحت کہ حسین لوگ
ہیں اس سبب سے کہ بادی جوانی اور کودکی کی ای غرور و ناز سر میں رکھتے ہیں صبا
سے کہ عاشق ہی ٹٹھ چھپاتے ہیں اور انکو خیال میں نہیں لاتے لیکن حت جو آخر میں ہی
اور تعجیل اور تراشیدن برگ پر دلیل یہ بتاتا ہے کہ عاشق بعد تمام ہوئے صبا سے یعنی عشق
کامل کہ بادی خواہش برگ وصال کی انکے گلبن جمال سے آراستہ کرتا ہی اور لذت
وصال کو پاتا ہی پھر وہ نفرت اور بیزاری انگلی نہیں رہتی معنی ترکیبی رباعی اس
رباعی میں غلطی الفاظ کی معلوم ہوتی ہی نہ کوئی معما معلوم ہوتا ہی بعد تحقیق لکھو گاشع
کے معنی نہ جگو کبھی پسند ہوے نہ ہیں لہذا ویسے ہی چھوڑتا ہوں معنی معما کے نشر
صباحت میں صبا بمعنی باد اور کودکی اور عشق بازی سب معنی میں ہی جیسا کہ باد اور جوانی
اور کودکی معما نے کہا ہی اور حت اسکے آخر موجود کہ مجموعہ دونوں کا صباحت ہوتا ہی
معنی معما رباعی اسکا غرض معنی ترکیبی میں جو لکھا ہی یہاں ہی الاختلاف میں مطبوعہ

مین بجائے صبا صبا غلط ہے۔

نکتہ صاحب حسن ملیحی چون ملتی شود اندوی خوب خود ملالت بیند اما بہ بیند کہ جمعیت
محاسن عاقبت و حیات عافیت اکنون دست میدزد و لفظ ملتی رونماے این معنی است
یعنی اولش بر ملت یعنی ملائمت و آخرش بر حی یعنی جمع کردن حیات دلالت دارد
رباعی امر کہ میان فتنہ و خوف خطر + مردست بزرالفت تیر نظر + با نام نکو چو ملتی شد
نامش + با ملت حسن خلق شد زنده سیر + اللغات کیج ہمک سود و نکین و چاہ شور
ملتی صاحب لمحی محاسن نکو بہر جمع حسن بر خلاف قیاس و ریش ملت بالکسر دین و بالفتح
خاکستر گرم و خاک گرم معنی ترکیبی نشر کوئی صاحب حسن ملیح جب ملتی یعنی صاحب
ریش ہوتا ہو تو وہ اپنی صورت دیکھ کے آپ ملالت دیکھتا ہو کہ وہ صفات و نزاکت صورت
میں نہیں پاتا جسکو دیکھ کے خوش ہوتا تھا لیکن اسکو یہ دیکھنا چاہیے کہ جمعیت
محاسن عاقبت اور زندگی عافیت کی اسی وقت میں حاصل ہوتی ہے خود لفظ ملتی اسکی
صورت دکھا رہا ہو کہ اسکے اول میں ملت یعنی ملالت ہی اور آخر میں حی یعنی جمع کرنے
حیات پر دلالت رکھتا ہے معنی ترکیبی قطعہ امر کہ در میان فتنہ اور خوف خطر کے
مرد ہی نیچے الف تیر نظر کے کہ ہر کسی کی نظر آسپہ پڑتی ہے جس سے ہر قسم فتنہ کا خون ہی
اگر نیک نامی کے ساتھ اس وقت سے نکل کے ملتی کے نام کو پہونچا اور دال می والا
کہلایا تو وہ ملت حسن خلق کے ساتھ زندہ سیر ہوا اس واسطے کہ امر دین مرد ہی اور
ملتی میں حی معنی معماے نشر لفظ ملت کو حی پر لانے سے ملتی ہوتا ہے عاقبت عافیت
تصحیف معنی معماے رباعی لفظ امر دین مرکب نیچے الف کے ہی لفظ زندہ مراد
حی کا ہے جب حی لفظ ملت سے ملیگا ملتی ہوگا محسنات کلام محاسن میں ایہا م ہے
باعتبار معنی ریش ملیحی ملتی نوع تجنیس الاختلاف متن مطبوعہ میں ملتی کو ملتی
عافیت کی جگہ بھی عاقبت پھر ملتی کو ملتی ایسے ہی تیسرے مصرعہ میں غلط لکھا ہے۔

نکتہ لام زلف در ابتداء لمحی اگرچہ نشان تاحی دو رماہ حسن رخسار ست از رو
معنی زہرے در پیش حیمہ جہ فتنہ انظار ست شعر بیدل آمد ہے زہرہ زہرہ دل شد

چو گشت ریش آورد **اللغات** تحید بالکسر موے ریش لام زره حید بالفتح و تشدید یا مارگزیدہ
جسٹ بالعم و تشدید تن مردم وغیرہ و بالکسر بلا حید بفتح و تشدید یا طفل معنی ترکیبی نشر لام
ریش کا اسوقت میں کہ ابتدا الحید یعنی دائرہ کی ہوتی ہے اگرچہ اس بات کا نشان ہے کہ دورہ
ماہ حسن رخسار کا تمام ہوا اس واسطے کہ دورہ ماہ کا تیس دنیں تمام ہوتا ہے اور لام کے بھی
تیس عدد ہیں لیکن از روے معنی کے یہ لام ایک زره ہے یا سائے حید ای مار بلافتہ نظر وکی یا مار مجسم
فتنہ نظر وکی یعنی نظر وکی بلا اور ان کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے معنی ترکیبی شعر عربی تیر نظر سے بے دل
ہوتا ہے اور اس پر تیر نظر کے پڑتے ہیں اور جب ریش نکال لاتا ہے تو شیر دل ہو جاتا ہے
معنی معامے نشر لام کے تیس عدد ہیں جب سائے حید کے آنگا حید ہو گا حید جہ نفیج ہاگر
معنی معامے شعر عربی بیدل ہے اس کا دل ہے اور ظاہر ریش کا قلب شیر
محسنات کلام لفظ تمام کیسا مناسب ماہ کے ہے ایسے ہی از روے مناسب رخسار
آمد اور آورد بھی علی ہذا الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے لام نام اور زر ہے کی جگہ زر ماہی
اور بجائے گشت کت غلط ہے نہ بعد حید کے لفظ جہ کا ہے۔

نگمہ رقیبان حسن بہت طبعی کہ دارند اول اظہار رقی و عبودیت نمایند و آخر بسبب
سگ سیرتے ازان معنی رجوع نمودہ خصم دامنگیر شوند و لفظ رقیبان گہبان این معنی بہت
کہ رقی در اول تحریر دارد و باکہ راجع ست دامنگیر نیز قطعہ در لغت جمع گرد نیست رقب +
بہ سنان نیز شد لغت مانند یعنی آن بہ کہ گردن رقب + بہ سنان عاقبت شود پیوند **اللغات**
رقیب گہبان اور ایک معشوق کے دو عاشق کہ ایک دوسرے کے گہبان ہوتے ہیں
رجوع بفتنیں باز گشتن رقب جمع رقیب رقب گردنا معنی ترکیبی نشر رقیب حسن کے
جو اپنی اپنی طبع شخص حسین میں رکھتے ہیں اول تو بڑے رقی و بندگی ظاہر کرتے ہیں
آخر بسبب سگ سیرتی کے اس بندگی و عبودیت سے پھر کر دشمن دامنگیر ہو جاتے ہیں
چنانچہ لفظ رقبانی گہبان اس بات کا ہے کہ جب اسکو لکھو تو پہلے رقی تحریر میں آتا ہے
اور باکہ معنی راجع کے ہے اس رقی کی دامنگیر بھی ہوتی ہے۔ معنی ترکیبی قطعہ لغت
کی رو سے رقبہ یعنی گردن کے جمع رقب ہے اور الف بصورت سنان کے مطلب یہ کہ

بہتر ہی ہو کہ گردن رقبہ کی انجام کار سنان کی ہم پیوند ہوتی رہے ورنہ گردن بڑھا بڑھا کے کیسے چلے
 طعن و تشنیع کے مارتے ہیں اور جھگڑے نکالتے ہیں **معنی معما** شر رقبہ کے اول میں رقب
 اور آخر میں باوجود **معنی معما** قطعہ رقبہ میں رقبہ بننے گردن کے ہی جب سنان
 الف سے ہم پیوند ہوگی رقبہ ہوگا محسنات کلام خصم دامگیر بر عایت سنگ سیرتی
 کیسا خوب ہی ایسے ہی لفظ رقبہ و نگہبان این **معنی الاختلاف** متن مطبوعہ میں بجائے
 رقبہ ررق غلط ہے۔

حکایت یکے از نظر بازان را چشم بروی بدخوی افتاده بود و بندہ خوی بلایوی او شدہ ہر دم
 از منہ رقبہ بان نم دل بردیدہ ظاہر کردی و ہر زمان از جمع عاشقان جم لینے سری پیمانہ عمر پیشین
 آوردی روزی قصہ غصہ حال را با یکی از اہل کمال باز نمود گفت ندانی کہ ہر کہ متعشق شود صد
 صورت منفس پیش آید و ہر کہ شاہد را دل دہدہ دل از دنیا لہ اش مشاہدہ ناید قطعہ بہر
 جہیل راست کند ی زہیم زلف و زان میل خلق و عقب او مجہد دست + مشتاق را کہ صد ہوس
 از پئے یکے + از مشت رونہ پیچد اگر یک دگر صد دست + اللغات نظر باز عشقا ز منہ بالفتح
 بازداشتن غصہ اندوہ گلوگر متعشق عشق و ز زندہ منفس کند و تیرہ تجد از سر نو کوئی کام کریند الا
معنی ترکیبی شر ایک نظر باز کی آنکہ ایک بدخوی صورت پر پڑی تھی اور اسکی خوبلا جو کا بندہ
 ہو گیا تھا ہر دم رقبہ بان کے منہ کرنے سے نم دل کو دیدہ پر ظاہر کرتا تھا کہ میرے دل میں یہ نم بھری
 ہی مطلب یہ کہ روتا تھا اور ہر وقت جمع عاشقوں نے جم لینے پیمانہ عمر کو پیش چشم بھرا ہوا دیکھتا تھا
 کہ اب کوئی مارے ڈالتا ہی آئیکدن قصہ غصہ حال کا ایک اہل کمال سے ظاہر کیا کہ روز تو جو کچھ ہوتا تھا
 وہ ہوتا تھا آج یہ ہوا اُسے کہا کہ تو نہیں جانتا جو کوئی عشق اختیار کرتا ہی اور متعشق ہوتا ہی سوچتین
 منفس اُسکو پیش آتی ہیں اور جو کوئی شاہد کو دل دیتا ہی وہ دل پیچھے اُسکے مشاہدہ کرتا ہی **معنی**
ترکیبی قطعہ جہیل کے سر پر ایک کند جیم زلف سے ہی اس سبب سے میل خلق کا اُسکے
 پیچھے مجہد اور ہر دم تازہ ہی اور اُس کند کے کشش میں کھنچا جاتا ہی مشتاق کسی کا جو سیکڑوں
 ہوسنین ایک کی خاطر دل میں رکھتا ہی وہ کسی کی مشت ہے منہ نہیں پھیرتا اگر ایک ہو جب کیا
 اور سوہون تب کیا **معنی معما** شر چشم مراد عین جب عین لفظ بد پر آنگا عید ہوگا

جو اشارہ لفظ بندہ سے ہی یا با معامین یکسان ہیں نم کا دل من جب دیدہ پر جو مراد و عین کا ہی
 ایک گمانع ہوگا لفظ جم جب پیش چشم آئیگا جو عین ہی جمع ہو جائیگا متعشق میں مد سے مقصود
 قاف ہی جسکے سو عدد ہیں باقی صورت اسکی صورت منفی جو پیش قاف ہی صورت سے
 مراد نقش ہوا ش کا دل شا اور دہ کا دل ہد جس سے شا ہد ہوتا ہی جو جو تصحیف قصہ غصہ
 بتینیس مفروق معنی معامے قطعہ میل کے سر پر جم ہونے سے جمیل ہوتا ہی مشتاق کے
 اول مشت ہی اور پھر الف مفہوم یک کا بعد اسکے قاف سو عدد والاحسنات کلام نظر چشم
 رو دل دیدہ صورت سب مناسبات شا ہد مشاہدہ اشتقاق دل و دہدہ و نبالہ سر کلمہ دال
 ایسے ہی ضد صورت اور جمع اور جم وغیرہم الاختلاف متن مطبوعہ میں دیدہ کی جگہ بریدہ
 اور جمع کو جمع اور جم کو جم منفی کو منفی صد کو صد و گر کو اگر غلط لکھا ہی۔

فصل المباشرة

گنتہ کثرت مباشرت ببدی احوال منتہی شود و لفظ مباشرت مباشرتین معنی سست کہ
 ما قبلش شریست و دوام و طی بنور دیدن بساط نشاط متاد می میشود و لفظ و طی برین معنی
 مطبوعیت کہ آخرش طی سست شعر نفی ریاست ارنہود و مباشرت + لفظ مباشرت زچہ گوید
 مباشرت + اللغات مباشرت جماع کرنا مباشرت بضم میم و کسر شین اختیار کنندہ اور کسی
 کام میں گھٹنے والاشرت بالکسر والتشدید حرص و نشاط جوانی و بد شدن و طی جماع اور پائمال کرنا
 متاد می بضم میم و فتح فوقانی و کسر الف و لازمتوی بالفہم نور دیدہ شونہ دم پیچیدہ شونہ طی بتشدید یا بچپن
 و نورونیت اور وہ موضع جہان کا قصد ہوت بافتح و متر معنی ترکیبی شریست کی کثرت
 بباحوالی پر منتہی ہوتی ہی اس بات میں خود لفظ مباشرت کا گھسا ہی اس واسطے کہ اسکا انجام
 شترہ ہی اور اسکے معنی بد ہونے کے اور ہمیشہ کی و طی یہ بساط نشاط لپٹنے پر درازی کرنیوالی
 ہی کہ یہ امر لفظ و طی عین لپٹا اور پیچیدہ ہی یعنی طی جسکے معنی بچپن کے ہیں یعنی دوام و طی
 سے قوت باہ اور و طی کی طی ہو جانی ہی باقی نہیں رہتی معنی ترکیبی شعر اگر مباشرت
 میں معنی ریاست کے نہوتے تو لفظ مباشرت کا جو کہہ رہا ہی مباشرت یہ کیسے کہتا بس

معلوم ہوا کہ کثرت مباشرت سے ریاست و معاشرت میں بھی خلل عظیم پیدا ہوتا ہی مباشرت
 ای سرداری مباشرت معنی معاشر مباشرت کے آخری شرت اور وطنی کے آخری ظاہر بساط
 نشاط تصویف معنی معاشر مباشرت کو تحلیل کرنے سے مباشرت ورت ہو محسنا
 کلام مباشرت اور مباشر اور وطنی منظوی دونوں میں صنعت اشتقاق ایسے ہی شرت
 مباشرت سے اور وطنی و وطنی سے الاختلاف متن مطبوعہ میں تبدی کو بیداری غلط ہے
 نکتہ الف جامع علم آلت تناسل و عین علامت سیر چشمہ توالدست ہر کہ این عین و الف ان
 جامع دور و ارجم یعنی پادشاہ وقت خود با شد قطعہ میان لفظ جامع ست جمع آبجیات
 بمع نالہ دل ہر کہ آب ریخت رسید + جمع راعربان گفته اندارینے + بوی ہر انکہ بہ پیچ
 بمع خود بہ برید + اللغات تناسل از یکدیگر زادن توالد ہم بدین معنی و مجموع آلت تناسل
 یا توالد ذکر مرد + معنی ترکیبی نشر الف جامع کا علم آلت تناسل کا ہی اور عین علامت
 سیر چشمہ توالد کی ہی جو کوئی اس عین و الف کو جامع سے دور رکھیک پادشاہ ارجم وقت کا
 ہی یعنی جمع کرنے میں توالد تناسل ضرور ہی اور توالد تناسل میں بہت جھگڑے اور آفتین
 اسلئے کہ خیال داری بگر خوری ہی اور مجر دو تنہا اپنے وقت کا پادشاہ شعرا کی گرفتار
 پائے بند خیال + دگر آسودگی بند خیال + معنی ترکیبی قطعہ لفظ جامع کے درمیان میں
 آبجیات جمع ہی پس جسے اس آبجیات کو بٹویا وہ عجم دل کو پہونچا یعنی نالہ دل کو عرب کے
 لوگ جامع کو آتے کہتے ہیں لاجرم جو اسمین لیٹا اور بکثرت اسکا شائق ہوا اُسے اپنی جڑ
 کاٹی معنی معاشرے نشر لفظ جامع سے جب الف و عین دور ہوگا جم رہینگا معنی
 معاشرے قطعہ جامع کا اول آخر جمع ہی جسکا قلب عجم اور درمیان میں اسکے جسکو
 آب حیات کہا ہی اور جامع کو عرب ارینے ارہ کے بھی کہتے ہیں جو جڑ کاٹنے والا ہی
 محسنات کلام جامع جمع عجم تینوں میں عین ایسے ہی علامت عربان الاختلاف متن
 مطبوعہ میں عجم کی جگہ غنچ غلط ہے۔

نکتہ جم پری پیمانہ است و عامج سریع السیر را گویند اشارت ست بدانکہ جامع کہ
 اولش پری پیمانہ عمر ست و فوت صحت چون بگردانی نشان نگو سناری اوانی زندگانی

وسعت سیر و جوانی باشد و بعضی نازک پوست و عاصب قاطع باشد و دلیل قاطع سنت کہ چون بضاع را عاده کنی پوست نازک خود را بصبب سیلان آب تیغ شہوت عاصب گردی قطعہ صورت نیک اگرچہ نیک آید بچشم + لیک کین قلبی از و حاصل شود + وضع بعضی از جمیع بعضی آمدہ است + لیک از تفریق عصب دل شود + اللغات جم اورعاج کے معنی خود مصرح نے لکھ دیے او آنی بفتح جمع اناظر فہا بض اور عاصب انکے معنی بھی مصرح نے تحریر فرمادیے بضاع بالکسر و ضا د معجمہ جماع کرنا و فرج زن و نکاح و کابین و طلاق صیب بفتح تین نیچے کرنا پانی نہر و دریا کا نیک بفتح جماع اور نام حقیقی جماع کا عربی میں ہی ہے + بعض بفتح جماع کرنا اور روان ہونا پانی کا اور سورخ مشک بعض بفتح جماع کرنا اور فرج زن و گوشت پاریا عصب بفتح و صا د مہلہ بریدن معنی ترکیبی نشر مصرح کہتے ہیں جم کے معنی پری پیمانہ اور عاج سریع السیر اند و نون لفظون سے اشارہ اسبات کا ہے کہ جماع کا اول جم ہے جس سے پری پیمانہ عمر اور فوت صحت کی ہے یعنی عمر گھٹتی ہے اور صحت فوت ہوتی ہے اور جو جماع کو لوٹو تو اس سے نگو سناری نظروں زندگانی اور سرعت سیر عمر و جوانی کی ہے کہ عمر و جوانی دونوں بہت جلدی گذر جاتی ہیں مطلب یہ کہ تکرار و کثرت جماع بڑے نقصان کی چیز ہے دوسری صورت پر کہتے ہیں کہ بعض نازک پوست ہے اور عاصب قاطع بس بضاع کو جو بعضی جماع کے ہو اگر لوٹ لوٹ کے کرتا ہے اپنے پوست نازک کو جیسا کہ جوانی میں بہار ہوتا ہے گرتے پانی سیلان آب تیغ سے قطع کرتا ہے گرتے پانی کی قید اسلیے ہے کہ اسمین شدت اور فوت بہا دینے کی بہت ہوتی ہے بلکہ جو شے اسکے نیچے ہوا گھٹ کر پھینک دیتا ہے معنی ترکیبی قطعہ صورت نیک کی جو بعضی جماع کے ہے اگرچہ بصورت نیک بعضی خوب کے نظر میں آتی ہے لیکن کین قلبی اس سے حاصل ہوتا ہے یعنی اول جوش جوانی میں تو کثرت اچھی معلوم ہوتی ہے پھر جب دل بھر جاتا ہے تو اس سے نفرت اور کینہ دلی پیدا ہوتا ہے اور وضع بعضی کی جو بعضی فرج کے ہے جمیع بعضی یعنی گوشت پارون سے ہوتی ہے لیکن جو تفریق کرو ان گوشت پارون میں اور اسمین تویہ عصب دل کی ہے جس سے دل قطع ہوتا ہے اور تفرقہ پڑتا ہے معنی معامے نشر جماع کے اول جم موجود اور جماع کا

قلب عامی بضع کے اول بضع ظاہر اور جو بضع کا اعادہ کر نیکی عاصب ہوگا صادقاً و معاملاً ایک
 ہیں معنی معاملاً قطعہ نیک نیک تجنیس تام اور نیک کا قلب کین بضع بضع تجنیس اور
 قلب اسکا عصب ضا صا و معاملاً ایک ہیں محسنات کلام وضع بضع جمع کیسے لفظ جمع کے
 ہیں جمع تفریق باہم مناسب صلب سیلان آب تیغ برعایت یکدگر سیلان میں ابہام ہی
 کہ جریان آب و منی دونوں کو کہتے ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں فوت کو قوت عاصب
 کو عاصیت صلب کو صلب پھر عاصب کو عاصب از جمع کی جگہ از جمعیت بضع کے بجائے
 دل غلط ہی۔

نکتہ لوطی بہ پیشوائی لام لوط بمعنی حب شہوت سست و طی در عقب دارد و اگر ازین عمل
 منصرف و منقلب شود در طول و فضل از حق پیش او آید و زانی واضح الف آلت سست
 در درون زنی اگر ازین شغل باز گردد و ناز و نعمتش از عقب بیرون آید قطعہ من زن تو اسے
 لواطت بروی حد طہارت کہ بنگری زنگو ساریش نشان تجاوز الف بدامن زن
 نیز در زمانہ رسائی کہ با نرت دل نوز کا بہ خارج محل اللغات لوط کے معنی مصرح نے
 لکھ دیے طی بالفتح نور دیدن و نور و منصرف بضم میم و کسر از عالی بہ حالی گردنہ منقلب
 و اثر و ن شونہ طول بالضم درازی و دراز ہونا بالفتح احسان رکھنا اور بڑھانا زانی حرام
 جماع کرنیوالات طول گردن کشی و تکبر کرنا اور گردن اٹھانا دیکھنے کے وقت نیز بالفتح و تشدید زانی
 مرد تیز فہم وزیرک و حیست زکا بالفتح بڑھنا زیادہ ہونا معنی ترکیبی نشر لوطی حبس کا پیشوالام
 لوط کا ہی اور یہ پیر و اسکا بمعنی حب شہوت کے ہی و طی عقب میں رکھنا ہی پس اگر اپنے
 عمل سے بچ جائے اور منقلب ہو جائے تو دس احسان و فضل حق تعالیٰ سے اس کے حصہ
 آئیں اور زانی کہ وہ آلت اپنا کسی عورت غیر کے درون میں رکھتا ہی اگر اس شغل سے
 ہلٹ جائے اس کے پیچھے دس ناز و نعمت ظاہر ہوں معنی ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہیں
 خبر دار لواطت کا روے حد طہارت پر قائم مت کر اور طہارت کو لواطت مت بنا کہ
 لواطت کو زنگو سار کرنے سے تجاوز دیکھ گیا اور زنا کے واسطے دامن زن میں الف
 بھی مت لگا کہ دل نوز کا کا تیرے واسطے بسبب خارج محل کے یعنی جب خارج محل کے کھائیگا

اور باز رہنے کی سختی اٹھائیگا تو تیرا دل نرؤز کا پائیگا اور ضرور ہی زنا و جماع کے باز رہنے سے نرؤز کا کوترتی ہوتی ہی مغنے معماے شرجب لام پیشوا و طی کا ہوگا لوطی ہو جائیگا لوطی مین لوط کے قلب سے طول ہوتا ہی اور یا دس عدد والی اسکے ساتھ جسکا ایما ہی وہ طول پیش او آید زانی مین الف در درون زنی واضح اور یا دس عدد والی اور زنا کے لوٹنے سے ناز ہوتا ہی اور زانی سے بھی لفظ ناز نکلتا ہی مغنے معماے قطعہ طہارت کی لفظ کی ایک حد مین طاہر دوسرے مین تاجبکا مجموع طہت ہو واجب لواطت کا لوا اسپر آئیگا لواطت ہو جائیگا اور لواطت سرنگون تقاؤل دامن لفظ زن کا فنن ہی جرب الف اسکے دامن مین آئیگا زنا ہوگا اور زن کو قلب کرنے سے نر ہوتا ہی محسنات کلام لام لوط کی پیشوائی لوطی مین ظاہر اور انصاف و انقلاب و نگو سناری انکے مناسب کہ جب و جلنا عالمہا سا فلہا کے انکی زمین کا تختہ لوط دیا گیا تھا الاختلاف شارح لکھتے ہین زانی کے منقلب ہونے سے نیاز ہوتا ہی اور جو یا مسائی سا قط ہونا ز ہوتا ہی انتہی مصرح نے نہ کوئی اشارہ لفظ نیاز کا کیا ہی نہ اسقاط یا کا بلکہ چون ازین شغل باز گردد کہا ہی کہ وہ شغل زنا ہی جو لوٹانے سے ناز ہوتا ہی بے تکلف نہ اسقاط کی ضرورت نہ خلاف ایما مصرح کے اور لکھا ہی لفظ زن کا جب خار سے کہ بصورت الف کے ہی مقارن ہوگا زنا ہوگا یہ صورت بھی بے ایما و اشارہ مصرح کے ہی البتہ محسنات کلام سے ہی نہ معما متن مطبوعہ مین پیشوائی کی جگہ پیش والی منصرف کو متصرف بخار کے بجائے بجا رکھا ہی۔

تکتم اجزائے زنا دلیل نیست برانکہ ازوے حقن بر حبس نفس باید کرد زیرا کہ زنا حقن را گویند و زام زوجه نشان آنست کہ با وی صلت قلب و تخفیف و عاے شہوت جائز است از انکہ چون زوجه را دل دہی ہو و تخفیف از وی حاصل آید قطعہ باز گردد ان نقطہ را از حرام با تعلقن گردلت ہست آشنا و در دلیلے بایدت انزال را با زگردان تا تو مینہی لازنا + اللغات حقن بالفتح باز رکھنا اور روکنا بول اور اسکے مثل کا اور خون کسی کا نگاہ رکھنا اور زنا بمعنی حقن بمعنی کوتاہ و تنگ و باندارندہ بول و خون صلت بالکسر پیوستن و عطا دادن تخفیف سبک کردن و عا بالکسر و مد ہمزہ باران و ظروف ہجو و عادت

وحوض فراخ تفتن زیر کی ودانائی کے معنی ترکیبی شرمصرہ کہتے ہیں کہ خود اجزائے زن کی دلیل اس بات پر ہے کہ زنا سے حقن جس نفس پر کرنا چاہیے اس واسطے کہ زنا خود حقن کو کہتے ہیں یعنی بازداشتن اور نام زوجہ کا نشان اس کا ہے کہ اسکے ساتھ پیوستگی اور سبک کرنا ظرف شہوت کا جائزہ اس سبب سے کہ جب زوجہ سے دل لگائیگا مجوز اور تخفیف اس سے حاصل ہوگی یعنی خوگری اور عادت پذیری کے معنی ترکیبی قطعہ ای مخاطب اپنے لفظ کو حرام سے باز رکھ اگر تفتن اور زیر کی سے تیرا دل آشنا ہے اور جو اسپر تو دلیل چاہتا ہے تو انزال کو لوٹا اور دیکھ تو زنا ہوتا ہے یا نہیں کے معنی معامے شرمصرہ حقن حقن نہیں تام زوجہ کا قلب ہجور ہے کے معنی معامے قطعہ لفظ کو لوٹانے سے تفتن حاصل ہوتا ہے اور انزال کو لوٹانے سے لازماً محسنات کلام دل دہی کیا ہے خوب ہے کہ قلب کرنے اور دل لگانے دونوں کو شامل ایسے ہی ملت قلب پیوستگی دلی اور قلب کو الاختلاف متن مطبوعہ میں حقن کو حقن دو جگہ غلط لکھا ہے ایسے ہی دغا کو دغا ہجور کو ہجور دلت کو لب۔

حکایت یکے از غراب را کہ طراوت فروجاہت از رویش مبتا بعت صیانت آب پشت ظاہر بود گفتندش بدین صورت کہ از میان نسوان کنارہ گرفتہ نشان برجلیت تو چون صورت بند و بدین صفت کہ از زنان در زمان شہوت شباب آب اصلا ب را بازداشتہ فرق میان تو وزن چگونہ توان کرد گفت ندانید کہ مردی را مرد میتوان گفت کہ پاک دامن بود بلکہ ہر کہ از زنان کنارہ نگیرد و کنارہ جوید زن بود قطعہ چون الف ہر کو مجروح شد زباہ + بہ بود از جمع شہوت را ندگان + ہست شہوت بر دل توشہ ازان + بندہ گرد بندگی بندگان + اللغات غراب جمع غراب بڑا سے معجم مرد بے زن و غریب زن بے مرد خواہ الف والکسر از جندی مند دل و جاہت خوب صورتی صیانت نگہداشت آب پشت آب منی نسوان بالکسر زنان ر جلیت مردی اصلا ب جمع صلب بالفہم سخت و استخوان پشت باہ جماع کے ترکیبی شرم ایک کو غراب سے جوئے زن تھا اور طراوت آب و غراب و جاہت کی اسکے منہ سے بوجہ پیروی نگہداشت آب پشت کے ظاہر تھی یعنی آب پشت کو

بہا تانہ تھا سب اُس میں جمع تھا لوگوں نے کہا کہ بحالت ایسی صورت کے جو عورتیں خود
 تیری خواہاں ہیں اور تو نے اُسے کنارہ پکڑا ہی تیری مردی اور رجلیت کا نشان کیسے صورت
 پکڑے اور کیسے تجکو مرد جانیں اور اس کے ساتھ کہ تو نے زمانہ شہوت شباب میں آبِ صلاب
 عورتوں سے باز رکھا ہی تجھ میں اور عورت میں کیسے فرق کریں کہا تم نہیں جانتے مرد اُس
 مرد کو کتنا چاہیے کہ پاک دامن ہو بلکہ جو کوئی زنانہ یعنی عورتوں سے کنارہ نہ ڈھونڈھے
 اور کنارہ اختیار کرے وہ زن ہی معنی ترکیبی قطعہ الف کی طرح جو کوئی مجرباہ سے ہوا وہ
 جملہ شہوت راندوں سے بہتر ہی اور یہ شہوت جو تیرے دل پر شاہ ہو رہی ہی اس سبب
 سے ہی کہ تو بندہ بندگی بندوں کا ہو جائے یعنی غلام عورتوں کا معنی معمار نے شرع
 و جاہلیت اور آبِ پشت جمع ہونے سے غراب ہوتا ہی لشوان کا میان واو ہی جب واو
 کنارہ کریگا نشان رہیگا بصورت نشان شباب سے جو آب باز رکھا جائیگا شب رہیگا یعنی
 مرد جوان مردی کا دامن یا ہی جب پاک ہوگا مرد رہیگا زنانہ کنارہ الف فون ہی جب
 اس کنارہ سے کنارہ نہ کریگا بلکہ اسکی کنارہ ڈھونڈھے گا زن ہوگا چنانچہ لفظ زن
 کا اسکے کنارہ میں رکھا ہی معنی معمار کے قطعہ باہ کا لفظ جو الف سے مجرد ہوگا یہ
 رہیگا لفظ شہوت میں و ت قلب لفظ تو کا ہی جب و ت پر لفظ شہوت آئیگا شہوت
 ہوگا محسنات کلام رعایت طراوت اور آب اور پشت و رو کا تضاد ظاہر بلکہ
 ظاہر کہ مشتق نظر سے ہی یعنی پشت مناسب اسکے زنانہ زمانہ فونے تجنیس
 شباب اصلا ب سے بھی آب نکلتا ہی بندہ بندگی بندگان نیز فونے تجنیس زائد
 الاختلاف شارح اس فقرہ کے معامین یعنی ہر کہ از زنان کنارہ نگیرد و کنار
 جوید زن بود انتہی کلمہ نگیرد تحلیل یا فتنہ بد و جزیکے کرد و یکے نہ چون فون کہ جز
 اول نکر دست از زنان گرفتہ شود زانی ماند و کنارہ کلمہ زنا لفظ زن ست
 فقرہ کی عبارت اور اسکو غور و مطابق کرنا چاہیے پھر جو کچھ ہوتا متن مطبوعہ میں بجائے
 زنان زنا زندگان کو زندگان گرد کو کردہ غلط لکھا ہی۔

الباب الثامن فی فوائد المتفرقات

وفیه فصول

فصل فی اسنان العبر وفصل فی الحیات والممات

تمکتہ وہاں طفل گویا غنچہ البیست در شبنم نشر طفت پروردہ شدہ کو این خوردہ یاب کہ فای طفل در میان طل واقع شدہ و بدن کودک کوی کوئیست کہ از نشاط بازی پانگوب کو بنگر کہ دک کو فتن ست در پایش ظاہر رباعی ایام صبا کہ موسم عیش وصفاست + در عرت وطیب تازگی شکل صباست + کو یا کہ چشمہ بہم برقد مش + خود لفظ صبا ز ماد چشمہ برپاست + اللغات ظل بالفتح و تشدید شبنم و باران ۲ ہستہ صبا یا لکسر کودک و بالفتح باد شترتی معنی ترکیبی نشر دہان طفل کا گویا ایک غنچہ ہو شبنم نشر طفت مین پلا ہو کہ یا با ربیکی معلوم کر کہ فاطفل کی طل کے در میان مین واقع ہوئی اور بدن کودک کا گویا ایک کو پو بیٹے گیند کہ نشاط بازی سے پاکوب ہو کہ دیکھ لے دک کہ یعنی کو فتن کے ہو اسکے پانوں مین ظاہر معنی ترکیبی رباعی ایام صبا کے کہ موسم عیش وصف کا ہی سرعت اور طیب اور تازگی مین مثل صبا کے ہین اب کہتے ہین کہ مین آن یارون عزیز سیٹے ایام صبا کو ڈھونڈھتا ہوں وہ کہاں ہین اگر ملین تو آنکھین انکے قدمون پر رکھون لیکن جو دیکھتا ہوں تو خود صبا مادے چشمہ برپا ہی سیٹے خود صبا اُس زمان صبا کی عزت و تعظیم کر رہی ہی معنی معماے نشر طل کے در میان مین فالانے سے طفل ہوتا ہی اور فامعنی دہن کے بھی ہی اور لفظ کو جب لفظ دک کا پانوں بنے گا کودک ہو گا معنی معماے رباعی صبا بکسر صبا بفتح تجنیس تام صبا مین صبا بصورت چشمہ یا بہ شکل پاجب کا یا چشمہ برپاست ہی محسنات کلام لفظ فامین ایام ہو کہ یعنی دہن کے بھی ہی اور علی ہذا پانگوب صبا صفا بھی تجنیس کی قسم ہین لفظ گویا دہان کے ساتھ کیسا خوب ہو الاختلاف متن

مطبوعہ میں بجائے نشر پسر بجائے طیب طینت غلط ہے۔

نکتہ ایدرویش صفا و عذوبت سرچشمہ آب حیات در اول عمر ست چون ازان بگذشت تلخ
مرگ ست در لفظ عمر بنگر کہ اولش عین معین ست و آخرش مرگ ثلثان مرگ ست بمیلین
رباعی در دل شرف ست طفل را از دولت + و در دل شیخ و شاب حرف علت + امر د امرش
بہال دولت عالیست + سببت چو کشید سبب کشد و آنکہ لت + اللغات عذوبت شیرینی
مغین بالفتح آب روان دنام چشمہ بہشت ثلثان دو حصے مبین بالضم آشکار فاعلامت
شرف کی ہی نجوم میں سببت بفتح مین بروت سبب بالفتح و تشدید بادشنام دادن و بریدن
و نیز وزن معنی ترکیبی نشر مصدر کہتے ہیں اول عمر اپنے طفلی میں تو ایسی شیرینی و صفا ہی
جیسی آب حیات میں اور جب اس سے گزرا اور تجاوز کیا تو تلخی مرگ کی ہی دیکھ لے لفظ عمر میں
عین کہ چشمہ ہی اسکے اول میں مار معین موجود ہی اور آخر میں مر ہی جو دو حصے مرگ کے ہیں
یعنی بجملة تین حرف مرگ کے دو حرف ظاہر و آشکار معنی ترکیبی رباعی دیکھ لے طفل
کے دل میں فاشرف دولت و اقبال کی موجود ہی اور شیخ و شاب کہ بعد طفولیت کے
یہ دو درجے ہیں دونوں میں حرف علت کہ شیخ میں یا اور شاب میں الف ہی گویا دونوں
کے پیچھے علت لگی ہو ہاں جبوقت میں کہ طفل امر ہی ای بے ریش اسوقت میں حکم اسکا
بسبب دال دولت کے کہ وہ حسن و خوبی ہو امر اسکا عالی ہو کہ ہر کوئی بجاں و دل ماننا ہی
اور جب اسنے موچھین تانین تو پھر گالیان اور لاتین کھاتا ہی معنی معمارے نشر عمر کے اول
میں عین اور آخر میں مر عیان معنی معمارے رباعی طفل کے دل میں فاشرف دولت
کی موجود اور شیخ و شاب کے دل میں یا و الف حرف علت امر د میں لفظ امر کا ظاہر
سببت کے اول سے سبب اور آخر سے علت حاصل ہی محسنات کلام صفا و عذوبت
چشمہ آب حیات معین مر تلخی مرگ سبب مناسب یکدگیر و نیز بعض متضاد امر و تنیس ناقص
خواہ زاد الا حبل اف متن مطبوعہ میں لت کی جگہ لب غلط ہے۔

نکتہ جوان بیخ نہال شادمانی در آب زندگانی دارد در لفظ شاب بنگر کہ اصلش آبست
و پیر قدم لغزان عمر بروی افسردگی مشرب عیش دارد در ترکیب شیخ تامل کن کہ زیر قدمش

بخ بست قطعہ جوان را سرا مد چورے جوان + بود آنکہ سرا بہ پیشش جو نیست + سر پر پے بین کہ
 رایش ضعیف + بزیر پے پے ہر ہر ویست + اللغات شباب بہ تشدید با جوان شیخ
 بالغ پیر معنی ترکیبی نثر جوان کے نہال شادمانی کی جڑ آب زندگانی میں ہی جس سے
 وہ ہر دم تروتازہ اور شاداب ہی دیکھ لفظ شباب کی اصل آب ہی اور پیر کی عمر کا قدم
 ڈنگا تا کا بنتا ہوا روے افسردگی مشرب پر ہی ذرا شیخ کی ترکیب میں تامل کر کہ اسکے
 قدم کے نیچے بخ ہی معنی ترکیبی قطعہ جوان کا سرا بسا ہی جیسے راے جوان جس سے
 ہزاروں خوبیاں پیدا ہوتی ہیں اور ہر راے پر بالا اور فائق اور آن جوان میں ہی یہ کہتا ہی
 کہ جملہ سرا جسکے سامنے جو ہین ای ناچیز و حقیر اور پیر کے سر کو دیکھ کہ پے ہی اسکی راے
 بسبب ضعف کے نیچے قدم پاؤں ہر ہر و کے ہی لینے خوار و پائمال معنی معامے
 نثر شباب کی جڑ آب پر ظاہر اور شیخ کا قدم بخ پر خود عیان معنی معامے قطعہ
 جوان میں لفظ جو آن کے سامنے پیر کا سر پے اور رے نیچے پے کے محسنات کلام
 آب زندگانی کیسا ابلغ ہو کہ آب حیات اور کل شی جی من الماعودون کو شامل
 بخ کی رعایت سے کا پینا اور افسردگی اور مشرب ایراد کیا ہی جوان کے سر کو راے
 جوان کہنا موافق زید عدل کے کیا ہی بلخ ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں پیر کی جگہ دیر نزان
 کو افزان راے کو آری غلط لکھا ہی۔

نکتہ شباب را کہ شب افروختن آتش ہو است در ویست آثاران دشمع مذاش
 روشن ست و شیخوخت راشے کہ بریانی سود است در سرست علامت آن از مد کا سر
 جلد رویش ظاہر نظم شباب ایام خوبی را است اسباب + ز موعے چون شب و رخسار
 چون آب + چون شمع و گل در آتش آب اندوخت + ز شب بر آب از انرو آتش افروخت
 زمستی آتشے داند اطفال + کہ اطفال کر باید تا بسی سال + جوان را بعد از ان باید بعد
 آہ + جو ادسوز حسرت تا بہ پنجاہ و شیخ از صورت سین ماند در شست + بذل سر دے
 چون گرید پالبت + دل پیر از وجودش در کما نشت + وجود پیر ریب دل از انشت
 کمان پشت پیران را بسے کشت + ہیا بین لفظ پیر ا کمان پشت + کمان در پشت

پیرے لازیا بین + ہر پیش صورت تیر از عصا بین + بدین تیر و گمان چرخ کشندہ + ہر سے
 خاک کے کہ در خاک او فگندہ + اللغات شباب بفتح جوائی شیخوخت پیرے سودا خلط معلوم
 مکا سر بفتح جبریاں چہرہ اور بدن می اظفا بالکسر بوجہ نا آگ کا جو البفتحین سوز دل داندوہ
 و در سیعہ یا می گمان ریب بفتح شک و گمان معنی ترکیبی نہر شباب کی لفظ میں جو شب ہی
 بمعنی برا فروختن آتش در شب از ہوا کہ وہ شباب کی صورت میں عیان اور اشار اسکے اسکی
 شمع عذار سے روشن دیکھو جوائی کے رخسار مثل شمع کے کیسے چمکتے دکتے ہوتے ہیں
 اور شیخوخت کے سر میں شمع کے معنی بریانی ہیں اور بریانی بھی سودا کی کہ اس وقت میں
 محرق ہو جاتا ہی اور اسکی علامتین جبریاں و شکنین جلد چہرہ سے ظاہر جو سردی و بھس
 سے ہو جاتی ہیں معنی ترکیبی نظم شباب ایام خوبی کا سامان و اسباب ہے کہ موجود شباب
 سیاہ اور رخسار چون آب رخشدہ اور پرتاب ہوتے ہیں اور شباب نے شمع اور گل
 کی طرح آگ میں آب جمع کیا ہے آگ شمع کی ظاہر اور گل کی سرخ رنگی آب جمع کرنا رونق
 اور رخشدگی پانا جیسی شباب میں ہوتی ہے پس اسی سبب سے شباب نے شب
 سے روئے آب پر آگ بھڑکائی ہے اور لڑکے مستی سے ایسی ایک آگ یعنی حرارت اور
 تیزی تندی اپنے بیج میں رکھتے ہیں کہ جبکہ اطفال تیس برس کو پہنچکر ہوتا ہے جو کہ طفلی سے
 اس مدت تک ایام ترقی کے ہیں اس واسطے قید تیس برس کی لگائی ہے بعد تیس برس کے
 ترقی نہیں ہوتی ایام قیام و تنزل کے ہیں لہذا جوان کو اس ترقی کے جانے اور تنزل کے
 آنے پر سیکڑوں آہوں کے ساتھ پچاس برس تک ہوا و سوز و اندوہ کرنا چاہیئے اس
 حسرت میں کہ کیسا عزیز وقت گذر گیا اور اس ناخیز وقت سے کام پڑا بعد اس پچاس
 برس کے جب شیخ ہوا اور صورت شین سے بوسین کی سی ہے شصت میں پھنسا یعنی ساٹھ
 برس کا ہوا تو دل سردی سے بخ کی طرح جگلیا کہ چلنا پھرنا حرکت کرنا دشوار ہوا اس وقت
 میں دل پیر کا اپنے وجود سے شک و گمان میں ہوتا ہے کہ دیکھئے رہتا ہوں یا نہیں اسی
 سبب سے وجود پیر کا ریب دل ہے اور بھی پشت پیر کی گمان کی طرح ہو جاتی ہے کہ اس
 گمان نے بہت سے بوڑھوں کو مارا ہے یعنی اس وقت میں بہت مر جاتے ہیں اور وہ

کمان یا تجلوتاؤن تا معلوم ہو کہ پیری کمان پر پشت ہی اور وہ حرف یای ہی پیر میں کہ ترکی میں یای
کمان کو کہتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ پیری میں حرف یای تو کمان ہوا دیا کے سامنے جو صورت تیر کی ہی
وہ پیر کا حصہ ہی پس اس تیر و کمان سے چرخ کشندہ سے بہت خاکی خاک زیادہ خاک میں ملائے
ہیں مطلب یہ کہ جب پیر تیر و کمان ہو جاتا ہی تو پھر خاک ہی میں ملتا ہی معنی معامے نشر
شباب کا روشب ہی اور شیخوخت کا شی شب کے معنی آتش افروختن اور شر کے معنی
بریان کروں معنی معامے نظم آب پر شب آنے سے شباب ہوتا ہی پھر شباب آب
و آتش میں جمع ہی شب آتش آب آب لفظ اطفاجب لام سے ملحق ہوگا اطفال حاصل
ہوگا اور لام کے تیس عدد ہیں جسکا اشارہ سی سال ہی لفظ جوا جو نون پر آئیگا کہ بچہ سے
ایا ہی جوان حاصل ہوگا لفظ منخ جو حرف شین کا پابست ہوگا شیخ ہوگا اور نیز سین شین
معا میں ایک ہیں اور سین کے ساٹھ عدد اسید واسطے صورت سین کا اشارہ ہی اور جب
لفظ پیر کا قلب ہوگا ریب ہو جائیگا با و پا بھی معا میں واحد ہیں لفظ پیری میں یا کمان ہی
پھر کہا یا کمان ہی موافق معنی ترکی کے اور سامنے یا کے الف تیر محسنات کلام آتش ہوا
رو عذار شمع روشن آتار افروختن بریائی سواد سر شمع گل آتش آب وغیرہ سب
مراعات و مناسبات چرخ کے لفظ میں ایام ہی یعنی چرخ کمان الا خلافت متن مطبوعہ
میں بجائے سودا سود جلد کا بدل خوبی کی جگہ جوانی دل پیر کے بجائے پر بیا بین کے ٹھکانے
بیابا میں غلط ہی۔

تکلمہ اجزائے طفلی طفلی لطیف ست کہ بہ تنعم خو گرفتہ و صورت جوانی از بنو غفلت خواہست
آشفقتہ و اثنائے کولت ہو لیست در رنگ دل نہفتہ و ہدیت پیری تیر لیست از شست
رفتہ فتویٰ طفل ز پاکی و صفادان طفل + قطرہ از فیض سیاب ازل + از شب و از
آب شود در شباب + مشرب او تیرہ و عذیش عذاب + کمل شود چشمہ ہائے جواش +
بستہ درون گل و لائے بلاش + مشرب شیخ از اثر شین شین + بخ شدہ ز افسردگی
مرگ بین + اللغات تنعم خوش عیش ہونا تو گرفتن عادت بکڑنا تو بختن بایلیدی
و افزایش کولت بختن دو مو ہونا ہندی ادھو بیسی طفل بختن ہنگام چاشت

معنی ترکیبی شراجز اطفالی کے ایک ظل لطیف ہیں تنم و خوش عیشی سے عادت پذیر اور صورت جوانی کی کہ اس میں بالیدگی اور افزائش غفلت کی ہوتی ہے ایک خواب پریشان ہو اور اشتنا کہولت کا جسمین دو جو یہ ہوتا ہے ایک ہول ہے ایک دل میں چھپا ہوا اور ہیئت پیری کی ایک تیرہ از شست رفتہ معنی ترکیبی مثنوی طفل کو بسبب پاکی و صفا کے طفل جان سینے وقت باشت جو زمان ترقی آفتاب کا ہے اور یہ جان کہ یہ طفل ایک قطرہ فیض سحاب ازل کا ہے اور جب طفل شباب کو پہنچتا ہے تو مشرب اسکا شب اور آب جسے شباب کو پہنچا ہے تیرہ اور عذاب ہو جاتا ہے بسبب فکر اور تردد دنیا کے اور جب کھل اور دو جو یہ ہوا کہ چشمہ اس کے ہاے ہوا کا کھل جاتا ہے وہ کل ولا سے بلا میں اسکو ڈالتا چھپتا ہے اور جب شیخ ہوا تو اثر زشتی و شین شین سے رخ ہو جاتا ہے ای افسردہ اور سرد پھر آگے سوا مرگ کے اور کیا ہے مرگ ہی کو دیکھتا ہے معنی معمارے نشر طفلی میں لفظ ظل ظاہر اور یہ جو کہا ہے طفلی ست لطیف اس سے یہ اشارہ بھی ہے کہ طفلی کا لطیف بھی ہو سکتا ہے جوانی و جوانی تصحیف کہولت کا میانہ ہول ہے اور کان و نامقلوب نگ پیری و تیری کی ایک ہیئت ہے معنی معمارے مثنوی طفل و طفل تجنیس شب و آب مل کے شباب کمل کا اول آخر گل ہوا ہا اسکے درون میں ہونے سے کمل ہوگا اور شین جو کلمہ رخ سے ملیگا شیخ ہوگا محسنات کلام طفلی اور طفلی اور لطیف کیسے لطف ہیں ایسے ہی ہاے ہوا اور لائے بلا اور شین شین بلکہ یہ دو فون تجنیس تام تیر از شست رفتہ کیسا خوب ہے کہ شست دراصل ساتھ کو بھی کہتے ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے تنم تنعیم اور بنو کو بنو نہ غلط لکھا ہے تیرہ عذب میں وا و عطف نہیں۔

مکتمہ ایدر ویش آفتاب عمر مردم از سال کیم تا دہم کہ در حساب الف تا یا با شد ای یعنی ما ہیست کہ ہر سال نورش روز افزون ست و دل او یا یعنی کما نیست کہ بہرام مشتری سعادت مقرون ست و از یا تا کان یکتا و یگانہ ایست در قوت و بلاغت و قلب او کے ست یعنی پادشاہست بر سریر فراغت و از کان تا لام کلیست در چین نشو و نما کہ از دل او جز لک یعنی ضرب شوکت خار و تیزی جفا نیا ید و از لام

تا میم چون لم ہر سرفی دیگر آن لم مصالح دنیوی مشغول ست اما دلش از مل شہوت
 مل سینے طول ست و از میم تا نون اگر چہ گرفتار من و ماست اما در دلش ہی از آب
 زندگانی نغمہ ست و از نون تا سین پس یعنی خشکی و بزرگ خستگی پر و بار عرش و رحمن مبین ست
 و دلش میگوید کہ سن تو ہمین ست مشغولی طفل از اندیشہائے مختلفت + پاک آمد سال
 اول چون الف + مرغ طبعش چون بسال ده رسد + آشیان در عیش همچون یا نہد + بسال
 دارد از دعوی ولاف + اقلع و سرکشی مانند کاف + سال سی پوشد زره مانند لام +
 از جدال و جہل پابند مرام + همچو ہمیش از جہالت در چہل + بسکہ باشد در عیش ست
 تنگدل + چون بہ پنجہ در رسد مانند نون + زیر شست غم شود زار و زبون + چون زشت
 افتاد در دام خطر + همچو سینش رخنہ گشت از غم جگر + در شد از ہفتاد چشمش بہرہ بین +
 علم مردن شد بر دین الیقین + بعد ہفتاد از بہشتادی رسید + حد اقلیم فنا را فاش دید +
 و ز نو در چشم او بنید کشاد + تنگ بنید عالمش چون چشم صا د + کرد از صد در بدن سمرغ
 جان + قاف قبر اول منازل را بجان + در لغت صد منع باشد ای سپر + یعنی از صد عمر را
 نبود گذر + بر صد از عمر انکہ یک نقطہ فزود + صد عمرش از ہلاکت رو نمود + اللغات
 عیش بالفتح زندگی عیش بالضم و تشدید شین آشیان اقلع بالکسر و الاستادن و قوی
 و استوار گشتن فاش ظاہر و آشکارا و اکثر لغات کے معنی کی مصرح لے تفسیر و تفسیر
 کردی ہی حاجت تکرار کی نہیں معنی ترکیبی شراید ویش آفتاب عمر کو گون گاہ حال
 ہی کہ یکم سال سے دہم تک کہ حساب ابجد میں الف سے یا تک ہوا ہی ہی یعنی چاند
 کہ ہر سال نور اسکا بڑھتا ہی اور روز افزون اور اسی ای کا قلب یا ہی یعنی زمان کہ سہام
 مشتری سعادت سے مقرون بیان سہام سے مراد سہم السعادت ہی کہ منشا دولت
 و اقبال صاحب طالع کا ہی اور یا سے کاف تک کہ دس برس سے بیس برس تک ہو
 یک ہی یعنی قوت و بلاغت میں یکتا و یگانہ اور یک کا قلب کے ای بادشاہ تخت
 فراغت کا اور کاف سے لام تک جو بیس سے تیس برس ہوے ایک گل پہچن نشوونما
 میں اسوائے کہ یہ ایام افزائش و بالیدگی کے ہیں اور گل کا قلب لک کہ سوا ضرب

لوگ خار اور تیزی جفا کی اس سے ظاہر نہیں ہوتا اس لیے کہ ایام جوانی کے بہن اس وقت بہن تیزی و تندہی و ظلم و جفا ہی سوچتی ہی من بعد لام سے میم تک کہ تیس سے چالیس برس لم کی طرح اور ونگے سرفی پر بعلت و لم مصالح دنیوی کے مشغول ہی لیکن دل اس کا دل کہ حل شہوت سے ملوں ہی یعنی خواہشیں کا پیغی خواہ حاصل نہیں ہوتیں مول ہوتا ہی دوسرا حل با نفع و تشدید لام ہی پھر میم سے فون تک کہ چالیس برس سے پچاس برس ہو سکے من ہی اس وقت میں اگرچہ گرفتار من و ما کا ہی مگر اسکے دل سے کوئی غم و تازگی زندگی کی پیدا نہیں ہوتی اور فون سے سین تک کہ پچاس سے ساٹھ برس ہو سکے لٹ ہی یعنی خشکی اور برگ خشکی کی اٹھاتا ہی اور بار عمر کا اسکو حین میں ہی یعنی ظاہر مرنے کے وقت کو نزدیک جانتا ہی حین با نفع نزدیک آنا اور نزدیک ہونا وقت ہلاک کا اور سن کا قلب سن یعنی نا اُمیدی سے کہتا ہی کہ سن تیرا یہی ہی جو ختم ہوا معنی ترکیبی سنوی طفل کہ لا یقل او بے شعور ہوتا ہی اول سال میں تو اندیشوں مختلف سے پاک صاف مثل اہفت کے رہتا ہی اور جب مرغ اسکی طبیعت کا دیں برس کو پہنچتا ہی تو یا کی طرح آشیان عیش میں رکھتا ہی یعنی مثل حرف یا کے جو عیش میں موجود ہی اور دس عدد اسکے اور آشیان اس سبب سے کہ عیش بدون یا کے عیش ہی بجے آشیانہ اور جو بیس برس کا ہوا تو دو کو ولات سے بڑی قوت و استواری اسکو مانند کاف کے جسکے بیس عدد ہیں پیدا ہوتی ہی اور سر کشیدہ ہونا کاف کا پیدا ہویدا ہی اور ظاہر کہ یہ وقت جوانی زمان غرور و سرکشی ہوتا ہی اور ہر گاہ تیسواں سال ہوا تو لام کی طرح جو تیس عدد رکھتا ہی زہ پوش ہوتا ہی اور جدال اور جل سے پابند اپنے مقصد و مرام کا بنتا ہی جیسے حاصل ہوا لام و مرام و فون کے آخرام یعنی قصہ و میت کے ہی اور چالیسویں برس میں یہ کیفیت کہ میم کی جو چالیس عدد والا ہی وجہ معیشت میں جہالت سے تنگدل رہتا ہی اور تنگدلی میم کی اس سے زیادہ اور کیا کہ مشبہ بہ دہان تنگ معشوق کا ہی اور جب پنجاہ کو پہنچتا ہی تو مانند فون جسکے پچاس عدد ہیں یعنی ماہی کی ششست غم خواہ جال خواہ کاٹنے میں جھپٹک زار و زبون ہوتا ہی زبون میں زاموافق خط نسخ کے بصورت خار شکار ماہی کے ہی بگاڑا صورت نہ

بعد اسکے فون اور فون حرف نفی کا بھی ہی سبب غم ضعف قوت یا غم عیال داری کے اور جب سال
شست سے دام خط میں پڑا تو سین کی طرح جسکے ساتھ عدد ہین جگر پر رخنہ ہو گیا اور رخنہ
سین کے اُسکے دندانے اور پوچھو جو ہفتاد سے چشم اُسکی کہ چشم سے عین مراد ہو جسکے ستر عدد
ہین ہر ہین ہو سے بس علم مرد نکا اُسکو عین الیقین ہوا گو یا اب آپ کو مرد ہی جانتے گا
علم میں بھی بعد عین کے لم حرف نفی کا موجود ہی بعد ہفتاد کے بر تقدیر اگر ہشتاد کو پوچھا
پھر تو خدا قلم فنا کو جو فاشی عدد والی فاش اور ظاہر دیکھتا ہی جسمین کچھ خفا ہی نہیں
اس واسطے کہ فنا میں بعد فا کے حرف نفی کا ہی مشعر مردن اور اس سے بڑھنے اگر نو سے
اُسکی چشم نے جس سے صاد مراد ہی ہفتے عدد والا کشادہ کیچی پھر وہ مثل چشم صاد کے عالم
پر تنگ ہو جاتا ہی اور سب پر ناگوار ہوتا ہی اور اگر صد کو پوچھا تو سیرخ جان نے اپنے
بدن کو قاف قبر پہلی منزل اُس جہان کا جانا یعنی خود اپنا بدن قبر ہو جاتا ہی اور قاف
کے سو عدد ہین اب کہتے ہین کہ یہ صدر عمر کی ہی اس واسطے کہ لغت میں صدر کے معنی منع
کے ہین آگے عمر کا گذر نہیں ہی بر تقدیر اگر کسی نے صدر پر ایک نقطہ بڑھایا تو وہ صدر
عمر کی ہی یعنی ہلاکت جو ضد زندگی کی ہی معنی معامے شر و شہوئی اس نکتہ کی شہوئی
میں جو معنی معانی تھے خود معراج نے اور نیز میں نے جہان ضرورت سمجھی لکھ دیے بس معنی
ترکیبی کے شامل معنی معانی بھی تحریر ہین تا مل فرمائین اور اخذ فرمائین محسنات کلام
آفتاب عمر برعایت ماہ و نیز نور و روزا اور برعایت لکان سہام و شتری جسکا خانہ قوس ہی
اور سعادت اور برعایت کے پادشاہ و سریر گل کی رعایت سے چن چن کے مناسب
نشو و نما اور علی ہذا لم ولم تجنیس تام ایسے ہی مل و مل بنا سبت من و ما کے لفظ اما اور
برو میں لفظ برا اور بارمادف اور برگ انکے مناسب مع لفظ بر کے جو اسمین ہی اور نظم میں
ترتیب حرف اور اُسکے اعداد فون میں ایہام یعنی ما ہی و حرف جدال و جہالت و جمل
و جمل سرکہ جیم اور بعض تصحیف فاش میں لفظ فا اور انکے سوا جو ڈھونڈھیگا سوا بیگا
الاختلاف اصل کتاب میں اور نیز شاعر کے معنی میں علم مردن شد الخ اس مصرعہ کے
آخر میں علم الیقین ہی میں نے علم الیقین کی جگہ عین الیقین اختیار کیا ہی بنظر لفظ ہین کے

جو چشم کی لفظ سے برعایت ستر کے مہر رح نے لکھا ہے سو اس کے مرثیہ کا علم یقینی تو سب کو حاصل ہے لیکن بحالت ہفتاد و سب الگ کہ وہ علم یقین بین یقین ہو جاتا ہے گویا اس حالت کو اپنے بچپن دیکھتا ہے کہ مردہ ہوں اور شراج نے لکھا حبیب کا خلاصہ یہ ہے کہ قبر کو اول منزل آخرت تو سب ہی جانتے ہیں پھر مرتبہ حد کے ساتھ کیسا خصوصیت رکھتا ہے اور اس کے جواب لکھے ہیں انتہی میں کہتا ہوں مہر رح کے کلام سے یہ سوال جواب ہی مندرج ہیں اس واسطے کہ شعر میں لفظ بدن کا داخل ہے یعنی بدن کو رنج و محن سے قبر اور اول منزل اُس جہان کی جانے لگتا ہے اسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور گرد بھنی جمل کے نہ فعل کے متن مطبوعہ میں نخواست کی جگہ بجا نخواست اور بجائے حین جبین اور سن کے ٹھکانے شین بنید کی جگہ بنی غلط لکھا ہے حکایت پیرے مسن را کہ چون لفظ مسن زبرد ہانش یہ سہ دندان سہ رختہ چون سین پیدا بود و بنائے قاقش چون نون از انخا پرسیدند کہ سراپاے طول عمرت چند ست گفت سی و نہ سال گفتند با قامت چون دال ناراست از دروغ میل روغت چراست گفت میدانید کہ عمر عمر چا در داند کہ زیر چہل گذر اند شعر از خرافت شد خرد خریط آفت دید زان + فرخ انکو چون خرف گردید برگشت از جہان + اللغات مسن بالفم و کس سین مشرد پیر سال خورد انخا خمیدہ ہونا دروغ بہانہ ڈھونڈنا خرافت بالفم کلام پریشان و بیہودہ اور حقیقہ نام ایک شخص کا ہے کہ اُس پر بیان عاشق تھیں اور وہ اس قسم کی باتیں کرتا تھا کہ لوگ تعجب کرتے تھے اور جھوٹ جانتے تھے اس واسطے جوابات کہ قابل اعتبار نہو عرب اُس کو کہتے ہیں ہذا حدیث الخوافۃ خرف بفتین تباہ ہونا عقل کا کلان سالی سے و بفتح نا و کسر راہر و تباہ عقل کلان سال معنی ترکیبی نہر ایک بوڑھے مسن سے کہ مثل لفظ مسن کے اُس کے دہن کے نیچے تین دانتوں سے تین رختے مثل سین کے ظاہر تھے اور بنا اُس کے قامت کی انخا و خمیدگی سی مثل نون کے تھی پوچھا کہ سراپا تیرے طول عمر کا کتنا ہے یعنی ابتدا اور انتہا تیرے عمر کی کس قدر ہے کہا اُن تیس برس کہا قد تو تیرا دال کی طرح کڑا ناراست ہے پھر دروغ سے رغبت بروغ کی جگہ کیوں ہے جو جھوٹ حیلے کرتا ہے اور اپنی حالت پر غور نہیں کرتا کہا جانتے ہو عمر جسے کیفیت عمر کی اٹھائی ہے عمر اسی کو جانتا ہے

چونچالیس سے نیچے ہی معنی ترکیبی شعر خرافت کے سبب سے جب خرد خرد ہو گئی اور آفت ۴ سکی
 دیکھی تو ایسے وقت میں فرخ و مبارک وہی شخص ہی کہ جو خرف یعنی تباہ عقل ہوتی ہے
 جہان سے لوٹ گیا معنی معمارے نثر مبین میں میثم مشابہ بد زبان سمہ دندان سلین ہم خرم
 دندانہ سلین اور خود خرف سلین اسمین موجود قامت خمیدہ کی تشبیہ نون سے ہو پس
 میثم اور سلین اور نون مجموعہ تینوں کا بھی مسن ہوا لفظ روع پر جو دال میل کر گئی دروغ
 ہوگا اور جب لفظ عمر کا زیر چل ہوگا جو میثم ہی عمر حاصل ہوگا معنی معمارے شعر خرد
 آفت کی ترکیب سے خرافت حاصل ہوتا ہی اور لفظ خرف کا جو برگشتہ ہوگا فخر ہو جائیگا
 محسنات کلام سن بمعنی دندان جو مسن میں ہی ورد بان اور دندان اور سمہ رخنہ اور
 سلین سب برعایت ایک دوسرے کے ہیں ایسے ہی بنا اور انعامین نانار است برعایت
 دال کے کچ اور برعایت دروغ کے بمعنی جھوٹ کیسا ابلغ ہی خرد میں بھی خرد موجود اور فرخ
 میں بہ قلب اور خرف میں بغیر قلب الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے مسن من طبع کے بدوا
 عطف شعر میں فرخ کی جگہ فرح غلط ہی ایسے ہی گذرانہ گذرانہ

فصل فی الحیات والممات والدنیا والعقبی

نکتہ ایدر ویش اگرچہ حیوة را صورت حیوة یعنی عطا است در سر و پایش نظر کن کہ بر حوت
 یعنی تو سن سر برع السیر گذار است و اگرچہ موت صورت موت دارد کہ او انت آغشگی حیرت
 و بلا است در اطرافش بنگر کہ مت یعنی نزع از چاہ جاہ دنیا است قطعہ زندگی زندہ نیست
 کے اور از پے زندگی بیدار با شد حال او + مردہ را ایک تلخی آمد پیش رو + لیک دہ
 شادی ست در دنبال او + اللغات حیوة زندگی حیوة کی تفسیر مصرح لے کر دی موت
 بالفتح کسی چیز کا پانی میں گھسنا اور بھگونا آدانت قرض دینا اور وعدہ پر کوئی چیز پھینا اور
 بدلہ دینا ترع بالفتح گھنپنا کسی چیز کا اپنی جگہ سے زندہ بالفتح او پر کی لکڑی اُن دو لکڑیوں سے
 جگہ باہم رگڑ کے آگ نکالتے ہیں اور نیچے والی کو زندہ کہتے ہیں اور یہی نام او پر نیچے
 کے سنگ چقماق کے ہیں معنی ترکیبی نثر ایدر ویش اگرچہ حیوة کی صورت حیوة یعنی

عطا کی ہو لیکن تو اسکے سروپا میں نظر کر کہ حث یعنی تو سن سریع السیر گزارا پر ہی اور موت اگرچہ صورت موت کی رکھتی ہے جو ادانت یعنی دام داری آغشگی اور آلودگی حیرت و ہلاکی ہے اسکے اطراف کو دیکھ کہ مت یعنی تزع جو اپنی جگہ سے کھینچا ہے اسکے اطراف میں موجود اور اسکا کھینچا چاہہ دنیا سے ہے اور واقعی اس چاہ کے ڈوبے ہوؤ کو موت ہی کھینچتی نکالتی ہے **معنی ترکیبی قطعہ زندگی ایک زندگی اور اسکے پیچھے کی یعنی داغ پھر بھلا زندگی کا حال** بیدار کب ہوتا ہے دیکھو مردہ کو تو ایک ہی تلخی اسکے پیش رو ہوتی ہے لیکن دس شادیاں اسکے پیچھے ہیں اور زندہ کسی وقت داغ سے خالی نہیں **معنی معانی شریوۃ و حیوۃ** موت و موث تجنیس حیوۃ کے اول آخر حث موت کا اول آخر حث **معنی معانی قطعہ** زندگی اگر کی ہوگا زندگی ہوگا لفظ مردہ میں وہ کے پیش رو مرہی تحسنات کلام چاہ وہاں تعحیف یکدگر پی اور پیش اور دنبال مرادف و متضاد الاختلاف متن مطبوعہ میں حیوۃ بصورت حیات کے لکھا ہے اگرچہ **معنی ترکیبی** میں کچھ قباحت نہیں لیکن **معنی معانی** میں نقص ہوتا ہے کہ تجنیس فوت ہوتی ہے اسی واسطے مصرعے صورت حیوۃ کہا ہے اور گزارا کی جگہ کو اور چاہہ دنیا کی جگہ از چاہ و کیات اور زندگی کی جگہ زندگی غلط لکھا ہے۔

نکتہ از اول معیشت اگرچہ کلمہ مصاحبت و اجتماع مبین ست آخرش بنگر کہ باشت و تفرقہ قرین ست اگرچہ سراپا سے اجل ال یعنی از حربہ زدست بنظر قلب در وی نگر کہ بجائے دل از آفت زمن ست قطعہ ہر کہ در دنیا جلیل ست از عمل + پیش حق بعد از اجل باشد اجل + واکہ او بر ظلم و ظلمت بود میر + در لحد گرد چرخش زود میر + اللغات معیشت بالفح زندگی و اسباب گذران دنیا مع یعنی ہمراہ شت بالفح و تشدید پریشانی و پراگندگی ال کی تفسیر مصرع نے کردی لجا پناہ بردن اجل بفتحین آخر وقت زندگی و تشدید لام بزرگ تر جلیل یعنی بزرگ میر سردار و پادشاہ و امرا ز مردن **معنی ترکیبی** شرفا معیشت کے اول سے اگرچہ مع کلمہ مصاحبت و اجتماع کا مبین اور ظاہر ہے لیکن اسکے آخر کو تو دیکھ کہ شت اور تفرقہ کا مصاحب اور قرین ہے اور اگرچہ سراپا اجل کا ال

یعنی حرم سے کسی کو مارنا لیکن جب اسکو قلب کرو تو قلب اسکا لجا ہی جو پناہ دل کی آفت
آفت زمانہ سے ہی حاصل یہ کہ زندگی میں پریشانیان ہیں اور مرنے میں پناہ آفت زمانہ
سے معنی ترکیبی قطعہ جو کوئی اپنے عمل صالح سے دنیا میں بزرگ و جلیل نہ ہو وہ بعد اجل
اور مرنے کے خدا کے سامنے نہایت بزرگ ہوگا اور جو ظلم و ظلمت کا سردار بنے گا اور ظلم
کرے گا جو کہ الظلم ظلماتہ فی القبر فرمایا ہی اسکی قبر کا چراغ جو ایمان ہی بہت جلدی بجھ جائیگا
معنی معاشی نثر اول معیشت کا مع ہی جب باشت ہوگا معیشت ہوگا مصراع نے
جو باشت و تفرقہ کہا ہی مع باکے بنظر ایا یا معیشت کی ہی ورنہ یا رہی جاتی ہی اور باو یا
مقام میں ایک ہی اور اول آخر اجل کا ال اور قلب اجل کا لجا معنی قطعہ اجل
اور میر میر تجنیس تام محسنات کلام جلیل و اجل اور ظلم و ظلمت مشتقات سے ہیں اجل
اور لحد اور میر مناسب یکد گیر اور علی ہذا الاختلاف شایع ہے لکھا لفظ معیشت ترکیب
یا فہمہ است از معی کہ مرکب است از مع کہ بمعنی ہمراہ است و یاے متکلم و شت کہ بمعنی
پریشانی است انتہی اور میں نے وہ صورت جو صدر میں مرقوم ہی میری سمجھ میں یا کو یا
متکلم ٹھہرانا خلاص ایا مصراع کے ہی جو باشت و تفرقہ کہا ہی آگے اختیار ہوا واصل
کتاب میں پہلا مصرعہ بلفظ خلیل ہی میں نے اسکو جلیل بنایا ہی برایت اجل کے متن مطبوعہ
میں شت کو شب زمین کی جگہ زمین غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش ولادت رسول موت ست دریا بکہ مولود را کہ اولش موت ہی است
و آخرش حدیث شعر شایع المعنی لموتنا من عدة + ان المعنی منیة لا بصداء +
اللغات ولادت بکسر زادن رسول پیک مولود بصیغہ اسم مفعول زائیدہ شدہ
منی بالضم امید با جمع منیة عدة بالکسر مدت و طیاری و امادگی کسی چیز کی و ساخت و ساز
منیت بالضم و تحتانی مفتوح آرزو و مقصود و بفتح میم و کسرون و تحتانی مشدد مفتوح
موت و مرگ معنی ترکیبی نثر ایدرویش ولادت یعنی پیدایش پیک موت کی ہی
یعنی پیدا ہوتے ہی پیک موت پیغام اجل سنا دیتا ہی دیکھ مولود کو کہ اول اسکی
موت بچہ ہی کہ وہ لفظ موہی اور آخر اسکی حدیث کی کہ وہ دال ہی معنی ترکیبی شعر

جوان ہوئیں آرزوئیں واسطے ہماری موت کے سامان اور طیاری سے بیشک بنی خود فیہ ہی
 بیدار رہنے دونوں ایک شکل کے جب کہ منہ کو ہی کیا جائے معنی معامے شرموت کی حد
 تا ہی بیدار ہونے سے مورہیکا ایسے ہی مولود کے اول موہی اور حد لحد کی دال جو آخر مولود
 کے ہی معنی معامے شعر منہ بیدار منی ہی یہ تصحیف اور مشد و مخفف معامین ایک ہیں
 الاختلاف اصل کتاب شرح اوزیر متن مطبوعہ دونوں میں من عدلہ اور لا حد لہ لکھا ہے
 اور شارح نے عدلہ کے معنی آمادہ شدہ کے لکھے لیکن لغت میں یہ معنی عدلہ کے ہیں نہ عدلہ کے
 اور لہ سے کوئی فائدہ ظاہر معلوم نہیں ہوتا بس میرے نزدیک من عدلہ اور لا حد لہ ہی آگے
 اپنی رائے کا تب غلط نویس ہیئت لفظ کی مسخ کر دیتے ہیں۔

نکتہ دنیا کہ دنی پر زہر دار دھمیت کہ دروعلت بر علت ست و سیرا پائے عقبہ اگر چہ عی
 و آرزو کیست اما بواسطہ قاف و بے سر بلندی در میان دارد قطعہ اگر چہ عین حیوة
 ست مطلع عاجل + زعین او بگسل دیدہ کش اجل ز قفا ست + بصورت ارف
 اجل ست تیغ فراق + ولی ز تفرقہ او جلاے جان پیدا ست + اللغات دن بالفتح
 و تشدید یون خم عی بالکسر در ماندگی اور در ماندہ ہونا قب بالفتح و تشدید بار کیس و
 پادشاہ و خلیفہ و شیخ و میان دو الیہ و دوسرین جلا بالفتح و المد کھر چنا اور کھر سے نکالینا
 اور نکل جانا اجل بالمد و کسر جیم جان اور جس چیز میں حملت ہو اور خدا اسکی ماجل
 معنی ترکیبی نہ دنیا کہ ایک دن پر زہر رکھتی ہی ایک خم ہی علت بر علت یعنی اول
 علت تو یہ کہ خم ہی جو اکثر شراب کا کھلاتا ہی اسکے بعد دو حرف علت ایک یا دوسرا
 الف بس سراسر علت ہی علت ہی اور عقبی اگر چہ سیرا اسکاعی و آزدگی ہی لیکن
 قاف و بے جس کا مجموع قب ہی اسکے واسطہ سے سر بلندی بھی اسکو حاصل ہی معنی
 ترکیبی قطعہ اگر چہ عین حیات کی مطلع عاجل کی ہی کہ جہان حیات شروع ہونی ساتھ ہی
 شباب و بے حملتی بھی نمود ہوئی اس واسطے تو اسکی عین سے آنکھیں اٹھالے کہ اسکے
 پیچھے اجل لگی ہی اور ظاہر میں اگر چہ الف اجل کا بصورت تیغ فراق کے ہی جس سے
 جدائی عزیز و اقارب کی ہو جاتی ہی لیکن جو اسمین تفرقہ کرو تو جلا جان کی اس سے ظاہر ہی

کہ دنیا کی جگہ آلودگیوں سے چھٹ جاتا ہے معنی معامے نثر دنیا کے اول لفظ دن اور آخر
مین یا والٹ دو حرف علت موجود معنی سراپا عقی کا ہی اسکے درمیان مین قاف و بے جو
قب ہو لانے سے عقی ہوتا ہے معنی معامے قطعہ مطلع عاجل کا عین جب اس سے آنکھ
اٹھا لینے اجل رسید اور اجل کا قلب جلا و مخسناات کلام علت بر علت باعتبار حروف
علت اور نیز یعنی سقم و بیماری کے کیسا خوب ہی دنیا کو خم کنا کیسی بلاغت ہی کہ دنیا بصورت
خم کے ہے بھی علت بر علت حسن تکرار الاختلاف اصل کتاب مین اور متن مطبوعہ مین
دنیا کہ دنی بر زیر دار دیکھا ہی مین نے اسکو پر زہر سمجھا بنایا ہی اس واسطے کہ خلاف
معنی معامی کے ہی یعنی دنیا بر زیر دن کہان ہی بلکہ محض بے معنی اور خمی کی جگہ خمی تیسرے مصرعہ
مین از بجائے ار اجل بجائے اجل غلط ہے۔

مکنتہ ایدرویش شادی دنیا چیز سیست کہ درد دلش در میان ست و غم آخرت را
ہزار من بیکران بر کران ست پا بر سر دنیا نہ کہ حاصل باد و ہوا ست دست در دار
عقبی بزنی کہ نتیجہ اش دیدار خدا ست قطعہ میوہ کام دلت خام کند ہر جان + لفظ دنیا
بنگر در دل او آدم خام + آخرت اویش از نالہ آخ ست زمرگ + آخرت رت کند از
فضل حق و نعمت عام + اللغات نتیجہ نکال ہوا اور تراشا ہوا مشتق تیج سے بمعنی
تراشیدن نے بکسر و تشدید یا نا پختہ و خام آخ امسوس و غم رت بالفح و تشدید متری
معنی ترکیبی ترایدرویش شادی دنیا کی ایک ایسی شے ہے جسکے درمیان مین درد
دل ہی اور غم آخرت کا البتہ اسمین ہزار من بیکران اسکے گران پرہین حاصل یہ کہ دنیا
کی کیسی ہی شادی ہو در دل سے خالی نہیں اور غم آخرت کا ہزار من و احسان
سے بھرا ہی دنیا کے سر پرہ پاؤن رکھ کہ بالکل باد و ہوا ہی اور دار عقبی مین ہاتھ ڈال
کہ اسکا نتیجہ اور حاصل دیدار خدا کا ہی معنی ترکیبی قطعہ تیرے مقصد دل کا جو میوہ ہی
اسکو ہر و محبت جان کی خام کر دیگی اگرچہ ہر جان کی خام میوون کو پکاتا ہی تو دنیا کے
لفظ کو تو دیکھ کہ اسکے دل مین خام موجود ہی پھر اسکے ہر سے کیسے پختہ ہوگا بقول سعدی
ع خفتہ را خفتہ کے کند بیدار + اور لفظ آخرت کو دیکھ اگرچہ اسکے اول مین لفظ آخ

یعنے افسوس و غم مرگ کے سبب سے لگا ہوا ہے لیکن آخر میں آخری ورت موجود ہے خدا کے فضل اور اسکی نعمت تمام کے وسیلہ سے پس تو اسی کی طرف رجوع ہوئے معنائے نشر لفظ شادی کے ادھر ادھر سے شے نکلتا ہے اور بیچ میں لفظ اد جب کا مقلوب و الجبضی درد لفظ غم میں عین جیسے ہزار ہا درد ہیں اور میچ من کا کنارہ پر دنیا کا سردال ہے حبیب پا جو بصورت باکے ہے اس پر آئیگا باد ہوگا رہا لون اسکا اشارہ نہ ہے امر نہادن کا دست مراد فیکہا ہے جب دار میں داخل ہوگا دیدار ہوگا معنائے معنائے قطعہ دنیا کا دل فی ہے بمعنے خام آخرت کے اول آخ ہے اور آخر میں رت آخرت آخرت تجنیس محسنات کلام بیکران اور بر کران کیسے متضاد ہیں مگر کی لفظ میں ابرام ہے۔

نکتہ ہر کہ بدل شمار آخرت را اعتقاد کند سکینہ دل بند و آنکہ حساب قیامت را راست دانند از ہم زبانہا شنائے کامل شنو و دریاب کہ اصل شمار را مش دل ست و از حساب قیامت ثنا حاصل قطعہ از حق بیدار آمدن جان حق ست + امروز بروز حشر ایمان حق ست + حق ساخت ز بہر خلق میزان حساب + دریاب کہ در حساب میزان حق ست + اللغات سکینہ بالفتح آرام و آہستگی اور اس معنے میں یکسر و تشدید کا بھی آیا ہے شمار آخرت جو حشر کے دن ذرہ ذرہ نیکی بدی کا ہوگا معنے ترکیبی نشر جو کوئی بدل شمار آخرت کا اعتقاد کرے گا سکینہ و آرام دل کا دیکھے گا اور جو کوئی حساب قیامت کو سچ جانے لگا ل زبانوں سے شنائے کامل سنے گا دیکھ لو اصل شمار کا را مش دل ہے اور حساب قیامت سے ثنا حاصل معنے ترکیبی قطعہ قیامت کے دن جان کا دوبارہ بدن میں آنا حکم حق تعالیٰ سے حق ہے اور آج حشر کے دن پر ایمان لانا حق ہے اور حق تعالیٰ نے واسطے وزن اعمال مخلوق کے میزان بنائی ہے وہ بھی حق ہے اس واسطے کہ حق و میزان دونوں ایک حساب میں ہیں معنائے معنائے نشر لفظ شمار کا قلب را مش ہے اور قیامت و ثنا ایک حساب میں یعنی مساوی العدد کہ پاسنوا کیا وں ہیں معنائے معنائے رباعی حق و حق تجنیس تام اور میزان اور حق ہم عدد یعنی دونوں کے ایک سو آٹھ محسنات کلام تکرار لفظ حق کی کیسے مستحسن ہے آخرت اور قیامت اور حساب و شمار اور حشر جان و ایمان میزان سب

مرامات و مناسبات الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے سکینہ شکستہ ثنا کو شاغلط لکھا ہے۔

انکم تہ ایدرویش اصل شجرہ دار فنا از الف نہالیت از بار و برگ راحت مصنون و فنون
 او فن سست و فنون دبار او در نیست از عذاب ذلت و ہون و لدا و الاخرۃ خیر للذین
 یتقون قطعہ چو مطلع ملا باقیست ملاقی نیست + مفر قانی دنیا تر اہم نمود + بعین ہر علوم
 آنکہ دید لوم جہان + بنا سے خانہ خاکیش غیر کینہ نبود + اللغات شجرہ درخت فنون شاخا
 فنون بالفتح و تشدید ہون حال و گو نہ ہون بالفتح آرام و بضم خواری ملا باقی عالم باقی مفر بفتح
 و تشدید لاجائے فرار گزین مجتہدین تشدید و بکند و جائے گذشتن معنی ترکیبی تشریح روش شجرہ دار فنا کی
 کہ الف سے ہو اور ی الف ایک ایسا نہال ہے جو برگ و بار راحت سے محفوظ و چنانچہ ظاہر کہ الف نقطے اور
 اعراب نہیں رکھتا اور حروف کے یہی برگ و بار ہیں اور شاخیں اس شجرہ فنا کی فن و
 فنون اور بار اسکا ایک دار ہو عذاب ذلت و خواری سے اور دار آخرت بہتر ہو واسطے
 ان لوگوں کے جو پرہیزگار ہیں معنی ترکیبی قطعہ چو مطلع ملا باقی کا تجھ کو ملاقی نہیں ہے یعنی
 جو لوگ کہ شریف اور بزرگ عالم باقی کے ہیں انکا دروازہ تیرے سامنے کشادہ نہیں
 اس سبب سے یہ قرار گاہ فانی دنیا کا تیرے نزدیک از بس بزرگ و عزیز رہی
 اور مر اور رہ گذر اور جسے عین ہر علوم سے لوم جہان کو دیکھا یعنی جسپر آفتاب علوم کا
 جس میں مذمت اس جہان کی لکھی ہے چکا اور اس آنکہ سے اُس نے اس جہان کو دیکھا اُسکے
 سامنے بنا خاکی اسکے سواے کینہ کی ہوئی یعنی اُس نے اسکی بنا سے ہمیشہ کینہ ہی رکھا
 کبھی محبت نہ کی معنی معماے نثر دار فنا کی اصل الف کا ہونا ظاہر اور فن کہ بعضی شاخ
 کے ہو وہ بھی موجود اور بار اسکا دار مذلت و ہون اور موافق اشارہ دار الاخرۃ خیر
 کے یعنی آخرت خیر ہی یہ کہ خیر صیغہ تفضیل کا ہی اصل اسکی اخیر اور اشارہ یتقون کے
 بموجب کہ یہ تہ ہے اخیر کی یہ کوتے سے بدل کر کے قلب مکافی کیا جائیگا آخرت
 ہوگا اور محدودہ مقصورہ معما میں واحد ہیں معنی معماے قطعہ لفظ ملا کو فی کا ملاقی
 کرنے سے ملاقی ہوتا ہے جیسا کہ ایما باقی کا ہے اور جب لوم کو عین کے ساتھ دیکھا جائیگا

علوم ہوگا جب خانہ کی خاکی ہوگی اور بنا اسکی جو نہ ہی اسپر کی آئیگا کینہ ہو جائیگا جیسے کہ بنائے
خانہ خاکیش سے ایما ہو محسنات کلام دار کی نظمیں ایہام ہو کہ معنی درخت کے بھی ہی
اصل شجرہ دار فنا از الف کیسا بدیہ ہو کہ لفظ اصل میں بھی الف ہی اور اصل فنا کی بھی الف
ایسے ہی فنن اور فن و فنون اور بارودار یعنی درخت با ہم مناسب سوالات کے اور مناسب
و مرعات فتائل الاختلاف اصل کتاب اور ایک متن میں دوسرا مصرعہ یوں لکھا ہو غ
مقر فانی دنیا ترا میر نمود + اور میں نے مقر کو مقر اور میر کو مقر لکھا تا موافق اشارہ مقر فانی کے
یعنے مقر فانی نہیں ہی میر ہو جائے اور فانی جگہ دوسرا میم آجائے اور میر لغت میں نہیں
اب معنی ترکیبی اور محائی سے مطابق کر کے غلط صحیح دریافت کر لیں اپنے ذہن سلیم کو کام فرمائیں نہ
کاتب کی کتابت غلط پر کار بند ہوں۔

نکتہ ایدریش ہر کہ دار فنا را زیر ساز دلذت افراد بداند و ہر کہ در دنیا با قتل کفایت
بساند عاقبت دلش از لقائے خدا بنا زد قطعہ زفن بگذرد چون الف باش بیکتا کہ اسب
درہ علامت فنا را + ہر کار لا کر دقاف وجودت + خطے کش کہ از حق بیابے لقار + اللغات
انفرادتہا ہونا لقا بکسر یعنی دیدار قن بالفتح و تشدید نون ہنر دواؤں معنی ترکیبی نشر
ایدریش جو کوئی دار فنا کو زیر زبر اور لوٹ پوٹ کر لیا یعنی اسکو بگاڑ کے مجرد اور بے تعلق
ہوگا وہ لذت افراد کی جانیگا اور جو کوئی دنیا کے اقل کفایت پر قناعت کرے گا آخر دل
اسکا لقاے الہی سے فاخر اور نازان ہوگا معنی ترکیبی قطعہ مصرعہ کہتے ہیں داؤ بیچ
تو چھوڑ دے اور فن فریب سے علیحدہ ہو کہ الف کی طرح کیتا ہو جا کہ راہ فنا کی علامت
یہی ہو اور پر کار لاسے گرد اپنے قاف وجود کے ایک خط کھینچ تو حق سے بقا تجکو حاصل ہوئے
لا کی تشبیہ پر کا سے کیا ہی خوب ہوا اور نیز یہ مطلب بھی ہو کہ فقر اذ کر کے وقت اپنے قلب
سے حرف لا کو کھینچ کر اور گرد اپنے کھینچے ہوئے لا کے ایک حلقہ سا گرد اپنے نفی کا بنالیتے ہیں
اور آپکو اور جملہ عالم کو نیست و منفی سمجھ لیتے ہیں اور پھر الا اللہ کے ساتھ ضرب قلب پر
لگا کے اثبات ذات پاک خداے تعالیٰ کا کرتے ہیں اسطرح پر کار کی طرح گھومتے ہیں اور
نفی غیر کی اور اثبات حق کا کرتے ہیں معنی معامے نشر دار فنا کو زیر زبر کرنے سے

انفراد ہوتا ہے اور اقل کا قلب لقا معنی محامے قطعہ فلک سے جب فن چھوڑ دیا جائیگا الف رہیگا جو کیلتا ہے اور گرد حروف قاف کے جو خط لاسے کھینچیں گے لقا حاصل ہوگا محسنات کلام زیر و زبر کیسا خوب ہے لوٹ پوٹ کرنا بھی اور زیر و زبر مکان ہی بناتے ہیں اور سوا اسکے الاختلاف شایع نے جانے یہ کیا لکھ دیا کہ دل و قلب کلمہ اقل قاف سمیت انتہی یہ تو محما ہی پورا ہے جسکا قلب لقا ہی جیسا کہ تحریر ہوا۔

نکتہ ایدر ویش از الف ازل تا اقل ابد نشان درد دل سست و بر چہرہ دنیا و آخرت کرد این درد ظاہر و حاصل حضور دل خود را از دست مدہ کہ علت نامے ازل و ابد حروف دل تست مثنوی نقدی ز دل تو اپنے مکرم + بردا من عالم سست و آدم + وز نامے قراب و نون گردون + مقصود تن تو بود مضمون + از دال معاد و میم مبدا + حاصل دم آدم سست پیدا + از اول و آخر آدمی دار + بگذر نفس و دم نگہ دار + اللغات ازل بفتحتین وہ زمانہ جسکی ابتدا نہیں ہے ابدا بفتحتین وہ زمانہ جسکی انتہا نہیں اور ہمیشہ علت غائی مراد اس امر سے جو مقصود کسی کام کرنے سے اور سبب بدینو جب کہ اس سے مقصود کیطوفت تو سہل کرتے ہیں اور یہ چار قسم ہیں یا تو سبب مسبب میں داخل ہو یا خارج اگر داخل بقوت ہے اسکو علت مادی کہتے ہیں جیسے چوب یا سریر اور اگر داخل ہو بالفعل اسکو علت صوری جیسے صورت تحت کی اور اگر خارج ہو اور سبب موجب ہو اسکو فاعلی جیسے بخار و اگر ایجاد کسی کے واسطے ہے علت غائی جیسے جلوس تحت لبس علت غائی ظہور میں سب سے موحہ ہے لیکن ذہن و تعقل میں سب سے مقدم ہے نقد بالفتح کھرا کر نادر دم و دینار کا اور دینا اور زر و سیم مسکوک مجاز دال و ذات و فی الحال و پسر مضمون در میان کیا ہوا ماخوذ ضمن بالکسر سے معنی ترکیبی شراید روش الف ازل سے جسکی ابتدا نہیں دال ابدا تک جسکی انتہا نہیں نشان درد دل کا ہے یعنی سب درد ہی درد ہے اور دنیا و آخرت کے چہرہ پر گرد اس درد کی ظاہر لبس تو اپنے حضور دل کے حاصل کو مت کھوا سوا سب سے کہ علت غائی جو اصل مقصود سب علتون میں ہے وہ حروف تیرے ہی دل کے ہیں لبس تو اپنے دل کو ہر وقت حضور

حتی میں حاضر رکھ نہ معلومات کی طرف اس واسطے کہ جملہ معلول تیرے ہی واسطے ہیں اور سب
 میں تو ہی مقصود اصلی ہے معنی ترکیبی تنویدی مصرح کہتے ہیں کہ اسی مخاطب تو آپ کو
 سمجھنا نہیں عین کون ہوں تو تو بنو اسے ولقد کرصنا بنی آدم کے وہ مکرم ہی کہ تیرے
 خزانہ دل سے ذرا سا نقد دامن عالم اور آدم پر پڑا ہی جنگی ماہیت و حقیقت کوئی
 پانہیں سکتا ع کہ کس نکشود و نکشاید حکمت این معمارا + خیال تو کرتاے تراب یعنی
 روسے خاک سے نون گردون تک جو متراگردون کی ہوساے مخلوق تیرے ہی تن اور ذات
 کے واسطے ہی اصل مقصود انکی خلقت سے تو ہی تھا کہ انہیں چھپا ہوا تھا مثل مضمون کے
 الفاظ میں اور دال معاد سے میم مبداء تک جو ابتدا و انتہا ہی دم آدم ہی کا ظاہر و طور حال
 اور مقصود ہی جو تو ہی ہی بس تجھ کو لازم کہ تو اپنی ابتدا و انتہا کا غور و خیال کر کے دم بھر تو ادھر
 متوجہ ہو اور اپنے دم کا خیال رکھ بیکار و ضایع نہ ہونے دے کہ آدمیت کی یہی بات ہے معنی
 معما سے تشرادل ازل کا الف اور آخر ابد کا دال جسکا مجموعہ ادہی اور طلب و کاذا یعنی درپردہ دنیا کا دال
 اور آخر کا الف جسکا مجموعہ ہر دال یعنی در دال کی غایت دال اور ازل کی حد لام جس کی ترکیب سے
 دل حاصل ہوتا ہے معنی معما سے تنویدی یک نقدا یا ایک حرف مکرم سے ہو کہ میم ہی جو دامن
 عالم و آدم پر موجود تائے تراب و نون گردون سے تن حاصل ہوتا ہے اور دال معاد اور میم مبداء سے
 دم نظر آدمی کا اول الف آخر یا ہی جب ان سے درگذر کینگے دم رہیگا محسنات کلام ازل اور
 ابد اور دنیا و آخرۃ اور تراب و گردون اور معاد و مبداء نفس دم اور انکے سوا سب مراعات
 و مناسبات ہیں اور قابل لحاظ الاختلاف متن مطبوعہ میں عالم کو عام غلط لکھا ہے۔
 لکھتے ایدر ویش بہشت را کہ پایانش ست و تفرقہ بود چون پا ازوے درکشی یہ بود و جمیم را
 کہ در میانش حی یعنی جمعیت باشد اگر پیرامون او کردی جم یعنی آسائش یعنی قطعہ بہشت
 کہ در آخرش شت بود + بت راہ باشد سراپاے او + جنم کہ در گردش آسائش ست +
 کشا منج دل ز اجزائے او + اللغات شت پریشانی تفرقہ جدائی پا در کشیدن پیچے کو پھٹنا
 منج بالفتح راہ معنی ترکیبی شربشت ہے مقصود جنت ہی نہیں ہی بلکہ دنیا کے آرام و آسائش
 کی چیزیں ایسے ہی جمیم سے مکروہات دنیوی بس مصرح کہتے ہیں ایدر ویش بہشت سے

جسکا پایاں شست و تفرقہ ہی قدم ہٹالے تو بہتر وہی اور حجم سے کہ اسکے درمیان میں جی ہی
یعنے جمعیت اگر اسکے آس پاس پھر لگا تو آسائش دیکھیا اور ظاہر ہی بہت سے حرص آرام
و آسائش دنیا کی پریشانی و جدائی میں ڈالتی ہی مارا مارا پھرتا ہی اور قناعت میں جو بقدر
پسند کے ہو اختیار کر کے بنیاد پر جمع بیٹھا رہتا ہی اور اسکے سبب سے جو کمزوریات تگی اور تنگدستی
کے پیش آتے ہیں گوارا کرتا ہی اور خوش رہتا ہی چنانچہ حقیقت الجنتہ بالکھارہ اسی سے
مقصود ہی معنی ترکہی قطعہ جس بہشت کے کہ آخر میں شست ہی وہ ایک بت ہی سرپا
کہ تیری راہ مارتا ہی اور راہ سے بیراہ کرتا ہی اور جنم کہ گرد اسکے جم یعنی آسائش ہی آہستگی
اجزائے اپنی منہج و راہ دل کو کھولی اور اسی راہ پر چل کہ بہشت اسی میں ہی اس واسطے
کہ آخر آسائش ہی تو بہشت ہی معنی معماے شہ بہشت کا سر بہی اور پانوں شست
جب پانوں اس سے نکال لینے بہ رہیگا حجم کے آس پاس سے جم حاصل ہوتا ہی اور
درمیان میں جی ہی معنی معماے قطعہ بہشت کا سر پابت ہی اور جنم کا قلب منہج
محسناات کلام پایانش درمیاننش آسائش کیسے الفاظ ہموزن ہیں پایاں میں بھی پا
موجود پایاں و درمیان متفنا و جمعیت و جی مراد و اور علا وہ ازین الاختلاف
متن مطبوعہ میں شست کی جگہ شب دونوں ٹھکانے اجزائے بجائے اجرا غلط ہی۔

حکایت صاحب دے را پر سیدند کہ نظیر بہشت نصیر از عالم کبیر در عالم صغیر کہ انسان سست
چسیت گفت دل کامل درویشان سست کہ از بہشت نشان سست بلکہ ایوان بہشت گو
از قلب ایشان دریاب کہ چون جیم در جنازہ بہ کلید ہدایت مفتوح کنی جنان شود کہ دل سست
و چون جیم گوشہ جنان را بکسر یا صفت گوشمال دہی جنان شود کہ بہشتاے بافضا سست
قطعہ دل عارف چہ گر پریشان سست + ارفع از جنت و کشادہ تر سست + لاجرم شرف
جنان زیر سست + وز شرف گوشہ جنان زیر سست + اللغات نصیر تازہ و آبدار و بختی زند
عالم کبیر تمامی جہان عالم صغیر جسم انسان و انسان اس واسطے کہ جو کچھ عالم کبیر میں موجود ہی
نظیر اسکا انسان اور جسم انسان میں بھی موجود چنانچہ روح پادشاہ عقل وزیر و حسد و نفیض
و قہر و رحم اور حیا و علم نیک و بد لوگ ملک کے دماغ آسمان اور چشم گوش و مغزین اور دہان

سبعہ سیارے استخوان کوہ مونیات رگین تہرین آرفع بلند تر جنان بکسر جنت و بفتح دل معنی
 ترکیبی بشر ایک صاحب دل سے پوچھا کہ نظیر بہشت نصیر کا عالم صغیر میں کہ انسان ہی ہی کیا ہی
 کہا دل کامل و روشیون کا کہ نشان بہشت کا ہی بلکہ سارا ایوان بہشت کا ایک گوشہ انکے
 قلب کا ہی جو کیفیت کہ اس ایک گوشہ میں ہی وہ سارے بہشت میں نہیں ہی دیکھ تو جب
 جیم در جنان کو کلید ہدایت سے مفتوح کریگا جنان ہوگا کہ دل ہی اور جو کسر ریاضت سے
 گوشمالی دیگا جنان ہوگا جو بہشت با فضا ہی معنی ترکیبی قطعہ دل عارف کا درخالیہ پیشانی
 ہی تو کیا ہی اور کیسا ہی بلند تر اور کشادہ تر جنت سے ہی اور جمعیت میں جانے کیا کچھ ہی
 اسی سبب سے دیکھ تو شرفہ جنت کو کہ جنان ہی زیر پناہ و شرف سے گوشہ جنان کا کہ دل
 ہی زبر ہی معنی معمارے شر نظیر نصیر تعویف لفظ جنان اگر بفتح جیم کے ہوگا دل ہی اور بکسر
 جیم جنت دونوں تجنیس تام معنی معمارے قطعہ عارف پریشان ارفع ہی شرفہ شرف
 تجنیس زائد باقی وہی جنان مفتوح دل اور جنان مکسور جنت محسنات کلام نظیر نصیر
 صغیر ہون درویشان نشان ایشان سب میں کلمہ شان بکسر ریاضت اس سبب سے
 کہ کسر بمعنی شکستن کے ہی اور شکستگی ریاضت کو لازم علی ہذا مفتوح الاختلاف متن مطبوعہ
 میں با فضا کی جگہ با فضا مل اور ارفع کے بجائے رفع غلط ہی۔

فصل فی النصیحة

نکتہ ایدرویش سر تسلیم بر قدم نہ تا سلیمت دانند گردن منا ہی بزن تا در سر منازل
 ما ہی شوی تاج کبر از سر نہ تا برو احسان الہی یا بی دیدہ از اعمال خود بردار تا با مال نامتناہی
 رسی چشم رعایت از کسے مدار تا را بیت بلند یا بی دندان مسالت از غیر بر کن تاملت
 از غیب بر سر روی فاجر مبین تا اجر یا بی دہان در محامد خلق مکشای تا حامد حق باشی
 سینہ ملک بہ تیغ وقت بہ شگاف تا مالک شوی ذل از مصالح دنیوی بردار تا مصلح
 شوی پہلوا زہال تہی کن تا با جمل عقل ہم پہلو شوی پشت از خلق باز گیر تا خلع حبیب
 حق گردی قدم ریاضت بردار تا بریاض رضوان برسی کمیت ترک تازی را پے کن

تاکمی میدان قرست گردی پادسردمن رادر ہم شکن تاہام سپاہ ہمت شوی گوشہ عورت
مکذراتازلت نہ بینی جامہ مفاخرت بیرون کن تا خلعت فاخر تصوف یابی جیب ترم پارہ سازتا
مرد گردی سر تواضع بر قدم بگنان دار کہ تقدیم آنست تاج ترک بر سر صدر ریاست نہ کہ قصد
را این نشانہ آنست معنی ترکیبی و معنائی مع معنی لغات اسن نکتہ کے آخر کوئی نظم
نہیں ہی اور معنی بھی اسکے ترکیبی معنائی اکٹھے لکھوں اور اسی میں معنی ضروری لغات کے
مصرحہ کہتے ہیں اید ویش سمر تسلیم کا جو تاہی سب کے قدم پر رکھو تو تسلیم تجو جانین اور تسلیم
کی تا تسلیم کے قدم پر پائے سے کہ میم ہی تسلیم ہوتا ہی تسلیم کے معنی اطاعت و انقیاد مناہی کی گون
تو اپنے منازل کا ایک ماہ بنے مناہی کی گون فون ہی جب اسکو گرا دینگے ماہی رہیگا اور
تیری منزلین بھی مثل ماہ کے ہیں چنانچہ اول منزل قبر و سری بعد بعثت کے میدان حشر اور
پھر حساب گاہ اور صراط وغیرہم تلح کبر و غرور کا سر سے اتار تو برواحسان پائے کبر کا تلح کان
اسکو آتار لینے سے بر رہتا ہی جو یعنی نکوئی و احسان کے ہی دیدہ اپنے اعمال سے اٹھالے
تو مال بید کو پہونچے دیدہ اعمال کا عین ہی جب اسکو اٹھا لینگے مال رہ جائیگا یعنی امید ہا
چشم رعایت کی کسی سے مت رکھو تو رعایت بلند پائیگا چشم رعایت کی بھی عین ہی جب عین
نہ رکھینگے رعایت رہیگا رعایت بلند ہونا عالی رتبہ ہونا دندان مسالت کہ غیر سے اٹھیر لینے سوا
خدا کے غیر کے سامنے مت گواگڑا اور سوال نہ کر کہ غیب سے تجکو مال ملے دندان مسالت کی
سین ہی جب یہ دندان نہ پینگے مالت رہیگا گویا مال تیرے لیے موجود ہی اور تیرا ہی ہے
مسالت سوال کرنا رو فاجر بدکار کا مت دیکھ تو خدا سے اجر پائے فاجر کا منہ فا ہی جب
اسکو نہ کھینگے اجر رہیگا اجر بدلا اور فردوری دہان محمدینے مخلوق کی تعریفون میں دہن
مت کھول تو محمد حق کا ہوئے دہن محمد کا میم ہی جب میم ہوگا حامد رہیگا محمد تعریفین
حامد تعریف کرنے والا سینہ ملک کا تیغ وقت سے کہ الوقت سیف فرمایا ہی ہمار تو مالک
بنجائے ملک کا سینہ لام ہی جب اسکے اور میم کے درمیان میں تیغ الف کی لائینگے مالک
ہو جائیگا دل دنیا کے مصلح سے اٹھالے تو تو خود مصلح ہو جائیگا دل مصلح کا الف ہی اسکے
اٹھا لینے سے مصلح ہوتا ہی یعنی اصلاح کنندہ پہلو جمال سے خالی کر لینے انکے

تو بل عقل کا ہم پہلو ہوگا پہلو جہاں کا باہر جب اس سے پہلو تھی کر نیلے جل رہیگا جو عرب
 کل کا ہی بجنے گل یا سمین و گل سرخ و جامہ و پوششہا پشت خلق سے پھیرے تو خل و حبیب
 حق کا ہوئے پشت خلق کی قاف ہی جب اسکو پھیر لینگے خل رہیگا بمعنی دوست قدم ریاضت
 کا اٹھا تو ریاض رضوان کو پہنچنے سے ترکیبی کی رو سے قدم اٹھانے سے مقصود تیز رو ہونا
 اور معنی معانی کی رو سے گزرتا تا ریاضت کی جو اسکا قدم ہی جب نہ رہیگی ریاض رہ جائے گا
 ریاض جمع روئے کمیت ترک تازی کے کو نچین مار لینے ظلم و غارت مت کر تو کمی لینے دلاور
 میدان فراست کا ہوئے کمیت جب بے پے ہوگا کہ وہ تے ہی کمی رہیگا فراست بفتح چوڑون
 کے معاملہ اور پہچاننے میں ہوشیار ہونا بس ایام ہی برہمایت لفظ کمیت کے پا و سر لفظ
 من و ما کا در ہم توڑ تو ہام و سردار سپاہ ہمت کا ہوئے پا لفظ من کا نون ہی اور سر لفظ ما کا میم
 جب اس پا و سر کو لفظ ہم میں توڑینگے ہام ہوگا جیسا کہ اشارہ در ہم شکن کا ہی ہام بمعنی
 ستر گوشہ عزت کو مت چھوڑ تو زلت نہ کیے زلت کے معنی ڈگ جانا گوشہ عزت کا عین
 ہی اگر اسکو چھوڑ دیگا زلت رہیگا جامہ مفاخرت کا اٹا تو خلعت فاخر بقفوف کا پائے مفاخرت
 کا اول آخر مت ہی بیچ میں فاخر معلوم ہوتا ہی کہ مت بمعنی کسی جامہ کے ہی حبیب فرد
 سر کشی کے ٹکڑے کرتا فرد ہوئے حبیب فرد کی تا ہی جب پارہ ہو جائیگی مرد رہیگا سر
 تواضع کا سب کے قدم پر رکھ کہ تقدم ہی ہی تواضع کا ستر تا ہی قدم پر آنے سے تقدم ہوگا تقدم
 کے معنی پیش ہونا تاج ترک کا سر پر صدر ریاضت کے رکھ لینے ریاضت میں جو بالاسے بالا
 شی ہی اسکو ترک کر کہ تصدک نشان ہی ہی تاج ترک کا تا ہی صدر کے سر پر رکھنے سے تصدک
 ہوتا ہی تصدک پیشگاہ میں بیٹھنا جیسا کہ معمول امرا و سلاطین کا ہی الاختلاف متن
 مطبوعہ میں بجائے ماہی ناہی اور بجائے حبیب حبیب اور گلزار کو نگزار غلط لکھا ہی۔

تکتم اے درویش دستار لام الف لاف از سر بنیاز کہ علامت شرف یا بی شیرازہ
 الف و وال اناطراف صفحہ نسخہ اعتقاد سقیم بکشائے کہ درجہ یدہ عنقا مثبت گردی پای
 تو سن نفس رابعین اربعین عبادت منحل دار تا چشم بر کر لینے خواب غفلت
 تلق جیم جہاد ہر مرہ یعنی قوت نفس سنگین دل زن کہ جمرہ شوق حق افروختہ گویا

حقوق میم والہ ماومن از گردن حماقت بنہ تاحقت قوت و نصرت بخشید باسترہ صا د صلح
 سر جفا تراش کہ صفای قلندر می اندوے پاکے یابی بہ چوگان لام حال کوی سمواست میم
 مدور را بر بای تا سلوات میدان تو حید یعنی موزہ طامی طلب از پایے اختلاط ناکسان
 بیرون کن اگر اختلاط و ضہ جنان از جنان میجوئی بنایے عین فہم الثعبان انتہای کنج دنیا از یاد افکن
 اگر انتہای خرابی بقاع دین میطلبی گمہ ہا می ہمیان ہمت از سر بہت بکشاے تا نامت
 میان خلق ظاہر شود نہال دندان ستین فسحت امل بہ تیر لا بر کن تا فلاحیت تخم حسن عمل حاصل کنی
 اللغات علامت شرف کی فاہی سقیم بیمار کراے بالفہم گروہ اسپان اربعین چہ شعل نفل کو فتمہ
 کرا بختین آغا خواب کردن مرہ بالکسر صفا و قوت و کمال عقل خبرہ بالفہم اخگر و آتش
 حماقی بالفہم و بالفہم وہ آبلے کہ آدمی کے بدن پر نکل آتے ہیں پاکی معروف و واسترہ ستوت
 بالفہم خرسندی و تسلی تو حید ایک کرنا اور خدا عزوجل کو ایک جاننا اختلاط آمیختن اور شوریدہ
 اور تباہ ہونا جنان بکسر حبت خنان بفتح و تشدید نون بخشا یندہ و آرزو کنندہ کسی چیز کا اور
 نام خداے تعالیٰ تم بفتح و تخفیف و تشدید میم و ہر سہ حرکت نیر دہن ثقبان بالفہم اژدہا و قمر کہ ہر
 بیابان اتفاق نیست ہونا بہت بکسر با و فتح با بخشیدن فلاحیت نکوئی و کشکاری معنی
 ترکیبی شریک در لام الف کی جولاف کے سر پر بندھی ہی گرا دے تو علامت شرف کی
 پائے شیرازہ الف و دال کا اطراف صفحہ نسخہ اعتقاد سقیم سے کھول تا تو دفتر عنقا میں لکھا جا
 یعنی سب کہیں کہ ایسے آدمی عنقا ہیں یا نون کراے تو سن سرکش نفس کا عین اربعین
 یعنی چلون عبادت سے نفل دار کر تو چشم کر یعنی خواب غفلت پر باندھے جیسے کہ عامل لوگ
 افسون پڑھکے خواب کسی کے باندھتے ہیں حقائق جیم جہاد کی مرہ یعنی قوت نفس انگین دل
 پر لگا تاجرہ شوق حق کا فروختہ ہوئے یعنی شوق حق کا تیرے دل میں پیدا ہوئے حقائق میم
 والہ ماومن کا گردن حماقت سے الگ کر تو حق بکو قوت و نصرت بخشے یہ پھوڑا تیرے گردن کا ہی
 ماومن نہیں ہی استرہ صا د صلح سے سر جفا کا تراش کہ صفا قلندر می روے پاکی بسے پائے پاکی
 کے معنی استرہ کے بھی ہیں اور قلندر چار ابر و کا صفا یا بھی کرتے ہیں چوگان لام حال سے کہ
 کنج بصورت چوگان کے ہی گیند مدور سموات کو جو بصورت میم کے ہی لیجا تو سلوات یعنی خرسندی

و تسلی میدان توحید کی دیکھی جسکے سامنے یہ سموات کیا چیز ہیں موزہ طے طلب کا پاؤں اختلاط
 ناکسون سے نکال ڈال اگر حنان سے اختلاط منہ جنان کا طالب ہی بنا عین فم الشبان یعنی
 وہیں اتر دیا انتفاع کا رخ دنیا کو گرا دے اگر چاہتا ہی کڑی لڑائی و انتفاع لے دین کی نہونے پائے
 گرہ ہی رحمت کے سر ہیاں بخشش سے کھول تو نام تیرا میان خلق ظاہر ہو اور نہال دندان سین
 منہمت اہل کاتیر لے لے کھیر تو فلاح ت ای نکوئی تخم حسن عمل کی تج کو حاصل ہو تیرا ہیان قوت
 اور قدرت کے معنی میں ہی اولاد لے لالہ الا اسد اور نیز اس بات سے بھی اشارہ ہی کہ تشریف
 کے وقت انگشت شہادت اٹھاتے ہیں کہ تیر دیدہ شیطان کو ہوتی ہی معنی معامے شر
 لاؤں کے سر سے جو دستار لاکر ادا دینگے علامت شرف کی رہائیگی شیرازہ کتاب کا دو طرف
 ہوتا ہی اعتقاد کے بھی ایک طرف الف ایک طرف دال ہی جب یہ شیرازہ کھول دینگے
 بصورت عفا کے رہیگا لفظ کرا کو جو سین سے منسلک کرینگے کراع ہوگا لفظ مرہ پر حیم کرنے سے
 جبرہ ہوتا ہی لفظ حماقت سے جب لفظ مالک کیا جائیگا حقت رہیگا بتائے خطاب کلمہ جفا کو
 اگر صا و صلح سے تراشین گے صفا حاصل ہوگا سموات کے میم کو جو بصورت گیند کے ہی
 چوگان لام سے لیجا ئینگے سلوات ہو جائیگا اختلاط کی طائکال ڈالنے سے اختلاط رہتا ہی جنان
 حنان تصحیف انتفاع کی عین گرانے سے انتفا رہتا ہی لفظ ہیماں میں ہے موجود ہی یعنی
 اول میں یا پھر میم بعد میم کے یا جسکا مجموع ہی ہوا باقی ماندہ کے قلب سے نام ہاتھ
 آتا ہی فسحت کے دندان سین جو لے سے توڑے جائینگے فلاح ت ہوگا محسنات کلام
 لام الف لاؤں کا لایسی ہی صورت رابعین کہ را ما قبل کو بعین کے ملانے سے ہوتی ہی اور
 اربعین کیسے خوب الفاظ ہیں علی نہا حاق و حماقت تجنیس زائد پاکی کا لفظ مناسب
 استرہ کے موزہ کو طاطھرا ناکیسا خوب ہی ہیماں سے ہے کیا ہی خوب نکالی ہی فلاح ت
 میں ایہام یعنی نکوئی و کشتکار ہی اسی رعایت سے لفظ تخم اور حاصل ہے
 الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے کراع کراغ اور منسل مشعل اور حاق چاق اور
 بنا بہ بنا غلط ہے۔

نکتہ اے درویش دامن دواج تجرید بدست کرتا جید باشی سر از بستر غفلت بردار

ثابت شہوت بر زمین ماند مغز از سر مخالفت بیرون آرتا سر افست ترا بس روی برساند روی
دل از در خلالتی بگردان تاروی وری آن بر تو تجلی بکنم از قدم صدق دور مدارا دعوی
قدم داری از تو راست آید پشت مطامع بشکن تا معیار آئینہ صفا نمائند بینی لب از
عین لعب پرداز و باب چشمہ شریعت تر ساز تا لباب طریقت دریایی پا از میان محبان
بیرون منہ تا اسیر سخن نگر دی بسعت از لفظ سدید باز مگیر تا سد طریق نہ بینی استین بر سر
سراب قیعم دنیا افشان کہ کمال این ست ارہ مسکنت بکش کہ مکنت وثبات نہال
اقبال آنست نیزہ خلافت بیند از کہ خلف خلیفہ بحق باشی کمان حق را قربان ساز کہ لائق
قرب حق شوی دندان تو سن نفس بر کن تا دامنگیر تو نگردد یعنی تو لا بحق کن پشت تو ہما
لبشکن تا ہمہ زیر دست تو شوند یعنی تو کل بر خرا کن حلقہ از سر متابعت در گوش نفس کن
تا منفس و عزیز گردی مرا از روی ہر برجین روح نہ تا مروح شوی ارہ از سین سکینت
بر نای کینت نہ تا نایت ستائے سبحانی شود پردہ از دال درایت بر روی ریانتہ نارایت
دریائے عرفان شود اللغات دواج بالضم یا لا پوش و بتشدید و انیز تجرید بر ہنہ کرنا
زمین کا گیاه سے اور تلوار میان سے کھینچنا اور آراستہ کرنا درخت کا اور پوست نکالنا
جید بالفتح و تشدید یاے مکسورہ نیکو و سرہ مطامع جمع مطع جائے طع لباب بالضم خالص
ہر چیز سخن بکسر میم و فتح جامع محنت سدید راست و درست و محکم و استوار تشدید و تشدید
دال مانع و حائل نید دست سراب بفتحین دعو کا قیعم بیا با نہا کم آستین آل سراب مسکنت
خواری مکنت بضم میم یعنی قدرت و توانگری بالفتح خطا خلافت بکسر جھگڑا و مخالفت خلف بفتحین
فرزند صالح خلق بفتحین خشم و خشم گرفتن تو لا بفتح اول و ثانی و لام مشدد محبت و امید
برگشتن مروج بالفتح شادمان رأیت ای رائے تو درایت بکسر دانستن معنی ترکیبی شر
ایدرویش دامن دراج یعنی لباس تجرید کا ہاتھین لا تو جید ہوئے سر بستر غفلت سے
اٹھالے تو بہت شہوت کا زمین پر رہ جائے مغز سر مخالفت سے نکال تو سر افست بکسر روی
کو پہونچائے روئے دل کو در خلالتی سے پھر تو وری اسکی جو فریبی ہی مراد خوبی سے تجرید جلوہ
کرے دم قدم صدق سے دور مت رکھ صادق بنارہ تو دعوی تیرے قدم دار کا راست

ٹھہرے پشت مطامع کی توڑ تو معیار آئینہ صفا کی دیکھے لب عین لعب سے خالی کرا و آب
 چشمہ شریعت سے تر کر تو لباب طریقت پائے پانون در میان حیان دلی سے مت نکال تو اسیر
 محن کا ہوئے ہاتھ لفظ سدید سے مت لوٹا تو سد طریق سامنے آئے یعنی محکم استوار کا رکے
 ہاتھ مین ہاتھ دے کہ وہ مرشد راہبر ہی تا سدر راہ و مانع سے تجکو بجائے رہے آستین ہر سراب
 قیعہ دنیا پر جھاڑ لینے اس دنیا کو جو ایک دھوکا ہی کہ ہی کچھ اور نظر آتی ہی کچھ اور دراصل کچھ مین
 ترک کر کہ ہی کمال ہی راہ مسکنت کا کھینچ کہ کنت اور ثبات نہال اقبال کی ہی ہی جھنڈا خلافت
 کا گرا دے تا خلف خلیفہ حق کا ہوئے کمان حق کو قربان کر کہ لائق قرب حق کے ہوئے یعنی
 خشم غضب سے باز آ کہ اس سے قرب حق حاصل ہو و ندان تو سن نفس کے اکھیڑ تو تیرا
 دامن گیر نہو یعنی خدا سے محبت کر پشت جملہ توہمات کی توڑ تو سب تیرے زیر دست ہو مین
 یعنی خدا پر توکل کرا و رہے تو ہم چھوڑ دے کہ اس سے نفع ہوگا اُس سے فائدہ پہونچیکا حلقہ سر
 متابعت سے نفس کے کان مین ڈال تو متنفس اور عزیز ہو یعنی نفس کو اپنا مطیع کرنے آب
 اسکا مطیع ہو جائے ہر روے ہر و محبت سے روح کی پیشانی پر لگا تو مروح اور شادمان ہو
 ارہ سین سکینف کا ناے کینت پر رکھ تو ناے تیری سنائے سبحانی ہو جائے اور روشنی سبحانی
 پردہ دال درایت کا روے ریا پر رکھ تو راے تیری بدایا عرفان کی ہو جائے معنے معامے
 نشر دامن لفظ دواج کا حرف جیم ہی اور دست مراد فید جب ید دواج کے دامن کو پکڑ لگا
 جید ہوگا بستر سے جو لفظ سر کا کہ بستر مین موجود ہی اٹھا لیا جائیگا بت رہ جائیگا لفظ مخالفت
 کا سرخ ہی یعنی مغرب اسکو نکال لینگے بس الفت باقی رہیگا روی کا مقلوب وری
 جسکے معنے فریبی ہین اور خوبی لفظ قدم کا قدم دم ہی جب معیار کی مع یار آئینہ کی ہوگی سائنہ
 حاصل ہوگا لعب کو جو عین سے خالی کریں گے لب رہیگا اور لب کو آب شریعت سے تر کرینگے
 لباب ہوگا با حبان مین با ہی جب حبان سے یہ پا نکال لینگے محن ہوگا سید مین ید مراد ہوتا
 پس یہ کھینچ لینے سے سدر ہینگا آستین کا مراد فکم اور سر دنیا کا دال جب آستین
 سر دنیا پر جھاڑینگے دال جاتا رہیگا ال رہیگا پھر کم دال ملے کمال ہو جائیگا سکنت مین
 ارہ سین ہی جب سین کھینچ لیا جائیگا کنت ہو جائیگا خلافت مین نیزہ الف ہی جب اسکو

خلف رہیگا نون حق کا کمان ہی اسکو قربان یعنی دور کرنے سے حق رہتا ہی کلمہ توسن میں لفظ
سن یعنی دندان کہ دامن تو میں واقع ہوا جب اسکو توڑ دینگے تو باقی رہیگا اور اس کو کوئی نقص
اشارہ تو نگرہ کے پھنے تو نہ ہو جائے اور نہ حرف نفی جس سے مراد لا ہی جب یہ لا تو باقی ماند
تو سن سے ملتی ہوگا تو لا ہوگا پشت تو ہمہا کی الف ہی جب اسکو توڑ دینگے تو ہمہ رہیگا جو عبارت
میں موجود ہی اور تو ہمہ یعنی خطاب و ہمہ حرف سود مراد توکل جو بصورت توکل ہی جسکو
کہا ہی توکل بر خدا کن توکل ہو جائیگا متابعت کا سریم ہی بصورت حلقہ بس نفس کے کاغذین
ڈالنے سے منفیس ہو جائیگا یعنی عزیز مہر روے ہر کی حسب صورت یم ہی جب جیلین روح پر
رکھینگے روح ہوگی یعنی شادمان ہر متوجہ نیس لفظ نا پر جب سین رکھا جائیگا سنا ہوگا رو سے
ریا پر جب دال درایت کا پردہ رکھینگے دریا ہوگا محسنات کلام تجرید میں بھی ید موجود
ایسے ہی بستر میں بر مغزا و سر اور سروری با ہم مناسب شریعت میں ایہام ہی کہ یعنی
جوے بزرگ کے بھی ہی خلافت اور خلف اور خلیفہ حق میں کیسی بلاغت ہی کہ خلیفہ حق میں
درمیان روافض اور فواصب اور اہل سنت کے خلافت بھی ہی اسی واسطے لفظ خلافت
اور خلیفہ حق ایراد فرمایا ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے جید چند اور سروری
سر دی اوروری وراے اور سکینت سکنت اور ثابت نایت اور سناے ثلث غلط لکھا ہے
اور دعویٰ قدم داری کے بعد از تو را است آید یہ عبارت بھی متن میں نہیں ہے۔

نکتہ ایدرویش دراری در اشک را دیا ساز کہ از یاری باری گو ہر باری ابرو بینی
عین عناصر بنور روحانیت بنیا گردان کہ بیندہ عصر گردی بنیش جنان را پیدا کن کہ
دانش عرفان رسی ناز از راز اکل کن تانائیل فضائل جاودان یا بی مخازی خلق را
مخفی کن کہ درازی عمرت آشکار گرد دباے قوی شہوتے را ویران کن تا جو ارکبہ حقیقی
قرآن بینی ابنیہ دنیوی را بنیا دکن تا از آیت عارت اخروی نشان یابی مجاز عقل
را مجنون عشق کن تا در ناز و نفیم حقیقت رسی تر سبب نندہ دہم را رسواے بلا سنا تا توان
دعویٰ محبت نشوی بناے محابار با نفس حکم کن تا ابا نماید عین خرد را بخود بینی خورم مکن
تا رمدہ بنید مخیم عشاق را خانہ ساز کہ این مقام ملائم بزرگاست از کوی جاہ جوی گوشہ گیر

کہ منصب شہی اینست شنوی فقر جوی کوہ غم بردل کمار + پس ببین فرشی از ہر کنار +
 ترک جوے در تک بحر فنا + بچوے کن نقطہ ہستی رہا + توبہ خواہی توبہ کن در خصال +
 صورت توبہ توبہ دان در مثال + صبر جوی چشم بر احسان رب + روی ساز و آرزو در طلب
 گر توکل بایست توکل حال + با حق افکن جوے این صورت کمال + ور رہا داری اُمید اندر
 بلا + اجر دل دان فیض دیدار خدا + خوف خواہی از جلال ذوالجلال + خو طلب با فای فرقت
 در وصال + شوق خواہی شوق کن از غم سینہ را + پس ببین زو باب وحدت دل کشا +
 صدق جوی صدقہ در تفصیل بود + بچو قاف اور در اجمال از وجود + عشق جوی حاجی آسا بقراط
 در طلب بر شوق النفس چشم دار + عقل خواہی چشم نہ بر امر قفل + تا بر فیض از نصیرت عقل کل +
 علم جوے نفی علت از یقین + عین بین بر حرف نفی از علم دین + وقت خواہی تقوی دل سیکر ان +
 جوی تا وقت تو گر دوش از ان + حال جوی چون الف بگذر زخم + تا نشوے در حل مشکما علم +
 بسط خواہی چون بط از بحر خطر + در سلوت بر دل آویز گذر + فیض جوی محو ساز از ضیق دل +
 نقطہ لوح وجود آب و گل + قرب جوی بچو عنقا در طلب + در پس قاف قناعت جوے رہا +
 جذبہ خواہی در چہ درد و بلا + قربت ذب جو چو یوسف از خطا + واروت باید ز حضرت بردوام +
 چون الف در ورد شبہا جو قیام + سکر خواہی صافی کا س ادب + در سر ادر تا زحق یابی طرب +
 صحو جوی صحبت از بیت دور دار + تا ز وجہ وے شود طرفیت یار + کشف خواہی شبنم شہوت
 را عیان + در کف آو ترا شوی ز ابل عیان + و جد خواہی واو وحدت رو نمود + محو کن واو
 دوئی را از وجود + چشم یک بین شوق عاشق شد ز دوست + دیدہ کو دوہمی بیند دوست +
 اللغات در آری جمع دری بالضم و بالکسر و تشدید یا کوکب رخشنده باری پیدا کنندہ از خاک
 عصر ہر سہ حرکت و بضمین آخر روز مخرج ہونے آفتاب تک و گرد و غبار جنان بافتح جان و دل
 حرفان بالکسر شناختن نائل عطا و صواب تجازی جاہلے رسوائی ماخذ خزی سے جوآر
 بالکسر مسالگی قرآن بالکسر نزدیک ہونا کسی چیز کا کسی چیز سے انبیہ جمع بنا تجاری بفتح
 جاہلے جاری شدن و راہلے روان شدن مجنون جنون زدہ تھا بالضم اول مروت
 و اعانت و صلح اور چھوڑ دینا آمد بفتحین در چشم مخیم بفتح جاے خیمہ زدن بسط بالفتح قراخی

و گستردن سلوت خرسندی و تسلی محو ہوشیاری اور ہشمار ہونا عیان یکسر دیدن چشم و جہد بالفتح
اندو گہلین ہونا و بالکسر تو گنگر ہونا شق بالفتح و تشدید قاف رنج میں ڈالنا کسی کو اور مشکل ہونا
کام کا معنی ترکیبی نشر ایدر ویش دراری در اشک کو دیا بناینے نہایت کثرت سے بربا اور
برہا کہ باری یعنی خداے تعالیٰ سے یاری و مدد گوہر باری ابرو کی دیکھے یعنی جیسی گریہ و زاری
کر گیا ویسی ہی آبر و پائیدگا اپنے عناصر کی آنکھ نور و حانیت یعنی باطنی سے روشن و بینا کر لیندہ
حصہ کا ہونے یعنی ہم عصر تیرے تجکو بیندہ جانین بصیرت دلکی پیدا کر کہ علم عرفان کو پہونچے اور خدا کا
پہچاننے والا ہو جائے ناز آرز کی زاکوئل کر لینے بل بناتب نائل عطاے فضائل کو پائے اور وہ
فضائل جو جوادان ہیں فحازی یعنی جو معہ قے کہ رسوائی خلق کے ہون انکو غفی کر اور چھپا کہ فحازی
تیری عمر کی تجکو ظاہر ہو اے حیات طیبہ سردی بنا قوی شہوتی کو ویران کر تو ہسا لگی کعبہ حقیقی کا
قران دیکھے اور اس سے نزدیک ہو جائے اور مقربوں کے مقام کو پہونچے دنیا کی بنا قلن کی بنیاد
متکر تو آیت عمارت آخروی سے نشان پائے اور انکو فائز ہوئے جو مجاز و بے اصل
باتین عقل کی ہیں انکو عشق کا مجنون بنا تو ناز و نعم حقیقت کو پہونچے یعنی اسکی لذت
و خوش عیشی سے محفوظ ہو تیرا وہم تجکو ڈراتا اور مصیبت عشق سے بچاتا ہی تو اسکو بلا
میں ڈال کے خوب رسوا کر تو دعویٰ محبت میں قوی اور تو انا ہو جائے بنا محابا کے نفس سے
محکم و مضبوط کر یعنی مروت و صلح جیسی مصلحتا دشمن سے کر لیتے ہیں تا سختی نری بین ابا و انکار
نہ کرنے پائے عین خرد کو خود بینی سے خوش مت کرتا ردا و رد و چشم ندیکھے کہ خود بینی ہی ردا
ہو جائیگی جس جگہ کہ عشاق نے اپنا خیمہ کھڑا کیا ہی وہاں تو اپنا گھر بنا کہ مناسب بزرگون
کے ہی مقام ہی جاہ جوئی کے کوہ میں قدم مت رکھ اس سے گوشہ پکا کہ منصب شہی ہی ہی
معنی ترکیبی شنوی اگر طالب فقر کا ہی تو غم کے قاف یعنی ہاڑ دل پر تعینات کر کہ کسی وقت
علیہ نہون جیسے متعین لوگ پیچھا نہیں چھوڑتے پھر فرشتی کو دیکھ کہ تیرے ہی گرد رہیگی
کبھی جدا نہوگی اور اگر طلب ترک دنیا کی ہی تو بچر فنا کے تک و قعر میں رے کی طرح اپنے
نقطہ ہستی کو چھوڑ دے یعنی جیسے کہ رے میں نقطہ نہیں ہی تو بھی اپنے نقطہ ہستی کو چھو کر دے
اور اگر تو یہ چاہتا ہی کہ مجکو مقام توبہ کا روزی ہو جو گناہوں کو میٹ دیتی ہی تو یہی و خوبی

اپنی خصلتوں میں پیدا کر اور خوش خصال ہوا سو اسطے کہ صورتِ توبہ کی مثال نہیں توبہ ہی دیکھ لے اور جو مبرّ ڈھونڈتا ہے تو احسانِ رب پر آنکھ لگائے رہا اور صورتِ سامان اور آرزو کی بر میں ڈھونڈ رہے نکوئی اور احسانِ میں اور اگر توکل کا طلبگار ہے تو توکل حال اپنے خدا پر دل دے اور اُسی کے بحرِ وسعہ پر چھوڑ دے اور اسی صورت کو ڈھونڈ رہے توکل کا کمال ہے اور اگر صفتِ رب کی چاہتا ہے اور اُمیدِ جا کی رکھتا ہے تو کیسی ہی بلا ہو یہی جانے رہ کہ انجام اسکا فیض دیدارِ خدا کا ہے اپنی اُمید سے برگشتہ ہوا اور جو خواہاں ہے کہ جلالِ حضرت ذوالجلال سے خوف کی صفت کے ساتھ موصوف ہوں تو اگر چہ وصال میں ہو لیکن خوفائے فرقت کی ڈھونڈ رہے جیسے فرقت میں آہ و نالے کیا کرتا تھا وہی ہے وصال میں کر کہ مبادا اسکے استغناء سے جو صفتِ معشوقوں کی ہے محروم نہ کر دیا جائوں اور اگر اسکے شوق کا شائق ہے تو غم سے سینہ کو شوق کرا اور غم سینہ میں بھر کے بس اسی شوق کو سمجھ لے کہ گویا بابِ دل کشا وحدت کا کھل گیا ہے صدق اگر چاہتا ہے تو لفظِ صدق کی صفت اختیار کر کہ اسکی اجمال و تفصیل دونوں یکساں ہیں یعنی مفصل بھی صد ہے اور مجمل بھی صد کہ وہ قاف ہے صد عدد والا بس تو بھی اپنی اجمال و تفصیل میں تخلف مت کر جو مجمل کے وہی مفصل ہے کہ اور اسی لفظِ صدق سے صفتِ صدق کی سیکھ لے اور اگر مرتبہ عشق کو ڈھونڈتا ہے تو حاجی کی طرح بے قرار رہا اور اسکی جستجو میں شقِ انفس پر بیٹھے وہ ایذا و سختیاں جنکا تحمل لوگوں کو دشوار ہوا پس آنکھ لگا اور منتظرہ حاجی سے تشبیہ بنظرِ احتمال و برداشت کا لیف شائق کے ہے کہ جسکے وہ متحمل ہوتے ہیں اور اگر عقل کی خواہش ہے تو امرِ قل پر چشم رکھ تب تو اس رتبہ کو پہنچے گا کہ عقل کل جسکا وہ امرِ قل لایا ہوا ہے تیرے دل سے فیض حاصل کرے اور قل سے مطلب یہ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قل کے ساتھ امر ہوا ہے ہم لوگوں سے کہہ دینے کو علم ڈھونڈتا ہے وہ یہی علم تو ہے کہ تیرے علم کی نفی ہی یقین سے اسکو حاصل کرا اور اپنے علم کی نفی کر دیکھ لے علم میں عینِ حرفِ نفی پر جو علم ہی رکھی ہوئی ہے بس یہ اشارت ہے کہ سوائے علمِ دین کے سب کی نفی کرا اور اگر وقت کا طالب ہے کہ محکومہ وقت حاصل ہو جو وقت میں محسوب ہوتا ہے نہ بیکار و ضایع تو تقویٰ بیکار ان ڈھونڈ رہا ہے اس سے

وقت تیرا خوش ہو گا قابل حساب و شمار کے اور اگر حال کی طلب ہی کہ کا ملین کا سا حال
 تجھ کو نصیب ہو تو الف کی طرح راست و مستقیم بے پیچ و خم ہو جا تو اور وہی حل مشکلات
 میں علم اور مشہور ہو جائیگا اور جو بسط کا خواستگار ہی تو بے فکر و خطر بحر پر خطر سے نہر
 خرسندی کی دل پر لگا اور گذر جا پھر بسط ہی بسط پیش آئیگی رع در پس ہر گریہ آخر خندہ
 ایست + فیض چاہتا ہی تو پیچھے وجود آب و گل کا ایک نقطہ ہی لینے دل تیرا اس سے
 خلیق کو مٹا ڈال پھر اس کا فیض دیکھ کہ کیسی فتوح و کشف حاصل ہوتی ہی ساری ضیق
 اسی کی ہی اور جو قرب حق کا ڈھونڈھتا ہی تو عین کی طرح قاف قناعت کے پیچھے اپنے
 رب کو ڈھونڈھ لے کہ موجود ہی جذبہ چاہتا ہی تو یوسف کے مثل چاہ درد و بلا میں قرب
 ذب کا ڈھونڈھ لینے رنج و تردد اور محنت تعب اور خطا سے دوری و تجاوز اختیار کر پھر
 جذبہ کے جذب کو دیکھ کیا نہیں جانتا یوسف کو کیسا اُس چاہ سے نکالا اور کیسے جاہ و مرتبہ
 ظاہر و باطن کو پہنچایا اور اگر دار غیبی کی جو دل پر عاشقان حقیقی کے وارد ہوتے ہیں تجھ کو
 خواہش ہی کہ حضرت ذوالجلال سے ہمیشہ تیرے دل پر وارد ہوں تو الف کی طرح ورد
 شب میں جو مراد پھلی راتوں سے ہی قیام ڈھونڈھ اور بکھڑا رہ کہ وہ وقت نزول
 واردات کا ہی اور اگر مستی ڈھونڈھتا ہی جیسے مست جام المستی کے مست و بنجود ہو جاتے ہیں
 توصاف صاف پیالے ادب کے جن سے مراد احکام شریعت کے ہیں پی اور سر میں اپنے
 انکا کیف و سرور جاتا دیکھ کیسا لطیف و طرب خدا سے تعالیٰ سے پاتا ہی صحیفے ہو شیاری
 چاہتا ہی تو صحبت مہتاب سے جو غیر خدا سے تعالیٰ کا ہی آپکودور رکھ اور کنارہ کش رہ تو وہ
 اہلکی ہر طرف سے تیری یار ہو جیسا کہ فرمایا اینما تو لوفتہ و جسا للہ یعنی جہر منہ پیروگ
 اور ذرات خدا کی ہی پس ہو شیاری ہی ہی کہ کسی وقت اُس سے نافل نہوے اور جو
 کشف چاہتا ہی تو شین شہوت کی عنان اپنے کف میں لا تو تو اہل عیان سے ہو جائیگا جو
 ہر چیز کو بچشم دیکھتے ہیں اور اُس کے سامنے بیجا و حائل عیان ہی اور اگر طلب و جد کی ہی اور
 واو و صرت لے جو مقدمہ و جد کا ہی منہ دکھایا تو فوراً واو وئی کو جو وجود میں ہی محو کر دے
 اور کیتائی و یک بینی اختیار کر پھر و جد ہر طرف سے حاصل ہو گا عاشق کی شق چشم یک بین ہی

کہ وہ اپنے دوست کے سوا اخیر کو نہ دیکھتا ہی نہ جانتا ہی اور جو دیدہ کہ دو دیکھتا ہی وہ عدویٰ
 معنی معامے نشر اگر دراری سے لفظ در کو اگر دیا کرینگے یعنی یا سے بدل لینگے یاری ہو جائیگا
 اور یاری و باری تصحیف یکدیگر اور جب عین عناصری مینا ہوگی یعنی یہ لفظ نا کے عمر رہیگا
 لفظ پیدا کے دو جز مین پے اور واجب پے دا سے بدل جائیگا یعنی بجائے بے بینش کے دا
 تو دانش ہو جائیگا بے پے معامین ایک مین اور کلمہ ناز کے بھی دو جز ایک نا دوسرا زی جب مخ کو
 جب زائل سے بدل جائیگا نا نائل ہوگا مخازی کے بھی دو جز ایک مخ دوسرا زی جب مخ کو
 فے کرینگے اور نے سے باعتبار ترداد و تکرار ہی بس در کوازی پر لانے سے دلزی ہوگا جیسا کہ
 ایما ہی مخازی خلق را مخفی کن یعنی مخازی کی مخ کو فے کر لفظ قوی کے بھی دو جز ایک قاف
 دوسرا وی جب وی موافق اشارہ و میل کے جو بتاتا ہی کہ وی ران ہی ران سے بدل جائیگا
 قرآن ہو جائیگا انبیہ کی بن با و لون مین جب اسکی بنیاد نہ رکھینگے آیت رہیگا جو بحالت
 وقف آہ ہو جاتا ہی جیسا کہ انبیہ سے باقی رہیگا مخانی کے بھی دو جز مخ اور آ جب مخ کو لون
 کر لینگے ناز ہوگا جیسا کہ کہا ہی تاج عقل را مجنون کن یعنی مجاز عقل کی مخ کو لون کر ترسانہ
 مین لفظ رس موجود ہی جب اسکو وا سے بدل لینگے تو آئندہ ہو جائیگا اسکا ایما لفظ رسوا ہی
 یعنی رس وا ہی محابا سے جو مخ محکم کا کم کرینگے ابار رہیگا اسکا اشارہ ہی لفظ محکم ہی یعنی مخ کم کر
 مخیم کی نے کو جب نہ کرینگے یعنی لاکہ نہ اسکا ترجمہ ہی اور میم باقی ماندہ مین لائینگے ملائم ہوگا
 جسکا اشارہ خانہ ساز ہی یعنی خاکو نہ ای لا بنا کوے مین جب کو کو شہ فرض کرینگے شہی ہوگا
 موافق رمز گو شہ گیر یعنی کو کو شہ فرض کر اور کاف و گاف تو معامین ایک مین معنی معامے
 مشنوی فقر مین دل فقر کاف و بعضی کوہ ہی اور گرد اسکے فقر ترک کے دو لون کنارون سے
 تک حاصل ہوتا ہی اور فقر مین اسکے جو پہنچ ہی رہے بے نقطہ والی موجود توبہ اور توبہ
 یعنی تو ضمیر اور بہ معنی بہتر دو لون تخیس تام چشم سے مراد صا جب لفظ بر پر آئیگا صبر ہوگا
 توکل اور توکل تصحیف ہمدگر اسمین بھی تو ضمیر اور کل معنی ہمہ رجا کا قلب اجر ہی لفظ خوب
 حروف نا کو طلب کر لیا خوف ہوگا شوق کا اول آخر شوق ہی اور وحدت کا باب یعنی اول حرف
 وا واجب شوق مین دروازہ وا کا ہوگا شوق ہو جائیگا صدا جمالی قاف ہی عدد دو والا

اور صد تفصیلی لفظ صد جب صد تفصیلی کے بعد صد اجالی آئیگا صد ق ہوگا چشم مراد عین کی ہی
لفظ شوق پر رکھنے سے عشق ہوتا ہی عقل میں چشم حو ارادہ عین سے ہی قل پر رکھا ہوا ہی جب
عین کو کلمہ نفی پر کہ بیان لم مقصود ہی کھینکے علم حاصل ہوگا تقوی کا کنارہ یا ہی جب بیکران
کر کے مقلوب کرینگے جیسا کہ ایما لفظ گرد سے ہی وقت ہوگا اور حرف الف کو حل میں
لانے سے حال ہوتا ہی ہر سلوت ای آفتاب سلوت میں جو سین ہی کہ نجوم میں علامت
شس کی ہی جب بط کے دل میں لائینگے بسط ہوگا ضیق قلب فیض کا مگر ضیق سے ایک
نقطہ محو کرنے کے ساتھ جیسا کہ اشارہ محو ساز کا ہی اور نقطہ از ضیق دل کا لفظ رب کا جو
پچھے قاف کے آئیگا قرب ہو جائیگا لفظ چہ میں جو قربت ذب کی ہوگی جذبہ حاصل ہوگا اور
ذب یعنی تردد و خشک لبی ورد میں الف آنے سے وارد ہوتا ہی کاس صاف حرف کاف
بلا سین کہ باتا کی طرح کا بھی کہتے ہیں جب لفظ سر میں آئیگا سکر ہو جائیگا محبت میں لفظ بت
کا موجود اسکو دور کرنے سے صح رہتا ہی اور جو واو وجہ کی اسکی یار ہوگی محو حاصل ہوگا شین
شہوت کا کف میں لانے سے کشف ہوتا ہی واو دوئی دوسرے واو وجود سے اشعار ہی کہ
اسکو محو کرنے سے وجد ہوتا ہی چشم سے ارادہ عین کا ہی جب یہ عین یک بین ہوگا کہ وہ
یک ہی الف ہی پس عا ہوگا اور یہ عا جو شوق پر آئیگا عاشق حاصل ہوگا ایسے ہی دیدہ سے
بھی مراد عین ہی جب یہ عین دو کو دیکھتا عود ہو جائیگا محسنات کلام درویش میں مد
اور دراری اور دراشک اور حیا اور گوہر اور مناسب انکے آبروزائل نائل فضائل
ہو زان اور برعایت کعبہ قرآن کہ حج و عمرہ ملانے کو بھی کہتے ہیں مجاز و حقیقت متضاد کمار
و کنارتجنیس مفروق تو بھی لفظ توبہ کے ساتھ کیسا بہتر ہی صبر میں صورت برابر احسان میں
بر رب مقلوب بر بطلب میں برابر انکے سوا اور بہت سبب صنایع بدائع سے ہیں
الاختلاف شارح نے لفظ دراری کو درازی ٹھہرایا ہی یاری کو بازی پھر بازی تصحیف باری
قرآن کا معا انھوں نے یون نکالا ہی کہ ویران کا لفظ تحلیل ہوا دو جز سے ایک وی دوسرا
ران و لفظ وی کہ در قوی ست چون تبدیل یا بد بلفظ ران قرآن میشود انتہی یعنی اس
معا کو قوی سے نکالا ہی اور قوی کی وی کو بعضی ران کے لیکر قرآن کیا ہی اب خیال کیجئے

کہ جب بنیاد اسکی ویران سے ہوگی تو ویران میں وی بھی موجود رہے اور وی بجائے
 ران کے ہوا و لفظ ران کے جمع ہوئے اور کان کا ٹکھنا نہ میں پس ضرور ہی کہ وی میں وی
 بمعنی ران اور قات موجود ہی ہو لیکن ہی انبیہ کا معنی بنیاد سے اس کے بھی دو جز کیے ہیں
 بن و یاد پھر لکھا انبیہ میں اگر با و نون ہوگا ایہ رہیگا تم کلام میں نے اس کو بھی انبیہ سے
 لیا ہی ان کا لفظ بنیاد کو تحلیل کرنا بیکار رہی یا غصہ میں اور لفظ مجنون کہ بھی دو جز
 کے مع و نون جب مجاز کا لفظ مع اس کے نون سے تبدیل ہوگا ناز رہیگا انتہی عجب تریہ کہ مجنون
 میں نون موجود اور مع بھی نون سے بدلا جائے پھر ناز کے لیے آ ز کا لفظ کہاں سے آئیگا آخر یہ کہ
 مجاز کی مع کو موافق آیا مجنونست کے ناسے بدل کے بنا کیا ہی علی ہذا لفظ رسوا کے دو ٹکڑے
 رس اور واجب تر سندہ کا لفظ رس وا ہوگا بھر ہی لاکہ اس سے نون مفتوح مراد ہی
 بعض نہ تو اندہ ہو جائیگا یہ بھی ناک کے سے پھر بن انتہی میں نے تو ترسانندہ کے لفظ
 رس کو واسے بدل کے تو اندہ کیا ہی کہ سیدھی بات ہی اور یہ کہ گوشہ کے لفظ کے دو ٹکڑے
 ایک گودہ سرانہ جو کلمہ کو ی میں کلمہ کو منقلب بہ شہ ہوگا شہی ہوگا لیکن جب گوشہ کی کو
 گوشہ سے منقلب کیا ہی تو شہی کی یا کہاں سے آئی انتہی میں نے کو ی جاہ جو ی سے کو ی
 کے کو گوشہ سے بدلا ہی تا یا حاصل ہوا اختلاف متن مطبوعہ میں بجائے دراری در محازی کو فحازی
 محاذ کو محازی ابا کو اما اجمال کو اجمال میں کی جگہ بہ بین شقیق کے بجائے ضیف ذب کو ہمت
 تمام کا مقام بت کو تب عنان بجائے عیان غلط لکھا ہی۔

فصل فی خاتمۃ الکتاب

نگتہ بندہ فتاحی اگر چہ در افتتاح ابن شہ فنت و تفرقہ بسیار کشید اما بواسطہ الف
 قلم امیدوارست کہ عاقبت نامش زندہ ماند رہا معی نقش بتان معنی پیدا است از
 بیانم + ہر بیت من نظر کن بیت در میان اودہ + در دودہ قلم ماند چون سمع زندہ نامم +
 بنگر کہ ہست یہی زندہ میان دودہ + اللغات فتاحی تخلص شاعر افتتاح کھولنا
 شروع کرنا فنت بالفتح و تشدید تاریزہ ریزہ کرنا دوی کا تفرقہ پریشانی دہ یعنی دس

دودہ ہوا و معروف بمعنی خاندان و خویش و تبار و دود چراغ پچی نام مصرح معنی
 ترکیبی شرمصرح کہتے ہیں اگرچہ میں نے کہ تخلص میرا فتاحی ہوا اس کتاب کی افتتاح
 میں فت اور تفرقہ بہت اٹھایا یعنی اس طرز و انداز پر جو اسکو شروع کیا اسکی بنا ہونے
 اور انجام کو پہونچانے میں بڑی دقت و پریشانی مجھکو پڑی لیکن کچھ پر و انہیں یہ امید
 تو مجھکو قوی ہی کہ ہوا اسطہ الف قلم کے آخرین میرا نام زندہ رہے معنی ترکیبی رباعی
 نقش بتان معنی کے میرے بیان سے ظاہر ہیں ہر بیت کو میری دیکھ ایک بیت ہوا اور
 ایسے بیت کہ اسکے درمیان میں غور کرو تو دس اور ہیں یعنی اگرچہ حسن و خوبی میں ہر بیت
 ایک معشوق پُر ادا ہی مگر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بیت میں سوا اسکی
 خوبیوں کے دس خوبیاں اور جو مراد کثرت سے ہی نہ عدد معین بھرے ہوئے ہیں دودہ قلم
 یعنی خاندان قلم میں کہ مراد تالیفات و تصنیفات سابق و حال سے ہوا نام میرا شیخ کی طرح
 زندہ اور روشن رہے دیکھ لے نام میرا پچی ہی جسکے معنی زندہ اور وہ درمیان دودہ کے
 اس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ مصرح کی عمر اسوقت میں بیس برس کی تھی معنی معاملے شرمصرح
 فتاحی کا اول جزفت ہی یعنی پریشانی و تفرقہ اور آخری یعنی زندہ اور الف و لون میں
 واسطہ چنانچہ ظاہر ہی معنی معاملے رباعی بیان اور بتان تصنیف بیت کا اول آخریت ہی
 اور بیچ میں اسکے باد میں عدد والی جسکا اشارہ ہی میان اودہ دودہ اور دودہ تینیس نام
 یہی میں دودہ اول آخر کی دونوں یا ہیں جو حساب الججد میں دودہ ہیں محسنات کلام
 فتاحی افتتاح صنعت اشتقاق عاقبت نامش کیسا خوب ہے کہ عاقبت بمعنی آخر کے
 ہی اور سی بھی آخرین واقع ہوا ہی لفظ دودہ برعایت شیخ کے اور زندہ ہونا سبب
 یہی کے کیسے ابغ ہیں اور باعتبار معنی خاندان کے دودہ میں ایہام بھی ہوا الاحتمال
 متن مطبوعہ میں بھی کی جگہ یہ صورت بھی لکھی ہے۔

مکتبہ سوادین شبستان، شے ست منبر افشان کہ در سایہ اش محذرات معانی ستان
 حفتہ اند شعر شبستانی چنان زیباست نزد ہر سخندان کہ کہ تاریخ تمام اوشدہ زیب
 شبستانی + اللغات شبستان وہ گھر جس میں رات کو رہیں محذرات بضم میم و فتح خا

و تشدید مال معلوم زنان پرده نشین ستان بکسر وہ شخص جو پشت پر یعنی چت سوتا ہو
 معنی ترکیبی نثر سواد اس شبستان کی ایک شب غبر فشان ہی جسکے سایہ میں پرده نشین
 معانی کی آرام سے ستان یعنی چت پڑی سوتی ہیں غبر سے بیان غبر حبشی مراد ہی کہ سیاہ
 ہوتا ہو اور رات کو غبر وغیرہ کی بتیان جلتی بھی ہیں معنی ترکیبی شعر یہ شبستان ایسا زیبا ہو
 ہر خندان کے نزدیک کہ تاریخ تمام بھی زیبا شبستان ہی نکلی تفوا و لا معلوم ہوتا ہو کہ اسم مسمی
 ہی ہو معنی معمارے نثر شب کے سایہ میں جب لفظ ستان سوئیگا شبستان ہو جائیگا
 معنی معمارے شعر مرفوع تاریخ اسمین ہی یعنی زیبا شبستان جسکے عدد شمار نے
 آٹھ سو تینتالیس لکھے ہیں محسنات کلام سواد شب غبر سایہ سب مناسب یکدیگر
 مکنتہ ایدر ویش باوے و سابق در اخراج و اجتماع این نکات و دقائق جرات این اقل
 خلاق ست ہر گاہ عقل متقدم بیان باوے و سابق این شبستان را بحشم خیانت و راے تصرف و امانت
 مبنی و ماتی شود عادی و سارق باشد قطعہ فصل بود ستار سبق بر سر صد کس نہد بر سر این عاشق ست
 و قصب فصل جدا ہرگز و اتین قصب گندش صہزار ہرگز بود آن قصب غصب ہنر و خرد و اللغات بادی
 آثار گذرندہ وافریندہ سابق پیشی و پیشدستی کرنیوالا اختراع نئی چیز بچا لٹا اور پھاڑنا اجتماع
 جمع کرنا و انقت کرنا اقل کمتر تقدیم پیش ہونا مبنی خرد ہندہ ماتی سخت گرم عادی
 دشمن او سے گزرنے والا سارق و رد سبق بالفتح پیش ہونا قصب بفتح حقین جامہ نازک
 ارکمان غصب بالفتح کوئی چیز کسی سے چھین لینا معنی ترکیبی نثر مصرع کہتے ہیں ایدر ویش
 ان نکات و دقائق کے جمع کرنے اور نئی طرز نکالنے میں ابتدا و پیشی اور جرات و ہمت اس
 اقل و کمتر خلاق کی ہی یعنی یہ طرز نئی میں ہی نے نکالی ہو اور ابتدا اسکی بھی سے ہوئی ہیں ہی
 سکا مخترع اور میں ہی اسکا بادی ہوں اب اگر کسی وقت میں عقل جو ہر بات میں پیش
 ہو جاتی ہو اس شبستان کے بیان میں جو اس بادی و سابق نے لکھا ہو چشم خیانت سے
 لکھتے ہیں اے تصرف و امانت سے خبر دینے والی اور سخت گرم جوش ہوئی تو وہ عادی اور
 سارق ہی یعنی اگر کوئی خیانت اور تصرف کی میری طرف نسبت کرے تو میرا دشمن اور
 پور ہی میں نے کسی کی امانت میں اپنے تصرف کو نہیں چھوڑا ہی نہ کسی کے تصرف کا محتاج ہوں ۔

بلکہ خود ایسا جیسا کہ قطعہ میں لکھتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ معررہ مخبر کہتے ہیں کہ فضل جو دستار
پیشی کے سیطرہ میں آویں گے سر پر رکھتا ہی یعنی جب کوئی پیشی و سبقت اور اون پر پاتا ہی
و فضل اس کے سر پر ایک دستار فضیلت کی رکھتا ہی مین وہ شخص ہوں کہ قصب فضل سے
میرے سر پر سودستار ہیں یعنی سیطرہ میں پھر میرے حق میں کوئی نسبت تفرق کی کب کر سکتا ہو
اگر کوئی میرے اس قصب کو لیجائے اور چرائے اور سو گونہ اور ہزار گونہ تفرق آسمین کرے
اور بنائے تا ہم خرد کے نزدیک وہ قصب قصب ہی ٹھہرے گا اسکا ہوگا معنی معنائے شر
چشم سے ارادہ عین کا ہی جب عین خیانت سے بادی کو دیکھا جائیگا عادی ہوگا اور سابق کو اگر
ایسے تفرق سے سارق ہوگا معنی معنائے قطعہ دستار مراد و سب کے ہی جب اسکو
صدر کے سر پر جو مراد قاف سے ہی رکھینگے سبق ہو جائیگا عاشق مراد و صب جب لفظ صدر
کہ اس سے بھی قاف مقصود ہی صب کے سر پر آئیگا قصب حاصل ہوگا و جب صدر کہ
حرف قاف ہی عین سے تبدیل ہوگا قصب غنص ہو جائیگا یعنی سو کے ہزار الاختلاف
متن مطبوعہ میں بجائے عقل فصل بنی کی جگہ منی اور ماقی کو ماقی اور صدر کس کے بجائے
صدق کس غلط ہے۔

نکتہ ایدرویش سواد شعر و شاعری شبستان سست کہ در شان او جز بستی منزل نہ سازد
و سرچشمہ خیال او در دل لائیسٹ کہ جزو خ و افسردگی عیش درتہ ندارد قلم از خیال دروغ
بردار کہ در خیال صدیقان رسی قدم از سوداے سواد سیفر و در کش تا سودا صدیقان
بینی رباعی خواہی کہ شود سداک کلامت منظم + بر نظم وہان بندہ بستی محکم + واسے کہ
گرفت سود علم از عالم + انکوز سواد شعر برداشت قلم + اللغات سواد گردنواں شہر
شان بالفتح کار و حال اور وہ زمین پہاڑ میں جہان درخت وغیرہ لگائے جائیں لاسے
کل سیاہ کہ گرفت کاف کد امیر ہی معنی ترکیبی نشر اے درویش سواد شعر و شاعری کا
ایسا ایک شبستان ہی جسکی زمین میں سواے پست اور فرومایہ کے کوئی گھر نہیں بناتا
جیسا کہ کہا ہی الشعر اسفل العالم اور وہ سرچشمہ کہ اس کے خیال کا ہی اس کے دل میں ایسی
لاے ہی کہ جسکی تہ میں سواے بخ اور افسردگی عیش کے اور کچھ نہیں ہی تو اپنے قلم کو

دروغ سے اٹھالے تو صدیقوں کے خیل میں پہنچے اور قدم سودا سودا بیفر و غسے ہٹالے
تو وہ سود جو صدیقوں کو حاصل ہوتا ہی وہی تو بھی دیکھے گا جیسا کہ فرمایا ہی موم ینفع الصادقین
صدقہ معنی ترکیبی رباعی اگر چاہتا ہی کہ سلک تیرے کلام کے آراستہ اور منظم ہوئے
تو نظم پر ایسا دہان بند لگا جسکی بندش محکم و استوار ہو کہ وہ راستی ہی تو جانتا ہی کہ عالم میں
سے کسی غصہ سود و فائدہ علم کا حاصل کیا جسے کہ سودا شعر سے قدم اٹھالیا یعنی شعر لکھا نہ جھوٹ
کی شامت سے جیسا کہ کہا ہی احسنہا اکذبہا سودا کو پوچھا معنی معامے شربستان کے
اول آخر شان ہی اور اسی شان میں پست کہ باوہا معامین واحد ہی خیال کے دو جز ہیں
ایک نے دونر ال پہلے کا قلب بخ جو خیال کی تہ میں چھپا ہوا ہی دوسرے کا قلب الے خیال
بین الف بمنزلہ قلم کے ہی جب اٹھالیا جائیگا خیال ہوگا سودا کا قدم الف ہی جب اسکو کھینچ لینگے
سودرہیگا معنی معامے قطعہ میم کہ از روئے تشبیہ کے دہن ہی نظم پر لگانے سے منظم ہوتا ہی
سودا کا الف بصورت قلم کے ہی جب یہ قلم اٹھالینگے سودرہیگا محسنات کلام شعرو شاعری
شبستان اور شان سرکہ شین سودا دنا سب شب سودا سودا سود میں سرکہ سود دہان بند
ایک قسم عمل بھی ہوتا ہی مثل زبان بند و چشم بند کے علم عالم اشتقاق الاختلاف شاعر
نے اس نکتہ میں سوائے ایک مما شبستان کے اور کوئی معما نہیں لکھا متن مطبوعہ میں شان کے
بعد انہیں لکھا چاہیئے تھا پست کو پست اور صدیقان کے بعد رسمی چھوڑ دیا یہ بھی ضروری تھا
بہ پستی میں یا یہ سب غلط ہیں۔

مناجات اکہی در اندم کہ خاتمہ شبستان حیات ما یہ دیباچہ مطلع صبح حیات رسد و نم حسرت
بدیدہ ما جلوه دہر شین شربت شہادت ایمان از لب باہی بیان و سین سیماے سعادت
جادوان از تہای تن عریان و الف اُلفت احسان از لون نفس بے سامان ما دور مدار
قطعہ اگرچہ شبستان دیوان ما + ناید سر شینش از شین شر + شب ظلمت از روی او دور دار
ستان انکس از قبول نظر + المذات مناجات بغیم کسی سے راز کہنا اکہی منادی ہی محزون
حرف ندا و یائے منظم نے ای معبود من شین شر سے مراد سخت ظلمت شب جسکی نسبت فرمایا
من شعر غامق اذ اوقبا یئینہا ما نگتا ہوں سخت تاریکی شب سے جسوقت کہ گھر آتی ہی

معنی ترکیبی شرف و رح اپنے حق میں دعا کر کے کہتے ہیں کہ اے معبود میرے جس وقت میں کہ میرے
 شبستان حیات کا خاتمہ دیا کہ مطلع صبحِ حیات کو پہنچے یعنی شب حیات میری ختم ہوئے
 اور صبحِ حیات کی شروعات ہوئے حیات کو شب بلحاظ خواب غفلت کے کہا ہے اور حیات کو صبح
 بخیال بیدار ہو جانے اور چونک جانے کے اور اس وقت میں غمِ حسرت میری آنکھوں میں
 جلوہ نما ہو تو اس وقت میں شین شربت شہادت ایمان کا میرے بیان کی بے کے لب سے
 اور سین سر پا سعادۂ جاودان کا تن عریان سے اور آلفِ اُلفت احسان کا ہمارے
 تون نفس بے سامان سے دور مت رکھنا اور محروم و مجرمت کرنا معنی ترکیبی قطع
 یعنی اگرچہ دیوان یعنی دفترِ جاری ذات کا بسبب گناہوں کے ایک شبستان
 تیرہ و تاریک ہے کہ جس کا سر شین ہے شین شر کو جتا رہا ہے کہ اس میں شر ہی شر ہے لیکن
 تو شب ظلمت کو اس سے علوٰیہ اور دور رکھ اور پھر نظر قبول سے اس کی خریداری کر کے
 مقبول فرما اور اپنی بارگاہِ عالی سے مرد و دم مت کر معنی شین شربت شہادت
 اور بے بیان اور شین سعادۂ اور تائے تن اور آلفِ احسان اور تون نفس
 سب کا مجموعہ شبستان ہے معنی معامے قطعہ شبستان کا سر شین اور شر کا سر شین
 شین سرا و شر تعریف شبستان سے جب لفظ شب کو دور رکھنے کے ستان رہے گا حسب
 ایمانے مضر ح۔

خاتمۃ الشرح

میں فدا ہوں میں فدا ہوں میں فدا	تیری شان پاک پر رب اعلا	کیسی ہی اللہ اکبر تیری شان
جس سے ہر اک شان نے پایا نشان	شان تیری شان پر قربان ہے	جس کو کیے شان تیری شان ہے
شان تیری دیکھ کر دم خرد	کتنی ہو دل سے کہ اللہ اللہ	کبریا ئی اور بڑائی ہے تجھے
سب فدائی کی فدائی ہو تجھے	تو نے رحمت سے کیا پیدا نہیں	رحمت عالم ہی فرمایا نہیں
تو بھی رحمت وہ بھی رحمت ملیے	ہم کو ہیں رحمت پر رحمت کے صلے	تو ہی نے محکوم دل و انا دیا
تو ہی نے وی عقل اور طبع رسا	پھر بتائی طبع کو اک راہ راست	تا کرے مسکے جدا اور دغ و مات

طبع جسکی ہی کمی سے شیر خوار
 ہو گئی یہ شرح مجھ سے بے تعب
 وہ شبستان جبکہ اک گوشہ کو
 تیرو شبہ و روشنی کی روشنی
 گو شبستان پر ہر اک روشن چراغ
 اور اولوالالباب کو لب لباب
 کہتے ہیں روح القدس یہ طبع زاد
 آشنا آب در یک دانہ کے
 ہر اک فن میں اسکی کوئی کمی
 کسکی ایسی فکر کسکی ایسی عقل
 ایک حضرت بول لکھے میساختہ
 ملک نظم و نثر کے انکو سر سے
 خاتمہ میں طبع کے مین نے ادا
 ایسے محل لغوی تقریر سے
 ہیں جو عالم میں سخنور نامجو
 وہ سخن جز لغو و زبانی نہیں
 کھول گوش ہوش و باطل ہوش
 ماہ کو مت خاک سے اپنی چھپا
 عبد فتح اور ہی پچی مین فرق
 مفت تو نے باندھ لی ہی ہے ہوا
 ایسی بے تحقیق باتیں خوش نہیں
 لوٹ لے ہر شخص جسکو بے تعب
 مجھے چل سکتا ہی یہ کذب و غل

نان اسکی کب ہو روغن سے دوچار
 متن اسکی ہر شبستان نکات
 مشرقستان کو تو اسکا فخر ہو
 شاہدان معنوی جلوہ نما
 جسکے روغن کو سمجھ پیسہ دماغ
 ہیں مہم با اشارات مبین
 میری القاسم ہیں بی بی نازد
 کون ہی اسکا سخن و کون ہی
 یوں کوئی کرتا ہے ما و منی
 بد بیضا غیر موسیٰ ہے یہی
 ہی یہ نسخہ ساختہ پر داختم
 اور فتاحی تخلص بے کلام
 کر دیا اسکو بعد حسن و ادا
 بولے کیا تو نے نجانا ای فتا
 میرے ہی القاسم پائی آبرو
 تھا تجاہل عارفانہ وہ مرا
 بہرہ اتنا نہ چوش و خروش
 تو نے بے تحقیق لکھا خاتمہ
 کیسا بین جیسا بین غرب و شرق
 ہیں علم عالم میں دو نو کے علم
 دلپذیر و دلنشیں دلکش نہیں
 ما کثرہ عیسیٰ کا عیسیٰ ہی کو تھا
 گا توں تیرا ناؤں میرا فی مثل

تیری ہی توفیق سے ایسے رب
 اور گلستان برگستان لغات
 ہر شبستان اور نکات منجلی
 زلف شب کے رخ پہ رخ شرمی
 مغز ہی رخ سخن ہی یہ کتاب
 مثل ماہ عید و مثل ماہ بین
 ہیں یگانہ معنی بیگانہ کے
 عون ایزد سے کسے یہ عون ہی
 کسا گنہ اور کسکی صورت کسکی شکل
 باد عیسیٰ غیر عیسیٰ ہے یہی
 عبد فتح ایک فاضل کا کاتھ
 خاص مسکن اور موطن بلگرام
 چونکہ روح القدس اس تقریر سے
 حسن و قبح سب کا ہی مجھے کلام
 جسپہ میرے فیض کا جریان نہیں
 ورنہ میں مجھ سے سخنور ہو چھپا
 مہر کو ابرو کے نیچے مت دبا
 اور مصنف کا نہ دیکھا خاتمہ
 گر تخلص ایک ہی تو کیا ہوا
 اپنی اپنی ذات سے ای کج رقم
 خوان نیا تو نہیں یہ ای عجیب
 اور کسپہ یہ در نعمت کلام
 اہل دان میں ہوں ہر اک اور گوام

<p>واہ واہ ایسے غلط پرواہ واہ یا اگلی مین نے لکھی ہی یہ شرح شرح میری اسکی ہو شمع بیان دو دعیان ہو جائیں تب جو پریشان یک مہ ناخون نہ پیچھے کو ہٹے حرف گیری سے اسے یار بچا کیونکہ متن اسکی ہو عرفا کی اصول منزل اول کی پیش کرے جو سیر اسکا فدیہ مرتے دم کلاؤ نہیں چین سے ہوئے وہ میری ہکنار بہر حضرت بہر حسنین و بتوال</p>	<p>بس تجید اس رد و کتے ہاتھ اٹھا شوق ہو ہر دل ہوا فد ہو اگلی شرح متن کے جو ہیں مضامین نکو جیسے شب میں شمع سے رخسار کان سیر ہو ہرگز نہ اسکی سیر سے حرف گیری کا نہ حرف اسپر گ ہی مبرا کذب سے اور اوست بعض دلیل راہ ایمان ہو نہ غیر گور ہو ایسی عروس دلنواز اور میں ہو جاؤں اٹکا یا غار بس کرا باطناب سے بس اسچید</p>	<p>اپنے حق میں مانگ لے حق سے دعا ہی شبستان ایک قہر لستان نازک و باریکہ لیس بچو مو شہ قہ کا ہر دم قدم بڑھتا ہے یہ نظر بند نظر ہو غیر سے اہل دل کو بھی یہ ہو دے قبول پاک لایفی و چلمہ نوسے نام پر تیرے فرا ہو جاؤ نہیں میں کروں اک نازا وہ سونیاں ہو اگلی التجا میری قبول چھوڑ دے باقی لکھنیا پر مزید</p>
	<p>ورور کھ ہر دم ہی ذکر حبیل انت ربی انت حسنی والوکیل</p>	

منت بالخیر والظفر سنغہ ہذا المسمی بہ چراغ ایمان کہ اسم تاریخی ہی در شرح شبستان نکات
و گلستان نکات مصنفہ حضرت محمد کیمی فتاحی عفر امد لہ تبارخ بہت و نجم ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۵
دفعہ دوم بدست عبد المجید خان ولد عبد الرحیم خان سائن مافظ آباد عرفانی بیت



قصیدہ در مدح شارح و تقریظ شرح از جانب معزا الشان شاگرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل طبع ہی کیوں نہج سحر سے نازان
کس بہار چمن فیض پہ شیدا ہی تو
کس نسیم چمن روح فزا نے تیرے
کیا کسی گل سے تری ہو گئی ہی سرگوشی
وہ یہ کیا ہی کہ ترا آج فلک پر ہی دماغ
کیوں ہی اور کس لیے یہ نغمہ سرائی تیری
قری و فاختر و طوطی و ہمد مرغ چمن
سر و شمشاد صنوبر بن چمن میں جتنے
سب کے سب ہو گئے شن سنے ترانہ تیرا
سنبل و سبز و شبنم بھی ہوئے ہیں یہ بخور
تیرے انداز و روش سے ہوا محکو معلوم
کس کا مداح تو ہی کون ہی تیرا مدد و رح
کس کی تقریظ میں ہی ایسی ترانہ سنجی
میں بھی سنکر ہوا مشتاق یہ نغمہ تیرا
نام ہی لے لے کہ تسلی مری خاطر کی ہو
بولا نام آ نکا تو لینا ہی پڑی بے ادبی
اور کہا اتنی خبر تک نہیں ہی افسوس
وہی مدد و رح بنیں میرے جو ہیں تیرے استاد
کیسے استاد کہ ہیں جتنے بیان کے استاد
کیسے شارح ہیں کہ ہیں جتنے جہان کے شارح

کس گلستان کی ہوا سے ہی تو ایسا شادان
پھول چھڑتے ہیں ترے نغمہ سے بستان بستان
غنیہ دل کو بنایا گل باغ رضوان
شلبخ گلبن پہ ہوا یا کہ نشین اس آن
کیا سبب ہی کہ ہی نخت تری صورت سے عیان
چھپا نایہ نئے رنگ سے خندان خندان
تیری گل بانگ کو سنکر ہوا اک اک حیران
سبھی سکتے ہیں ہوئے جسے سستی تیری فغان
لالہ و یاسمن و سوسن و ورد و ریان
چشم حیران کی طرح رہ گئی زگس حیران
قصہ محبت میں کسی کے ہی تیرا یہ سامان
مدح میں کسکے تو اس درجہ ہوا ہی حیران
جسکے سننے سے ہوا پیر فلک بھی بھقان
صبر کی تاب نہیں کچھ تو بتا آ سکا نشان
اور ہود و مرے دل سے یہ سارا اعلیٰ جان
پر میں تو شیخ کی صنعت میں کرونگا اعلان
وہ تو مشہور زمانہ میں ہیں مثل سبحان
مصدر فیض و کرم مورد فضل رحمان
بن کے شاگرد سبق پڑھکے ہوئے فخر گان
ان ہی کا شرح و بیان آ نکا ہوا و زبان

<p>کیسے نام نہ کہ مقابل نہیں اُنکے حسان اُنکے موصوف کہ وصفات ہیں سب خرد و کار اور مرثیوں کو بھی ثابت ہے کہ ہیں سیف زبان اُنکے قلم ہے کہ ہی تیغ بران ہاں رفتہ ہیں بعدی ہیں کہ سبحان زمان اُنکی توصیف میں تقریر سے عاجز ہے زبان ہنر ہے جسے بھی شکر رہے جسکو حیران</p>	<p>کیسے نام نہ کہ برابر نہیں ہے اُنکے ظہیر کیسے مدوح کہ مدح ہی ادا دے اعلیٰ جنکا اقلیم سخن میں ہو لقب سیف اللہ فتح حاصل ہوئی ہے ملک سخن پر اُنکو ادا دے اوصاف یہ شارح کے بتاؤں تجھ کو انکی تریف میں تحریر سے قاصر ہے قلم روح میں اُنکے پڑھوں مطلع ثانی ایسا</p>
<p>جسکی تقریر سے ہی بند زبان سلمان اور استاد اس استاد کا پیک یزدان تاکہ ہو جائے خبر دار ہر اک پیر و جوان</p>	<p>جسکی تحریر سے نادم ہے عرب کا حسان جسکا شاگرد ہے ادا دے اساعطار و سادیر نام بھی اب کروں تو شیخ میں اُسکا ظاہر</p>
<p>بحر حیرت میں ہوے غرق سبھی خرد و فلان اُنسے سو جان سے کیا جو ہر دل کو قربان مثل ہوا اُنکا تو ہو بازے کوئی مثل کہاں یوں تو کہنے کو ہر اک جانتا ہی ہوں سبحان خام کار میں ہماری نہیں کچھ شک و گمان نہ کہ دعویٰ ہو فقط اور نہ ہو اسپر بیان ایک دو کلمہ تقریظ کروں اور بیان ہیں سوا اُنکے سخن فہم و سخن سنج جہان لائے شارح یہ کہاں سے کہ رہے ہم حیران معنی لکھ کر کے کیسے سمجھے آسان شرح سے اُنکی ہوے گل کی طرح سب خندان</p>	<p>عین معنی سے سے وہ کیسے ہیں روشن دیکھا جس اہل ہنر نے یہ دلا ویز بیان لکھے جب شرح کوئی ایسی تو ہو کیوں قبول جان سکی ہے بھلا کسمین یم کس بل ہی داب کو لگایاں دانتوں میں کہا سب نے یہ اُنکے ہاں نہ کوئی ہو تو لکھے ایسے رموز نام نامی کا تو اظہار کیا حرف بحرف چنے شاعر ہیں بیان اور ہیں کامل جتنے دیکھ کر شرح کو سب بولے کہ معنی ایسے نکتے حل کر کے کیسے معانی تحریر غنی نکتوں کے تھے منہ بند سرا پا خاموش</p>

شرح لکھی ہے کہ اعجاز دکھائے چہر
کیسی یہ شرح لکھی جسکے ہر اک نکتہ پر
ایسا ناظم و ناظر نہیں ہو گا کوئی
سخت مشکل تھے مع جو کیے مل یکسر
آب معنی کے حسد سے ہو گرا آب میں غرق
بحر موعا ج سخن کے یہ گہر بہن جنکو
ہو گا آف ذرہ جسے فن مٹا سے مذاق
حان و دل دیکھے اگر لے کوئی اسکو طالب
دامن چرخ اگر صفحہ کا غذب جا سے
اور سیا ہی شب یلدا کی ہم ہوتب بھی
جس گڑی شارح علام نے کی ختم یہ شرح
شور حسین کا یہ اٹھا کہ فلک تک پہونچا
دیکھ کر حسن معانی و جمال الفضا
نام شارح نے بھی ماتن کی طرح دور کھے
اسکی توصیف کی توضیح ہو تحریر عبث
خامہ و دست کو اب روکے اوصاف خیال
نہیں دعا کے لیے ہاتھ اپنے معز اندر اٹھا
اپنے محبوب کے صدمے میں الکی فردا

ق

ق

خوب و احسن کے گویا ہوئے سعدی
شائق اس فن کے ہوئے جاننے دلے
جو بات ہی آئی وہ ہی قاطع بر
جملہ اردو میں کہ آسان ہی اردو کی زبان
آتش رشک سے جل کر ہوا خاک مر جا
دیکھ کر چرخ پہ ہیں دیدہ انجم حیران
سودل و جاننے وہ اس شرح کا ہو گا خواہان
تو بھی بلہ میں ہو دو نو کے بیفت و ارزان
خامہ بھی ہو پے تحریر اگر کا ہکشان
وصف لکھنے کے لیے ہوئے نہ کافی سامان
جسکے ہر حرف پہ سب اہل سخن ہیں قربان
بولے قدسی بھی کہ کتے ہیں اسے سحر بیان
واہ واکرتے ہیں فردوس میں حور و غلمان
شرح کے شمع شبستان و چراغ ایمان
کیونکہ مشہور مثل ہے کہ عیان راہ بیان
تو کمان مدح کمان شرح کی تقریظ کمان
کہ اجابت ہی ترے جنبش لب کی نگران
دینا مدار کو مدوح کو فردوس مکان

اور پانی رہے یہ شرح بھی انوار قبول

مہر اور ماہ رہن چرخ یہ جیتک تابان

خاتمہ الطبع - الحمد للہ کتاب چراغ ایمان شرح اُردو شبستان نکات معنی حضرت محمد بھی فتاحی از تصانیف تازہ جناب
عبد المجیب خان صاحب مرحوم ساکن بلی بھیت مطبع منشی نو لکشور کھنڈ میں پسر پستی منشی سراگ نرائن صاحب
ہلک مطبع ہاتھام بابونہ ہلال صاحب بھارت گویا مطبع پاپوان پانہ جون شہ نام مطبع تاج محل علی شاہ مطبع ہو کر شائع ہوئی

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	شجره معرفت محشی منتخبات شتوی	۱	کیمیای حکمت - حصه اول
۱۰۰	مولانا روم مترجمه سید غلام حیدر صاحب	۲	شتر آلف علم و ادب -
۱۰۰	شان رحمت منظوم عبرت انگیز		تذریع لایا خلق - مولف مولوی
۱۰۰	اولیای مضمون -	۱	نظم الحق -
۱۰۰	رساله شرافت مولف ناشی نادر حسین		پیرا مین یوسفی - اردو ترجمه شتوی
۱۰۰	خزینہ نگرامی -		مولانا روم کا منظوم شعر بہ شعر اور
	کنز الاسرار - ترجمہ اردو نظم شتوی		حاشیہ پر اردو میں حاصل مطلب
	شاہ بوعلی قلندر قدس سرہ ہوزن		ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل و جلد
۱۰۰	شتوی از مولوی سید غلام حیدر خان	۱۰۰	میں تفصیل ذیل -
	چشمہ فیض - نظم ترجمہ اردو پنڈ نامہ	۱۰۰	جلد اول - ترجمہ دفتر ۱ و ۲ و ۳ -
	عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ	۱۰۰	جلد دوم - ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶ -
	فرید الدین قدس سرہ از مولوی		بوستان معرفت شرح اردو شتوی
	عبد الغفور خان بہادر -		مولوی روم - جدید الطبع و جدید تصنیف
	شتوی الکلام - معروف بہ جوامع		مصنف حضرت مولوی عبد الجبار خان
	مصنف حضرت محمد بنیظیر صاحب دہلی		مولف ریاض التحقیق شرح اردو سنگت
	کشف الاسرار اردو ترجمہ	۱۰۰	دفتر اول -
	مترجمہ راجہ راجیو لال دہلی	۱۰۰	ایضاً - دفتر دوم -
	اصغر -	۱۰۰	ایضاً - دفتر سوم -
	مذاق العارفین - ترجمہ جبار علی	۱۰۰	ایضاً - دفتر چہارم -
	عربی ہر تہا جلد کامل در دو جلد کاغذ	۱۰۰	ایضاً - دفتر پنجم -
	سفیہ دلائی -	۱۰۰	ایضاً - دفتر ششم -
	ایضاً حیات گور کاغذ معمولی -	۱۰۰	علاق جزی مصنف قاضی محمد فی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
رسالہ (۱) و سہ راہ حق (۲) رسالہ مرغوب لعلی		گلشن سروری - نظم بین تہذیب و اخلاق کا بیان مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری -	۹/۶۲
از حضرت شمس ریز (۳) شہنشاہ بولہائی قلندر (۴) شہنشاہ بے نیاز عطا (۵) شہنشاہ چتر گشتا (۶) پر نیم نامہ شاہ ولی (۷) شہنوی احمد نام جہور سے		اکسیر مدایت - ترجمہ اردو کی کیا اسکا جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخر الدین احمد -	۹/۶۲
(۸) بھجن از حضرت شاہ عبدالصمد (۹) الف بے وجہن (۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱) شہنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف	۵/۶	منشی دی پر شاہ صاحب - ترجمہ رشحات - مترجمہ دلانا اویس فرید آبادی کاغذ سفید -	۵/۶
اردو ترجمہ ریاض وضوان شرح گلستان فارسی بشرح مشہور و معروف از تصنیف سولانا ریاض علی مروج در سن تدیس طلبہ ہر جہاں ترجمہ سولانا ابوالحسن صاحب فرید آبادی نے عبارت فصیح اردو فہم مایا -	۵/۶	تہذیب حسانی - مولفہ حکیم احسان علی - مجموعہ توخید - از شاہ عبدالصمد عرف ربی مست خان شامل چار سال (۱) الف بے وجہن (۲) بھجن (۳) شہنوی الشہ نام جہور سے (۴) پر نیم نامہ شاہ ولی -	۵/۶
واحد علی وحید - مصنفہ منشی مجموعہ تصوف تصنیف حاتم شاہ شیخ برہان صاحب -	۵/۶	تحفۃ العاشقین - رموز تصوف از شاہ عبدالصمد قدس سرہ - اسرار الحروف ہندو - از فتح علی شاہ قادری بطور تصوف -	۵/۶
موسوی محمد یوسف علی شاہ - بودہ پکاش مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ	۵/۶	سہ راہ حق - مجموعہ فراہم کردہ مالک علی بابا خان صاحب سیر زدہ	۵/۶